۲۷۷-۱
۲۷۷-2
دو جلد

۸۴۳

باسمه تعالی
فهرستبرگه منابع چاپ سنگی - اداره مخطوطات

شماره ثبت: ۸۰۹۶
رده‌بندی دیویی: ۱۳۳۳ ل ج / ل ۱۷۹ ج ۲۹۷/۸۹۲
سرشناسه: جامی، عبدالرحمن بن احمد، ۸۱۷ - ۸۹۷ ق.
عنوان قراردادی: نفحات الانس. چاپ سنگی.
عنوان: نفحات الانس مع حواشی مفیده به ضمیمه پندنامه عطار
کاتب:
محل نشر: لکهنو ناشر: مطبع منشی نول کشور تاریخ نشر: ۱۳۳۳ ق تاریخ کتابت: ۱۹۱۵ م
صفحه شمار: ۵۷۲، ۲۸ ص مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐
زبان: فارسی ابعاد: ۱۸/۵×۲۷/۵ نوع خط: نستعلیق
روش تهیه: وقفی☐ اهدایی☑ خریداری☐ ارسالی☐
توضیحات: مقام معظم رهبری تاریخ ثبت: خرداد ۱۳۸۱
یادداشتها: مفهرس - فهرست مطالب دارای حواشی از عبدالغفور لاری با رمز ۲ اع است. عنوان آخر: نفحات الانس من حضرات القدس.
موضوع(ها): ۱. عارفان - سرگذشتنامه. ۲. تصوف. ۳. عرفان ۴. نثر فارسی - قرن ۹ ق. ۵. شعر فارسی - قرن ۶ ق. ۶. اندرزنامه‌های فارسی.
شناسه(های) افزوده: الف. عطار، محمد بن ابراهیم، ۵۳۷؟ - ۶۲۷؟ ق. پندنامه عطار. ب. لقمان. صد پند. ج. انصاری، عبدالله بن محمد، ۳۹۶ - ۴۸۱ ق. رساله نافعه. د. شاهنامه‌ای
فهرستنگار: شبانی تاریخ فهرستنگاری: آبان ۸۱

تذکره شعرا

۵۴۱

فہرست مضامین نفحات الانس

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
القول فی الولایة والولی	۴	القول فی التوحید ومراتبه وارباب	۱۴	القول فی انواع الکرامات خوارق العادات	۲۷
القول فی المعرفة والعارف والمتعرف والجاهل	۶	القول فی اصناف ارباب الولایة	۱۷	القول فی ان متی سمیت الصوفیة صوفیة	۲۸
القول فی معرفة الصوفی والمتصوف والملامتی والفقیر والفرق بینهم.	۷	القول فی الفرق بین المعجزه والکرامة والاستدراج	۱۸	حالات صوفیاء کرام	۳۱-۵۵۱
		القول فی اثبات کرامة الاولیاء	۲۰	حالاتِ نساء العارفات	۵۵۱-۵۷۰

اسمای صوفیای کرام بترتیب حروف تہجی

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ابراہیم آجری صغیر	۴۸	ابراہیم المتوکل	۲۳۴	ابوالبرکات تقی الدین سمنانی	۳۹۹
″ کبیر	۴۸	″ مجذوب	۴۲۴	ابوبکر بن ابی سعدان	۱۸۰
″ بن ادہم	۴۲	″ بن معصار الجبری	۴۹۱	″ الاسکاف	۲۳۱
″ اطروشی	۴۷	″ مرغینانی	۲۰۸	″ اشنانی	۱۹۲
″ بن ثابت	۱۳۹	″ نازدیہ	″	″ تلمسانی	۱۸۴
″ جیلی	۲۰۷	″ بن یوسف زجاجی	۲۱۲	″ جوزقی	۱۹۰
″ الخواص	۱۳۷	ابن الصباغ	۴۸۳	″ الخباز البغدادی	۱۷۹
″ بن داؤد القصار الرقی	۱۶۱	ابن الفارض الحموی	۴۸۵	″ دقی -	۱۸۳
″ دہستانی	۲۰۰	ابن القائد	۴۷۱	″ دینوری	۱۹۳
″ رباطی	۱۴۷	ابن المطرف الاندلسی	۵۲۴	″ رازی	۱۹۱
″ الرقی	۲۰۶	ابواحمد ابدال چشتی	۲۹۶	″ رازی بجلی	۲۱۹
″ ستنبہ ہروی	۴۵	ابواحمد القلانسی	۱۱۰	″ زقاق صغیر	۱۷۲
″ بن سعد الجشعی	۴۴	ابوالادیان	۲۱۰	″ ″ کبیر	″
″ بن شیبان قرمیسینی	۲۰۶	ابواسحاق شامی۔	۲۹۶	″ سعدی	۱۲۶
″ بن شماس سمرقندی	۴۹	″ بن طریف	۴۸۴	″ سکاک	۱۸۲
″ الصاد البغدادی	۴۸	″ گازرونی	۲۳۹	″ سوسی	۱۸۸
″ بن عیسی	۱۲۹	ابواسمعیل نصرآبادی	۳۱۲	″ شبلی	۱۷۴
″ بن فاتک	۱۵۱	ابوالاسود الراعی	۳۷	″ الشبہی	۱۹۶

ابوبکر شعرانی-	۲۲۵	ابوتراب نخشبی	۵۳	ابوالحسن سیوطی	۱۶۰
〃 الشقاق	۱۷۴	ابوثابت رازی	۱۰۱	〃 شاذلی	۵۱۴
〃 شکیر	۱۹۰	ابوجعفر احمد بن حمدان	۱۶۴	〃 بن شعره	۱۶۱
〃 صفار	۱۸۲	〃 احمد بن وہب (دیکھو احمد بن وہب)		〃 الصائغ الدینوری	۱۵۹
〃 صیدلانی	۱۷۹	〃 حداد	۱۶۵	〃 صبیحی	۱۶۰
〃 بن طاہر ابہری	〃	〃 الخراز الاصطخری	۲۳۲	〃 علی بن حمید السعیدی	
〃 طرسوی	۱۸۶	〃 الحفار	۱۶۳	(دیکھو ابن الصباغ)	
〃 قہستانی	۱۸۴	〃 دامغانی	۱۶۹	〃 قوشجی	۲۱۴
〃 بن عبداللہ النساج	۳۳۲	〃 سامانی	۱۶۵	〃 کردویہ	۲۴۲
〃 عطا جعفی	۱۷۳	〃 السماک	۵۷	〃 بن شنی	۲۹۲
〃 عطوفی	۱۸۱	〃 سومانی	۱۶۳	〃 بن محمد المزین	۱۵۸
〃 بن عیسی مطوعی	۱۷۹	〃 صیدلانی	〃	〃 نجار	۳۱۳
〃 فالیزبان	۲۱۹	〃 فرغانی	۶۴	〃 ناج (دیکھو خیر نساج)	
〃 فراء	۱۸۵	〃 بن کرنبی	۸۵	〃 نوری	۸۰
〃 قصری	۱۹۱	〃 مخدوم	۱۶۷	ابوالحسین باروسی	۶۴
〃 قطیعی	۱۹۲	〃 محمد بن علی نسوی	۲۱۰	〃 بنان	۲۰۹
〃 کسائی دینوری	۱۲۸	〃 معاذ مصری	۱۶۶	〃 حداد	۲۵۷
〃 کتانی	۱۷۲	ابوحاتم عطار	۵۴	〃 الحصری	۲۱۹
〃 کفشیر	۱۹۳	ابوالحارث اولاسی	۴۴	〃 الحکیمی	۲۳۸
〃 مصری	۱۸۳	ابوحامد الاسود		〃 الدراج	۱۶۹
〃 مغازلی	۱۹۲	المعروف بالزنجی	۱۶۱	〃 سالبہ بن ابراہیم	۲۵۹
〃 مفید	۱۹۱	ابوحامد دوستان	۲۶۰	〃 سرکی	۲۵۶
〃 موازینی	۱۹۲	ابوالحسن ارموی	۲۲۲	〃 سلامی	۱۷۰
〃 واسطی	۱۷۰	〃 بشری سنجری	۳۰۹	〃 بن سمعون	۲۲۰
〃 الوراق الترمذی	۱۲۴	〃 حواری (دیکھو احمد بن حواری)		〃 سیروانی	۲۱۷
〃 ہمدانی	۱۹۲	〃 خرقانی	۲۷۵	〃 صغیر	۲۵۳
〃 یزدان یار ارموی	۱۷۸	〃 سبتی	۷۰	〃 طرزی	۲۵۵
ابوتراب رملی	۵۴	〃 سوہان آزن	۲۶۱	〃 قرانی	۲۱۷

ابوالحسین مالکی	۱۷۰	ابوسلیمان نیلی	۲۱۷	ابوالعباس نہاوندی	۱۴۶
〃 مردودی	۲۶۰	ابوسہل صعلوکی	۲۸۷	ابوعبداللہ انطاکی	۹۳
〃 دراق	۱۶۹	ابوشعیب المقنع	۷۸	〃 بابونی	۲۹۴
〃 الہاشمی	۱۷۰	ابوصالح (دیکھو حمدون قصار)		〃 باکو	〃
〃 ہمدانی	۲۵۵	ابوصالح المزین	۱۴۲	〃 البسری	۱۱۴
〃 بن ہند الفارسی	۲۹۰	ابوالضحاک	۲۳۱	〃 بلیانی (دیکھو اوحد الدین بلیانی)	
ابوحفص حداد	۶۰	ابوطالب اجیمی	۸۹	〃 تروغبذی	۲۴۷
ابوحمزہ بغدادی	۷۳	〃 خزرج بن علی	۲۳۴	〃 الجلاء	۱۱۲
〃 خراسانی	۷۲	〃 المکی	۱۲۲	〃 چوپارہ ہمدانی	۱۲۳
ابوالخیر التیناتی الاقطع	۲۰۰	ابوطاہر کرد	۳۲۹	〃 الحصری	۱۱۹
〃 حبشی	۲۰۵	ابوالعباس ارزیزی	۱۴۳	〃 حفری	۱۲۲
〃 حمصی	۲۰۶	〃 باوردی	۱۴۵	〃 خاقانی صوفی	۱۱۳
〃 عسقلانی	۲۰۶	〃 البردعی	۱۴۵	〃 بن خفیف شیرازی	۲۲۲
〃 مالکی	۲۲۴	〃 حمزہ	۱۴۹	〃 داستانی	۲۷۶
ابوذر بوزجانی	۳۲۲	〃 دمنہوری	۵۲۶	〃 دونی	۲۴۹
〃 ترمذی	۱۲۷	〃 دینوری	۱۴۴	〃 دینوری	۲۵۲
ابوالربیع الکفیف المالقی	۴۷۷	〃 سریج	۱۴۸	ابوعبداللہ رقی	۱۶۶
ابوزرعہ اردبیلی	۲۹۴	〃 سہروردی	۱۴۶	〃 رودباری	۲۴۸
〃 رازی	۲۹۳	〃 سیاری	۱۴۵	〃 سالمی	۱۳۲
ابوزید مرغزی	۲۰۶	〃 شقانی	۲۸۹	〃 سنجری	۱۵
ابوالسعود بن شبل	۴۷۱	〃 شیرازی	۱۴۴	〃 صومعی	۴۰۳
ابوسعید بن ابی الخیر	۲۷۷	〃 بن عطا	۱۳۱	〃 طاقی	۳۰۸
〃 الاعرابی	۲۱۱	〃 بن عریف الصنہاجی	۴۷۶	〃 عبادانی	۳۲۱
〃 خراز	۷۵	〃 قصاب	۲۶۵	〃 قلانسی	۱۱۱
〃 معلم	۳۱۲	〃 المرسی	۵۱۹	〃 بن مانک	۲۴۹
ابوسلمہ باوردی	〃	〃 بن مسروق	۹۰	〃 محمد بن ابراہیم القرشی	۴۸۲
ابوسلیمان دارانی	۴۰	〃 موزہ زن بغدادی	۹۱	〃 المختار	۳۲۱
〃 مغربی	۲۱۸	〃 نسائی	۱۴۸	〃 مغربی	۹۱

ابو عبداللہ ستری	۲۵۰	ابو حمزہ بابی	۲۱۱	ابو منصور اصفہانی	۲۶۲
,, مولی	۲۴۹	,, صریعی	۴۶۲	,, محمد انصاری	۳۰۹
,, مہدی باوردی	۶۳	,, بن نجید	۲۱۵	,, سوختہ	۳۱۰
,, نباجی	۹۲	ابو الغریب اصفہانی	۱۱۱	,, کاوکلاہ	۱۵۴
ابو عثمان حیری	۸۸	ابو الغیث جمیل الیمنی	۵۱۲	,, گازر	۳۱۲
,, مغربی	۸۹	ابو الفضل المجبوری	۲۳۶	ابو النصر بن ابی جعفر خانجبادی	۳۲۰
ابو عقال بن علوان المغربی	۷۹	,, سرخسی	۲۴۳	,, خباز	۲۲۱
ابو العلا جوزجانی	۱۲۸	,, محمد بن حسن الخلی	۲۹۰	,, سراج	۲۶۲
,, الکاتب المصری	۱۹۶	,, نیشاپوری (دیکھو عباس بن حمزہ)		,, قبانی	۳۱۶
,, مشتولی	,,	ابو القاسم قبر لیسین	۲۴۳	ابو الوفا خوارزمی	۲۸۸
ابو علی بوتہ گر	۳۱۲	,, رازی	۱۲۵	ابو الولید احمد بن ابی الرجاء	۳۰۲
,, ثقفی	۱۹۵	,, سمرقندی	,,	ابو ہاشم صوفی	۳۱
,, حسنین بن محمد اکار	۲۳۸	,, القشیری	۲۸۸	ابو ہاشم یعقوب	۳۷
,, خیران	۱۹۸	,, قصری	۲۳۶	ابو یعقوب بن زیزی	۱۳۳
,, دقاق	۲۶۹	,, گورگانی	۲۸۲	,, اقطع	۱۳۲
,, رازی	۱۹۷	,, مقری	۲۵۱	,, خراط	۱۳۵
,, رودباری	۱۹۳	,, نصر آبادی	۲۱۸	,, رازی (دیکھو یوسف بن حسین)	
,, زرگر	۳۱۲	ابو النصر کاکالستی	۲۰۹	,, زیات	۱۳۲
,, ستاہی	۶۰	ابو اللیث توشجی	۳۱۷	,, السوسی	۱۳۰
,, سیاہ	۲۶۹	ابو معز	۲۲۷	,, الکورتی	۱۳۵
,, سیرجانی	۱۹۸	ابو محمد جریری	۱۳۹	,, المذکوری	۳۴
,, شبوی مروزی	۲۷۲	,, حداد	۶۱	,, مزابلی	۱۳۲
,, عبدالرحمن سلمی	۲۸۵	,, الخفاف	۲۳۱	,, میدانی	۱۳۴
,, فارمدی	۳۳۱	,, الراسبی	۲۵۱	,, نہرجوری	۱۳۱
,, کیال	۳۱۲	العطائدی	۲۲۵	احمد بن ابراہیم المسوحی	۳۵
,, مشتولی	۱۹۶	ابو مدین المغربی	۴۷۳	,, بن ابی الحسن الرفاعی	۴۷۸
,, وارجی	۳۲۶	ابو مزاحم شیرازی	۶۲	,, بن ابی عبدالرحمان مالینی	۳۱۹
ابو عمرو دمشقی	۱۵۴	ابو المظفر ترمذی	۲۵۷	,, بن ابی الورد	۱۲۹

احمد بن جعد	۵۲۰	اسمعیل قصری (شیخ)	۳۷۵	بہاء الدین نقشبند (خواجہ)	۳۴۵
,, جوالگر	۲۵۷	امیر حسینی	۵۴۵	بہاء الدین ولد	۴۰۸
,, چشتی (شیخ)	۳۱۰	امیر سید علی ہمدانی	۳۹۹	**ث**	
,, حاجی (شیخ)	۳۱۱	امیر علی کلال (سید)	۳۴۲	ثابت الخباز	۱۰۱
,, حرانی	۲۲۲	امیرچہ سفال فروش	۲۵۸	**ج**	
,, حماد سرخسی	۲۹۱	امیر نیشاپوری	۲۴۷	جاگیر (شیخ)	۴۹۲
,, بن حسین بن منصور حلاج	۱۵۴	امیر علی عمو	۲۸۴	جعفر الحذاء	۲۲۵
,, بن حواری	۶۷	اوحد الدین اصفہانی	۵۴۵	جعفر الخواص خلدی	۲۱۲
,, بن خضرویہ البلخی	۵۷	,, بلیانی	۲۴۳	جعفر بن المبرقع	۱۱۶
,, سنبل کاکا	۳۰۹	,, کرمانی	۵۳۲	جلال الدین ابو یزید پورانی	۴۵۰
,, بن عاصم انطاکی	۶۵	**ب**		جلال الدین رومی (مولانا روم)	۴۰۵
,, غزالی	۳۳۶	باب فرغانی	۲۶۲	جلال الدین محمود زاہد مرغابی	۴۱۹
,, کوفانی	۳۱۳	باباکمال جندی	۳۸۷	جمال الدین احمد جورفانی	۳۹۱
,, بن مودود بن یوسف چشتی	۳۰۲	بابا محمود طوسی	۴۰۰	جمال الدین بگلنجار	۲۴۶
,, الناشی جامی (شیخ الاسلام)	۳۲۲	بایزید بسطامی	۵۹	جمال الدین گیلی	۳۸۷
,, نجار استرآبادی	۲۹۲	برکہ ہمدانی	۳۷۲	جمال الدین لور	۴۴۵
,, نصر (شیخ)	۲۶۸	برہان الدین محقق	۴۰۹	جنید بغدادی	۸۱
,, بن وہب	۱۳۲	بشر حافی	۵۰	جوہر (شیخ)	۵۲۰
احنف ہمدانی	۷۸	بشر طبرانی	۵۱	جہم رقی	۲۲۲
اخی علی قتلق شاہ	۴۰۱	بشر یسین (دیکھو ابو القاسم بشر یاسین)		**ح**	
,, فرج زنجانی	۱۴۷	بقا بن بتو (شیخ)	۴۶۹	حاتم اصم	۴۷
,, محمد دہقانی	۳۹۷	بکیر الدراج	۱۷۰	حارث بن اسد المحاسبی	۵۲
,, علی مصری	۳۹۶	بنان بن عبداللہ	۱۵۸	حافظ شیرازی	۵۵۱
ادیب کندی	۲۹۲	بنان بن محمد الحمال الواسطی	۱۵۶	حافظ الدین بخاری (خواجہ)	۳۵۷
استاد مردان	۲۹۸	بندار بن حسین شیرازی	۲۱۵	حجام الاسود	۵۱۸
اسحاق بن ابراہیم الجمال	۱۵۸	بہاء الدین زکریا ملتانی	۴۵۲	حسام الدین چلپی	۴۱۷
اسمعیل چشتی (خواجہ)	۳۱۰	بہاء الدین عمر	۴۰۵	حسن ابن حمویہ	۲۳۲
,, دباس	۳۱۲	بہاء الدین عمر ابردہی (حافظ)	۴۰۱	حسن دہلوی	۵۴۹
				حسن سکاک سمنانی	۳۷۱

حسن عطار (خواجہ) ۳۵۷
حسن بن علی المسوحی ۹۵
حسین بن محمد سلمی ۲۸۷
حسین بن منصور الحلاج ۱۴۹
حماد دباس ۴۵۶
حماد قرشی ۷۹
حمدون قصار ۶۳
حمزہ بن عبداللہ الحسینی ۷۴
حیوۃ بن قیس حرانی ۴۸۱

خ

خاقانی (افضل الدین) ۵۴۶
خالوی نیشاپوری ۲۶۵
خسرو دہلوی ۵۴۸
خلف بن علی ۵۹
خلیل آتا ۳۴۴
خواجہ علاء الدین گردی ۳۴[illegible]
خیرچہ (خواجہ) ۳۱۹
خیر نساج ۱۳۵

د

داؤد بن احمد دارانی ۴۲
داؤد بلخی ۵۲
داؤد بن النصر طائی ۴۲

ذ

ذوالنون مصری ۳۲

ر

رضی الدین علی لالا ۳۸۹
رکن الدین علاء الدولہ سمنانی ۳۹۲
روزبہان بقلی ۲۴۰
روزبہان کبیر مصری ۳۷۴
رویم بن احمد بن یزید ۹۶
ریحان (شیخ) ۵۲۷

ز

زکریا بن دلویہ ۸۸
زکریا بن یحیی ہروی ۸۸
زہردن المغربی ۱۰۳
زیاد الکبیر الہمدانی ۸۸
زین الدین ابوبکر تائب آبادی ۴۴۷
زین الدین ابوبکر خوافی ۴۴۱

س

سری سقطی ۵۵
سعد حداد (شیخ) ۵۲۰
سعدون مجنون ۱۰۴
سعدی شیرازی (شیخ) ۵۴۱
سعد الدین حموی ۳۸۳
سعد الدین کاشغری ۳۶۲
سعید (شیخ ابو عیسی) ۵۲۰
سعید الدین فرغانی ۵۰۷
سلطان مجد الدین طالبہ ۳۲۰
سلطان ولد ۴۱۸
سلیمان مولہ ۵۲۴
سمنون بن حمزۃ المحب الکذاب ۱۰۱
سنائی (حکیم) ۵۳۷
سہل بن عبداللہ التستری ۶۹
سہل بن علی المروزی ۱۰۸
سیف الدین باخرزی ۳۸۵
سیف الدین عبدالوہاب ۴۵۸

ش

شاہ شجاع کرمانی ۸۶
شاہ علی فراہی ۱۰۴
شبلی (دیکھو ابوبکر شبلی)
شریف حمزہ عقیلی ۲۵۸
شقیق بن ابراہیم البلخی ۵۱
شمس تبریز ۴۱۳
شمس الدین صفی ۴۲۶
شمس الدین محمد اسد ۴۰۶
شمس الدین محمد جامی (خواجہ) ۴۴۶
شہاب الدین سہروردی ۴۲۰
شہاب الدین مقتول ۵۲۰
شیبان بن علی ۱۵۸
شیخ الاسلام (دیکھو عبداللہ بن ابی منصور انصاری)
شیخ عمو ۳۱۳

ص

صالح بن مکتوم ۱۲۶
صدر الدین قونیوی ۵۰۴
صدقہ بغدادی (شیخ) ۴۵۸
صلاح الدین زرکوب ۴۱۶

ط

طاہر مقدسی ۱۲۹
طلحہ بن صباح النیلی ۹۰

ظ

ظالم بن محمد ۶۲
ظہیر الدین حلولی ۴۵۱
ظہیر الدین عبدالرحمن بن علی بن بزغش ۴۲۲

ع

عارف عیاض ۲۵۹
عباس بن احمد الشاعر الازدی ۷۲
عباس بن حمزہ نیشاپوری ۷۱
عباس بن یوسف الشکلی ۷۱
عبداللہ ابن ابی منصور انصاری ہروی ۳۰۳
عبداللہ الاسکاف ۱۵۰
عبداللہ بن حاضر ۱۰۰
عبداللہ بن حداد رازی ۲۰۰
عبداللہ خبیق الانطاکی ۴۸
〃 رازی ۲۱۶
عبداللہ بن عصام المقدسی ۲۰۰
عبداللہ غرجستانی ۴۰۰
عبداللہ القصار ۲۳۳
عبداللہ بن محمد الخراز ۱۵۵
عبداللہ محمد بن منازل ۲۰۰
عبداللہ مرتعش ۱۹۸
عبداللہ المرجانی ۵۳۲
عبداللہ یافعی (امام) ۵۲۹
عبدالخالق غجدوانی ۳۳۹
عبدالرحمان طفسونجی ۴۶۰
عبدالرحیم اصطخری ۲۲۸
عبدالعزیز بحرانی ۲۳۸
عبدالقادر جیلی (شیخ محی الدین) ۴۵۴
عبدالقاہر سہروردی ۳۷۳
عبدالواحد سیاری ۱۴۵
عبیداللہ احرار جامی ۳۶۴
عبیداللہ امامی (خواجہ) ۳۶۲
عدی بن مسافر شامی ۴۷۸
عراقی ۵۴۲
عرون بن وثابہ ۱۰۴
عزالدین محمود کاشی ۴۲۷
عطا بن سلیمان ۱۰۵
عفیف الدین تلمسانی ۵۱۷
علاء الدین خوارزمی ۵۲۸
علاء الدین عطار ۲۴۹
علاء الدین غجدوانی ۳۵۹
علاء الدولہ سمنانی (دیکھو رکن الدین علاء الدولہ سمنانی)
علی بن بکار ۱۲۰
علی بن بندار الصوفی الصیرفی ۱۱۶
علی بن حمزہ اصفہانی الحلاج ۱۰۹
علی راتینی (خواجہ) ۳۴۱
علی بن سہل اصفہانی ۱۰۵
علی بن شعیب السقاء ۱۱۰
علی بن شلویہ ۲۳۰
علی بن عبدالحمید الغزائری ۵۷
علی بن عثمان الجلابی ۲۹۰
علی کردی (شیخ) ۵۲۵
علی لکی ۶۶
علی بن موفق البغدادی ۱۱۰
علی [illegible] ۳۹۹
علی حسن بن حسن کرمانی ۲۴۶
عمار یاسر (شیخ) ۳۷۴
عمران ثلثی ۲۵۹
عمرو بن عثمان المکی الصوفی ۸۰۵
عمو (شیخ) ۳۱۳
عیسی بن ہقاء یمنی ۵۱۲
عین الزمان (دیکھو جمال الدین گیلی)
عین القضاۃ ہمدانی ۳۷۱

غ

غانم بن سعد ۱۴۱
غیلان سمرقندی 〃
غیلان الموسوی 〃

ف

فتح بن علی الموصلی ۴۹
فتح بن شخرف المروزی ۵۰
فتح (شیخ) ۳۷۳
فخر الدین نورستانی ۴۰۳
فرید الدین عطار ۵۴۰
فضیل بن عیاض ۳۸

ق

قاسم تبریزی ۵۳۵
قاسم حربی ۵۱
قثم (شیخ) ۳۴۳
قرنج ۳۱۸
قضیب البان موصلی ۴۷۰
قطب الدین مودود چشتی (خواجہ) ۲۹۹
قطب الدین یحیی جامی ۵۲۳
قوام الدین سنجانی (امیر) ۴۴۴

ک

کمال خجندی ۵۴۹
کمال الدین عبدالرزاق کاشی ۴۲۹
کہمس بن حسین الہمدانی ۸۵

ل

لقمان سرخسی	۲۷۴

م

مجد الدین بغدادی	۳۷۹
محفوظ بن محمد	۱۳۷
محفوظ بن محمود	۱۳۶
محمد ابو حفص کورتی	۳۱۲
محمد بن ابی احمد چشتی	۲۹۷
محمد بن ابی الورد	۱۲۹
محمد الاداتی (دیکھو ابن القائد)	
محمد باباشماسی (خواجه)	۳۴۱
محمد پارسا (خواجه)	۳۵۲
محمد بن حامد الترمذی	۱۵۵
محمد بن حسین الجوهری	۱۲۷
محمد بن حمویه یمینی	۳۷۱
محمد بن خالد الآجری	۴۸
محمد خورجه	۳۰۹
محمد ساخری (شیخ)	۲۵۶
محمد بن سمعون (دیکھو ابو الحسین بن سمعون)	
محمد شاه فراهی	۴۰۵
محمد بن عبدالله گازر	۳۱۸
محمد بن علی الحکیم الترمذی	۱۱۹
محمد علیان (دیکھو ابو جعفر محمد بن علی النسوی)	
محمد بن فاتره	۱۰۸
محمد بن الفضل البلخی	۱۱۸
محمد قصاب آملی	۲۷۵
محمد بن محمد الغزالی (حجة الاسلام)	۳۳۳
محمد بن منصور الطوسی	۶۵
محمد یمنی	۴۲۲
محمد بن یوسف بن معدان النباء	۱۰۷
محمود النیر (خواجه)	۳۴۱
محی الدین بن عربی	۴۹۲
مظفر بن احمد بن حمدان	۲۸۳
مظفر کرمان شاهی	۲۰۸
معروف کرخی	۳۹
معشوق طوسی	۲۸۳
مغربی (محمد شیرین)	۵۵۰
مفرح (شیخ)	۵۲۶
ممشاد الدینوری	۹۳
منصور حلاج (دیکھو حسین بن منصور حلاج)	
منصور بن عمار	۶۴
مومل الجصاص	۲۲۹
موسی صدرانی (شیخ)	۵۱۰
موسی بن عمران جیرفتی	۲۴۶
مومن شیرازی	۲۹۶
مؤید الدین جندی	۵۰۶
میمون المغربی	۱۰۴

ن

نجم الدین دایه	۳۸۹
نجم الدین عبدالله الاصفهانی	۵۲۱
نجم الدین محمد بن محمد الادکانی	۳۹۷
نجم الدین کبری	۳۷۵
نجیب الدین علی بن برغش شیرازی	۴۲۱
نظام الدین اولیا	۴۵۲
نظام الدین خاموش	۳۵۹
نظامی گنجوی	۵۴۷
نور الدین عبدالرحمن کسرتی	۳۹۱
نور الدین عبدالرحمن مصری	۴۴۰
نور الدین عبدالصمد نطنزی	۴۲۶

و

ولید بن عبدالله السقا	۳۸

ه

هشام بن عبدان	۲۲۶

ی

یحیی بن عمار شیبانی (خواجه)	۳۰۶
یحیی بن معاذ الرازی	۵۸
یسین المغربی (دیکھو حجام الاسود)	
یعقوب چرخی	۳۵۸
یوسف بن حسین الرازی	۹۹
یوسف بن محمد بن سمعان	۲۹۸
یوسف همدانی	۳۳۷

نساء العارفات

ام حسان	۵۵۶
ام علی (زوجه احمد بن خضرویه)	۵۵۸
ام محمد	۵۶۴
ام محمد (والده شیخ ابوعبدالله بن خفیف)	۵۵۸
امراة اصفهانیه	۵۶۹
امراة حبشیه	۵۶۷
امراة خوارزمیه	״
امراة فارسیه	۵۶۹
امراة مجهوله	۵۶۶
امراة مصریه اولی	۵۶۷
امراة مصریه اخری	״
بی بیک مرویه	۵۶۴
تحفه	۵۶۰
تلمیذه سری سقطی	۵۵۹
جاریه سوداء	۵۶۶
جاریه مجهوله	۵۶۷
حفصه بنت شیرین	۵۵۶
״ کردیه	۵۵۴
حلیمه دمشقیه	۵۵۵
دختر کعب	۵۶۴
رابعه شامیه	۵۵۴
رابعه عدویه	۵۵۲
ریحانه والهه	۵۵۳
زیتونه	۵۵۷
شعوانه	۵۵۳
عفیرة العابده	۵۵۳
فاطمه بنت ابی بکر الکتانی	۵۵۹
فاطمه بردعیه	۵۵۷
فاطمه بنت المثنی	۵۶۵
فاطمه نیشاپوریه	۵۵۶
نفضه	۵۵۹
لبابة المتعبده	۵۵۴
مریم البصریه	۵۵۲
معاذة العدویه	۵۵۴

بعون صانع مکین و مکان فضل و خلاق زمین و آسمان

نفحات الانس

مع

حواشی مفیده

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مزین بطبع پسندیدهٔ جهان شد

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مَرَائِیْ قُلُوْبِ اَوْلِیَائِہٖ مَجَالِیْ جَمَالِ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ + وَالَاحَ مِنْهَا عَلٰی صَفَائِحِ وُجُوْهِهِمْ لَوَائِحَ نُوْرِهِ الْقَدِيْمِ + فَصَارُوْا بِحَيْثُ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ - وَالصَّلٰوةُ عَلٰی اَفْضَلِ مَنِ ارْتَفَعَ حُجُبُ الْكَوْنِ عَنْ بَصَرِ بَصَائِرِهِمْ - وَانْكَشَفَ سِرُّ سَرَيَانِ وُجُوْدِهِ السَّارِیْ فِی الْكُلِّ عَلٰی سَرَائِرِهِمْ - فَمَا رَاَوْا فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اِيَّاهُ - وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ - وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَهُمْ وَتَبِعَ تَابِعِيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ - اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ اما بعد می گوید پاے شکستہ زاویۂ خمول گم نامی - عبد الرحمن بن احمد الجامی ثَبَّتَهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْهَجِ الصِّدْقِ وَالسَّدَادِ فِی الْعَمَلِ وَالْقَوْلِ وَالْاِعْتِقَادِ کہ شیخ امام عالم عارف ابو عبد الرحمن محمد بن حسین السلمی النیشابوری قدس اللہ تعالی روحہ دربیان سیر واحوال مشائخ طریقت قدس اللہ ارواحہم - کہ کبرای دین وعظمای اہل یقین اند - وجامع اند میان علوم ظاہر وباطن کتابی جمع کردہ است وآنرا الطبقات الصوفیہ نام نہادہ - وآنرا پنج طبقہ گردانیدہ - وطبقہ عبارت از جماعتے داشتہ کہ در زمان واحد یا در ازمنہ متقارب بہ انوار ولایت وآثار ہدایت از ایشان روی نمودہ - وسفر ورحلت مریدان ومستفیدان با ایشان بودہ - ودر ہر طبقۂ بیست تن از مشائخ دائمہ وعلماے این طائفہ ذکر کردہ - وبحسب اقتضار وقت ومقام از کلمات قدسیہ - وشمائل مرضیہ ایشان انچہ دلالت می کند بر طریقت وعلم وحال وسیرت ایشان دربیان آوردہ وحضرت شیخ الاسلام کہف الانام ناصر السنۃ قامع البدعۃ

السلمی بضم سین وفتح لام مخففہ منسوب است بسلمہ کہ از قبائل عرب است ۱۲ عــہ مجالی جای جولان ۱۲

ابو اسمٰعیل عبد اللہ بن محمد الانصاری الہروی قدس اللہ تعالی روحہ - آن را در مجالس صحبت ومجامع تذکیر وموعظت - املامی فرمودہ اند - وسخنان دیگر بعضے از مشائخ کہ دران کتاب مذکور نشدہ - وبعضی از اذواق ومواجید خود بران می افزودہ - ویکی از محبان ومریدان آن را جمع می کردہ - ودر قید کتابت می آوردہ - والحق آن کتابی ست لطیف ومجموعہ ایست شریف مشتمل بر حقائق ومعارف صوفیہ - ودقائق لطائف این طائفہ علیہا اما چون بزبان ہروی قدیم کہ دران عہد معہود بودہ وقوع یافتہ - وتصحیف وتحریف نویسندگان بجائے رسیدہ - کہ در بسیاری از مواضع فہم مقصود بسہولت دست نمیداد - وایضا مقتصر ست بر ذکر بعض متقدمان واز ذکر بعضی دیگر - واز ذکر حضرت شیخ الاسلام ومعاصران وی - ومتاخران از وی خالی ست بارہا در خاطر فقیر می گشت کہ بقدر وسع وطاقت در تحریر وتقریر آن کوشش نماید وانچہ معلوم شود بعبارتی کہ متعارف روزگار ست دربیان آرد - وآنرا کہ مفہوم نشود در حجاب ستر وکتمان بگذارد واز کتب معتبرۂ دیگر سخنان چیدہ - ومعارف سنجیدہ - اضافہ آن کردہ بر لوح بنیان نگارد - وشرح احوال ومقامات ومعارف وکرامات وتاریخ ولادت ووفات جماعتی کہ دران کتاب مذکور نشدہ بآن منضم گرداند - اما بواسطۂ وفور علائق وہجوم عوائق میسر نمی شد تا آنکہ در تاریخ سنہ احدی وثمانین وثمان مائۃ محب درویشان ومعتقد ایشان عہ آن ہمہ از شغل سیر وبر فقر دلیر امیر نظام الدین علی شیر اَعَزَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعِزِّ قَبُوْلِهٖ وَوَفَّقَهُ بِسُلُوْكِ طَرِيْقِ وُصُوْلِهٖ کہ بطوع واختیار از اعلے مراتب جاہ واعتبار اعراض نمودہ وبقدم تسلیم ورضا بر سلوک جادۂ فقر وفنا اقبال فرمودہ ازین فقیر مثل آن صورتی کہ بر دل گذشتہ بود ودر خاطر متمکن گشتہ استدعا کرد داعیۂ قدیم صورت تجدید یافت وداعیۂ سابق سمت تقویت وتاکید پذیرفت لاجرم بصدق ہمت وخلوص طویت در امضای آن نیت واقتضای آن امنیت شروع افتاد مامول از مکارم اخلاق ومراسم اشفاق مطالعہ کنندگان آنکہ چون ایشان را ازین انفاس طیبۂ اولیاء اللہ وفیض ارواح مقدسہ ایشان وقت خوش گردد متصدی وباعث این جمع وتالیف را کہ بجہت اشتمال بر نفحات

انفاس طیبهٔ مشائخ که از حظائر قدس رسیده و بر مشام جان مشتاقان محاضر انس وزیده مسمّی می گردد به نفحات الانس من حضرات القدس از گوشهٔ خاطر فرو نگذارند و بدعاے خیر یاد آرند وَالتُّكْلَانُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ عَلَى الْمُهَيْمِنِ الْمُتَعَالِ

تمهید فی القول فی الولایة والولی

ولایت مشتق ست از ولی که قرب ست و آن بر دو قسم ست ولایت عامه و ولایت خاصه ولایت عامه مشترک ست میان همه مومنان قال الله تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ و ولایت خاصه مخصوص ست بواصلان از ارباب سلوک وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ فَنَاءِ الْعَبْدِ فِي الْحَقِّ وَبَقَائِهٖ بِهٖ فَالْوَلِيُّ هُوَ الْفَانِي فِيْهِ وَالْبَاقِي بِهٖ و فنا عبارت ست از نهایت سیر الی الله و بقا عبارت ست از بدایت سیر فی الله چه سیر الی الله وقتی منتهی شود که بادیهٔ وجود را بقدم صدق یکبارگی قطع کند و سیر فی الله آنگاه متحقق شود که بنده را بعد از فناء مطلق وجودی و ذاتی مطهر از لوث حدثان ارزانی دارد تا بدان در عالم اتصاف باوصاف الٰهی و تخلق باخلاق ربانی ترقی کند. ابو علی جوزجانی گوید رحمه الله اَلْوَلِيُّ هُوَ الْفَانِي مِنْ حَالِهٖ وَالْبَاقِي فِي مُشَاهَدَةِ الْحَقِّ لَمْ يُمْكِنْ لَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ اَخْبَارٌ وَلَا مَعَ غَيْرِ اللّٰهِ قَرَارٌ ولی آن بود که فانی بود از حال خود و باقی

۵ قوله لم یکن له عن نفسه اخبار یعنی اخبار از خود از ان حیثیت که او ست نتواند بلکه اگر اخبار از خود کند درین هنگام من حیث المظهریة بود ۱۲ ع

بمشاهدهٔ حق ممکن نباشد مر او را که از خود خبر دهد و با جز خداوند بیارامد ابراهیم ادهم رحمة الله علیه مردے را گفت خواهی که ولی باشی از اولیاء الله گفت بلے خواهم گفت لَا تَرْغَبْ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَافْرَغْ نَفْسَكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَقْبِلْ بِوَجْهِكَ عَلَيْهِ بدنیا و عقبیٰ رغبت مکن که رغبت بآنها اعراض بود از حق سبحانه و فارغ کن مر خود را از برائے دوستی خداوند و دنیا و عقبیٰ را در دل راه مده و بدل بحق آر و چون این اوصاف در تو موجود شد ولی باشی وَفِي الرِّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ اِنَّ الْوَلِيَّ لَهٗ مَعْنَيَانِ اَحَدُهُمَا فَعِيْلٌ بِمَعْنَى مَفْعُوْلٍ وَهُوَ مَنْ يَتَوَلَّى اللّٰهُ اَمْرَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ فَلَا يَكِلُهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ لَحْظَةً بَلْ يَتَوَلَّى الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ رِعَايَتَهٗ وَالثَّانِي فَعِيْلٌ مُبَالَغَةً مِنَ الْفَاعِلِ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَلّٰى عِبَادَةَ اللّٰهِ وَطَاعَتَهٗ فَعِبَادَتُهٗ تَجْرِي عَلَيْهِ عَلَى التَّوَالِي مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَخَلَّلَهَا عِصْيَانٌ وَكِلَا الْوَصْفَيْنِ وَاجِبٌ حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَلِيُّ وَلِيًّا يَجِبُ قِيَامُهٗ بِحُقُوْقِ اللّٰهِ عَلَى الْاِسْتِقْصَاءِ وَالْاِسْتِيْفَاءِ وَدَوَامِ حِفْظِ اللّٰهِ اِيَّاهُ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَمِنْ شَرْطِ الْوَلِيِّ اَنْ يَكُوْنَ مَحْفُوْظًا كَمَا اَنَّ مِنْ شَرْطِ النَّبِيِّ اَنْ يَكُوْنَ مَعْصُوْمًا فَكُلُّ مَنْ كَانَ لِلشَّرْعِ عَلَيْهِ اعْتِرَاضٌ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ مُخَادِعٌ قَصَدَ اَبُوْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيُّ

قَدَّسَ اللهُ تَعَالیٰ رُوحَهُ بَعضَ مَنْ وُصِفَ بِالْوِلَایَةِ فَلَمَّا وَافیٰ مَسْجِدَهُ
قَعَدَ یَنْتَظِرُ خُرُوجَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَرَمیٰ بُزَاقَهُ تِجَاهَ الْقِبْلَةِ فَانْصَرَفَ
اَبُویَزِیْدَ وَلَمْ یُسَلِّمْ عَلَیْهِ وَقَالَ هٰذَا رَجُلٌ غَیْرُ مَامُوْنٍ عَلیٰ اَدَبٍ
مِنْ اٰدَابِ الشَّرِیْعَةِ فَکَیْفَ یَکُوْنَ اَمِیْنًا عَلیٰ اَسْرَارِ الْحَقِّ شخصے نزدیک
شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ تعالیٰ روحہ در آمد و نخست پاے چپ اندر مسجد نہاد شیخ
اورا گفت باز گرد کہ ہر کہ در خانۂ دوست ادب در آمدن نداند مارا نشاید کہ با وے صحبت
داریم شیخ رکن الدین علاء الدولہ قدس اللہ روحہ فرمودہ است ابنیا علیہم السلام از انشاء
گناہ عامداً معصوم اند و اولیاء از خوار داشت گناہ محفوظ و از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مرویست اِنْ تَغْفِرِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اَلَمَّا و نزدیک این
بیچارہ ہیچ گناہی بدتر ازین نیست کہ بندہ خود را مقصر و محروم نداند القول فی
المعرفة والعارف والمتعرف والجاہل وَفِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مِنَ الْبَابِ
الثَّالِثِ مِنْ تَرْجَمَةِ الْعَوَارِفِ بدانکہ معرفت عبارت ست از باز شناختن معلوم مجمل در
صور تفاصیل۔ چنانکہ در علم نحو مثلاً بداند کہ ہر یک از عوامل لفظی و معنوی چہ عمل کند
این چنین دانستن بر سبیل اجمال علم نحو باشد و باز شناختن ہر عاملی از ان علی التفصیل در
وقت خواندن سواد عربیت بے توقفی و رویتی۔ و استعمال آن در محل خود معرفت نحو و
باز شناختن بفکر و رویت تعرف نحو و غافل بودن از ان باوجود علم سہو و خطا پس معرفت
ربوبیت عبارت بود از باز شناختن ذات و صفات الٰہی در صور تفاصیل احوال و حوادث
و نوازل بعد ازانکہ بر سبیل اجمال معلوم شدہ باشد کہ موجود حقیقی و فاعل مطلق اوست سبحانہ و تعالیٰ
و تا صورت توحید مجمل علمی مفصل عینی نگردد چنانکہ صاحب علم توحید در صور تفاصیل وقائع و احوال
متجددہ متضادہ از ضر و نفع و عطا و منع و قبض و بسط ضار و نافع و معطی و مانع و قابض و باسط
حق را سبحانہ نہ بیند و نہ شناسد بی توقفی و رویتی اورا عارف نخوانند و اگر در اول وہلہ ازان
غافل بود و عنقریب حاضر گردد و فاعل مطلق را جل ذکرہ در صور وسایط و روابط باز شناسد اورا
متعرف خوانند نہ عارف و اگر بکلے غافل بود و تاثیرات افعال را حوالہ بوسایط کند اورا ساہی لاہی

ان تغفر اللہم یعنے اگر قولہ نہ باب مغفرت کردی خدایا ہمہ را بیامرز زیراکہ کدام بندۂ تست کہ بوی گناہی نرسیدہ و نزدیک این بیچارہ الخ یعنی اگر کسی بیگناہ توانستی بودی بایستی کہ خود را بیگناہ تو انستی داشت لیکن علی التعیین زیراکہ خود را بیگناہ دانستن بدترین گناہ است ١٢

قولہ معرفت عبارت است از باز شناختن معلوم مجمل خواہ ان معلوم تصدیقی بود چون قواعد صرف و نحو خواہ تصوری چنانچہ نصر است ١٢

قولہ اول وہلہ اسے اول وہلہ شیخ صحاح منہ قدس سرہ ١٢

و مشرک خفی خوانند مثلاً اگر معنی توحید را تقریر می کند و خود را مستغرق بحر توحید می نماید دیگری
او را بر سبیل انکار با و باز گرداند و گوید این سخن نہ از سر حالست بل نتیجۂ فکر و رویتست حال بر نجد
و بر وی خشم گیرد و نداند کہ این رنجش عین مصداق قول منکرست و الا فاعل مطلق را در صورت
این انکار باز شناختی و بر وے خشم نہ گرفتی و معرفت الٰہی را مراتب ست اول آنکہ ہر اثری کہ
یابد از فاعل مطلق جل ذکرہ داند چنانکہ گفتہ شد دوم آنکہ ہر اثری کہ یابد از فاعل مطلق جل
ذکرہ بیقین داند کہ آن نتیجۂ کدام صفت ست از صفات او سوم آنکہ مراد حق را عز و جل در تجلی ہر صفتی
بشناسد چہارم آنکہ صفت علم الٰہی را در صورت معرفت خود باز شناسد و خود را از دائرہ علم و معرفت بل وجود
اخراج کند چنانکہ از جنید قدس اللہ سرہ پرسیدند کہ معرفت چیست گفت اَلْمَعْرِفَةُ وُجُوْدُ جَهْلِکَ
عِنْدَ قِیَامِ عِلْمِهٖ گفتند زِدْنَا اَیْضًا گفت ہُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوْفُ و چندانکہ مراتب
قرب زیادت شود و آثار عظمت الٰہی ظاہر تر گردد علم بجہل بیشتر حاصل شود و معرفت نکرت
زیادت گردد و حیرت بر حیرت بیفزاید و فریاد رَبِّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا فِیْکَ از نہاد عارف بر خیزد و
این معنی کہ تقریر می افتد ہمہ علم معرفت ست نہ معرفت چہ معرفت امر وجدانیست و تقریر از ان
قاصر اما علم مقدمۂ آنست پس معرفت بی علم محال باشد و علم بی معرفت وبال القول فی معرفة
الصوفی والمتصوف والملامتی والفقیر والفرق بینہم وَفِی الْفَصْلِ الْعَاشِرِ مِنْ بَابِ
الثَّالِثِ مِنْ تَرْجَمَةِ الْعَوَارِفِ بدانکہ مراتب طبقات مردم علی اختلاف درجاتہم بر سہ قسم ست
قسم اول مرتبۂ واصلان و کاملان و آن طبقۂ علیہ است و قسم دوم مرتبۂ سالکان طریق کمال و آن
طبقۂ وسطی است و قسم سوم مرتبۂ مقیمان وہدۂ نقصان و آن طبقۂ سفلی ست و اصلان مقربان سابقان
و سالکان ابرار و اصحاب یمین و مقیمان اشرار و اصحاب شمال و اہل وصول بعد از انبیاء
صلوٰۃ الرحمٰن علیہم و طائفہ اند اول مشائخ صوفیہ کہ بواسطۂ کمال متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مرتبۂ وصول یافتہ اند و بعد ازان در رجوع برای دعوت خلق بطریق متابعت مامور و ماذون
شدہ اند و این طائفۂ کاملان مکمل اند کہ فضل و عنایت ازلی ایشان را بعد از استغراق
در عین جمع و لجۂ توحید از شکم ماہی فنا بساحل تفرقہ و میدان بقا خلاصی و مناصی ارزانی
فرمودہ تا خلق را نجات و درجات دلالت کنند و اما طائفۂ دوم آن جماعت اند کہ بعد از

صہ کہ تجلیات بیشتر حیرت زیادت زیراکہ از تعاقب تجلیات فہم شود عدم تناہی تجلیات و اندیشۂ عظمتہ ہی تجلیات موجب استیلاء عظمت حق سبحانہ است و استیلاء عظمت موجب

وصول بدرجهٔ کمال بعد از تکمیل و رجوع بخلق بایشان نرفت و غرقهٔ بحر جمع گشتند و در شکم ماهی فنا چنان
ناچیز و مستهلک شدند که از ایشان هرگز خبری و اثری بساحل تفرقه و ناحیت بقا نرسیده
و در سلک زمرهٔ سکان قباب غیرت و قطان دیار حیرت انخراط یافتند و بعد از کمال وصول
ولایت تکمیل دیگران بایشان مفوض نگشت و اهل سلوک نیز بر دو قسم اند طالبان مقصد اعلی و
مریدان وجه الله یُرِیدُونَ وَجْهَهٗ و طالبان بهشت و مریدان آخرت وَمِنْکُمْ مَنْ یُرِیدُ
الْآخِرَةَ و اما طالبان حق دو طائفه اند متصوفه و ملامتیه متصوفه آن جماعت اند که از بعضی
صفات نفوس خلاص یافته اند و بعضی از احوال و اوصاف صوفیان موصوف گشته و متطلع نهایات
احوال ایشان شده ولیکن هنوز باذیال بقایای صفات نفوس متشبث مانده باشند و بدان سبب
از وصول غایات و نهایات اهل قرب و صوفیه متخلف گشته و اما ملامتیه جماعتی باشند که در رعایت
معنی اخلاص و محافظت قاعدهٔ صدق غایت جهد مبذول دارند در اخفای طاعات و کتم خیرات از نظر
خلق مبالغت واجب دانند با آنکه هیچ دقیقه از صوالح اعمال مهمل نگذارند و تمسک بجمیع فضائل
و نوافل از لوازم شمرند و مشرب ایشان در کل اوقات تحقیق معنی اخلاص بود و لذت شان در تفرد
نظر حق باعمال و احوال ایشان و همچنان که عاصی از ظهور معصیت پرحذر بود ایشان از ظهور
طاعت که مظنهٔ ریا باشد حذر کنند تا قاعدهٔ اخلاص خلل نپذیرد و بعضی گفته اند الْمَلَامَتِیُّ هُوَ الَّذِیْ
لَا یُظْهِرُ خَیْرًا وَلَا یُضْمِرُ شَرًّا این طائفه هرچند عزیز الوجود و شریف الحال باشند هنوز حجاب
وجود خلقیت از نظر ایشان بکلی منکشف نشده باشد و بدان سبب از مشاهدهٔ جمال توحید و
معاینهٔ عین تفرید محجوب مانده باشند چه اخفای اعمال و ستر احوال خود از نظر خلق مشعر و مؤذن است
برویت وجود خلق و نفس خود که مانع معنی توحید اند و نفس نیز از جملهٔ اغیار است تا هنوز بر حال خود
نظر دارند اخراج اغیار از مطالعهٔ اعمال و احوال خود بکلی نکرده اند و فرق میان ایشان و صوفیه آنست
که جذبهٔ عنایت قدیمه هستی صوفیه را بکلی از ایشان انتزاع کرده بود و حجاب خلق و انانیت از نظر شهود
ایشان برداشته لاجرم در اتیان طاعات و صدور خیرات خود را و خلق را در میان نه بینند
و از اطلاع نظر خلق مامون باشند و باخفای اعمال و ستر احوال مقید نه اگر مصلحت وقت
در اظهار طاعت بینند اظهار کنند و اگر در اخفای آن بینند اخفا کنند پس ملامتیه مخلصانند

بکسر لام و صوفیه مخلصانند بفتح لام اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ وصف حال ایشانست و اما
طالبان آخرت چهار طائفه اند زهاد و فقرا و خدام و عباد اما زهاد طائفه باشند که بنور ایمان و
ایقان جمال آخرت مشاهده کنند و دنیا را در صورت قبح معاینه بینند و از التفات بزینت مزخرف
فانی او رغبت بگردانند و از جمال حقیقی باقی رغبت نمایند و تخلف این طائفه از صوفیه آنست که
زاهد بحظ نفس خود از حق محجوب بود چه بهشت مقام حظ نفس است فِیْهَا مَا تَشْتَهِی الْاَنْفُسُ
و صوفی بمشاهدهٔ جمال ازلی و محبت ذات لم یزلی از هر دو کون محجوب بود همچنانکه از دنیا صرف
رغبت کرده باشد و از آخرت نیز رغبتش مصروف بود پس صوفی را در زهد مرتبه بود وراء مرتبهٔ
زاهد که حظ نفس از آن دور بود و اما فقرا آن طائفه اند که مالک هیچ چیز از اسباب و اموال دنیوی
نباشند و در طلب فضل و رضوان الهی ترک همه کرده باشند و باعث این طائفه بر ترک یکی از سه چیز
باشد اول رجاء تخفیف حساب یا خوف عقاب چه حلال را حساب لازم است و حرام را عقاب دوم
توقع فضل ثواب و مسابقت در دخول جنت چه فقرا پانصد سال پیش از اغنیا به بهشت در آیند
سوم طلب جمعیت خاطر و فراغت اندرون از برای اکثار طاعات و حضور دل در آن و تخلف فقیر از مقام
متصوفه آنست که او طالب بهشت و حظ نفس خود است و ایشان طالب حق و خواهان قرب او و در ماوراء
این مرتبه در فقر مقامیست فوق مقام ملامتیه و متصوفه و آن وصف خاصهٔ صوفیه است چه صوفی اگرچه
مرتبهٔ او وراء مرتبهٔ فقر است ولیکن خلاصهٔ مقام فقر در مقام او درج است و سبب آنست که صوفی را
عبور بر مقام فقر از جملهٔ شرائط و لوازم است و هر مقام که از آن ترقی کند صفاوه و نقاوهٔ آنرا انتزاع
نماید و رنگ مقام خود دهد پس فقر را در مقام صوفی وصفی دیگر زاید بود و آن سلب نسبت
جمیع اعمال و احوال و مقامات است از خود و عدم تملک آن چنانکه هیچ عمل و هیچ حال و هیچ
مقام از خود نه بیند و بخود مخصوص نداند بلکه خود را نه بیند پس او را نه وجود بود و نه ذات و نه صفت
محو در محو فنا در فنا بود و این حقیقت فقر است که مشایخ در فضیلت آن سخن گفته اند
و آنچه پیش از این در معنی فقر یاد کرده شد رسم فقر است و صورت آن شیخ ابو عبدالله
خفیف قدس سره گفته است اَلْفَقْرُ عَدَمُ الْاَمْلَاکِ وَالْخُرُوْجُ عَنْ اَحْکَامِ
الصِّفَاتِ و این حد جامع است مشتمل بر رسم فقر و حقیقت آن و بعضی گفته اند اَلْفَقِیْرُ الَّذِیْ

لَا یَمْلِکُ وَلَا یُمْلَکُ وفوقیت مقام صوفی از مقام فقیر آنست که فقیر بارادت فقر و ارادتِ حظ نفس محجوب بود و صوفی را هیچ ارادت مخصوص نبود و در صورت فقر و غنا ارادت او در ارادت حق محو بود بلکه ارادت او عین ارادت حق باشد و بنابرین اگر صورت فقر و رسم آن اختیار کند بارادت و اختیار خود محجوب نشود چه ارادت او ارادت حق باشد ابو عبد الله خفیف رحمه الله گفته است اَلصُّوْفِیُّ مَنِ اسْتَصْفَاهُ الْحَقُّ لِنَفْسِهٖ تَوَدُّدًا وَالْفَقِیْرُ مَنِ اسْتَصْفٰی نَفْسَهٗ فِیْ فَقْرِهٖ تَقَرُّبًا و بعضی گفته اند اَلصُّوْفِیُّ هُوَ الْخَارِجُ عَنِ النُّعُوْتِ وَالرُّسُوْمِ وَالْفَقِیْرُ هُوَ الْفَاقِدُ لِلْاَشْیَآءِ و ابو العباس نهاوندی رحمه الله گوید اَلْفَقْرُ بِدَایَةُ التَّصَوُّفِ و فرق میان فقر و زهد آنست که فقر بی وجود زهد ممکن بود چنانکه کسی ترک دنیا کند بعزمی ثابت از سر یقین و هنوز رغبت او اندران باقی بود و همچنین زهد بی فقر ممکن است چنانکه کسی با وجود اسباب رغبتش ازان مصروف بود و فقر را رسمیت و حقیقت رسم او عدم املاک ست و حقیقت او خروج از احکام صفات و سلب اختصاص چیزی بخود و رسم فقر صورت زهد ست و امارت آن و معنی زهد صرف رغبت از دنیا و حق سبحانه چون خواهد که بعضی از اولیاء خود را در تحت قباب عزت از نظر اغیار محجوب گرداند ظاهر ایشان را بلباس غنا که صورت رغبت ست بدنیا بپوشاند تا اهل ظاهر ایشان را از جملهٔ راغبان دنیا پندارند و جمال حال ایشان از نظر نامحرمان پوشیده ماند و این حقیقت فقر و زهد وصف خاص و لازم حال صوفی ست و آثار رسم فقر اختیار بعضی از مشایخ صوفیانست و مراد ایشان دران اقتدا با نبیاء و تقلیل از دنیا و ترغیب و دعوت طالبان با صورت فقر بزبان حال و اختیار ایشان درین معنی ستند باختیار حق ست نه بطلب حظ اخروی و اما خدام جماعتی باشند که خدمت فقرا و طالبان حق اختیار کنند چنانکه با داود علیه السلام خطاب کردند اِذَا رَاَیْتَ لِیْ طَالِبًا فَکُنْ لَهٗ خَادِمًا و اوقات خود را بعد از ادای فرائض در ترفیع و ترفیه

خاطر ایشان از اهتمام با مور معاش و اعانت بر استعداد امر معاد مصروف دارند و آنرا بر نوافل عبادات تقدیم کنند و در طلب مایحتاج ایشان در هر طریق که در شرع مذموم نباشد مداخلت نمایند بعضی بکسب و بعضی بدریوزه و بعضی بفتوح و نظر ایشان در اخذ و اعطا بر حق بود و خلق را در خزانهٔ اعطاء حق سبحانه دانند و در اعطاء واسطهٔ قبول و از عزت این مقام بر طائفه حال خادم و شیخ مشتبه شده است و خادم را از شیخ فرقی نهاده اند و فرق آنست که خادم در مقام ابرار است و شیخ در مقام مقربان زیرا که مراد خادم در اختیار خدمت نیل ثواب آخرت بود و الا بدان مقید نگردد و شیخ بمراد حق قائم بود نه بمراد نفس خود و اما عباد آن طائفه اند که پیوسته بر وظائف عبادات و فنون نوافل مواظبت و ملازمت نمایند از برای نیل ثواب اخروی و این وصف در صوفی موجود بود ولیکن معرا و مبرا از شوائب علل و اغراض چه ایشان حق را برای حق پرستند نه برای ثواب اخروی و فرق میان زهاد و عباد آنست که با وجود رغبت بدنیا صورت عبادت ممکن بود و فرق میان عباد و فقرا آنکه با وجود غنا باشد که شخص عابد بود پس معلوم شد که و اصلان دو طائفه اند و سالکان شش طائفه و هر یک ازین طوائف هشتگانه دو متشبه دارد یکی محق و دیگری مبطل اما متشبه محق بصوفیان متصوفه اند که بنهایات احوال صوفیان مطلع و مشتاق باشند و ببقایاء تعلقات صفات از بلوغ مقصد و مقصود معوق و ممنوع و مبطل متشبه بایشان جماعتی که خود را در زی صوفیان اظهار کنند و از حلیهٔ عقاید و اعمال و احوال ایشان عاطل و خالی باشند در بقهٔ طاعت از گردن برداشته خلع العذار در مرتع اباحت می چرند و گویند تقید باحکام شریعت وظیفهٔ عوام ست که نظر ایشان بر ظواهر اشیا مقصور بود و اما حال خواص و اهل حقیقت ازان عالی تر است که برسوم ظاهر مقید شوند و اهتمام ایشان بمراعات حضور باطن بیش نبود و این طائفه را باطنیه و مباحیه خوانند و اما متشبه محق بمجذوبان و اصل طائفه باشند از اهل سلوک که سیر ایشان هنوز در قطع منازل صفات نفوس بود و از تابش حرارت طلب وجود شان در قلق و اضطراب و پیش از ظهور تباشیر صبح کشف ذات و استقرار و تمکن در مقام فنا گاه گاه برقی از بوارق کشف بر نظر شهود ایشان لائح و لامع گردد و نفحهٔ از نفحات وصل از مهب فنا بمشام دل ایشان پیوندد و چنانکه ظلمات نفوس ایشان در لمعات

نور آن برق منطوی و متواری گردد و هبوب آن نفحه باطن ایشان را از وهیج آتش طلب و قلق شوق روحی آرامی بخشد و دیگر باره چون آن برق منقطع گردد و آن نفحه ساکن شود ظهور صفات نفوس و حرارت طلب و قلق شوق معاودت نماید و سالک خواهد که بکلی از ملابس صفات وجود منسلخ و منخلع گردد و غرق بحر فنا شود تا از تعب وجود یکبارگی بیاساید و چون آن مکان هنوز مقام او نگشته باشد و گاه گاه بدو نازل گردد و باطن مطلع و مشتاق این مقام باشد او را لقب متشبه محق بمجذوبان واصل کرده شد و اما متشبه مبطل بمجذوبان واصل طائفه باشند که دعوی استغراق در بحر فنا و استهلاک در عین توحید کنند و حرکات و سکنات خود را بهیچ وجه بخود اضافت نکنند و گویند حرکات ما همچو حرکات ابوابست که بی محرک ممکن نبود و این معنی هر چند صحیح ست ولیکن نه حال آن جماعت بود زیرا که مراد ایشان از این سخن تمهید عذر معاصی و مناهی بود و حوالت آن بارادت حق و دفع ملامت از خود و این طائفه را زنادقه خوانند سهل بن عبد الله را رحمه الله تعالی گفتند شخصی می گوید نسبت فعل من بارادت حق همچنانست که نسبت حرکت ابواب با محرک آن گفت این قائل اگر کسی بود که مراعات اصول شریعت و محافظت حدود و احکام عبودیت کند از جمله صدیقان باشد و اگر کسی بود که از تورد و انهماک و مخالفات احکام شرع باک ندارد و این سخن بر ابرای آن گوید تا وجه حوالت افعال با حق سبحانه و اسقاط ملامت از نفس خود با نخلاع از دین و ملت ظاهر گرداند از جمله زندیقان بود و اما متشبه محق بملامتیه طائفه باشند که به تعمیر و تخریب نظر خلق مبالات و زیادت نه نمایند و اکثر سعی ایشان در تخریب رسوم و عادات از قیود و آداب مخالطات بود و سرمایه حال ایشان جز فراغ خاطر و طیب القلب نباشد و ترسم بمراسم زهاد و عباد از ایشان صورت نه بندد و اکثار نوافل و طاعات از ایشان نیاید و تمسک بعزایم اعمال ننمایند و جز بر ادای فرائض مواظبت نه کنند و جمع و استکثار اسباب دنیوی بایشان منسوب نباشد و بطیبة القلب قانع باشند و طلب مزید احوال نکنند ایشان را قلندریه خوانند و این طائفه از جهت عدم ریا با ملامتیه مشابهت دارند و فرق میان ایشان آنست که ملامتی بجمیع نوافل و فضائل تمسک جوید ولیکن آنرا از نظر خلق نهان دارد و اما قلندری از حد فرائض در نگذرد و باظهار اعمال و باخفاء از خلق مقید نبود و اما طائفه که درین زمان بنام قلندری موسوم اند و ربقه اسلام از گردن برداشته اند

وازین اوصاف که شمرده شد خالی اند این اسم بر ایشان عاریت ست و اگر ایشان را حشویه خوانند لایضر و اما متشبه مبطل بملامتیه طائفه باشند هم از زنادقه که دعوی اخلاص کنند و بر اظهار فسق و فجور مبالغت نمایند و گویند مراد ما ازین ملامت خلق و اسقاط از نظر مردم ست و حق سبحانه از طاعت خلق بی نیاز ست و از معصیت ایشان غیر متضرر معصیت را در آزار خلق منحصر دانند و طاعت را در احسان و اما متشبه محق بزاهدان طائفه باشند که هنوز رغبت ایشان بکلی از دنیا مصروف نشده باشد و خواهند که یکبارگی از دنیا رغبت بگردانند و ایشان را متزهد خوانند و اما متشبه مبطل بدیشان جماعتی باشند که از برای قبول خلق ترک زینت دنیا کنند و خاطر از جمیع اسباب دنیوی باز گیرند و بدان تحصیل طلب جاه کنند در میان مردم و ممکن بود که بر بعضی حال ایشان مشتبه شود و مردم پندارند که ایشان از دنیا اعراض کلی کرده اند و ایشان خود بترک مال جاه خریده اند ترکوا الدنیا للدنیا و یمکن که بر ایشان نیز حال خود مشتبه شود و گمان برند که چون خاطر شان بطلب اسباب دنیوی مشغول نیست علت آنست که اعراض کرده اند و این طائفه را مرائیه خوانند و اما متشبه محق بالفقرا آنست که ظاهرش برسم فقر مترسم بود و در باطنش خواهان حقیقت فقر ولیکن هنوز میل بغنا دارد و بتکلف بر فقر صبر می کند و فقر حقیقی فقر را نعمتی خاص داند از حق سبحانه و بران وظائف شکر همواره بتقدیم می رساند و اما متشبه مبطل بالفقرا آنست که ظاهرش برسوم فقر مترسم بود و باطن بحقیقت آن غیر مطلع و مرادش مجرد اظهار دعوی ولایت و قبول خلق و این طائفه را هم مرائیه خوانند و اما متشبه محق بخادم آنست که همواره بخدمت بندگان حق سبحانه قیام می نماید و بباطن میخواهد که خدمت ایشان را بشائبه غرض دنیوی مالی یا جاهی مشوب نگرداند و نیت را از شوائب میل و هوا و ریا تخلیص کند ولیکن هنوز بحقیقت زهد برسیده باشد پس وقتی بحکم غلبه نور ایمان و اختفاء نفس بعضی از خدمات او در محل استحقاق افتد و بعضی بحکم غلبه نفس خدمت او بهوا و ریا آمیخته بود جمعی را که نه در محل استحقاق باشند بوقع محمدت و ثنا خدمت بلیغ بتقدیم رساند و بعضی را که مستحق خدمت باشند محروم گذارد و اینچنین کس را متخادم خوانند و اما متشبه مبطل بخادم کسی بود که او را در خدمت نیت اخروی نباشد بلکه خدمت خلق را دام منافع دنیوی گرده بود تا بآن سبب استجلاب قوات اناوقات و اسباب می کند و اگر آنرا در تحصیل غرض و تیسیر مراد خود موثر نه بیند ترک کند پس خدمت او مقصور بود بر طلب جاه و مال و کثرت اتباع

طلب کشیدن ۱۲

واشیاع تا در محافل ومجامع بدان تقدم ومفاخرت جوید ونظر او در خدمت همگی بر حظ نفس خود بود واین چنین کس را متجذم خوانند وامّا متشبه محق بعابد کسے بود که اوقات خود را مستغرق عبادات خواهد ولیکن بسبب بقایای دواعی طبیعت وعدم کمال تزکیهٔ نفس هر وقتے در اعمال واوراد وطاعات او فترات وتعویقات افتد یا کسے که هنوز لذت عبادت نیافته باشد وبتکلف بدان قیام می نماید او را متعبد خوانند وامّا متشبه مبطل با و شخصے بود از جمله مرائیه که نظر او در عبادت بر قبول خلق بود و در دل او ایمان بثواب آخرت نباشد وتا اطلاع غیری بر طاعت خود نبیند بدان قیام ننماید اَعَاذَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنَ السُّمْعَةِ وَالرِّیَاءِ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِیقُ

القول فی التوحید ومراتبه وارباﺑﻬﺎ وَفِی الْفَصْلِ الثَّانِی مِنَ الْبَابِ الْاَوَّلِ مِنْ تَرْجَمَةِ الْعَوَارِفِ

توحید را مراتب ست اوّل توحید ایمانی دوم توحید علمی سوم توحید حالی چهارم توحید الٰهی امّا توحید ایمانی آنست که بنده بتفرد وصف الٰهیت وتوحد استحقاق معبودیت حق سبحانه بمقتضای اشارت آیات واخبار تصدیق کند بدل واقرار دهد بزبان واین توحید نتیجهٔ تصدیق مجرد اعتقاد صدق خبر باشد ومستفاد بود از ظاهر علم وتمسک بآن خلاص از شرک جلی وانخراط در سلک اسلام فائده دهد ومتصوفه بحکم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحید مشارک اند وبدیگر مراتب متفرد ومخصوص اما توحید علمی مستفاد است از باطن علم که آنرا علم الیقین خوانند وآن چنان بود که بنده در بدایت طریق تصوف از سر یقین بداند که موجود حقیقی ومؤثر مطلق نیست الّا خداوند عالم جل جلاله وجملهٔ ذوات وصفات وافعال را در ذات وصفات وافعال او ناچیز داند هر ذاتی را فروغی از نور ذات مطلق شناسد وهر صفتی را پرتوی از نور مطلق داند چنانکه هر کجا علمی و قدرتے وارادتے وسمعے و بصرے یابد آنرا اثرے از آثار علم وقدرت وارادت وسمع وبصر الٰهی داند علی هذا القیاس جمیع الصفات والافعال واین مرتبه ابتداء اوائل مراتب اهل توحید مخصوص ومتصوفه است و مقدمهٔ آن باسابقهٔ توحید عام پیوسته ومشابه این مرتبه مرتبهٔ ایست که کوته نظران آنرا توحید علمی خوانند ونه توحید علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندرجهٔ اعتبار ساقط وآنچنان باشد که شخصے از سر ذکا وفطنت بطریق مطالعه یا سماع تصوری کند از معنی توحید ورسمی از صورت توحید در ضمیر او مرتسم گردد وانا نجا در اثنای بحث ومناظره گاه گاه سخنے بے مغز گوید چنانکه از حال توحید هیچ اثر

درو نباشد وتوحید علمی اگرچه فرد مرتبه توحید حالیست ولیکن از توحید حالی مزجی بآن همراه بود وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِیمٍ عَیْنًا یَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ٭ وصف شراب این توحیدست وازین جهت صاحب آن بیشتر در ذوق وسرور بود چه بنابر مزج حال بعضی از ظلمت رسوم او مرتفع شود چنانکه در بعضے تصاریف بر مقتضای علم خود عمل کند وجود اسباب را که روابط افعال الٰهی اند در میان نبیند اما در اکثر احوال بسبب بقایای ظلمت وجود از مقتضای علم خود محجوب شود وبدین توحید بعضی از شرک خفی برخیزد واما توحید حالی آنست که حال توحید وصف لازم ذات موحد گردد وجملهٔ ظلمات رسوم وجود الا اندک بقیه در اشراق نور توحید متلاشی ومضمحل شود ونور توحید در نور حال مستتر ومندرج گردد بر مثال اندراج نور کواکب در نور آفتاب ؎ فَلَمَّا اسْتَبَانَ الصُّبْحُ اَدْرَجَ ضَوْءُهُ ٭ بِاِسْفَارِهِ اَضْوَاءَ نُوْرِ الْکَوَاکِبِ ٭ درین مقام وجود موحد در مشاهدهٔ جمال وجود واحد چنان مستغرق عین جمع گردد که جز ذات وصفات واحد در نظر شهود او نیاید تا غایتی که این توحید را صفت واحد بیند صفت خود واین دیدن را هم صفت او بیند وهستی او بدین طریق قطره وار در تصرف تلاطم امواج بحر توحید افتد وغرق جمع گردد وازینجاست قول جنید قدس الله تعالیٰ سره قَالَ التَّوْحِیْدُ مَعْنًی یَضْمَحِلُّ فِیْهِ الرُّسُوْمُ وَیَنْدَرِجُ فِیْهِ الْعُلُوْمُ وَیَکُوْنُ اللّٰهُ کَمَا لَمْ یَزَلْ ٭ ومنشاء این توحید نور مشاهده است ومنشاء توحید علمی نور مراقبه وبدین توحید اکثری از رسوم بشریت منتفی شود وبتوحید علمی اندکی ازان رسوم مرتفع گردد وسبب بعضی از بقایاے رسوم در توحید حالے آنست که تا صدور ترتیب افعال وتهذیب اقوال از موحد ممکن بود بدین جهت در حال حیات حق توحید چنانکه باید گزارده نشود وازینجاست قول ابو علی دقاق قدس سره که ؎ اَلتَّوْحِیْدُ غَرِیْمٌ لَا یُقْضٰی دِیْنُهٗ وَغَرِیْبٌ لَا یُؤَدّٰی حَقُّهٗ ٭ وخواص موحدان را در حال حیات از حقیقت

توحید صرف کہ یکبارگی آثار و رسوم وجود در و متلاشی گردد گاه گاه لمعۂ بر مثال برق خاطف
لامع گردد و فی الحال منتفی شود و بقایاے رسوم دیگر باره معاودت کند و درین حال
بکلی بقایاے شرک خفی مرتفع گردد و وراے این مرتبہ در توحید آدمی را مرتبہ دیگر
ممکن نیست و اما توحید الٰہی آنست کہ حق سبحانہ در ازل آزال بنفس خود نہ بتوحید دیگری
ہمیشہ بوصف وحدانیت و نعت فردانیت موصوف بود و منعوت کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ
یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ و اکنون ہمچنان بر نعت ازلی واحد و فرد است وَالْآنَ کَمَا کَانَ
و تا ابد الآباد ہم برین وصف خواہد بود کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ نگفت یہلک
تا معلوم شود کہ وجود ہمہ اشیا در وجود او امروز ہالک ست و حوالہ مشاہدۂ این حال
بفرداے در حق محجوبانست و الا ارباب بصائر و اصحاب مشاہدات کہ از مضیق زمان و مکان خلاص
یافتہ اند این وعدہ در حق ایشان عین نقد ست و این توحید الٰہی ست کہ از وصمت
نقصان بریست و توحید خلائق بسبب نقصان وجود ناقص و حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ کتاب منازل السائرین را باین سہ بیت ختم کردہ است ع مَا وَحَّدَ الْوَاحِدَ

مِنْ وَاحِدٍ : اِذْ کُلُّ مَنْ وَحَّدَہٗ جَاحِدٌ : تَوْحِیْدُ مَنْ یَنْطِقُ عَنْ نَفْسِہٖ : عَارِیَۃٌ اَبْطَلَہَا
الْوَاحِدُ : تَوْحِیْدُہٗ اِیَّاہُ تَوْحِیْدُہٗ : وَنَعْتُ مَنْ یَنْعَتُہٗ لَاحِدٌ **القول فی اصناف ارباب
الولایۃ قدس اللہ تعالی اسرارہم** وَفِیْ کِتَابِ کَشْفِ الْمَحْجُوْبِ خداوند سبحانہ و تعالی برہان
نبوی را باقی گردانیدہ است و اولیا را سبب اظہار آن کردہ تا پیوستہ آیات حق و حجت صدق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ظاہر می باشد و مر ایشان را والیان عالم حق گردانیدہ تا مجرد مر حدیث وی را گشتہ اند
و راه متابعت نفس را در نوشتہ از آسمان باران ببرکات اقدام ایشان آید و از زمین نبات بصفاء احوال
ایشان روید و بر کافران مسلمانان نصرت بہمت ایشان یابند و از ایشان چہار ہزار اند کہ مکتوم باشند و مر یکدیگر را
نشناسند و جمال حال خود ندانند و اندر کل احوال از خود و خلق مستور باشند و اخبار برین وارد ست و سخن اولیا
بدین ناطق و مرا خود اندرین معنی بحمد اللہ خبر عیان گشتست و اما آنانکہ اہل حل و عقد اند و سرہنگان درگاه حق جل
سیصد اند کہ مر ایشانرا اخیار خوانند و چہل دیگر از ایشان ابدال خوانند و ہفت دیگر ایشانرا ابرار خوانند
و چہار دیگر اند کہ ایشان را اوتاد خوانند و سہ دیگر اند کہ ایشانرا نقبا خوانند و یکی دیگر کہ وی را قطب و غوث
خوانند و این جملہ یکدیگر را بشناسند و اندر امور باذن یکدیگر محتاج باشند و برین نیز اخبار مروی ناطق ست
و اہل حقیقت بر صحت این مجتمع اند صاحب کتاب فتوحات مکیہ رضی اللہ عنہ در فصل سی و یکم از باب سہ صد و نود و ششم
از ان کتاب رجال ہفتگانہ را ابدال گفتہ است و در آنجا ذکر کردہ کہ حق سبحانہ و تعالی زمین را ہفت اقلیم
گردانیده و ہفت تن از بندگان خود برگزیده و ایشان را ابدال نام نہاده و وجود ہر اقلیمی با ہر یکی
از ان ہفتگانہ نگاه میدارد و گفتہ است کہ من در حرم مکہ با ایشان جمع شدم و بر ایشان سلام گفتم
و ایشان بر من سلام گفتند و با ایشان سخن گفتم ع فَمَا رَاَیْتُ فِیْمَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ سَمْتًا

مِنْهُمْ وَلَا اَكْثَرَ شُغْلًا مِنْهُمْ بِاللّٰهِ و فرموده است که مثل ایشان نیز ندیدم مگر یک کس در قونیه
شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار قدس الله تعالی سره گفته اند قومی از اولیاء الله عز و جل باشند که ایشان را
مشائخ طریقت و کبراء حقیقت اویسیان نامند و ایشان را در ظاهر به پیر احتیاج نبود زیرا که ایشان را
حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم در حجر عنایت خود پرورش میدهد بی واسطه غیری چنانکه اویس را داد
رضی الله عنه و این عظیم مقامی بود و بس عالی تا کرا اینجا رسانند و این دولت روی که نماید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ و همچنین بعضی از اولیاء الله که متابعین آنحضرت اند صلی الله علیه وسلم بعضی از
طالبان را بجذبه روحانیت تربیت کرده اند بی آنکه او را در ظاهر پیری باشد و این جماعت نیز داخل اویسیانند
و بسیاری از مشائخ طریقت را در اول سلوک توجه باین مقام بوده است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابو القاسم گرگانی طوسی را
که از سلسله مشائخ حضرت ابو الجناب نجم الدین الکبری با ایشان می پیوندد و از طبقه شیخ ابو سعید ابو الخیر
و شیخ ابو الحسن خرقانی قدس الله تعالی ارواحهم در ابتداء ذکر این بوده که علی الدوام گفتی اویس اویس

القول فی الفرق بین المعجزة والکرامة والاستدراج

وَفِي التَّفْسِيْرِ الْكَبِيْرِ لِلْاِمَامِ النِّحْرِيْرِ فَخْرِ الدِّيْنِ الرَّازِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا ظَهَرَ فِعْلٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ

عَلٰى يَدِ اِنْسَانٍ فَذٰلِكَ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَقْرُوْنًا بِالدَّعْوٰى اَوْ لَا مَعَ الدَّعْوٰى
وَالْقِسْمُ الْاَوَّلُ وَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ بِالدَّعْوٰى اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ دَعْوَى الْاِلٰهِيَّةِ
اَوْ دَعْوَى النُّبُوَّةِ اَوْ دَعْوَى الْوِلَايَةِ اَوْ دَعْوَى السِّحْرِ وَطَاعَةِ الشَّيَاطِيْنِ
فَهٰذِهٖ اَرْبَعَةُ اَقْسَامٍ اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ اِدِّعَاءُ الْاِلٰهِيَّةِ وَجَوَّزَ اَصْحَابُنَا
ظُهُوْرَ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ عَلٰى يَدِهٖ مِنْ غَيْرِ مُعَارَضَةٍ كَمَا نُقِلَ
اَنَّ فِرْعَوْنَ كَانَ يَدَّعِي الْاِلٰهِيَّةَ وَكَانَ يَظْهَرُ عَلٰى يَدِهٖ خَوَارِقُ
الْعَادَاتِ وَكَمَا نُقِلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْ حَقِّ الدَّجَّالِ قَالَ اَصْحَابُنَا وَاِنَّمَا
جَازَ ذٰلِكَ لِاَنَّ شَكْلَهٗ وَخِلْقَتَهٗ يَدُلُّ عَلٰى كِذْبِهٖ فَظُهُوْرُ الْخَوَارِقِ عَلٰى
يَدِهٖ لَا يُفْضِيْ اِلَى التَّلْبِيْسِ وَالْقِسْمُ الثَّانِيْ اِدِّعَاءُ النُّبُوَّةِ وَهٰذَا الْقِسْمُ
عَلٰى قِسْمَيْنِ لِاَنَّهٗ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْمُدَّعِيْ صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا فَاِنْ كَانَ
صَادِقًا وَجَبَ ظُهُوْرُ الْخَوَارِقِ عَلٰى يَدِهٖ وَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ كُلِّ
مَنْ اَقَرَّ بِصِحَّةِ النُّبُوَّةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَجُزْ ظُهُوْرُ الْخَوَارِقِ
عَلٰى يَدِهٖ وَبِتَقْدِيْرِ اَنْ يَّظْهَرَ وَجَبَ الْمُعَارَضَةُ وَاَمَّا الْقِسْمُ الثَّالِثُ
وَهُوَ ادِّعَاءُ الْوِلَايَةِ فَالْقَائِلُوْنَ بِكَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ اخْتَلَفُوْا فِيْ اَنَّهٗ هَلْ
يَجُوْزُ ادِّعَاءُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ اِنَّهَا يَحْصُلُ عَلٰى وَفْقِ دَعْوَاهُ اَمْ لَا اَلْقِسْمُ الرَّابِعُ
وَهُوَ ادِّعَاءُ السِّحْرِ وَطَاعَةِ الشَّيَاطِيْنِ فَعِنْدَ اَصْحَابِنَا يَجُوْزُ ظُهُوْرُ
خَوَارِقِ الْعَادَاتِ عَلٰى يَدِهٖ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ لَا يَجُوْزُ وَاَمَّا الثَّانِيْ وَهُوَ اَنْ
يَّظْهَرَ خَوَارِقُ الْعَادَاتِ عَلٰى يَدِ اِنْسَانٍ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ مِنَ الدَّعَاوِيْ فَذٰلِكَ
الْاِنْسَانُ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَالِحًا مَرْضِيًّا عِنْدَ اللّٰهِ وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ خَبِيْثًا مُذْنِبًا
وَالْاَوَّلُ مِنَ الْقَوْلِ بِكَرَامَاتِ الْاَوْلِيَآءِ وَقَدِ اتَّفَقَ اَصْحَابُنَا عَلٰى جَوَازِهٖ وَ
اَنْكَرَهَا الْمُعْتَزِلَةُ اِلَّا اَبَا الْحُسَيْنِ الْبَصْرِيَّ وَصَاحِبَهٗ مَحْمُوْدُ الْخَوَارِزْمِيُّ وَاَمَّا الْقِسْمُ
الثَّانِيْ وَهُوَ اَنْ يَّظْهَرَ خَوَارِقُ الْعَادَاتِ عَلٰى بَعْضِ مَنْ كَانَ مَرْدُوْدًا عَنْ
طَاعَةِ اللّٰهِ فَهٰذَا هُوَ الْمُسَمّٰى بِالْاِسْتِدْرَاجِ

القول فی اثبات الکرامة

للاولیاء وفی کتاب دلائل النبوة للامام المستغفری رحمه الله کرامات الاولیاء حق بکتاب الله تعالی والآثار الصحیحة المرویة واجماع اهل السنة والجماعة علی ذلک فاما الکتاب فقوله تعالی کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا قال اهل التفسیر فی ذلک کان یری عندها فاکهة الصیف فی الشتاء وفاکهة الشتاء فی الصیف ومریم رضی الله عنها لم تکن نبیة بالاجماع فهذه الآیة حجة علی منکر الکرامات للاولیاء وفی کتاب کشف المحجوب خداوند سبحانه وتعالی در نص کتاب ما را خبر داد از کرامت آصف که چون سلیمان را بایست که تخت بلقیس پیش از آمدن وی آنجا حاضر کند وخدای تعالی خواست تا شرف آصف را بخلق نماید وکرامت وی ظاهر کند وباهل زمانه باز نماید که کرامت اولیا جائز بود سلیمان علیه السلام گفت از شما کیست

که تخت بلقیس را پیش از آمدن وی اینجا حاضر کند قال عفریت من الجن انا آتیک به قبل ان تقوم من مقامک عفریت از جن گفت من بیارم تخت وی را پیش از آنکه تو برخیزی از جایگاه خود سلیمان علیه السلام گفت زودتر خواهم آصف گفت انا آتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک من پیش از آنکه تو چشم برهم زنی من تخت اینجا حاضر کنم بدین گفتار سلیمان بروی متغیر نشد وانکار نکرد وی را آن مستحیل نیامد واین هیچ حال معجزه نبود زیرا که آصف پیغمبر نبود پس لامحاله باید که کرامت باشد ونیز احوال اصحاب کهف وسخن گفتن سگ با ایشان وخواب ایشان وتقلب ایشان اندر کهف بر یمین ویسار ونقلبهم ذات الیمین وذات الشمال وکلبهم باسط ذراعیه بالوصید این جمله ناقض عادت است ومعلوم است که معجزه نیست پس باید که کرامت باشد واما اثبات کرامت اولیا بسنت آنست که در حدیث وارد است که روزی صحابه رضی الله عنهم گفتند یا رسول الله ما را از عجائب امم ماضیه چیزی بگوی گفت پیش از شما سه کس بجائی میرفتند چون شبانگاه شد قصد غاری کردند واندر آنجا شدند چون پارهٔ شب بگذشت سنگی از کوه درافتاد ودر غار استوار گشت ایشان متحیر شدند گفتند که ما را از اینجا هیچ چیز جز آنکه کردارهای خود را که بی ریاست بخداوند سبحانه شفیع آوریم یکی گفت مرا مادر وپدری بود واز مال دنیا چیزی نداشتم که با ایشان دهم بجز بزکی که شیر او بدیشان دادمی ومن هر روز پشتهٔ هیزم بیاوردمی وبهای آن اندر وجه طعام خود کردمی شبی بیگاه تر آمدم تا من آن بزک را بدوشیدم وطعام ایشان در شیر آغشتم ایشان خفته بودند آن قدح در دست من بماند من بر پای ایستاده وچیزی ناخورده انتظار بیداری ایشان می بردم تا صبح بر آمد وایشان بیدار شدند وطعام بخوردند آنگاه بنشستم وگفتم بارخدایا اگر من درین راست گویم مرا فرجی فرست پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمود آن سنگ جنبیدنی کرد وشگافی پدید آمد دیگری گفت مرا دختر عمی بود با جمال ودلم پیوسته مشغول وی بود وهر چند او را بخواندمی اجابت نمی کرد تا وقتی بحیله صد دانه دینار زر بدو فرستادم تا یک شب با من خلوتی کرد چون نزدیک من در آمد ترسی در دلم پدید آمد از ترس خداوند تعالی دست از وی بداشتم بارخدایا اگر من درین راست گویم ما را فرجی فرست پیغمبر صلی الله علیه وسلم گفت آن سنگ جنبیدنی دیگر کرد وآن شگاف زیاده شد

اما چنانکه ازان بیرون توانند شد آن کس سومین گفت مرا گروهی مزدوران بودند چون کاری که می کردم تمام شد همه مزد خود بستدند یکی ازان ناپدید شد من از مزد وی گوسفندی خریدم یکسال و دو سال و ده سال و چهل سال گذشت مرد پدید نیامد و من نتایج آن گوسفند نگاه میداشتم روزی آمد و گفت که من وقتی کار تو کرده ام یاد داری واکنون مرا بآن مزد حاجت ست او را گفتم برو و آن گوسفندان جمله حق تست بران آن مرد گفت بر من افسوس میداری گفتم افسوس نمیدارم و راست می گویم آن همه فرادی تو دادم و ببرد بار خدایا اگر من درین راست گویم مرا فرجی فرست پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم گفت آن سنگ بیکبار ازان در غار فراتر شد بیرون آمدند و این فعل ناقض عادت بود و دیگر حدیث جریج راهب ست و راوی آن حدیث ابوهریره است رضی الله عنه که پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم گفت که در بنی اسرائیل راهبی بود جریج نام و مرد مجتهد بود و مادری داشت مستوره روزی به آرزوی دیدار پسر بیامد وی در نماز بود و در صومعه نکشاد و بازگشت روز دوم و سوم همچنان کرد مادرش گفت از تنگدلی که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منش بگیر دران زمانه زنی بود بدسیرت گفت من جریج را از راه ببرم بصومعهٔ وی شد جریج التفات نکرد با شبانی دران راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جریج ست چون بار بنهاد مردم قصد صومعهٔ جریج کردند و ویرا پیش سلطان آوردند جریج گفت ای غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ همی گوید پدر من شبانی ست ثُمَّ قَالَ الْإِمَامُ الْمُسْتَغْفِرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ كَثِيرَةٌ مِنْهَا قَوْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ يَا بُنَيَّ إِنْ وَقَعَ بَيْنَ الْعَرَبِ يَوْمًا اخْتِلَافٌ فَائْتِ الْغَارَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْ فِيهِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ رِزْقُكَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا وَفِي قَوْلِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ

(حاشیه: عبد الله پسر خود را که ای پسر من اگر روزی در میان عرب اختلاف واقع شود در آن غاری که من و رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم آنجا بودیم و باک مدار از رزق که بامداد و شبانگاه رزق بتو خواهد رسید این سخن ابوبکر الصدیق رضی الله عنه که رزق بتو خواهد رسید)

[illegible]

رِزْقُكَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا إِثْبَاتُ الْكَرَامَاتِ لِلْأَوْلِيَاءِ وَرَوَى الْإِمَامُ الْمُسْتَغْفِرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَجِيئُوا بِي عَلَى الْبَابِ يَعْنِي بَابَ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُقُّوهُ فَإِنْ فُتِحَ لَكُمْ فَادْفِنُونِي فِيهِ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْطَلَقْنَا فَدَقَقْنَا الْبَابَ وَقُلْنَا إِنَّ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِ اشْتَهَى أَنْ يُدْفَنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتِحَ الْبَابُ وَلَا نَدْرِي مَنْ فَتَحَ لَنَا وَقَالَ لَنَا أَدْخِلُوهُ وَادْفِنُوهُ كَرَامَةً وَلَا نَرَى شَخْصًا وَلَا نَرَى شَيْئًا وَرَوَى الْإِمَامُ الْمُسْتَغْفِرِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ

(حاشیه: [illegible] بود چون ساریه آواز عمر بشنید استناد بکوه کرد چندان مقاتله کرد که اعدا منهزم گشتند بحصن خود درآمدند ۱۲ قدس سره)

[illegible]

بالمدينة فقال يا سارية بن زنيم الجبل الجبل من استرعى الذئب فقد ظلم
قال فانكر الناس ذكر سارية وسارية بالعراق فقال الناس لعلي رضي الله
عنه انا سمعنا عمر يذكر سارية وسارية بالعراق على المنبر فقال
ويحكم دعوا عمر فقلما دخل في شيء الا خرج منه فلم يلبث ان جاء
رسول ان سارية لقي العدو فهزمهم ثم جاء بالغنيمة الى
سفح الجبل فاراد العدو ان يحولوا بينهم وبين الغنيمة وسفح
الجبل فاتاهم نداء من السماء يا سارية بن زنيم الجبل الجبل
من استرعى الذئب فقد ظلم قال وكانوا يرون
ان صوت عمر رضي الله عنه هو الذي سمعوه وروى
الامام المستغفري رحمه الله ايضا باسناده انه لما فتحت
مصر اتي اهلها الى عمرو بن العاص رضي الله عنه فقالوا ايها
الامير ان لنيلنا هذه سنة لا يجري الا بها قال لهم وما
ذلك قالوا اذا كانت ثنتا عشرة ليلة خلون من هذا الشهر
عمدنا الى جارية بكر بين ابويها فارضينا ابويها فجعلنا عليها
من الحلي والثياب افضل ما يكون ثم القيناها في هذا النيل
فقال عمرو ان هذا الامر لا يكون ابدا في الاسلام وان الاسلام يهدم
ما كان قبله فاقاموا ثلثة اشهر لا يجري قليلا ولا كثيرا حتى هموا
بالجلاء فلما راى ذلك كتب عمرو بن العاص الى عمر بن الخطاب
رضي الله عنه بذلك فكتب عمر رضي الله عنه انك قد اصبت
في الذي فعلت وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث ببطاقة

في داخل كتابه وكتب اليه اني قد بعثت اليك ببطاقة في داخل
كتابي فالقها في النيل فلما قدم الكتاب الى عمرو بن العاص
اخذ البطاقة ففتحها فاذا فيها من عبد الله عمر امير المؤمنين
الى نيل مصر اما بعد فانك ان كنت تجري من قبلك فلا
تجر وان كان الله الواحد القهار سبحانه هو الذي يجريك
نسأل الله الواحد القهار سبحانه ان يجريك فالقى البطاقة
في النيل وقد تهيأ اهل المصر للجلاء والخروج منها لانها
لا تقوم مصلحتهم فيها الا بالنيل فاصبحوا وقد اجراه الله تعالى
ستة عشر ذراعا في ليلة واحدة وقطع الله تعالى تلك السنة
السوء عن اهل مصر الى اليوم وروى الامام المستغفري رحمه
الله ايضا باسناده عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال رأيت
عثمان رضي الله عنه ليلة قبل صبيحتها رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يقول يا عثمان انك تفطر عندنا فقتل رضي الله عنه من يومه
وروى الامام المستغفري رحمه الله باسناده ان امير المؤمنين
عليا رضي الله عنه سأل رجلا عن حديث في الرحبة فكذبه
قال انما كذبتني قال ما كذبتك فقال ادعو الله عليك ان كنت
كاذبا ان يعمي بصرك قال فادع الله فدعا عليه امير المؤمنين
علي رضي الله عنه فعمي بصره فلم يخرج من الرحبة الا هو اعمى
وهمچنین از سائر صحابه و تابعین و تبع تابعین و مشائخ طریقت طبقة بعد طبقة

نه چندان کرامات وخوارق عادات ظاهر شده است که در تحیز تقریر و تحریر گنجد
قَالَ الإمَامُ القُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي رِسَالَتِهِ وَلِكَثْرَةِ مَا تَوَاتَرَ بِأَجْنَاسِهَا
نَعْنِي بِأَجْنَاسِ الْكَرَامَاتِ الأَخْبَارُ وَالْحِكَايَاتُ صَارَ الْعِلْمُ بِكَوْنِهَا وَظُهُورِهَا
عَلَى الأَوْلِيَاءِ عِلْمًا قَوِيًّا نَنْفِي عَنْهُ الشُّكُوكُ وَمَنْ تَوَسَّطَ هٰذِهِ
الطَّائِفَةَ وَتَوَاتَرَ عَلَيْهِ حِكَايَاتُهُمْ وَأَخْبَارُهُمْ لَمْ يَبْقَ لَهُ شُبْهَةٌ فِي ذٰلِكَ
ومقصود ازین همه مبالغه وتطویل در اثبات کرامت اولیا آنست که تا هر سلیم القلبی
که مشاهدهٔ احوال این طائفه ومطالعهٔ اقوال ایشان نکرده است بسخنان سست
وحکایات نادرست اصحاب جهالت وارباب ضلالت که درین زمان ظاهر شده اند
ونفی کرامات اولیا بلکه انکار معجزات انبیا می کنند فریفته نشود ودین خود بر باد ندهد
وهمانا که باعث این طائفه بر نفی کرامات آنست که خود را در اعلی مراتب ولایت
می نمایند وازین امور واحوال ایشان را خبرے واثرے نے نفی آن مے کنند
تا پیش عوام فضیحت نشوند واز فضیحت خواص نمی اندیشند با آنکه اگر هزار خارق عادت
بر ایشان ظاهر شود چون نه ظاهر ایشان موافق احکام شریعت ست ونه باطن ایشان
مطابق آداب طریقت آن از قبیل مکر واستدراج خواهد بود نه از مقولهٔ ولایت وکرامت
ودر کتاب اعلام الهدی وعقیدت ارباب التقی تصنیف الشیخ الامام قطب الانام شهاب الدین
ابو عبد الله عمر بن محمد السهروردی قدس الله تعالی سره وَنَعْتَقِدُ أَنَّ لِلأَوْلِيَاءِ
مِنْ أُمَّتِهِ یعنی امت محمد صلی الله علیه وسلم کرامات واجابات وَهٰكَذَا كَانَ فِي

زَمَنِ كُلِّ رَسُولٍ كَانَ لَهُمْ أَتْبَاعٌ ظَهَرَتْ لَهُمْ كَرَامَاتٌ وَمُخْرِقَاتٌ لِلْعَادَاتِ وَكَرَامَاتُ
الأَوْلِيَاءِ مِنْ تَتِمَّةِ مُعْجِزَاتِ الأَنْبِيَاءِ وَمَنْ ظَهَرَ لَهُ وَعَلَى يَدِهِ مِنَ الْمُخْرِقَاتِ وَهُوَ
عَلَى غَيْرِ الالْتِزَامِ بِأَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ نَعْتَقِدُ أَنَّهُ زِنْدِيقٌ وَأَنَّ الَّذِي ظَهَرَ لَهُ مَكْرٌ
وَاسْتِدْرَاجٌ

القول فی انواع الکرامات وخوارق العادات

انواع خوارق عادات بسیارست چو ایجاد معدوم واعدام موجود واظهار امری مستور وستر امری ظاهر واستجابت
دعا وقطع مسافت بعیده در مدت اندک واطلاع بر امور غایبه از حس واخبار از ان وحاضر شدن
در زمان واحد در امکنهٔ مختلفه واحیای موتی واماتهٔ احیا وسماع کلام حیوانات ونباتات وجمادات از
تسبیح وغیر آن واحضار طعام وشراب در وقت حاجت بی سبب ظاهر وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ فُنُونِ
الأَعْمَالِ النَّاقِضَةِ لِلْعَادَةِ كَالْمَشْيِ عَلَى الْمَاءِ وَالسِّيَاحَةِ فِي الْهَوَاءِ وَكَالأَكْلِ مِنَ الْكَوْنِ
وَكَتَسْخِيرِ الْحَيَوَانَاتِ الْوَحْشِيَّةِ وَكَالْقُوَّةِ الظَّاهِرَةِ عَلَى أَبْدَانِهِمْ كَالَّذِي
اقْتَلَعَ شَجَرَةً بِرِجْلِهِ مِنْ أَصْلِهَا وَهُوَ يَدُورُ فِي السَّمَاءِ وَضَرَبَ الْيَدَ عَلَى الْحَائِطِ
فَيَنْشَقُّ وَبَعْضُهُمْ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِلَى شَخْصٍ لِيَقَعَ فَيَقَعُ أَوْ يَضْرِبُ عُنُقَ أَحَدٍ
بِالإِشَارَةِ فَيَطِيرُ رَأْسُ الْمُشَارِ إِلَيْهِ وبالجمله چون حضرت حق سبحانه وتعالی یکے از
دوستان خود را مظهر قدرت کاملهٔ خود گرداند در هیولای عالم هر نوع تصرفی که خواهد تواند کرد
بالحقیقت آن تاثیر وتصرف حق سبحانه وتعالی ست که در وی ظاهر میشود ووی در میان نے
قَالَ بَعْضُ كُبَرَاءِ الْعَارِفِينَ وَالأَصْلُ الَّذِي يَجْمَعُ لَكَ هٰذَا كُلَّهُ

اِنَّهٗ مَنْ خَرَقَ عَادَةً فِي نَفْسِهٖ مِمَّا اسْتَمَرَّتْ عَلَيْهَا نُفُوسُ الْخَلْقِ اَوْ نَقَضَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَخْرِقُ لَهٗ عَادَةً مِثْلَهَا فِي مُقَابَلَتِهَا يُسَمّٰى كَرَامَةً عِنْدَ الْعَامَّةِ وَاَمَّا الْخَاصَّةُ فَالْكَرَامَةُ عِنْدَهُمُ الْعِنَايَةُ الْاِلٰهِيَّةُ الَّتِي وَهَبَتْهُمُ التَّوْفِيقَ وَالْقُوَّةَ حَتّٰى خَرَقُوا عَوَائِدَ اَنْفُسِهِمْ فَتِلْكَ الْكَرَامَةُ عِنْدَنَا وَاَمَّا هٰذِهِ الَّتِي تُسَمّٰى فِي الْعُمُومِ كَرَامَةً فَالرِّجَالُ اَنِفُوا مِنْ مُلَاحَظَتِهَا لِمُشَارَكَةِ الْمُسْتَدْرَجِ الْمَمْكُورِ بِهٖ فِيهَا وَلِكَوْنِهَا مُعَاوَضَةً فَخَافُوا اَنْ تَكُونَ حَظَّ عَمَلِهِمْ لِاَنَّ الْحُظُوظَ مَحَلُّهَا الدَّارُ الْاٰخِرَةُ فَاِذَا عُجِّلَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَزِعْنَا اَنْ تَكُونَ حَظَّ عَمَلِنَا وَقَدْ وَرَدَ فِي ذٰلِكَ اَخْبَارٌ وَاَنّٰى يَصِحُّ الْخَوْفُ مَعَ الْكَرَامَةِ فَاِذَنْ لَيْسَتْ بِكَرَامَةٍ عِنْدَنَا وَاِنَّمَا هِيَ خَرْقُ عَادَةٍ فَاِنِ اقْتَرَنَ مَعَهَا الْبُشْرٰى بِاَنَّهَا زِيَادَةٌ لَا تَنْقُصُ حَظًّا وَلَا سَبَقَتْ بِحِجَابٍ فَحِيْ تُسَمّٰى كَرَامَةً فَالْبُشْرٰى عَلَى الْحَقِيقَةِ هِيَ الْكَرَامَةُ وَقَالَ اَيْضًا اَجَلُّ الْكَرَامَاتِ وَاَعْظَمُهَا التَّلَذُّذُ بِالطَّاعَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ وَمِنْهَا مُرَاعَاتُ الْاَنْفَاسِ مَعَ اللّٰهِ وَمِنْهَا حِفْظُ الْاَدَبِ مَعَهٗ فِي تَلَقِّي الْوَارِدَاتِ فِي الْاَوْقَاتِ وَمِنْهَا الرِّضَاءُ عَنِ اللّٰهِ فِي جَمِيعِ الْحَالَاتِ وَمِنْهَا الْبُشْرٰى لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ بِالسَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ فِي الدَّارِ الْاٰخِرَةِ

الْقَوْلُ فِي اَنَّهٗ مَتٰى سُمِّيَتِ الصُّوفِيَّةُ صُوفِيَّةً قَالَ الْاِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِعْلَمُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَسَمَّ اَفَاضِلُهُمْ فِي عَصْرِهِمْ بِتَسْمِيَةِ عَلَمٍ سِوٰى صُحْبَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ لَا فَضِيلَةَ

فَوْقَهَا فَقِيلَ لَهُمُ الصَّحَابَةُ وَلَمَّا اَدْرَكَهُمْ اَهْلُ الْعَصْرِ الثَّانِي سُمِّيَ مَنْ صَحِبَ الصَّحَابَةَ التَّابِعِينَ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ اَشْرَفُ تَسْمِيَةٍ ثُمَّ قِيلَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ اَتْبَاعُ التَّابِعِينَ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ وَتَبَايَنَتِ الْمَرَاتِبُ فَقِيلَ لِخَوَاصِّ النَّاسِ مِمَّنْ لَهُمْ شِدَّةُ عِنَايَةٍ بِاَمْرِ الدِّينِ الزُّهَّادُ وَالْعُبَّادُ ثُمَّ ظَهَرَتِ الْبِدْعَةُ وَحَصَلَ التَّدَاعِي بَيْنَ الْفِرَقِ فَكُلُّ فَرِيقٍ ادَّعَوْا اَنَّ فِيهِمْ زُهَّادًا فَانْفَرَدَ خَوَاصُّ اَهْلِ السُّنَّةِ الْمُرَاعُونَ اَنْفُسَهُمْ مَعَ اللّٰهِ الْحَافِظُونَ قُلُوبَهُمْ عَنْ طَوَارِقِ الْغَفْلَةِ بِاسْمِ التَّصَوُّفِ وَاشْتُهِرَ هٰذَا الْاِسْمُ لِهٰؤُلَاءِ الْاَكَابِرِ قَبْلَ الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْهِجْرَةِ پس آنچه مذکور خواهد شد درین کتاب اسامی بسیاری از مشائخ طائفه صوفیه خواهد بود و تاریخ ولادت و وفات ایشان و ذکر سیر و احوال و معارف و کرامات و مقامات ایشان باشد که مطالعه کنندگان را از مطالعه و ملاحظهٔ آن یقینی بنسبت باین طائفه حاصل شود و بهذیانات جماعتی که نفی کرامات و مقامات این طائفه میکنند در ایشان سرایت نه کند و از غائلهٔ غوایت آن جماعه محفوظ مانند اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا و وراے این فواید دیگر هست که بعضے ازان بتفصیل ذکر می گردد قَالَ سَيِّدُ الطَّائِفَةِ اَبُو الْقَاسِمِ جُنَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصُّوفِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰى سِرَّهٗ حِكَايَاتُ الْمَشَائِخِ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَوِّي الْقُلُوبَ از وے پرسیدند که این حکایات چه منفعت کند مریدان را جواب داد که حضرت حق سبحانه و تعالی مے فرماید وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ یعنی قصهای پیغمبران و اخبار ایشان بر تو می خوانیم و از احوال ایشان ترا آگاه می کنیم تا دل ترا آن ثبات باشد و قوة افزاید و چون بار و رنج بتو رسد و بر تو زور آورد از اخبار و احوال ایشان شنوی و بدانی که چون مثل این بارها و رنجها بایشان رسیده در آن صبر کرده اند و احتمال و توکل و ثقت پیش آورده اند که دل ترا آن ثبات و عزم و صبر افزاید همچنین شنیدن سخن نیکان و حکایات پیران و احوال ایشان دل مریدان را تربیت باشد و قوت و عزم افزاید

ودران از حضرت حق سبحانه ثبات یابد و در بلا و امتحان از وبر درویشے و ناکامی قدم
فشارد و تا عزم مردان یابد و سیرت ایشان گیرد و ایضاً سخنان مشائخ و دوستان حق تعالی
دوستی ایشان آرد و دوستی ایشان ترا با ایشان نسبت افگند چنانکه گفته اند
اَلْمَوَدَّةُ اِحْدَی الْقَرَابَتَیْنِ وگفته اند لَا قَرَابَةَ اَقْرَبُ مِنَ الْمَوَدَّةِ
وَلَا بُعْدَ اَبْعَدُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ ؎ اَلْقَوْمُ
اِخْوَانُ صِدْقٍ بَیْنَهُمْ نَسَبٌ ؞ عَنِ الْمَوَدَّةِ لَمْ یَعْدُلْ بِهٖ سَبَبٌ ؞ و مصطفی را
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پرسیدند از مردے کہ قومے را دوست میدارد اما بکردار
ایشان نمی رسد گفت اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مرد با آن کس ست کہ وے را دوست
میدارد و در خبر ست از مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ روز قیامت بندہ
نومید شدہ باشد از مفلسے کردار خود حق سبحانہ و تعالی گوید بندہ من فلان دانشمند را
در فلان محلہ می شناختی فلان عارف را گوید می شناختم گوید کہ برو کہ ترا بوے بخشیدم
پس وقتے کہ بشناخت نسبت می پیوند و سبب نجات می گردد بہر دوستان وے
و گرفتن سیرت ایشان و پے بردن باحسان با ایشان اولے تر۔ ابو العباس
عطا گوید اگر نتوانی کہ دست در دوستی او زنے دست در دوستی دوستان او
زن کہ دوستی دوستان او دوستی وست و مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم گفت یا ابن مسعودٍ
اَتَدْرِیْ اَیُّ عُرَی الْاِسْلَامِ اَوْثَقُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَایَةُ فِی اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِیْهِ وَالْبُغْضُ فِیْهِ و فضیل عیاض
رحمہ اللہ گوید کہ اللہ تعالی فردا با بندہ گوید یا ابْنَ اٰدَمَ اَمَا هٰذَا لَكَ فِی الدُّنْیَا

فَاِنَّمَا طَلَبْتَ الرَّاحَةَ لِنَفْسِكَ وَاَمَّا اِنْقِطَاعُكَ اِلَیَّ فَاِنَّمَا طَلَبْتَ الْعِزَّ
لِنَفْسِكَ وَلٰكِنْ هَلْ عَادَیْتَ لِیْ عَدُوًّا اَوْ وَالَیْتَ لِیْ وَلِیًّا و کمترین فائدہ
در شنیدن حکایات این طائفہ آنست کہ بدان افعال و احوال و اقوال وی نہ چون ایشان
است منی از کردار خود برگیرد و تقصیر خود در جنب کردار ایشان بہ بیند از عجب و ریا و
استحسان بہ پرہیزد۔ شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل عبد اللہ الانصاری الہروی قدس اللہ سرہٗ
وہر جا کہ درین کتاب شیخ الاسلام مذکور شدہ مراد ایشان خواہند بود۔ وصیت کردہ است
کہ از ہر پیری سخنے یاد گیرید و اگر نتوانید نام ایشان یاد دارید کہ بان بہرہ یابید و نیز فرمودہ است
کہ بیشین نشان درین کار آنست کہ سخن مشائخ شنوی خوش آید و بدل با ایشان گرائے
و انکار نیاری و ہر گاہ از دوستان خود یکی را با تو نماید ترا قبول نیفتد و حقیر آید تر باشد از
ہر گناہ کہ آن تبر باشد کہ بکنی زیرا کہ آن دلیل محرومی و حجاب باشد نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الْخِذْلَانِ و اگر در نظر غلط افتد وی نہ آن باشد کہ ترا بوے قبول افتاد ترا زیان
ندارد کہ قصد تو بآن راست بودہ باشد وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّكْلَانُ

ابو ہاشم الصوفی قدس اللہ سرہٗ بکنیت مشہور ست شیخ بودہ بشام و در اصل
کوفی ست و با سفیان ثوری معاصر بودہ و مات سفیان الثوری رحمہ اللہ بالبصرۃ
سنۃ احدی وستین و مائۃ و سفیان ثوری گوید لَوْ لَا اَبُوْ هَاشِمِ الصُّوْفِیُّ مَا عَرَفْتُ
دَقَائِقَ الرِّیَاءِ و ہم وی گوید کہ من ندانستم کہ صوفی چہ بود تا ابو ہاشم صوفی را ندیدم و پیش
از وے بزرگان بودہ اند در زہد و ورع و معاملت نیکو در طریق توکل و طریق محبت لیکن
اول کسے کہ ویرا صوفی خواندند وے بود و پیش از وی کسی را باین نام نخواندہ بودند و
ہمچنین اول خانقاہی کہ برائے صوفیان بنا کردند آنست کہ برملہ شام کردند سبب آنست
کہ امیرے ترسا بشکار رفتہ بود در راہ دو تن را دید ازین طائفہ کہ فراہم رسیدند و دست
در آغوش یکدیگر کردند و ہم آنجا بنشستند و آنچہ داشتند از خوردنی پیش نہادند
و بخوردند آنگاہ برفتند امیر ترسا را معاملہ و الفت ایشان با یکدیگر خوش آمد یکے از
ایشان را طلب کرد و پرسید کہ آن کہ بود گفت ندانم گفت ترا چہ بود گفت ہیچ چیز گفت

از کجا بود گفت ندانم آن امیر گفت پس این الفت چه بود که شمارا بایکدیگر بود درویش گفت که این مارا طریقت ست گفت شمارا جائی هست که آنجا فراهم آئید گفت نے گفت من برائے شما جائے سازم تا بایکدیگر آنجا فراهم آئید پس آن خانقاه برمله بساخت. شیخ الاسلام قدس سره خَیْرُ دَارٍ حَلَّ فِیْهَا اَرْبَابُ الدِّیَانَةِ وَقَدْ یُمَا وَفَّقَ اللّٰهُ خَیْرَ الْخِیَارِ۔ وایضا له قدس سره هِیَ الْمَعَالِمُ وَالْاَطْلَالُ وَالدَّارُ دَارٌ عَلَیْهَا مِنَ الْاَحْبَابِ اٰثَارٌ۔ ابو هاشم گفته لَقَلْعُ الْجِبَالِ بِالْاِبَرِ اَیْسَرُ مِنْ اِخْرَاجِ الْکِبْرِ مِنَ الْقُلُوْبِ بسوزن کوه کندن آسانتر از بیرون کردن کبر و منی از دلها ابو هاشم شریک قاضی را دید از خانه یحیی خالد بیرون آمد بگریست و گفت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ وهم وے گفته اَخَذَ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ بِحُسْنِ الْاَدَبِ تَادِیْبُ اَهْلِهٖ منصور عمار دمشقی گوید ابو هاشم صوفی بیمار بود به بیماری مرگ وے را گفتم خود را چون می یابی گفت بلائی عظیم مے بینم اما هوا یعنی مهر و دوستی بیش از بلاست یعنی بلا بزرگ ست اما در جنب مهر حقیر ست شیخ الاسلام قدس سره گفت اگر بقدر هوا بلا بودے هوا نبودے ذوالنون مصری قدس الله روحه از طبقهٔ اولی ست نام وے ثوبان بن ابراهیم ست کنیت وے ابوالفیض و ذوالنون لقب ست و غیر ازین نیز گفته اند اما اصح الیست و وے با خمیم مصر بوده آنجا که قبر شافعی ست رحمه الله تعالی و پدر وے

[illegible]

نوبی بوده از موالی قریش و نوبه بلادیست میان صعید مصر و حبشه و وے را برادران بوده یکی از ایشان ذوالکفل ست تُرْوٰی عَنْهُ حِکَایَاتٌ فِی الْمُعَامَلَاتِ وَغَیْرِهَا وَقِیْلَ اِسْمُهٗ مَیْمُوْنٌ وَذُوالْکِفْلِ لَقَبٌ لَهٗ و ذوالنون شاگرد مالک انس بوده و مذهب وے داشته و موطا از وے سماع داشت و فقه خوانده بود و پیرو وے اسرافیل بوده بمغرب شیخ الاسلام گفت ذوالنون نه از انست که وے را بیارایند بکرامات و کشتایند بمقامات مقام و حال و وقت در دست وے سخره بود و در مانده امام وقت و یگانهٔ روزگار و سر این طائفه است و همه را نسبت و اضافت با وست و بیش از وے مشائخ بودند ولیکن وے پیشین کسے بود که اشارت با عبارت آورد و ازین طریق سخن گفت و چون جنید پدید آمد در طبقهٔ دیگر این علم را ترتیب نهاد و بسط کرد و کتب ساخت و چون شبلی پدید آمد این علم را با سر منبر برد و آشکارا کرد جنید گفت ما این علم را در سردابها و خانها مے گفتیم نهان شبلی آمد و آنرا بر سر منبر برد و بر خلق آشکارا کرد ذوالنون گفت سه سفر کردم و سه علم آوردم در سفر اول علمے آوردم که خاص پذیرفت و عام پذیرفت و در سفر دوم علمے آوردم که خاص پذیرفت و عام نه پذیرفت و در سفر سوم علمے آوردم که نه خاص پذیرفت و نه عام فَبَقِیْتُ شَرِیْدًا طَرِیْدًا وَحِیْدًا شیخ الاسلام گفت قدس سره

[illegible]

اول علم توبه بود که آنرا خاص و عام قبول کنند دوم علم توکل و معاملت و محبت بود که خاص قبول کنند نه عام وسوم علم حقیقت بود که نه بطاقت علم و عقل خلق بود در نیافتند ویرا مهجور کردند و بروے به الکار برخاستند تا آنگاه که از دنیا برفت در سنه خمس و اربعین و مائتین چون جنازهٔ وے می بردند گروهی مرغان بر سر جنازهٔ وی پر در هم بافتند چنانچه همه خلق را بسایهٔ خود بپوشیدند و هیچکس از آن مرغان یکے ندیده بود مگر پس از وی بر سر جنازهٔ مزنی شاگرد شافعی رضی الله عنهما پس از آن ذوالنون را قبول پدید آمد دیگر روز بر سر قبر وے نوشته یافتند چنانکه بخط آدمیان نمی مانست که ذُوالنُّونِ حَبِیْبُ اللّٰهِ مِنَ الشَّوْقِ قَتِیْلُ اللّٰهِ هرگاه آن نبشته را تبراشیدندی باز آن را نبشته یافتندی شیخ الاسلام گفت که آن سفر بسین وبایی بوده که باد وه بقدم روند که بهم روند ذوالنون گفت مَا اَعَزَّ اللّٰهُ عَبْدًا بِعِزٍّ اَعَزَّ لَهٗ مِنْ اَنْ یَّدُلَّ لَهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ و هم وے گفته اَخْفَی الْحِجَابِ وَاَشَدُّهٗ رُؤْیَةُ النَّفْسِ وَتَدْبِیْرُهَا و هم وے گفته اَلتَّفَکُّرُ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی جَهْلٌ وَّالْاِشَارَةُ اِلَیْهِ

شِرْکٌ وَّحَقِیْقَةُ الْمَعْرِفَةِ حَیْرَةٌ شیخ الاسلام گفت حیرت دو است حیرتی و آن حیرت الحاد و ضلالت ست و حیرت دیگر در عیانست و آن حیرت یافتست و هم وے گفته اول گسستن و پیوستن در آخر نه گسستن و نه پیوستن شیخ الاسلام قدس سره کَیْفَ یَحْکِیْ وَصْلَ اِثْنَیْنِ هُمَا فِی الْاَصْلِ وَحْدٌ مَنْ قَسَّمَ الْوَاحِدَ جَهْلًا فَهُوَ بِالْوَاحِدِ جَاحِدٌ ذوالنون را گفتند مرید کیست و مراد کیست گفت اَلْمُرِیْدُ یَطْلُبُ وَالْمُرَادُ یَهْرَبُ شیخ الاسلام گفت که مریدے طلبد و با او صد هزار نیاز و مرادے گریزد و با او صد هزار ناز و گفت پیشین کسے که موے سفید در پاے من مالید احمد چشتی بود که وقتے پیر بازاریل گران فرامن رسید با ابوسعید معلم که نزدیک تربت ابواسحاق شهریار در گورست بیارس ایشان با یکدیگر در مناظره بودند که مرید به یا مراد چون فرامن رسیدند گفتند اینک حاکم آمد من گفتم لَا مُرِیْدَ وَلَا مُرَادَ وَلَا خَبَرَ وَلَا اِسْتِخْبَارَ وَلَا حَدَّ وَلَا رَسْمَ وَهُوَ الْکُلُّ بِالْکُلِّ ابوسعید مرقعے داشت از سر برکشید و بینداخت و بانگی چند بکرد و برفت و چشتی در پاے من افتاد و موے سفید در پای من میمالید ذوالنون

گفت که وقتی با جماعتے در کشتی نشستم تا از مصر بجده روم جوانی مُرقع دارے با ما در کشتی بود و مرا آرزوی صحبت وے می بود اما هیبت وی مرا نمی گذاشت بسخن گفتن با وے که سخت عزیز روزگار بود و هیچ گه از عبادت خالی نه تا روزی صرّه زر و جواهر از آن مردے غائب شد و خداوند صرّه مر آن جوان را متهم کرد خواستند که با وے جفا کنند من گفتم که با وے ازین سخن مگوئید تا من از وے بخوبی بپرسم نزدیک وے آمدم و با وے بتلطف بگفتم که این مردمان را صورت چنین دست داده است و تو بدگمان شده اند و من ایشان را از درشتی و جفا باز داشتم اکنون چه باید کرد او روے بآسمان کرد و چیزے بگفت ماهیان دریا بروے آب آمدند هر یک جوهرے در دهان گرفته یک جوهر بستد و بدین مرد داد و قدم بر روے آب نهاد و برفت پس آنکه صرّه را برده بود صرّه را بیفگند و بیافتند و اهل کشتی ندامت بسیار خوردند ذوالنون گفت مصطلح بودمے گویند وقتے میرفتم جوانی دیدم شورے بود در وے گفتم از کجائی اے غریب گفت غریب کسی بود که با او موانست ندارد بانگ از من بر آمد و بیفتادم و بیهوش شدم چون بهوش آمدم گفت چه شد گفتم دارو با درد موافق افتاد شیخ الاسلام گفت قدس سره که خسته او پیدا بود کسے که او را دیده بود جان در تن او شیدا بود هر جا که آرام یابد ذشمن آرام شود که او وطن غریبانست و مایهٔ مفلسانست و همراه یگانگانست وقتی که کسے یابی که بضاعت تو بدست او بود و درد تو با دار وے او موافق بود و امن او را استوار دار ذوالنون مصری بمغرب شد بپیش عزیزے که از متقدمان مشائخ ست بجهت مسئلهٔ آن عزیز گفت بهر چه آمدهٔ اگر آمدهٔ که علم اولین و آخرین بیاموزی این را روی نیست این همه خالق داند و اگر آمدهٔ که او را جوئے آنجا که اول گام برگرفتی او خود آنجا بود شیخ الاسلام گفت که او با جویندهٔ خود همراه است دست جویندهٔ خود گرفته در طلب خودمی تازاند اسرافیل رحمه الله از متقدمانست شیخ الاسلام

گفت که وے از پیران ذوالنون مصریست از مغرب بوده و بمصر رسیده بوده وی را سخنانست بسیار در زهد و توکل و معاملات نیکو شیخ الاسلام گفت فتح شخرف بمصر شد ششصد فرسخ بیک سوال و با سرافیل چون فرصت یافته از وے پرسید هَلْ تُعَذِّبُ الْاَسْرَارُ قَبْلَ الصَّهْرِ گفت مرا صبر ده سه روز و روز چهارم گفت مرا جواب دادند اگر روا بود ثواب پیش از عمل هم روا بود عذاب پیش از زلل این بگفت و زعقه بزد و در شور بد پس آن سه روز بزیست و برفت شیخ الاسلام گفت آن سه روز درنگ بس جواب آن سه روز درنگ خواستن بود و گرنه در وقت جواب دادے در وقت برفتی شیخ الاسلام گفت ربوبیت هم عین عبودیت ست او قسمتها بکرده پیش از گرده فلق و خلق زیر حکم خواست وے اسیر تا هر یکے را رقم چیست عاقبت آن کند که خود خواهد و وے راست حکم و وے عادل ست کس را چون و چرا نیاید و نه سزد وے کار بعلم و حکمت مے کند و کرد تا منزل هر کس چیست و عنایت وے بکیست، ابوالاسود مکی رحمه الله بزیارت عزیزی رفت و سلام کرد و گفت ایها الشیخ من دوست توام عزیزی برجست و گفت علیک السلام چونی و در حال از خود غائب گشت همان حال بود تا سه روز ابوالاسود بدانست که عزیزے از دست آب و خاک و رسوم انسانیت بیرون شده است دیدار وے غنیمت دانست و بازگشت ابوالاسود راعی رحمه الله نیز از مشائخ بوده وقتے در بادیهٔ اهل خود را گفت پدرود باش که من رفتم خواهر او مطهرهٔ پُر از شیر کرد و بوے داد وے برفت چون بطهارت احتیاج شد خواست که طهارت کند از مطهرهٔ شیر بیرون آمد از راه بازگشت و گفت آب ندارم که طهارت کنم مرا آب واجب ترست از شیر مطهره را از شیر تهی کرد و از آب پُر کرد و برفت هر گه طهارت کردے آب فرو آمدے و چون تشنه و گرسنه شدی شیر ابو هاشم یعقوب رحمه الله از این

طائفه بوده ومیگفته که هرگز مرا فراموش نشود که روز عید با ذوالنون می آمدم مردمان از عیدگاه
باز گشته بودند شادی کنان ذوالنون گفت این مردمان شادی میکنند که امانت خود
بگزارده اند خود ندانند که از ایشان پذیرفته اند یا نه یعنے طاعت رمضان بیا تا بر یکسوے
باز شویم و بر ایشان بگرییم شیخ الاسلام گفت این حکایت همان حکایت
جوهر و جوهری ست آنکه قیمت ندانستی بسفتی و آنکه دانستی از سفتن آن ترسان
بودے و عید باز نگردد و بجاے خود نرود اهل آن غافلان بودند آنانکه نه اهل آن
بودند بیدار بودند آن وعید در ایشان آویخت شیخ الاسلام گفت که بتلع
موصلی گفت داؤد گفت علیه السلام خداوندا مرا گفتے که دست در وے
بشوے خدمت را اکنون بصحبت میخوانی دل مرا چه چیز بشوید صحبت را گفت
اَلْهُمُوْمُ وَالْاَحْزَانُ تیمار و اندوه شیخ الاسلام گفت که درین طریق ازین
چاره نیست **ولید بن عبد الله السقار رحمه الله** کنیت وی ابو اسحق ست از
اصحاب ذوالنون بوده گوید که ذوالنون گفت که در بادیه زنگیے دیدم سیاه
هرگاه الله گفتے سپید شدے ذوالنون گوید هر که الله را یاد کند در حقیقت صفت
وے جدا گردد توفی ولید السقا سنة عشرین وثلثمایة وقیل سنة ست وعشرین وثلثمایة
ابو عبد الله رازی گفت پیش ولید سقا در رفتم و میخواستم که در فقر ازو سوال کنم
سر برآورد و گفت اسم فقر آن را مسلم ست که هرگز جز حق در خاطر او نیامده است
و بقیامت از عهدهٔ این سخن بیرون تواند برآمد **فضیل بن عیاض قدس الله
تعالی سره** وے از طبقهٔ اولی ست کنیت او ابو علی ست باصل از کوفه است
و گفته اند باصل از خراسان بود از ناحیت مرو و گفته اند که وے بسمرقند زاده و بباورد
بزرگ شده و کوفی الاصل ست و نیز گفته اند که بخاری الاصل ست والله تعالی
اعلم وفات وے در محرم سنه سبع وثمانین و مائة بود فضیل عیاض گوید قدس الله
روحه که من حق را سبحانه و تعالی بردوستی می پرستم که نشکیبم که نپرستم المحمود الوراق ست

تَعْصِی الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ ؛ هٰذَا وَرَبِّیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ ؛ لَوْ کَانَ حُبُّكَ
صَادِقًا لَاَطَعْتَهُ ؛ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ ؛ شیخ الاسلام گفت هر که او را بیم
می پرستد خود را می پرستد و بطمع نجات خود می جنبد نه بجهت محبت و طاعت فرمان و هر که
او را بامید می پرستد او نیز خود را می پرستد و بتوقع تنعم و راحت خود می جنبد نه برای محبت
و طاعت من او را نه بامید و بیم می پرستم چون مزدوران نه بر دعوی محبت او که از پرستش که
سزای او باشد و استحقاق آن دارد عاجزم بلکه او را بفرمان او می پرستم که گفت پرست می پرستم
و بر دوستی سنت رسول صلی الله علیه وسلم بتقصیر خود معترفم محمد بن سعید الزنجی را رحمه الله
پرسیدند که سفله کیست گفت آنکه حق سبحانه را به بیم و امید پرستد گفتند پس تو چون پرستی گفت
بمهر و دوستی وی مرا بر خدمت و طاعت میدارد یوسف اسباط رحمه الله از متقدمانست از
ائمهٔ شرع است و سید در زهد و ورع و خوف و فزع بر وے غلبه کرده علم بر وے در شوریده
مات سنة ست وتسعین ومائة شیخ الاسلام گفته که او گفته که دوستان او را سه چیز بداده اند
حلاوت و مهابت و محبت شیخ الاسلام گفت فضیل عیاض را پسرے بود علی نام از پدر بر بود
در زهد و عبادت و ترس روزی در مسجد حرام نزدیک زمزم خوانندهٔ برخواند وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ
تَرَی الْمُجْرِمِیْنَ الآیه وی بشنید و نعره زد و جان داد شیخ الاسلام گفت از دوست
نشان و از عارف جان شعر مَنْ مَاتَ عِشْقًا فَلْیَمُتْ هٰکَذَا ؛ لَاخَیْرَ فِیْ
عِشْقٍ بِلَامَوْتٍ ؛ **معروف کرخی قدس الله سره** از طبقهٔ اولی ست
و از قدماء مشائخ ست استاد سری سقطی و کنیت وے ابو محفوظ ست نام
پدر وے فیروز و بعضے گفته اند فیروزان و بعضے گفته اند معروف بن علی الکرخی پدر وے
مولی بوده دربان امام علی بن موسی الرضا رضی الله عنهما و گویند که بر دست وے
مسلمان شده بود روزے بار داده بود ازدحام کردند در پاے آمد و در آن هلاک
گشت و معروف با داؤد طائی قدس الله روحه صحبت داشته وفات داؤد الطائی سنة
خمس وستین ومائة و معروف در سنة مائتین از دنیا رفته و وے گفته است که صوفی اینجا
مهمانست تقاضاے مهمان بر میزبان جفاست مهمان که باادب بود منتظر بود نه متقاضی

شخصی معروف را گفت مرا وصیتی کن گفت اِحْذَرْ اَنْ لَا یَرَاکَ اللّٰهُ اِلَّا فِیْ
زِیِّ مِسْکِیْنٍ شیخ الاسلام گفت که معروف روزی فرا خواهرزاده گفت که چون ترا
با وی حاجت بود بمن سوگند برو ده و بمصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در دعا می گفت اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ الرَّاغِبِیْنَ اِلَیْکَ وَبِحَقِّ
مَمْشَایَ اِلَیْکَ بحق این کامهای من بر تو وَسُئِلَ مَعْرُوْفٌ عَنِ الْمَحَبَّةِ
فَقَالَ الْمَحَبَّةُ لَیْسَتْ مِنْ تَعْلِیْمِ الْخَلْقِ اِنَّمَا هِیَ مَوَاهِبُ الْحَقِّ وَفَضْلُهٗ
و قبر معروف در بغداد است بدعا کردن و زیارت و تبرک بآنجا روند و مجرب است که هر که
دعا کند مستجاب گردد **ابو سلیمان دارانی قدس اللہ تعالی سرہ** از طبقهٔ اولی
است نام وی عبد الرحمن بن احمد بن عطیة العنسی است و بعضی گفته اند عبد الرحمن
عطیه از قدماء مشایخ شام بوده از داران که دهی ست از دهها دمشق و قبر وی
در همان ده است و وی استاد احمد بن ابی الحواریست ریحانة الشام در سنه
خمس و عشر و مائتین برفته از دنیا ابو سلیمان را پرسیدند که حقیقت معرفت چیست
گفت آنست که مرا نه جز یکی نبود در دو جهان و هم وی گفته که در کتاب خوانده ام
که حق سبحانه وتعالی گفته است که کَذَبَ مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِیْ اِذَا جَنَّهُ
اللَّیْلُ نَامَ عَنِّیْ و هم وی گفته که وقتی بعراق بودم عابد بودم و بشام عارف شدم

بعضی ازین طائفه گفته اند که بشام از آن عارف بود که بعراق عابد بود اگر آنجا عابدتر بودی
اینجا عارف تر بودی و هم ابو سلیمان گفته رُبَّمَا یَنْکُتُ الْحَقِیْقَةُ فِیْ
قَلْبِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَلَا اٰذَنُ لَهَا اَنْ تَدْخُلَ قَلْبِیْ اِلَّا بِشَاهِدَیْنِ
مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ و هم وی گفته که هر چیزی که ترا از حق سبحانه مشغول کند بر تو
شوم ست و هر چیزی که خوی ترا از حق باز کند و خوی تو با سباب کند ترا دشمن ست و هر لغزشی
که از تو بر آید در غفلت نه در یاد حق سبحانه بر تو داغ است و هم ابو سلیمان گفته اَدْخَلَهُمُ
الْجِنَانَ قَبْلَ اَنْ یُّطِیْعُوْهُ وَاَدْخَلَهُمُ النَّارَ قَبْلَ اَنْ یَّعْصُوْهُ و هم وی
گفته اِذَا بَکَی الْقَلْبُ مِنَ الْفَقْدِ ضَحِکَ الرُّوْحُ مِنَ الْوَجْدِ احمد بن ابی
الحواری گوید که ابو سلیمان را گفتم که در خلوت نماز کردم ازان لذت یافتم پرسید که بسبب
لذت تو چه بود گفتم آنکه مرا هیچکس ندید گفت اِنَّکَ لَضَعِیْفٌ حَیْثُ خَطَرَ
بِقَلْبِکَ ذِکْرُ الْخَلْقِ و هم وی گفته مَنْ اَظْهَرَ الْاِنْقِطَاعَ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ وَجَبَ
عَلَیْهِ خَلْعُ مَا دُوْنَهٗ مِنْ رَقَبَتِهٖ و هم وی گفته اَبْلَغُ الْاَشْیَاءِ فِیْمَا

بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ الْعَبْدِ الْمُحَاسَبَةُ **داؤد بن احمد دارانی رحمة اللّٰه علیه** وے
برادر ابو سلیمان دارانی ست وصاحب ریاضت عظیم بود و با ابو سلیمان صحبت داشته بود
وسخنان وے در معاملت مثل سخنان برادر وی بود احمد بن ابی الحواری گوید که از داؤد
پرسیدم که چه گوئی در دلی که آواز خوش در وے اثر مے کند گفت آن دل ضعیف وبیمار بود
او را معالجه باید کردن وهم وے گفته لِکُلِّ شَیْءٍ صَدَاءٌ وَصَدَاءُ الْقَلْبِ الشِّبَعُ
ابو سلیمان داؤد بن نصر الطائی رحمة اللّٰه علیه وے از کبراء
مشایخ وسادات اهل تصوف بود ودر زمان خود بی نظیر وشاگرد ابو حنیفه رضی اللّٰه عنه
بود واز اقران فضیل وابراهیم ادهم وغیر ایشان بود از طبقهٔ اولی ست ودر طریقت
مرید حبیب راعی بود ودر جملهٔ علوم حظ وافر داشت وبدرجهٔ اعلی بود ودر فِقه
فَقِیهُ الْفُقَهَاء بود عزلت اختیار کرد واز ریاست اعراض نمود وطریق زهد وورع
وتقوی بردست گرفت ویرا فضائل بسیارست ومناقب بی مذکور وے گفته مریدے را که
إِنْ أَرَدْتَ السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْیَا وَإِنْ أَرَدْتَ الْكَرَامَةَ كَبِّرْ عَلَى الْآخِرَةِ
اے پسر اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن واگر کرامت خواهی بر آخرت تکبیر گوی واز معروف
کرخی قدس سره روایت کنند که گفت هیچکس را ندیدم که دنیا را در چشم وے قدر وخطر کمتر بود از
داؤد طائی که همه دنیا را واهل آنرا به نزدیک وے هیچ مقدار نبود ودر فقر بچشم کمال
نگریستی اگرچه برآفت بودندی **ابراهیم بن ادهم قدس اللّٰه تعالیٰ روحه**
از طبقهٔ اولی ست کنیت او ابو اسحاق ست ونسب او ابراهیم بن ادهم بن سلیمان
بن منصور البلخی ست از ابناء ملوک ست درجوانی توبه کرد وقتی بصید بیرون رفته بود هاتفی
آواز داد که ابراهیم نه برای این کار آفریده اند ترا ویرا آگاهی پدید آمد دست در طریقت
نیکو زد بمکه رفت وآنجا با سفیان ثوری وفضیل عیاض وابو یوسف غسولی صحبت داشته
وبشام رفت آنجا کسب میکرد در طلب حلال ناظور بانی می کرد ویرا احادیث ست وے از اهل کرامات
وولایت ست وبشام از دنیا رفته درسنه احدی وثلثین ومایة ویقال فی سنة
وستین وهٰذا اصح شخصے با ابراهیم ادهم همراه شد وهمراهی وے وے کشید

چون میخواست که جدا شود گفت شاید که درین صحبت از من رنجه شده باشی کرمی حرمتی
فراوان کردم ابراهیم گفت من ترا دوست بودم ودوستی عیب تو بر من پوشید من از
دوستی خود ندیدم که نیک میکنی یا بد شعر وَیَقْبَحُ مِمَنْ سِوَاكَ الْفِعْلُ عِنْدِی
فَتَفْعَلُهُ فَیَحْسُنُ مِنْكَ ذَاكَا عثمان عماره گفت که بزمین حج بودم با ابراهیم
بن ادهم ومحمد بن ثوبان وعباد منقری سخن می گفتیم جوانی در ترشسته بود بارادت دنیا
تمام گفت ای جوانمردان من مردے ام گرد این کارے گردم بشب نخسپم وبروز هیچ
نخورم وعمر خویش را بخش کرده ام یکسال حج کنم ویکسال غزا چونست که مرا بوے نمیرسد
ودر دل خود هیچ خبر نمی یابم ونمیدانم که شما چه مے گوئید گفت هیچکس از ما جواب وے باز نداد
ودر سخن خویش برفتند آخر یکے از یاران گفت که مرا دل بر نیاز وے بسوخت گفت
اے جوانمرد ایشان که گرد این کار میگردند آنرا خواهان وطالبند نه در فراوانی طاعت و
خدمت میکوشند در نگریستن وتیز بینی مے کوشند شیخ الاسلام گفت این نه آنست که
خدمت وطاعت نباید کرد یعنی با آن چیز دیگر مے باید صوفی بے خدمت نبود اما تصوف
نه خدمت ست صوفیان خدمت نه بگذارند بلکه از همه خلق زیادت آرند اما آنچه کنند بر وے
نشمارند یعنی عوض ومزد ومکافات بآن طلب نکنند ومایهٔ ایشان چیزی دیگرست
در باطن ونه در ظاهر ظاهر بتلبیس گذرانند وبه باطن در جهان دیگر زیند ابو القاسم
نصر آبادی گفته جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُرْبِی عَلَى عَمَلِ الثَّقَلَیْنِ
یک کشیدن که دل ترا با ونگرد یعنی بحبت ومعرفت ومحبت ترا به از کردار آدمی
وپرے ابراهیم ادهم وعلی بکار وحذیفه مرعشی وسلم خواص یاران
یکدیگر بودند با یکدیگر بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال

است چون درماندند از یافتن حلال بی شبهه بانک خوردن آمدند گفتند چندان خوردیم که از ان چاره نبود بارے شبهه اندک تر بود

ابراهیم بن سعد العلوی الحسنی قدس الله روحه

کنیت وی ابو اسحق شریف حسنی از قدماے مشائخ ست از اهل بغداد از انجا بشام رفت و آنجا متوطن شد صاحب کرامات ظاهر بود نظیر ابراهیم ادهم شیخ الاسلام گفت که هزار و دویست داند شیخ شناسم ازین طائفه دو علوی بودند یکی ابراهیم بن سعد دیگر حمزهٔ علوی صاحب کرامات ابراهیم سعد استاد ابو الحارث اولاسی ست ابو الحارث اولاسی در ابتداء ارادت بخانهٔ خود خاگینه خورده بے یاران پیش ابراهیم سعد رفت وے در راه بود پاے بر آب نهاد و ابو الحارث را گفت دست بیار دست بوے داد پاے وی در آب فرو شد ابراهیم گفت پای تو در خاگینه آویخته است باین سخن وی را مطالبه و عتاب کرد بران کار پس گفت تو نه جویندهٔ این کارے برو از خلق عزلت گیر و فراغت دل جوے گرد کرد از گرد

ابو الحارث الاولاسی رحمه الله

نام وی فیض بن الخضر ست شاگرد ابراهیم سعد علوی ست وی گفته که ابتداء دیدن من ابراهیم سعد را آن بود که در غیر ایام موسم از اولاس بعزیمت مکه بیرون آمدم در راه بستن باز خوردم گفتم که من هم با شما همراهم دو تن از ایشان جدا شدند من ماندم و یکی دیگر و آن ابراهیم سعد علوی بود شریف بود و حسنی گفت تو کجا می روی گفتم بشام گفت من بکوه لگام میروم بعد از ان جدا شدیم اما همیشه کتابت وی بمن می آمد و هم وے گفته که روزی با ابراهیم علوی از کوه لگام می آمدم لشکری دراز گوش زنے را گرفته بود آن زن استغاثه کرد ابراهیم با آن لشکری سخن گفت قبول نکرد دعا کرد آن لشکری و زن هر دو بیفتادند بعد از ان زن برخاست و لشکری بمرد من گفتم دیگر با تو مصاحبت نمی کنم که تو مستجاب الدعوه ای می ترسم که از من بے ادبے ظاهر شود و بر من دعا کنی گفت ایمن نیستی گفتم نے پس وصیت کرد و گفت تا بتوانے بکمتر چیزے از دنیا قناعت کن و هم وے گفته که در ابتدا در اولاس نشسته بودم دل من بجهت بیرون رفتن در حرکت آمد بیرون آمدم دیدم که شخصے در میان درختان

نماز میگذارد مرا هیبت او فرو گرفت چون نیک نظر کردم ابراهیم سعد بود نشست انتظار کردم تا سلام داد بکنار بحر آمد و لب آب بخنبانید ماهیان بسیار جمع گشتند و روی بوی نهادند بخاطر من گذشت که صیادان کجا اند همه متفرق شدند پس گفت ای ابو الحارث تو مرد این کار نه تو باد که درین ریگها از خلق پنهان شوی و بقلیلے از دنیا بسازے تا اجل تو برسد و غائب شد و دیگر ندیدم او را و هم ابو الحارث گفته که آوازهٔ ذو النون شنیدم بجهت مسئله چند عزیمت زیارت وے کردم چون بمصر رسیدم گفتند وے دیروز از دنیا برفت بسر قبر وے رفتم و نماز بر وے گذاردم و نشستم مرا خواب در ربود وی را بخواب دیدم آنچه مشکل داشتم از وے سوال کردم همه را جواب داد

ابراهیم ستنبه هروی قدس الله روحه

کنیت وی ابو اسحق ست صحب ابراهیم ادهم فکان من اقران ابی یزید وے اصل از کرمان بوده و در هرات اقامت کرده بود از ان وی را هروی گویند و قبر وے در قزوین ست یُزار و یُتبرّک به وے گفته که بصحبت ابراهیم ادهم رسیدم اول مرادلالت به تجرید کرد از دنیا بعد از ان مرا دلالت بکسب کرد و کسب میکردم بعد از ان مرا گفت کسب بگذار و توکل خود را بر خداے درست کن تا ترا صدق و یقین حاصل آید آنچه گفت فرمان بردم بعد از ان فرمود که بباديه در آے در آمدم مرا صدق توکل و اعتماد بر خداے تعالی میسر شد گفته اند که وی را جاهے عظیم بود در هرات چند حج بکرد بر توکل و در همه راه دعا میکرد وے گفت اللهم اکفنی رزقی من اموال اهل هراة و رزقنی منهم بعد از ان روزها گرسنه می ماندم و چون بهازار می گذشتم مردم باهم میگفتند این کسی ست که هر شب با مردم چندین و چند نفقه میکند وقتے بحج رفت بر قدم تجرید و چند روز در بادیه هیچ نخورد و هیچ نیافت نفس من با من حدیث کرد که ترا نزدیک خداے تعالی قدرے و منزلتے

است تا کو شخصی از جانب دست راست با من در سخن آمد و گفت یَا اِبْرَاهِیْمُ تَرَاءَى
اللّٰهُ فِيْ سِرِّكَ بوے نگریستم و گفتم قَدْ كَانَ ذٰلِكَ بود آنچه مے گوئی پس گفت
میدانے که چند گاه است که من اینجا ام هیچ نخورده و هیچ نخواسته با آنکه بر جاے ما نزد
و بر زمین افتاده ام گفتم خداے تعالیٰ داناترست گفت هشتاد روز است و من
شرم میدارم از خداے تعالیٰ که خاطرے که ترا واقع شده است مرا واقع شود و
اگر بر خداے تعالیٰ سوگند دهم که این درخت را زر گردان هر آئنه زر گرداند و برکت
دیدار وے مرا آگاهی حاصل شد و زے بایزید با اصحاب خود نشسته بود
گفت برخیزید که باستقبال دوستی از دوستان خداے تعالیٰ میرویم
چون بدروازه رسیدند ابراهیم ستنبه را دیدند که مے آمد بایزید گفت در خاطر
من آمد که باستقبال تو آیم و ترا شفیع گردانم بخداے تعالیٰ در حق خویش ابراهیم
گفت اگر در همه خلق مرا شفاعت دهند پارهٔ گل بخشیده باشد شیخ در جواب وے متحیر شد
که سخت زیبا گفت وے گفته که روزے بمجلس بایزید حاضر گشتم مردمان میگفتند
فلان کس علم از فلان کس گرفته است بایزید گفت مسکینان علم خود از مردگان
گرفتند ما علم از زنده گرفتیم که هرگز نمیرد و هم وے گفت مَنْ اَرَادَ اَنْ یَبْلُغَ

الشَّرَفَ كُلَّ الشَّرَفِ فَلْيَخْتَرْ سَبْعًا عَلٰى سَبْعٍ اَلْفَقْرَ عَلَى الْغِنٰى
وَالْجُوْعَ عَلَى الشِّبَعِ وَالدُّوْنَ عَلَى الْمُرْتَفِعِ وَالذُّلَّ عَلَى الْعِزِّ
وَالتَّوَاضُعَ عَلَى الْكِبْرِ وَالْحُزْنَ عَلَى الْفَرَحِ وَالْمَوْتَ عَلَى الْحَيٰوةِ **ابراهیم باطی**
رحمه اللّٰه تعالیٰ وے مرید ابراهیم ستنبه است و طریقهٔ توکل نیکو سپرده
و قبرے در رباط زنگی زاد است در هرات وقتی با ابراهیم ستنبه در سفر بود چون
در راه مے رفتند ابراهیم ستنبه با رباطی گفت که با تو هیچ معلومی هست که با خود هیچ
زادے برگرفته رباطی گفت نه پارهٔ دیگر برفتند باز گفت رباطی با تو هیچ
معلومے هست گفت نه بار دیگر برفتند پس نشستند گفت راست بگو که پاے من گران
شد نمیتوانم رفت رباطی گفت با من چند شراک نعلین هست که چون بگسلد دران کشم
گفت اکنون بگسسته است گفتم نه گفت پس بینداز که علومی است ازان نمی توانم رفت
رباطی آنرا بینداخت در حال خوش شد و میخواست که زود تر دوال بگسلد تا در راه بر زمین نهد
نعلش را یکی بگسست دست فرا کرد که بیرون کشد دیگرے دید افتاده همچنین تا ده
آخر همه را الف کرد اَمَّا مَنْ عَامَلَ اللّٰهَ عَلَى الصِّدْقِ **ابراهیم اطروش**
رحمه اللّٰه شیخ الاسلام گفت که وے از بغداد است و دو سه گفتم کرده است
گفت او دست و بالش او دست او است و خرقه او است یعنی ... شیخ الاسلام
گفت هر که برین سفر آید کار سخت تر از دست خود بنهد که آن در راه است گفت اطروش
(اختیار کرده رکوه وغیره)
با دنیا افتاد گفتند سبب چه بود گفت سبب سوزنی اسفر ... گفتم ...
باید چون فرا دست آمد گفتم چیزے باید که در انجا نهم کیسه بدست آوردم گفتم کفشے در کف
نتوان گرفت رکوه بدست آوردم گفتم حمالے ... تا ...
فراهم پیوست تا بانجا رسید این همه ازان سوزن شد **ابراهیم الخواص قدس سره**

لَقَدْ وَضَحَ الطَّرِیْقُ اِلَیْكَ حَقًّا ؛ فَمَا اَحَدٌ بِغَیْرِكَ یَسْتَدِلُّ
فَاِنْ وَرَدَ الشِّتَاءُ فَاَنْتَ كَهْفٌ ؛ وَاِنْ وَرَدَ الصَّیْفُ فَاَنْتَ ظِلُّ

ابراهیم الصیاد البغدادی رحمه الله تعالی کنیت وی ابو اسحق ست با معروف کرخی صحبت داشته بود معروف ویرا گفته بود که لازم گیر فقر را و مترس از ان مذهب وی تجرید و انقطاع بود جنید گوید که روزی پیش سری سقطی آمد پاره حصیر از ار خود ساخته چون سری آنرا دید یکے از اصحاب را فرمود تا برای وی جبه از بازار بخرید گفت اے ابو اسحق این را بپوش که با من ده درم بود بآن برای تو این جبه را خریدم ابراهیم گفت با فقرا می نشینی و ده درم ذخیره می کنی و آنرا نپوشید

ابراهیم آجری صغیر رحمه الله تعالی کنیت او نیز ابو اسحق است ابو محمد جریری و ابو احمد مغازلی گویند که یهودی پیش ابراهیم آجری آمد تقاضای چیزی که پیش وی داشت بعد از انکه با هم سخن گفتند یهودی گفت مرا چیزی بنما که بآن شرف اسلام و فضل آن را بر دین خود بدانم تا ایمان آرم گفت راست می گوئی گفت آری ابراهیم گفت ردای خود را این ده ردای او را بستد و در میان ردای خود بپیچید و در آتش آشتی انداخت و در عقب آن در آمد و آنرا برگرفت و ردای خود از ان بگشاد ردای یهودی در میان سوخته و ردای وی بر بیرون سلامت مانده یهودی ایمان آورد

ابراهیم آجری کبیر رحمه الله تعالی جنید قدس سره گوید که از عبد مومن زجاج شنیدم که ابراهیم آجری کبیر مرا گفت لَاَنْ تَرِدَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هَمُّكَ سَاعَةً خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ

محمد بن خالد الآجری رحمه الله از مشایخ بزرگ است

[illegible]

جعفر خلدی از وی بسیار حکایت می کند از وی آورند که گفته است وقتی بعمل آجر مشغول بودم در میان خشتهای که زده بودند میرفتم ناگاه شنیدم که خشتی مر خشت دیگر را گفت سلام بر تو باد که امشب بآتش در می آیم مزدوران را منع کردم از انکه خشتها را بآتش در آرند و همه را بدان حال بگذاشتم و بعد از ان دیگر خشت نه پختم

ابراهیم شماس سمرقندی قدس سره مدتها ببغداد بوده مقام داشت و بسمرقند باز آمد وقتی لشکری از کفار بدر سمرقند آمد شبی برخاست و بیرون رفت و بانگی بر آن لشکر زد جمله در هم افتادند و یکدیگر را بسیار بکشتند و باد در هزیمت کردند وی گفته که هر کس که گوید که ادب چیست من می گویم ادب آنست که خود را بشناسی و وفات او بسمرقند بود

فتح بن علی الموصلی قدس الله روحه از بزرگان و مقدمان مشایخ موصل ست بشر حافی از نظیران اوست در سنه عشرین و مائتین برفته از دنیا پیش از بشر حافی بهفت سال روز عید الضحی در کوچها میگذشت آن قربانیها دید که میکردند گفت الٰهی دانی

[illegible]

که چیزی ندارم که برای تو قربان کنم من این دارم پس انگشت بر گلو نهاد و بیفتاد بنگریستند
برفته بود و خطی سبز بر گلوی وی ظاهر روزی بخانهٔ بشر حافی آمد گفت اگر چیزی خوردنی
داری بیار طعام آوردند لختی بخورد و باقی در گلیم نهاد و ببرد دختر که آنرا بدید گفت می گویند
که فتح امام متوکلانست اینک طعام برداشت و ببرد بشر گفت او شما را می آموزد که چون
توکل درست شود هیچ زیان ندارد شیخ الاسلام گفت که چون تجرید درست شود ملک
سلیمان معلوم نبود و چون تجرید درست نشده باشد آستین افزونی از سر دست معلوم بود

فتح بن شخرف المروزی قدس الله روحه کنیت وی ابونصر است از
قدماء مشایخ خراسان ست باقبار فتی برسم لشکریان عبدالله بن احمد حنبل گوید که
از خاک خراسان چون فتح نیامد سیزده سال در بغداد بود از بغداد قوت نخورد از انطاکیه
وی را سویق می آوردند و می خورد در حالت نزع با خود چیزی می گفت گوش باو داشتند
میگفت الهی اشتد شوقی الیک فعجل قدومی علیک چون وی را می شستند
بر ساق وی بنشته بر برگ سبز برخاسته از پوست که الفخر لله شیخ الاسلام گفت که ابراهیم
حربی گفت که من حاضر بودم دیدم آن نبشته را گویند که سی و سه بار بروی نماز کردند قرب
سی هزار مرد وفات للنصف من شعبان سنة ثلث وسبعین ومائتین **بشر بن الحارث
بن عبد الرحمن حافی قدس سره** از طبقهٔ اولی ست کنیت او ابو نصر ست و گویند
اصل وی از بعضی دیهای وی مرو ست مقیم بغداد گشته و آنجا برفته از دنیا روز چهارشنبه
ده روز از محرم گذشته سنه سبع وعشرین ومائتین پیش از احمد حنبل بسالها که وی را بزرگ
میداشتند از احمد حنبل تا آنگاه که فتنهٔ مخلوق گفتن قرآن افتاد وی در خانه بنشست
و احمد پای پیش نهاد وی را گفتند یا ابا النصر چرا بیرون نیائی و سخن نگوئی نصرت
دین را و تقویت اهل سنت را گفت هیهات هیهات احمد حنبل در مقام
پیغامبران ایستاده است که چون وی تواند کرد مرا آن همت و وی گفته است

ما اعظم مصیبة من فاته الله عز وجل **بشر الطبرانی قدس سره**
از مقدمان مشایخ طبریه است و سخت بزرگ بوده و صاحب کرامت بود وی را اجبرا آورده اند
که مشایخ گفته اند که تا بشر در طبریه بود ما را از روم ایمنی ست چون این سخن بشنید غلامان
داشت که قیمت هر یک هزار دینار بود همه را آزاد کرد پسرش گفت ما را درویش کردی
گفت ای پسر شکر آن را کردم که حق تعالی از من چنین چیزی در دل دوستان خود افگند
قاسم حربی رحمه الله کان فی حاله مسدداً ومن اسباب الدنیا
مجرداً ابشر حافی بزیارت وی میرفت روزی بیمار شد بشر حافی بعیادت او آمد و دید که
خشتی زیر سر نهاده و یکپارهٔ بوریای کهنه در زیر پهلو انداخته چون بیرون آمد همسایگان
وی گفتند سی سال ست که همسایهٔ ماست هرگز از ما حاجتی نخواسته است **شقیق بن
ابراهیم البلخی قدس الله روحه** از طبقهٔ اولی ست کنیت او ابو موسی ست و وی
در اول صاحب رای بود صاحب حدیث گشت و سنی پاکیزه شاگرد امام زفر ست از قدماء
مشایخ بلخ ست استاد حاتم اصم و با ابراهیم ادهم صحبت داشته و از نظیران وی ست و بروی
عبادت کرده در زهد و فتوت بر طریق توکل رفتی وقتی با ابراهیم ادهم گفت که شما در معاش
چگونه می کنید گفت ما چون می یابیم شکر می کنیم و چون نمی یابیم صبر می کنیم شقیق گفت سگان
خراسان همچنین می کنند ابراهیم گفت پس شما چکار می کنید گفت ما چون یابیم ایثار میکنیم
و چون نه یابیم شکر کنیم ابراهیم ادهم بوسه بر سر وی داد و گفت استاد توئی و در کتاب
سیر السلف این حکایت را بعکس این آورده انچه اینجا نسبت بشقیق کرده آنجا نسبت
بابراهیم ادهم و الله تعالی اعلم شقیق گفته که با ابو یوسف قاضی در مجلس ابو حنیفه رضی الله عنهم
حاضر می شدم مدتی میان ما مفارقت افتاد چون به بغداد آمدم ابو یوسف را دیدم
در مجلس قضا مردمان گرد بر گرد وی جمع گشته بمن نگاه کرد گفت ایها الشیخ چه بوده
است که تغیر لباس کردهٔ گفتم انچه تو طلب کردی یافتی و انچه من طلب کردم نیافتم
لاجرم ماتم زده و سوگوار و کبود پوش گشته ام ابو یوسف گریان شد و وی گفته که من
از گناه ناکرده زیاده از ان می ترسم که از گناه کرده یعنی دانم چه کرده ام

اماندانم که چه خواهم کرد و وے گفته که توکل آنست که دل تو آرام گیرد بآنچه خدایتعالی آرام فرموده وهم وے گفته اَصْحَبِ النَّاسَ کَمَا تَصْحَبُ النَّارَ خُذْ مَنْفَعَتَهَا وَاحْذَرْ اَنْ تُحْرِقَكَ ودر بعض تواریخ بلخ مذکورست که شقیق را در سنه اربع وسبعین ومائة درولایت ختلان شهید کردند وقبر وے آنجاست

داود بلخی قدس الله سره

از قدماء مشائخ خراسان ست ابراهیم ادهم گوید که درمیان کوفه ومکه بامردے مصاحب شدم چون فریضۀ نماز شام گذارد بعدازان دو رکعت سبک گذارد ودر زیرلب سخنی گفت از جانب دست راست وے کاسۀ ثرید وکوزۀ آب پیدا آمد خود بخورد ومرا نیز واداین قصه را بایکی از مشائخ که صاحب آیات وکرامات بود بگفتم گفت ای فرزند وے برادر من داود ست ووصف حال وی چندان بگفت وهر که دران مجلس بود بگریست پس گفت وی از دیهی از دیه هاے بلخ ست که آن دیه بر سائر بقاع افتخار دارد وداود از وی ست پس آن شیخ از من پرسید که تراچه آموخت گفتم اسم اعظم گفت کدام ست گفتم آن در دل من از ان بزرگترست که بر زبان بگذرانم

حارث بن اسد المحاسبی قدس الله سره

از طبقۀ اولی ست کنیت وے ابو عبدالله است از علمای مشائخ ست وقدماء ایشان جامع علوم ظاهر وعلوم اصول ومعاملات واشارات ووی را تصانیف بوده استاد بغدادیان باصل از بصره است امادر بغداد برفته از دنیا در سنه ثلث واربعین ومائتین پس از احمد حنبل بدو سال حارث گفت مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْاِخْلَاصِ زَيَّنَ اللهُ

ظَاهِرَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ وهم وے گفته مَنْ لَمْ يُهَذِّبْ نَفْسَهُ بِالرِّيَاضَاتِ لَا يُفْتَحُ لَهُ السَّبِيلُ اِلٰى سُنَنِ الْمَقَامَاتِ ابو عبدالله خفیف گوید اِقْتَدُوْا بِخَمْسَةٍ مِنْ شُيُوْخِنَا وَالْبَاقُوْنَ سَلِّمُوْا اَحْوَالَهُمْ حَارِثُ الْمُحَاسِبِيُّ وَالْجُنَيْدُ وَرُوَيْمٌ وَابْنُ الْعَطَاءِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْمَكِّيُّ قَدَّسَ اللهُ تَعَالٰى اَسْرَارَهُمْ لِاَنَّهُمْ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْحَقَائِقِ وهم حارث محاسبے گفته صِفَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ اَنْ لَا تَرٰى بِنَفْسِكَ مِلْكًا وَتَعْلَمَ اَنَّكَ لَا تَمْلِكُ لِنَفْسِكَ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وگویند حارث محاسبے رحمه الله چهل سال بروز وبشب پشت بر دیوار باز ننهاد وجز دوزانو نشست از وی پرسیدند که چرا خود را اتعب میداری گفت شرم میدارم که در حضرت مشاهده بنده وار نشینم

ابو تراب نخشبی قدس الله روحه

از طبقۀ اولی ست نام او عسکر بن الحصین ست وگفته اند که عسکر بن محمد الحصین از اجلۀ مشائخ خراسان ست بعلم وفتوت وزهد وتوکل وبا ابو حاتم عطار بصری وحاتم اصم صحبت داشته استاد ابو عبدالله جلا وابو عبید بسری ست ابو تراب با سیصد رکوه وار در بادیه شد دو تن باوے بماندند ابو عبدالله جلا وابو عبید بسرے ودیگر همه بازگشتند ووی گفته که عارف آنست که هیچ چیز او را تیره نکند وهمه چیز باو روشن شود وهم وی گفته که نیست از عبادات چیزی با منفعت تر از اصلاح خواطر دلها وهم وے گفته که مَنْ شَغَلَ مَشْغُوْلًا

بِاللهِ عَنِ اللهِ اَدْرَکَهُ الْمَقْتُ فِی الْوَقْتِ وهم وے گفته اِذَا تَوَاتَرَتْ عَلٰی اَحَدِکُمُ النِّعَمُ فَلْیَبْکِ عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَدْ سَلَکَ غَیْرَ طَرِیْقِ الصَّالِحِیْنَ وَکَانَ هُوَ اَیْضًا یَقُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللهِ عَهْدٌ اَنْ لَا اَمُدَّ یَدَیَّ اِلَی الْحَرَامِ اِلَّا قَصُرَتْ یَدَیَّ عَنْهُ وهم وے گفته که چون اعراض حق سبحانه بندهٔ را همراه شود زبان او در اولیاء حق بطعن در رود و انکار در از شود و ابوتراب در بادیهٔ در نماز بود باد سموم وی را بسوخت یک سال بر پای بماند در سنه خمس واربعین ومأتین در ان سال که ذوالنون برفت از دنیا برفت

ابو تراب الرملی رحمه الله تعالی

وے بود که با اصحاب خود از مکه بیرون آمد ایشان را گفت شما براه جاده بروید که من براه تبوک میروم گفتند گرما سخت ست گفت چارهٔ نیست لیکن چون برمله در آئید در خانهٔ فلان دوست من فرود آئید چون برمله رسیدند در خانهٔ وے فرود آمدند برای ایشان چهار قطعه گوشت بریان کرده آوردنا گاه موش گیری از هوا فرود آمد و یک قطعه را ببرد ایشان گفتند آن روزی ما نبود و باقی را بخوردند چون بعد از ده روز ابوتراب آمد از وی پرسیدند که در راه هیچ چیز یافتی گفت نی مگر فلان روز که موش گیر یکپارهٔ گوشت بریان گرم بمن انداخت گفتند پس ما با هم طعام خورده ایم که آنرا از پیش ما بوده بود ابوتراب گفت صدق چنین باشد

ابو حاتم عطار قدس الله روحه

از اقران ابوتراب بوده و استاد ابوسعید خراز و جنید گفته اند کَانَ اَبُوْ حَاتِمِ الْعَطَّارُ ظَاهِرُهٗ ظَاهِرُ التُّجَّارِ وَبَاطِنُهٗ بَاطِنُ الْاَبْرَارِ و گفته اند اول کسی که از علوم اشارات سخن گفت وی بود چون صوفی دیدی با مرقع و فوطه گفتی یَا سَادَاتِیْ قَدْ نَشَرْتُمْ اَعْلَامَکُمْ وَضَرَبْتُمْ طُبُوْلَکُمْ فَیَالَیْتَ شِعْرِیْ فِی اللِّقَاءِ اَیُّ رِجَالٍ تَکُوْنُوْنَ

شخصے بدر سرائے ابوحاتم عطار شد در بزد گفت درویشی ست که میگوید الله ابوحاتم در باز کرد و بیرون افتاد و روی بر خاک نهاد و بوسه بر پای وی داد و گفت الحمد لله کسے مانده که میگوید الله وقتی بغداد را آراسته بودند و فسق بسیار میرفت شبلی را بجواب گفتند اگر نه آن بودی که تو میگوئی الله ما همه بغداد را بسوختے شبلی آنرا باز گفت گفتند باینز می گویم کرالله گفت شمائے گوئید اَللهُ نَفْسًا بِنَفْسٍ ومن میگویم اَللهُ حَقًّا بِحَقٍّ قُلِ اللهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ وَحَقِیْقَةُ الْحَقِّ شَیْءٌ لَیْسَ لَهٗ یَعْرِفُهٗ اِلَّا الْمُجَرَّدُ فِیْهِ حَقَّ التَّجْرِیْدِ شیخ الاسلام گفت که همه خلق می گویند یکی و از بزاردمی آویزند و این قوم مے گویند یکے و از نشان خود می گریزند لَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ ؛ وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ وابوحاتم گفته اَلسِّیَاحَةُ بِالْقُلُوْبِ

سری بن المغلس السقطی قدس الله سره

از طبقهٔ اولی ست کنیت او ابوالحسن ست استاد جنید و سائر بغدادیانست از اقران حارث محاسبی و بشر حافی ست و شاگرد معروف کرخی و آنانکه از طبقهٔ ثانیه اند اکثر نسبت بوی درست کنند بامداد سه شنبه سوم رمضان سنه ثلث وخمسین ومأتین برفته از دنیا جنید گفته مَا رَاَیْتُ اَعْبَدَ مِنَ السَّرِیِّ اَتَتْ عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ سَنَةً مَا رُاِیَ مُضْطَجِعًا اِلَّا فِیْ عِلَّةِ الْمَوْتِ وهم جنید گفته که روزی بخانهٔ سری در آمدم خانه خود را

می رفت ونشست واین بیت میخواند ومیگریست ؎ لا فی النهار ولا فی اللیل لی
فرح ؛ فلا ابالی اطال اللیل ام قصرا ؛ سری در وقتیکه محتضر بود جنید را
گفت ایاک من صحبة الاشرار ولا تنقطع عن الله بصحبة الاخیار
شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که وقتی پیش سری سقطی بودم نشسته قومی بر وی درآمده
بودند نشسته سری مرا گفت کیست بر در هیچ بیگانه نیست گفتم نه درویشی ست همین کار
میجوید وی را بخوان بخواندم سری با وی در سخن آمد وی بماند و سخن چنان باریک شد که من هیچ
در نیافتم تنگدل گشتم آخر سری گفت که شاگردی که کرده گفت مرا بهرات استادیست که
فرائض نماز مرا وی باید آموخت اما علم توحید او مرا تلقین می کند سری گفت تا این علم
درخراسان بجاست بود همه جا ست بود چون آنجا برسد هیچ جا نیابد سری گفته
معرفت از بالا فرود آید چون مرغ پر واکند تا ان دل بیند که در وی شرم بود و حیا
آنجا فرود آید و هم وی گفته بدایة المعرفة تجرید النفس للتفرید
للحق و هم وی گفته من تزین للناس بما لیس فیه سقط من عین الله
عز وجل و هم وی گفته که در طرسوس بیمار شدم جمعی ازگرانجانان قرایان
بعیادت من آمدند و چندان نشستند که من آزار یافتم و ملول شدم بعد از ان از من
استدعای دعا کردند دست برداشتم و گفتم اللهم علمنا کیف نعود
المرضی جنید گفته که روزی بر سری سقطی درآمدم مرا کاری فرمود آن را بزودی تمام

و پیش وی رفتم کاغذ پاره بمن داد در وی نوشته که سمعت حادیا یحدو
فی البادیة ویقول ؎ ابکی وما یدریک ما یبکینی ؛ ابکی حذارا
ان تفارقینی وتقطع حبلی وتهجرینی **علی بن عبد الحمید الغضائری رحمه الله**
از متقدمان مشایخ ست له الاحوال البدیعة والاعمال الرفیعة وکان یعد
من الابدال وی گوید که در خانه سری بکوفتم شنیدم که میگفت اللهم من
شغلنی عنک فاشغله بک عنی از برکت این دعای وی حق سبحانه وتعالی
مرا چهل حج از حلب روزی کرد **ابو جعفر السماک رحمه الله تعالی** وی بغدادی ست
از مشایخ سری سقطی منزوی ومنقطع ومتعبد بوده است جنید گوید که از سری شنیدم که
گفت روزی ابو جعفر سماک بر من در آمد دید که نزدیک من جمعی نشسته اند بایستاد و ننشست
پس بمن نگریست وگفت یا سری صرت مناخ البطالین وبازگشت واجتماع آن
جماعت را گرد من نپسندید **احمد بن خضرویه البلخی قدس سره** از طبقه اولی
است کنیت او ابو حامد ست از بزرگان مشایخ خراسان ست از بلخ بود با ابو تراب
نخشبی وحاتم اصم صحبت داشته بود و ابراهیم ادهم را دیده بود وی گوید که ابراهیم
ادهم گفت التوبة هی الرجوع الی الله بصفاء السر از نظیران بایزید
و ابو حفص حداد ست در سفر حج ابو حفص از یارت کرد در نیشابور و بایزید را در بسطام
ابو حفص را گفتند که ازین طائفه کرا بزرگتر دیدی گفت از احمد خضرویه ندیدم بهمت
وصدق احوال شخصی از احمد طلب وصیت کرد گفت امت نفسک حتی
تحییها و هم وی گفته الطریق واضح والحق لائح والداعی

قد اشعر فما التحیر بعد هذا الا من الغنی توفی رحمه الله فی سنة
اربعین و مائتین و قبر وی ببلخ مشهور یزار و یتبرک به یحیی بن معاذ
الرازی روح الله روحه از طبقهٔ اولی است کنیت وی ابوزکریاست و لقب او
واعظ یوسف بن الحسین الرازی گفت بصد و بیست شهر رسیدم بدیدار علما و حکما
و مشایخ هیچ مجلس ندیدم نافع‌تر و بهتر از سخن یحیی معاذ رازی و وی گفته انکسار العاصین
احب الی من صولة المطیعین شیخ الاسلام گفت وقت بود که مرد را در
طاعتی افکند و از آنجا بیرون آرد و بیفتی در غرور افکند و معجب شود و وقت بود که در شغلی
افکند یا در معصیتی و ویرا از آنجا بیرون آورد و در آن غفلت و ویرا بخود مشغول کند و نظاره
[illegible] از نادانی وار [illegible] ویرا [illegible] بهر چه کند و خواهد تواند و ویرا رسد و ایمن
[illegible] غرور و مکر است که حکم او در آن نادانی و عاقبت خود در آن نشناسد باید
که [illegible] باشی که الله تعالی گلهٔ کند از قومی که دلیر وار در معصیت وی میروند و میگویند
[illegible] لنا [illegible] ما را بیامرزند و هیچ چیز در گناه بتر از حقیر داشتن آن نیست
[illegible] آن منگر در آن نگر که با که [illegible] و یحیی معاذ را گفتند قومی که
[illegible] بجایی رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفت بگوی رسیده اید اما بدوزخ
رسیده اند و وی گفته صدق المحبة العمل بطاعته
[illegible] و هم وی گفته که زاهدان غربای دنیا اند و عارفان غربای
آخرت و هم وی گفته که حق سبحانه و تعالی قومی را دوست داشته دل

[illegible]

ایشان را در خود بست کسی که کسی را دوست دارد دل وی را در خود بسته دوست دارد و هم
وی گفته که هر که از دوست جز دوست دید وی دوست ندید و هم وی گفته که اهل
معرفت وحشی الله اند در زمین با انس موانست نکنند و هم وی گفته که حقیقت محبت
آنست که به بر نیفزاید و بجفا نکاهد قال اهل التاریخ خرج یحیی بن
معاذ الی بلخ و اقام بها مدة ثم رجع الی نیسابور و مات
بها سنة ثمان و خمسین و مائتین خلف بن علی رحمه الله تعالی
وی از بصره بود و با یحیی معاذ صحبت داشته بود وی گفته که وقتی در مجلس یحیی معاذ
بودم یکی را وجدی پدید آمد گریه از شیخ پرسید که وی را چه بود گفت
سخن خدای بشنید سر وحدانیت در وی کشف شد و نعمت [illegible] خوش [illegible] ابو یزید
بسطامی قدس الله تعالی سره از طبقهٔ اولی است نام وی طیفور بن عیسی [illegible]
[illegible] جد وی گبر بود مسلمان شده از اقران احمد خضرویه بود و ابوحفص و یحیی
معاذ است و شقیق بلخی را دیده بود و وفات او در سنه احدی و ستین و مائتین بوده و در سنه
اربع و ثلاثین نیز گفته اند و اول درست تر است و استاد وی گردی بوده وصیت کرده
که قبر من فرود تر از استاد من نهید حرمت استاد را و وی از اصحاب رای بوده
لیکن وی را ولایتی گشاد که مذهب در آن پدید نیامد شیخ الاسلام گفت که بایزید را بان
در دعاوی سخنان است یکی آنست که [illegible] گفته [illegible] خیمه زدم برابر عرش شیخ الاسلام
گفت این سخن در شریعت کفر است و در حقیقت نه در حقیقت درست می کنی [illegible] یزید
آوردن خویش حقیقت چیست بیرون از خویش حقیقت بنا بود [illegible]
کردن برابر خود گفتن کفر است [illegible] توحید [illegible] گفته [illegible] ابو سعید را با پدر
[illegible] سعدی گفت که اگر عرش بینم کافر باشم جنید [illegible] بود و [illegible]

[illegible]

شطح بود و امر ونهی را بزرگ داشته و کار او صل گرفته لاجرم فرقها وے را پذیرفته اند
ور آگفتند وطن تو کجاست گفت زیر عرش یعنے غایت همت من و منتهائے نظر من
و آرام جان من و سر انجام کار من آنست که الله تعالیٰ گفت موسیٰ را که تو غریبے و من
وطن تو میگویند که چون بایزید نماز میکردی قعقعهٔ استخوان سینهٔ وے بیرون مے آمدے
وی شنید ندے از هیبت حق و تعظیم شریعت بایزید بدر مرگ گفت اِلٰهِیْ مَاذَکَرْتُكَ
اِلَّا عَنْ غَفْلَةٍ وَّمَا خَدَمْتُكَ اِلَّا عَنْ فَتْرَةٍ هرگز یاد نه کردم ترا مگر از
سر غفلت و هرگز ترا نه پرستیدم مگر از سر فترت این بگفت و برفت ابو موسیٰ گوید شاگرد
وے که بایزید گفت الله تعالیٰ را بخواب دیدم گفتم راه تو چونست گفت از خود گذشتی
رسیدے شیخ الاسلام گفت راه بشناخت الله تعالیٰ آسانست راه بیافت
او عزیز است بایزید را قدس الله سره پس از مرگ بخواب دیدند گفتند حال تو چیست
گفت مرا گفتند اے پیر چه آوردی گفتم درویشے که بدرگاه ملک شود وے را نگویند چه
آوردی گویند چه خواهی و گفتند در نیشاپور عجوزه بود عرافیه نام از در ها سوال کردے از
دنیا برفت بخوابش دیدند گفتند حال تو چیست گفت مرا گفتند چه آوردی گفتم آه همه عمر
باین در حوالت می کردند که خدائے تعالیٰ و باوا کنون می گویند که چه آوردے گفت
راست می گوید از و باز شوید **ابو علی سندی قدس الله سره** در شرح سطحیات
شیخ روزبهان بقلی آورده است که وے از استادان بایزید ست بایزید گوید که
من از ابو علی علم فنا در توحید مے آموختم و ابو علی از من الحمد و قل هو الله **ابو حفص
حداد قدس الله روحه** از طبقهٔ اولیٰ ست نام وے عمرو بن سلمه است از دهها ی
نیشاپور است یگانهٔ جهان بود و شیخ ملامتیه و پیر تو عثمان حیری ست و شاه شجاع
کرمانی بوے نسبت درست کند شیخ الاسلام گفت که وے نمونهٔ جهان بود در وقت
خود حق تعالیٰ او را فرا نمود که مرا چنین باید بود و قَالَ الْمُؤَمِّلُ الْجَصَّاصُ

الشِّیْرَازِیُّ رَحِمَهُ اللهُ اَعْطَی الْجُنَیْدَ الْحِکْمَةَ وَاَعْطٰی شَاهَ شُجَاعَ
الْکِرْمَانِیَّ الْوُجُوْدَ وَاَعْطٰی اَبَا حَفْصَ الْاَخْلَاقَ وَاَعْطٰی اَبَا یَزِیْدَ الْبُسْطَامِیْ
الْهَیَمَانَ و ابو حفص رفیق احمد خضرویه و بایزید ست شاگرد عبد الله مهدی ست با وے
صحبت داشته مَاتَ اَبُوْ حَفْصٍ فِیْ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَّسِتِّیْنَ وَمِاْئَتَیْنِ
وَقِیْلَ فِیْ سَنَةِ سَبْعٍ وَّسِتِّیْنَ وَمِاْئَتَیْنِ وَالْاَوَّلُ الْاَکْثَرُ وَفِیْ تَارِیْخِ
الْاِمَامِ عَبْدِ اللهِ الْیَافِعِیِّ اِنَّهٗ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ وَمِاْئَتَیْنِ
و وے گفته که حسن ادب ظاهر عنوان حسن ادب باطن ست مصطفیٰ گوید صلی الله علیه
و آله وسلم لَوْ خَشَعَ قَلْبُهٗ لَخَشَعَ جَوَارِحُهٗ و وقتے بحج میرفت ببغداد رسید جنید
استقبال کرد ابو حفص پیر بود مریدان بر سر وے بپائے ایستاده بودند و آداب
نکو می ورزیدند جنید گفت اصحاب خود را آداب ملوک آموخته گفت نگاهداشتن ادب
ظاهر دوستان حق را عنوان ادب باطن ست مر حق را وَاَنْشَدَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ
لِنَذِیْرِهٖ وَقَلَّ مَنْ ضَمِنَتْ شَیْئًا طَوِیَّتُهٗ اِلَّا فِیْ وَجْهِهٖ مِنْ ذٰلِكَ عُنْوَانُ
و هم وے گفته هر که در هر وقتی افعال و اقوال و احوال خود را بمیزان کتاب و سنت
نسنجد و خواطر خود را متهم ندارد و یرا از جملهٔ مردان نے شماریم و هم وے گفته اَلْفُتُوَّةُ
اَدَاءُ الْاِنْصَافِ وَتَرْكُ مُطَالَبَةِ الْاِنْتِصَافِ **ابو محمد حداد
رحمه الله تعالیٰ** یکے از مریدان ابو حفص بود از کویآن به نیشاپور پیش ابو حفص آمد

ویرا گفت که آهنگری مسکین دید درویشان می ده وازان مخور وبرای خود سوال می کن ومیخور یکچند
چنان می کرد مردم بوی زبان دراز کردند که حرص بنگرید که کار می کند وهم سوال می کند چون
آخر بجای آوردند که حال وی چونست ویرا قبولی پدید آمد ودست احسان بروی بکشادند
ابو حفص گفت چون حال ترا بجای آوردند دیگر سوال مکن که سوال بر تو حرام شد ازان
کار که مسکینی می خوردمی ده وگفته اند که وقتی مریدی بوی آمد ویرا گفت اگر قصد این
طریق داری اول برو حجامی آموز تا نام حجامی بر تو نهند نه ابتدا ترا عارف خوانند آنگاه
اگر خواهی بکن واگر خواهی مکن **ظالم بن محمد رحمه الله تعالی** از بزرگان مشایخ بوده
نام او ابو عبد الله بود ولیکن خود را ظالم نام کرده بود گفتی هرگز از من بندگی حق نیامد پس من
ظالم باشم ووی از اصحاب ابو جعفر حداد بود ووی گفته هر که خواهد که راه بروی گشاده شود این
سه کار را ملازمت باید کرد آرام گرفتن با ذکر حق واز خلق گریختن وکم خوردن **ابو مزاحم
شیرازی رحمه الله** وی بزرگی بوده از مشایخ فارس با جنید وشبلی مناظره کرده بود
چون سخن گفتی در معرفت مشایخ ازو بترسیدندی صاحب همتی سخت بزرگوار بود شیخ
ابو عبد الله خفیف وی را در کتاب اسامی مشایخ فارس ذکر کرده در سنه خمس واربعین وثلثمائه
از دنیا برفته وی بزیارت ابو حفص می آمد ابو حفص واصحاب ویرا چند بد فتوح رسیده بود
گفتند باین خلاها (جاها ۱۲) پاک کنیم ابو حفص گفت این ما کرده ایم هم ما را پاک باید کرد وانچه فتوح
است درویشان را بکار باید برد بآن مشغول بودند که شخصی در رسید وابو حفص را گفت که خود را
بشوی وجامه در پوش که شیخ ابو مزاحم از فارس در رسید گفت اگر این آن ابو مزاحم ست
که من می شناسم می شاید که مرا چنین بیند فی الحال ابو مزاحم در رسید چون آن حال بدید سلام
کرد وجامه از سر بیرون افگند ودر کار ایستاد ابو حسین نوجی صوفی گوید رحمه الله
مَنْ ذَلَّ فِي نَفْسِهِ رَفَعَهُ اللهُ قَدْرَهُ وَمَنْ عَزَّ فِي نَفْسِهِ أَذَلَّهُ اللهُ فِي
أَعْيُنِ عِبَادِهِ ابو بکر دقاق گوید این کلامی ست که پنداری خدای تعالی بر زبان ایشان رفته است
ابو عبد الله محمدی باوردی رحمه الله وی از بزرگان این طائفه است
استاد ابو حفص حداد است ابو حفص پیاده [illegible] وی را شاگردی میکرد

واین عبد الله در ابتدا آهنگر بوده وسبب دست از کار باز داشتن وی آن بود که
روزی آهن در آتش نهاده بود نابینائی بر در دکان او بگذشت این آیه میخواند
الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ عبد الله آن بشنید آن آهن که در دست داشت از
دست وی بیفتاد وبیخود دست با آهن تافته برد وبرداشت شاگرد او آن بدید
بیفتاد وبیهوش گشت شاگرد را گفت چه شدی بنگریست آهن در دست خود دید گفت
چون سر من فاش شد بر تم برخاست وبرفت ودکان را بگذاشت **حمدون قصار
قدس الله روحه** از طبقه اولی ست کنیت ابو صالح است شیخ وامام اهل ملامت
بود در نیشابور طریق ملامت را او نشر کرد اول مسئله که از وی واصحاب وی
بعراق بردند واحوال ایشان گفتند سهل تستری وجنید گفتند اگر روا بودی که بعد از احمد مرسل
صلی الله علیه وسلم پیغمبری بودی از ایشان حمدون قصار بودی عالم بود وفقیه ومذهب
ثوری داشت ودر طریقت او استاد عبد الله منازل ست وهیچکس از شاگردان
وی طریقت وی نگرفت چون ابن منازل صحبت داشته بود وبا سلم بن الحسین
الباروسی وابو تراب نخشبی وعلی نصر آبادی رفیق ابو حفص بود در سنه احد وسبعین
ومائتین برفته از دنیا در نیشابور وقبر وی در حیره است ووی گفته که نفس خویش را
بر نفس فرعون فضل نه نهم اما دل خویش را بر دل فرعون فضل نهم ووی گفته
مَنْ نَظَرَ فِي سِيَرِ السَّلَفِ عَرَفَ تَقْصِيرَهُ وَتَخَلُّفَهُ عَنْ
دَرَجَاتِ الرِّجَالِ وهم وی گفته مَنْ رَأَيْتَ فِيهِ خَصْلَةً مِنَ الْخَيْرِ
فَلَا تُفَارِقْهُ فَإِنَّهُ يُصِيبُكَ مِنْ بَرَكَاتِهِ وقتی حمدون جائی مهمان بود میزبان
بیرون رفته بود ویرا پاره کاغذ در بایست شد اهل بیت میزبان پاره کاغذ بیرون
انداختند حمدون او را واکرد وگفت روا نبود این را بکار بردن که وی

غائب ست و من ندانم که وی زنده هست یا نی شیخ الاسلام گفت که همه سیرت و کار ایشان برین قیاس بود اکنون جماعتی اباحت و تهاون شرع و زندقه و بی ادبی و بی حرمتی پیش گرفته اند که ملامت ست ملامت نه آن بود که کسی به بی حرمتی شرع کاری کند تا او را ملامت کنند ملامت آن بود که در کار حق سبحانه از خلق باک ندارد **ابو الحسین بارُوسی قدس الله سره** نام او اسلم بن الحسین البارُوسی ست و کنیت او ابو عمران شیخ ابو عبد الرحمن سلمی وی را در تاریخ صوفیه ذکر کرده است و گفته وی از قدماء مشایخ صوفیهٔ نیشاپور ست از استادان حمدون قصار و مستجاب الدعوة بود وی گفته
لَا يَظْهَرُ عَلَى أَحَدٍ شَيْءٌ مِنْ نُورِ الْإِيمَانِ إِلَّا بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَمُجَانَبَةِ الْبِدْعَةِ وَكُلُّ مَوْضِعٍ تَرَى فِيهِ اجْتِهَادًا ظَاهِرًا بِلَا نُورٍ فَاعْلَمْ أَنَّ ثَمَّةَ بِدْعَةً خَفِيَّةً ابو عبد الله کرام وی را گفت چه گویی در اصحاب من گفت اگر عشقی که در باطن ایشان ست در ظاهر ایشان بودی و زهدی که بر ظاهر ایشانست در باطن ایشان بودی مردان بودندی نماز بسیار می بینم و روزه فراوان اما از نور ایمان هیچ چیز نیست در ایشان و گفت از تاریکی باطن ست تاریکی ظاهر
منصور بن عمار قدس الله سره از طبقهٔ اولی است کنیت وی ابو السری ست از اهل مرو بوده و گفته اند از اهل باورد و گفته اند از اهل پوشنگ و بصره بوده و وی از حکماء مشایخ ست و سخنان نیکو دارد در معاملات پس از مرگ وی را بخواب دیدند گفتند حال تو چیست گفت مرا بنواختند و در آسمان هفتم منبر نهادند و مرا گفت برو آنجا از من بگفتی اینجا با من بگوی و با دوستان و فرشتگان من بگوی وقتی تائبی بر دست وی توبه کرده بود و توبه شکسته و از راه برگشته گفت هیچ سبب

ندانم جز آنکه همراهان اندک دیدی ملول شدی و وحشت یافتی **ابو عبد الله احمد بن عاصم الانطاکی رحمه الله** از طبقهٔ اولی ست کنیت وی ابو علی ست و گفته اند ابو عبد الله و این درست تر ست از اقران بشر حافی و سری سقطی و حارث محاسبی ست و گفته اند که فضیل عیاض را دیده بود از استادان احمد ابی الحواری ست وی گفته امام هر عمل علم ست و امام هر علم عنایت و هم وی گفته که الله تعالی می گوید إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَنَحْنُ نَسْتَزِيدُ مِنَ الْفِتْنَةِ ما آن فتنه زیادت میخواهیم و هم وی گفته وَافَقْنَا الصَّالِحِينَ فِي أَعْمَالِ الْجَوَارِحِ وَخَالَفْنَاهُمْ فِي الْهِمَمِ و هم وی گفته الصَّبْرُ مِنْ أَقَلِّ الْيَقِينِ وی را از اخلاص پرسیدند گفت وقتی که عمل صالح به کنی و نخواهی که ترا بآن یاد کنند و از برای آن ترا بزرگ دارند و ثواب نیز از غیر حق سبحانه و تعالی نطلبی آن اخلاص ست و هم وی گفته اِعْمَلْ عَلَى أَنْ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَا فِي السَّمَاءِ أَحَدٌ غَيْرُهُ **محمد بن منصور الطوسی قدس الله سره** وی به بغداد بوده صوفی ست و محدث استاد عثمان بن سعید الدارمی ست و استاد ابو العباس مسروق و ابو جعفر حداد و همین و ابو سعید خراز گفته که در ابتداء ارادت بسیار شغف تمام داشتم روزی محمد بن منصور گفت ای فرزند مقام ارادت خود را لازم گیر تا به تو در انجا در همه کشاده گردد و هم وی گفته که محمد بن المنصور الطوسی گفت که در بدایت بودم شخصی طواف می کرد و می زارید و میگفت خداوندا آن گم شدهٔ من با من بازده گفتم آن گم شدهٔ تو چیست گفت زندگانی داشتم با او بس خوش وقتی در بادیه تشنه مانده بودم بیگانه گفتم تا بتا الله ها دیه اکنون آب از کجا آرم هلاک شوم در ساعت میغ بر آمد و باران عظیم در ایستاد چنانکه گفتم هم اکنون غرقه گردم و هلاک شوم چون با خود آمدم اکنون نکوئی زندگانی منغص شده بود شیخ الاسلام گفت

که او را عقوبت کرد که مرا چرا نه شناختی که در قدرت من تابستان و زمستان یکی بود هم بوسعید
خراز گفته که از محمد منصور پرسیدند از حقیقت فقر گفت اَلسُّکُونُ عِنْدَ کُلِّ عَدَمٍ وَ
الْبَذْلُ عِنْدَ کُلِّ وُجُودٍ هم وی گفت یَحْتَاجُ الْمُسَافِرُ فِی سَفَرِهٖ اِلَی اَرْبَعَةِ
اَشْیَاءَ عِلْمٍ یُسُوسُهُ وَذِکْرٍ یُؤْنِسُهُ وَوَرَعٍ یَحْجُزُهُ وَیَقِینٍ
یَحْمِلُهُ شیخ الاسلام گفت همه عمر ازین چهار چیز بسر نشود که تو همیشه در سفری و روی فرا
منزل داری هر که ازین چهار خالی ست ضائع است علمی که ترا نگه بود که وی را راست دارد و
کند و ذکری که مونس وی بود که در تنهائی وحشت نگیرد و ورعی که باز دارنده وی بود تا هر
ناشایست ننگرد و یقینی که مرکب وی بود تا باز پس نماند و هر چه باشد در زندگانی باشد
بی کراهیت و هم محمد بن منصور وقتی سخن می گفت با جمعی و همانا که سخن بذکر ملامت و ملامتی
انجامیده بود یکی گفت سخن ملامتی نه سخن ماست ابن نعیم وی جواب داد که عِنْدَ ذِکْرِ
الصَّالِحِینَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ رساعت باران در ایستاد ابی الخیر شیخ علی عکی رحمه الله
وی هم ازین طائفه بوده است در مکه مجاور بوده گفته مَنْ رَضِیَ مِنَ الدُّنْیَا
بِالدُّنْیَا فَهُوَ مَلْعُونٌ وَمَنْ رَضِیَ مِنَ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ فَهُوَ مَفْتُونٌ وَمَنْ
رَضِیَ مِنَ الزُّهْدِ بِالثَّنَاءِ فَهُوَ مَحْجُوبٌ وَمَنْ رَضِیَ مِنَ الْحَقِّ بِشَیْءٍ مَا دُونَ
الْحَقِّ کَائِنًا مَا کَانَ فَهُوَ طَاغٍ شیخ الاسلام گفت تو دانی که دنیا کدام ست: مَا دَنَا
مِنْ قَلْبِکَ فَاَلْهَاکَ هر چه بدل تو رسد که دل ترا از وی باز پوشد دنیای تست
و هر چیز که ترا از وی مشغول کند فتنه تست و آنکه از علم بعلم راضی ست مفتون ست علم سیرت
راست و آگاهی کار گزار علمی که ترا سیرت نه دهد و آگاهی که با آن کار کرد نبود فتنه تست
در مناجات الهی مارا بر آگاهی فرو مگذار که آگاهی همه شغل ست و دانش به پندار که دانش

همه در دست و تابنده با خود ست چوب خشک و آهن سرد ست هر که از زهد بثنا و نیکنامی
راضی ست محجوب ست و نیم درم در کنف صوفی کنز ست حاتم بن عنوان الاصم قدس الله
سره از طبقه اولی ست کنیت او ابو عبدالرحمن ست از قدماء مشائخ خراسان ست از اهل
بلخ با شقیق صحبت داشته و استاد احمد خضرویه ست مات ابو اشجر بنواحی بلخ سنه سبع
و ثلاثین و مائتین و گفته اند که وی اصم نبود ضعیفه با وی سخن می گفت در اثنای سخن گفتن بادی
از وی جدا شد از دفع خجالت وی ویرا گفت آواز بلند ترکن ها وے چنان فرا نمود که
گوش وی گراست و آنرا نشنید آن ضعیفه شادمان شد و آن لقب بروی بماند وی گفت
هر که برین طریق در می آید می باید که چهار موت را بر خود گیرد موت ابیض و آن گرسنگی ست
و موت اسود و آن صبر کردن ست بر اذای مردم و موت احمر و آن مخالفت نفس ست
و موت اخضر و آن پاره بر هم دوختن ست پوشش را و هم وی گفته هر بامداد شیطان می گوید که
چه خواهی خورد می گویم مرگ می گوید چه خواهی پوشید می گویم کفن می گوید که
کجا خواهی بود می گویم در گور شخصی از وی پرسید چه آرزو داری گفت عافیت روز
تا شب آن شخص گفت آن عافیت نیست که در همه روزها داری گفت عافیت روز من
آنست که در وی عاصی نشوم خدای را سپاهی شخصی از وی طلب وعظ کرد گفت اِنْ اَرَدْتَ
اَنْ تَعْصِیَ مَوْلَاکَ فَاعْصِهِ فِی مَوْضِعٍ لَا یَرَاکَ بزرگی [illegible] قبول
کرده گفتند چرا قبول کردی گفت در گرفتن آن ذل خود دیدم و عز وی و اگر نگرفتمی آن عز
خود دیدم و ذل وی عز وی را بر عز خود اختیار کردم و ذل خود را بر ذل وی از وی پرسیدند
که از کجا می خوری گفت وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِینَ
لَا یَفْقَهُونَ احمد بن الحواری قدس سره از طبقه اولی ست [illegible]
دمشق ست صحبت داشته با ابو سلیمان دارانی و ابو عبدالله نباجی و غیر ایشان از مشائخ [illegible]
برادری بود محمد بن ابی الحواری که در زهد و ورع با وی برابری می کرد و پسر وی عبدالله [illegible]

احمد بن ابی الحواری از نشابور بود و پدر وی ابی الحواری که نام وی میمون بود از متورعان و عارفان بود و خاندان ایشان خاندان زهد و ورع بود مات رحمه الله سنة ثلاثین و مأتین وَكَانَ الْجُنَيْدُ يَقُوْلُ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ رَيْحَانَةُ الشَّامِ وی گفته که دنیا مزبله و مجمع سگانست و کمتر از سگ آنکس ست که از وی دور نمی شود زیرا که سگ حاجت خود ازان می گیرد و می رود و دوستدار وی از وی هیچ حالی جدا نمی شود گویند که وی را با ابوسلیمان دارانی عهدے بود که هرگز مخالفت فرمان او نکند روزے ابوسلیمان در مجلس سخن مے گفت احمد آمد و گفت تنور تافته شد چه مے فرمائے ابوسلیمان جواب نداد دو سه بار مکرر کرد ابوسلیمان را دل تنگ آمد گفت برو و در آنجا نشین ابوسلیمان ساعتے مشغول شد بعد ازان یاد آمد که احمد را چه گفت گفت احمد را بجوئید که در تنور خواهد بود چون باز جستند وی را در تنور یافتند یک موے از و نسوخته و هم وی گفته که محمد بن السماک بیمار بود قاروره وی را گرفتم که به طبیبی برم نصرانی در راه مردے خوبروی و خوشبوی و پاکیزه جامه پیش آمد گفت کجا میروید گفتیم بفلان طبیب تا قاروره ابن سماک بوی بنمائیم گفت سبحان الله در معالجه دوست خدا بر دشمن خدا معاونت می جوئید این قاروره بر زمین زنید و ابن سماک را بگوئید که دست خود را بر موضع وجع نهد و بگوید وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ پس غائب شد چنانکه وی را ندیدم پس بسوے ابن سماک بازگشتیم و قصه بوے بگفتیم دست خود را بر موضع وجع بنهاد و آنچه آن مرد گفته بود بگفت در حال نیک شد و گفت آن مرد خضر بود علیه السلام عبد الله بن خبیق بن سابق الانطاکی رحمه الله تعالی از طبقه اولی ست کنیت وی ابومحمد وَهُوَ مِنْ زُهَّادِ الصُّوْفِيَّةِ وَالْاٰكِلِيْنَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْوَرِعِيْنَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اصل وی از کوفه بود اما مقیم انطاکیه شده بود و طریقت وی در تصوف طریقت سفیان ثوری بود زیرا که با اصحاب سفیان صحبت داشته بود و فتح بن

[illegible]

شخرف گوید که اول بار که عبد الله بن خبیق را دیدم گفت ای خراسانی چهار چیزست که غیر ازان نیست چشم و زبان و دل و هوا چشم خود را نگاه دار که بانچه خدائے تعالی نپسندد ننگرد و زبان خود را نگاه دار که چیزی نگوید که خدائے تعالی از دل تو خلاف آن داند و دل خود نگاه دار که در وے غل و حقد هیچ مسلمانی نباشد و هوائے خود نگاه دار که هیچ ناشایستی مائل نشود و تا وقتیکه این خصلتها در تو نباشد خاکستر بر سر خود کن که بدبخت شدی وی گفت که چنین بما رسیده که حبرے از احبار بنی اسرائیل میگفت یا رب کَمْ اَعْصِيْكَ لَا تُعَاقِبُنِيْ فَاُوْحِيَ اِلٰى نَبِيٍّ مِّنْ اَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قُلْ لَّهٗ كَمْ اُعَاقِبُكَ وَاَنْتَ لَا تَدْرِيْ اَلَمْ اَسْلُبْكَ حَلَاوَةَ مُنَاجَاتِيْ سهل بن عبد الله التستری قدس الله تعالی سره از طبقه ثانیه است کنیت او ابومحمد ست از کبراء این قوم و علماء این طائفه است امام ربانی که اقتدار اشارت و احوال قوی بوده اما در سخن ضعیف ست شاگرد ذوالنون مصری ست و صحبت داشته با خال خود محمد بن سوار از اقران جنید ست و پیش از جنید برفته از دنیا در محرم سنة ثلاث و ثمانین و مائتین و کان عمره ثمانین سنة سهل گوید که سه ساله بودم که شب زنده می داشتم و در نماز کردن خال خود محمد بن سوار نگریستم مرا میگفت برو ای سهل و خواب کن که دل مرا مشغول میداری و روزی مرا گفت هیچ یاد نمی کنی آفریدگار خود را گفتم چگونه یاد کنم گفت هر شب در جامه خواب خود سه بار بگوی در دل خود بے آنکه زبان نه جنبد که اَللّٰهُ مَعِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ چند شب آنرا گفتم وی را آگاه کردم بعد ازان گفت هر شب هفت بار بگوی چند شب آنرا گفتم و وی را آگاه گردانیدم بعد ازان گفت هر شب یازده بار بگوے چندگاه آنرا گفتم و در دل خود ازان حلاوتے یافتم چون سالے بران گذشت گفت یاد دار آنچه ترا آموختم و بران مداومت نمائے تا بقبر در آئے که آن ترا سود خواهد داشت در دنیا و آخرت بعد از چندگاه دیگر مرا گفت

[illegible]

مَنْ كَانَ اللّٰهُ مَعَهُ وَهُوَ نَاظِرُهُ وَشَاهِدُهُ يَعْصِيهِ إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ

از سهل پرسیدند که نشان بدبختی چیست گفت آنست که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بیکار کنی و دیدار و صحبت دهد با نیکان و ترا قبول ندهد از عتبهٔ غسال پرسیدند که نشان نیکبختی و بدبختی چیست گفت نشان نیکبختی آنست که ترا فراخدمت کند و ترا حاضر کند و نشان بدبختی آنست که فراخدمت کند و حاضر نه کند و هم عتبهٔ غسال گفته که بدبختی بدوست نرسید نست بشناخت نه بدوزخ رسیدن و نیکبختی بدوست پیوستن بشناخت نه بهشت رسیدن شیخ الاسلام گفت هیچ نشان نیست بدبختی را روشن تر از روز تیری ها که نه در زیادتی و نقصان ست سهل گفته است أَوَّلُ هٰذَا الْأَمْرِ عِلْمُهُ لَا يُدْرِكُهُ وَآخِرُهُ عِلْمُهُ لَا يَنْفَدُ وهم وے گفته مَا دُمْتَ تَخَافُ الْفَقْرَ فَأَنْتَ مُنَافِقٌ وهم وی گفته درویشی که از دل وی شیرینی چیزی از دست مردم فراستدن نیفتد از وی هرگز فلاح ناید وهم وے گفته فی تفسیر قوله تعالی وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا یعنی لِسَانًا يَنْطِقُ عَنْكَ لَا يَنْطِقُ عَنْ غَيْرِكَ وهم وے گفته در تفسیر این آیه که إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ عدل آن بود که انصاف رفیق از لقمه نعمت بدهی و احسان آنکه اورا بلقمه از خود اولی تر دانی وهم وی گفته هر که بامداد کند همت وی آن باشد که چه خورد دست از وی بشوے وهم وے گفته که شیطان از خفته گرسنه بگریزد وهم وے گفته طوبی کسی را که دوستان وی را می جوید اگر دوستان وی را یافت ور یافت اگر در طلب

[illegible]

مرد شفیع یافت از وے پرسیدند که از مسلمانان به کافری نزدیک تر گفت تهی سبب صبر وے سالها بواسیر داشت و بیماران بدعای وے نیک می شدند شیخ الاسلام گفت وانی چنین بود زیرا که او خلق را شفیع بود و از برای خود با خصومت نبود ابو نصر ترشیزی مرا گفت که آن بواسیر سهل از چه بود که دیرا چندان ولایت بود من گفتم که سهل والایت را علت یافته بود از آن دعا نکرد تا از وے نشود گویند که در میان مریدان وے جوانے بود امرد از شیخ سهل درخواست محاسن کرد گفت دست فروگیر تا چند میخواهی جوان دست فراگرفت محاسن نیکو بدستش درآمد عباس بن حمزه نیشاپوری قدس الله روحه کنیت

او ابوالفضل ست مرشدے بزرگ بود از متقدمان با ذوالنون و بایزید و غیرهما صحبت داشته در ماه ربیع الاول سنه ثمان و ثمانین و مائتین برفته از دنیا پیشتر از جنید جدا ابوبکر حفید است ابوبکر حفید گوید که وے گفت که ذوالنون گفت لَوْ عَلِمُوا مَا طَلَبُوا هَانَ عَلَيْهِمْ مَا بَذَلُوا وهم وے گفته که ذوالنون گفت كَيْفَ لَا أُبَكِّرُ بِالسُّرُورِ وَقَدْ كُنْتُ أَخْطُرُ بِبَالِكَ حِينَ رَزَقْتَنِي الْإِسْلَامَ و در روایتی دیگر چنین آمده جَعَلْتَنِي مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ من چون شاد نباشم که در علم تو بگذشتم آن وقت که مرا از اهل توحید کردی عباس ابن یوسف الشکلی رحمه الله تعالی کنیت او نیز ابوالفضل ست از مشایخ قدیم بغداد ست وے گفته هر که بخدمت حق سبحانه مشغول ست از ایمان وے نباید پرسید شیخ الاسلام گفت هر که امروز از وے مشغول است یعنی بخورد و خلق فردا از وے مشغول باشد یعنی محجوب باشد از دولت شاید و او قومی اند که مشغول اند با وے و در راه همه خلق و قومے اند که مشغول اند بوی شعر
أَشْغَلْتَ قَلْبِي عَنِ الدُّنْيَا وَلَذَّتِهَا فَأَنْتَ وَالْقَلْبُ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ مُفْتَرِقٍ بَيْنَهُمَا

[illegible]

تَتَابَعَتِ الْاَجْفَانُ عَنْ سِنَةٍ اِلَّا وَجَدْتُکَ بَیْنَ الْجَفْنِ وَالْحَدَقِ عباس بن
احمد الشاعر الازدی رحمه الله کنیت وی ابو الفضل ست یگانهٔ مشائخ شام بوده در
خود زبان نیکو داشت و فتوت ظاهر شاگرد ابو المظفر کرمانشاهی ست شیخ الاسلام گفت که
من یک تن دیده ام که وی را دیده شیخ ابو القاسم بوسلمهٔ باوردی و خانهٔ عباس برمله شام بود شیخ
ابو سعید مالینی حافظ گوید که بر بالین شیخ بودم و او محتضر بود گفتم چونی و حال تو چیست گفت
متحیرم ندانم که چون کنم اگر اختیار کنم که بروم ترسم که دلیری بود و گستاخی و دعوی داری و اگر
اینجا بودن اختیار کنم ترسم که در آرند و مقصر باشم در کراهیت دیدار او منتظرم تا خود چه گوید و چه کنند
و شیخ ابو سعید گوید که بیرون آمدم که در وقت برفت. وَلَوْ قُلْتَ اَمُتْ مُتُّ سَمْعًا وَطَاعَةً
وَقُلْتُ لِدَاعِی الْمَوْتِ اَهْلًا وَمَرْحَبًا شیخ الاسلام گفت مالک دینار محتضر بود گفت الهی دانی
که زندگانی نه برای جوی کندن میخواهم و آن آن وقت بود که در بصره جوها می کندند پس گفت
اگر بگذاری برای تو زیم و اگر بمیری بتو آیم و در وقت برفت اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ شیخ الاسلام گفت این قوم یعنی دوستان وی برای او زیند و با او زیند و برای
او میرند و با او خیزند همه خلق برای آن زیند و با او زیند و برای او میرند و با او خیزند همه خلق برای
آن زیند تا خورند و برای خود زیند و دوستان وی برای آن خورند تا زیند و برای او زیند و
با او زیند ابو حمزه خراسانی قدس الله سره از طبقهٔ ثالثه است گفته اند اصل وی
از نشابور بوده با مشائخ عراق صحبت داشته و سفر کرده و از اقران جنید بوده و با ابو تراب نخشبی
صحبت داشته و سفر کرده و با ابو سعید خراز رفیق بوده و وی از جوانمردان مشائخ ست و در سنه تسعین
و مائتین برفته از دنیا پیش از جنید و نوری و پس از خراز و ابو حمزهٔ بغدادی وقتی در مسجدی بایستاد به خواست
کسی وی را قبی بوی ساخت بقیمت فراوان آنرا فرو درید و بر پای بجهید وی را گفتند این چه بدکرداری
جامهٔ نفیس مرسیک [12]
باین چندین بایستاده توانستی خرید جواب داد که لَا اَخُوْنُ فِی الْمَذْهَبِ گفت من در مذهب
خیانت نکنم و صاحب کشف المحجوب گفته که من دیدم درویشی را از متاخران که سلطان وی را
سی صد مثقال زر فرستاد که بگرمابه صرف کن وی بگرمابه شد و آن جمله را بگرمابه بان داد و برفت
شیخ الاسلام گفت اَلتَّصَوُّفُ وَالتَّصَرُّفُ لَا یَکُوْنَانِ تصوف و تصرف بهم نبود و دنیا

دریغ داشتن و آنرا قیمت نهادن مرد را از تصوف بیرون برد چون موی از خمیر صوفیان دنیا را قیمت
ننهند و اندوه بران نخورند اگر همه دنیا لقمه سازی و در دهان درویشی نهی اسراف نباشد اسراف
آن باشد که نه برضای سبحانه صرف کنی حق تعالی از دست تو چندان ترک دنیا نخواهد که از دل تو ترک
دوستی دنیا خواست الدُّنْیَا مَدَرَةٌ لَکَ مِنْهَا غَبَرَةٌ دنیا همه کلوخی ست و نصیب
تو از آن کلوخ گردی شبلی می گوید کسی که در دنیا زاهد شد باز نمود حضرت حق را که آن را قیمت
داشت اگر دنیا را پیش حضرت حق هیچ قیمت بودے بدشمنان خود ندادی ابو حمزه در وجد
حال شغل نداشت گویند که چون آواز باد بشنیدی وجدش رسیدی وقتی در خانهٔ حارث محاسبی
آواز گوسپندی شنید و وجدش رسید گفت عز الله جل جلاله حارث گفت این چه حالست اگر
بیان کنی فبها و نعم و اگر نه ترا بکشتم گفت ای بیچاره برو و خاکستر و نخاله باهم بیامیز و چندین
سال باید تا ترا این مسئله روشن شود ابو حمزهٔ بغدادی قدس الله سره از طبقهٔ ثالثه
است نام وی محمد ابراهیم است و گویند از فرزندان عیسی بن ابان بوده و از اقران سری سقطی
است و با وی و با بشر حافی صحبت داشته و در سفر رفیق ابو تراب نخشبی بوده ابو بکر کتانی و غیر مشائخ
و غیره ما از وی حدیث روایت کنند و در سنه تسع و ثمانین و مائتین برفته از دنیا پیش از جنید
و ابو حمزه خراسانی و پس از ابو سعید خراز وی گفته لَوْلَا الْغَفْلَةُ لَمَاتَ الصِّدِّیْقُوْنَ مِنْ رَوْحِ
ذِکْرِ اللّٰهِ شیخ الاسلام گفت که از یاد تو اندیشم و از علم خود بگریزم بر اسپر که در بر هم
در غفلت آویزم و گفت وقت بود که کسی را در منزل غفلت یک ساعت مشغول دارند از یادی
که برسون بود تا اندکی برآسایم طمع دارم که از همه حیرتها آزادی یابم و شیخ ابو عبد الله خفیف گفته
پیرا عبد الرحیم اصطخری با سگبانان بدشت می رود گفت تا از آن بار وجود با سبقت [illegible]

شیخ الاسلام گفت لذت و خوشی در طلب است در یافت خوشی نیست در یافت صدمتست که ترا فرو می شکند شیخ الاسلام ؎ وجدی انکم فوق السرور :: وفقدکم فوق الحزن :: ابو حمزه گوید که الله تعالی می گوید اعرض عن الجاهلین و نفس جاهلترین جاهلان ست سزاوارترست بآنکه ازوی اعراض کنی وقتی ابو حمزه در بغداد از قرب الله چیزی می اندیشید از خود غائب گشت همچنان در رفتن ایستاد چون باخویشتن آمد خود را در میان بادیه دید در زیر میلی شیخ الاسلام گفت این زیادتست از آنکه شیخ علی سقا در بادیه از قرب الله تعالی چیزے می اندیشید از خود غائب گشت چون باخود آمد سیزده روز گذشته بود ویرا گفتند از چه بجای آوردے که چندین روز بگذشت که کسی نبود که ترا بگوید گفت پیش از آنکه غائب گشتم از ماه سیزده روز مانده بود چون باخویش آمدم ماه نو دیدم دانستم که چند روز گذشته و ابو حمزه گفته حب الفقراء شدید ولا یصبر علیه الا صدیق وقتی بطرسوس رفت ویرا آنجا قبولی عظیم پدید آمد و مردمان روے بوی آوردند ناگاه ازوے در حال سکر سخنی صادر شد که مردم فهم آن نکردند بروے بجلول و زندقه گواهے دادند و از طرسوس بیرون کردند و چهارپایهٔ ویرا غارت کردند و فریاد می کردند که این چارپایان زندیق است چون از طرسوس برفت این بیت را بخواند ؎ لک فی قلبی المکان المصون :: کل عتب علیّ فیک یهون :: و ابو حمزه گفته است حب الفقراء شدید ولا یصبر علیه الا صدیق

حمزة بن عبد الله العلوی الحسینی قدس الله سره کنیت او ابو القاسم ست سافر فی البادیة علی التوکل سنین یقال له لم یضع جنبه علی الارض سنین فی الحضر وکان لا یحمل معه فی اسفاره رکوة ولا یفتر فی الذکر حمزهٔ علوی شاگرد ابو الخیر تیناتی است وی شکم گرسنه در بادیه بسر بردے گفتے

شکم سیر از معلوم ست وی گفته که صوفی را در بادیه آن نگاه باید داشت که حضر که صوفی در سفر در حضر ست یکی از علویان فرا شیخ الاسلام گفت که پدر من مرا مدت پنج سال هر روز پیش ابو زید که پیری بود از صوفیان مردمیفرستاد از وی یک فائده دارم که روزے گفت تا ازین علوی گری خویش یعنی از تجبر و ترفع کسب بکلی بیرون نیائی ازین کار یعنی تصوف بوے نیابی شیخ الاسلام گفت چنانست که او گفت آنکه با او گوید با او نیاز صوفی او ست و اگر از نسبت چیزی نیابد پس گفت هزار و دویست امام شناسم ازین طائفه یکے و نیم علوی شناسم یکے ابراهیم سعد علوی صاحب کرامات و دیگر حمزهٔ علوی **ابو سعید خراز قدس الله تعالی سره** از طبقهٔ ثانیه است نام وی احمد بن عیسی است و لقب وی خراز و گفته اند که وے روزی خرز موزه می کرد و باز می کشاد گفتند این چیست گفت نفس خود را مشغول میکنم پیش از آنکه مرا مشغول کند و وے بغدادی الاصل ست و در صحبت صوفیان بصر شده و در مکه مجاور بوده از ائمهٔ قوم و اجلهٔ مشائخ است یگانه و بے نظیر شاگرد محمد بن منصور طوسی ست و با ذو النون مصری و ابو عبید بسری و سری سقطی و بشر حافی و غیر ایشان صحبت داشته و گفته اند وے پیشین کسی ست که در علم فنا و بقا سخن گفت شیخ الاسلام گفت که وے خویشتن را بشاگردے جنید فرا می نمود اما بار جدا اے جنید بود از یاران و اقران ویست و لیکن وے پیش از وے برفته از دنیا در سنه ست و ثمانین ومائتین وقیل فی التی قبلها وقیل فی التی بعدها کذا فی تاریخ الامام عبد الله الیافعی رحمه الله جنید گفته لو طالبنا الله تعالی بحقیقة ما علیه ابو سعید الخراز لهلکنا و سئل عن راوی هذه الحکایة عن الجنید ایش کان حاله قال اقام کذا و کذا سنة یخرز ما فاته الحق بین الخرزتین خراز گوید که در اوائل حال

اراده ست محافظت سر و وقت خود می کردم روزی بر بیابانی در آمدم و میرفتم از قفای
من آواز چیزی بر آمد دل خود را از التفات بآن و چشم خود را از نظر بآن نگاه داشتم بسوی
من می آمد تا بمن نزدیک شد دیدم که دو سبع عظیم بدوشهای من بالا آمدند من بایشان نظر
نکردم نه در وقت بر آمدن و نه وقت فرود آمدن شیخ الاسلام گفت آنکه میگویند که بایزید
سید العارفین ست سید عارفین حق ست سبحانه و اگر از آدمیان میگوئی محمد عربی
صلی الله علیه وسلم و اگر ازین طائفه ابو سعید خراز مرتعش گوید که همه خلق وبال اند
بر خراز چون در چیزی از حقائق سخن گوید شیخ الاسلام گفته که از مشائخ هیچکس همه از وی
قتناسم در علم توحید همه بروی وبال اند هم واسطی و هم فارس عیسی بغدادی و غیر ایشان و هم
وی گفته که دینی از خراز بر بود و نیز بسر می آمد و هم وی گفته که نزدیک ست که خراز پیغمبر بودی
از بزرگی خویش نام این کار او ست و هم وی گفته که در ابو سعید خراز زیرکی ایستگی
می بایست که کسی با وی تو اندر رفت و در واسطی زیرکی رحمت دوستی بایست و در جنید
زیرکی تیزی در می بایست که وی علمی بود و هم وی گفته که خراز غایت است که فوق او
کس نیست و هم وی گفته که خراز گوید اول این کار قبول ست که روی فرا مرد کند و آخر یافت
و هم شیخ الاسلام گفته توحید وی یافت آنست که او جای بگیرد و دیگران را سبیل کند کسی گفت
که اهل غیب با من گفتند که شناخت و یافت نه آموختنی ست و نه توختنی و هم وی گفته
روزگاری او را می جستم خود را می یافتم اکنون خود را می جویم او را می یابم چون بیابانی بر بحر
چون بر بحر بیابانی کدام پیش بود او داند چون او پیدا شود تو نباشی چون تو نباشی او
پیدا شود کدام پیش بود او داند بایزید گوید با دنه پیوستم تا از خود نگسستم و از خود نگسستم
با دنه پیوستم کدام پیش بود او داند شیخ ابو علی سیاه گوید ما وراء النهریان می گویند که

تا نرهی نیابی و عراقیان می گویند که تا نیابی نرهی هر دو یکی ست خواه سبوی بر سنگ خواه سنگ
بر سبوی لیکن من با عراقیانم که سبق از و نیکوتر ست ابو سعید خراز گوید مَنْ ظَنَّ اَنَّهٗ بِبَذْلِ
الْمَجْهُوْدِ يَصِلُ فَمُتَعَنٍّ وَمَنْ ظَنَّ اَنَّهٗ بِغَيْرِ بَذْلِ الْمَجْهُوْدِ يَصِلُ فَمُتَمَنٍّ شیخ الاسلام
گفت که وی را بطلب نیابند اما طالب باید که تا یابد و ترک طلب نکند و هم خراز گوید رِيَاءُ
الْعَارِفِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اِخْلَاصِ الْمُرِيْدِيْنَ و هم وی گوید تدارک کردن وقت ماضی
ضائع کردن وقت باقی ست و هم گوید هرگز هیچ نعمت از وی شاد نبوده ام و هم وی گوید
روزی در مسجد حرام نشسته بودم شخصی از آسمان فرود آمد پرسید که صدق و علامت دوستی
چیست گفتم وفاداری گفت صدقت و رفت بر آسمان وقتی خراز در عرفات بود همه
دعا میکردند و زاری میکردند گفت مرا آرزو آمد که من هم دعائی کنم باز گفتم چه دعا کنم یعنی هیچ چیز
نمانده که با من نکرده باز قصد کردم که دعا کنم هاتفی آواز داد که پس از وجود حق دعا میکنی یعنی
پس از یافت با الله چیزی خواهی ابو بکر کتانی با ابو سعید خراز نامه نوشت که تا از جانب
برفتی در میان صوفیان عداوت و نقار پدید آمد و الفت برخاست وی جواب نوشت که آن
رشک حق ست بر ایشان تا با یکدیگر موانست نگیرند ابو الحسن مزین گوید که بدر جستن میان
صوفیان نقار نبود و آن روز را خیر ندارند شیخ الاسلام گفت نقار نه جنگ گری را گویند
نقار آنست که با یکدیگر گویند که کن و مکن یعنی آنچه موافق طریقت ایشان باشد کنند و آنچه
موافق آن نباشد نکنند تا از عهده حق صحبت بیرون آمده باشند و من اشعاره المنسوبة
الی الخراز شعر اَلْوَجْدُ يُطْرِبُ مَنْ فِي الْوَجْدِ رَاحَتُهٗ ۞ وَالْوَجْدُ عِنْدَ
وُجُوْدِ الْحَقِّ مَفْقُوْدُ ۞ قَدْ كَانَ يُطْرِبُنِيْ وَجْدِيْ فَاَذْهَلَنِيْ ۞ عَنْ رُؤْيَةِ الْوَجْدِ

مَنْ بِالْوَجْدِ مَقْصُوْدٌ ❊ شیخ الاسلام ابوعبدالرحمن سلمی رحمه الله وکتابی که دربیان مبادی
ارادت مشائخ اوائل واحوال ایشان جمع کرده است میگوید که ابوعبدالله جلا گفته است که
ابوسعید خراز گفت که مرا در هداشت سن جمالی صوری بود شخصے دعوی محبت من میکرد وابرام
می نمود ومن از وی سیگریختم روزی تنگدل شدم بهادیه درآمدم چون مقداری برفتم بازنگریستم
دیدم که آن شخص از عقب من می آید چون بمن نزدیک شد گفت گمان بروی که باین از من برستی
باخود گفتم اَللّٰهُمَّ اکْفِنِيْ شَرَّهٗ ونزدیک بمن چاهی بود خود را دران چاه افگندم خدای تعالی
مرا درمیانه چاه نگاهداشت آن شخص برکناره چاه بنشست دیگر بیست گفتم خداوندا قادری
برآنکه مرا ازین چاه بیرون آری واز شر آن شخص نگاهداری دیدم که باوی درسن بپیچید واز چاه
بالا انداخت آن شخص پیش من آمد ودست وپای مرا ببوسید وعذرخواهی کرد وگفت مرا قبول
کن که در خدمت تو باشم ودر ارادت خود چنان شد که مرا بروی حسد می آمد از بس صدق واخلاص
که از وی دیدم وهمیشه مصاحب من می بود تا از دنیا برفت **اَحْنَفُ الهمدانی رحمه الله تعالی**
وی از کبار مشائخ همدان ست وی گفته که ابتدای کار من آن بود که در بادیه بودم تنها مانده
شدم ودست نیاز برداشتم وگفتم خداوندا ضعیفم ودرجای مانده ولضیافت تو آمده ام چون این گفتم
در دل من افتاد که مرا می گویند ترا که خوانده گفتم یارب این مملکتی ست که طفیلی را گنجایش دارد ناگاه کسے از
پس پشت من آواز داد بازنگریستم دیدم که اعرابی ست براشتر سوار گفت ای عجمی کجا میروی گفتم بمکه گفت
ترا که خوانده است گفتم نمی دانم گفت وی درین راه استطاعت شرط کرده است گفتم آری ولیکن من طفیلی
ام گفت نیکو طفیلئی تو مملکت کشاده است گفت میتوانی که این شتر را غمخوارگی کنی گفتم آری از شتر
فرود آمد وبمن داد وگفت برو بخانه خدای تعالی **ابوشعیب المقفع رحمه الله تعالی**
نام وے صالح است ساکن بصر بوده ودر روزگار ابوسعید خراز بوده هفتاد حج گذارده بود پیاده
در هر حجی از صخره بیت المقدس احرام بستی وببادیهٔ تبوک درآمدی بر توکل گویند در آخرین حج سگے دید
در بادیه که از تشنگی زبانش از دهان بیرون آمده بود بانگ زد که کیست که هفتاد حج بیک شربت آب بخرد
شخصی یک شربت آب بوی داد وآن را بآن سگ داد وگفت این بهتر ست مرا از حجهای من زیرا که رسول
صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است که فِيْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ **ابوعقال بن علوان**

اَلْمَغْرِبِی رحمه الله تعالی از مشائخ معروف ست وبا ابوهارون اندلسی صحبت داشته
ودر مکه برفته است از دنیا وقبر وی آنجاست ابوعثمان مغربی گفته است که بعضی از اصحاب ابوعقال
مرا گفتند که وی در مکه چهار سال هیچ نخورد وهیچ چیز نیاشامید تا بمرد وبعضی بیشتر ازین گفته اند
وے گفته که با من هفتاد درگوه وار بودند در مکه قحط افتاد همه بمردند جز من وشش تن دیگر هفده
روز گذشت هیچ نیافتیم از زندگانی نومید شدیم در سر من افتاد که تارکن خانه بروم وآنرا
در بر گیرم وبرانجا بمیرم خواستم که برخیزم نتوانستم بر زمین بخزیدم وخود را بآنجا رسانیدم
درکن خانه را در بر گرفتم واین چند بیت بر خاطر من بگذشت وگفته شد دیدم که جان بر تن من
بازگشت وآن ابیات اینست **شعر** عَقَدْتُ عَلَيْكَ مُكَمِّنَاتِ خَوَاطِرِيْ ❊
عَقْدَ الرَّجَاءِ فَالْزَمْتُكَ حُقُوْقَا ❊ اِنَّ الزَّمَانَ عَدَا عَلَيَّ فَزَادَنِيْ
عِلْمًا بِاَنَّكَ صَاحِبِيْ تَصْدِيْقًا ❊ مَا نَالَنِيْ يَوْمًا بِوَجْهِ مَسَاءَةٍ لَا اَعْمَدُ تُ بِهٖ
اِلَيْكَ طَرِيْقًا ❊ حَسْبِيْ بِاَنَّكَ عَالِمٌ بِمَصَالِحِيْ ❊ اِذْ كُنْتَ مَامُوْنًا عَلَيَّ شَفِيْقًا
بازگشتم وپشت بزمزم نهادم ناگاه غلامی سیاه آمد وبره بریان ونان بسیار وکاسه
بزرگ طعام همراه او وگفت ابوعقال توئی گفتم آرے آنرا پیش من نهاد یاران را اشارت
کردم تا ایشان بیامدند ومن درمیان ایشان همچو یکے از ایشان بودم **حَمَّاد قرشی**
قدس الله تعالی سره کنیت او ابوعمرو ست بغدادی ست از بزرگان مشائخ بوده
جنید بوی میرفته است جعفر خلدی گوید چند روز برآمد که حماد قرشی را ندیدم بدر سرای او شدم وی
نبود بنشستم تا بیامد در حجره شدم وے چیزے خوردنی نداشته بود مقنعه از سرای خود بازکرده وفروخته
بچیزے داده درآورد وپیش اصحاب نهاد شخصے درآمد وسی دینار زر آورد وپیرا امید داد وے
می بخشید آخر نگذاشتند خورد ونپذیرفت اهل وی از خانه آواز داد که امروز مقنعه من فروخته است وچیزی خریده
بنگرید که چه می کنید جعفر خلدی گوید پیش جنید رفتم وآن قصه را بازگفتم جنید او را بخواند گفت علم آن

باسن بگوی گفت ببازار شدم وآن مقنعه دلال را دادم کز وبر آمد وآنرا بفروخت آوازے
شنیدم که گفتند این را برای ما کردی جواب آن تو آید آن سی دینار جواب آن بود که ازان
نپذیرفتم جنید اور اگفت اصبت صواب کردی که نه گرفتی شیخ الاسلام گفت نگرید که بیاد اشق
غره نه گردید **ابوالحسین نوری قدس الله سره** از طبقهٔ ثانیه ست ونام وی احمد بن محمد
وگویند محمد بن محمد درست ترست معروف ست بابن البغوی پدر وے از بغشور است
کرشهرے بوده درمیان هرات ومرو ومنشاء مولد وی بغداد بوده با سرّے سقطی و
محمد بن علی قصاب واحمد ابی الحواری صحبت داشته وذوالنون مصری را دیده بود و
از اقران جنید بود اما تیز وقت تر از جنید بود جنید بعلم مه بود ونوری به زندگانی وی شہرے
داشت وقتی جنید را از صبر وتوکل چیزی پرسیدند خواست که جواب گوید نورے بانگ
برومی زد که تو وقت محنت صوفیان بیکسوی باز شدی بودست در دانشمندی وی سخن این طائفه
نگوی ووی پیش از جنید برفته از دنیا سنه خمس وتسعین ومائتین وفی تاریخ الیافعی رحمه الله
انه توفی سنه ست وثمانین ومائتین وچون نوری برفت جنید گفت ذَهَبَ نِصْفُ هٰذَا
الْعِلْمِ بِمَوْتِ النُّوْرِیِّ نوری همیشه تسبیح داشتی در دست ویرا گفتند تَسْتَجْلِبُ الذِّکْرَ گفت
لَا اَسْتَجْلِبُ الْغَفْلَةَ گفتند باین تسبیح می خواهی که الله تعالیٰ در یاد تو بود گفت
نے بلکہ باین تسبیح غفلت می جویم وهم وے گفته لَا یَغُرَّنَّكَ صَفَاءُ الْعُبُوْدِیَّةِ فَاِنَّ فِیْهِ
نِسْیَانَ الرُّبُوْبِیَّةِ ووے را گفتند که الله تعالیٰ را بچه شناختی گفت بالله گفتند پس عقل
چیست گفت عاجز است راه نه نماید مگر بعاجز وهم وی گفته که هرگاه الله تعالیٰ خود را از
کسی باز پوشید هیچ دلیل وخبر اورا باو نرساند اِذَا سَتَرَ الْحَقُّ عَنْ اَحَدٍ لَمْ یَهْدِهٖ
اِسْتِدْلَالٌ وَلَا خَبَرٌ شیخ الاسلام گفت جوانی خراسانی با براهیم قصار آمد گفت می خواهم

نوری را ببینم گفت او چند سالی نزدیک ما بود هیچ از دهشت بیرون نیامد یکسال گرد شهر
می گشت باکس نیامیخت دوسال در ویرانه خانهٔ به کرا گرفت هیچ بیرون نیامد مگر به نماز وبا کسے
زبان باز گرفت باکس سخن نگفت آن جوان گفت البته میخواهم که او را ببینم ویرا بنورے
دلالت کرد چون در آمد نوری گفت با که صحبت داشته گفت با شیخ ابوحمزه خراسانی گفت
آنمرد که از قرب نشان میدهد واشارت می کند گفت آری گفت چون باو رسی ویرا سلام گوئے
وبگو اینجا که مائیم قرب بعد بعدست ابن الاعرابی گوید قرب نگویند تا مسافت نبود وتا مسافت
بود دوگانگی بجاے بود پس قرب بُعد بود وهم نوری گفته که ساعتے از عارف بر مولیٰ
گرامی تر از تعبد متعبدان هزار هزار سال وهم وے گفته: نَظَرْتُ یَوْمًا اِلَی النُّوْرِ فَلَمْ
اَزَلْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حَتّٰی صِرْتُ ذٰلِكَ النُّوْرَ **سید الطائفه جنید البغدادی
قدس سره** از طبقهٔ ثانیه است کنیت او ابوالقاسم است ولقب وی قواریری وزجاج
وخزاز است قواریری وزجاج ازان گویند که پدر وی آبگینه فروختی وفی تاریخ الیافعی اِنَّ
الْخَزَّازَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّاءِ الْمُشَدَّدَةِ الْمُکَرَّرَةِ وَاِنَّمَا قِیْلَ لَهُ الْخَزَّازُ
لِاَنَّهٗ کَانَ یَعْمَلُ الْخَزَّ گویند اصل وی از نهاوندست ومولد ومنشاء وی بغداد مذهب
ابوثور داشت مهینه شاگرد شافعی وگفته اند مذهب سفیان ثوری داشت باسری سقطی
وحارث محاسبی ومحمد قصاب صحبت داشته بود وشاگرد ایشان بود وی از ائمه وسادات
این قوم ست وهمه نسبت بوی درست کنند چون خراز ورویم ونوری وشبلی وغیرهم ابوالعباس عطا گوید
اِمَامُنَا فِیْ هٰذَا الْعِلْمِ وَمَرْجِعُنَا الْمُقْتَدٰی بِهٖ الْجُنَیْدُ خلیفهٔ بغداد رُدیم را گفت
ای بی ادب وی گفت من بی ادب باشم ویک روز با جنید صحبت داشته ام یعنی هرکس با وے
یکروز صحبت داشته باشد از وی بی ادبی نیاید فکیف که بیشتر شیخ ابوجعفر حداد گوید اگر عقل
مردی بودی بر صورت جنید بودے گفته اند این طائفه سه تن بوده اند که ایشان را چهارم
نبود جنید ببغداد وابو عبدالله جلا بشام وابوعثمان حیری به نیشاپور در سنه سبع وتسعین

وباہمین برفتہ از دنیا کَذَا فِی کِتَابِ الطَّبَقَاتِ وَالرِّسَالَةِ الْقُشَیْرِیَّةِ وَفِی تَارِیْخِ الْیَافِعِیِّ
اَنَّهٗ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّتِسْعِیْنَ وَمِأَتَیْنِ وَقِیْلَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِیْنَ وَمِأَتَیْنِ
وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ روزی جنید در ایام صغر با کودکان بازی میکردی سری سقطی گفت مَا تَقُوْلُ
فِی الشُّکْرِ یَا غُلَامُ گفت اَلشُّکْرُ اَنْ لَّا تَسْتَعِیْنَ بِنِعَمِهٖ عَلٰی مَعَاصِیْهِ سری گفت بسیار
می ترسم کہ بہرۂ تو ہمین از زبان تو باشد جنید گفت ہمیشہ ازان سخن ترسان بودم تا آنکہ روزے
بروی در آمدم وانچہ محتاج الیہ وی بود ہمراہ بردم گفت بشارت باد ترا کہ از حضرت حق سبحانہ
درخواستہ بودم کہ این را بر دست مفلحی یا موفقی بمن رساند جنید گفت کہ سری مرا گفت کہ مجلس نہ
و مردم را سخن گوی و من نفس خود را متہم میداشتم و استحقاق آن نمیدانستم تا آنکہ حضرت
رسالت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یکی از شبہاے جمعہ در خواب دیدم کہ گفت کَلِّمْ
عَلَی النَّاسِ بیدار شدم و پیش از صبح بدر خانہ سری رفتم در بکوفتم گفت مرا راست گو
نداشتی تا ترا نگفتند پس بداد مجلس نہادم و آغاز سخن کردم خبر منتشر شد کہ جنید سخن میگوید
جوانی ترسا نہ در لباس ترسایان بر کنار مجلس بایستاد و گفت اَیُّهَا الشَّیْخُ مَا مَعْنٰی قَوْلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ
بِنُوْرِ اللّٰهِ جنید گفت ساعتے سر در پیش افگندم پس سر برداشتم و گفتم اسلام آر کہ وقت
اسلام تو رسیدہ است امام یافعی گوید کہ مردم می پندارند کہ جنید را درین یک کرامت ست
و من می گویم درین دو کرامت ست یکی اطلاع وے بر کفر آن جوان و دیگر اطلاع وے
بر آنکہ وی در حال اسلام خواہد آورد جنید را گفتند این علم از کجا میگوئے گفت اگر از کجا
بودے بر سیدی ووے گفتہ تصوف آنست کہ ساعتے بنشین بے تیمار شیخ الاسلام
گفت کہ بے تیمار چہ بود یافت بی جستن و دیدار بے نگریستن کہ بینندہ در دیدار

علتست و وی گفتہ اِسْتِغْرَاقُ الْوَجْدِ فِی الْعِلْمِ خَیْرٌ مِّنِ اسْتِغْرَاقِ الْعِلْمِ فِی الْوَجْدِ
وہم وے گفتہ اَشْرَفُ الْمَجَالِسِ وَاَعْلَاهَا الْجُلُوْسُ مَعَ الْفِکْرَةِ فِیْ مَیْدَانِ التَّوْحِیْدِ
وہم وے گفتہ اَصْرِفْ هَمَّكَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِیَّاكَ اَنْ تَنْظُرَ بِالْعَیْنِ الَّتِیْ بِهَا تُشَاهِدُ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی غَیْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَسْقُطَ عَنْ عَیْنِ اللّٰهِ وہم وی گفتہ کہ موافقت با یاران
بہتر از شفقت شیخ الاسلام گفت طاعت داری بہ از حرمت داری وہم جنید گوید مردمان پندارند
کہ من شاگرد سری سقطی ام من شاگرد محمد بن علی القصاب ام از وی پرسیدم کہ تصوف چیست گفت ندانم لٰکن
خُلُقٌ کَرِیْمٌ یُظْهِرُهُ الْکَرِیْمُ فِیْ زَمَانٍ کَرِیْمٍ مِّنْ رَّجُلٍ کَرِیْمٍ بَیْنَ قَوْمٍ کِرَامٍ شیخ الاسلام گفت
کہ سخنی ظریف و نیکوست کہ اول گفت ندانم پس گفت خلقی ست کریم ظاہر می کند آنرا کریم در زمان کریم
از مردم کریم میان قوم کریمان واللہ تعالی داند کہ آن خلق چیست شیخ الاسلام گفت اِذَا اَصْفٰی عَبْدًا
اِرْتَضَاهُ لِخَالِصَتِهٖ وَعَدَّاهُ مِنْ خَاصَّتِهٖ اَلْقٰی اِلَیْهِ کَلِمَةً کَرِیْمَةً مِّنْ لِّسَانٍ کَرِیْمٍ فِیْ وَقْتٍ کَرِیْمٍ
عَلٰی مَکَانٍ کَرِیْمٍ بَیْنَ قَوْمٍ کِرَامٍ اَلْکَلِمَةُ الْکَرِیْمَةُ سخنی تازہ بدست بیخودی از حق فرستادہ و بسمع
گوش آسودہ بر دل تشنہ بگزاندہ و بجان فرا ازل نگران رساندہ سخنی از دوستی و از دست نشان
تشنہ را شراب و خستہ را درمان شنیدن آسان و از و باز رستن نتوان دُخُوْلُكَ مِنْ بَابِ
الْهَوٰی اِنْ اَرَدْتَّهٗ یَسِیْرٌ وَّلٰکِنَّ الْخُرُوْجَ عَسِیْرٌ مِّنْ لِّسَانٍ کَرِیْمٍ از زبانی و چہ زبان از
حق ترجمان و بر نامہ صحت عنوان نہ گویندہ دانست و نہ زبان آن سخن ہمہ بگوش شنوند و آن بجان
فِیْ وَقْتٍ کَرِیْمٍ در چہ زمان در زمانی کہ جز از حق یاد نیست در ان گذشتہ عمر خجل ست از نیکوی آن

وعمر جهانیان از آرزوی آن گریان عَلٰی مَکَانٍ کَرِیْمٍ بر جائی که نه دل پراگنده و نه زبان جوابنده و نه مستمع بازنگرنده بَیْنَ قَوْمٍ کِرَامٍ نزدیک محقق گویان و مستمع سوزان و ناظر پرسان شیخ الاسلام گفت که وقتی جنید با ذوالنون فرا فُلیج مجنون رسید وی را گفت مرا نگوئی که این جنون از تو چیست جواب داد حُبِسْتُ فِی الدُّنْیَا فَجُنِنْتُ بِفِرَاقِهٖ جنید را پرسیدند که بلا چیست گفت اَلْبَلَاءُ هُوَ الْغَفْلَةُ عَنِ الْمُبْلِیْ و شبلی را پرسیدند که عافیت چیست گفت اَلْعَافِیَةُ قَرَارُ الْقَلْبِ مَعَ اللّٰهِ لَحْظَةً شخصی جنید را گفت که پیران خراسان را بران یافتم که حجاب سه است یکی حجاب خلق ست و دوم دنیا و سوم نفس جواب داد که این حجاب دل عامست خاص محجوب بچیزِ دیگرست رُؤْیَةُ الْاَعْمَالِ وَمُطَالَبَةُ الثَّوَابِ عَلَیْهَا وَرُؤْیَةُ النِّعَمِ شیخ الاسلام گفت آنکه کردار خود بیند دل وازانند محجوب ست و آنکه پاداش جوید بران و آنکه از منعم بنعمت نگرد هم محجوب ست واسطی گفته مُطَالَعَةُ الْاَعْوَاضِ عَلَی الطَّاعَاتِ مِنْ نِسْیَانِ الْفَضْلِ پاداش طاعت فراچشم آمدن و طلب کردن ثواب فضل و منت الله تعالی را فراموش کردنست و هم واسطی گفته اِیَّاکُمْ وَلَذَّاتِ الطَّاعَاتِ فَاِنَّهَا سُمُوْمٌ قَاتِلَةٌ فارس عیسی بغدادی گفته است حَلَاوَةُ الطَّاعَاتِ وَالشِّرْکُ سَوَاءٌ شیخ الاسلام گفت تا از خود نه پسندی خوشت نیاید و لذت نیابی و پسند از خود شرکست طاعت بگذار چنانکه فرمان ست بشرط علم و سنت و آنگاه از خود نپسند و بوسه بسیار و پسند خود بر روی وی زن اِذَا مَحَاسِنِیْ اللَّاتِیْ اُدِلُّ بِهَا هِیَ الذُّنُوْبُ فَقُلْ لِیْ کَیْفَ اَعْتَذِرُ سُئِلَ الْجُنَیْدُ

اَیَکُوْنُ عَطَاءٌ مِنْ غَیْرِ عَمَلٍ فَقَالَ کُلُّ الْعَمَلِ مِنْ عَطَائِهٖ یَکُوْنُ

ابوجعفر بن الکرنبی قدس الله روحه از اقران جنید است و گفته اند از استادان وی و از اجله مشائخ بود جعفر خلدی گوید که جنید در روز وفات ابن الکرنبی بالای سر وی نشسته بود سر خود بآسمان برداشت ابوجعفر گفت بعیدست و دوری سر خود بسوی زمین فرو افگند ابوجعفر گفت بعیدست و دوری معناه اِنَّ الْحَقَّ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبْدِ مِنْ اَنْ یُشَارَ اِلَیْهِ فِیْ جِهَةٍ

کهمس بن الحسین الهمدانی رحمه الله تعالی کنیت وی ابومحمد بوده از همدان بوده و با بسیاری از مشائخ صحبت داشته بود وی گفته است که شبی در همدان در خانهٔ خود نشسته بودم یکی در بزد با خود گفتم جنید باشد چون در بگشادم جنید بود سلام کرد و گفت قاصد بزیارت تو آمده ام معلوم شد راستی خاطر تو و بازگشت دیگر روز ویرا در همدان طلب کردم نیافتم و از جمعی که از بغداد رسیدند پرسیدم که فلان وقت وی غائب بود هیچکس نشان نداد همان شب آمده بود و رفته

عمرو بن عثمان المکی الصوفی رحمه الله تعالی از طبقهٔ ثانیه است کنیت او ابوعبدالله است استاد حسین منصور حلاج است نسبت با جنید درست کند و با خراز صحبت داشته و از اقران ایشان است و ابوعبدالله نباجی را دیده بود و کَانَ یَقُوْلُ مَا صَحِبْتُ اَحَدًا کَانَ اَنْفَعَ لِیْ صُحْبَةً وَرُؤْیَةً مِنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ النِّبَاجِیِّ و عالم بوده بعلوم حقائق اهل وی از یمن ست سخن او باریک شد وی را بکلام منسوب کردند و مهجور ساختند و از مکه بیرون کردند بجده رفت وی را قاضی کردند

وَفِی کِتَابِ صِفْوَةِ الصَّفْوَةِ لِابْنِ الْجَوْزِیِّ اَنَّهُ تُوُفِّیَ بِبَغْدَادَ سَنَةَ سِتٍّ وَسَبْعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَقِیْلَ سَبْعٍ وَتِسْعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَقِیْلَ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ وَیُقَالُ اَنَّهُ تُوُفِّیَ بِمَکَّةَ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وی گفته اَلْمُرُوَّةُ التَّغَافُلُ عَنْ زَلَلِ الْاِخْوَانِ وَقَالَ اَبُوْ حَفْصٍ اَلْمُرُوَّةُ اَنْ تَبْذُلَ لِاِخْوَانِکَ جَاهَکَ وَمَالَکَ فِی الدُّنْیَا وَتَخُصَّهُمْ بِالدُّعَاءِ فِی الْعُقْبٰی هم عمرو بن عثمان گفته لَا یَقَعُ عَلٰی کَیْفِیَّةِ الْوَجْدِ عِبَارَةٌ لِاَنَّهُ سِرُّ اللّٰهِ عِنْدَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی عبارت بر کیفیت وجد دوستان نیفتد زیرا که آن سر حق ست نزد یک مومنان وهر چه عبارت بنده اندران تصرف تواند کرد آن سر حق نباشد از انکه تکلف بنده بالکلیه از اسرار ربانی منقطع بود وگویند که عمرو باصفهان آمد نوجوانی بصحبت وی بپیوست پدر وی مانع آمد بیمار شد ومدتی بر آمد روزی عمرو برخاست وباجمعی فقرا بعیادت وی رفت آن جوان التماس کرد که قوال چیزی بخواند عمرو بقوال اشارت کرد این بیت بخواند ؎ مَالِیْ مَرِضْتُ فَلَمْ یَعُدْنِیْ عَائِدٌ ❊ مِنْکُمْ وَیَمْرَضُ عَبْدُکُمْ فَاَعُوْدُ چون بیمار این بشنید برخاست وبنشست وشدت بیماری او کمتر شد گفت دیگر بخوان قوال این بیت بخواند ؎ وَاَشَدُّ مِنْ مَرَضِیْ عَلَیَّ صُدُوْدُکُمْ ❊ وَصُدُوْدُ عَبْدِکُمْ عَلَیَّ شَدِیْدُ بیماری از وی زائل شد وصحیح النفس برخاست و پدر از اندیشه که در وی گذشته بود توبه کرد و وی را بعمرو تسلیم کرد و یکی از بزرگان طریقت شد روزی علی سهل وی را گفت مَا قَانُوْنُ الذِّکْرِ فِی الْجُمْلَةِ گفت وجود افراده مع معرفة اوصافه یافت یگانه داشتن او پس شناختن صفات او شیخ الاسلام گفت که آدمی افراد مولی نیابد آنکه افراد مولی یابد نه آدمی است این کهمی خورد ومی خسپد چیز دیگرست

شاه شجاع کرمانی قدس الله روحه

از طبقهٔ ثانیه است از اولاد ملوک بود از رفیقان ابوحفص ست با ابوتراب نخشبی و ابوعبدالله ذراع بصری و ابوعبید بسری صحبت داشته استاد ابوعثمان حیری ست و وے با قبا رفتے و باب فرغانی ونورے وسیروانی و حیرے با طیلسان رفتندی ودقاق با گلیم در زی گردان و شاه پس از ابوحفص برفته از دنیا مَاتَ بَعْدَ سَنَةِ سَبْعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَقِیْلَ قَبْلَ الثَّلٰثِمِائَةِ و وی را کتابی ست رد بر یحیی معاذ رازی در فضل غنا بر فقر که یحیی کرده و وے آنرا جواب باز داده وفقر را بر غنا فضل نهاده چنانچه هست شیخ الاسلام گفت از فضل درویشی تر آن تمام ست وکفایت که مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم درویشے بر توانگری گزید و حضرت حق وی را آن اختیار کرد وبپسندید و شاه شجاع بزرگ بوده خواجه یحیی عمار گفته شاه شاهے بود روزے ابوحفص نشسته بود در نشاپور شاه شجاع بر سر وے بایستاد با قبا از وے چیزی پرسید ابوحفص باز نگریست اورا دید با قبا گفت بجدائی که تو شاهے گفت من شاهم دران سوال بجاے آورد که شاه است دانست که آن سوال جز وے نتواند کرد گفت با قبا شاه گفت وَجَدْنَا فِی الْقَبَا مَا طَلَبْنَا فِی الْعَبَا شیخ الاسلام گفت شاه شجاع چهل سال نخفته بود بر طمع وقتی در خواب شد حق تعالی را بخواب دید بیدار شد واین بیت بگفت رَاَیْتُکَ فِی الْمَنَامِ سُرُوْرَ عَیْنِیْ ❊ فَاَحْبَبْتُ التَّعَسَ وَالْمَنَامَا پس از ان پیوسته همی خفتی یا وی را خفته یافتندے یا در طلب خواب ؎ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْشِیْ وَمَا بِیْ غَشْیَةٌ ❊ لَعَلَّ خَیَالًا مِنْکَ یَلْقٰی خَیَالِیَا روزی شاه در مجلس نشسته بود درویشے بر پای خاست و دو من نان خواست کسی نمیداد شاه گفت کیست که پنجاه حج من بخرد بدو من نان وبا این درویش دهد فقیهی آنجا نشسته بود آنرا بشنید گفت اَیُّهَا الشَّیْخُ استخفاف میکنی با شریعت گفت هرگز خود را قیمت ننهادم کردار خود را چه قیمت نهم دهم وے گفته مَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَنِ الْمَحَارِمِ

وَاَمْسَكَ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَعَمَّرَ بَاطِنَهُ بِدَوَامِ الْمُرَاقَبَةِ وَظَاهِرَهُ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ لَمْ يَخْطَأْ لَهُ فِرَاسَةٌ **ابو عثمان حیری قدس الله تعالیٰ روحه** از طبقهٔ ثانیه است نام وی سعید بن اسمٰعیل الحیری النیسابوری است اصل وے از رے است شاگرد شاه شجاع است و با ابوحفص حداد و یحییٰ معاذ رازی صحبت داشته است امام و یگانهٔ وقت بود استاد نیشاپوریان است با شاه شجاع از رے بنیشاپور آمده ابوحفص ویرا گفت اینجا بایست که شاه آنجا اشغال و عیال دارد تو کسے نداری شاه باز گشت و وی پیش ابوحفص بایستاد ابوحفص برائے وے مجلس نهاد در ماه ربیع الاول سنه ثمان و تسعین و مائتین برفته از دنیا و قبر وے در نیشاپور است ویرا گفتند جوانمردان که اند گفت ایشانکه خود را نه بینند و هم وے گفته اَلشَّوْقُ مِنْ شَعَائِرِ الْمَحَبَّةِ و ویرا امام و مقتدائے ربانی گفته اند و ربانی آن بود که شاگردان را بکهینهٔ علم بپروراند تا قوی شوند علم مهین را وی چنان بود در سخن ضعیف ست اما در معاملت نیکو ترست و هم وے گفته اَلتَّهَاوُنُ بِالْاَمْرِ مِنْ قِلَّةِ الْمَعْرِفَةِ بِالْاٰمِرِ **زکریا بن داویه رحمه الله تعالیٰ** کنیت وے ابو یحییٰ است از اهل نیشاپور بوده است از شاگردان احمد حرب از جملهٔ زهاد و متوکلان بوده و در لقمهٔ نیک باحتیاط بوده و از کسب خود خوردے ابو عثمان حیرے رحمه الله گفته هر که چون ابو یحییٰ زید او را اندیشهٔ مرگ نبود و اندیشهٔ بعد از مرگ هم نبود و وفات وے در سنه اربع و تسعین و مائتین بود در نیشاپور **زکریا ابن یحییٰ الهروی رحمه الله** از کبار مشائخ بوده و مستجاب الدعوة احمد حنبل رحمه الله گفته است زکریا از جملهٔ ابدال است ابو سعید زاهد گفته است زکریا را دیدم و با وے صحبت داشتم از جملهٔ صدیقان بود و وفات وی در هرات بوده در رجب سنه خمس و خمسین و مائتین **زیاد الکبیر الهمدانی رحمه الله تعالیٰ** از همدان بود و در صحبت جنید قدس سره بوده و فقیه و مستجاب الدعوة کهمس الهمدانی رحمه الله گفته که وقتی در مسجد آدینه شدم زیاد را دیدم در محراب نشسته و دعائے استسقا می کند هنوز دعا بآخر نرسیده بود که باران چنان بگرفت که بخانه باز نتوانستیم آمد **ابو عثمان مغربی قدس الله سره** وی از طبقهٔ پنجم است نام وے سعید بن سلام المغربی ست شاگرد ابوالحسین صائغ دینوری است از ناحیت قیروان مغرب بوده سالها در مکه مجاورت کرده بود و آنجا سید الوقت یگانهٔ مشائخ بوده آنجا ویرا قضیه افتاد بنیشاپور آمد و در نیشاپور برفت از دنیا در سنه ثلاث و سبعین و ثلاثمائة قبر وے در نیشاپور است بپهلوی ابو عثمان حیری و ابو عثمان نصیبی هر سه پهلوی یکدیگر اند صحبت داشته با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمرو زجاج و ابو یعقوب نهرجوری را دیده بود و صاحب کرامات ظاهر بوده و فراست نیز وے گفته که ابتدا در آمدن من درین کار آن بود که من اسپے و سگے داشتم و در یکی از جزائر پیوسته شکار می کردم و کاسهٔ داشتم چوبین که در آن شیر می کردم روزی خواستم که از آن کاسه شیر خورم آن سگ بانگ بسیار کرد و بر من حمله آورد چنانکه مرا از شیر خوردن باز داشت چون بار دوم قصد کردم که شیر خورم باز بر من حمله کرد چون بار سوم خواستم که بخورم سر در آن کاسه کرد و شیر را خوردن گرفت در ساعت آماس کرد و بمرد همانا وی دیده بود که ماری سر در آن شیر کرده بود خود را فدای من کرد چون آن را دیدم توبه کردم و درین کار آمدم شیخ الاسلام گفت که ابوالحسین کراشانی مرا گفت که ابو عثمان مغربی مرا گفت که آن روز که من از دنیا بروم فرشتگان خاک پاشند ابوالحسین گفت که وی چون برفت من حاضر بودم در نیشاپور کس را از بسیاری گرد شیخ الاسلام گفت که وی شصت سال و مقیم بود در حرم بول نکرد و بود حرمت حرم را ابو عثمان گفته لَا يَجِيءُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا بِرَائِحَةِ الدَّمِ و هم وی گفت اَلْاِعْتِكَافُ حِفْظُ الْجَوَارِحِ تَحْتَ الْاَوَامِرِ و هم وے گفته هر که صحبت توانگران بر صحبت درویشان گزیند الله تعالیٰ ویرا بمرگ دل مبتلا کند و هم وے گفته اَلْعَاصِي خَيْرٌ مِنَ الْمُدَّعِي لِاَنَّ الْعَاصِيَ اَبَدًا يَطْلُبُ طَرِيقَ تَوْبَتِهِ وَالْمُدَّعِي يَتَخَبَّطُ اَبَدًا فِي خَيَالِ دَعْوَاهُ **ابوطالب الحمیمی رحمه الله تعالیٰ** از جملهٔ مشائخ بود و آنکه کرامات ظاهر شد ابو عثمان مغربی گوید ابوطالب را دیدم با مرغان سخن می گفت و هم ابو عثمان گوید که با ابوطالب در سفر بودم در راه

از سباع خوف عظیم پدید آمد و سباع بسیار بودند من گفتم سبکتر می باید گذشت ابوطالب
شب آنجا مقام کرد و من هیچ نخفتم از خوف و او بخفت پس مرا گفت چرا نخفتی گفتم از خوف سباع
خوابم نیامد گفت هر کرا خوف حق بود از هیچ چیز نه ترسد چون تو از سباع میترسی بعد ازین
با من صحبت نداری و برفت وی گفته است در مناجات الٰهی اگر نه فرمان تو بودی کرا زهره بودی
کرنام تو بر زبان راندی **طلحة بن محمد بن محمد الصباح النیلی** رحمه الله از کبار اصحاب
ابوعثمان حیریست مات سنة اثنین وثلثمائة ابوعثمان مغربی ویرا گفت خواهی که ترا پندی
وهم که پنجاه سال ست تا خلق را پند میدهم و نمی پذیرند گفت خواهم گفت تهمت بر کردار
خود نه تا قیمت گیرد و تهمت از خلق برگیر تا جنگ برخیزد شیخ الاسلام گفت که صحبت بالله تعالی
سه جزو است دیدن فضل او و عیب خود و عذر خلق و این را جهارم نیست عذر خلق بین
که همه آن میرود که او می خواهد ایشان زیر قدر و حکم او مضطرند و عیب خود بین تا منت
یاد آید شیخ الاسلام گفت که ابوعثمان نصیبی گفت که شبلی گفت که دست بسر ابو یعقوب
میدانی فرود آوردم دران وقت که بمصر میرفتم گفتم جبرک الله هیچ موی نبود بر تن
او که نگفت آمین **ابو العباس بن مسروق قدس الله سره** از طبقهٔ ثانیه است
نام وی احمد بن محمد بن مسروق ست از اهل طوس ست به بغداد ساکن شد و هم آنجا از دنیا
رفت در سنه ۲۹۹ تسع وتسعین ومائتین وگفته اند که در صفر سنه ثمان وتسعین ومائتین والله تعالے
اعلم جنید از وی حکایت کند از استادان ابوعلی رودباری ست شاگرد حارث محاسبی
و سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن الحسین البرجلانی ست با ایشان صحبت داشته
از قدماء مشائخ قوم ست و اجلهٔ ایشان شیخ الاسلام گفت که ابوالعباس مسروق بغدادی
گوید که شب شنبه نشسته بودم و مادر و پدر بر من می گریستی از صبحی آنکه من از نماز آدینه آمده
بودمے و از بس که به پیران بودمی و سخنان که شنیده بودمے سُئِلَ عَنِ التَّصَوُّفِ

فَقَالَ خُلُوُّ الْاَسْرَارِ مِمَّا مِنْهُ بُدٌّ وَتَعَلُّقُهَا بِمَا لَيْسَ مِنْهُ بُدٌّ و هم وے
گفته مَنْ تَرَكَ التَّدْبِيْرَ عَاشَ فِيْ رَاحَةٍ **شیخ ابو العباس مؤره زن**
بغدادی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وے گفته که نفس خویشتن را مشغول کن پیش
از انکه ترا در شغل افگند لَقَدْ جَلَبَ الْفَرَاغُ عَلَيْكَ شُغْلًا ۞ وَاَسْبَابُ
الْبَلَاءِ مِنَ الْفَرَاغِ **ابو عبد الله المغربی قدس سره** از طبقهٔ ثانیه است
نام وی محمد بن اسمعیل ست گویند که استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شعبان کرمانشاهی ابوبکر
بیکندی بیست و شاگرد ابو الحسین علی رزین هرویست و عمر ابو عبد الله صد و بیست
دو سال بود و عمر استاد وی ابو الحسین صد و بیست سال بود و ابو الحسین شاگرد عبد الواحد
زید بصریست و عبد الواحد زید شاگرد حسن بصری ست رحمهم الله تعالی و قبر ابو عبد الله
بر سر کوه طور سیناست بهلوی استاد وے ابو الحسین علی بن رزین در زیر درخت خرنوب
گویند که در سنه ۲۷۹ تسع وسبعین ومائتین برفته از دنیا و درست تر آنست که در سنه ۲۹۹
تسع وتسعین ومائتین برفته از دنیا شیخ الاسلام گفته که وی هرگز تاریکی ندیده بود
آنجا که خلق را تاریکی بودے ویرا روشنی بودے وے گفته که با آن خدای ابوعبد الله
مغربی را بیافرید که اگر الله تعالی مؤنت شهوت را از من باز ستاند مرا دوستر از ان باشد که
اکنون مرا گوید در بهشت شو این آنست که علی بن ابی طالب کرم الله وجهه گفت اگر مرا اختیار دهند که
در بهشت شو یا در مسجد من در مسجد شوم که بهشت نصیب نفس ست و مسجد نصیب دوست وی یک من وقتی ابو عبد الله مغربی
بر سر کوه سینا سخن می گفت سخن بجای رسید که گفت بنده با وجندان نزدیکی جوید که فرو ماند خود در آن سنگ از ان کوه بجنبید

وپاره پاره می شد وبهامون می آمد وی گفته اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِمَارَةُ الْاَوْقَاتِ فِی الْمُوَافِقَاتِ وهم وے گفته مَا فَطَنْتُ لِاَهْلِ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وَاحْتَرَقْتُ بِمَا فَطَنْتُ وَلِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَغْرِبِیْ قَدَّسَ سِرَّهٗ یَا مَنْ یَعُدُّ الْوِصَالَ ذَنْبًا كَیْفَ اِعْتِذَارِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ اِنْ كَانَ ذَنْبِیْ لَدَیْكَ حُبِّیْ فَاِنَّنِیْ مِنْهُ لَا اَتُوْبُ وهم وے گفته مَا رَاَیْتُ اَنْصَفَ مِنَ الدُّنْیَا اِنْ خَدَمْتَهَا خَدَمَتْكَ وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَرَكَتْكَ هرگز از دنیا منصف تر چیزی ندیدم اگر ویرا خدمت کنی وی ترا خدمت کند و چون از وی اعراض کنی و طلب خداوند بر دست گیری از تو بگریزد و اندیشه آن بر دولت دنیا و ردیس هر که بصدق از دنیا اعراض کند از شر او ایمن گردد و از آفت وی رسته شود ابو عبد الله النباجی قدس الله تعالیٰ سره نام وے سعید بن یزید ست وی از قدماء مشائخ است از اقران ذو النون مصری و از استادان احمد بن ابی الحواری بناجی گفت لِلْاَدَبِ حِلْیَةُ الْاَحْرَارِ وهم وے گفته لِكُلِّ شَیْءٍ خَادِمٌ وَخَادِمُ الدِّیْنِ الْاَدَبُ شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله بناجی گوید که چشم بر دار که هیچ نشانهٔ دشمن ترا از و نیست هم ابو عبد الله گوید که موسیٰ علیه السلام گفت الٰهی من ترا کجا یابم گفت چون قصد درست کنی مرا یابے و کتانی گوید که چون قصد درست کردی ویرا یافتے و حلاج گوید لَا تَعَجَّجْ آن یک گامست شیخ الاسلام گفت آن یک گام تو ئی چون از خود گذشتے با و رسیدے

ابو عبد الله الانطاکی قدس الله تعالیٰ روحه نام وی احمد بن عاصم الانطاکی ست از اعیان قوم بوده و از سادات ایشان و عالم بعلوم شریعت عمر دراز یافت و با قدما صحبت داشته بود و اتباع و تابعین را دریافته و از اقران بشر و سری سقطی و مرید حارث محاسبی بود و بصحبت فضیل رسیده بود شیخ الاسلام گفت که وی گفته که از هیچکس و از هیچ چیز مرا چیز نیامد مگر از معرفت عارفانه معرفت تصدیقی ابو علی دقاق گوید مَعْرِفَةٌ رَسْمِیَّةٌ كَقَطْرَةٍ رَسْمِیَّةٍ لَا عَلِیْلًا تَشْفِیْ وَلَا غَلِیْلًا تَسْقِیْ معرفت رسمی چون باران تابستانی نه بیمار را شفا دهد و نه تشنه را سیراب گرداند - وهم انطاکی گفته اَنْفَعُ الْفَقْرِ مَا كُنْتَ بِهٖ مُتَجَمِّلًا وَبِهٖ رَاضِیًا نافع ترین فقر آنست که تو بدان متجمل باشی و بآن راضی یعنی جمال خلق همه در اثبات اسباب بود و جمال فقر در نفی اسباب و اثبات مسبب و رجوع باو و رضا باحکام او زیرا که فقر نقد سبب بود و غنا وجود سبب و بے سبب با حق بود و با سبب با خود بود و پس سبب محل حجاب آمد و ترک اسباب محل کشف و جمال دو جهان در کشف در ضاست و ناخوشی عالم در حجاب سخط و این بیانی واضح است در تفضیل فقر بر غنا والله اعلم ممشاد الدینوری قدس الله روحه از طبقهٔ ثالثه است از بزرگان مشائخ عراق ست و جوانمردان ایشان یگانه در علم با کرامات ظاهر و احوال نیکو با تیغے جلاّد و همه از وے از مشائخ صحبت داشته و از اقران جنید در رویم و نوری و غیر ایشان بوده گفته اند در سنه ۲۹۹ تسع و تسعین و مائتین برفته از دنیا وے گفته که الله تعالیٰ عارف را آئینه داده است در سر که هرگاه دران نگرد الله را بیند شیخ الاسلام گفت که ویرا در دل هوس چاهیست که جزوے نرسد چون متفرقه در ماند با آن بازگردد بیاساید حصری گوید که دوش مے اندیشیدم که گاه گاه مرا چنین تفرقه می بود حال مریدان

وشاگردان من چگونه خواهد بود اگرنه آن بودے کردانستم اوجاے دارد در دل دوستان خود که آنرا جزوے نگیرد و جزوے آنجا نگذرد پاره پاره شدمی ؎

مَا اُبَالِي بِعُيُونٍ وَظُنُونٍ اَتَّقِيهَا ؛ لِي فِي سِرِّي مِرْآةٌ اَرِي وَجْهَكَ فِيهَا

وهم ممشاد گفته که چهل سال ست که بهشت وباهر چه دروست برمن عرضه می کند گوشهٔ چشم بعاریت بآن نداده ام شیخ الاسلام گفت که درصحبت وحضور او نگریستن بغیر او غرکست باد والله تعالی پیغمبر را مے گوید مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ وهم ممشاد گفته هرگز بسر هیچ پیر نشده ام وسوال نبرده ام تادل صافی باو شده ام تااو خود چه گوید وهم وے گفته همه معرفت صدق افتقارست بالله تعالی وهم وے گفت طَرِيقُ الْحَقِّ بَعِيدٌ وَالسَّيْرُ مَعَ الْحَقِّ شَدِيدٌ شیخ الاسلام گفت راه بحق دوراست مگر اودست گیرد وصحبت وصبر کردن وروزگار گذرانیدن با خداوند سخت ست مگر او مونس بود وهم ممشاد گفته هرکه بدوستی از دوستان وے انکار کند عقوبت وے آنست که هرگز ویرا آن ندهند که او داشته ذوالنون گفته هرکه بر نعرهٔ زرّاقی که بزرق کند انکار کند هرگز آنرا بصدق نیابد یعنی بر اصل آن انکار کند ترا از زرق وی چه زیان زرق وی بر وی ست تو راست نگر وراست بین تا بهره یابے شیخ الاسلام گفت که ابوعامر گوید شاگرد ممشاد که روزی پیش ممشاد نشسته بودیم جوانمرد از در خانه در آمد وبمیزبانی اجازت خواست شیخ گفت توانی که صوفیان را بخانه برے وباز ار در میانه شیخ بهانه می جست اجابت نکرد چون بیرون شد اصحاب گفتند شیخ هرگز چنین نه کردی این چه بود شیخ گفت او ازین جوانمردان بود دنیا بدست وے در آمد آن از دست وے بشد اکنون می آید وچیزے نفقات مے کند

یعنی خدا را گو ثُمَّ ذَرْهُمْ غیر او را بگذار در تصور همه معرفت صدق افتقار است و متحقق شدن بآن قوله عقوبت وی آنست که هرگز ویرا آن نرسد مگر آنکه توبه کند ۱۲ قوله بر اصل آن انکار کند

میخواهد که سرمایهٔ خود باز یابد تا مهر آن از دل بیرون نکند این باز نیابد قَالَ الشَّيْخُ اَبُوعَبْدُ اللهِ الطَّاقِي رَحْمَةُ اللهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ خَفِيفٍ يَقُولُ رَاَيْتُ مَمْشَادَ الدِّينَوَرِيَّ فِي النَّوْمِ كَاَنَّهُ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ يَارَبَّ الْقُلُوبِ يَارَبَّ الْقُلُوبِ وَالسَّمَاءُ تَدْنُو مِنْ رَاسِهِ حَتّٰى وَقَعَتْ عَلٰى رَاسِهِ فَانْشَقَّتْ وَحَمَلَ مَمْشَادًا روزے ممشاد از در سراے خود بیرون شد سگے بانگ کرد ممشاد گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سگ برجاے بمرد وَقَالَ مَمْشَادُ اَدَبُ الْمُرِيدِ فِي الْتِزَامِ حُرُمَاتِ الْمَشَايِخِ وَخِدْمَةِ الْاِخْوَانِ وَالْخُرُوجِ عَنِ الْاَسْبَابِ وَحِفْظِ اٰدَابِ الشَّرْعِ عَلٰى نَفْسِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَسُوحِيُّ قدس الله سره کنیت او ابوعلی ست گویند که از استادان جنید وابوحمزه است اما از اقران ایشان است كَانَ مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ سِرِّيِّ السَّقَطِيِّ جنید گوید حسن مسوحی را چیزے گفتم در انس گفت وَيْحَكَ لَوْمَاتَ مَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ مَا اسْتَوْحَشْتُ اگر خلق بیکبار بمیرند مرا ملالت نیابد ووحشت نگیرد شیخ الاسلام گفت محمد نقیبه گفت که محمد عبدالله گازرونے را جاے تنها نشانده بود هفته ویرا فراموش کرده بود وویرا عذر میخواست که من ترا فراموش کردم گفت رنجه مشو که الله تعالی وحشت تنهائی از دوستان خود برداشته شعر ؎ لِسَمْنُونِ الْمُحِبِّ

عَلَيْكَ يَا نَفْسُ بِالتَّخَلِّي ؛ فَالْعَيْشُ فِي الْاُنْسِ وَالتَّسَلِّي

احمد بن ابراهیم المسوحی رحمه الله کنیت او نیز ابوعلی ست وَهُوَ مِنْ اَجِلَّةِ مَشَايِخِ

بغداد با سری سقطی صحبت داشته واز وی روایت کند واز حسن مسوحی نیز گفته اند که وے حج می کرد بایک پیرهن درواے ونعلی بے آنکه رکوه یا کوزه بردارد جز آنکه سبی شامی در کوزه نهادی وبوے می کردی واز میانه بغداد تا مکه بآن بگذرانیدی وے گفته مَن فُتِحَ لَهٗ شَیْءٌ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ فَرَدَّهٗ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَیْهِ اَحْوَجَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ یَّاْخُذَ مِثْلَهٗ بِمَسْئَلَةٍ رُوَیْم بن احمد بن یزید بن رویم قدس اللہ سره از طبقۂ ثانیه است کنیت او ابو محمد ست وگفته اند که ابو بکر ست وابو الحسن وابو شیبان نیز گفته اند نبیرۂ رویم همین ست که قرات از نافع روایت کند از بغداد ست از اجلهٔ مشائخ آن فقیه بوده وعالم بر مذهب داؤد اصفهانی شیخ الاسلام گفت که رویم خودرا شاگرد جنید می نمود از یاران ویست ومه از وی ومن هوئی از رویم دوستر دارم که صد از جنید وابو عبد اللہ خفیف گوید که هرگز دیده من کسی را ندیده که در توحید سخن گفتی چنانکه رویم سُئِلَ رُوَیْمٌ عَنِ التَّصَوُّفِ فَقَالَ هُوَ الَّذِیْ لَا یَمْلِكُ شَیْئًا وَلَا یَمْلِكُهٗ وَقَالَ اَیْضًا اَلتَّصَوُّفُ تَرْكُ التَّفَاضُلِ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ خودرا در آخر عمر میان دنیاداران نهان کرد وبآن شغل محجوب نگشت جنید گفته ما فارغ مشغولیم ورویم مشغول فارغ شیخ الاسلام گفته رویم بزرگ ست به تلبیسی خودرا بتوانگرے وبهترے فرانمودے وکیل قاضی بود ویرا چهار بالش بود واحتشام تمام ابو عمرو زجاج یکچند خدمت جنید می کرد ویرا گفته بود نزدیک رویم نروی چون زجاج را عزم رفتن خاست با خود گفت از بغداد بروم رویم را ندیده باشم چون کسے پرسد چه عذر آرم نهان از جنید بوے شد ویرا دید

در چهار بالش واحتشام چون خلوت شد دخترکے از آن وی به نزدیک وی آمد رویم ابو عمرو را گفت اصحاب تومی گویند چرا این شغل نگذاری ودر میان ما آئی چگونه ایم چرا این شغل کود کان نسازند تا بیایم ایشان را خبر کنم از انچه از وی یافتم وایشان را علم توحید گویم شیخ الاسلام گفته که جنید را می گفت ویاران اورا چون ابو عمرو پیش جنید آمد کسی ویرا آگاه کرده بود که بوے نزدیک رویم رفت گفت همین بگوے چون دیدے وے را گفت سخت بزرگوار گفت الحمد للہ از همه تراچی گفتم بوے مرد نباید که دران حیرت تلبیس وے ابتلی فراخشم تو نباید مایه خود بباد دهی الحمد للہ نیکو دیده مردے بزرگ ست در فتوحات ماذ کرست که رویم گفته مَنْ قَعَدَ مَعَ الصُّوْفِیَّةِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا یَتَحَقَّقُوْنَ بِهٖ نَزَعَ اللّٰهُ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ کسے رویم را چیزے گفت بود از احتشام ولباس گفت بدان می آریم که با شما بود در سر شدم وبیان از سر آنم وباک ندارم ابو عبد اللہ خفیف بوے شدی چون باز می گشت رویم دست بر کتف وے نهاد وگفت ای پسر هُوَ بَذْلُ الرُّوْحِ فَلَا تَشْتَغِلْ بِتُرَّهَاتِ الصُّوْفِیَّةِ گفت این کار جان فدا کردن ست زنهار به ترهات صوفیان مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت بذل روح نه آن بود که بغزا شوی تا ترا بکشند آنست که با اللہ تعالی بهر جان خود منازعت نکنی جان وتن ودل در سر کار او کنی هیچ بر خود باقی نکنی که هیچ چیز از تو بتو رسد شکایت دگیرے کسے نزدیک وے در آمد ویرا گفت کَیْفَ حَالُكَ وے گفت کَیْفَ حَالُ مَنْ کَانَ دِیْنُهٗ هَوَاهُ وَهِمَّتُهٗ دُنْیَاهُ لَیْسَ بِصَالِحٍ تَقِیٍّ وَلَا بِعَارِفٍ نَقِیٍّ چگونه باشد حال آنکس که دین او هواے او بود وهمت او دنیاے او نه نیکو کاری از خلق رمیده ونه عارف بود از خلق گزیده واین اشارت بعیوب نفس ست تا آنکه در جواب بتحقیق حال سائل اشاره کرده است ونیز روا بود که دران وقت او را با دین گذاشته باشند تا از وصف وجود خود عبارت کرده است والصفات صفته بوده

وسئل رویم عن الانس فقال ان تستوحش من غیر الله حتی من نفسک ؛ وسئل عن المحبة فقال الموافقة فی جمیع الاحوال وانشد شعر ولو قلت مت مت سمعا وطاعة ؛ وقلت لداعی الموت اهلا ومرحبا وقال الرضاء استلذاذ البلوی والیقین هو المشاهدة شیخ الاسلام گفت پس از خراز رویم را مه نهادی و پس جنید نرسے را رویم گفت بیست سال گذرانیدم که هیچ خوردنی در خاطر من نگذشت مگر بعد از آنکه حاضر شده باشد وهم وی گفته اخلاص آنست که رویت تو از عمل تو مرتفع شود یعنی عمل را از خود نه بینی وندانی وهم وی گفته که فتوت آنست که برادران خود را معذور داری در هر زلتے که از ایشان واقع شود و با ایشان چنان معامله نکنی که از ایشان عذر باید خواست وهم وی گفته اذا وهب الله لک مقالا وفعالا فاخذ منک المقال وترک علیک الفعال فلا تبال فانها نعمة وان اخذ منک الفعال وترک علیک المقال فیها فانها مصیبة وان اخذ منک المقال والفعال فاعلم انها نقمة وهم وی گفته فقیر را حرمتے ست وآن ستر واخفاء وغیرت اوست هر که آن کشف کرد و با خلق نمود اهل فقر نیست و ویرا در فقر کرامتے نے وهم وی گفته من حکم الحکیم ان یوسع علی اخوانه فی الاحکام ویضیق علی نفسه فیها فان التوسعة علیهم اتباع العلم والتضییق علی نفسک من حکم الورع وهم وی گفته ادب المسافر ان لا یجاوز همته قدمه وحیث

قوله من حکم الحکیم الخ یعنی از احوال احکام حکیم آنست که احکام را تنگ نسازد بر برادران وبرخود تنگ سازد زیرا که توسعه با برادران پیروی کردن علم است در مسئله وعمل برخصت وتضییق برخود مقتضائے ورع است وعمل بعزیمت ۱۲

قوله ادب ...

[illegible]

ما وقف قلبه یکون منزله **یوسف بن الحسین الرازی قدس الله سره** از طبقهٔ ثانیه است کنیت وی ابو یعقوب است شیخ ری وجبال بود و در وقت خویش امام بود مر این طائفه را اما بشکوه تلبیسی طریق ملامت داشته مردمان بر خویش شورانیدن وقبول ایشان بخویشتن ویران کردن وخود را از چشمها بیفگندن شاگرد ذوالنون مصری است وبا ابوتراب نخشبی ویحیی معاذ رازی وغیر ایشان صحبت داشته رفیق ابوسعید خراز بوده در سفر ویرا مکاتبات است با جنید سخت نیکو در سنه ثلاث او اربع وثلثمایة برفته از دنیا در وقت مردن گفت الهی خلق را با تو خواندم بجهد و هر چه توانستم بر خود کردم از بهر مرا بیکی بخش از ایشان پس برفت ویرا بخواب دیدند گفتند حال تو چیست گفت الله تعالی مرا گفت آن سخن را بار دیگر باز گوے باز گفتم گفت ترا بتو بخشیدم شیخ الاسلام گفت دانی که چرا گفت ترا بتو بخشیدم که میان خود و او واسطه در بیان دید که میان او وایشان وسیله وواسطه هم اوست شیخ الاسلام وصیت کرد یاران خود را که یکدیگر را بنیاز دارید که آنچه شما را می باید هم از شما آید میان ایشان ترجمه ووسیله هم ایشان اند یوسف بن الحسین گفت نزدیک ذوالنون رفتم بمصر چون ویرا دیدم موی بر اندام من بر خاست بمن نگریست وگفت از کجائی گفتم از ری گفت زمین بر تو تنگ شده بود که بمصر آمدے گفتم آمدم تا خدمت ترا دریابم گفت دور باش از آن که دروغ گوئی یا خیانت کنی پس گفت یا بنی صحح حالک مع الله ولا یشغلک عنه شاغل ولا تشتغل بما یقول الخلق منک فانهم لن یغنوا عنک من الله شیئا واذا صححت حالک مع الله ارشدک للطریق الیه واقتد بسنة

خود را از دیدهٔ مردمان ... بینداخت ۱۲

[illegible]

النبی صلی الله علیه وسلم وظاهر العلم وایاک ان تدعی فیما
لیس لک فما اهلک عامة المریدین الا الدعاوی روزی
از ذو النون طلب وصیت کرد گفت ایاک وهذه الاوراد المتصلة فان
النفس تألفها فانظر ما فیه مخالفة نفسک من صیام او فطر
فاعملها فان فی متابعة النفس طاعة کانت او معصیة فتنة
فما القیت النفس شیئا الا وفیه بلاء وخطر ونیز ذو النون وصیت کرد
وی را فقال لا تلتفت الی مدح الناس ولا تجزع من قبولهم وردهم
فانهم قطاع الطریق واسلک الیه بما تحققه من احوالک
سرا وعلنا ویوسف بن الحسین گفت الخیر کله فی بیت ومفتاحه
التواضع والشر کله فی بیت ومفتاحه الکبر یوسف بن الحسین گفت
چون از ذو النون جدا شدم وی را گفتم مرا وصیتی کن گفت تو خود را [illegible]
داری تا توانی دل خود را جز برای الله خالی مدار [illegible]
ترا اگر [illegible] دارد عبدالله بن حاضر قدس الله روحه شیخ الاسلام گفته که
وی خال یوسف بن الحسین است از متقدمان مشایخ بود [illegible]
ذو النون و مه از ذو النون یوسف بن الحسین می گوید که از مصر می آمدم از پیش [illegible]
بری نهادم چون ببغداد رسیدم خال من عبدالله حاضر آنجا بود میخواست بحج رود نزدیک
وی شدم گفت از کجا می آئی گفتم از مصر بری میروم میخواهم که مرا وصیتی کنی گفت

نپذیری گفتم شاید که پذیرم گفت دانم که نپذیری گفتم بود که پذیرم گفت چون شب در آید
بر دو کتب خویش وهر چه از ذو النون نوشته در دجله انداز گفتم بیندیشم آن شب مرا
از اندیشه خواب نبرد مرا از دل بر نیامد دیگر روز وی را گفتم بیندیشیدم مرا از دل بر نمی آید
گفت گفتم ترا که نپذیری گفتم چیزی دیگر گوی گفت هم نپذیری گفتم پذیرم گفت چون بری
شوی مگوی که من ذو النون را دیده ام واز آن بازاری مساز یوسف گفت بیندیشم
همه شب می اندیشیدم این بر من صعب تر آمد از گفت پیشینه دیگر روز وی را گفتم این بر من
صعب تر می آید گفت گفتم نپذیری آخر گفت ترا سخنی گویم که ترا از آن چاره نیست گفتم بگوی
گفت چون بخانه باز شوی خلق را با خود مخوان که با د میخوانم وچنان کن که همیشه الله تعالی
در یاد تو بود شیخ الاسلام گفت که الله تعالی با موسی علیه السلام گفت ای موسی چنان کن که همیشه
زبان تو بیاد من بود وهر جا که شوی گذر تو بر من بود ابو عبدالله نباجی یوسف بن الحسین را
گفت جهان از صادقان وراستان خالی شده است اگر توانی صدق را لازم گیر در جمیع
احوال خود وبدانکه در زمرهٔ مردان این راه نیابی ومراتب ایشان نیابی مادام که رد همه
خلائق نشوی واز خالص بندگان الله تعالی نگردی مگر بعد از مهاجرت ومفارقت علائق
یوسف بن الحسین گوید که مرا سخن هیچکس آن نفع نرسانید که سخن ابو عبدالله نباجی زیرا که مرا دلالت
باسقاط جاه کرد ومن او را قبول کردم ثابت الخباز رحمه الله از قدمای مشایخ ری است
با جنید وبا رویم صحبت داشته است وطریقت از ایشان گرفته وپیوسته حکایت ایشان گفتی
ابو ثابت الرازی رحمه الله از مشاهیر علماء وقراء وفقرا بود وی گفته وقتی در [illegible]
نشسته بودم وکودکی را قرآن تعلیم می کردم یوسف بن الحسین بر آنجا بگذشت مرا گفت
شرم نداری که مخنثی را قرآن تعلیم کنی با خود گفتم سبحان الله کودکی خرد مخنثی را چنین گوید
پس بر نیامد که آن کودک را با مخنثان دیدم بخدمت وی رفتم وارادت گرفتم سمنون بن
حمزة المحب الکذاب قدس الله سره از طبقهٔ ثانیه است امام المحبة کنیت او
ابو الحسن است وگفته اند ابو القاسم خود را الکذاب لقب کرده بود [illegible]
یگانه بود در علم محبت همه عمر از آن گفتی با سری سقطی ومحمد بن علی القصاب وابو احمد القلانسی

صحبت داشته بود واز اقران جنید و نوریست پیش از جنید برفته از دنیا وبعضی گفته اند پس از وی
گفته محبت بنده را صافی نشود تا زشتی بر همه عالم ننهد وهم وی گفته اَوَّلُ وِصَالِ العَبْدِ
لِلْحَقِّ هِجْرَانُهُ لِنَفْسِهِ ٭ وَاَوَّلُ هِجْرَانِ العَبْدِ لِلْحَقِّ مُوَاصِلَتُهُ لِنَفْسِهِ روزے
سمنون را بر کنار دجله دیدند شاخ چوبی بر ران خود میزد وران وی پاره شده بود وخون
می رفت و وی را آگاهی نی واین ابیات میخواند شعر کَانَ لِي قَلْبٌ اَعِيشُ بِهٖ ٭
ضَاعَ مِنِّي فِي تَقَلُّبِهٖ ٭ رَبِّ فَارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَدْ ٭ ضَاقَ صَدْرِي فِي تَطَلُّبِهٖ ٭
وَاَغِثْ مَادَامَ لِي رَمَقٌ ٭ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِ بِهٖ ٭ گویند روزے سمنون
این دو بیت بر خواند شعر تُرِيدُ مِنِّي اخْتِيَارَ سِرِّي ٭ وَقَدْ عَلِمْتَ الْمُرَادَ مِنِّي ٭
وَلَيْسَ لِي فِي سِوَاكَ حَظٌّ ٭ فَكَيْفَ مَاشِئْتَ فَاخْتَبِرْنِي ٭ در حال باحتباس بولش
امتحان کردند جزع نمی کرد وصبرے نمود آن شب چند کس از اصحاب وبرادر خواب
دیدند که سمنون دعا وتضرع می کند واز خدائے تعالی شفا می خواهد چون سمنون آنرا
دانست که مقصود از آن تادب بآداب عبودیت ست واظهار عجز نه ستر حال گرد مکتبها
می گشت و باکودکان می گفت اُدْعُوْا عَمَّكُمُ الْكَذَّابَ شخصے وی را دید
سر در کشید وبعد از ساعتے سر بر آورد وزفیری کرد واین بیت بخواند شعر تَرَكْتَ
الْفُؤَادَ عَلِيْلًا يُعَادُ ٭ وَشَرَّدْتَ نَوْمِي فَمَالِي رُقَادُ ٭
ابو احمد قلانسی گفته ورد سمنون در هر شبانه روزے پانصد رکعت نماز بود وهم وے

گفته مردی در بغداد چهل هزار درم بر فقرا نفقه کرد سمنون گفت یا با احمد ما را استطاعت این نفقه
نیست برخیز تا بگوشه باز رویم وبهر درمی یک رکعت نماز بگذاریم پس بمداین رفتیم وچهل هزار
رکعت نماز گذاردیم غلام الخلیل شخصے بود مرائی خود را پیش خلیفه بصوفی گری معروف ساخته بود
وهمواره از مشائخ ودرویشان سخنان ناخوش بخلیفه رسانیدی تا ایشان مهجور شوند واعتبار
بیفتد روزے زنے از چشم بر سمنون افتاد خود را بروی عرضه کرد سمنون التفات نه نمود زن
بنزدیک جنید رفت وگفت سمنون را بگو تا مرا بزنے کند جنید را از آن ناخوش آمد ووی را زجر کرد
آن زن پیش غلام الخلیل شد وتهمتے چنانکه زنان نهند بر سمنون نهاد غلام الخلیل سعایت
بر دست گرفت وخلیفه را بروی متغیر گردانید بفرمود تا وی را بکشند چون سیاف را آوردند
خواست که بقتل وی فرمان دهند زبانش بگرفت گشتن او را تاخیر کردند شب خلیفه بخواب نمودند
که زوال ملک تو در زوال حیوٰة اوست دیگر روز او را بخواند وعذر خواست وَاَنْشَدَ اَبُوْ ... سمنون
لِسَمْنُوْنَ الْمُحِبِّ شعر وَكَانَ فُؤَادِي خَالِيًا قَبْلَ حُبِّكُمْ ٭ وَكَانَ
بِذِكْرِ الْخَلْقِ يَلْهُوْ وَيَمْزَحُ ٭ فَلَمَّا دَعَا قَلْبِي هَوَاكَ اَجَابَهٗ ٭
فَلَسْتُ اَرَاهُ عَنْ فِنَائِكَ يَبْرَحُ ٭ رُمِيْتُ بِبَيْنٍ مِنْكَ اِنْ كُنْتُ
كَاذِبًا ٭ وَاِنْ كُنْتُ فِي الدُّنْيَا بِغَيْرِكَ اَفْرَحُ ٭ وَاِنْ كَانَ
شَيْءٌ فِي الْبِلَادِ بِاَسْرِهَا ٭ اِذَا غِبْتَ عَنْ عَيْنِي بِعَيْنِي يَمْلُحُ ٭ فَاِنْ
شِئْتَ وَاصِلْنِي وَاِنْ شِئْتَ لَا تَصِلْ ٭ فَلَسْتُ اَرَى قَلْبِي لِغَيْرِكَ يَصْلُحُ

زهرون المغربی قدس الله تعالی سره از اهل طرابلس است از اقران

مظفر کرمان شاهی در صحبت یکدیگر بمکه رفته اند زهرون در پیش و مظفر پس او و سیده زن مظفر پس ایشان و همه بمکه برفته اند از دنیا رحمهم الله تعالی ابو عبد الله مغربی گوید که هیچ جوانمردی ندیدم از جوانمردان چون زهرون شیخ الاسلام گفته که وقتی تماشا بیرون شده بود با جمعی از درویشان این دو بیت برخواندند وَسَنَا بَرْقٍ نَفَی عَنِّي الْكَرَی ۞ لَمْ يَزَلْ يَلْمَعُ بِي مِنْ ذِي طُوَی ۞ مَنْزِلٌ سَلْمَى بِهِ نَازِلَةٌ ۞ طَيِّبُ السَّاحَةِ مَعْمُورُ الْفِنَا وے بخروشید و بانگے چند بزد و بختی شور کرد و بازگشت گفت من تماشاے خود کردم

عُرْوَةُ بن الوثابه رحمه الله تعالی کنیت او ابو الاصبغ ہست شیخ الاسلام گفته که در کتاب احمد ابی الحواری دیده ام که وی شیخ بوده بمکه و شام از دنیا برفته وی را بخواب دیدند و از حال وے برسیدند گفت حَاسَبُوا فَدَقَّقُوا ثُمَّ مَنُّوا فَأَعْتَقُوا شمار بر من گرفتند جزو جزو پس منت نهادند و بیکبار بگذاشتند **میمون المغربی قدس الله تعالی روحه** هُوَ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ وَكَانَ مِنَ السَّيَّاحِينَ وَهُوَ مِنْ قُدَمَاءِ الْمَشَايِخِ وَكَانَ يُرَافِقُ أَبَا مُوسَى الدَّبِيلِيَّ فِي الْأَسْفَارِ وَكَانَ صَاحِبَ كَرَامَاتٍ وَآيَاتٍ وے سیاه بوده چون در سماع در آمدے سفید شدی وی را گفتند که حال تو در سماع میگردد گفت اگر شما نیز ازان آگاه باشید که من آگاهم حال شما هم بر شما بگردد وَحُكِيَ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ جِرَابٌ كُلَّمَا أَرَادَ شَيْئًا أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَأَخْرَجَهُ مِنْهُ **سعدون مجنون رحمه الله** عطاء بن سلیمان گوید وقتی در بصره قحط افتاده بود مردمان باستسقا بیرون

شده بودند من با ایشان بودم در میان گورستان باز نگریستم سعدون مجنون را دیدم در چهار طاقی از ان گورستان نشسته دست بر زانوی خود می زد و با خود چیزی می گفت پیش وی رفتم و سلام کردم گفت وعلیک السلام عطا مَنْ كَشَفَ عَنْكَ الْغِطَاءَ پس گفت این چه انبوهی ست وَنُفِخَ فِي الصُّورِ أَمْ بُعْثِرَ مَنْ فِي الْقُبُورِ گفتم نه باستسقا آمده اند که قحطی افتاده گفت تو با ایشان آمده گفتم آری گفت بِقَلْبٍ سَمَاوِيٍّ أَمْ بِقَلْبٍ خَاوِيٍّ پس گفت آوازی که من آمد بخواهی گفتم چرا نخواهم گفت خداوندا آن را زد و شینه من بر تو باران در ایستاد گفت ای عطا تا عنه عمرد که بازنتو بنا بد شد **عطاء بن سلیمان رحمه الله** از زهاد بصره است بزرگ وقت خود بوده روزی بیمار بود در آفتاب خفته وی را گفتند چرا با سایه نیائی گفت می خواهم بسایه آیم اما میترسم که مرا گویند که در راحت نفس خود کامی بر گرفتی **علی بن سهل بن الازهر الاصفهانی رحمه الله** از طبقه ثانیه است کنیت او ابو الحسن است از قدما و مشائخ اصفهان شاگرد محمد بن یوسف البنا است از اقران جنید بوده و میان ایشان مکاتبت و رسالت بوده با ابو تراب نخشبی صحبت داشته وَكَانَ لَهُ رِيَاضَةٌ عَظِيمَةٌ رُبَّمَا كَانَ امْتَنَعَ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ عِشْرِينَ يَوْمًا يَبِيتُ فِيهِمَا قَائِمًا صَائِمًا بَعْدَ أَنْ كَانَ نَشْوَةً نَشَوُا أَبْنَاءِ النِّعْمَةِ وَالْمُتْرَفِينَ وے گفته که مَا احْتَلَمْتُ قَطُّ إِلَّا بَوْلِيٌّ وَشَاهِدٌ بِنِ وقتے عمرو بن عثمان مکی را بمکه سی هزار درم وام بر آمد باصفهان آمد نزدیک علی سهل اصفهانی تا وی را یاری دهد علی سهل وام وی را معلوم کرد که چند ست نقد کرده بمکه فرستاد و او را آگاه نکرد پس او را بنواخت و گسیل کرد وی می رفت و لی از وام بر اندیشه چون بمکه رسید وام را باز داده یافت بر آسود شیخ الاسلام گفت دانی علی سهل چرا چنان کرد

ازبیم عذر خواستن وباز شکر گزاردن که هیچ آزاد مرد آنرا برتابد علی سهل گوید و نیست
پیش ما این طائفه را درویش خوانند که ایشان توانگرترین خلق اند شیخ الاسلام گفت
حق سبحانه وتعالی که جامهاء نیکو بدنیاداران داد وفرجامه بدرویشان داد وطعام پاکیزه
بایشان داد ولذت طعام بدرویشان وهم علی گفته اَعَاذَنَا اللهُ وَاِیَّاکُمْ مِنْ غُرُوْرِ
حُسْنِ الْاَعْمَالِ مَعَ فَسَادِ بَوَاطِنِ الْاَسْرَارِ وهم وی گفته اَلتَّصَوُّفُ التَّبَرِّیْ
عَمَّنْ دُوْنَهٗ وَالتَّخَلِّیْ عَمَّنْ سِوَاهُ وپرسیدند ازوی از حقیقت توحید گفت قَرِیْبٌ
مِنَ الظُّنُوْنِ بَعِیْدٌ مِنَ الْحَقَایِقِ وَاَنْشَدَ لِبَعْضِهِمْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ هِیَ
الشَّمْسُ ضَوْءُهَا قَرِیْبٌ وَلٰکِنْ فِیْ تَنَاوُلِهَا بُعْدٌ شیخ الاسلام گفت که علی سهل را
گفتند روز قالوا بلی را یاد داری گفت چون ندارم گوئی که دی بود وبعضی این سخن را
با بوجعفر محمد بن فحاده که وی نیز از شاگردان محمد بن یوسف البناست نسبت کرده اند چنانکه
در کتاب سیر السلف مسطورست ومی تواند بود که این سخن از این هر دو بزرگ واقع شده باشد
ومی تواند بود که یکی از ناقلان را سهوی افتاده باشد شیخ الاسلام گفته درین نقص است
صوفی را دی وفردا چه بود آن روز ازل هنوز شب نیامده صوفی دران روز هست وکان
عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ یَقُوْلُ لَیْسَ مَوْتِیْ کَمَوْتِ اَحَدِکُمْ اِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ وَاِجَابَۃٌ اُدْعٰی فَاُجِیْبُ
فَکَانَ کَمَا قَالَ کَانَ یَوْمًا قَاعِدًا فِیْ جَمَاعَۃٍ فَقَالَ لَبَّیْکَ وَوَقَعَ مَیِّتًا

محمد بن یوسف بن معدان البنا قدس الله تعالی سره کنیت وی ابوعبدالله است

گفته اند که وی از سی صد شیخ حدیث کتابت کرده بود پس ارادت خلوت وانقطاع بروی غالب شد
وبعزیمت سفر مکه بیرون رفت وبادیه را بقدم تجرید قطع کرد وگفته اند که وی در روز بعمل بنائی
مشغول بودی از انچه حاصل کردی محقری بنفقهٔ خود صرف کردی وباقی را بفقرا تصدق نمودی
وبا وجود کسب وعمل هر روز یک ختم قرآن بکردی چون نماز خفتن بگزاردی بسوی کوه رفتی
وتا صبح آنجا بودی وبسیار میگفتی خداوندا یا مرا آشنائی وشناسائی ومعرفت خود روزی
کن یا کوه را فرمان ده تا بر سر من فرود آید که بی آشنائی وشناسائی تو زندگانی نمی خواهم وی گفته
چون بمکه در آمدم دیدم که پیران در مقام ابراهیم نشسته اند نزدیک بایشان نشستم قاری خواند که
بسم الله الرحمن الرحیم بر دل من چیزی واقع شد فریادی کردم پیران قاری را گفتند خاموش کن
پس مرا گفتند ای جوان تراچه بود که فریاد کردی وهنوز قاری یک آیت نا خوانده من گفتم
بِاسْمِهٖ قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِهٖ قَامَتِ الْاَشْیَاءُ وَکَفٰی
بِسْمِ اللهِ سَمَاعًا پیران همه برخواستند ومرا در میان خود بنشاندند وگرامی داشتند
وهم وی گفته که در مکه بسیار دعا می کردم که یارب دل مرا بجود آشنائی وشناسائی ده یا جان
مرا بستان که مرا بی شناخت تو بجان حاجت نیست در خواب دیدم که گوینده می گوید اگر
این میخواهی یکماه روزه دار وباکس سخن مگوی پس بزمزم در آئی وحاجت خواه چون ماه
تمام شد بزمزم در آمدم ودعا کردم هاتفی از چاه زمزم گفت یَا ابْنَ یُوْسُفَ اِخْتَرْ مِنَ
الْاَمْرَیْنِ وَاحِدًا اَیُّهُمَا اَحَبُّ اِلَیْکَ الْعِلْمُ مَعَ الْغِنٰی وَالدُّنْیَا اَمِ
الْمَعْرِفَۃُ مَعَ الْقِلَّۃِ وَالْفَقْرِ گفتم اَلْمَعْرِفَۃُ مَعَ الْقِلَّۃِ وَالْفَقْرِ

پس از چاه زمزم آواز آمد که قَدْ أُعْطِيتَ قَدْ أُعْطِيتَ و گویند که جنید قدس سره بفضل
و کمال وی قائل بود و در رسالتی که بشیخ علی سهل اصفهانی فرستاده نوشته بوده است
که سَلْ شَیْخَكَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْغَالِبُ عَلَيْكَ پس علی بن سهل از وی سؤال کرد
گفت بنویس بوی که وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی أَمْرِهِ محمد بن فاذه رحمه الله تعالی کنیت او
ابو جعفر است از شاگردان محمد یوسف بنا است كَانَ مُجْتَهِدًا قَوِيًّا فِي الْعِبَادَةِ
سَخِيًّا فِي الْبَذْلِ وَالْعَطِيَّةِ هر روز یک ختم قرآن ورد داشت و وی را از پدر میراث بسیار
رسید سالها بر محمد یوسف و عیال وی نفقه کرد چنانکه او ندانست دوستی داشت وی را فرموده بود
که ما یحتاج وی را می خرید و بمنزل می برد و وی را گفته بود هیچکس را از آن آگاه نکند چون چند سال
برین بگذشت محمد بن یوسف دوست وی را الحاح تمام کرد که بگوی چه کس است آنکه کفایت
مؤنت عیال من میکند گفت محمد بن فاذه گفت جَزَاهُ اللّٰهُ عَنِّي بِأَفْضَلِ الْجَزَاءِ عزیزی
در میان زمستان بر محمد بن فاذه در آمد او را دید با یک پیرهن نشسته گفت یا ابا جعفر سرمائی یابی
گفت دست خود بیار و بگوی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دست خود را بزیر پیراهن وی در آوردم و گفتم
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دیدم که از گرمی عرق می کرد **سهل بن علی المروزی رحمه الله تعالی** وی بود
که در سرای عبد الله مبارک شد گفت این کنیزکان مطرب آراسته کرده چرا بر بام کرده چرا از بام
فرو نخوانی ابن مبارک گفت چنین کنم چون بیرون شد گفت بکوشید و وی را دریابید که هم اکنون
می رود از دنیا آنکه او را بر بام من دید حورانند که بپذیره وی فرستاده اند از بهشت که بر بام من
هیچکس نبود و وی دروغ نگوید چون از سرا بیرون رفت حالی جان بداد سهل علی مروزی را
پرسیدند که از نواختهای الله تعالی که بنده را بآن بنوازد کدام مه است گفت فراغت
دل مصطفی گفت صلی الله علیه و آله وسلم نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ
مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ و هم سهل علی گوید الْفَرَاغُ بَلَاءٌ مِنَ الْبَلَايَا

شیخ الاسلام گفت که کسی را که تقوی بر وی غالب نباشد وی را شغل به از فراغت باشد تا از فراغت
وی را بلائی نخیزد آنکه متقی بود و صاحب ورع خداوند دل وی را فراغت ملکی بود بی بها و
فراغت دل خانه صحبت حق است سبحانه و تعالی و دیگر نه پیشه و دکان این کار این جستجو گوید هر که
او را طریق عزم نیست او را بر زیادت روی نیست **علی بن حمزة الاصفهانی الحلاج**
رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی نه حلاج بود چون حسین منصور شاگرد محمد بن یوسف
بنا بوده باصفهان علی بن حمزه گفته است که من روزگاری نزدیک محمد یوسف بنا می بودم باصفهان
و با وی می نشستم و او در علم حلال خوردن فراوان گفتی از حکایات او می نوشتم وقتی از نزدیک
او بحج شدم چون باز گشتم ببصره رسیدم خبر وفات محمد بن یوسف بمن رسید بغمی رسیدم که صفت نتوان کرد
گفتم اصفهان مرا بر نتابد ببصره بنشستم نزدیک شاگردان سهل تستری و ایشان از وی حکایت
می کردند و از سخنان وی خبری باز می گفتند وقتی که سخنی رفتی که مرا خوش آمدی از کسی در خواستمی
که برای من بنوشتی که من امی بودم روزی بر کنار آب طهارت می کردم هر چه نوشته بودم
از آستین من در آب افتاد و تباه شد رنجی بمن رسید عجب صعب که بروزگار دراز جمع کرده بودم
آن شب سهل تستری را بخواب دیدم مرا گفت ای مبارک رنجه شدی که دفترهای تو در آب افتاد
گفتم آری ای استاد گفت چرا حق دوستی آن سخنان و حق الله از خود طلب نه کنی و حق دوستان
گفتم ای استاد مرا طاقت این نیست و درین سخن بودم که مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم
دیدم که می آمد با جماعتی از یاران از اصحاب صفه من چون آنرا بدیدم از شادی پیش مصطفی
صلی الله علیه و آله وسلم دویدم و در روی من بخندید گفت چرا نگوئی این صدیق را یعنی سهل
تستری را که دوستی این طائفه و این سخنان عین حقیقت است با آن می مانست که مصطفی
صلی الله علیه و آله وسلم آمده بود که با سهل از آن سخن گوید سهل گفت استغفر الله یا رسول الله
مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم بخندید و از شادی بیدار شدم شیخ الاسلام گفت که دوستی این کار
است نزدیک است که انکار برین کار این کار بود که از حقیقت هیچ چیز بمجاز نرود [illegible] تخییل

ودر آخر عمر مخدوم شد یکی از بزرگان این طائفه شنید گفت یکی از نارسیدگان متصوفه همت
در وی بسته است ونیک نکرده است که او منازع این طائفه بود گاه گاه اعمال ایشان بوی
انجام می گرفت خدائش شفا دها و این سخن با غلام الخلیل گفتند از ان توبه کرد و هر چه داشت
پیش مشایخ فرستاد قبول نکردند بنگر که انکار این طائفه آخر آن مرد را بتوبه رسانید کسے
که اقرار داشته باشد خود چون بود **علی بن شعیب السقا قدس الله تعالیٰ سره**
از حیرهٔ نیشاپور بود و با ابو حفص صحبت داشته بود گویند که پنجاه و پنج حج کرده بود همه از نشاپور احرام
بسته و در زیر هر میل دو رکعت نماز گزارده وی را گفتند این نماز چیست گفت لِيَشْهَدُوا
مَنَافِعَ لَهُمْ این منافع منست از حج من به اود قصه اندیشه کردن وی در قرب الله تعالیٰ و تعجب
گشتن وی از خود سیزده روز در بیابان باحوال ابو حمزه بغدادی گذشت شیخ الاسلام گفت که
از قرب الله تعالیٰ بخود اندیشیدن حیرت ست ونیندیشیدن جنایت **علی بن موفق
البغدادی رحمه الله** از قدماء مشایخ عراق بود سفر بسیار کرده ذو النون را دیده بود شیخ الاسلام
گفته که وی را هفتاد و چهار حج آرند وقتی حج کرده بود با خود می گفت تا باسف که می شوم وے آیم
نه دل و نه وقت من خود در چه ام آن شب حق تعالیٰ را بخواب دید که وی را گفت اے پسر موفق تو
بخانه خویش خوانی کسے را که نخواهی اگر من ترا نخواستمی نخواندمی دنیا و روی وی گفته که خداوندا اگر
من ترا از بیم دوزخ می پرستم در دوزخم فرود آر و اگر با مید بهشت پرستم هرگزم در ان جا
جای مده و فرود میار اگر بمهر می پرستم یک دیدار بنمای و پس از ان هر چه خواهی بکن **ابو احمد
القلانسی قدس الله تعالیٰ روحه** وی از قدمای مشائخ است نام وی مصعب
بن احمد البغدادی ست گویند که اصل وی از مروست از اقران جنید و رویم بوده و فی التاریخ
حج ابو احمد القلانسی سنة تسعین ومائتین ومات بعد انصراف الحاج بقلیل
ابو احمد قلانسی گفته روزے در میان قوم بودم گفتم که ازار من در میان سخن از من ببرید
که تو گفتی آن من شیخ الاسلام گفته ادب ست در میان صوفیان که گوئی ازار من

ـــــــــــــــ

قوله ... هر ... بحاجه ... ابدا ... ۱۲ ... منافع ... ۱۲ ... فلانی ... ۱۲

بضم میم و سکون صاد و فتح عین مهمله ۱۲ ع
قوله وفی التاریخ یعنی در تاریخ مذکور است که ابو احمد قلانسی حج گزارد در سال دویست و نود و ... از هجرت و در ... از دنیا رفت ... یعنی ... حاجیان ... ۱۲

یا نعلین من از آداب ایشان ست که خود را در میان یاران چیزی را ملک نه بینند مگر بضرورت
ظاهر شیخ سیروانی گوید که چون صوفی بگوید نعلین من یا ازار من باید که در روی ننگری یعنی ایمان
را ملک نباشد چون احمد قلانسی بیمار شد و محتضر گفت خداوندا اگر مرا بنزدیک تو هیچ قدری
بودے مرگ من بین المنزلین بودے ضرورتی واقع شد وی را در محفه بیرون آوردند
که بجاے دیگر برند در راه بمرد **ابو الغریب الاصفهانی قدس الله تعالیٰ سره**
از محققان بود و صاحب آیات و کرامات در عشق بعین جمع رسیده بود او را اجلوے خواندند
شیخ ابو عبد الله خفیف او را دوست داشتی و با او مزاح کردے وقتی در شیراز از زندگانی
خود نومید گشت یاران خود را پیش خود خواند و گفت از بهر خدای مرا بشما یک حاجتست
روا خواهید کرد گفتند آرے بگوی گفت چون مرا اینجا مرگ آید مرا در گورستان
گبران دفن کنید یاران متحیر گشتند که این چیست گفت خداوند را گفته بودم که اگر مرا بنزدیک
تو هیچ قدری هست مرا بطرسوس مرگ ده اکنون اینجا می میرم دانستم که مرا بنزدیک وے
هیچ قدری نیست عنقریب در وی آثار صحت پدید آمد و برخاست و بطرسوس شد و آنجا برفت
از دنیا یکی ازین طائفه گوید که بر ابو الغریب در آمدم در طرسوس و هر دو ران وی آماس کرده بود
و از سوراخ وے تازه انوبشگافته بود و ریم و خون بسیار می رفت و حالتی عجب داشت
یکی از وے پرسید که چونی گفت که چنین که می بینے اما هنوز نگفته ام که مَسَّنِيَ الضُّرُّ
ابو عبد الله القلانسی قدس الله تعالیٰ سره وی از کرام قوم و بزرگان این طائفه
است وی گفته که در بعضی سیاحات خود در کشتی نشسته بودم بادی برخاست و طوفانی عظیم شد
اهل کشتی بدعا و تضرع در آمدند و نذرها کردند مرا گفتند تو نیز نذرے کن گفتم من از دنیا مجرد م
چه نذر کنم الحاح بسیار کردند گفتم با خدا اے تعالیٰ نذر کردم که اگر ازانچه در انم خلاص یابم هرگز
گوشت فیل بچه نخورم گفتند این چه نذر است که می کنی هرگز کسے گوشت فیل بچه خورده است
گفتم همچنین در خاطر من افتاد و خدای تعالیٰ بر زبان من گذرانید ناگاه کشتی بشکست من
با جماعتے با کنار افتادم و چندروز گذشت که هیچ نخوردیم در میان آن که نشسته

ـــــــــــــــ

... من بین ... المنزلین ... سفر ... در سفر ... نبود ... یاران ... رای ۱۲ ... بعین ... جمع ... ۱۲

بودیم ناگاه فیل بچه پیدا شد وی را بگرفتند و بکشتند و از گوشت وی بخوردند و بر من عرض کردند گفتم من نذر کرده ام که گوشت فیل بچه نخورم مرا معذور داشتند و گفتند که مقام اضطرار است و نقض عهد رخصت است من فرمان نبردم و از عهد خود برنگشتم چون چیزی بخوردند در خواب شدند هنوز ایشان در خواب بودند که مادر آن فیل بچه آمد و بوی می کشید تا با ستخوانهای بچه خود رسید آنرا بوی کرد و نگرفت بعد از ان آمد و آن مردمان را بوی کرد و گرفت اند هر کدام که بوی آن می یافت وی را در زیر دست و پای مالید و می کشت تا همه را بکشت پس بسوی من آمد همه را بوی کرد و دیر بود وازمن هیچ نیافت پشت بجانب من کرد و بخرطوم خود بمن اشارت کرد که سوار شو من در نیافتم پای خود را بالا داشت دانستم که میخواهد که سوار شوم سوار شدم پس اشارت کرد که راست بنشین راست بنشستم بشتاب تمام رفتن گرفت تا آورد مرا در شب بجائی که زمین سبز بود و سیاهی می نمود و اشارت کرد که فرود آی فرود آمدم بازگشت بشتاب تر از پیشتر چون روز شد گردم جماعتی پیدا شدند و مرا بخانه خود بردند و ترجمان ایشان حال من پرسیدند قصه را باز گفتم مرا گفتند میدانی که از انجا که ترا آورده است تا اینجا چند راه است گفتم نه گفتند هشت روزه راه که ترا یک شب آورده ابو عبد الله جلا قدس الله سره روح از طبقه ثانیه است نام وی احمد بن یحیی الجلاست و گفته اند که محمد بن یحیی است و احمد درست تر است بغدادی الاصل است اما بر مله و دمشق بوده از اجله مشایخ شام است شاگرد ابو تراب نخشبی و ذوالنون مصری است و از ان پدر خود یحیی الجلا و ابا عبید بسری بوده در صحبت و سفر استاد رقی بوده عالم بوده و صاحب ورع و فتی ابو الخیر تیناتی ابو عبد الله جلا را دید که در هوا می رفت در شیخ ابو الخیر آواز داد که بشناختم جواب داد که نشناختی شیخ الاسلام گفت که ابو الخیر شناخت شخص را می گفت و ابو عبد الله شناخت مقام و شرف را شیخ الاسلام گفت که ابوبکر واسطی با جلالت خود گفته که من مردی و نیم دیده ام آن مرد تمام ابو امیه الماحوری و آن نیم مرد ابو عبد الله الجلا و واسطی را گفتند چون آنرا مرد تمام گفتی و آنرا نیم مرد گفت ابو امیه ماحوری از دست هیچ مخلوق چیزی نخوردی و کان یأکل مما لیس للمخلوقین فیه صنع و ابن جلا از مال مردی میخورد که او را علی بن عبد الله القطان گفتند ابوبکر واسطی

کسی را نه پسندیدی چه از خواری خلق نزدیک و بلکه از عزیزی توحید در علم او ابو عبد الله جلا را پرسیدند از محبت گفت مالی و للمحبة وانا ارید ان اتعلم التوبة وی را پرسیدند که متی یستحق الفقیر اسم الفقیر گفت اذا لم یبق علیه من نفسه مطالبة ظاهرا و باطنا شیخ الاسلام گفت سی صد تن با ابو تراب نخشبی در بادیه شدند بار گروه ها دو تن باد بماندند ابو عبد الله جلا و ابو عبید بسری ابو عبد الله خاقانی الصوفی رحمه الله وی از کبار صوفیه بغداد است شیخ جعفر حذا گفته است که وی صاحب کرامات بوده و از ابن قصاب رازی نقل کرده است که گفت پدر من در بازار بغداد دکانی داشت من بر در دکان نشسته بودم ناگاه شخصی بگذشت مرا گمان آن شد که وی از فقرای بغداد است و من هنوز بحد بلوغ نرسیده بودم خاطر من بجانب وی کشش کرد برخاستم و بر وی سلام کردم و با من یک دینار بود بوی دادم آنرا بستد و روان بگذشت و با من چندان التفات نکرد با خود گفتم این دینار را ضائع کردم در عقب وی روان شدم تا بمسجد شونیزیه رسید آنجا دید که تنی چند از فقرا نشسته اند آن دینار را بیکی از ایشان داد و خود در نماز ایستاد آن کس که دینار را گرفته بود بیرون رفت و من در عقب وی رفتم تا طعام خرید و پیش یاران آورد و باهم بخوردند و آن شخص همچنان در نماز بود چون از طعام فارغ شدند روی با ایشان کرد و گفت هیچ میدانید که مرا چه چیز از موافقت شما باز داشت گفتند نی ای استاد گفت جوانی آن دینار بمن داد و من تا این زمان از خدای تعالی درمیخواستم که وی را از بندگی دنیا آزاد گرداند و آزاد گرداند ابن قصاب گوید که من پیش وی بنشستم و گفتم راست میگوئی ای استاد و وی شیخ خاقانی صوفی بود توفی فی سنة تسع و سبعین و مائتین ابو عبد الله

البسری قدس الله تعالی سره نام وی محمد بن حسان ست از قدماء مشایخ با ابوتراب
نخشبی صحبت داشته قال ابن الجلاء رحمه الله لقیت ستمائة شیخ ما رایت منهم مثل اربعة
ذو النون المصری و ابو تراب النخشبی و ابو عبد الله البسری و ابو العباس بن
عطا قدس الله تعالی ارواحهم یکی از اصحاب ابو عبید بسری گفته که وی بکاری مشغول بود
و تا وقت حج سه روز مانده بود و چند کس ازین طائفه آمدند که یا ابا عبید بحج میروی گفت نی پس
روی بمن کرد و گفت شیخ تو زبان خود را خواست قادر تر است از ایشان برانچه می گویند یعنی طی الارض
می گویند که چون رمضان شدی ابو عبید بخانه در آمدی و اهل بیت را گفتی که در خانه را بر روی
برآوردندی و سوراخی بگذاشتی و هر شبی نانی از انجا بیند اختی چون روز عید آمدی در خانه باز کردندی
آن سی نان در زاویهٔ خانه نهاده بودی نه هیچ خورده و آشامیده و نه خواب کرده سی شبانه روز
بر یک طهارت نماز کرده گویند که ابو عبید بغزا رفت بر اسپ کره سوار در اثنای آن اسپ کره
بیفتاد و بمرد گفت خداوندا این اسپ کره را عاریت بمن ده چندانکه به بسری برسم اسپ کره
از زمین برخواست و زنده شد چون از غزا فارغ شده بسری رسید پسر خود را گفت زین اسپ
کره را بردار پسر وی گفت گرم است و عرق دار و گفت بردار که وی عاریت است چون
زین از وی برگرفت کره بیفتاد و بمرد و وی گفته که النعم طرد فمن رضی بالنعم
فقد رضی بالطرد و البلاء قربة فمن ساءه البلاء فقد احب
ترک القربة و التقرب الی الله تعالی و گویند که روزی با اصحاب خود در دمشق
جای نشسته بود و سواری بگذشت و در عقب وی غلامی غاشیه بر دوش میدوید
خشم آلوده چون برابر ابو عبید و اصحاب وی رسید گفت اللهم اعتقنی و ارحنی
منه پس روی با بو عبید کرد و گفت ای شیخ مرا دعائی کن ابو عبید گفت اللهم اعتقه
عن النار و من الرق فی الحال مرکوب آن سوار سوار را بینداخت التفات بآن غلام کرد

و گفت ترا آزاد کردم خاصةً لوجه الله غلام غاشیه را پیش وی انداخت و گفت ای خواجه مرا
تو آزاد نکردی بلکه این جماعت آزاد کردند و اشارت با بو عبید و اصحاب وی کرد و با ایشان
می بود تا از دنیا برفت روزی پسر وی بوی آمد و گفت سبوئی چند روغن داشتم که سرمایهٔ من بود
بیرون می آوردم بیفتاد و بشکست و سرمایهٔ من ضائع شد گفت ای فرزند سرمایهٔ خود آن
ساز که سرمایهٔ پدر تست و الله که پدر ترا هیچ سرمایه نیست در دنیا و آخرت غیر الله تعالی

ابو عبد الله السجزی رحمه الله تعالی از طبقهٔ ثانیه است از بزرگان مشایخ خراسان ست
و جوانمردان ایشان با ابو حفص صحبت داشته و بادیه بریده بارها بر توکل وی گفته علامة
الاولیاء ثلاثة تواضع عن رفعة و زهد عن قدرة و انصاف
عن قوة و هم وی گفته هر واعظی که توانگر از مجلس وی نه درویش برخیزد و درویش
نه توانگر وی نه واعظ است و هم وی گفته سودمند ترین چیزی مریدان را صحبت صالحان
است و اقتدار بایشان در افعال و اخلاق و زیارت کردن قبرهای دوستان خدای تعالی
و قیام بخدمت یاران و فقیران و ویرا پرسیدند که چرا برسم صوفیان مرقع نمی پوشی گفت از نفاق
باشد که لباس فتیان و جوانمردان بپوشم و زیر بارهای فتوت در نیایم پس گفتند ویرا که
فتوت چیست گفت خلق را معذور داشتن در انچه بر ایشان میرود و تقصیر خود دیدن و شفقت
بر همه خلائق چه نیکوکار و چه بدکار و کمال فتوت آنست که ترا خلق از حق مشغول نگرداند شخصی
ویرا گفت یک دینار زر سرخ دارم میخواهم تبو دهم مصلحت چون می بینی گفت اگر بدهی ترا بهتر و
اگر ندهی مرا بهتر یکی ازین طائفه می گوید که با ابو عبد الله سجزی از طرابلس همراه شدم چند
شبانه روز رفتیم که هیچ نخوردیم پارهٔ کدوی تر دیدم بر راه افتاده برداشتم تا بخوریم شیخ
بجانب من نگریست دانستم از ان کراهت داشت بیند اختم بعد از ان پنج دینار فتوح
رسید بدهی رسیدیم گفتم شاید طعامی بخرد برگذشت نخرید بعد از ان گفت شاید که گوئی
پیاده می رویم و گرسنه و چیزی نخرید اینک بر سر راه دهی ست نزدیک آنجا مردی ست

صاحب عیال چون بآن دیه درآیم بخدمت ما شغل خواهد گرفت آن پنج دینار را بروی ده تا بر ما و عیال خود نفقه کند چون بآن دیه رسیدیم آنرا بوی دادیم و نفقه کرد چون بیرون آمدیم گفت تا کجا می روی گفتم با تو همراهی می کنم گفت من با تو همراهی نمی کنم خیانت می کنی در بار مکر دنی تر و مصاحبت می کنی بآن در نیاید که با او مصاحب باشم ابو عبد الله الحصری قدس سره از اهل بصره است از مشایخ قدیم شاگرد فتح موصلی ست یقول سَمِعْتُ الْفَتْحَ الْمُوْصِلِیَّ یَقُوْلُ صَاحَبْتُ ثَلٰثِیْنَ شَیْخًا کَانُوْا یُعَدُّوْنَ مِنَ الْاَبْدَالِ کُلُّهُمْ اَوْصَوْنِیْ عِنْدَ فِرَاقِیْ اِیَّاهُمْ فَقَالُوْا اِیَّاکَ وَمُعَاشَرَةَ الْاَحْدَاثِ جعفر بن المبرقع رحمه الله تعالی از علمای مشایخ این قوم است ذَکَرَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُصْرِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ مُنْذُ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً اَطْلُبُ مَنْ یَقُوْلُ اللّٰهَ فِیْ تَحْقِیْقِ هٰذَا الْاِسْمِ فَلَمْ اَجِدْهُ علی بن بندار بن الحسین الصوفی الصیرفی قدس سره خامسه است کنیت او ابو الحسن ست از بزرگان متاخرین مشایخ نشابور ست روزی مند بوده از دیدار مشایخ و مرزوق از صحبت ایشان نشابور با ابو عثمان حیری و محفوظ صحبت داشته بود و در سمرقند با محمد فضل بلخی و در بلخ با محمد حامد و در جوزجان با علی جوزجانی و در ری با یوسف بن الحسین و در بغداد با جنید و رُویم و سمنون و ابن عطا و جریری و در شام با طاهر مقدسی و ابن جلا و ابو عمرو دمشقی و در مصر با ابو بکر مصری و ابو بکر دقاق و ابو علی رودباری مشایخ جهان دیده بود و حدیث بسیار داشت و ثقه بود در حدیث در سنه تسع و خمسین و ثلثمایه برفته از دنیا وقتی علی بندار با شیخ ابو عبد الله خفیف به تنگی پلی رسیدند و شیخ ابو عبد الله خفیف وی را گفت پیش رو ای ابو الحسن وی گفت بچه سبب پیش روم ابو عبد الله خفیف گفت تو جنید را دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام

گفت معنیه نسبت این طائفه دیدار پیرانست و صحبت ایشان علی بندار گفته دَارُ اُسِّسَتْ عَلَی الْبَلْوٰی بِلَا بَلْوٰی مُحَالٌ و هم وی گفته یَطْلُبُ الْحَقَّ بِالْهُوَیْنَا وَاِنَّمَا وُجُوْدُ الْحَقِّ بِطَرْحِ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ و هم وی گفته دور باش از مخالفت خلق هر که خدای تعالی به بندگی وی راضی ست به برادری وی راضی باش و هم وی گفته دور باش از مشغولی بخلق که امروز در مشغولی خلق سودی نمانده است و هم وی گفته که بدمشق رفتم بعد از سه روز پیر ابو عبد الله جلا در آمدم گفت کی آمدی گفتم سه روز ست گفت درین سه روز کجا بودی که بمن نیامدی گفتم با ابن جوصا بودم بحدیث نوشتن گفت شَغَلَكَ الْفَضْلُ عَنِ الْفَرْضِ گفت فضیلت یعنی فضائل نوافل ترا از فریضه مشغول داشت شیخ الاسلام گفته دیدار پیران از فرائض این قوم ست که از دیدار پیران آن یابند که هیچ چیز نیابند مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ فِی الْحَدِیْثِ و هم شیخ الاسلام گفته الهی این چیست که با دوستان خود کردی هر که ایشان را جست ترا یافت و تا ترا ندید ایشانرا نشناخت وَاَنْشَدَنَا لِنَفْسِهٖ ؎ صَیَّرْتَنِیْ مِرْاٰةَ مَنْ یَبْغِیْكَ مَنْ یَرَنِیْ یَرَاكَ ؞ وَتَرٰیهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ؞ سخن جوانمردان با جوانمردان است جوانمرد باید که تا جوانمرد بیند هر که جوانمرد را دید نه او را دید که حق را دید از انکه او نه اوست قصه ببرید حق گاه گاه رهی را از دست رهی برباید و خویشتن را به بهانه رهی بدید قوم نماید تا دید با دیدن او و بیاساید آنکه حقیقت برو درر رهی باز آید و گر رهی هرگز باز نیاید هم شاید از انکه فتنه رهی هم از رهی میزاید بهر چه از بهانه میکاهد از حقیقت می افزاید چون بهانه بتمامی از میان

برخاست حقیقت فرود آید آدمی باین کار کیست که این کار نه بابت آدمی ست یکی را دیده هر بهانه آمد و یکی را بر حقیقت کار حقیقت دارد بهانه را چه قیمت علی بندار بسرئی داشته محمد نام نجیب[۱] بن نجیب عزیز بود و عارف بن عارف نام شیخ الاسلام گفته که بخط علی محمد بن بندار دیدم در کتابی که واسطی گفته هر چه[۲] این طائفه دارند ازین کار علم و سخن آن همه ازین دو آیت از قرآن بیابند یکی اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً و دیگرے وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ شیخ الاسلام گفته که باین آیت بشناختم وی را

محمد بن فضل البلخی قدس الله سره از طبقهٔ ثانیه است کنیت وی ابوعبدالله است بلخی الاصل ست متعصبان وی را از بلخ بیرون کردند بی گناه بسبب مذهب وی روی بشهر کرد و بر ایشان نفرین کرد شیخ الاسلام گفت پس از وی از بلخ هیچ صوفی نخواست بسمرقند رفت وی را آنجا قاضی کردند از انجا عزیمت حج کرد بنشابور رسید از وی مجلس خواستند بر کرسی شد و گفت اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ[۴] وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ[۵] و از کرسی فرود آمد و آخر بسمرقند باز گشت و آنجا برفت از دنیا در سنه تسع عشر و ثلثمایة ابوعثمان چیزی بوی نوشت که علامت شقاوت چیست گفت سه چیز ست آنکه علم دهند و توفیق عمل ندهند و توفیق عمل دهند و از اخلاص دران محروم گردانند و دولت صحبت دوستان خدای تعالی دریابند و ظیفه اکرام و احترام بجای نیارند و ابوعثمان گفته است محمد بن الفضل سمسار الرجال[۶] یعنی نقاد مردان ست شیخ الاسلام گفت که ابوبکر واسطی گوید خود هیچکس چون وی نگوید وے سخن خود گوید و اندیگران اندک حکایت کنند یکے ازان انیست که گفت محمد بن الفضل گفت آن چیز که بود وے همه نیکوئیها نیکو شود و به نبود وے همه

[۱] قوله ... [illegible]

[۲] قوله ... [illegible]

[۳] قوله ... [illegible]

[۴] قوله ولذکر الله اکبر یعنی یاد کردن خدای تعالی بزرگتر است از هر یاد کردنی زیرا که علو ذکر بعلو مذکور است ۱۲

[۵] قوله ورضوان من الله اکبر یعنی اندک خوشنودی از خدای بزرگتر و با قیمت تر است نزدیک محب از جمیع مراتب بهشت چه محب را مقصود رضای محبوب است ۱۲

[۶] قوله سمسار الرجال سمسار دلال را گویند که قیمت ... [illegible]

زشتها زشت شود آن استقامت است شیخ الاسلام گفت سخت نیکو گفت فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ یکی گفت مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم مرا وصیتی کن گفت قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ بگو کریکی و بران بپاے و محمد فضل گوید عجب می مانم از کسی که بیابانها و وادیها قطع می کند تا برسد بخانهٔ وے و آنجا آثار انبیا بیند چرا وادی نفس و هوا را قطع نمی کند تا بدل برسد و آثار پروردگار خود بیند و هم وے گوید که چون مرید را بینی که طلب زیادتی دنیا میکند آن نشان ادبار و نگونساری اوست و هم وی گوید که اَعْرَفُ النَّاسِ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ مُجَاهَدَةً فِیْ اَوَامِرِهٖ وَاَتْبَعُهُمْ بِسُنَّةِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی بزرگترین اهل معرفت مجتهد ترین ایشان باشد در ادای شریعت و راغبترین ایشان در حفظ سنت و هر که بحق نزدیک تر بود بر امتثال امرش حریصتر بود و هر که دور تر بود از متابعت رسول وی صلی الله علیه و آله وسلم معرض تر و وی را از زهد پرسیدند گفت بچشم نقصان در دنیا نگریستن و با عراض از وی عزیز و گرامی زیستن

محمد بن علی الحکیم الترمذی قدس الله تعالی سره از طبقهٔ ثانیه است کنیت او ابوعبدالله است از کبار مشائخ با ابوتراب نخشبی و احمد خضرویه و ابن جلا صحبت داشته و حدیث بسیار داشت و وی را تصانیف بسیار است و کرامات ظاهر اندر بیان هر کتاب چون ختم الولایه و کتاب النهج و نوادر الاصول و جز این کتابهای دیگر تصنیف کرده است و در علوم ظاهر هم وی را کتب هست و تفسیرے ابتدا کرده بود اما عمر وے باتمام وے وفا نکرد و وے صحبت دار خضر است علیه السلام ابوبکر وراق که مرید وی بود روایت کند که هر شب یکشنبه خضر علیه السلام نزدیک وے آمدے و واقعها از یک دیگر پرسیدندے صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که وے سخت معظم ست نزدیک من چنانکه جملگی دلم شکار اوست و شیخ من گفتی که محمد دُرِّ یتیم است که در عالم همتا ندارد و وی گفته است مَا صَنَّفْتُ حَرْفًا مِنَ التَّدْبِیْرِ وَلَا لِیُنْسَبَ اِلَیَّ شَیْءٌ مِّنْهُ وَلٰکِنْ کَانَ اِذَا اشْتَدَّ عَلَیَّ وَقْتِیْ اَتَسَلّٰی بِهٖ و هم وی گفته است مَنْ جَهِلَ بِاَوْصَافِ الْعُبُوْدِیَّةِ فَهُوَ بِاَوْصَافِ الرُّبُوْبِیَّةِ

[illegible]

[illegible]

آنجہل یعنی ہر کہ خود را نشناسد او را چون شناسد وہم وی گفتہ حقیقت دوستی اللہ تعالی
دوام انس ست بیاد او وَسُئِلَ عَنْ صِفَةِ الذَّاتِ وَالْفِعْلِ فَقَالَ كُلُّ مَا
يَحْتَمِلُ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ فَهُوَ مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ وَكُلُّ مَا لَا تَقَعُ
عَلَيْهِ الزِّيَادَةُ وَالنُّقْصَانُ فَهُوَ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ وَسُئِلَ عَنِ
الْإِيْثَارِ فَقَالَ اِخْتِيَارُ حَظِّ غَيْرِكَ عَلٰى حَظِّ نَفْسِكَ وَقَالَ فِي الْيَقِيْنِ
الْيَقِيْنُ اِسْتِقْرَارُ الْقَلْبِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى وَعَلٰى قَوْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَقَالَ
فِي الشُّكْرِ الشُّكْرُ تَعَلُّقُ الْقَلْبِ بِالْمُنْعِمِ حضرت خواجہ بہاء الحق والدین محمد البخاری
المعروف بنقشبند قدس اللہ تعالی سرہ در وقتی کہ از مبادی احوال وسلوک خود حکایت
می کردہ اند واثر توجہات خود را بارواح طیبہ مشائخ کبار در بیان می آوردہ اند میگفتہ اند
کہ ہرگاہ توجہ بروحانیت قدوۃ الاولیا خواجہ محمد علی الحکیم الترمذی نمودہ شدی اثر آن توجہ
ظہور بے صفتے محض بودی وہر چند دران توجہ سیر افتادی ہیچ اثری نکردے وصفتے مطالعہ
نیفتادے مشائخ گفتہ اند اولیاء اللہ مختلف اند بعضے بی صفت اند وبی نشان وبعضے
بصفت اند وبعضے از صفات نشان مند گشتہ اند مثلاً گویند اہل معرفت یا اہل معاملہ یا از
اہل محبت یا اہل توحید اند وکمال حال ونہایت درجات اولیا را در بے صفتے وبے نشانی
گفتہ اند بی نشانی اشارت بکشف ذاتی ست کہ بس مقام بلند ودرجہ بس رفیع ست وعبادت
واشارت از کنہ آن مرتبہ قاصر ست **علی بن بکار قدس اللہ تعالی روحہ** کنیت وی
ابو الحسن ست از متقدمان مشائخ با ابراہیم ادہم صحبت داشتہ سَكَنَ الْمِصِّيْصَةَ مُرَابِطًا
مے گوید کہ چون شب در آمدے وکنیزک جامہ خواب وی بیند اختی آنرا بدست خود
بیسودی وگفتے واللہ کہ تو بسیار خوشی وواللہ کہ امشب بر تو نخواہم خسپید پس نماز بامداد را

بوضوء نماز خفتن بگذاردے یکے ازین طائفہ گوید کہ پیش علی بکار در آمدم ویرا دیدم برای
اسپ خود جو پاک می کرد گفتم ای ابو الحسن ترا کسی نیست کہ این کار بکند گفت در بعضی غزوات
بودم شکست بر مسلمانان افتاد دیگر بگریختند ومن ہم با ایشان بگریختم اسپ من سستی کرد گفتم
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اسپ من با من گفت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
آن وقت ست مرا کہ بفلان کنیزک میگذاری کہ تعہد حال من کند ضامن شدم کہ من بعد خود
بآن قیام نمایم وبا کسی دیگر نگذارم وازوی آرند کہ با یکی اصحاب بصحرا بیرون رفتند تا ہیزم
جمع کنند واز یکدیگر دور افتادند وصاحب وی ہر چند انتظار برد وی پیدا نیامد در عقب وی برفت
دید کہ مربع نشستہ وشیری سر بر کنار وی نہادہ در خواب شدہ واز وے مگس میراند صاحب وی
گفت چند نشینی گفت این سبع سر بر کنار من نہادہ در خواب شد منتظرم تا بیدار شود وتعور رسم
ابو عبد اللہ عباد آنی رحمہ اللہ تعالی از شاگردان خاص سہل عبد اللہ تستری است
وی گفتہ کہ روزگاری از شبلی سخنانی بمن میرسید ومرا آرزو بود کہ ویرا ببینم بدری پیر وضعیف
داشتم با او در ماندہ بودم نمی توانستم رفت چون پدر از دنیا برفت برخاستم وبہ بغداد آمدم چون بہ
نزدیک وی رسیدم قومی را دیدم از درویشان کہ از پیش وی بیرون آمدند مرا بشناختند گفتند
کہ بچہ آمدۂ گفتم کہ آمدہ ام کہ شبلی را ببینم بوی راہ ہست گفتند ہست اما زنہار کہ دعوی بہ وے
نبری گفتم نبرم چون بہ نزدیک وی در آمدم وآن روز آدینہ بود در صدمت وشور وے گفتم
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ گفت وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اَيْشٍ اَنْتَ اَبَادَكَ اللّٰهُ وعادت وی آن بود
کہ چنین گفتی گفتم من آن نقطہ ام کہ در زیر باست وی گفت مقام خود معلوم کن کہ خود کجائی من گفتم
اگر بگویم ہم نہ پذیری از وی گریختم وپارۂ دور تر شدم کہ ویرا سیر ببینم وبروم ناگاہ درویشے
در آمد وگفت سَلَامٌ عَلَيْكَ شبلی گفت عَلَيْكَ السَّلَامُ اَيْشٍ اَنْتَ اَبَادَكَ اللّٰهُ
آن درویش گفت مُحَالٌ گفت درچہ گفت فی حال او را آن خوش آمد بخندید من این

فائده ازوی گرفتم ورفتم **ابو عبد الله حضرمی رحمه الله تعالی** مرتعش گوید که ابو عبد الله حضرمی را از تصوف سوال کردم وبیست سال بود که سخن نگفته بود مرا از قرآن جواب گفت گفت رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ گفتم سخن ایشان چونست گفت لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ گفتم محل ایشان از احوال کجاست گفت فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ گفتم زیادت کن گفت إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا **ابو عبد الله السالمی قدس الله تعالی روحه** نام وی احمد بن سالم البصری ست بصری بوده وشاگرد سهل تستری ست سی سال یا شصت سال با وی می بوده وطریقت ازوی گرفته شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله سالمی گفته بود که الله تعالی در ازل همه چیزی دید وبرا مجبور کرد ازین سبب شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که این قدم وهبر بود شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله خفیف انصاف نداده است ممکن ست که او بدار علم را گفته باشد ابو عبد الله سالمی را پرسیدند که بچه چیز شناسند اولیاء الله را در میان خلق گفت بلطافت زبان وحسن اخلاق وتازه روئی وسخای نفس وقلت اعتراض وپذیرفتن عذر هر که عذر خواهد پیش ایشان وتمامی شفقت بر همه خلق نیکو کار ایشان وبدکار ایشان وهم وی گفته که دیدار منت کلید دوستی ست **ابو طالب محمد بن علی بن عطیة الحارثی المکی رحمه الله تعالی** وی صاحب کتاب قوت القلوب است که مجمع اسرار طریقت ست قَالُوا لَمْ يُصَنَّفْ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلُهُ فِي دَقَائِقِ الطَّرِيقَةِ نَشَأَ بِمَكَّةَ أَشْرَفِ بُقْعَةٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ثُمَّ دَخَلَ الْبَصْرَةَ وَقَدِمَ الْبَغْدَادَ وَتُوُفِّيَ بِهَا فِي جُمَادَى الْآخِرِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ ونسبت وی در تصوف بشیخ عارف ابو الحسن محمد بن ابی عبد الله

احمد بن سالم البصری ست وانتساب شیخ ابو الحسن به پدر خود ابو عبد الله احمد بن سالم وانتساب پدر وی بسهل بن عبد الله التستری ست قدس الله تعالی ارواحهم **ابو عبد الله جاوپاره صوفی همدانی رحمه الله تعالی** از کبار مشائخ است جاوپاره نام جائی ست بثغر روم وی بود که عهد کرده بود که چیزے که مرا دل از آن بر بود ونفور شود نخورم وقتی در مسجد شونیزیه بود طعام آوردند دل وی از آن برمید نمی خورد یاران ویرا گفتند هر ساعت خلاف کنی بخور بخورد آن شب در مسجد بماند ویرا احتلام افتاد در خواب با وی گفتند که چیزے خوری که دل تو از آن برمد ندانی که تو بلا رسد وی گفته که از شیخ ابو بکر زقاق مصری پرسیدم که صحبت باکه دارم گفت با آنکس که هر چه الله تعالی از تو داند با او بگوئی از تو نرمد واز تو نبرد شیخ الاسلام گفت که قبول صحبت پس از عیب دیدن درست آید که آدمی مجرای عیب ست چون بهتر ونکوے صحبت بپیوندی چون عیب پدید آید صحبت ببری آن نه صحبت ست صحبت پس از شناخت عیب ست مگر عیب دینی وبدعتی باشد که آن دیگرست که چشم از آن پوشیدن مداهنت ومخنثی بود در دین مگر بضرورت در آن عیب نه در دیانت وبدعت باشد جدا بود آدمی نه معصوم ست ازوی عیب وجرم آید که کفور وجهول وظلوم ست شافعی رح گوید که نه دوست تو بود هر که ترا با وی مدارا باید کرد شیخ الاسلام گفت هر که چون از تو عیب وخطا آید از وے عذر باید خواست واگر با تو نیکی کند شکر باید گفت آن نه دوستی وصحبت باشد شخصے یحیی معاذ را پرسید که صحبت باکه دارم گفت با آن که چون بیمار شوی به پرسیدن تو آید وچون از تو جرمے بیند خود از تو عذر خواهد واز شرائط صحبت ست که حق صحبت بدهی وحق خود طلب نکنی وعیب خود بینی وعیب دیگران را عذر خواهی وخلق را زیر قدر وجبر مضطر ومقهور بینی تا خصومت بر خیزد وتاوان را بر خود لازم گیری وعذر بنا رے وقتی امیر کافور شیخ ابو عبد الله جاوپاره بسیار زر فرستاد وی نپذیرفت وبار فرستاد یعنی لشکری است کافور گفت ای سر لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى فَاَيْنَ الْكَافُوْرُ شیخ الاسلام گفت که این سخن کافوردن از کردار او بود اما آن هم از برکات پیر او بود شیخ ابو علی کاتب را گفتند که فلان کس از لشکرے چیزے نمی ستاند و فلان کس می ستاند گفت آنکه نمی ستاند از علم نمی ستاند و آنکه می ستاند از عین می ستاند شیخ الاسلام گفت که بعضی از مشائخ چنین می کردند آن ایشان از عین درست می آمد چون با علم بودند نکردند و آن نادر باشد و آن اخوات دارد که همه چیزها نیک و بد شادی و غم و نعمت و بلا از یکجا می دیدند و جزوے نمی دیدند اما چون کسے که وی را آن عین و دیدار نباشد مثل ایشان بکند الله تعالیٰ پردهٔ وے بدرد و دین و شریعت در سر آن کند اِعَاذَنَا اللّٰهُ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ ذٰلِكَ **ابوبکر الوراق ترمذی قدس الله تعالیٰ سره** از طبقهٔ ثانیه است نام وی محمد بن عمر الحکیم الترمذی است باصل از ترمذ بود و قبر وے آنجاست او به بلخ بودے و خال ابو عیسیٰ ترمذیست صاحب مسند احمد خضرویه را دیده بود و با وی صحبت داشته و یرا تصانیف بسیار بوده و توریت و انجیل و زبور و کتب آسمانی خوانده بود و یرا دیوان شعر است وی گفته اگر طمع را پرسند که پدر تو کیست گوید شک در مقدور و اگر گویند پیشهٔ تو چیست گوید اکتساب ذل و خواری و اگر گویند غایت تو چیست گوید حرمان وَكَانَ اَبُوْبَكْرِ الْوَرَّاقُ يَمْنَعُ اَصْحَابَهٗ عَنِ الْاَسْفَارِ وَالسِّيَاحَاتِ وَيَقُوْلُ مِفْتَاحُ كُلِّ بَرَكَةٍ اَلصَّبْرُ فِيْ مَوْضِعِ اِرَادَتِكَ اِلٰى اَنْ تَصِحَّ لَكَ الْاِرَادَةُ فَاِذَا صَحَّتْ لَكَ الْاِرَادَةُ فَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْكَ اَوَائِلُ الْبَرَكَةِ شیخ الاسلام گفت اکنون هر که بسفر شود ترک نماز و ترک مذهب گفته بود و از عصمت حق بیرون رفته باشد اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ وهم ابوبکر وراق گفته که مردمان سه گروه اند یکے امرا دوم علما سوم فقرا چون امرا تباه شوند معاش و اکتساب

رعیت تباه شود و چون علما تباه شوند طاعت و روش شریعت تباه شود و چون فقرا تباه شوند خوهای خلائق تباه شود و فساد امرا بظلم باشد و فساد علما بطمع و فساد فقرا بریا **ابوالقاسم رازی رحمه الله تعالیٰ** نام وی جعفر بن احمد بن محمد است نیشاپوری است صحبت با ابن عطا و محمد بن ابی الحواری و ابو علی رودباری رحمهم الله تعالیٰ داشته است و مال بسیار داشت جمله بر این طائفه خرج کرد چنانکه درویش از دنیا بیرون رفت مشایخ رے گفته اند چهار چیز در ابوالقاسم رازی جمع بود که کس را نبود جمال و مال و زهد بکمال و سخاوت تمام دور دعوتے با صوفیان حاضر بود جعفر خلدی نیز آنجا بود چون سفره بنهادند ابوالقاسم دست نمی برد گفتند موافقت باید کرد گفت صائمم جعفر خلدی گفت اگر ثواب روزه تو بر تو دوستر از شادی دل برادر است روزه بگشای حالی دست بطعام برد و وفات وی در سنه ثمان و سبعین و ثلاث مایه بوده **ابوالقاسم الحکیم السمرقندی رحمه الله تعالیٰ** نام وی اسحاق بن محمد بن اسمعیل است وَقَدْ قَالُوْا فِيْ وَصْفِهٖ لَمْ يَكُنْ نَظْرَةٌ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى اِلَّا اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ مُعَامَلَتُهٗ مَعَ الْخَلْقِ طَلَبًا لِحُظُوْظِهِمْ دُوْنَ حَظِّهٖ از کبار مشائخ است صحبت داشته با ابوبکر وراق و یرا سخنان نیکوست در معاملات و عیب نفس و آفات اعمال تُوُفِّيَ رحمه الله فِي الْمُحَرَّمِ يَوْمَ عَاشُوْرَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَ اَرْبَعِيْنَ وَ ثَلٰثَمِائَةٍ و دفن بمقبرة جاگردیزه وی گفته اگر پس از مصطفےٰ صلی الله علیه وآله وسلم پیغمبرے روا بودی در ایام ما آن ابوبکر وراق بودے از علم وے و حکمت وی و شفقت وے بر خلق و عدل و انصاف گویند که روزے ابوالقاسم حکیم در سرای خود نشسته بود ابو طاهر که از بزرگان آن وقت بود بدر سرای وے آمد بنگریست حوض آب دید و سردہا باز گردیده بود کانی نشست شیخ ابوالقاسم غلام را گفت تبرے بیار و آن سردہا را بشکن آنگاه گفت بر رو ابو طاهر را بخوان چون در آمد گفت یا ابا طاهر آنکه ترا از حق سبحانه و تعالیٰ حجاب بود از میان برداشتیم

لیکن با حق صحبت چنان کن که درختی ترا از وی حجاب نشود روزی نشسته بود میان خلق حکم همی کرد
یکی از بزرگان بزیارت وی آمد وی را چنان مشغول دید سجاده بر روی حوض انداخت و نماز کرد
چون فارغ گشت شیخ ابو القاسم مر او را گفت ای برادر این خود دکان کنند مرد آنست که
در میان چندین شغل دل با خدای عز و جل نگاه تواند داشت **ابو بکر سغدی رحمه الله تعالی**
از سغد سمرقند است از این طائفه شاگرد ابو بکر وراق وی گفته که ابو بکر وراق مردی کریم بود خدای را
بهر کاری که کردی تعظیم کردی **صالح بن مکتوم رحمه الله تعالی** وی نیز از مریدان
ابو بکر وراق بود از پیر و سخنان وی یاد داشت و پیوسته از آن سخن گفتی **ابو القاسم سعد**
رحمه الله تعالی وی نیز از سغد سمرقند است شاگرد ابو بکر وراق تا روز وفات وی
با وی می بوده وی گفته که ابو بکر وراق گفت که سخن افزونی دل را سخت کند شیخ الاسلام
گفت که پیش از این گفته اند که خواب فراوان و خورد فراوان و گفت فراوان دل را سخت
کند و ابو بکر وراق گفته که آن گفت فراوان در خیر و شر است یکی از این طائفه گفته است
که با ابو بکر وراق در راه می رفتم بر یکسوی ردای وی حرف خا دیدم نوشته و بدیگر سوی
میم پرسیدم که این چیست گفت آنرا نوشته ام تا هر گاه خا بینم اخلاص یاد آید و هر گاه میم
بینم مروت یاد آید شیخ الاسلام گفت اخلاص آن بود که در معاملت با کسی دیگر نه بینی و با خلق
مروت برای آن بود که تا ناگوار نباشی و هم ابو بکر وراق گفته که تصفیهٔ عبودیت اثبات
محبوبیت است و انکار ربوبیت و هم وی گفته که عارف نبود آنکه علم معرفت گوید پیش ابنای
دنیا شیخ الاسلام گفت که ابو بکر وراق گفته که محمد مسلم حصیر باف در مهمانی بود با یوسف خیاط
ترمذی میزبان بچیزی مشغول بود محمد بن مسلم گفت که زود باشید که من کاری دارم وی زاهد
بود و عابد و دل وی بوی معلق بود یوسف خیاط گفت ترا جز آن کاری هست که الله تعالی
پیش تو آرد و نیز تو بران نیت از خانه بیرون آمده که بخانه باز نشوی و من سی سال ست که هرگز

[illegible]

وجود خود است و خود را دیدن مشاهدهٔ غیبت است و دیدن در حقیقت محجوبیت بود که قول بتعدد آله است و اثبات محجوبیت انکار ربوبیت است زیرا که رب مطلق آنست که همه چیز مظهر وی بود پس اگر چیزی نا مظهر وی نماید رب مطلق را منکر بوده و مثبت مقابل بود و برا ترا بز آن کاری ست

بدان نیت از خانه بیرون نیامده ام که بخانه باز روم ابو بکر وراق گوید که آن دو سخن یوسف
به از صد سالهٔ عبادت محمد مسلم و هم ابو بکر وراق گفته رُبَّمَا أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَأَنْصَرِفُ
مِنْهُمَا وَأَنَا بِمَنْزِلَةِ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ السَّرِقَةِ مِنَ الْحَيَاءِ **ابو ذر الترمذی رحمه الله**
از مشائخ خراسان بود و صاحب کرامات ابو عبد الله خفیف گوید که جمعی بودیم که با ابو ذر صحبت
می داشتیم هر وقت که جمعی را چیزی بایستی ابو ذر برخاستی و در نماز ایستادی حالی آن چیز
پدید آمدی **محمد بن الحسین الجوهری رحمه الله تعالی** کنیت وی ابو بکر است از اهل بغداد
بوده شاگرد ذو النون مصری است مردی بزرگ است شیخ ابو بکر واسطی با جلالت قدر خود از وی
حکایت کند ابو بکر واسطی امام توحید گوید که محمد بن حسین جوهری گفت که مریدی ذو النون مصری
را گفت که مرا دعائی کن گفت ای جوانمرد اگر ترا کاری در سابق تقدیر حق پیش شده باشد
بسیار دعاهای ناکرده مستجاب ست و اگر نشده باشد غرق شده را در آب از بانگ چه سود جز غرق
شدن و زیادتی آب در گلو رفتن شیخ الاسلام گفت شخصی پیری را گفت مرا دعائی کن گفت آنچه ترا
در سابق علم حق رفته است باز معارضه یکی از پیران گوید اگر نه آن بودی که وی گفته که مرا بخوانید
از من خواهید که ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ أَيْ
لِيَدْعُونِي من هرگز دعا نکردمی ولیکن گفت و فرمود که بخواه می خواهم شیخ الاسلام گفت
دعای صوفیان را نه مذهب است که ایشان حکم سابق را می نگرند که همه بودنیها بوده با حفص
بغاوردان تا پاسی از شب میگفت کاری که بوده است نابوده چون کنم چون کنم چون کنم
همه خلق برانند که چه خواهد بود حکیم دانست که چه بود شیخ الاسلام گفت این آنست که
دعا نباید کرد ورد نباید خواند من هر شبانروزی ورد خود بخوانم و آن دوست فضل دعاست

[illegible]

امر ادعونی مامور به است و هم مامور به عبادت دعا بنفسه از عبادت است باعتبار لوازم عبادت است مثل تبرئ و لوجه اجمال با آنکه است و مؤثر و عالم است و قادر و مرید وی است و لهذا بر تقدیر عدم ترتب مطلوب بنا بر عدم استعداد او ماده مرانجه ... دعا جز التجا لازم دعا بود دخل نکرد بر مطلق عبادت یا معرفت چنانکه مشهور است از آنجهت آنکه لصوفیا است او عرفی و توان که خواند از بخصوصه مراد او بود بلکه ۱۲ نامرادان

لصم بفتح غین معجمه و دال ... قریه ایست از قرات هرات ۱۲

لیکن هیچ چیز نمیخواهم که آن ذکر زبان بود فرمان برداری را وهمت غیر آن **ابوبکر کسائی دینوری رحمه الله تعالی** از قهستان عراق بوده بدینور مردی بزرگ ست از قدماء اصحاب جنید واقران وی او را ریاضات بسیار وسفرهای معروف ست جنید گوید اگر نه ابوبکر کسائی بودے من در عراق نبودمی جنید را بوے مکاتبات ست در مسائل نیکو پیش از جنید برفته از دنیا وا زجنید هزار مسئله پرسیده بود همه را جواب نوشته بود وبوی فرستاده چون ویرا وقت وفات نزدیک آمد همه را بشست خبر وفات وی بجنید رسید گفت کاش که آن مسئلها را که از من پرسیده بود نشستی گفتند بشست جنید شادمان گشت شیخ الاسلام گفت جنید از ان می ترسید که آن بدست عام افتد یا بدست سلطان از ان می ترسید که بدست صوفیان افتد وازان وکانی هر ساز ندیعنی سخن گفتن وقبول جستن شیخ الاسلام گفت که جنید گفت از هزار صوفی یکی عالم بود وصوفی را آن بس بود که می شنود ومی داند ازان قوم ولی بکار آید که فصیح بود نه زبان شیخ الاسلام گفت که ردیم گفته که چون حال زمرد باز ستانند ومقال بگزارند ویرا هلاک کردند شیخ ابوالخیر عسقلانی گفته که چون ابوبکر کسائی در خواب شدی از سینه وی آواز قرآن خواندن شنیدندی **ابوالعلی الجوزجانی رحمه الله تعالی** از طبقهٔ ثانیه است نام وی حسن بن علی ست از بزرگان مشائخ خراسان ست در وقت خود بے نظیر بود وی را تصانیف ست در معاملات ورویت آفات وَرُبَّمَا يَتَكَلَّمُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْعُلُومِ وَالْمَعَارِفِ وَالْحِكَمِ صحبت داشته با محمد بن علی ترمذی ومحمد فضل بلخی وقریب السن است با ایشان وے گفته اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ فِي مَيَادِيْنِ الْغَفْلَةِ يَرْكُضُوْنَ وَعَلَى الظُّنُوْنِ يَعْتَمِدُوْنَ وَعِنْدَ هُمْ اَنَّهُمْ فی الحقیقة یتقلبون وعن المکاشفة ینطقون وهم وے گفته که

بدبخت تر آنکس ست که حق سبحانه گناه ویرا بر وے بپوشاند و وے اظهار آن کند **محمد واحمد ابنا ابی الورد رحمهما الله تعالی** از طبقهٔ ثانیه است از بزرگان مشائخ عراق وازاقران جنید صحبت داشته اند با سری سقطی وابوالفتح حمال وحارث محاسبے وبشر حافی وطریقهٔ ایشان در ورع نزدیک ست بطریق بشر حافی کنیت او محمد بن ابوالحسن ست شاگرد بشر حافی است وے گوید که وقتے نماز شام تمام کردم پاے فرو کردم (دراز کردم ۱۲) هاتفے آواز داد وگفت اَهٰكَذَا تُجَالِسُ الْمُلُوْكَ وهم وے گوید از آداب فقیر در فقر آن است که ملامت وسرزنش نکند گرفتاران محبت دنیا را وبر ایشان رحمت وشفقت کند ودعاے خیر کند ایشان را تا خداے تعالی خلاصی دهد ایشان را از انچه در انند وهم وے گوید هلاک مردم در دو چیز ست اشتغال بنافله وتضیع فریضه وعمل کردن بجوارح بی موافقت دل وَسُئِلَ عَنِ الْوَلِيِّ فَقَالَ مَنْ يُّوَالِي اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَيُعَادِيْ اَعْدَاءَهُ واحمد بن ابی الورد گوید چون الله تعالی در دلی سه چیز بیفزاید در سه چیز بیفزاید چون در جاه وے بیفزاید وے در تواضع وفروتنی بیفزاید وچون در مال وے بیفزاید وے در سخاوت بیفزاید وچون در عمر وے بیفزاید وے در اجتهاد در عبادت بیفزاید **طاهر مقدسی رحمه الله تعالی** از طبقهٔ ثالثه است از بزرگان مشائخ شام وقدماء ایشان ذوالنون را دیده وبا یحیی جلا صحبت داشته عالم بوده وذوالنون گوید که شبلے ویرا حبر الشام خوانده طاهر مقدسی گوید که ذوالنون مصری مرا گفت اَلْعِلْمُ فِيْ ذَاتِ الْحَقِّ جَهْلٌ وَالْكَلَامُ فِيْ حَقِيْقَةِ الْمَعْرِفَةِ حَيْرَةٌ وَالْاِشَارَةُ عَنِ الْمُشِيْرِ شِرْكٌ شیخ الاسلام گفت سخن در ذات حق جهل ست که هیچکس را در ذات الله سخن نیست روا نبود که گوید مگر آنکه الله تعالی خود از خود گفت وپیغمبر گفت وبے گفت ویرا کیفیت آن دانستنی نیست وجز تصدیق وتسلیم ور ان روا نیست

نیست یعنی آنچه در شریعت وارد است اثبات باید کرد بلا کیفیت چنانچه مذهب سلف است مثلاً اعتقاد باید کرد که

وسخن در حقیقت معرفت حیرت ست که او خود را شناسد بحق الحقیقة دیگر همه عاجزاند و متحیراند عجز رهبر را از معرفت خود بفضل خود معرفت می الکار و مصطفی می گوید صلی الله علیه وآله وسلم در ثنا و دعا الله تعالیٰ لَا اَبْلُغُ مَدْحَكَ وَلَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ وحق تعالیٰ مے گوید وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا از وے همین دانی که اوست خداے یگانه بے همتا و اشارت از مشیر شرک ست یعنی شرک خفی که اشارت را اشارت کننده باید و او بد و گانگی در نیاید هست بحقیقت او ست و دیگر همه بهانه د دی در بود و هستی یگانه اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ طاهر مقدسی گوید اگر مردمان نور عارف بینند در ان بسوزند و اگر عارف نور وجود بیند در ان بسوزد و هم وے گوید حَدُّ الْمَعْرِفَةِ التَّجَرُّدُ مِنَ النُّفُوْسِ وَتَدْبِیْرُهَا فِیْمَا یَجِلُّ وَیَصْغُرُ

ابو یعقوب السوسی رحمه الله تعالیٰ نام وی یوسف بن همدان است استاد ابو یعقوب نهرجوری است از قدماء مشائخ است عالم بوده صاحب تصانیف در بصره می بوده و در اُبُلّه که شهریست در چهار فرسنگی بصره و از بصره قدیم تر قِیْلَ اِنَّهَا مِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا و آنجا از دنیا برفته وے گفته هر که علم توحید بگوید بتکلف او در شرکست شیخ الاسلام گفت هر که علم تصوف گوید بتکلف او در شرکست و هر که سخن گوید در هر وقت که تواند گفت زرق است سخن بزند گانی باید گفت و آن وقت باید گفت که در سکوت از خداے تعالیٰ بترسی

سخن جنایت ست تحقیق آنرا مباح کند کلام این طائفه نه چون کلام دیگر انست چون زندگانی نباشد میبرد تا بزندقه و اباحت از انجا می افتد باید که چون متفرق باشی از جمع و توحید نگوئی اما چون خود نباشی تفرقه را با توجه کار ضرار گوید لَا یُصْلِحُ هٰذَا الْعِلْمَ اِلَّا مَنْ یُعَبِّرُ عَنْ وَجْدِهٖ وَیَنْطِقُ عَنْ فِعْلِهٖ

ابو یعقوب نهرجوری قدس الله تعالیٰ سره از طبقه رابعه است نام وی اسحق بن محمد از علماء مشائخ است با جنید و عمرو بن عثمان مکی صحبت داشته شاگرد ابو یعقوب سوسی است سالها در مکه مجاور بوده و آنجا برفته از دنیا در سنه ثلثین و ثلث مائة شیخ الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که می گفت که من وی را دیده ام اما مر الیقین نشد ابو یعقوب نهرجوری گوید که باین کار نرسی تا ترک علم و عمل و خلق نگوئی یعنے بدل و همت از علم و عمل بر گذری نه آنکه دست باز داری و عمل از بهر ثواب نکنی یعنے ادرا نه براے ثواب باشی در خلا و ملا با او باشی نه با عمل و ثواب آن لی براهیم بن فاتک گوید که ابو یعقوب نهرجورے گوید اَلدُّنْیَا بَحْرٌ وَالْاٰخِرَةُ سَاحِلٌ وَالْمَرْكَبُ التَّقْوٰی وَالنَّاسُ عَلٰی سَفَرٍ وانشد للنهرجوری شعر اَلْعِلْمُ بِیْ مِنْكَ وَطَّا الْعُذْرَ عِنْدَكَ لِیْ ❊ حَتّٰی لَتَقِیْتُ فَلَمْ تَعْذِلْ وَلَمْ تُلِمِ ❊ اَقَامَ عِلْمُكَ فَاحْتَجَّ عِنْدَكَ لِیْ ❊ مَقَامَ شَاهِدِ عَدْلٍ غَیْرِ مُتَّهَمٍ وهم ابو یعقوب

گوید اَعْرَفُ النَّاسِ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَیُّرًا فِیْهِ وهم وے گوید مَنْ اَخَذَ التَّوْحِیْدَ بِالتَّقْلِیْدِ فَهُوَ عَنِ الطَّرِیْقِ بَعِیْدٌ ابو یعقوب الزیات رحمه الله از قدماء مشایخ است
جنید گوید که با جمعی اصحاب در خانهٔ ابو یعقوب الزیات بکوفتیم گفت شما را با خدا تعالی مشغولی نبود که از مشغولی آمدن بمن مشغول گرداند من گفتم که چون آمدن ما بتو از جمله مشغولے بحق است بآن از حق سبحانه بریده نمی شود ابو یعقوب از بعض مریدان پرسید که قرآن یاد داری گفت نی گفت وَاغَوْثَاهُ بِاللّٰهِ مریدیکه قرآن یاد ندارد چون ترنجی است که بوی ندارد پس بچه چیز تنعم می کند و بچه چیز ترنم می کند و بچه چیز با پروردگار خود راز می گوید

احمد بن وهب رحمه الله تعالی کنیت وی ابو جعفر است از بصره بوده با ابو حاتم عطار صحبت داشته و استاد وپیر ابو یعقوب الزیات بوده تی در مسجد شونیزیه بر توکل نشسته وی گفت هر که بطلب قوت برخاست نام فقیر از وی برخاست وفات وی در سنه سبعین و مائتین بود

ابو یعقوب مزابلی رحمه الله تعالی بغدادی است از اقران جنید وی را پرسیدند که تصوف چیست گفت حَالٌ تَضْمَحِلُّ فِیْهَا مَعَالِمُ الْاِنْسَانِیَّةِ

ابو یعقوب اقطع رحمه الله تعالی از بزرگان مشایخ بصره بوده کاتب الجنید ورا سالها وے بمکه بوده ابو عبد الله خفیف گوید که ابو الحسن مزین گفت بمکه رسیدم شیخ ابو یعقوب اقطع در حال رفتن بود بروی در آمدم مرا گفتند اگر بتو التفات کند شهادت بروی عرضه کن مرا فریب دادند که من کودک بودم بر بالین وی نشستم بمن نگریست گفتم اَیُّهَا الشَّیْخُ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وے گفت اِیَّایَ تَعْنِیْ بِعِزَّةِ مَنْ لَا یَذُوْقُ الْمَوْتَ مَا بَقِیَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا حِجَابُ الْعِزَّةِ گفت مرا میخواهی باین شهادت گفتن بعزت آنکه هرگز مرگ نچشد که نماند میان من و او مگر پردهٔ عزت شیخ الاسلام گفت که پردهٔ عزت اولی اوست که او دست و تو تو ابو الحسن مزین بروزگار میگفتی که

کذابی چون من آید که شهادت بر دوستی از دوستان او عرضه کند شیخ ابو عبد الله خفیف گفته که مروی در الوهیت می سوخت آمدند و از ورای پردهٔ عزت شهادت بروی عرضه میکردند شیخ الاسلام گفت شیخ ابو عبد الله طاقی محتضر بود یکے بروے شهادت عرضه کرد گفت خاموش باش قومی بے ادبان و بے حرمتان آمده اند و شهادت بر دوستی از دوستان او عرضه میکنند تو آن خود بگوے که من آن خود گفته ام تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ این بگفت و جان بداد وقتی جماعتی بر پیرے از مشائخ شهادت عرضه کردند وی را از آن غیرت آمد بر جست و هر یک یک شهادت عرضه میکرد تا همه بگفتند سر باز نهاد و جان بداد یکے پس از وفات وی را بخواب دید گفت حال تو چونست گفت سخت نیکو گفت ایمان ببردی گفت بردم گفت بدر مرگ شهادت نگفتی گفت آن خود در من رسته بود

ابو یعقوب بن زیزی رحمه الله شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که با ابن زیزی در سماعی حاضر شدم و قوال این بیت میخواند شعر لَوِ اسْتَنَدَتْ مَیْتًا اِلٰی نَحْرِهَا عَاشَ وَلَمْ یُنْقَلْ اِلَی الْقَبْرِ وقت ابن زیزی خوش شد دستها از پس پشت بر زمین نهاد و سینه خود را بالا کرد و چشم خود در آسمان دوخت و میگفت بگوی و الله که غیر من کسی نمی شنود ناگاه خون از رگهای گردن وی بگشاد که پنداشتی از آنجا فصد کرده اند و همچنان مے بود تا بیهوش بیفتاد وی را بگرفتند و خونها را بشستند و خرقه بران موضع ببستند و هم شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که میان ابراهیم خواص و ابن زیزی نقارے واقع شد ابن زیزی وی را گفت چند دعوے کنی و دلتو نازی هر جا که تو کل بیا دیه در می آئی آنچه با خود داری از مرقع و رکوه همه اسباب اگر دعوی توکل میکنی چنانکه من گویم ترا بادیه در آے ابراهیم خواص در غضب شد و بیرون رفت ابن زیزی در عقب وی برفت و از دور وے نیکو گرفت و کوزه از آبگینه چون بوے رسید گفت مرقع خود بکش و اینها را بپوش مرقع را بکشید و آنها پوشید رکوه از دے بستید و کوزهٔ آبگینه را بوے داد و گفت برو چون ابراهیم حج کرد و باز گشت ابن زیزے مرقع و رکوهٔ وی را برداشت و استقبال وے کرد و گفت اکنون هر چه خواهی

بهوش و ابراهیم خواص را از بس که ریاضت و فاقه کشیده بود موهیا ریخته بود ابن زیزی را گفت تتلتنی ابعدك الله وهم وی گفته که شیخ ابو طالب خزرج گفت که میان من و ابن زیزی در اخلاص سخنی می گذشت و اصحاب بران بودند که شب در خانهٔ من باشند هر وقت که من سخن گفتم گفت باش تا شب بیاید و من هیچ نمیدانستم که وی چه می گوید چون برخاستم ابن زیزی گفت انتظار من مبر بدکه من بیگاه خواهم آمد ما طعام خوردیم و نصیب وی گذاشتیم چیزی از شب گذشته بود که آمد و بطهارتخانه در رفت گفتیم مگر طهارت می کند او خود با خود دفی داشته است آنجا پنهان می کرده و پس بیرون آمد چون پاسے از شب گذشت و مردم آرام گرفتند ما با خاطر خوش و وقت صافی نشسته بودیم که ابن زیزی برخاست و دف پنهان کرده را بیرون آورد و آغاز دف زدن و سرود گفتن کرد همه همسایگان جمع شدند و نظاره می کردند با همسایگان گفت شاید که چون ابو طالب با شما تنها باشد چنینها نکند ما این از وی آموختیم و او شیخ ماست درین کار ها پس دف میزد و سرود میگفت و بازی میکرد و با همسایگان سخن می گفت ابو طالب گفت هنوز سحر بود که خانه را خالی کردم بجلهٔ دیگر رفتم چون بامداد شد گفتم توبه کردم که دیگر هرگز ذکر اخلاص نکنم

ابو یعقوب مذکوری رحمه الله تعالی از وے پرسیدند که توکل چیست گفت ترک اختیار و از سهل تستری پرسیدند گفت ترک تدبیر و از بشر حافی پرسیدند گفت رضا و از ابو حفص حداد پرسیدند گفت تبری از توان خود و از حلاج پرسیدند گفت دیدن مسبب و از فتح موصلی پرسیدند گفت ملال از سبب و از شقیق پرسیدند گفت دید آمد عجز غرق و از شبلی پرسیدند گفت در دیدار دل فراموش کردن همه کس

ابو یعقوب میدانی رحمه الله تعالی از مشایخ نصیبین است شبلی از بغداد بمصر می شد بجلالی خواستن آن وقت که عمل داشته بود اسپ در زمین کستی کرده بود و گذر وی برابو یعقوب میدانی افتاد بدید آن شبلی آمد و وی هنوز نبود درین کار آمده بود و اول ارادت وی بود مرد فربه بود شبلی دست بسر وے فرود آورد و گفت جبرك الله ابو یعقوب گفت آمین مردمان گفتند این چیست که وی را گفتی گفت چنانکه کودکان را گویند و پس از ان ابو یعقوب ابنود انچه بود شبلی گوید که چون دست

بسر وے فرود آوردم و گفتم جبرك الله هیچ موی نبود بر تن وے که نگفت آمین

ابو یعقوب خراط عسقلانی رحمه الله تعالی وے گفت که برابو الحسین نوری در آمدم و با خود محبرهٔ داشتم مرا گفت ای پسر میخواهی که چیزی نویسی گفتم آری بیتی چند بر بدیه املا کرد که بنویس بنوشتم حاصل معنی ابیات آنکه هرچه شما درین اوراق اثبات می کنید و می نویسید ما آن را محو کرده ایم لاجرم شما بسبب آن اثبات از ادراک و فهم انچه مقصود ست محجوب گشتید و بر ما بسبب این محو ابواب ادراک و فهم مقصود بے انتها و انقطاع کشاده شد و باعث ما برین موعظت و تذکیر نیک خواهی شماست چند بینم شما را که ورق می نویسید و می شمارید و خود را از انچه مقصود است محجوب میدارید

ابو یعقوب کورتی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که من وی را دیده ام پیری روشن دل بود صاحب وقت و کرامات پیوسته چوبے داشته در دست و روستره یعنی رویهاے بر میان آن بسته او را گفتند این باری چیست گفت این هم فتنه ست شیخ ابو معمر مالکی مرا گفت که روزی میگذشت جماعتی معدلان نشسته بودند بر ایشان خواند تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰی و برگذشت

خیر نساج قدس الله تعالی سره کنیت او ابو الحسن است و نام وے محمد بن اسمعیل اصل وی از سامره است و به بغداد نشسته با ابو حمزهٔ بغدادی صحبت داشته بود و از سری سقطی سوالات کرده بود و گفته اند که مرید سری بود و از اقران جنید است از طبقهٔ ثانیه و استاد نوری و ابن عطا و جریری است و ابراهیم خواص و شبلی هر دو در مجلس وے توبه کردند شبلی را بجنید فرستاد حفظ حرمت جنید را و جنید گفته است خَیْرٌ خَیْرُنَا عمر وے دراز کشید صد و بیست سال بزیست و در سنهٔ اثنین و عشرین و ثلثمائه از دنیا برفت شیخ الاسلام گفت که وی نه کرباس بلفتے که وی سخن بافتے جعفر خلدی گفته است که خیر نساج را پرسیدم که پیشه تو بافندگی بود گفت نی گفتم پس ترا چرا النساج گویند گفت باخداوند سبحانه عهد کرده بودم که هرگز رطب

نخورم روزے نفس برمن غالب شد مقدارے رطب برگرفتم چون یک رطب خوردم ناگاه دیدم که شخصے بمن نگریست وگفت ای خیر گریزپای واورا غلامی بوده است خیر نام از وے گریخته بود شبه وے برمن افتاد پس مردمان گرد آمدند وگفتند که والله این غلام تست خیر گفت من حیران ماندم ودانستم که بچه گرفتار شدم وجنایت خود را شناختم پس مرا بآنجا که دیگر غلامان وے بافندگی میکردند برد وگفت ای بندهٔ بدکار از خواجهٔ خود میگریزے درآی وهمان کار که پیش ازین میکردی میکن مرپای خود را در کارگاه جولاهگی آویختم وکرباس می بافتم چنانکه گویا سالها آن کار کرده بودم چهار ماه باوے بماندم وبافندگی میکردم شبی برخاستم ووضو ساختم ودر سجده افتادم وگفتم خداوندا دیگر باز نگردم بآنچه کردم چون بامداد شد شبه آن غلام از من برفت ومن بصورت اصلی خود باز گشتم وخلاص شدم واین نام برمن بماند پس سبب نام بافندگی برمن آن جنایت بود که خداوند تعالی مرا بدان عقوبت کرد وگویند که وی دوست داشتی که ویرا خیر نساج خواندندی وگفتی روا نباشد که مسلمانی مرا نامی نهاده باشد من آنرا بگردانم ویرا پس از مرگ بخواب دیدند گفتند خدا باتو چه کرد گفت لَا تَسْأَلْنِي عَنْ هٰذَا وَلٰكِنْ اسْتَرَحْتُ مِنْ دُنْيَاكُمُ الْقَذِرَةِ ابوالحسین مالکی گوید که در وقت نزع خیر نساج حاضر بودم وقت نماز شام درآمد ویرا غشی افتاد واز هوش بشد چون چشم بگشاد بسوے در خانه اشارت کرد وگفت قِفْ عَافَاكَ اللّٰهُ بایست ساعتی مرا زمان ده که تو مامور خداوندی ومن نیز مامور خداوندم وبنده فرمان وی آن فرمان که تو داری از تو فوت نمی شود ومن خود در قبضه توام اما نماز مرا از زمان ست بوقت باز بسته ترسم که از من فوت شود پس آب خواست ووضو ساخت ونماز شام بگزارد پس بخفت وچشم برهم نهاد وجان بداد ورحمه الله تعالے رَحْمَةً وَاسِعَةً محفوظ بن محمود رحمه الله تعالی از طبقه ثانیه است وقیل من الثالثة از قدماء مشایخ نیشاپور است وبزرگان ایشان از اصحاب ابوحفص وبعد از حفص با ابوعثمان حیری صحبت داشته تا از دنیا برفته در سنه ثلاث واربع وثلثمائه بپهلوے ابوحفص در قبر است وے گفته اَلتَّوَكُّلُ اَنْ يَّأْكُلَ الْعَبْدُ بِلَا طَمَعٍ وَلَا شَرَهٍ وهم وی گفته

[illegible]

قد عفاک الله خطاب است بجبرائیل علیه السلام یعنی معاف گرداند ترا خدای تعالی ۱۲ وقیل من الثالثة یکی از قول انیست که وی از طبقه سوم است ۱۲

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُبْصِرَ طَرِيْقَ رُشْدِهٖ فَلْيَتَّهِمْ نَفْسَهٗ فِي الْمُوَافَقَاتِ فَضْلًا عَنِ الْمُخَالَفَاتِ محفوظ بن محمد رحمه الله تعالی وی بغدادی است یکی از سالکان طریق تصوف است وی گفت مَنْ اَبْصَرَ مَحَاسِنَ نَفْسِهٖ اُبْتُلِيَ بِمَسَاوِي النَّاسِ وَمَنْ اَبْصَرَ عُيُوْبَ نَفْسِهٖ سَلِمَ مِنْ رُؤْيَةِ مَسَاوِي النَّاسِ اِلَيْهِ وهم وی گفته اَكْثَرُ النَّاسِ خَيْرًا اَسْلَمُ الْمُسْلِمِيْنَ صَدْرًا ابراهیم الخواص قدس الله تعالی سره از طبقه ثانیه است وقیل من الثالثة کنیت وی ابو اسحاق است یگانه بود در طریق تجرید وتوکل وکان اَوْحَدَ الْمَشَايِخِ فِيْ وَقْتِهٖ استاد ابوجعفر خلدی وسیروانی مهین است وغیر ایشان گویند بغدادیست وید روی از آمل بوده واز اقران جنید ونوری بود وپیش از ایشان برفته از دنیا در سنه احدی وتسعین ومأتین اگر درست شود یوسف بن الحسین ویرا شسته ودفن کرده در مسجد برفته از دنیا بعلت شکم هر باری که فارغ گشتی غسل کردی گویند آن روز که برفت از دنیا هفتاد بار اجابت کرده بود وهر بار غسل آورده وسرماے عظیم بود بیستمین بار در آب برفت قبر وے در زیر حصار طلک است شیخ الاسلام گفته است هرگز قبرے ندیدم بآن هیبت وشکوه که گوئی شیریست خفته که ناگاه فرا آن رسی فرو گیرد وی صحبت دار خضر بوده علیه السلام شیخ ابوبکر کتانی گوید وقتی خواص از سفر آمد گفتم در بادیه چه شگفت دیدی گفت خضر علیه السلام بمن رسید گفت ابراهیم خواهی که باتو همراهی کنم گفتم نه گفت چرا گفتم او شکین است ترسم که دل من باتو بیوند شیخ الاسلام گفت که شیخ خرقانی مرا گفت در بیابان گستخانی که با من همی گفت اگر با خضر

[illegible]

۴۶ مصاحب بیک ... ۱۲ ... ۱۲ بعنی انعدی از طبقه سوم است ۱۲

صحبت یابی توبه کن واگرازهری درشبی بمکه روی ازان تحیر کنی ے گفته ابراهیم خواص گفته اَلْعِلْمُ
کُلُّهٗ فِیْ کَلِمَتَیْنِ لَا تَتَکَلَّفْ مَا کُفِیْتَ وَلَا تُضَیِّعْ مَا اسْتَکْفَیْتَ یعنی رنج مکش در
طلب انچه درقسمت ازلی برای توکفایت کرده شده است وآن رزق است وضایع مگردان
انچه ازتوکفایت آن طلب کرده اند وآن انقیاد حکم خداوندی ست ازاوامر ونواهی ابوالحسن
علوی گوید که درمسجد دینور شدم خواص را دیدم درصحن مسجد درمیان برف گفتم سلام علیک
یا ابا اسحق بیا تا در پوشش رویم که مرا بروی شفقت آمد گفت مرا با محوسیت میخوانی یعنی
از تجرید با سبب آمدن واز افراد با علاقت آمدن محوسیت بود شیخ الاسلام گفت تا نشانی وگانگی
بجاست محوسیت بجاست ابوالحسن گوید پس خواص دست مرا گرفت وبرتن خود نهاد درعرق غرق
بود نزدیک بود که از گرمی دست من بسوزد ودر من نگریست وبخندید واین دو بیت برخواند
لَقَدْ وَضَحَ الطَّرِیْقُ اِلَیْکَ حَقًّا ۔ فَمَا اَحَدٌ بِغَیْرِکَ یَسْتَدِلُّ ۔ فَاِنْ وَرَدَ الشِّتَاءُ
فَاَنْتَ کَهْفٌ ۔ وَاِنْ وَرَدَ الْمَصِیْفُ فَاَنْتَ ظِلٌّ ۔ ممشاد دینوری گوید که بخواب بودم
درمسجد فرامن نمودند که خواهی دوستی از دوستان ما ابینی برخیز وبرسر تل توبه شو بیدار شدم
برف آمده بود آنجا رفتم خواص را دیدم مربع نشسته وگرد برگرد وی مقدار سیری سبز تهی از برف
وبا آن همه برف که برسروی آمده بود درعرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت بخدمت فقرا
وقتی کسی ویرا دید دربیابان جبوه زده وبفراغت دل نشسته گفت یا ابا اسحق اینجا چه نشسته
گفت بروای بطال اگر ملوک زمین بدانند که من اینجا درچه حالم به شمشیر برسر من آیند از حسد وقتی
درمسجد نشسته بود برسر سجاده شخصی مشت درم برروی سجاده وی نهاد وی برخاست وسجاده
بیفشاند وآن سیمها درخاک وسنگ ریخت وگفت این نشستگاه به بیش ازین برمن آمده
است آنکس گوید هرگز کسی بعزت ندیدم که چنان کرد وبذل خود که آن سیم برمیچیدم ازین
فضل رازی را درے صدهزار درم میراث رسید آنرا بپاشید چون با خویشتن آمد واز حال
بعلم افتاد ویرا ده درم مانده بود گفت این را در تعلم بکار برم آخر گفت این چه بود که کردم از وجد

با علم افتادم نزدیک ابراهیم خواص رفت از وی پرسید که صدهزار درم میراث یافتم بپاشیدم
ده درم ماند در علم بکار بردم خواص گفت این ترا از آن افتاد که در اول زان شربتے آب خورده
بودے چرا دست بآن بردی تا ترا آخر بآن بگرفتند بعد ازان بوسه بردست وے زد
وگفت فدائے آن دستم که چون تنزل کرد از وجد با علم افتاد یعنی با جهل نیفتاد شخصے از شبلی
پرسید که از دویست درم چند درم زکوٰة باید داد گفت آن تو بگویم یا آن خویش گفت
آن تو کدام ست وآن من کدام گفت ترا از دویست درم پنج درم باید داد ومرا از دویست
دویست وپنج درم گفت این دویست خود دانم آن پنج چیست گفت آن دویست که داری
بدهی وپنج دیگر وام کنی گفت این مذهب کیست گفت مذهب امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه

ابراهیم بن عیسیٰ قدس الله تعالیٰ سرہٗ از اصفهان بوده وصحبت با معروف کرخی
داشته ابراهیم خواص قدس سرہٗ گفته است در بغداد بودم برکنار دجله وضو می ساختم
کسے را دیدم از انجانب دجله برروی آب می آمد روی بر زمین نهادم وگفتم بعزت وجلال
تو که روے برندارم تا این مرد را ندانم ابراهیم بن عیسیٰ را دیدم بیامد ومرا بپاے
جنبانید وگفت هرگاه که خواهی کسے را از اولیاء حق بشناسی بگوی هو الاول والآخر
والظاهر والباطن وهو بکل شئ علیم وفات او در سنه سبع واربعین و
مائتین بوده باصفهان **ابراهیم بن ثابت رحمه الله تعالیٰ** کنیت وی ابو اسحق ست
از مشائخ بغداد بود با جنید صحبت داشته بود وشیخ ابوعبدالرحمن سلمی گفته است که ویرا دیدم
گفتم مرا دعائے کن گفت اختیار تو آنرا که ترا نهاده اند از ازل به از معارضه وقت وهم ویرا
گفتم مرا وصیتے کن گفت کارے مکن که از ان پشیمان شوی وفات وی در سنه تسع وستین
وثلثمایه بود **ابومحمد جریری قدس الله تعالیٰ روحه** از طبقه ثالثه است نام وی احمد بن محمد
بن الحسین وگفته اند حسین بن محمد وگفته اند عبدالله بن یحیی از کبار مشائخ اصحاب جنید بود

وپس از جنید بجای جنید وی را نشاندند از بزرگی وی از علمای مشایخ قوم بود صحبت داشته
بود با سهل عبدالله تستری در سال هیبیر در جنگ قرامطه از تشنگی بمرد سنة اثنی عشرة
وقیل سنة اربع عشرة وثلثمائة درویشی می گوید من آن سال با آن مردمان بودم از دست قرامطه
بجستم چون برفتند باز آمدم نزدیک قافلهٔ شفقت اسلام را تا نگر خسته را آب دهم یا نظاره کنم
تا حال ایشان چیست میان خستگان همی گشتم ابو محمد جریری را رحمه الله دیدم در میان خستگان
افتاده و سال وی از صد درگذشته بود گفتم یا شیخ دعا نکنی تا خدای تعالی این بلا کشف کند
مرا گفت گفتمش مرا جواب داد که آن کنم که من خواهم دردیش گفت که دیگر باره این سخن
با وی گردانیدم مرا گفت ای برادر این وقت دعا نیست این وقت رضا و تسلیم ست
یعنی دعا پیش از نزول بلا باید چون بلا آمد رضا باید داد این بگفت اَلتَّصَوُّفُ عُنْوَةٌ
لَا صُلْحَ تصوف ستیزه است صلح نیاید آنرا بجنگ بستانند به صلح شیخ الاسلام گفت تصوف طلب
به صلح نیاید که آن قهر ست آن تیر بیست چون برق از نور اعظم که از بالا در آید تا بکه اندازند
آنکه طالب آنست از وی گریزانست و آنکه اهل آنست اگرچه گریزانست آن بوی شتابانست هم
شیخ الاسلام گفت که آن جنگ آنست که می گریزی و آن در تو می آویزد نه آنست که دست بوی
میزنی و در دست نمی آید آنکس که این سخن گفته از جاشنی گفته و بعیان بگرفته نه از علم سیکویند از علم
چنین سخن نیاید درویشی ابو محمد جریری را گفت بر بساط انس بودم دری از بسط بر من
بگشادند از مقام خود بلغزیدم و از ان محجوب شدم راه گم کرده خود چون یابم مرا بدر راهی که بآن
رساند دلالت کن ابو محمد بگریست و گفت ای برادر همه باین درد گرفتارند و باین داغ
مبتلا لیکن بر تو بیتی چند بخوانم که بعضی ازین طائفه گفته اند شعر قِفْ بِالدِّيَارِ فَهٰذِهِ

آثَارُهُمْ ❊ تَبْكِي الْاَحِبَّةَ حَسْرَةً وَتَشَوُّقًا ❊ كَمْ قَدْ وَقَفْتُ بِهَا اُسَائِلُ
مُخْبِرًا ❊ عَنْ اَهْلِهَا اَوْ صَادِقًا اَوْ مُشْفِقًا ❊ فَاَجَابَنِي دَاعِي الْهَوٰى فِي رَسْمِهَا
فَارَقْتَ مَنْ تَهْوٰى فَعَزَّ الْمُلْتَقٰى غانم بن سعد رحمه الله تعالی از بغداد بود و با
ابو محمد جریری صحبت داشته بود و در ورع و مجاهده کامل بود وی را پس از وفات بخواب
دیدند گفتند خدای با تو چه کرد گفت بر من رحمت کرد و به بهشت در آورد ندو
بدان معاملتها گفت نے اگر بدان معاملتها باز نگریسته بودمی هما نجا بمدے
غیلان السمرقندی رحمه الله تعالی از کبار مشایخ بود با جنید صحبت داشته
و از وی طریقت گرفته بود و در معارف صاحب سخن بود وی گفته عارف از حق
بحق نگرد و عالم از دلیل بحق و صاحب وجد از هردو مستغنی ست غیلان الموسوس
رحمه الله تعالی وی را غیلان المجنون نیز گفتندی از متقدمان مشایخ عراق بود
در خرابها بودے و با کس ننشستی و از کس چیزے قبول نکردی و کس ندیدی که او چه خوردی
محمد بن الحسین گفت غیلان را دیدم در ویرانهای کوفه از وے پرسیدم که بنده از خطر غفلت
کی رهد گفت آنگاه که بدانچه وی را فرموده اند مشغول باشد و از انچه نهی کرده اند غافل
و در حساب با نفس خود عاقل ابو العباس ابن عطاء رحمه الله تعالی از طبقهٔ ثالثه
است نام وی احمد بن محمد بن سهل بن عطا بن الآدمی ست بغدادی ست از علمای مشایخ
است و از ظریفان صوفیان وی را سخنانے نیکو و زبان فصیح است در معنی قرآن صاحب
تصنیف ست قرآن را تفسیر کرده از اول تا آخر بزبان اشارت شاگرد ابراهیم مارستانی است و از

یاران جنید و ابوسعید خراز ویرا بزرگ میداشت خراز گوید اَلتَّصَوُّفُ خُلُقٌ وَلَیْسَ اَنَا بِہٖ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ اَهْلِہٖ اِلَّا الْجُنَیْدَ و ابن عطا بسبب حلاج کشته شده است در ذو القعده سنه تسع وثلثمایه وقیل سنه احدی عشر وثلثمایه در ایام خلافت القاهر بالله آن وزیر که حلاج را بکشت ابوالعباس را گفت در حلاج چه گوئی گفت تو خود چندان اری که از ان باز نه پردازی سیم مردمان باز ده وزیر گفت تعریض میکنی فرمود تا دندانهای وی یگان یگان میکندند و بسر وی فرو بردند تا کشته شد سُئِلَ ابْنُ الْعَطَا مَا اَفْضَلُ الطَّاعَاتِ قَالَ مُلَاحَظَةُ الْحَقِّ عَلٰی دَوَامِ الْاَوْقَاتِ وی گفته در تفسیر قوله تعالی یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِیْ یُمِیْتُنِیْ عَنِّیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِیْ بِہٖ وهم وے گفته قوله تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَقَالَ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا عَلَی انْفِرَادِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وهم وے گفته اَلْاَدَبُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْحَسَنَاتِ فَقِیْلَ لَہٗ وَمَا مَعْنٰی ذٰلِكَ فَقَالَ اَنْ تُعَامِلَ اللّٰهَ بِالْاَدَبِ سِرًّا وَعَلَانِیَةً فَاِذَا كُنْتَ كَذٰلِكَ كُنْتَ اَدِیْبًا وَاِنْ كُنْتَ اَعْجَمِیًّا اِذَا نَطَقْتَ جَاءَتْ بِكُلِّ مَلِیْحَةٍ وَاِنْ سَكَتَّ جَاءَتْ بِكُلِّ مَلِیْحٍ شیخ الاسلام گفت ادب آنست که با الله تعالی معاملت در گیرے از سر آب و خاک و از رعونت نفس برخیزی نگوئی که من و گردن من گوئی او و توفیق و عنایت او

ابو صالح المزین رحمه الله تعالی از بزرگان روزگار خود بوده با ابن عطا صحبت داشته بوده صاحب خلوت بود و با کس نیامیختی سهل بن عبدالله گفته است که مرا آرزو بود که با ابو صالح

ادب شیخ الاسلام بیان کرد و اذا نطقت جاءت بکل ملیحة وان سکتت جاءت بکل ملیح یعنی شخص باین وجه باید که چون سخن کند سخن وی بغایت بانمک باشد و اگر خاموش شود خاموشی وی بغایت نمکین باشد مقصود آنکه سبب از نطق و سکوت آنکه بموقع باشد در مقام سکوت سکوت کند و در مقام نطق نطق ۱۲

صحبت دارم وقتی در حرم ویرا دیدم و از وے صحبت خواستم گفت ای سهل اگر ابو صالح فردا بمیرد صحبت با که داری گفتم ندانم گفت اکنون همان انکار و از چشم من ناپیدا شد

ابو العباس رزیزی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی گفته که ابو الحسن عباد انے گفته که من و درویشی ببصره آمدیم شش روز بر آمد چیزی نخوردیم روز هفتم شخصے در آمد دو پارهٔ زر آورد یکے مرا داد و دیگے یار مرا من آن خود را بوے دادم تا خوردنے آورد بخوردیم و روی براه نهادیم بکنار دریا رسیدیم آن دیگر پارهٔ زر را بملاح دادیم تا ما را در کشتی نشاند دو روز در کشتی می رفتیم میدیدیم که درویشی در کنجے سر فرو برده چون وقت نماز شدی نماز بگذاردے و باز سر فرو بردی بپیش وے رفتم و گفتم ما یاران توایم اگر چیزی بکار باشد بگوئی گفت چون باشد بگویم گفتم بگوے گفت من فردا نماز پیشین از دنیا بروم شما از ملاح در خواهید تا شما را بکناره برد و اگر ازین جامه من چیزی بوی باید داد بدهید چون بکناره شوید درختستانی بینید در زیر درختے که بزرگترست همه ساز و برگ من نهاده بینید کار مرا بسپارید و آنجا دفن کنید و این مرقع ضایع مکنید برگیرید چون بحله رسید برنائی لطیف و ظریف این مرقع از شما باز خواهد بوے دهید دیگر روز نماز پیشین بکرد و سر در مرقع برد چون بپیش وے شدیم برفته بود ملاح کشتی بکناره برد درختستانی دیدیم و در آنجا درختی بزرگ آنجا شدیم گوری دیدیم کنده و همه اسباب نهاده کار وے بساختیم و دفن کردیم و مرقع برگرفتیم و روی بحله نهادیم برنائے بدیرهٔ ما آمد بران نشان که او داده بود ما را گفت آن ودیعت بیارید گفتیم چنین کنیم گفتیم از بهر خدائے با تو سخنے گوئیم گفت بگوئید گفتیم او که بود و تو که و این چه قصه است گفت او درویشے بود میراثی داشت وارث طلب کرد مرا به او نمودند اکنون شما میراث من بیارید و بروید آن را بوی سپردیم گفت شما اینجا باشید تا من باز آیم از چشم من غائب شد و آن مرقع در پوشید و جامهٔ خود پاک بیرون کرد و گفت این آن شماست دیر رفت و ما در مسجد حله شدیم دو روز آنجا بودیم چیزی فتوح نشد از جملهٔ آن جامه چیزی بیار خود دادم که طعامی بیار تا بخوریم ساعتے شد دیدم که وی می آید و خلقے عظیم در وی آویخته در آمدند و مرا نیز بگرفتند و می کشیدند گفتم آخر چه بوده است باز گوئید گفتند امروز سه روز هست که پسر رئیس حله پیدا نیست و جامهٔ وی با شما می یابیم ما را بردند تا پیش رئیس گفت پسر من

ع رزیزی ... ۱۲

کو که جامهٔ وی باشماست راست بگوئید قصه را از اول تا آخر باز گفتیم وی بگریست وروے
بآسمان کرد وگفت الحمد لله که از صلب من چون اوئی بود که تراشا کیست شیخ الاسلام گفت
همه خلق زنده از مرده میراث برند بگر این طائفه که مرده از زنده میراث برند وگفت
هیچکس با پیرے از خداوندان ولایت صحبت ندارد بصدق که نه چون ازبرود از احوال
ولایت وے چیزے میراث برد **ابو العباس نهاوندی قدس الله روحه** از طبقهٔ خامسه
است نام وی احمد بن محمد ست صحبت داشته با یوسف بن الحسین وعبد الله خراز وجریرے
وابن عطا ورویم را دیده نیکو طریقت بود با استقامت به نیشاپور آمد وآنجا مدتی اقامت
کرد ومردم را موعظت میکرد بزبانی معرفت بخوبتر من بیانے بعد ازان از نیشاپور به ترمذ آمد
خواجه محمد حامد شاگرد ابوبکر وراق بپذیرهٔ وے آمد وبوسه بر رکاب وی داد شاگرد آنرا خوش نیامد
ویرا گفتند که چرا آن کردی گفت من شنیده ام که او خداوند مرا نیکو می ستاید واز
ترمذ بسمرقند رفت وآنجا برفت از دنیا از اربعین وثلثمائة ابو العباس را گفتند که خدا را
بچه شناختی گفت بآنکه نشناختم یعنی بعجز معترفم دهم وے گفته اَدْنیَ الذِّکْرِ اَنْ
یُنْسِیَ مَا دُوْنَهٗ وَنِهَایَةُ الذِّکْرِ اَنْ یَّغِیْبَ الذَّاکِرُ فِی الذِّکْرِ عَنِ الذِّکْرِ
وَیَسْتَغْرِقَ بِمَذْکُوْرِهٖ عَنِ الرُّجُوْعِ اِلٰی مَقَامِ الذِّکْرِ وَهٰذَا حَالُ فَنَاءِ
الْفَنَاءِ **ابو العباس احمد بن یحیی الشیرازی رحمه الله** استاد شیخ ابو عبد الله
خفیف است شیخ ابو عبد الله خفیف گفته که من چنان متحققی در وجد ندیدم سکر تمام داشت
چون بصحرا رفتی با شیر بازی کردی جنید ورویم وسهل عبد الله را دریافته بود شیخ ابو عبد الله
گفته که شبے با شیخ احمد یحیی بودم وبا ما کودکے بود از اصحاب وی که خوابے انجانهٔ خود بایست
رفت وزمستان بود وآتشے عظیم برافروخته بودند واحمد یحیی برپای بود ووقت وے
خوش شده بود در سماع بعضے اصحاب گفتند کیست که فلان کودک را نجانهٔ وے رساند
هیچکس جواب نداد احمد بن یحیی دو اخگر بزرگ برکف خود گرفت وآستین بآن فرو گذاشت

وکودک را گفت برخیز وویرا بدر خانهٔ وے رسانید وبار وشنائی آن اخگر را از بالاے جامه
وے میدیدیم آن کودک در خانهٔ خود در آمدی آن دو اخگر را از دست بینداخت انگشت
شده بود بعد ازان بمسجد در آمد ونماز می کرد تا بانگ نماز بامداد گفتند **ابو العباس باوردی**
رحمه الله تعالی وی بزرگ بوده شبلی را دیده بود وی به نیشاپور بوده وشیخ ابوبکر طمستانی نیز
به نیشاپور بوده وشبلی را دیده هر دو گفته اند که شبلی صاحب حال بوده ذره از توحید نداشته
شیخ الاسلام گفت چنان ست که ایشان گفته اند شبلی در توحید سخن مدعیانه می گوید نه متمکنانه
ابو العباس بردعی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن محمد بن هارون البردعی الصوفی ست
از شیخ ابوبکر طاهر ابهری ومرتعش حکایت کند میگوید که مرتعش گفت هر که دیدار وی ترا منفعت
نکند سخن وے ترا نیز منفعت نرساند وهم وے گفته که ابوبکر طاهر ابهری گفت لَا یَصْلُحُ
الْکَلَامُ اِلَّا لِرَجُلٍ اِذَا سَکَتَ خَافَ الْعُقُوْبَةَ بِسُکُوْتِهٖ **ابو العباس**
سیّاری قدس الله سره از طبقهٔ خامسه است نام وی قاسم بن القاسم المهدی ست
دختر زادهٔ احمد بن سیار است از اهل مرو ست شیخ ایشان ست شاگرد ابوبکر واسطی
وعالم بوده بحقائق احوال وفقیه بوده وحدیث بسیار داشته ویرا از پدر میراث بسیار مانده جمله
بداده دو تار موی حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بخرید خداوند تعالی ببرکات آن موے
ویرا توبه داد وبصحبت ابوبکر واسطی افتاد ودرجه رسید که امام صنفی از متصوفه شد که ایشان را
سیاریه خوانند وچون از دنیا می رفت وصیت کرد تا آن موها را در دهان وے نهادند
وقبر وی در مرو ست ومردمان بحاجت خواستن آنجا شدندی وکفایت مهمات طلبیدے
ومجرب بوده در سنه اثنین واربعین وثلثمائة (۳۴۲) برفته از دنیا وے گفته اَلتَّوْحِیْدُ اَنْ لَّا یَخْطُرَ
بِقَلْبِکَ مَا دُوْنَهٗ توحید آن بود که دون حق را به نزدیک تو خطر نباشد وخاطر مخلوقات را
بر دل تو گذر نه وهم وے گفته که واسطی را بدر مرگ گفتند ما را وصیتی کن گفت اِحْفَظُوْا
مُرَادَ اللّٰهِ فِیْکُمْ **عبد الواحد بن علی السیاری رحمه الله** وے خواهر زادهٔ

ابو العباس ست و شاگرد وی سرای خود را در مرو بر صوفیان وقف کرد سبب آن بود که
دعوی کرد صوفیان را و صوفیان رقص می کردند یکی در رقص بهوا بر شد و ناپدید گشت و هرگز پیدا نیامد و سنة
خمس و سبعین و ثلثمائة برفته از دنیا وی گفته که شنیدم از خال خود ابو العباس که میگفت اگر روزگاری
بودی که در خانها بجای قرآن بیتی از شعر خواندندی این بیت بودی شعر اتمنی
على الزمان محالا ان ترى مقلتاى طلعة حر ابو العباس بن السهروردی
رحمه الله نام وی احمد است بمکه بوده با مشایخ وقت چون سیروانی و غیر او صحبت داشته
وی گفته که بمنا بودم روز عید اضحی جمعی انبوه نشسته بودند و شیخ سیروانی حاضر بود قوال چیزی
برخواند سیروانی برخاست گریان و برفت قوم گفتند آن چه بود که کرد چه افتاد مگر بر سماع منکر شد
شیخ ابو الحسین سرکی حاضر بود گفت با خدای عهد کردم که اگر وی بر سماع منکر شده باشد
من هرگز بسماع ننشینم شیخ ابو العباس سهروردی گفت من با تو موافقم دیگر روز این هر دو تن
برخاستند جمعی دیگر از مشایخ بسلام سیروانی شدند خواستند که از ان چیزی گویند وی گفت
روزگاری من بر ریگ می خفتم دست خود بالین میکردم و نشان سنگ بر پهلوی من بود
بسماع می نشستم اکنون بر فرش می نشینم و شما چنان سوخته اید مرا کی حلال بود که با شما در سماع نشینم

ابو العباس نهاوندی رحمه الله شیخ الاسلام ویرا از طبقه سادسه داشته نام وی احمد
ابن محمد بن فضل ست شاگرد جعفر خلدی ست پیر شیخ عمو و شیخ ابو العباس ویرا عمو نام کرده بود و عمو سالار بود
شیخ الاسلام گفت که عباس فقیر بود پیر مرا گفت ابو العباس نهاوندی گفت که هر که ازین علم
سخن گوید که الله تعالی نه حجت او بود الله تعالی خصم او بود شیخ الاسلام گفت که سخن گفتن

از حق سه است سخن گفتن از ذات او و سمع در ان اسناد یعنی شنیده از کتاب و سنت و سخن گفتن
از دین او و کتاب و سنت و اجماع و آثار صحابه در ان اسناد و سخن گفتن سه است از حجت او هر که
ازین سخن گوید که الله تعالی نه حجت او بود مگر سمع وی بود که با وی شنود و بصر او بود که با وی بیند الله
تعالی خصم او بود شیخ الاسلام گفت که نهاوندی گفت که آنان که خداوندان همت اند اگر دست چپ
ایشان ایشان را از و مشغول دارد بدست راست دست چپ خود ببرند و هم شیخ الاسلام گفت
که شخصی بود لفظ فروش نهاوندی و فقرا در دنیا از وی می آسودند آخر ویرا مهجور کردند
از وی چیزی نمی ستدند نهاوندی را از ان پرسیدند گفتند وی خرسند شد با آنکه ببرکت
درویشان مال وی می افزاید مال وی بر فقرای حرام شد نهاوندی گفته که در ابتدا که
مرا ورد این کار بگرفت دوازده سال سر بگریبان فرو بردم تا یک گوشه دل من بمن نمودند
و هم وی گفته که همه عالم در آرزوی آنند که حق تعالی یک ساعت ایشان را بود و من در آرزوی آنم که
حق تعالی یک ساعت مرا بمن دهد تا من ببینم که خود چه چیزم و کجایم و در سخنان شیخ ابو سعید
ابو الخیر مذکور ست که اصل این حدیث آن باشد که مرا با دبار نگذارد و رسول صلی الله علیه و سلم گفتی
اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین ولا اقل من ذلک
از آن پیر زن را دیدم هر دو که سخنان استاد ابو علی دقاق شنیده بود و میرفت و می گفت گفته اند
ما را طرفة العینی بما باز نگذار من خود دعا می کنم و زاری که یارب مرا خود طرفة العینی بمن باز گذار تا خود
بدانم که کجا ایستاده ام و هم نهاوندی گفته که با خدای تعالی بسیار نشیند و با خلق اندک ترسائی شنید که
در میان مسلمانان اصحاب فراست می باشند بخانقاه شیخ ابو العباس قصاب در آمد شیخ گفت بیگانه
در کوی آشنا چه کار دارد ترسا باز گشت و گفت یکی معلوم شد از آنجا عزم خانقاه شیخ ابو العباس
نهاوندی کرد چون بآنجا رسید در آمد شیخ هیچ نگفت چهار ماه با ایشان وضو می ساخت و نماز می کرد
بعد از چهار ماه پای افزار در پای کرد که برود شیخ فرمود که جوانمردی نبود که چون حق نان و نمک
افتاد بیگانه بیائی و بیگانه بروی ترسا مسلمان شد و آنجا مقام کرد بعد از شیخ بجای شیخ بنشست
اخی فرج زنجانی رحمه الله تعالی وی مرید شیخ ابو العباس نهاوندی است و در چهارشنبه غره
رجب سنة سبع و خمسین و اربعمائة از دنیا برفته است و قبر وی در زنجان است می گویند پیر اگر به بودی که هر گاه که

جمعی مهمانان بخانقاه شیخ توجه کردندی آن گربه بعدد هر یک از ایشان بانگی کردی خادم خانقاه بهر بانگی یک کاسه آب در دیگ ریختی یک روز عدد مهمانان بر عدد بانگهای وی بیکی زیادت بود تعجب کردند آن گربه بمیان آن جماعت درآمد و یک یک را بوی کردن گرفت و بر یکی از ایشان بول کرد چون تفحص کردند وی از دین بیگانه بود گویند که روزی خادم مطبخ قدری شیر در دیگ کرده بود که برای اصحاب شیربرنج پزد ماری سیاه از دودگزار در دیگ افتاد آن گربه آنرا دید گرد دیگ می گشت و بانگ می کرد و اضطراب می نمود خادم چون از آن معنی غافل بود ویرا زجر میکرد و دورمی انداخت چون خادم هیچ نوع متنبه نگشت گربه خودرا در دیگ انداخت و بمرد چون شیربرنج را بریختند ماری سیاه از انجا ظاهر شد شیخ فرمود که آن گربه خودرا فدای درویشان کرد ویرا در قبر کنید و زیارتی کنیدی گویند که حالا قبر وی ظاهرست و مردم زیارت آن می کنند **ابو العباس نسائی رحمه الله تعالی** نام وی احمد بن محمد زکریاست باصل از نسا بود و بمصر نشستی شیخ الاسلام گفت عباس فقیر هروی ویرا بمصر دیده بود شیخ عمو بمکه شیخ الاسلام گفت که عباس مرا گفتی که همواره بر در سرای وی اسپان دستوران بودی که بزیارت وی آمدندی وقتی مرا بر در فرستاد که اسپان دستوران نگاه وار بر دل من گذشت که نیک کاری بدست آوردم از خراسان بمصر آمدم که ستوربانی کنم من خود انجا فراغتی داشتم در ساعت کسی آمد که شیخ ترا میخواند در شدم گفت هروی هنوز در گور نشده ای زود بود که در صدر نشینی و بر در سرای تو ستوران بار دارند و ترا کسی باید که آن نگاه دارد شیخ الاسلام گفت آنچنان بود که آن شیخ گفت همواره بر در سرای عباس ستوران بودی که سلطانیان آمدندی بوی **ابو العباس سُریج رحمه الله تعالی** نام وی احمد بن عمران بن سریج است در سنه خمس وثلثمایه برفته از دنیا ویرا شافعی کهین میخوانند از بزرگی وی و فقیه عراق بود در بغداد بوده و جنید را دیده وصحبت داشته و وقتی که سخن گفتی در اصول و فروع بکلامی که حاضران را شگفت آمدی گفتی که میدانید که مرا این سخن از کجاست از برکت مجالست ابو القاسم جنیدست رحمه الله عبد العزیز بحرانی بکنار مجلس ابو العباس سریج شد و از وی از ین طریقه سوالی کرد جوابی نیکو شنید نعره بزد و از هوش بشد چون بهوش آمد ابو العباس

گفت که من روزگاری با پیر شما جنید قدس سره بوده ام وصحبت داشته ام اکنون این فقها مرا مشغول کرده اند اگر چنانچه شما خواهید روزی تعیین کنم که خاصه شما را سخن گویم از ین باب شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که پیش از انکه ابن سُریج بشیراز آید اصحاب علم صوفیه را همه جهال اعتقاد کرده بودند چون وی بشیراز آمد و بیان مرتبه و مقام ایشان کرد و بزبان ایشان سخن گفت و بفضل ایشان گواهی داد و بارها در مجالس علما گفت که والله ما آدمی نشنیدیم مگر بواسطهٔ صحبت ایشان و ادب نیاموختیم مگر از ایشان آن زمان علمای صوفیه را بشناختند و ایشان را بزرگ داشتند **ابو العباس حمزة بن محمد قدس الله سره** از مقدمان مشائخ هرات ست در ورع کامل بوده مستجاب الدعوة و سخاوتی عظیم داشته و رفیق احمد حنبل بوده و مذهب احمد بهرات وی آورده و صحبت با ابراهیم شنبه رحمه الله داشته وی گفته هر کرا صحبت اولیا و مشائخ مهذب نکند هیچ پند مهذب نشود و وفات او در سنه احدی واربعین ومائتین بوده **حسین بن منصور الحلاج البیضاوی قدس الله سره** از طبقهٔ ثالثه است کنیت او ابو المغیث ست از بیضا بوده که شهریست از شهرهای فارس وی نه حلاج بود روزی بدکان حلاجی بود که دوست وی بود ویرا بکاری فرستاد گفت من روزگاری ببردم بانگشت اشارت کرد پنبه از یکسو شد و پنبه دانه از یکسو ویرا حلاج نام کردند بواسطه در عراق می بوده و با جنید و نوری صحبت داشته و شاگرد عمرو بن عثمان مکی است مشائخ در کار وی مختلف بوده اند بیشتر ویرا رد کرده اند مگر چند تن ابو العباس عطا و شبلی و شیخ ابو عبد الله خفیف و شیخ ابو القاسم نصیر آبادی و ابو العباس سریج بکشتن وی رضا نداد و فتوی ننوشت گفت نمیدانم که او چه می گوید و در کتاب کشف المحجوب ست که جملهٔ متاخران قدس الله تعالی ارواحهم اورا قبول کرده اند و هجران بعضی از متقدمان قدس الله ارواحهم نه بمعنی طعن اندر دین وی بود مهجور معاملت مهجور اصل نباشد و از متاخران سلطان طریقت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره فرموده است که حسین منصور حلاج قدس الله روحه در علو حال ست در عهد وی در مشرق و مغرب کس چو او نبوده شیخ الاسلام گفت که من ویرا نپذیرم موافقت مشائخ را و رعایت شرع و علم را و در نکنم شما نیز چنان کنید و ویرا موقوف گزارید و آنرا که ویرا بپذیرد دوست دارم از انکه رد کند ابو عبد الله خفیف ویرا گفته است که امام ربانی شیخ الاسلام گفت که وی امام ست اما با هر کسی بگفت و بر ضعفا

حمل کرد و رعایت شریعت نکرد انچه افتاد ویرا بسبب آن افتاد و با آن همه دعوی هر شبانه روزی
هزار رکعت نماز می کرد و آن شب که روز آن کشته شد پانصد رکعت نماز گزارده بود و شیخ الاسلام
گفت که ویرا بسبب مسئلهٔ الهام بکشتند و دران جور بود بروی که گفتند اینکه وے
مے گوید پیغمبریست و نه چنان بود شبلی زیر دار وے باز ایستاد و گفت اَوَ لَمْ
نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِيْنَ آن قاضی که بکشتن او حکم کرده بود گفت او دعوی پیغمبری می کرد
واین دعوی خدائی می کند شبلی گفت من همان می گویم که او می گفت لیکن دیوانگی مرا برهاند
وعقل ویرا در افگند وقتی درسرای جنید بزد گفت کیست گفت حق جنید گفت نه حقی بلکه
بحقی اَيُّ خَشَبَةٍ تُفْسِدُهَا یعنی کدام چوب وار است که تو چوب بکنند وانچه ویرا افتاد بدعای
استاد وی بود عمرو بن عثمان مکی که جزوے تصنیف کرده بود در توحید و علم صوفیان وی آنهارا
پنهان برگرفت و آشکارا کرد و با خلق نمود سخن باریک بود در نیافتند بروی منکر شدند
مهجور ساختند وی بر حلاج نفرین کرد و گفت الٰهی کسی بر وی گمار که دست و پاے او ببرد
و چشم برکند و بردار کند و آن همه واقع شد بدعای استاد وی عبد الملک اسکاف
رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام گفت که عبد الملک اسکاف شاگرد منصور حلاج ست و صد
و بیست سال عمر وی بود با شریف حمزه عقیلی مے بود در بلخ وی و پدر من دبیر فارسی و ابو الحسن
طبری و ابو القاسم حنانه همه یاران شریف حمزه بودند و شریف حمزه پدر مرا از همه مرید داشت
پدر من گفت که عبد الملک اسکاف گفت که وقتی حلاج را گفتم که ای شیخ عارف که باشد
گفت عارف آن باشد که روز سه شنبه شش روز مانده باشد از ماه ذو القعده سنه تسع و ثلثمائة
ویرا بباب الطاق برند ببغداد و دست و پای وی ببرند و چشم وے برکنند و نگونسار

بردار کنند و بسوزانند و خاک وی بر باد دهند عبد الملک گفت چشم بنهادم آن وی بود و آن
همه که گفته بود با وی بکردند شیخ الاسلام گفت ندانم که ادمی دانست که آن ویرا خواهد بود یا خود
چنان میگفت آن خود ویرا بود ویرا شاگردے بود ویرا هیکل نام او را هم با دست کشتند ویرا
شاگرد الحسین نام کردند و ابو العباس عطار را هم بسبب وی بکشتند ابراهیم بن فاتک
و قیل احمد بن فاتک رحمه الله کنیت وی ابو الفاتک ست بغدادی ست با جنید
و نوری صحبت داشته وَ كَانَ الْجُنَيْدُ يُكْرِمُهُ وے نیز شاگرد حلاج بود و منسوب بوی گوید
که آن شب که ویرا بردار کردند الله تعالیٰ را بخواب دیدم گفتم خداوندا این چه بود که با حسین
کردی بندهٔ خود گفت سر خود بروی آشکارا کردم با خلق باز گفت ویرا عطائی دادم رعنا گشت
خلق را با خود خواند شیخ الاسلام گفت که آن کشتن حلاج را نقص ست نه کرامت اگر وے
تمام بودی ویرا آن نیفتادی سخن با اهل باید گفت تا سر او آشکارا نشود چون با نا اهل
گوے بروی حمل کرده باشی و ترا ازان گزند و عقوبت رسد و نیز شیخ الاسلام گفت وے
درانچه می گفت ناتمام بود اگر وے دران تمام بودی آن سخن مقام و نفس و زندگانی وی بودے
بروی کسی منکر نگشتی چیزی در می بایست وقت گفتن نبود و محرم نبود من سخن مے گویم
از انکه وے می گفت و عامه می باشند اما انکار نے آرند و آن سخن پوشیده مے ماند
زیرا که هر که اهل آن نبود خود در نیابد شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که بحیلهٔ بسیار در زندان
شدم سرائے نیکو دیدم فرشے نیکو و مجلسے نیکو ریسمانے بسته و منشفهٔ بران افگنده و غلامے
نیکو روے ایستاده غلام را گفتم که شیخ کجاست گفت در سقایه گفتم چند گاه ست که خدمت
شیخ می کنی گفت هجده ماه گفتم درین زندان چه می کند گفت با سیزده من بند آهنی هر روز
هزار رکعت نماز نافله میکند آنکه گفت این درهای خانها که می بینی در هر یکی زندانی ست
دزدے یا خونی پیش ایشان می رود و ایشان را نصیحت می کند و سیلت و موی

ایشان می چنید گفتم چه می خورد گفت هر روز خوانی با الوان طعام پیش ادمی آوریم ساعتے
در همه نگاه می کند انگاه سر انگشت بران می زند و زمزمه می کند و ازان هیچ نخورد انگاه از پیش
او بر می گیریم درین سخن بودیم که از سقایه بیرون آمد باروی نیکو و قامتے نیکو صوفے سفید پوشیده
و فوطه زطی سبز بر سر بسته بطرف صفه بر آمد مرا گفت ای جوان از کجائی گفتم از پارس گفت
از کدام شهر گفتم از شیراز خبر مشائخ از من پرسید تا بحدیث ابو العباس عطا رسیدم گفت اگر ویرا
ببینی بگوی زنهار آن رقعهار انگاه دار دیگر گفت پیش من چون آمدی گفتم بمعرفت بعضے از
لشکریان پارس درین سخن بودیم که میر زندان در آمد و زمین خدمت بوسید و بنشست گفت تراچیست
گفت دشمنان مرا پیش خلیفه غمز کرده اند که یکی از بزرگان را رها کرده و ده هزار دینار ستده و یکی از
عامه بجای وی نشانده درین ساعت مرا می برند که بکشند گفت برو والسلام چون وی برفت شیخ
در میان سرای بزانو نشست و دستها باسمان بر داشت و سر در پیش انداخت بانگشت سبابه اشارت میکرد
ناگاه بگریست چندانی که از آب چشمش زمین تر شد مدهوش گشت و روی بر زمین نهاد ناگاه امیر زندان آمد
وے باز نشست گفت چه بود ترا گفت مرا آزاد کرد گفت حال چون شد گفت مرا چون پیش خلیفه بردند
گفت تا باین ساعت بر سر آن بودم که ترا حالی بکشم درین ساعت دلم با تو خوش شد برو که عفو کردم پس
شیخ خواست که روی خویش پاک کند از وی تا آن ریسمان که منشفه بران بود بیست گز بود دست فراز کرد
و منشفه بر داشت ندانم که دستش دراز شد یا منشفه پیش وی آمد انگاه بیرون آمدم و پیش ابن عطا رفتم
و پیغام بگذاردم گفت اگر ویرا ببینی بگو اگر مرا بگزارند شبی با هفتاد مرید بر کوه دار به بیت المقدس در آمد
و دران وقت قندیلها را نشانده بودند رهبانان را گفت این قندیلها را کی برافروزند گفتند سحرگاه
گفت تا سحر دیر بود بانگشت سبابه اشارت کرد و گفت الله نوری از انگشتش بیرون آمد و چهارصد
قندیل بآن نور برافروخت و آن نور بانگشتش باز آمد رهبانان گفتند تو بر کدام ملتی
گفت بر ملت حنفیان کمتر حنفی ام از امت محمد صلی الله علیه و آله وسلم انگه رهبانان را
گفت کدام دوست تر میدارید نشستن من پیش شما یا رفتن گفتند حکم تراست گفت یارانم
گرسنه اند و بی نفقه سیزده هزار درم پیش شیخ آوردند هنوز صبح بر نیامده بود که جمله را صرف کرد
انگه بیرون رفت شخصی طوطی داشت بمرد حلاج گفت خواهی که ویرا زنده کنم گفت خواهم اشارت کرد

بانگشت وے برخاست زنده ویرا پرسیدند که توحید چیست گفت إِفْرَادُ الْقِدَمِ عَنِ
الْحَدَثِ شیخ الاسلام گفت دانی که توحید صوفیان چیست نَفْيُ الْحَدَثِ وَإِقَامَةُ
الْأَزَلِ فارس بن عیسی البغدادی رحمه الله تعالی کنیت وی ابو القاسم ست از دلفاے
حسین منصور حلاج ست وَكَانَ فَارِسُ الْبَغْدَادِيُّ رَحِمَهُ اللهُ مِنْ مُتَكَلِّمِي مَشَايِخِ الْقَوْمِ
الْمُدَقِّقِينَ فِي الْعِبَارَاتِ لَهُ كَلَامٌ حَسَنٌ فِي الْأَحْوَالِ وَالْإِشَارَاتِ بخراسان آمد
و از آنجا بسمرقند رفت و اقامت کرد تا از دنیا برفت و معاصر شیخ علم الهدی ابو منصور ماتریدی
بوده است و توفی الشیخ ابو منصور سنة خمس و ثلثین و ثلثمائة و فارس رحمه الله معاصر شیخ ابو القاسم
حکیم سمرقندی نیز بوده است وَقَدْ مَرَّ تَارِيخُ وَفَاتِهِ و شیخ ابو المنصور و شیخ ابو القاسم در صحبت
یکدیگر بوده و طریق مصاحبت پیموده اند تا آن زمان که مرگ ایشان را از هم جدا ساخته و
سنگ تفرقه درمیان انداخته و فارس بغدادی مقبول همه بوده است تصحیح حال وے کرده اند
و سخنان ویرا در مصنفات خود آورده اند شیخ عارف ابو بکر بن اسحق الکلاباذی النجاری
رحمه الله در کتب خود سخنان بی واسطه از وی بسیار روایت کرده و شیخ ابو عبد الرحمن السلمی و امام
قشیری بیک واسطه یا بیشتر و غیر ایشان نیز از وی بسیار روایات کرده اند فارس گوید
که حلاج را پرسیدم که مرید کیست گفت هُوَ الرَّامِي بِأَوَّلِ قَصْدِهِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ فَلَا يُعَرِّجُ
حَتَّى يَصِلَ مرید آنست که از نخست نشانهٔ قصد خود الله تعالی را سازد و تا بوے نرسد
بهیچ چیز نیارامد و بهیچکس نپردازد و هم وے گفته خَاطِرُ الْحَقِّ هُوَ الَّذِي
لَا يُعَارِضُهُ شَيْءٌ شیخ الاسلام گفت که بر حلاج سخنهاے دروغ گویند و
کلمات نامفهوم و ناراست بندند و کتابهاے مجهول و حیل بوے منسوب
دارند و انچه درست شود از وے پیدا بود و شعرے فصیح بود و انشد لنا الحلاج
رَحِمَهُ اللهُ ؎ أَنْتَ بَيْنَ الشِّغَافِ وَالْقَلْبِ تَجْرِي ✤ مِثْلَ جَرْيِ
الدُّمُوعِ فِي الْأَجْفَانِ ✤ وَتَحِلُّ الضَّمِيرَ جَوْفَ فُؤَادِي ✤ كَحُلُولِ الْأَرْوَاحِ
فِي الْأَبْدَانِ ✤ لَيْسَ مِنْ سَاكِنٍ تَحَرَّكَ إِلَّا ✤ أَنْتَ حَرَّكْتَهُ خَفِيُّ الْمَكَانِ

دی روانی بچو روانی اشک در میان پلکها ۱۲ ۸ و تحل الضمیر الخ و فرود آمدی در ضمیر یعنی میان دل من بچون فرود آمدن جانها در
تنها ۱۲ ۹ لیس من ساکن الخ یعنی هیچ ساکن نجنبید در مکان پوشیده از نظر مردم مگر آنکه تو ویرا بجنبانی ۱۲ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

یا هِلَالًا بَدَا لِأَرْبَعِ عَشْرٍ لِثَمَانٍ وَأَرْبَعٍ وَاثْنَانِ **احمد بن الحسین بن منصور الحلاج رحمه الله** شیخ الاسلام گفت که از ابوعبدالله باکو شنیدم که گفت از احمد پسر حسین منصور شنیدم بنجند که پسین شب پدر خود را گفتم که مرا وصیتی کن گفت نفس خود را در شغلی افگن پیش از انکه ترا در شغلی افگند گفتم ای پدر چیزی بیفزای گفت وقتی که همه عالم در خدمت تو کوشند تو در چیزی کوش که ذره از ان به و مه بود از عمل ثقلین یعنی شیخ الاسلام گفت که ثقلین جن و انس بود پسر گفت آن چیست گفت معرفت **ابو منصور کاو کلاه رحمه الله** شیخ الاسلام گفت که شیخ ابومنصور کاو کلاه بسرخس از مشایخ اهل ملامت بوده وقتی فارغ بود که یاران وی بسفر شده بودند وی در حایطی شد از آن کسی و چاه فراکندن گرفت تا به آب رساند چون تمام شد بر آمد و پهلوی آن دیگری می کند و بار آن در چاه پیشینه میکرد چون آن تمام شد چاه دیگر کندن گرفت یکی ویرا گفت دیوانه نه و مزدور نه این چرا می کنی گفت نفس خود را در شغلی می کنم پیش از انکه مرا در شغلی افگند و مشایخ ازین باب کرده اند ابوعبدالله دینوری در دریا بماند مرقع خود را بریدن و دوختن گرفت تا بکلاهی باز آورد **ابو عمرو الدمشقی قدس الله تعالی سره** از طبقهٔ ثالثه است یگانهٔ مشایخ شام بوده است و از اجلهٔ ایشان و صحبت داشته بود با ابوعبدالله جلا و اصحاب ذوالنون در سنه عشرین و ثلثمایه برفته از دنیا وی گفته چنانکه فریضه است بر پیغمبران اظهار آیات و معجزات همچنان فریضه است بر اولیا پنهان داشتن کرامات تا خلق در فتنه نیفتند و هم وی گفته اَلتَّصَوُّفُ رُؤْيَةُ الْكَوْنِ بِعَيْنِ النَّقْصِ بَلْ غَضُّ الطَّرْفِ عَنْ كُلِّ نَاقِصٍ بِمُشَاهَدَةِ مَنْ هُوَ مُنَزَّهٌ عَنْ كُلِّ نَقْصٍ و هم وی گفته عَلَامَةُ قَسَاوَةِ الْقَلْبِ اَنْ يَكِلَ اللّٰهُ الْعَبْدَ اِلٰى تَدْبِيرِهِ فَيَأْلَفُهُ وَلَا يَسْأَلُهُ حُسْنَ الْكَلَاءَةِ وَالرِّعَايَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اكْلَأْنِي كَلَاءَةَ الطِّفْلِ الْوَلِيدِ و هم وی گفته

عـ۵ چنانچه کشتن منصور بواسطه مسئله النام ۱۲ ع

اِذَا صَفَتِ الْاَرْوَاحُ بِالْقُرْبِ اَشْرَقَتْ عَلَى الْهَيَاكِلِ اَنْوَارُ الْمُوَافَقَاتِ **محمد بن حامد الترمذی رحمه الله تعالی** از طبقهٔ ثانیه است کنیت وی ابوبکر است از جوانمردان مشایخ خراسان ست احمد خضرویه را دیده بود و غیر او را نیز و پسر وی ابونصر محمد بن محمد بن حامد یکی از فتیان خراسان بوده محمد بن حامد گفته است سرمایهٔ تو دل تست و وقت تو چون مشغول کنی دل خود را بهر ظن و گمان که در خاطر تو آید ضایع کنی اوقات خود را با نچه نباید و نشاید پس کی سود تواند کرد آنکه سرمایه بزیان آورد شیخ الاسلام گفت که صوفی دل است و وقت و زندگانی اگر از صوفی وقت و دل و زندگانی برود چه بماند و هم وی گفته چون وقتی از اوقات تو سالم گردد از آفت غفلت غیور باش بران وقت از انکه چیزی که مخالف آن باشد بیش گیری که آن علامت ناراستی باطن ست و هم وی گفته اَلْاِنْسَانُ فِي خَلْقِهِ اَحْسَنُ مِنْهُ فِي جَدِيدِ غَيْرِهِ **عبدالله بن محمد الخراز رحمه الله تعالی** از طبقهٔ ثالثه است از کبار مشایخ ری بوده است کنیت او ابومحمد ست سالها بمکه مجاورت کرده با ورع بود و حق گوینده بیباک و غالب قوت ناک با شیخ ابوعمران کبیر صحبت داشته و ابوحفص حداد را دیده بود و اصحاب بایزید وی را بزرگ میداشته اند مَاتَ قَبْلَ الْعِشْرِيْنَ وَثَلَثَمِائَةٍ وی گفته اَلْجُوْعُ طَعَامُ الزَّاهِدِيْنَ وَالذِّكْرُ طَعَامُ الْعَارِفِيْنَ و هم وی گفته صِيَانَةُ الْاَسْرَارِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلَى الْاَغْيَارِ مِنْ عَلَامَاتِ الْاِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى و هم وی گفته اَلْعُبُوْدِيَّةُ الظَّاهِرَةُ وَالْحُرِّيَّةُ الْبَاطِنَةُ مِنْ اَخْلَاقِ الْكِرَامِ یوسف بن الحسین گفته است که من مثل عبدالله ندیده ام و عبدالله هم مثل خود ندیده دقی گوید عبدالله خراز در مکه بود میگفت

دانستی ما نتوانستیم قرار نداشت چون از مجلس برخاست پیری از آنان که باوی بودند گفت
می خواهید که چیزی از فتوت شیخ خود با شما بگویم گفتیم آری گفت با بلیت کس از مریدان
خود که عزیمت مکه داشتند از پی وی بیرون آمد چون بمنزلی رسیدند که تا مکه هجده میل
مانده بود گفت با اصحاب استودعکم الله گفتند ای استاد کجا می روی و میان تو
و مکه اندکی مانده است گفت من از پی شما تا اینجا به نیت مشایعت شما آمده ام تا باینجا
خاطر من بهمراهی شما خوش بود اکنون بدر باز میگردم و از اینجا نیت حج می کنم و لیکن شما را کم
انشاء الله تعالی و از آن وقت تا موسم حج پنج ماه مانده بود **بنان بن محمد الحمال قدس الله**
سره از طبقه ثالثه است و اصلی الاصل است اما بمصر نشستی و از آنجا برفته از دنیا در رمضان
سنه ست عشرة و ثلثمائة از کبار مشایخ مصر است **وکان من القائلین بالحق والامرین**
بالمعروف وله المقامات المشهورة والکرامات المذکورة با جنید
و با آن مشایخ که در آن وقت بودند صحبت داشته و از استادان ابوالحسین نوری بوده
شیخ الاسلام گفت که وی نه حمال بود که وی امام بود وقتی احتساب کرده بود برادر خانه
پیش شیر انداختند شیر وی را بوی میکرد و می لیسید چون وی را بیرون آوردند گفتند آن وقت
که شیر ترا بوی می کرد و می لیسید در دل تو چه بود گفت فکرت می کردم در خلافی که علما را در
آب دهان سباع کرده اند وی را پرسیدند از بزرگترین احوال صوفیان گفت **الثقة**
بالمضمون والقیام بالاوامر ومراعاة السر والتخلی من الکونین
بالتشبث بالحق تعالی وی گفته که در مکه بودم نشسته و نزدیک من جوانی بود شخصی
کیسه در آنجا درمی چند پیش وی نهاد گفت مرا این حاجت نیست آن شخص گفت بر مسکینان
و فقیران قسمت کن چنان کرد و شبانگاه وی را دیدم که در وادی برای خود چیزی می جست گفتم
کاشکی برای خود از آن درمها چیزی نگاه میداشتی گفت نمیدانستم که تا این زمان

خواهم زیست و هم وی گفته که چند گاه چیزی نیافتم که قوت خود بسازم و کار من بحد ضرورت
رسید دیدم که در راه قطعه زر افتاده است خواستم که بردارم باز گفتم لقطه ایست بگذاشتم
باز یاد کردم حدیثی را که روایت کرده اند از حضرت رسول صلی الله علیه وسلم لو کانت
الدنیا دما عبیطا لکان قوت المسلم منها حلالا پس آنرا برداشتم
در دهان خود نهادم و میرفتم دیدم که جماعتی کودکان حلقه زده اند و یکی از ایشان بزینی ملبند
برآمده و با ایشان در تصوف سخنی میراند بایستادم تا بشنوم که چه میگوید یکی از ایشان پرسید که
متی یجد العبد حلاوة الصدق گفت **اذا رمی نقطة من الشدق** آنرا از دهان
بیرون کردم و انداختم و هم وی گفته که در مکه مجاور بودم و خواص آنجا بود و با وی آشنائی نداشتم
اما هر گاه که وی را می دیدم هیبتی و شکوهی بمن در می آمد چند روز بر من گذشت و هیچ فتوح
نرسید در مکه مردی بود مزین فقرا را دوست میداشت و طریقه وی آن بود که چون فقیری بر حجامت
بوی آمدی گوشت خریدی و طعام پختی تا آن فقیر بخوردی ابدکان وی رفتم و گفتم میخواهم که حجامت کنم
کسی را فرستاد تا گوشت خرد و طعام پزد در میان حجامت کردن نفس من حدیث کرد که چون از حجامت
فارغ می شوی طعام پخته میشود دانستم که آن خاطر نه نیکوست گفتم ای نفس یا حجامت یا طعام عهد کردم
که ازین طعام نخورم بعد از حجامت برخاستم که بروم مزین گفت سبحان الله تو خود طریقه مرا میدانی
عذری گفتم و بمسجد حرام شدم آنروز چیزی نیافتم و دیگر روز تا نماز دیگر نیز چیزی نیافتم چون نماز
دیگر برخاستم بروی افتادم و بیهوش گشتم مردمان گرد من در آمدند پنداشتند که دیوانه شدم ابراهیم
خواص آنجا بود مردمانرا از من دور کرد و پیش من نشست و با من موانست کرد و حدیث آغاز نهاد
و گفت چیزی می خوری گفتم شب نزدیک است و گفت نیکو می کنید ای مبتدیان قدم استوار دارید
برین تا فلاح یابید پس برخاست و برفت چون نماز خفتن گزاردیم آمد و با خود کاسه عدس و
دو رغیف آورد و گفت بخور خوردم گفت دیگر میخوری گفتم آری رفت و یک کاسه دیگر با دو
رغیف آورد و آنرا نیز خوردم گفت دیگر میخوری گفتم آری برفت و مثل آن دیگر بیاورد بخوردم
گفت دیگر می خوری گفتم نی همین بسنده است پس در خواب شدم تا صبح نخواستم و نماز نگزاردم
و طواف نکردم پس رسول را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم گفت بنان گفتم لبیک یا رسول الله

گفت مَنْ اَکَلَ بِشَرَہٍ اَعْمَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَیْنَ قَلْبِہٖ بیدار شدم و با خود عزیمت کردم که هرگز سیر نخورم رحمه احمد بن مسروق گوید که بنان حمال گفت که وقتی بعض اصحاب را دعوت کردم این بیت بخواند شعر مَنْ دَعَانَا فَاَبَیْنَا فَلَهُ الْفَضْلُ عَلَیْنَا ؛ فَاِذَا نَحْنُ اَجَبْنَا رَجَعَ الْفَضْلُ اِلَیْنَا

اسحق بن ابراهیم حمال قدس الله سره از بزرگان مشایخ بوده است و کرامات ظاهر داشته و مقام وی بکوه لکام بودی یکی ازین طائفه گوید درکوه لکام راه گم کردم ناگاه به پیری رسیدم پوستینه پوشیده چون مرا بدید گفت الله اکبر همانا راه گم کردی گفتم بلی گفت سی سال ست تا هیچ آدمی ندیده ام عصای بمن داد و گفت این عصا ترا راه نماید و مرا گفت برو ساعتی برفتم خود را بانطاکیه یافتم عصا بنهادم تا وضو کنم عصا گم شد با اهل انطاکیه این حکایت باز گفتم گفتند آن اسحق حمال بوده است کم کسی او را بیند تا سخت خردم

بنان بن عبد الله رحمه الله کنیت او ابو الحسن ست وی از بزرگان مشایخ مصر ست وی گفته است هر صوفی که دلش بغم روزی بسته شود وی را کسب باید فرمود

شیبان بن علی رحمه الله تعالی وی از متقدمان مشایخ مصر ست مستجاب الدعوات ست و بسیار کس از مشایخ مریدی بودند و در علم طریقت وی را سخنان نیکوست گویند یکی از مریدان پیش وی آمد دستوری خواست که بحج رود بتجرید گفت اول دل خود را تجرید کن از سهو و غفلت و نفس خود را از هوا و زبان خود را از لغو گفتا اینکه تجرید حاصل آمد خواه در دنیا و خواه در آخرت

ابو الحسن بن محمد المزین رحمه الله از طبقهٔ ثالثه ست نام وی علی بن محمد ست از اهل بغداد ست با جنید و سهل عبد الله صحبت داشته و با آنکه از طبقهٔ ایشانند بمکه مجاور بوده و آنجا برفته از دنیا در سنه ثمان و سبع و عشرین و ثلثمائه وی ست که از وی ابو یعقوب اقطع حکایت کنند که شیخ الاسلام گفت که ابو الحسن مزین دو بوده اند یکی کبیر و یکی صغیر مزین کبیر از اهل بغداد ست و در بغداد مدفون ست شاگرد وی گفته که وی گفته که اَلْکَلَامُ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ مَقْتٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ بِالْعَبْدِ شیخ الاسلام گفت گرد کردار گرد که از گفتار جز گرفتاری نیاید و مزین صغیر نیز از اهل بغداد ست لیکن بمکه مدفون ست و بعضی گفته که این دو مزین پسران خاله یکدیگر بوده اند مزین صغیر گفته که راهها بالله تعالی بیش از عدد نجوم آسمان اند و من در آرزوی یکی از آنم و نمی یابم شیخ الاسلام گفت که وی در موجود غرق بود و لیکن از عطش سخن میرفت

[illegible]

که عطشان بود و این طریق چون مستغرق ست هر چند آب بیش تشنگی بیش باید و سیری نبود و آنجا عزیز است که رسید هر که ترا بیش بلند بیش جوید و هم صغیر گفته که من کسی می شناسم که جان بدهد و انگشت وی جراحت شد نفس وی اندکی روغن زیت خواست دید که چندین چشمه روغن زیت روان ست با آن التفات نکرد و هم وی گفته که در مکه بودم مرا عزیمت سفر افتاد چون بموضعی رسیدم که آنرا بیر میمون گویند دیدم که جوانی در جان دادن ست گفتم بگو لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه چشم بگشاد و گفت اَنَا اِنْ مِتُّ فَالْهَوٰی حَشْوُ قَلْبِیْ وَ بِالْهَوٰی یَمُوْتُ الْکِرَامُ پس جان بداد کار وی بساختم و بر وی نماز گزاردم و دفن کردم داعیهٔ سفر از خاطر من برفت باز گشتم بمکه آمدم می گویند بعد از آن خود را سرزنش می کرد که نگفت حجامی آمده است و اولیاء خدای را تلقین شهادت می کند و اسفوتاه شیخ الاسلام گفت که ابو الحسن مزین به بشری رسید گفت ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ شیر بر جای بمرد چون بر سر گور رسید گفت ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ بر پای خاست زنده

ابو الحسن صایغ الدینوری قدس سره از طبقهٔ ثالثه است نام وی علی بن محمد بن سهل ست از کبار مشایخ دینور ست و بمصر بوده و آنجا برفته از دنیا در سنه ثلثین و ثلثمائه و شیخ ابو سعید مالینی گوید که وی شب شنبه برفته نیمه رجب سنه احدی و ثلثین و ثلثمائه وی استاد شیخ ابو الحسن قرافی و رقی و ابو عثمان مغربی ست ابو عثمان مغربی گوید که هیچ کس ندیده ام از مشایخ روشن تر و نورانی تر از ابو یعقوب نهرجوری و با هیبت تر از ابو الحسن صایغ دینوری شاگرد ابو جعفر صیدلانی است وی گفته که وی بار از دنیا بیزار باید شد یکبار بیرون آی خلق بقبول روی بتو نهند باز بدنیا شوی نه با شغل و حرص چندانکه قبول خلق را بیرون و به باطن از آن منقطع باشی اگر نه ترک دنیا بزرگتر نباشد از گناه طلب آن زیرا که فتنهٔ قبول خلق زیاد است از فتنه

[illegible]

[illegible]

اقبال بر دنیا وهم وے گفته مِنْ فَسَادِ الطَّبعِ التَّمَنِّيْ وَالْاَمَلُ وهم وے گفته
مُجَبَّتُكَ لِنَفْسِكَ هِيَ الَّتِيْ تُهْلِكُهَا از وے پرسیدند که مرید کیست گفت وے
چیست این آیه برخواند که ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ
اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ **ابو الحسن الصبیحی رحمه الله**
تعالیٰ از طبقهٔ ثالثه است بعضی گفته اند نام وی حسن بن عبد الله بن بکر ست وکنیت وی
ابو عبد الله و بعضی گفته اند نام وے احمد بن محمد ست وکنیت وی ابو عبید و درست تر آنکه اول
گفته شد از اهل بصره بود گویند که در سرای وی خانه بود در زمین کنده سی سال از انجا بیرون نیامد
همجا بوده و بعبادت مشغول بوده گفته اند که طعام نمیخورد واهل بصره ویرا از بصره بیرون کردند بسبک
رفت وهم آنجا وفات کرد وقبر وی آنجاست رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی روز آدینه
بر در مسجد بصره ایستاده بود شاگرد خود را گفت این خلق را که می بینی همه آگین بهشتند
این کار که مارا افتاده و مسجد بصره آن وقت چنان بود که از انبوهی که خلق سجود نمی توانستند کرد
بر زمین روی بر پشت یکدیگر می نهادند وے گفته اَلْغَرِيْبُ هُوَ الْبَعِيْدُ عَنْ
وَطَنِهٖ وَهُوَ مُقِيْمٌ فِيْهِ وهم وے گفته اَلْغَرِيْبُ هُوَ الَّذِيْ لَا جِنْسَ لَهٗ
وهم وے گفته اَلْغَرِيْبُ مَنْ عَجِبَ لِلْاَجْنَاسِ **ابو الحسن سیوطی رحمه الله**
شیخ الاسلام گفت که وی ازین طائفه بوده است شیخ ابو علی رودباری گوید که هارون گفت
صاحب سهل عبد الله که با ابو الحسن سیوطی بودیم در بادیه چون گرسنه شدی وراه حی وحله
ندانستی ابو الحسن بانگ گرگ کردے تا جائے که سگے بودی آواز دادی و وی بآن آواز
دانستی که آنجا مردم ست یاران را چیزے آوردے شیخ ابو علی رودباری گوید که هیچکس در

لطف ومهربانی یاران چون ابو الحسن سیوطی نبود شیخ الاسلام گفت باید که خدمت یاران را بر خود
واجب دانی و در خدمت مقصود بینی نه مخدوم یعنے نظر تو در خدمت بر مقصود حقیقی باشد که حضرت
حق ست سبحانه نه بران کس که خدمت وی میکنی وقتی درویشی پیش شیخ سیروانی با دیگرے گفت
این کار را برای من بکن نه بجسکم والم که بفضل شیخ سیروانی بانگ بروی زد وگفت که نه فقیر ست
آنکه خدمت یار خود بر خود واجب ندانذ **ابو الحسن بن شعرة رحمه الله** نام وی عمرو بن عثمان
بن الحکم بن شعرة ست از مشایخ صوفیان ست ابو سعید مالینی در اربعین خود ویرا آورده از مشایخ
مصر بوده گویند که از گور وے آواز قرآن خواندن می شنودند هر که بزیارت شدی شنیدی **ابو حامد الاسود**
المعروف بالزنجی رحمه الله تعالیٰ وی از استادان ابو علی رودباریست شیخ الاسلام
گفت که ابن شعره در جامع مصر شد ابو حامد زنگی را دید که نماز می گزارد گفت یا ابا حامد از بس جائے
بزرگ فرود آمدی گفت بشفاعت عاصیان فرود آمدم شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله رودباری
گفت که از حسن بن محمد الرازی شنیدم که کنیت ابو عبید ست که گفت مرا سه ماه گرسنگی دریافت در خواب
شدم هاتفی آواز داد که تو پنداری که عبادت همه نماز و روزه است صبر بر احکام الله تعالیٰ از نماز و
روزه افضل ست ابو الحسن مزین گفته که ابو حامد اسود سی سال در مسجد حرام در برابر کعبه نشست که
بیرون نیامد مگر برای طهارت وکسی ندید که وی چیزی خورده باشد یا آشامیده باشد و ابو حامد را
هر گاه وجدے رسیدی سفید شدی وچون از وجد برفتی بسیاهی بازگشتی **ابراهیم بن داود**
القصّار الرّقی رحمه الله تعالیٰ از طبقهٔ ثالثه است کنیت او ابو اسحق است از اجلهٔ مشایخ
شام ست از اقران جنید و ابو عبد الله جلا وغیر ایشان عمر بسیار یافت و به طبقهٔ سیم کشید و شیخ
شبلی سلمی ویرا در طبقهٔ ثالثه ذکر کرده است سنه ست وعشرین وثلثمائة برفته از دنیا صحبت وی
با مشایخ شام بوده ذو النون را دیده وفقر را ملازم بود بر تجرید و زندگانی نیکو داران بود و دوستی
اهل آن شیخ الاسلام گفت که وی سی سال یک سفر کرده بود تا دل خلق را بر صوفیان بقبول آرد
و راست کند از ان بے اندامیها که بے ادبان کرده بودند وے آن همه را بصلاح آورد
بنگر چه جوانمردی داشته و قبول باین قوم که همه عمر خود را فدا کرد تدارک واصلاح
فساد کسانے را که باین قوم باز خوانند جَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالطَّرِيْقَةِ

خیرًا ابراهیم قصار گوید قِیمَةُ کُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِ هِمَّتِهٖ فَاِنْ کَانَتْ هِمَّتُهُ الدُّنْیَا فَلَا قِیمَةَ لَهٗ وَاِنْ کَانَتْ هِمَّتُهٗ رِضَی اللّٰهِ فَلَا یُمْکِنُ اِسْتِدْرَاکُ غَایَةِ قِیمَتِهٖ وَلَا الْوُقُوفُ عَلَیْهَا ابراهیم مرادے گوید که مردے پرسید ابراهیم قصار را که هَلْ یُبْدِیُ الْمُحِبُّ حُبَّهٗ اَوْهَلْ یَنْطِقُ بِهٖ اَوْهَلْ یُطِیقُ کِتْمَانَهٗ فَاَنْشَاَ یَقُولُ مُتَمَثِّلًا شعر ظَفِرْتُمْ بِکِتْمَانِ اللِّسَانِ فَمَنْ لَّکُمْ ؛ بِکِتْمَانِ عَیْنٍ دَمْعُهَا الدَّهْرَ یَذْرِفُ ؛ حَمَلْتُمْ جِبَالَ الْحُبِّ فَوْقِیْ وَاِنَّنِیْ لَاَعْجِزُ عَنْ حَمْلِ الْقَمِیصِ وَاَضْعُفُ ؛ وَاَنْشَدَنَا شَیْخُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْشَدَنَا الشَّیْخُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الطَّاقِیُّ لِبَعْضِهِمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ شعر یَوَدُّوْنَ فَاَجْهَدُ اَنْ اَکَاتِمَ حُبَّهٗ ، فَتَبَیَّنَ فِیَّ عَلَامَةُ الْکِتْمَانِ ؛ خَفَقَانُ قَلْبِیْ وَارْتِعَادُ مَفَاصِلِیْ ؛ وَغُبَارُ کَوْنِیْ وَانْعِقَادُ لِسَانِیْ ، فَمَتٰی یُکَذِّبُنِیْ شُهُوْدٌ اَرْبَعٌ ؛ وَشُهُوْدُ کُلِّ قَضِیَّةٍ اِثْنَانِ ؛ وَاَنْشَدَنَا اَیْضًا لِبَعْضِهِمْ ؛ حَمَلْتُمُوْنِیْ عَلٰی ضُعْفِیْ بِفُرْقَتِهِمْ ؛ مَالَیْسَ یَحْمِلُهٗ سَهْلٌ وَلَاجَبَلٌ ابراهیم قصار گفته پسندیده است ترا از دنیا دو چیز صحبت فقری وخدمت دوستی از دوستان او وهم وے گفته که مَنْ تَعَزَّزَ بِشَیْءٍ غَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ ذَلَّ فِیْ عِزِّهٖ وهم وے گفته که در وقت مخلوق گفتن قرآن احمد حنبل رح در زندان بود خبر آوردند که ذوالنون مصری را بزندان می برند که قرآن را مخلوق گوید ومن آوازهٔ ذوالنون شنیده بودم وخلق بنظارهٔ وی میرفتند وآن وقت من کودک بودم من هم برفتم چون ویرا بدیدم درچشم من حقیر آمد زیرا که وے درصورت ظاهر حقیر بود گفتم که با این همه آوازه ونام ذوالنون اینست فی الحال ذوالنون روے بامن کرد از میان همه خلق وگفت ای پسر چون الله تعالیٰ از بنده اعراض کند زبان وے بطعن در اولیاء الله

شو محبت وانشدنا بعضهم ایضًا یعنی بخواند شیخ ابوعبدالله طاقی این بیت را که مر بعضی راست ازین طائفه ۱۲
وا کسر طای ۱۲ ... پس وی در عین تذلیل وخوار است چه مایهٔ شرف خود چیزی ساخته که شرف نیست

دراز شود من بیهوش افتادم آب بر روی من زدند تا بهوش باز آمدم برخاستم صوفی شیخ الاسلام گفت چون توان دید کسے را که حق سبحانه ویرا بخود پوشیده بود همه خلق حجاب او بینند واو حجاب ست پیش دوستان خود فردا که این قوم را بینند هم بخود نشناسند چنانکه اینجا می بینند ومی نشناسند وَتَرَاهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ محمود سبکتگین بسر قبر بایزید شد درویشی دید آنجا گفت این استاد شما چه گفتی وے گفت هر که مرا دید ویرا نسوزند محمود گفت این هیچ نیست بوجهل مصطفیٰ را صلی الله علیه وسلم دیده ویرا بسوزند آن درویش گفت ندیدای امیر ندید یعنی ویرا ابرادرزادهٔ ابوطالب میدید نه پیغمبر خداے را اگر نه ویرا نسوختندے ابوجعفر حفار قدس الله تعالیٰ سره وے از اصحاب جنید ست وَکَانَ قَرِیْبَ السِّنِّ مِنْهُ وَکَانَ النَّاسُ یَعُدُّوْنَهٗ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَیْدِ وَکَانَ یَعُدُّ نَفْسَهٗ مِنْ اَصْحَابِهٖ شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که بجوانی در بغداد می گشتم در ویرانی شدم شیخ ابوجعفر حفار بغدادی را دیدم رنجه شدم که کراهیت بوے رسید که من چرا آمدم درخجالت گفتم اے شیخ سخنے بگوے تا باز گردم گفت چه گویم گفتم ازراه باو چون نیست گفت بشارت باد ترا اگر او نه خریدار تو بودے تو نه خریدار او بودے اگر او ترا نمی بایستی تو راه باو نمی پرسیدی ابوجعفر شونیزی رحمه الله تعالیٰ شیخ الاسلام گفت که وے ازین طائفه است وی گفته که صَدِیْقُکَ مَنْ حَذَّرَکَ الذُّنُوْبَ وَرَفِیْقُکَ مَنْ بَصَّرَکَ الْعُیُوْبَ وَاَخُوْکَ مَنْ سَایَرَکَ اِلٰی عَلَّامِ الْغُیُوْبِ ابوجعفر صیدلانی رحمه الله وی استاد ابوالحسن صایغ دینوری ست وبغدادی ست از اقران جنید رح وابوعباس عطا بمکه مجاور بوده وبمصر از دنیا رفته وقبر وے در پهلوی زقاق مصری ست صحبت داشته با ابوسعید خراز از استادان ابن الاعرابی ست شیخ الاسلام گفت ابوالحسن صایغ دینوری گوید که استاد من ابوجعفر صیدلانی

گفته که باول ارادت مصطفی را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم نشسته در صدر و جمعی
مشایخ ازین طائفه گرد بر گرد وی مصطفی علیه الصلوة والسلام در نگریست در آسمان
باز کشادند و فرشته فرود آمد طشت و ابریقی در دست پیش یک یک می نهاد و دست می شستند
چون بمن رسید گفتند بر گیرید که او نه ازینانست ابریق دار طشت بر داشت و برفت من گفتم
یا رسول الله من نه از ایشانم اما دانی که من ایشان را دوست دارم مصطفی صلی الله
علیه وسلم گفت کسی که ایشان را دوست دارد از اینانست طشت باز آورند تا من دست
بشستم مصطفی صلی الله علیه وسلم در من می نگریست و می خندید و گفت مارا دوست داری
بابائی ابو جعفر گفت که آن وقت صحبت من نه با این قوم بود ابراهیم ادهم گوید شبی بخواب
دیدم که فرشته طوماری در دست داشت و چیزی می نوشت گفتم چه می نویسی گفت
نام دوستان او گفتم نام من نوشتی گفت نه گفتم من نه از ایشانم نه دوست اویم اما دوست
دوستان اویم ایشان را دوست دارم درین بودم که فرشته در رسید گفت طومار از سر گیر
و نام وی را بر سر بنویس که دوست دوستان من ست ابو العباس عطا گوید اگر نتوانی که
دست در و زنی در دوستان او زن اگر چه در جه بایشان نرسی ترا شفیع باشند ابو جعفر احمد بن
حمدان بن علی بن سنان رحمه الله از طبقه ثالثه است از کبار مشایخ نشابور ست صحبت
داشته با ابو عثمان حیری و ابو حفص او دیده یگانه بود در خوف و ورع و زهد در سنه احدی عشرة وثلثمائة
برفته از دنیا وی گفته تَكَبُّرُ الْمُطِيعِينَ عَلَى الْعُصَاةِ بِطَاعَتِهِمْ شَرٌّ مِنْ
مَعَاصِيهِمْ وَاَضَرُّ عَلَيْهِمْ وهم وی گفته جَمَالُ الرَّجُلِ فِي حُسْنِ مَقَالِهِ وَ
كَمَالُهُ فِي صِدْقِ فِعَالِهِ وهم وی گفته عَلَامَةُ مَنِ انْقَطَعَ اِلَى اللّٰهِ عَلَى الْحَقِيقَةِ
اَنْ لَا يَرِدَ عَلَيْهِ مَا يَشْغَلُهُ عَنْهُ ابو جعفر فرغانی رحمه الله تعالی

نزیل بغداد من اصحاب الجنید و رواة کلامه نام وی محمد بن عبد الله است وی گفته
اَلتَّوَكُّلُ بِاللِّسَانِ يُوْرِثُ الدَّعْوٰى وَالتَّوَكُّلُ بِالْقَلْبِ يُوْرِثُ الْمَعْنٰى شیخ الاسلام
گفت که ابو عبد الله باکو گفت که ابو جعفر فرغانی خادم ابو عثمان حیریست روزی در نیشاپور
در رکاب وی میرفت باران آمده بود و گل بسیار بود بر دل ابو جعفر گذشت که او بر اسپ چه داند
که حال من درمیان این گل چونست ساعتی گذشت ابو عثمان از اسپ فرود آمد وی را گفت بر نشین
گفت ای شیخ زنهار این چه حالست و بر خود می پیچید که بر نه نشیند دیگر بار گفت بر نشین
فائده نکرد بر نشست ابو عثمان غاشیه بر گردن نهاد و در پیش وی می رفت ابو جعفر بر اسپ خجل
و بر هم زده آخر فرود آمد شیخ گفت فرغانی چون بودی بر آنجا گفت ای شیخ میرس شیخ گفت وقتی
که من بر اسپ بودم و تو غاشیه بر دوش پیش من میرفتی همچون تو بودم وقتی که تو بر اسپ بودی و من
پیش تو میرفتم وی را بآن ادب کرد ابو جعفر سامانی رحمه الله تعالی وی گفته که وقتیکه میرفتم
بکوه لبنان افتادم آنجا قومی از ابدال یافتم با ایشان جوانی بود که خدمت ایشان کردی شبانگاه دسته
گیاه بدر و یدی و برای ایشان بپختی سه روز آنجا بودم روز چهارم بامداد مرا گفتند زندگانی مارا
دیدی برو که تو با ما زندگانی نتوانی کرد مرا دعا کردند و من برفتم بعد از چندگاه ببغداد افتادم آن
برنا را دیدم که دلالی میکرد و مَنْ يَزِيدُ میگفت عجب بماندم و در وی می نگریستم که او باشد یا نه وی
بجای آورد دیکسو باز شد و گفت چه می نگری گفتم بخدای بر تو که آن هستی که ترا دیده ام بکوه لبنان
گفت هستم گفتم اینجا چون افتادی و این چه کار تست گفت روزی ماهی بریان می کردم در و
قسمت بهتر را ببوی خود نهادم بدینجای افتادم ابو جعفر حداد رحمه الله تعالی شیخ الاسلام
گفته که ابو جعفر حداد دو اند یکی صغیر و یکی کبیر کبیر بغدادی ست و از اقران جنید و رویم بوده ابو جعفر
بن بکیر الحداد الصغیر مصری ست از اصحاب ابو جعفر کبیر ست و با ابن عطا نشسته و شاگردی کرده ابو تراب
نخشبی را دیده و با او صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابو جعفر حداد بمصر بوده هفده سال آهنگری
می کرد هر روز دیناری و ده درم و از آن هیچ برای خود بکار نبردی بر درویشان نفقه کردی و شبانگاه
بدر سرای جنید شدی و نان پاره چند بستدی و بخوردی و بمسجد شدی و بخفتی و از هیچ پیر سوال
نکردی و نه پرسیدی می نگریستی و نظاره می کردی تا چه رفتی وی گفته اِذَا رَاَيْتَ ضَمَائِرَ الْفُقَرَاءِ

فِي تَوْبَةٍ فَلَا تَرْجُ فَلَاحَهُ شیخ الاسلام گفت ابوجعفر حداد در بادیه بود بر سر چاهی در آب
می نگریست ابوتراب بآنجا رسید شیخ الاسلام گفت که این نه ابوتراب نخشبی ست که این
دیگرست و گفت یا با جعفر اینجا چه می کنی گفت شانزده روزست تا آب نیافته ام اکنون
بآب رسیدم نشسته ام میان یقین و علم تا کدام غلبه کند بران بروم ابوتراب گفت یا با جعفر ترا
ازین شانی بود عظیم و برفت شیخ الاسلام گفت که یقین آن بود که اکنون تشنه ام بآب احتیاج
نیست و صبری توانم کرد و علم آن بود که خدای را سبحانه می باید پرستید و روا نبود که در خون
خود شوم کاشتم آب باید گرفت شاید که آب نیابم ابوتراب سر او را دانست لاجرم ابوجعفر
پنهان نداشت و بروی آشکارا کرد **ابوجعفر معاذ مصری رحمه الله تعالی** استاد ابوالحسن
سیروانی کهین ست وی گوید از ابوجعفر حداد مصری و از ابن الرقی که هر دو بمصر بودند پرسیدم که
تصوف چیست هر دو جواب دادند که تصوف اثر او ست بر زمین گاه آشکارا کند و گاه پنهان
شیخ الاسلام گفت که اگر هزار سال زندگی یابی از مخلوق درین باب باز نشنوی و آسمان
و زمین و همه صنائع خود آشکارا باز نمود در هیچ چیز جیان آشکارا نیست که در دیدهٔ دوستان خود
این جستن دوستان و سفر و زیارت ایشان از بهر آنست روا نبود هیچ مرقع پوشی را که روز
و شب شود تا این نداند بدیدار او روح در تن تو روح بود و بدیدار دوستان او
در روح تو روح بود **ابو عبدالله الرقی رحمه الله** از کبار مشایخ مصرست از متفرسان
ایشان شیخ الاسلام گفت که ابوعلی کاتب با بوعثمان مغربی گفت که ابن الرقی بیمار بود شربتی
آب بوی آوردند نخورد و گفت در مملکت حادثه افتاده تا بجای نیارم که چه افتاده است
نیاشامم سیزده روز چیزی نخورد تا خبر آمد که قرامطه در حرم افتاده اند و خلقی را بکشته اند
و حجر الاسود شکسته اند پس بخورد ابوعثمان مغربی ابوعلی کاتب را گفت این بس کاریست

ابوعلی گفت اگر بس کاری نیست تو بگو امروز در مکه چه واقع شده است گفت امروز در مکه
میغ ست که همه مکه در زیر میغ ست و جنگ ست میان طلحیان و بکریان مقدمهٔ طلحیان مردیست
بر اسپ سیاه با دستار سرخ آنرا بنوشتند بعد ازان پرسیدند همچنان بود که وی گفته بود ابوعثمان
مغربی گوید هر که حق را اجابت کرد مملکت وی را اجابت کرد شریف حمزه عقیلی بلخ گفته است که
عارف نبود آنکه در مملکت چیزی بجنبد یا بزاید که وی را خبر نبود شیخ الاسلام گفت که این باطل ست
عبودیت این بر نتابد بر بندهٔ آن نهند که بر تابد بعضی و بعضی نه همه فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ
أَحَدًا وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ همه الله داند و بس **ابوجعفر المجذوم
قدس الله تعالی روحه** از اقران ابوالعباس عطاست غوث روزگار خود بود و
غوث پوشیده بود بحیریا بشر ابن خفیف گوید که از ابوالحسین دراج شنیدم که گفت در سفر مرا
از همراهان ملامت گرفت که میان ایشان نقار بسیار می بود عزم کردم که تنها روم چون بمسجد
قادسیه رسیدم پیری دیدم مجذوم و بروی بلای عظیم چون مرا بدید بر من سلام کرد و گفت ای
ابوالحسین عزیمت حج داری بکراهیت و خشم گفتم آری گفت همراهی خواهی با خود گفتم که از
از همراهان تندرست بگریختم در دست مجذومی افتادم گفتم نه گفت همراهی کن گفتم بخدای که
همراهی نکنم گفت ای ابوالحسین يَصْنَعُ اللهُ سُبْحَانَهُ بِالضَّعِيفِ حَتَّى يَتَعَجَّبَ الْقَوِيُّ گفتم همچنین
و بانکار بروی برفتم چون بدیگر منزل رسیدم چاشتگاه وی را دیدم بفراغت نشسته گفت
یا ابالحسین يَصْنَعُ اللهُ بِالضَّعِيفِ حَتَّى يَتَعَجَّبَ الْقَوِيُّ هیچ نگفتم و برفتم اما در دل من
نسبت بوی ترددی و وسواسی پیدا شد چون تعجیل تمام وقت صبح بمنزل دیگر رسیدم
بمسجد در آمدم وی را دیدم بفراغت نشسته گفت یا ابالحسین يَصْنَعُ اللهُ بِالضَّعِيفِ حَتَّى يَتَعَجَّبَ
الْقَوِيُّ پیش وی رفتم و بروی زمین در افتادم و گفتم الْمَعْذِرَةُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكَ
ترا عذر میخواهم گفت مقصود تو چیست گفتم خطا کردم همراهی میخواهم گفت تو گفتی که نخواهم سوگند
خوردی مرا کراهیت می آید که سوگند ترا دروغ سازم گفتم پس چنان کن که ترا در هر منزل ببینم
گفت قبول کردم رنج راه و گرسنگی از من برفت و مرا هیچ اندیشه نماند جز آنکه زود تر بمنزل برسم
و وی را ببینم چون بمکه رسیدم صوفیان را آن قصه بگفتم شیخ ابوبکر کتانی و ابوالحسن مزین گفتند

او شیخ ابو جعفر محمد دم ست سی سال ست که مادر آرزوی آنیم که ویرا به بینم کاش ویرا باز توانی
دید برفتم چون در طواف شدم ویرا دیدم باز آمدم و ایشان را گفتم که ویرا دیدم گفتند اگر این بار ویرا
به بینی ویرا نگاه دار و مارا بانگ کن گفتم چنین کنم چون بمنا و عرفات بیرون رفتم ویرا نیافتم
روز رمی جمار کسے با من سخن گفت و گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْحُسَیْنِ ویدم وے بود مرا
از دیدن وی حالتے شد که فریاد کردم و بے خود افتادم وے برفت چون بمسجد خیف رفتم یاران را
گفتم روز وداع در پس مقام ابراهیم نماز گذاردم کسی از پس پشت من مرا بکشید و گفت یا ابو الحسین
هنوز بانگ خواهی کرد گفتم زنهار ای شیخ از تو التماس می کنم که مرا دعا کنی گفت من دعا نکنم
تو دعا کن تا من آمین کنم من سه دعا کردم وی آمین گفت یکی خواستم که قُوتِ من روز بروز بود و
چنان شد چندین سالست که بر من شبی نه گذشته که چیزی برای فردا ذخیره کرده باشم دیگر خواستم که
درویشے را بمن دوست کن اکنون هیچ چیز در دنیا بمن از درویشی دوست تر نیست دیگر
خواستم که فردا که خلق را حشر کنی مرا در صف دوستان خود بر انگیزے و بار هی وامید میدارم
که چنان شود شیخ الاسلام گفت که محمد شگرف مرا حکایت کرد که پیشین بار که سبکتگین پدر
محمود غزنوی بهرے آمد یکی از لشکریان وی از روستائی خرواری کاه خرید و بهای تمام بداد
و ویرا بنواخت و گفت بار دیگر که کاه آری بمن آر و آن روستائی پدری داشت پیر بوے آمد
و دوستی گرفت اتفاقاً عرفه عید قربان رسید آن پیر روستائی گفت که امروز حاجیان حج کنند
کاشکے ما نیز آنجا بودمی لشکری گفت خواهی که ترا انجا برم بشرط آنکه با کس نگوئی گفت نگویم
آن روز ویرا بعرفات برو و حج بکردند و باز آمدند روستائی باوے گفت عجب میدارم
که با چنین حال در میان لشکریان می باشی گفت اگر چون منی نباشد درین لشکر چون
ضعیفے یا عجوزے بیاید و داد خواهد که در وے نگرد و داد وے بستاند و اگر در غارت بزن جوان
رسد ویرا از دست ایشان که رهاند من درین لشکر از برای چنین کارهایم زنهار که با کسے
خبرے نگوئی شیخ الاسلام گفت باید که بچشم حقارت در کس ننگرید که دوستان وے
پوشیده باشند و تا بصیرت و فراست صادق نداری در خلق تصرف نه کنی که بر خود ستم کنی خرقانی
گفته است چون امانت از میان مردم برخاست وی دوستان خود را نهان کرد و گفت من که باشم

که ترا دوست دارم دوستان ترا دوست می دارم **ابو جعفر دامغانی رحمه الله تعالی** یکی ازین
طائفه گفته است که بمدینه بودم ناگاه مردے عجمی بزرگ سر دیدم که وداع پیغمبر صلی الله علیه وسلم
می کرد چون بیرون رفت از پی او رفتم تا بمسجد ذو الحلیفه رسید نماز گزارد و تلبیه کرد و بیرون رفت و من از پی
وی بیرون رفتم التفات کرد و مرا دید و گفت چه میخواهی گفتم می خواهم که در پی تو بیایم وے
منع کرد الحاح کردم گفت اگر لابد ست و می آئی قدم منه الا بر جای قدم من گفتم بلے وا و برفت و غیر
راه مشهور پیش گرفت چون پاره از شب گذشت روشنائی چراغی دیدم گفت این مسجد عائشه رض
است تو پیش می روی یا من پیش روم گفتم انچه تو اختیار کنی وی پیش رفت و من بخواب رفتم
چون وقت سحر شد بمکه در آمدم و طواف و سعی کردم و آمدم پیش ابو بکر کتانی رحمه الله و جماعت مشائخ
پیش وی نشسته بودند بر ایشان سلام کردم شیخ ابو بکر کتانی مرا گفت کے رسیدی گفتم همین ساعت
گفت از کجا می آئی گفتم از مدینه گفت چند روز است که بیرون آمده گفتم دوش ایشان در یکدیگر
نگریستند شیخ ابو بکر مرا گفت با که بیرون آمدی گفتم با مردی که حال و قصه وی چنین و چنین است گفت او
شیخ ابو جعفر دامغانی ست و این در جنب حال وی اندک ست بعد ازان گفت برخیزید و ویرا طلبید و مرا
گفت ای فرزند من دانستم که این حال تو نیست وی بر سید که زمین را در زیر قدم خود چون یافتی گفتم مثل
برح که در زیر کشتی در می آید **ابو الحسین الوَرَّاق قدس الله تعالی سره** از طبقه ثالثه است نام وی
محمد بن سعد ست از کبار مشائخ نیشابور و قدمای ایشان ست از اصحاب ابو عثمان حیری عالم بوده است
بعلم ظاهر و سخن گوی در دقائق علوم و معاملات و عیوب افعال مات قبل العشرین و ثلثمائة وی گفته که کرم در
عفو آنست که یاد نه کنی جنایت یار خود را پس از ان که عفو کرده وهم وی گفته که حیات دل در یاد کرد
زنده ایست که هرگز نمیرد و عیش گوارنده زندگانی ست با الله تعالی نه غیر آن و هم وی گفته که علامت دوستی
الله تعالی متابعت دوست او ست رسول الله صلی الله علیه وسلم **ابو الحسین دراج رحمه الله علیه
والمغفرة** از طبقه ثالثه است بغدادیست خادم ابراهیم خواص ست در سماع برفته در سنه عشرین و ثلثمائة
با شیخ ابو عمرو دمشقی و ابو عمران زرین رازی صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابو الحسین دراج از بغداد بری آمد
بزیارت یوسف بن الحسین یوسف ویرا گفت برای چه آمدی گفت از برای دیدار و زیارت تو گفت
اگر در راه کسی ترا سرائے آراسته و کنیزکے نیکو دادی آن ترا از زیارت من مانع آمدی گفت

قوله و مرتعش
قوله زنده
الخ زیر که
خلق لطیفه
انسانی
برای
زیست
و بیابه
علم و ذات
بواسطه
الف
وعادت ۱۲
دراج
بفتح
دال
مهمله
و تشدید
رای
مهمله
و جیم ۱۲

اگر بودے نمیدانم الله تعالی خود مرا بآن نیاز مود شیخ الاسلام گفت که جوابی سخت نیکو باز داد
ورا خود از وے این نمی بایست پرسید **بکیر الدراج رحمه الله تعالی** وے برادر
ابو الحسین دراج بود در بغداد می بود و از ابو الحسین فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
که تا من درین راه در آمدم هرگز خاطر فاسد بر من نگذشته است **ابو الحسین سلامی رحمه الله تعالی**
شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ ست وی گفته که عیسی موصلی
راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
چون آزارند مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ الاية **ابو الحسین مالکی**
رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی ست بغدادیست فصیح بوده با جنید و نوری و مشایخ آن
طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و آنجا برفته از دنیا **ابو الحسین هاشمی رحمه الله تعالی**
وے گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
شیخ الاسلام گفت که او سخن با جوانمردان می گفت در دل یاد او بود و مهر او بود و صحبت او بود
و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بودے کے خوش بود که او حاضر بود **ابوبکر الواسطی قدس الله**
تعالی سره نام وی محمد بن موسی ست وَكَانَ يُعْرَفُ بِابْنِ الْفَرْغَانِي از قدماء اصحاب
جنید و نوری ست از علماء مشایخ قوم بوده هیچکس در اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
عالم بوده باصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطے امام توحید ست و امام مشرق
در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده و ویرا آنجا سخن کم ست بمرو آمد گفت شهر بشهر مے گردم
در آرزوے بنوشنده ویر الگفند چرا بمرو آرام گرفتے گفت ایشان را تیز فهم تر یافتم و هم آنجا
برفته بیش از سنه عشرین و ثلثمائة و تربت وی آنجاست معروف مشهور شیخ الاسلام
گفت که ازین طائفه کسے ست که باو فرو می نگرم و کسی ست که باو می نگرم و کسی
است که باو بر می نگرم به یحیی معاذ رازی فرو می نگرم و به نصر آبادی می نگرم و بواسطے

بواسطے که مرتبه وے از مرتبه من بلند است ۱۲ ع

بر می نگرم شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید که من داد داد و من و کرد من و پاداش او و دعاے
من و اجابت او همه اثنینیت ست و دوگانگی شیخ الاسلام گفت که از زبان هیچکس در خراسان
آن توحید نیامده که از زبان واسطے آن وقت که از عراق می آمد چون به نیشاپور رسید ابو عثمان حیرے
برفته بود شاگردان ویرا دید و سخنان وی شنید از وی پرسیدند که چون یافتے ایشان را گفت
صاحب ایشان را نیاموخته مگر مجوسیت محض یعنے دوگانگی من و او شیخ الاسلام گفت
که ابوبکر قحطبی از شاگردان ابو عثمان حیریست یکی ویرا ببغداد دید گفت پیر شما شما را بچه
دلالت می کرد گفت بگزاردن طاعت و تقصیر دیدن معصیت گفت این گبری محض ست
در تصوف توحید و یگانگی می باید شیخ الاسلام گفت که تقصیر آن وقت بینی که خود را گرد ار بینی چرا
همه او نبینی شیخ الاسلام گفت که ابو طیب مصری گوید مَنْ لَمْ يَنْدَرِجْ لَهُ وَفَاءُ الْعُبُوْدِيَّةِ
فِيْ عِزِّ الرُّبُوْبِيَّةِ لَمْ تَصِفْ لَهُ الْعُبُوْدِيَّةُ شیخ الاسلام گفت که واسطے را
یک استاد ست و یک شاگرد استاد جنید ست و شاگرد او ابو العباس سیار جنید را بوے
نامه است و سر نامه اینست بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَافَانَا اللهُ وَاِيَّاكَ بِالْكَرَامَةِ آخر گوید علما و حلما الله تعالی
بر خلق رحمت اند چنان کن در سخن خویش که خلق را رحمت باشی و خود را بلا از حال خویش بیرون
آئی و با حال ایشان شو که با ایشان سخن می گوئی بقدر طاقت و حال ایشان با ایشان
سخن گوئی و خطاب بران موضع نه که ایشان را بران می یابی فَهٰذَا اَبْلَغُ لَكَ
وَلَهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا شیخ الاسلام گفت جنید دانست
که او نه بطاقت خلق سخن گوید ویرا برفق و مرحمت فرمود شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید
آنکه گوید نزدیکم دور ست و آنکه گوید دورست در هستی او نیست ست تصوف اینست **ابوبکر**

وے در وجود حق مستهلک است لیکن ندانند بازیافتن این استهلاک تصوف است ۱۲ ع

زقاق کبیر قدس الله سره شیخ الاسلام ویرا از طبقهٔ ثالثه داشته است نام وی احمد بن نصر
است وی مصری ست استاد ابوبکر زقاق صغیر ست و استاد ابوبکر دقی ست چون زقاق کبیر از دنیا
برفت شیخ ابوبکر کتانی گفت اِنْقَطَعَ حُجَّةُ الْفُقَرَاءِ فِي دُخُولِهِمْ بِمِصْرِ وی از اصحاب
اقران جنید بوده وی گفته ثَمَنُ هٰذَا الطَّرِيقِ رُوحُ الْاِنْسَانِ وهم وی گفته این سخنها
کسی را شاید که سالها برای خدای تعالی مزبله رفته بود ابوبکر زقاق صغیر قدس الله
تعالی سره شیخ الاسلام گفت که زقاق صغیر بغدادیست شاگرد زقاق کبیرست با بتدا دست
در حدیث داشت حدیث می نوشت پس باطریقت اهل حقیقت گشت یک چشم بود ابوبکر رازی
گوید ویرا گفتم سبب چشم بستیدن توجه بود گفت در بادیه شدم بر توکل گفتم از دست اهل منازل هیچ
نخورم ورع را یک چشم من بروی من فرو دوید از گرسنگی وی گفته که چهل سال ست تا از جنید یک سخن
شنیدم در فنا هنوز چاشنی آن در جان من ست ابوبکر کتانی قدس الله تعالی سره از طبقهٔ رابعه
است نام وی محمد بن علی بن جعفر البغدادی الکتانی ست از اصحاب جنید بوده و بمکه مجاورت کرده
سالها و آنجا رفته در سنه اثنین وعشرین وثلثمائة دران سال که عبدالواحد اصفهانی که کنیت وی ابوالعریب
است در طرسوس برفته از دنیا می تعش گوید که کتانی چراغ حرم ست وی گفته اَلصُّوْفِيَّةُ عَبِيْدُ
الظَّوَاهِرِ وَاَحْرَارُ الْبَوَاطِنِ شیخ الاسلام گفت که وی صحبت دار خضر بود علیه السلام وقتی خضر
ویرا گفت یا بابکر همه مردمان ازین طائفه مرا می شناسند و من ایشان را نمی شناسم وی گفت که خضر گفت
که در مسجد صفا بودم همین مردم بر عبدالرزاق حدیث میخواندند در گوشهٔ مسجد جوانی بود سر بگریبان فرو
برده ویرا گفتم مردم بر عبدالرزاق حدیث میخوانند و تو اینجا نشسته چرا نروی و از وی حدیث
شنوی گفت من اینجا از رزاق می شنوم تو مرا با عبدالرزاق میخوانی گفتم اگر راست می گوئی من کیم
گفت خضر و سر بگریبان فرو برد شیخ الاسلام گفت که آن ظریفتر بودی که همچنانکه از رزاق می شنید
از عبدالرزاق هم بشنیدی که از مشائخ آنان مانده که ظاهر ایشان چون ظاهر عام بود و باطن
ایشان چون باطن خاص که شریعت بر تن ست و حقیقت بر جان و سر و هم وی گفته
مَنْ لَمْ يَتَأَدَّبْ بِأُسْتَاذٍ فَهُوَ بَطَّالٌ وهم وی گفته که كُنْ فِي الدُّنْيَا بِبَدَنِكَ وَفِي
الْاٰخِرَةِ بِقَلْبِكَ شیخ ابوبکر رازی گفت که شیخ ابوبکر کتانی در پیری نگریست سر سفید و موی سفید

و سوال

(حاشیه)
۱ قوله انقطع حجة الفقراء الخ یعنی بریده شد بهانهٔ فقرا در در آمدن بمصر که بهانهٔ زیارت وی بمصر می رفتند ۱۲
۲ قوله ثمن هذا الطریق الخ یعنی قیمتی که در مقابل این طریق است جان آدمی است که جان باید داد تا این طریق وجود گیرد ۱۲
۳ قوله الصوفیة عبید الظواهر یعنی صوفیه طائفه اند که ظاهر ایشان ببندگی و انقیاد شریعت آراسته و باطن ایشان از تصرف غیر حق بیگانه و آزاد است
۴ قوله من لم یتادب باستاد فهو بطال یعنی کسی که ادب از استاد نیاموخت بطال است ۱۲
۵ قوله کن فی الدنیا الخ یعنی بتن با خلق و دنیا باش و بدل با آخرت ۱۲

و سوال می کرد و گفت هٰذَا رَجُلٌ اَضَاعَ اَمْرَ اللّٰهِ فِي صِغَرِهٖ فَضَيَّعَهُ اللّٰهُ فِي كِبَرِهٖ
یعنی وی بخردی و جوانی فرمان الله تعالی ضایع کرده الله تعالی ویرا در پیری فرو گذاشت
خوار و ذلیل اگر وے در جوانی در فرمان او کوشیدے در پیرے بذل سوال گرفتار نه شدی که پیران
اهل سنت هر چند پیرتر شوند بر چشم و دل خلق عزیزتر شوند شیخ الاسلام گفت که ابوبکر کتانی را شاگرد
مصطفی صلی الله علیه وسلم می گفتند از بس که ویرا بخواب دیدے معلوم بودی که کدام روز یا شب
خواهد دید از وی سوالها کردندے وے آن سوالها از مصطفی صلی الله علیه وسلم بپرسیدی و جواب
بشنیدی وقتی مصطفی صلی الله علیه وسلم ویرا گفت هر که هر روز چهل و یکبار بگوید يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ چون دلها بمیرند دل وی نمیرد شیخ الاسلام گفت که شیخ
ابوالقاسم دمشقی گوید استاد سالمی که از کتانی پرسیدم که تصوف چیست گفت کمینه
آنست که تو در نیابی و یکے از ابوحفص پرسید که صوفی کیست جواب داد که صوفی نپرسد که
صوفی کیست شیخ الاسلام گفت که این علم سر الله است و این قوم صاحب اسرار پاسبان را
بار از ملوک چه کار اصل این کار یافت ست نه دریافت بانکار آن شتافت کش نیافت
نه بکوشش یابی و طلب که بحرمت یابی و ادب سوال سائل از انکارست برین کار آنکس
که ازین کار بوی دارد او را با سوال چه کار انکار مکن که انکار شومست انکار آن کند که ازین کار محروم
است و قومی مشغول اند ازین کار و قومی برین کار بانکار و قومی خود در سر این کار آنکه برین کار نه
انکارست مردودست و آنکه در سر این کارست غرقهٔ نورست ابوبکر عطا جحفی رحمه الله
تعالی شیخ الاسلام گفت که وی گوید که روزی بر بالای تپه نشسته بودم دیدم که سیلی می آمد عماری
می آورد و مردی در انجا بانگ بلند میگفت اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ لَئِنْ اَبْتَلَيْتَ فَلَطَالَ مَا
عَافَيْتَ و سیل می برد ویرا تا بدریا جحفه موضع سیل ست و خود آنرا از بهر آن جحفه

(حاشیه)
۱ قوله هرچند پیرتر شوند الخ یعنی پیرانی که بدوام مشغول بعبادات شرعیه بودند در چهرهٔ ایشان نور زیاده می شود ۱۲
۲ قوله یا حی یا قیوم یا لا اله الا انت ای زنده مطلق و ای قائم بذات ای معبودی که هیچ چیز را استحقاق معبودیت نیست ۱۲
۳ قوله چون دلها بمیرند یعنی از غفلت ... ۱۲
۴ قوله اصل این کار یافت ست یعنی اصل این کار وجدان است ...
۵ قوله و قومی مشغول اند ازین کار ... قومی از تصور این کار غافل اند و قومی مشغول اند ... ۱۲
۶ قوله اللهم لبیک ... یعنی حاضرم بخدمت و قبول حکم تو و اعانت می کنم ترا باجرای حکم تو ... روزگار در از دعا ... ۱۲
۷ قوله جحفه بضم و سکون جای ... موضعی است در لغت که اهل شام کرده اند بموضعی که میان مکه و مدینه است میقات اهل شام

ابوبکر شقاق رحمه الله تعالی

خوانند که سیل در آید و هر چه در پیش آن آید آنرا ببرد و ببرد
نام وی محمد بن عبد الله است صاحب ابو سعید خراز وے گفته که ابو سعید خراز گفته که روزی
در صحرا می رفتم نزدیک به چند سگ از سگان شبانان بر من حمله آوردند چون نزدیک من رسیدند بمراقبه
مشغول شدم ناگاه سگے سفید از میان ایشان بیرون آمد و بر ایشان حمله کرد و ایشان را از من دور
گردانید و از من جدا نشد تا آن سگان در تر رفتند بعد از آن باز نگریستم و ویرا ندیدم و هم وی
گفته که ابو سعید خراز گفت کن بِذِكْرِ اللهِ فَانْ قُوِيَتْ حَالُكَ غِبْتَ عَنْ
ذِكْرِ اللهِ وَذِكْرُ اللهِ اِيَّاكَ شیخ الاسلام گفت زبان در سر ذکر شد و ذکر در سر مذکور و دل
در سر مهر شد و مهر در سر نور و جان در سر عیان شد و عیان از بیان دور بهره حق بحق رسید
و بهره آدم با دم آب و خاک با فنا شد و دوگانگی با عدم رَجَعَ الْحَقُّ اِلَى اَصْحَابِهِ
وَبَقِيَ الْمِسْكِيْنُ فِي التُّرَابِ رَامِيْمًا

ابوبکر الشبلی قدس الله تعالی سره

از طبقه رابعه است نام وی جعفر بن یونس ست و گفته اند دلف بن جعفر و گفته اند دلف
بن جحدر و بر قبر وے ببغداد جعفر بن یونس نوشته اند شیخ الاسلام گفت که وی مصری ست
ببغداد آمد و در مجلس خیر نساج توبه کرد شاگرد جنید ست عالم بوده و فقیه و مذکر مجلس
کردی مذهب مالک داشت و موطا حفظ کرده بود پدر وے صاحب الحجاب خلیفه بود وَفِي
طَبَقَاتِ السُّلَمِيِّ اِنَّهُ خُرَاسَانِيُّ الْاَصْلِ بَغْدَادِيُّ الْمَنْشَاءِ وَالْمَوْلِدِ
وَاَصْلُهُ مِنْ اُسْرُوْشَنَهْ مِنْ فَرْغَانَةَ وَمَوْلِدُهُ كَمَا قِيْلَ سَامَرَّة جنید گفته است
لَا تَنْظُرُوْا اِلَى اَبِي بَكْرِ الشِّبْلِيِّ بِالْعَيْنِ الَّتِي يَنْظُرُ بَعْضُكُمْ اِلَى بَعْضٍ فَاِنَّهُ عَيْنٌ
مِنْ عُيُوْنِ اللهِ هشتاد و هفت سال عمر وے بود در سنه اربع و ثلاثین و ثلثمایة

... ظاهر است در اشیا بوی ظاهر این کلام بمعنی است بر مسئله توحید ۱۲

برفته از دنیا در ماه ذوالحجه و هم جنید گفته لِكُلِّ قَوْمٍ تَاجٌ وَتَاجُ هٰذَا الْقَوْمِ
الشِّبْلِيُّ شبلی بیست و دو بار در بیمارستان بوده شبلی گفته اَلْحُرِّيَّةُ هِيَ حُرِّيَّةُ
الْقَلْبِ لَا غَيْرُ شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو سعید مالینی حافظ صوفی این حکایت از شبلی آورده
که وی گفته که این سرمایه وقت که دارید بنازه دارید فردا همین خواهید داشت و تا جاوید صحبت با وی
با این می باید کرد شیخ الاسلام گفت که از تمامی باید برد که فردا گویند منافقان را اِرْجِعُوْا وَرَاءَكُمْ
فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا شیخ الاسلام گفت و وصیت کرد که این حکایت بو سعید و یاد دارید
که شما را از شبلی هیچ چیز نیارند به ازین حکایت فردا وقت تو نیارند که این وقت که اینجا داریم
بدارند کسی شبلی را گفت مرا دعائے کن این بیت بخواند
مَضَى زَمَنٌ وَالنَّاسُ يَسْتَشْفِعُوْنَ بِيْ ٭ فَهَلْ لِيْ اِلَى لَيْلَى الْغَدَاةَ دَلِيْلُ
ویرا گفتند ترا خوش فربه می بینیم و محبتی که دعوی کنی تقاضائے لاغری می کند گفت
اَحَبَّ قَلْبِيْ وَمَا دَرَىٰ بَدَنِيْ ٭ وَلَوْ دَرَىٰ مَا اَقَامَ فِي السِّمَنِ
ویرا پرسیدند که در وے سماع میکند و نمیداند چه می شنود این چیست جواب داد باین ابیات
رُبَّ وَرْقَاءَ هَتُوْفٍ بِالضُّحَى ٭ ذَاتِ شَجْوٍ صَدَحَتْ فِيْ فَنَنٍ ٭ وَلَقَدْ اَشْكُوْ فَمَا اَفْهَمُهَا ٭ وَلَقَدْ
تَشْكُوْ فَمَا تَفْهَمُنِيْ ٭ غَيْرَ اَنِّيْ بِالْهَوَى اَعْرِفُهَا ٭ وَهِيَ اَيْضًا بِالْهَوَى
تَعْرِفُنِيْ ٭ ذَكَرَتْ اِلْفًا وَدَهْرًا صَالِحًا ٭ فَبَكَتْ شَجْوًا وَهَاجَتْ شَجَنِيْ

شیخ الاسلام گفت که این ابیات مجنون راست نه شبلی را اما وے انشاد کرده شبلی عبد الرحمن خراسانی را گفت که یا خُراسانی هَل رَأیت غَیرَ الشِّبلی اَحَدًا یقول الله قطّ ایّما قال فقلت وما رأیتُ الشِّبلی یومًا یقولُ الله قال فخرّ الشِّبلی مغشیًّا علیه عبد الرحمن خراسانی گوید که شخصے بدر سرائے شبلی آمد و در نزد شبلے فرا در آمد سر برهنه و پائے برهنه گفت کرامی خواهی گفت شبلی را گفت نشنیدی که مات کافرا فلا رحمه الله شیخ الاسلام گفت که نفس خود را میگفت و گفتی جمعے در خانه وے بودند در آفتاب نگریست دید که بغروب نزدیک ست گفت که وقت نماز ست برخاستند و نماز دیگر بگزاردند شبلی بخندید و گفت چه خوش گفته است آنکس که گفته است شعر نَسِیتُ الیَومَ مِن عِشقِی صَلاتِی ؛ فَلا اَدرِی غَدائِی مِن عِشائِی ؛ فَذِکرُکَ سَیِّدِی اَکلِی وَشُربِی ؛ وَوَجهُکَ اِن رَأیتُ شِفاءُ دائِی ؛ یکے ازین طائفه گوید که در مسجد مدینه بر حلقه شبلی بایستادم سائلے بآنجا رسید و می گفت یا الله یا جواد شبلی آهے برکشید و گفت چگونه توانم که حق سبحانه را بجود بستایم و مخلوقی در مدح مخلوقی میگوید شعر تَعَوَّدَ بَسطَ الکَفِّ حَتّی لَو اَنَّهُ ؛ اَرادَ انقِباضًا لَم تُجِبهُ اَنامِلُهُ ؛ تَراهُ اِذا ما جِئتَهُ مُتَهَلِّلًا ؛ کَاَنَّکَ تُعطِیهِ الَّذِی اَنتَ سائِلُهُ ؛ وَلَو لَم یَکُن فِی کَفِّهِ غَیرُ رُوحِهِ ؛ لَجادَ بِها فَلیَتَّقِ اللهَ آمِلُهُ ؛ هُوَ البَحرُ مِن اَیِّ النَّواحِی اَتَیتَهُ ؛ فَلُجَّتُهُ المَعرُوفُ وَالجُودُ ساحِلُهُ ؛ بعد ازان

بگریست و گفت بلے یا جواد فانّک اوجدتَ تلک الجوارح وبسطت تلک الهمم ثمّ مننت بعد ذلک علی اقوامٍ بالاستغناء عنهم وعنها فی ایدیهم بک فانّک الجواد کلّ الجواد فانّهم یعطون عن محدودٍ وعطاءٌ لک لا حدّ له ولا صفة فیا جوادًا یعلو کلّ جوادٍ وبه جاد من جاد شبلی گفته در تفسیر قوله تعالی قُل لِلمُؤمِنِینَ یَغُضُّوا مِن اَبصارِهِم ابصار الرؤس عن المحارم وابصار القلوب عمّا سوی الله گفته اند که وے شنید که کسے میگفت الخیار عشرة بدانق فریاد برکرد و گفت اذا کان الخیار عشرة بدانق فکیف الشرار وے گفته که وقتے عهد کردم که نخورم الّا حلال در بیابانها می گشتم بانجیر بنی رسیدم دست دراز کردم تا بخورم ازان انجیر بن آواز آمد که عهد خود را نگاهدار و از من مخور که من ملک یهودی ام از وے پرسیدند که کدام چیز عجیبتر ست گفت دلی که خدائے خود را بشناسد و در روے عاصی شود بکیر دینوری گوید خادم شبلی که نزدیک وقت وفات خود گفت بر من یک درم مظلمه است و چندین هزار درم برائے صاحب آن صدقه داده ام و هنوز بر دل من هیچ شغلے ازان گرانتر نیست و هم بکیر گوید که در بین بیماری گفت که مرا وضو ده وے را وضو دادم و تخلیل لحیه فراموش کردم زبان وے گرفته بود دست مرا بگرفت و بمیان لحیه خود در آورد پس جان بداد یکے از بزرگان آنرا شنید گفت چه گوئید در مردے که در آخر عمر ادبی از آداب شریعت از وے فوت نشد و هم بکیر گوید که شبلے را روز جمعه دران

بیماری خفتی شد گفت بمسجد جامع میروم تکیه بر دست من کرده بود و میرفت مردی ما را در راه پیش آمد شبلی گفت بگیر گفتم لبیک گفت فردا ما را با این مرد کاریست پس برفتیم و نماز بگزاردیم و بخانه باز آمدیم شب را فوت شد گفتند در فلان موضع مردیست صالح که غسل مردگان را می کند سحرگاه بدر خانهٔ وی رفتم و آهسته در بزدم و گفتم سَلَامٌ عَلَیْکُمْ از درون خانه گفت شبلی بمرد گفتم بلی پس بیرون آمد دیدم همان مرد بود که در راه مسجد پیش آمده بود تعجب گفتم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گفت تعجب از چه میکنی سبب را گفتم پس سوگند بر وی دادم که تو از کجا دانستی که شبلی بمرد گفت ای نادان از انجا که شبلی دانست که امروز ویرا با من کارست

ابو بکر یزدانیار ارموی رحمه الله تعالیٰ از طبقهٔ رابعه است نام وی حسین بن علی یزدانیار است ویرا طریقه ایست در تصوف که بآن مخصوص ست و بعضی از مشایخ چون شبلی و غیر وی بر وی انکار کرده اند وَکَانَ یُنْکِرُ عَلٰی بَعْضِ مَشَایِخِ الْعِرَاقِ وَاَقَاوِیْلِهِمْ عالم بوده بعلوم ظاهر و علوم معاملات و معارف شیخ الاسلام گفت کہ ابو بکر یزدانیار رحمه الله تعالیٰ را بخواب دید گفت خداوندا حاجت دارم گفت چه حاجت خواهی به از آن که وادم ترا از دست بند صوفیان برهانیدم شیخ الاسلام گفت که دیده ام جائی که پرسیدند که مَا دَسْتْ بَنْدِ الصُّوْفِیَّةِ گفت اَلْحَالُ الْمُحَالُ وَالْاِشَارَاةُ الْبَاطِلَةُ ویرا قصه ایست دراز با صوفیان و انکار بر ایشان و در ان اشکال ست مردی بزرگست و صاحب تلبیس ست در ظاهر و محقق در باطن وی گفته که اَلْمَلَائِکَةُ حُرَّاسُ السَّمَآءِ وَاَصْحَابُ الْحَدِیْثِ حُرَّاسُ السُّنَّةِ وَالصُّوْفِیَّةُ حُرَّاسُ اللّٰهِ شیخ الاسلام گفت که ابو العباس نهاوندی روزی پس از نماز بامداد صوفیان را همه خفته دید گفت همه بخسپند که او بکو شد یعنی امر او و صحبت او دوستی با او وهم وی گفته که می بینید مرا که سخن می گویم بر صوفیه والله که بر ایشان سخن نمیگویم مگر از جهت غیرت بر ایشان که اسرار حق را سبحانه بغیر اهل آن گفتند و اگرنه ایشان سادات اهل عالم اند و بمحبت ایشان تقرب می جوییم بحق سبحانه و هم وی گفته

اَلْمَعْرِفَةُ تَحَقُّقُ الْقَلْبِ بِوَحْدَانِیَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰی و هم وی گفته اَلْمَحَبَّةُ اَصْلُهَا الْمُوَافَقَةُ وَالْمُحِبُّ هُوَ الَّذِیْ یُؤْثِرُ رِضٰی مَحْبُوْبِهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ و هم وی گفته مَنِ اسْتَغْفَرَ وَهُوَ مُلَازِمٌ لِلذَّنْبِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ التَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ اِلَیْهِ

ابو بکر الصیدلانی رحمه الله تعالیٰ از اجلهٔ مشایخ و اعلام ایشان بوده است شبلی ویرا بزرگ داشته از فارس بوده و در نیشاپور وفات کرده وی گفته که صحبت با حق دارید و اگر نتوانید صحبت با آنکس دارید که صحبت وا رحق ست سبحانه تا برکت صحبت وی شما را بوی رساند و هم وی گفته که عاقل آنست که سخن بقدر حاجت گوید و هرچه افزونی بود از ان دست بدارد و هم وے گفته که با حق سبحانه و تعالیٰ بسیار نشینید و با خلق اندک یکی از مریدان وی گوید که بعد از وفات وی برای قبر وے لوحی ساختم و نام وے بر انجا نوشتم خراب کردند بار دیگر راست کردم باز خراب کردند بار دیگر راست کردم باز خراب کردند و همچنین چند بار هرچند راست می کردم خراب کردند و با قبر هیچکس دیگر آن نمی کردند سر آنرا از استاد ابو علی دقاق پرسیدم گفت آن مرد در دنیا گمنامی اختیار کرده بود و حق سبحانه ویرا نهان میخواهد و تو می خواهی که ویرا آشکارا کنی این کے میسر میشود

ابو بکر الخباز البغدادی رحمه الله تعالیٰ وی از استادان جریریست وی گفته که اَلْعِیَالُ عُقُوْبَةٌ تُنْفِدُ شَهَوَاتِ الْحَلَالِ

ابو بکر بن عیسی المطوعی رحمه الله تعالیٰ از اهل ست از اقران ابو بکر بزرگتر از وی ابو بکر طاهر هروی در آمد و وی محتضر بود ویرا گفت حَسِّنْ ظَنَّكَ بِرَبِّكَ گفت با چون منی چنین سخن گویند اگر بارها بگزارد ... ویرا گفت حَسِّنْ ظَنَّكَ بِرَبِّكَ گفت با چون منی چنین سخن گویند اگر پا را بگزارد دیده پیش وی کنیم و اگر نخواند فرمان بریم و برویم ...

ابو بکر بن طاهر الابهری رحمه الله تعالیٰ از طبقهٔ رابعه است نام وی عبدالله بن طاهر بن الحارث الطائی ست از کبار ...

مشایخ جبل ست از اقران شبلی بوده عالم و باورع بایوسف بن الحسین صحبت داشته رفیق مظفر کرمانشاهی بود شیخ مهلب مصری گوید و هُوَ مُهَلَّبُ بنُ اَحْمَدَ بنِ مَرْزُوق که با هیچکس صحبت نداشتم از مشایخ که مرا صحبت وے آن نفع کرده باشد که صحبت شیخ ابوبکر طاهر در سنه ثلثین وثلثمایه برفته از دینار وزی ابوبکر طاهر بدکان بزازی گذشت پسر بزاز دوست وی بود چون شیخ را دید از دکان برخاست و برپے وے برفت بزاز آمد پسر را ندید در خشم شد و بر اثر پسر برفت وی را دریافت و لختی به پیچید و از پس شیخ ابوبکر وی را باز بدکان برد شیخ ابوبکر ازان سبب همه شب رنجه بود دیگر روز بدر سراے آن بزاز برفت و کنیزکے داشت با خود ببرد و وی را بیرون طلبید و گفت دوش همه شب رنجه بودم از مال دنیا این کنیزک دارم اگر بپذیرے بکفارت آن رنجه بتو دادم و اگر نپذیری آزاد کردم آنمرد در پاے وے افتاد و گفت ای شیخ من جرم کرده ام تو عذر میخواهی گفت راست که جرم کرده امام را میز نند پرسیدند از وی که حقیقت چیست گفت همه آن علم ست وی را پرسیدند که علم چیست گفت همه آن حقیقت است وی گفته اَلْجَمْعُ جَمْعُ الْمُتَفَرِّقَاتِ وَالتَّفْرِقَةُ تَفْرِقَةُ الْمَجْمُوْعَاتِ فَاِذَا جُمِّعْتَ قُلْتَ اللّٰهِ وَاِذَا فُرِّقْتَ نَظَرْتَ اِلَى الْكَوْنِ وهم وے گفته که مرے را دیدم در وداع کعبه میگرد و می نگریست و این بیت میخواند شعر لَا رُبَّ مَنْ يَدْنُوْ وَيَزْعُمُ اَنَّهُ ، يُحِبُّكَ وَالنَّائِي اَوَدُّ وَاَقْرَبُ

ابوبکر بن ابی سعدان رحمه الله تعالی

از طبقهٔ رابعه است نام وی احمد بن محمد بن ابی سعدان البغدادیست از اصحاب جنید قدس سره واز اقران رودباری عالم ترین مشایخ وقت بوده بعلوم این طائفه ابوالحسن صدیق و ابوالعباس فرغانی گفته اند که نمانده است درین زمان این طائفه را جز دو تن ابوعلی رودبارے بمصر و ابوبکر بن ابی سعدان بعراق و ابوبکر در یابنده تر ست از ابوعلی وے گفته که هر که با صوفیان صحبت دارد باید که وی را نفس نبود و دل نبود و ملک نبود و چون بچیزے نگرد از اسباب از بلوغ بمقصد خود بیفتد و بآن نرسد و هم وے

گفته اَلصُّوْفِيُّ هُوَ الْخَارِجُ عَنِ النُّعُوْتِ وَالرُّسُوْمِ وَالْفَقِيْرُ هُوَ فَاقِدُ الْاَسْبَابِ فَفَقْدُ السَّبَبِ اَوْجَبَ لَهُ اِسْمَ الْفَقْرِ وَسَهَّلَ لَهُ الطَّرِيْقَ اِلَى الْمُسَبِّبِ وهم وے گفته مَنْ لَمْ يَتَطَرَّقْ فِي التَّصَوُّفِ فَهُوَ غَبِيٌّ اَيْ جَاهِلٌ شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است که رویم در بغداد بعد از نماز عید الفت ابن ابی سعدان رامی شناسی گفتم آرے گفت برو و بگو که امروز مارا بمجالست و موانست خود زود مشرف گردانید برفتم وی را در خانه یافتم در دهلیز که در انجا غیر یکپاره بوریاے کهنه هیچ نبود و وے بر آنجا نشسته بود اداے رسالت کردم گفت این سفره را بگیر د شخصی ست در بیرون بوے ده تا خوردنی بیارد گفتم نگر اجابت ابومحمد رویم نمی کند گفت آرے وَلٰكِنْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعِيَ اِلٰى مَأْدُبَةٍ وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الْوَلِيْمَةَ فَقَالَ قُمْ بِنَا يَا عَلِيُّ اِلٰى بُيَيْتِنَا نَاْكُلُ كِسْرَةً لِيَحْسُنَ مُوَاكَلَتُنَا مَعَ النَّاسِ من سفره را ببردم و بآن شخص دادم عفیف و کامخ آورد بخوردیم و برفتیم

ابوبکر عطوفی رحمه الله تعالی

نام وے محمد بن علی بن حسین بن وهب العطوفی ست شاگرد جنید ست قدس سره توفی بالرملة سنة خمس واربعین وثلثمایه وی گفت که استاد من جنید گفت اگر کسے به بیند که ایمان دارد باین طائفه واین سخنان بپذیرد زنهار وی را گویند تا مرا بدعا یاد آرد و شیخ الاسلام گفت که حلاج در آخر کتاب عین الجمع گوید که هر که باین سخنان ما ایمان دارد ازان چاشنی دارد وی را از من سلام کنید و شیخ عمو گفت که شیخ سیروانی گفت اگر یابی داهد بخراسان رود بزیارت

کسی که مارا دوست دارد شیخ عباس گفت که شیخ سیروانی گفت که وصیت می کنم شمارا به نیکوئی
باکسی که این طائفه را دوست دارد **ابو بکر سکاک رحمه الله تعالیٰ** وے گفته که مشتاق
بدرمرگ لذت بیش از ان یابد که زنده از شربت شهد شیخ الاسلام گفت که بآن خدائے
که جز وے خدائے نیست که بنده نیکبخت را هرگز روزے نیاید نیکوتر و باراحت تر و خوشتر
از ان روزے که عزرائیل بوے آید گوید مترس به ارحم الراحمین می شوے و باوطن خود
میرسی و بعید همین میروی این جهان منزلت و زندان مومن ست این بودن عاریتے اینجا بهانه
است بیکبار بهانه را ببرد و دور کند و در حقیقت باز شود و مرد بزندگانی جاوید برسد
ے مَوْتُ التَّقِيِّ حَيَاةٌ لَا انْقِطَاعَ لَهَا ؛ قَدْ مَاتَ قَوْمٌ
وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ ؛ **ابو بکر سقار رحمه الله تعالیٰ** وے گفته که در کشتی
بودم باد برخاست و موج درگرفت و خلق بدعا کردن فریاد برداشتند در کشتی درویشی
بود سر در گلیم پیچیده پیش وے رفتند و گفتند که دیوانه خلق در دعا و زاری اند تو هم
چیزے بگوے سر از گلیم بیرون کرد و نیمه بیت بگفت ے عَجِبْتُ لِقَلْبِكَ كَيْفَ
انْقَلَبَ ؛ و سر در گلیم برو گفتند چه دیوانه ایست او را می گوئید دعا کن وی بیت
میخواند باز سر از گلیم بیرون کرد و دیگر نیمه بیت بگفت ع وَشِدَّتُ حُبِّكَ لِي لِمَ
ذَهَبَ ؛ آن باد و شوار بختے کم شد باز بادی گفتند که چیزے بگوی سر بیرون کرد و بیت
دیگر بگفت ے وَاَعْجَبُ مِنْ ذَا وَذَا اَنَّنِي ؛ اَرَاكَ بِعَيْنِ الرِّضَا فِي الْغَضَبْ موج
بیارامید و باد ساکن شد شیخ الاسلام گفت که او دو بیت آورده من سوم آن دیده
ام جاے دیگر و آن اینست ے فَاِنْ جُدْتَ فِي الْوَصْلِ اَحْيَيْتَنِي ؛ وَاِلَّا

فَهٰذَا الطَّرِيقُ الْعَطَبُ ؛ **ابو بکر المصری رحمه الله تعالیٰ** نام وی محمد ابراهیم ست
استاد ابو بکر دقی ست شاگرد زقاق کبیر ست با جنید و نورے
صحبت داشته توفی فی شهر رمضان سنة خمس و اربعین و ثلثمایة مع ابو بکر العطوفے
ابو بکر مصری گوید با جنید بودم و ابو الحسین نوری و جماعتے از مشایخ صوفیان و قوال چیزے
میخواند نورے برخاست و رقص میکرد جنید نشسته بود نورے فراسر جنید آمد و گفت
برخیز و این آیه برخواند اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ جنید گفت وَتَرَى
الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ **ابو بکر الدقی قدس الله
تعالیٰ سره** از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن داؤد الدمشقی ست گویند
باصل دینوریست اما بشام نشستے عمر وے صد و بیست سال بکشید از اقران ابو علی دوباری
بوده و غیر او صحبت داشته بود این جلا بوے نسبت درست کند و شاگرد زقاق کبیر ست
جنید را دیده بود و با ابو بکر مصری صحبت داشته بود مجرد جهان بود و از کبار مشایخ وقت با نیکو
حالے سنة تسع و خمسین و ثلثمایة برفته از دنیا شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله باکو گفت
که غلام دقی گفت که دقی گفت اَلْعَافِيَةُ وَالتَّصَوُّفُ لَا يَكُونُ و حصرے گفته مَا
لِلصُّوفِيِّ وَالْعَافِيَةُ صوفی را با عافیت چکار شیخ ابو عبد الله رودبارے برکنار دریا
وسوسه داشت طهارت میکرد با وی آمد دست و پاے وے می ترکید و خون می آمد
وے درماند و گفت اِلٰهِيْ اَلْعَافِيَةُ آواز داد ند که اَلْعَافِيَةُ فِي الْعِلْمِ يَعْنِي فِي الشَّرِيعَةِ
شیخ الاسلام گفت که ابو بکر دقی گفت که به نصیبین شدیم مهمان سمیعی را وقت خوش بود
و قوال خوش و هیچ بیگانه نبود و هیچ ذوقے و حالے نشد همه آرمیده بودند سمیعی گفت
وَقْتٌ طَيِّبٌ وَقَوَّالٌ طَيِّبٌ وَمَا فِينَا ضِدٌّ فَمَا هٰذَا الْجُمُودُ دقی میگوید

که گفتم وَ قُتْنَا فَوْقَ السَّمَاءِ سمیعے گفت چه میگوئی گفت انچه او میخواند همه از من و تست همواره بگوش می آید که من و تو در تصوف من و تو کجا بود صوفی را جز یکے نبود حالی پدید شد و شوری برخاست که همگنان جامه میدریدند و می افتادند و بانگ میزدند هیچکس نبود که جامه ندریده بود شیخ الاسلام گفت که وقتی دقی در بادیه بزارید گفت که الٰهی از آن حقیقت خود که مراد ادی بهرهٔ بر دل من آشکارا کن تا جان من بیاساید چیزے بر دل وی بگشادند زاری بر وی افتاد نزدیک بود که تباه شود گفت الٰهی بپوش که طاقت ندارم آن را بپوشیدند شیخ الاسلام گفت که پنهان کردن غیب و اهل غیب از الله تعالیٰ رحمتیست که آن درین جهان نگنجد هر چیزے که ازین جهان آشکارا شود آنکس را در وقت ببرد یا عقل آنکس طاقت آن نیارد و احوال و رسوم وے متغیر شود انچه غیب ست و حقیقت پنهان به تا بسر آن نشوی در سراے غیب و حقیقت که این دنیا سرای بهانه است و زندان تاریک چون مدت بسر آید و روزے خورده شود در حقائق و غیب کشاده گردد دقی گفته عَلَامَاتُ الْقُرْبِ الْاِنْقِطَاعُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ و هم وے گفته كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا جَاءَ عَلَى السَّرَائِرِ بِاِشْرَاقِهِ زَالَتِ الْبَشَرِيَّةُ بِرُعُونَاتِهَا وَسُئِلَ عَنْ سُوْءِ اَدَبِ الْفُقَرَاءِ مَعَ اللّٰهِ فِيْ اَحْوَالِهِمْ قَالَ ذٰلِكَ اِنْحِطَاطُهُمْ مِنْ حَقِيْقَةِ الْعِلْمِ اِلٰى ظَاهِرِ الْعِلْمِ

ابو بکر طمستانی قدس الله تعالیٰ سره

از طبقهٔ خامسه است از فارس بوده شاگرد شبلی و ابراهیم دباغ شیرازیست از کبار مشایخ بوده صاحب آیات و کرامات یگانه بود در حال و وقت خود شبلی ویرا بزرگ میداشت و قدر و محل ویرا بزرگ مے نهاد با مشائخ فارس صحبت داشته بود وی را حرمتی عظیم میداشتند سکر و محبت بر وی غالب بود در موز و کلام عالی داشت در فارس سخن او را کسی قوت شنیدن نه داشت مشائخ وقت صواب چنان دیدند که وے بخراسان

برود به نیشاپور آمد و آنجا برفت از دنیا بعد از سنه اربعین و ثلثمایه وے گفته مَا الْحَيٰوةُ اِلَّا فِي الْمَوْتِ یعنی مَا حَيٰوةُ الْقَلْبِ اِلَّا فِيْ اِمَاتَةِ النَّفْسِ شیخ الاسلام گفت که هیچ زنده زندگی نه کند تا از خود نمیرد و باز زنده نگردد کسے ابو بکر طمستانی را گفت مرا وصیتی کن گفت اَلْهِمَّةَ اَلْهِمَّةَ فَاِنَّ عَلَيْهَا مَدَارُ الْاُمُوْرِ وَاِلَيْهَا يَرْجِعُ الْاَمْرُ و هم وے گفته که بزرگترین نعمتے بیرون آمدنست از نفس از برای آنکه نفس بزرگترین حجابهاست میان تو و الله تعالیٰ و هم وے گفته که ممکن نیست بیرون آمدن و رستن از نفس خود بنفس خود که از نفس خود با او توان رست و بصحبت ارادت او

ابو بکر فرا قدس الله تعالیٰ روحه

از طبقهٔ خامسه است نام وے محمد بن احمد بن حمدون الفراست از اجلهٔ مشایخ نیشاپور بوده با فراست عظیم شیخ عمو ویرا دیده بود او گفت اگر من ابو بکر شبلی و ابو بکر فرا را ندیدمی صوفی نبودمی و صحبت داشته با بو علی ثقفی و عبدالله منازل و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر ابهری و مرتعش و غیر ایشان از مشایخ یگانه بود و طریقت نیکو داشت در سنه سبعین و ثلثمایه برفته از دنیا شیخ عمو گفته با جمعی قصد حج داشتیم چون به نیشاپور رسیدیم اصحاب من گفتند که بزیارت ابو بکر فرا رو که او گوید که با مادر و پدر شو و تو باز گردے بختی بپیچیدم آخر گفتم چیست که میکنم شاید که باز گردم ویرانه یابم بوے شدم ویرا در مسجد نیافتم چون ساعتے برآمد ویرا دیدم که اندر مسجد در آمد شورے در وی و پارهٔ چند او پوستین در دست که او پوست گراه بود سلام کردم گفت وَعَلَيْكَ السَّلَامُ از کجا ے گفتم از هرات گفت کجا میروی گفتم بسوی قبله گفت پدر داری گفتم دارم گفت باز گرد و به پدر شو گفتم چنین کنم پیش یاران رفتم چندان بگفتند که بر سر رفتن آمدم مرا تبے عظیم بگرفت دیگر روز به نزدیک شیخ ابو بکر رفتم گفت نَقَضْتَ الْعَهْدَ عهد بشکستی گفتم اے شیخ توبه کردم گفت مَنْ لَمْ يُؤْثِرِ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ لَا يَصِلُ عَلٰى قَلْبِهٖ نُوْرُ الْمَعْرِفَةِ

بحالِ وهم وے گفته کِتمانُ الحسناتِ اَوْلیٰ مِن کِتمانِ السَّیّئاتِ فَاِنَّکَ ذٰلِکَ تَرجُو النَّجاةَ

ابو بکر الشبهی قدس اللّٰه تعالیٰ سرّه از طبقهٔ خامسه است نام او محمد بن جعفر الشبهی ست از جوانمردان مشایخ وقت بوده در نیشاپور با شیخ ابو عثمان حیری صحبت داشته پیش از سنه ستین وثلثمائه برفته از دنیا وی گفته اَلفُتُوَّةُ حُسنُ الخُلُقِ وَبَذلُ المَعرُوفِ

ابو بکر الطرسوسی الحرمی قدس اللّٰه سرّه شیخ الاسلام وی را از طبقهٔ سادسه داشته است نام وی علی بن احمد الطرسوسی ست سالها بمکه مجاور بوده وی را طاؤس الحرمین میخواندند از حسن عبادت وی بزرگ بوده شاگرد ابو الحسین مالکی است و صحبت داشته با ابراهیم شیبان کرمانشاهی و نسبت بوے کردے در سنه اربع وسبعین وثلثمائه برفته از دنیا در یکه شیخ سلمی وی را دیده بود اما در تاریخ نیاورده و از اقران شیخ سیروانی بوده شیخ الاسلام گفت که شیخ عباس فقیر مرا گفت که شیخ ابو بکر حرمی گفت که بمکه مهمان کسی بودیم میزبان کنیزکی داشت که چیزی می توانست خواند کنیزک بخواند شعر لَا مِنِّي فِيكَ مَعشَرٌ ﴿ فَاقتُلُوا اَو اَکثِرُوا درویشے برپاے خاست بانگے چند بزد و گفت که ملامت کردو درهم تو مکر تو این حرف بگفت و بیفتاد و برفت از دنیا شیخ الاسلام گفت که ابو عبد اللّٰه باکو گفت که ابو ب نجار در خانهٔ قزوینی بکه در سماع بود و گوینده چیزے بخواند بپارسی وے برخاست با پشت راست انگاه گفت نفیرے از تو و بیفتاد و بیهوش شد و برفت شیخ الاسلام گفت که ابو القاسم سایح با قوم در مهمانی بود و گوینده بر خواند شعر كُلُّ بَيتٍ اَنتَ ساكِنُهُ ﴿ غَيرُ مُحتاجٍ اِلَى السُّرُجِ ﴿ وَجهُكَ المَيمُونُ حُجَّتُنا ﴿ يَومَ يَاْتِي النّاسُ بِالحُجَجِ ﴿ لَا اَتاحَ اللّٰهُ لِي فَرَجاً ﴿ يَومَ اَدعُو مِنكَ بِالفَرَجِ

ابو القاسم سایح دست راست بر آورد بانگ زد و بیفتاد دیگر بایستند برفته بود شیخ الاسلام گفته که یکے ازین طائفه گفت که در نیشاپور حادثه بود که مردم از شهر بیرون رفته بودند من در مسجدے بودم و در کنج آن مسجد درویشے دیگر بود گوینده در آمد درویش وی را گفت که چیزے بگوے وے بر خواند شعر اَلقَيتُ بَينِي وَبَينَ الحُبِّ مَعرِفَةً ﴿ لَا تَنقَضِي اَبَداً اَو يَنقَضِي الاَبَدُ ﴿ لَاُخرِجَنَّ مِنَ الدُّنيا وَحُبُّكُمُ ﴿ بَينَ الجَوانِحِ لَم يَشعُر بِهِ اَحَدٌ ﴿ آن درویش بیفتاد و وے طپید تا میان دو نماز انگاه بیارامید چون بنگریستم برفته بود و شیخ الاسلام گفت که صوفی در شهرے که میان بصره و کوفه است میرفت بپاے کوشکے رسید و بران کوشک محتشمے بود و پیش وی کنیزکے بود مغنیه چیزی میخواند آن صوفی آواز وے بشنید میخواند شعر كُلَّ يَومٍ تَتَلَوَّنُ ﴿ غَيرُ هٰذا بِكَ اَحسَنُ ﴿ كُلَّ يَومٍ تَتَحَوَّلُ ﴿ غَيرُ هٰذا بِكَ اَجمَلُ ﴿ درویش را خوش آمد بر وے خورد و گفت یا جاریه باللّٰه وبحیوة مولاک اعیدی علیّ هٰذا البیت کنیزک تکرار مے کرد خواجه کنیزک را گفت چرا تکرار مے کنی گفت در زیر کوشک درویشے ست وقت وی خوش گشته است از بهر وے میگویم خواجه سر فرود کرد و آن عجب را دید خوش گشته و بپاے سکوخت آخر بگفت بانگے بزد و بیفتاد و جان بداد آن خواجه چون آن دید حال وے بگشت کنیزک را آزاد کرد و پیران شهر را بخواند و پیران درویش نماز کردند و دفن کردند پیران را گفت مرا شناسید من فلان بن فلانم شما را گواه می کنیم که هر چه مرا است از ضیاع واملاک همه را وقف کردم بر درویشان و کوشک را سبیل کردم و هر چه داشت از زر و سیم بداد و جامه بیرون کرده ازاری در بست

ومرقع درپوشید ردا برافگند وروی در بادیه نهاد و برفت ومردمان می نگریستند تا از چشم ایشان غائب شد وچشمها گریان پس از آن کس ویرا ندید وخبر وی نشنید ابو الحسن دراج ودوطی حکایت کنند این را از دراج گوید ما رأيتُ أحسنَ مِن ذلك اليوم شیخ ابو عبدالله جلا گوید که بمغرب دو چیز دیدم عجب یکی در جامع قیروان مردی دیدم که به صفها بر می گشت و می شگافت واز مردمان چیزی می خواست ومیگفت أيّها الناسُ كنتُ رجلاً صوفيًّا فَضَعُفتُ ودیگر دو پیر دیدم آنجا یکی جبله نام ودیگر زریق وهر یکی را از ایشان شاگردان بودند ومریدان روزی جبله بزیارت زریق شد با یاران یکی از اصحاب زریق قرآن خواند یکی از یاران جبله را وقت خوش شد بانگی بزد وجان بداد ویرا دفن کردند چون دیگر روز شد جبله بزریق آمد وگفت کجا شد آن یار تو که ما را قرآن خواند ویرا بخواندند تا قرآن خواند جبله بانگی بزد وزریاوی بگرد که خواننده بر جای بمرد جبله گفت واحدٌ بواحدٍ والبادی اظلم یکی بیکی وآنکه ابتدا کرد ظالمتر

ابو بکر السوسی قدس الله سره نام وی محمد بن ابراهیم السوسی الصوفی ست بشام بوده بشهر رمله شیخ عمو واحمد کوفی الصوفی ویرا دیده بودند توفی بدمشق فی ذی الحجه سنة ست وثمانین وثلثمایة شیخ الاسلام گفت که وی شبی گفت که ما را کسی باید که چیزی برخواند لختی جستند نیافتند وشیخ ابو بکر همچنان طلب میکرد از بس که وی بگفت یکی گفت ای شیخ کس نمی یابم اما درین نزدیکی برنائیست مطرب اگر بباید بیاریم آنکس لطیبیت گفت شیخ گفت باید بر دید وبیارید رفتند ووی را آوردند چیزی خورده بود وی را بنشاندند ووی بخواند شعر القومُ إخوانُ صدقٍ بينهم نسبُ * الابیات کاری برخاست که از نیکوئی وخوشی وقت هر کس خوش گشت وشیخ در شورید چون فارغ شدند از سماع مطرب را قذف افتاد بر سجاده شیخ قی کرد شیخ گفت هیچ نگوئید همچنانش بسجاده در پیچید وپراگنده شوید وجای دیگر خواب کنید چون روز روشن شد مطرب بهوش آمد خود را در سجاده دید پیچیده ودر صفهٔ قندیل آویخته متحیر بماند بانگی بر آورد که از بهر خدا این چه حالت ست ومن اینجا چون افتادم یکی

فراز آمد وی را از حال وی خبر کرد که چه بود وچه رفت وی پیرایهٔ خود بشکست وتوبه کرد وجامه درید ومرقع درپوشید واز جملهٔ اصحاب وی شد وچون شیخ از دنیا برفت به پیری خانقاه ویرا بنشاندند از روزگار نیکو ومعاملت نیکو که ورزیده بود شیخ الاسلام گوید که نام وی محمد طبرانی بود ومن پسر ویرا دیده بودم که بهری آمد بخانقاه شیخ عمو جوانی بود سخت ظریف محمد طبرانی پیر شده بود مشایخ بوی می آمدند که ما را آن بیتها بخوان وآن قصه باز گوی شیخ عمو با احمد کوفانی میگفت آن بیتها تمام یاد نداری گفت نه این نیم بیت بیش یاد ندارم شیخ الاسلام گفت پس از آن کسی این بیتها بمن آورد تمام ومن خود نیز در کتابی یافتم آن بیتها را شعر القومُ إخوانُ صدقٍ بينهم نسبٌ * من المودّة لم يَعدِل به سببُ * تراضعوا درّة الصهباء بينهم * وأوجبوا الرضيع الكاس ما يجب * ولا يحفظون على السكران زلّتهم * ولا يريبك من أخلاقهم ريبُ * شیخ الاسلام گفت که ذوالنون مصری وشبلی وخراز ونوری ودراج همه در سماع برفته اند رحمهم الله تعالی سه تن از ایشان سه روز بزیستند وغیر از ایشان بوده اند نیز از مشایخ ومریدان که در سماع برفته اند چه در سماع قرآن وچه در سماع غیر آن زراره بن ابی اوفی قاضی بصره در محراب بود قرآن میخواندند یکی برخواند فإذا نُقِرَ في الناقور الآية وی بانگی بزد وبیفتاد مرده بود شیخ الاسلام گفت که سماعی دیدار آمیز بود مرد را گوش با او بود ودیده با او بود چه جای طاقت وهوش بود صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که من در معاینه درویشی را دیدم که در جبال آذربایجان میرفت واین بیتها می خواند شعر والله ما طلعت الشمس ولا غربت * إلا وأنت مُنى قلبي ووسواسي * ولا جلستُ إلى قوم أحدّثهم * إلا وأنت جليسي بين

جلاسي ✽ ولا تنفست محزوناً ولا فرحاً ✽ الا وذكرك مقرون
بانفاسي ✽ ولا هممت بشرب الماء من عطش ✽ الا رايت خيالاً
منك في الكاس ✽ ناگاه بیفتاد و بمرد **ابوبکر شکیر رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت
که وی در نیشاپور بزرگ بوده خداوند وقت و دل صافی از خویشاوندان خواجه سهل صعلوکی بود روزی
خواجه سهل وی را دید گفت خویشاوند چون پیچی بن بنائی گفت تو آیم مرا بر نخیزی و بمن ننگری
یعنی که تکبر کنی که من درویشم بخواری در من نگری گفت بیا که برخیزم گفت وقتی که در سرای
خواجه سهل شد برای وی برپای خاست چون بیرون آمد برنخاست ابوبکر بازگشت و این
دو بیت برخواند ✽ انی وان کنت ذا عیال ✽ قلیل مال کثیر دین ✽
مستعفف برزق ربی ✽ حوائجی بینه وبینی ✽ بیرون آمد دیگر هرگز بوی در نرفت
ابوبکر جوزقی رحمه الله تعالی قبر وی در نیشاپور است وی گفته که روزی در بادیه می شدم
دهانم از تشنگی خشک شده بود و طاقت بریده بود برنائی را دیدم که می آید سلام کردم جواب داد
نیکو گفت ایها الشیخ چه بوده است گفتم تشنه شده ام خیاری میخواهم که دهان تر کنم آن برنا گفت
رو باز کن پیر گفت مرا بر سخن آن برنا ایمان بود باز نگریستم بوستانی دیدم پر از خیار و خربزه
و بادرنگ در شدم و کناره باز کردم و بیرون آوردم شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید قدس الله
روحه روزی بدر سرای ابوبکر جوزقی رسیدم او پیری با شکوه بود در شدم و سلام کردم و گفتم
ای پیر یا حدیثی املاکن جزوی باز کرد و گفت رسول الله صلی الله علیه وسلم گفته است
که خداوند را سبحانه وتعالی دو لشکر است یکی بآسمان و دیگر بزمین آنکه بآسمان اند فرشتگان اند
و ایشان را علامتهای سبز بود و آنکه بزمین اند لشکر خراسان اند اکنون با آن لشکر این
ظالمان نباشند آن لشکر صوفیان باشند که همه خراسان و همه جهان باز خواهند گرفت نه بینی
جماعتی از ایشان در راهی که میروند از دور بنگری پنداری که لشکری می آید این درست
است آن خدای عزوجل می نماید بحقیقت این لشکر ایشانند و ایشانند مردان خداوند که

خداوند را می طلبند و وی را می جویند و از دنیا اعراض کرده اند و بخداوند خویش مشغول
گشته اند و آن دیگران هر کسی بیرون خدای چیزی می طلبند و می جویند ایشان جز او هیچ
چیز را نجویند و نخواهند ایشان امیران جهانند و پادشاهان روی زمین اند و این پوشیده
است بر بیشتر خلق **ابوبکر الرازی رحمه الله تعالی** مردی متورع و مجتهد بوده گفته اند
که از مشایخ کس از وی گریان تر نبود هر مرید و مبتدی که وی را بدیدی اسیر و
گرفتار او شدی از کثرت عبادت و گریه و بی صبری و حرقت و اضطراب وی در سماع
در ابتدای کار خود بسفر مکه رفت و مشایخ صوفیه را دریافت و یکسال مجاورت کرد وی
گفته که در مکه وقتی بر من تنگ شد به یمن رفتم مرا یکدینار فتوح رسید جامه من خلق شده بود خواستم
که بآن پیراهنی بخرم چون بمکه بازگشتم و خواستم که بمکه درآیم آن دینار را جای پنهان و سنگی دفن کردم
و علامتی بر آن نهادم پس بمکه درآمدم چون از طواف فارغ شدم با ابوعمرو زجاجی شدم و از وی مسئله
پرسیدم گفت برو آن دینار که دفن کرده در سر خود صرف کن رفتم و چنان کردم پس بوی آمدم
آن مسئله را جواب داد **ابوبکر مفید رحمه الله تعالی** نام وی محمد بن احمد بن ابراهیم است از
بزرگ بوده از شهر جرجرایا داست جنید را و یوسف بن الحسین را دیده بود و با ابوعثمان حیری صحبت
داشته بود در سنه اربع و ستین و ثلثمایه برفته از دنیا عمری دراز یافته نیکو ادیب بود و شریف همت
و مستقیم الحال شیخ عمو وی را دیده بود و وی را کتابی ست در انجا آورده که ابوسعید خراز را بدر مرگ
پرسیدند که چه آرزو داری گفت حسرت دارم بر غفلت دلهم شده گفته که یوسف بن الحسین گوید
که چنان شده ام که سخن من جز الله تعالی نمی شنود شیخ الاسلام گفت که این سخن باخر چنان
شود که آن پیر گفت **ابوبکر قصری رحمه الله تعالی** از قصر هبیره بود و لیکن بشیراز
نشستی بزرگ بوده و محقق و اهل غیب را دیدی شیخ ابوعبدالله خفیف گوید که روزی شیخ ابوبکر
قصری مرا گفت خیز تا بصحرا رویم بیرون رفتیم قومی را دیدیم که بر بام بازار نرد می باختند شیخ ابوبکر رفت
و با ایشان بنشست و دست در بازی کرد از خجالت آب از زمین می رفت که این چه بیست که او میکند
مردمان می بینند آخر زود آمد و رفتیم دیدیم که تنی چند شطرنج می بازند بسوی ایشان رفت و نطع ایشان
برگرفت و بدرید و مهره‌ها بیفگند و دو تن از ایشان کارد برکشیدند قصری گفت کار در مراد سید تا بجورم

ایشان شکوه داشتند برگذشتیم ومن باوی درخصومت که آن فراخ روی آنجا واین احتساب زشت
اینجا چه بود وی بجای آورد وگفت آن وقت بنظر لدنی می نگریستم فرق ندیدم واکنون بنظر علمی می نگریستم
حکم بدیدم **ابوبکر موازینی رحمه الله** وی بمصر بوده استاد شیخ سیروانی است وی گوید
که از ابن خباز شنیدم که گفت روز عید اضحی نزدیک جمره بودم درویشی دیدم ایستاده وبدست
وی کوزهٔ یا رکوهٔ میگفت يَا سَيِّدِي تَقَرَّبَ النَّاسُ إِلَيْكَ بِذَبَائِحِهِمْ وَ
قُرْبَانَاتِهِمْ وَلَسْتُ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي فَشَهِقَ شَهْقَةً وَمَاتَ **ابوبکر اشنانی رحمه الله**
شیخ ابوعبدالله خفیف گوید که یکی از شاگردان من آمد که شیخ اشنانی از بام بیفتاد وپای
وی بشکست وبرفت وآن چنان بود که نوجوانی آمده بود قوالی میکرد ویرا پنهان از شیخ
ابوعبدالله گفته بودند تا چیزی خواند ابوبکر اشنانی در سماع خوش شد از بام بیفتاد وبرفت شیخ
ابوعبدالله گوید که آنجا رفتم گفتم چه میخواندند گفت این دو بیت ع وَنِفْ يَذُوبُ بِلَائِهِ
اَلْمَوْتُ دُونَ بَلَائِهِ، اِنْ عَاشَ عَاشَ مُنَغَّصًا ؛ اَوْمَاتَ مَاتَ بِدَائِهِ
آن کودک را کسیل کرد وگفت دیگر گرد این قوم مگرد ابوعبدالله خفیف گوید چهار روز از خود
غائب شد وابوبکر اشنانی را در گور بردند وشیخ ابوعبدالله بیخبر شیخ الاسلام گفت تشنه را آسایش
در چه نگر در آب رو گفت وفای دوستی در دوستی برفتن است **ابومغازلی رحمه الله** استاد
سیروانی بوده بمصر وی گوید که می خواستم که ابوالحسن مزین را بیازمایم بدسرای وی شدم ودر بزدم وگفتم
يَا أَهْلَ اللّٰهِ اِدَّوَاسُوْنِي بِشَيْءٍ ای خداوندان سرای با من بچیزی مواسا کنید وی اهل خود را
گفت ای مؤمنه چیزی فرا وی ده که وی اگر الله را شناختی بمن ننادی یعنی آزمودن را چون
آن شنیدم ایشان را بگذاشتم وبرفتم **ابوبکر قطیعی رحمه الله** وی حافظ وامام بغداد بوده در
حدیث شاگرد عبدالله بن احمد حنبل است جنید را دیده بود وی گفته که از جنید شنیدم که میگفت
يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَانٍ اِجْعَلْ لِي مِنْ بَعْضِ شَانِكَ ای آنکه هر روز در کار دیگری
چه بود که روزی در کار من کنی مات القطیعی ببغداد فی ذی الحجة سنة ثمان وستین وثلثمایة **ابوبکر
همدانی رحمه الله** شیخ الاسلام گفت که حسین بقیر گفت که ابوبکر همدانی گفت که درویشی سه چیز
است تَرْكُ الطَّمَعِ وَالْمَنْعِ وَالْجَمْعِ طمع بچیز کسی نه کنی واگر چیزی بسر تو آید منع نه کنی وچون بستانی

جمع نکنی **ابوبکر کفشیر رحمه الله** کفشیر دهی ست بشام وی گفته که در تیه بنی اسرائیل میرفتم
مرا نان برزده آرزو کرد وباقلی در وقت آواز باقلی فروش شنیدم در تیه که پیش من آورد
شیخ الاسلام گفت که این نه کرامتست این در طریق تصوف بیعاره است درویشی در بادیه
تشنه شد ویرا از آسمان قدحی فرو گذاشتند از زر پر آب سرد آن درویش گفت بعزت تو که
نخورم آب مگر از دست اعرابی که مرا سیلی زند وشربتی آب دهد واگر نه بکراماتم آب نباید از بیم غرور
گفت قادری که آب در جوف من پدید آری یعنی کرامات ظاهر از مکر ایمن نبود شیخ الاسلام گفت که
حقیقت نه بکرامات درست شود که حقیقت خود کرامات ست وکرامات ابدال ها را بود واز مکر
وغرور ایمن نباشد چون عطا ها کرچه ن بآن نگری ترا بآن باز گذارند از عطا معطی بینی ی از کرامات
مکرم وگفت که کرامات ناگاه مردان را ازین کار بیرون آرد چون موی از خمیر صوفیان کرامات را
رد کنند آن خود نثار بود بر ایام ایشان **ابوبکر بن داؤد الدینوری رحمه الله تعالی**
بشام نشسته است با ابن جلا صحبت داشته وی گفته معده محل طعام ست اگر در وی حلال افگنی
قوت طاعت یابی واگر شبهت بود راه حق پوشیده کند واگر حرام باشد معصیت زاید وگویند صد سال
بزیست در بدینور وفات یافت سنة خمسین وثلثمایة **ابوعلی الرودباری قدس الله سره**
وی از طبقهٔ رابعه نام وی احمد بن محمد بن القاسم بن المنصور از ابنا روسا ووزرا ست نسب وی ی
بکسری میرسد روزی جنید در مسجد جامع سخن میگفت گذر وی بر مجلس جنید افتاد وجنید با مردی سخن میگفت
بآن مرد گفت اِسْمَعْ يَا هٰذَا ابوعلی پنداشت که ویرا می گوید بایستاد وگوش بوی داشت کلام
جنید در دل وی جای گرفت واثر تمام کرد هرچه در آن بود ترک کرد وبرطریقت قوم اقبال نمود حافظ
حدیث بوده وعالم وفقیه وادیب امام وسید قوم خال ابوعبدالله رودباری است شیخ ابوعلی کاتب گوید
مَا رَاَيْتُ اَجْمَعَ لِعِلْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالْحَقِيْقَةِ مِنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الرُّوْدْبَارِيْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ هرگاه که ابوعلی کاتب
ابوعلی رودباری را نام بردی گفتی کرسید ناشاگردان ویرا از آن رشک می آمد گفتند آن چیست که وی را
سید خود میگوئی گفت آری او از شریعت بطریقت شد وما از حقیقت بشریعت می آئیم شیخ الاسلام
گفت تا مرور از پیشگاه با آستان بزنند اند که آنکه از آستان به پیشگاه می فرستند
کیست بس سر بود که از ناز به نیاز فرستند از نیاز بناز آئی واز طهارت بنماز شو ابوعلی

رودباری در بغداد با جنید و نوری و ابو حمزه و مسوحی و با آنانکه در طبقهٔ ایشان بوده‌اند از مشایخ قدس الله اسرارهم صحبت داشته و در شام با ابو عبدالله الجلاء و ی از بغداد است اما بمصر مقیم گشته و شیخ مصریان و صوفیان ایشان بوده و از شعراء صوفیان ست وی گفته در وقت نزع ؎ وَحَقِّكَ لَا نَظَرْتُ اِلٰى سِوَاكَا ۞ بِعَيْنِ مَوَدَّةٍ حَتّٰى اَرَاكَا ۞ تُوُفِّيَ فِي سَنَةِ اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ وهم وی گفته ؎ مَنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ فَانِيًا عَنْ حَظِّهٖ ۞ وَعَنِ الْهَوٰى وَالْاُنْسِ بِالْاَحْبَابِ ۞ اَوْ يَتَّمْتَهٗ صَبَابَةٌ جَمَعَتْ لَهٗ ۞ مَا كَانَ مُتَفَرِّقًا مِنَ الْاَسْبَابِ ۞ وَكَانَّهٗ بَيْنَ الْمَرَاتِبِ قَائِمٌ ۞ لِمَنَازِلِ حَظِّهٖ اَوْ جَزِيْلِ ثَوَابٍ ۞ شیخ الاسلام گفت که مراد درین شعر روی حسد ست که هیچکس را جای باز نگذاشته و همه بگفته و هم وی گفته ؎ وَلَاهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ ۞ وَاَعْدَاهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ ۞ ثُمَّ جَازَاهُمْ بِاَعْمَالِهِمْ شیخ الاسلام گفت که کُلٌّ عَيْنُ عِلْمٍ همه اُنیست و خلق غافل اند ازین خلق مشغول به پوست اند مغز باید یعنی حقیقت و هم وی گفته اَضْيَقُ السُّجُوْنِ مُعَاشَرَةُ الْاَضْدَادِ و هم وی گفته فَضْلُ الْمَقَالِ عَلَى الْفِعَالِ مَنْقَصَةٌ وَفَضْلُ الْفِعَالِ عَلَى الْمَقَالِ مَكْرُمَةٌ و هم وی گفته عَلَامَةُ اِعْرَاضِ اللّٰهِ عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَشْغَلَهٗ بِمَا لَا يَنْفَعُهٗ و هم وی گفته مَا لَمْ تَخْرُجْ مِنْ كُلِّيَّتِكَ لَمْ تَدْخُلْ فِي حَدِّ الْمَحَبَّةِ وقتی در گرمابه

برفت در جامه‌خانه چشمش بر مرقعی افتاد در فکر شد که تا از درویشان در گرمابه کیست چون در رفت درویشی را دید بخدمت برپای ایستاده بر سر جوانی امرد که پیش حجام نشسته بود ابو علی هیچ نگفت چون آن جوان امرد برخاست آن درویش آب بر سروی فرو گذاشت و خدمت نیکو بجای آورد و چون غسل کرد ازار خشک آورد و آن جوان بیرون رفت آن درویش نیز در خدمت وی بیرون رفت ابو علی نیز بنظاره بیرون رفت آن درویش جامه بسر آن جوان فرو دا افگند و گلاب بروی افشاند و عود بسوخت و مروحه برگرفت و او را باد می کرد و آئینه پیش وی داشت و هر چه توانست از جهد و امکان بجای آورد آن جوان در وی می نگریست چون جوان برخاست تا بیرون رود درویش را صبر بسر رسید گفت ای پسر چه باید کرد تا تو بمن نگری گفت بمیر تا برهی و من بتو نگرم درویش بیفتاد و بمرد و آن جوان برفت ابو علی فرمود که تا درویش را بخانقاه بردند و کفن ساختند و دفن کردند پس از آن بمدتی شیخ ابو علی بحج رفت آن جوان را دید در بادیه مرقعی خشن پوشیده ابو علی بوی نگریست گفت تو آن هستی که آن درویش را گفتی بمیر تا بتو نگرم گفت هستم ای شیخ و آن خطائی بود که بر من برفت شیخ گفت اینجا چون افتادی گفت از آن روز باین کار در آمدم آن شب وی را بخواب دیدم مرا گفت بمردم و هم بمن ننگریستی اکنون باری بمن نگر از خواب در آمدم و توبه کردم و بسر خاک وی شدم و موی بریدم و مرقع بگردن افگندم و با خدای عهد کردم که تا زنده باشم هر سال بمکه می شوم و بنام وی لبیک می زنم و حجی می کنم و بسر خاک وی می آیم و باد وی می سپارم کفارت گفت و کرد خود را **ابو علی الثقفی رحمة الله علیه** از طبقهٔ رابعه است نام وی محمد بن عبد الوهاب است از اقران ابو حفص حداد ست و حمدون قصار را دیده بود و در نیشاپور امام و مقدم بود در اکثر علوم شرعی عالم بود همه فرو گذاشت و بعلم صوفیان مشغول گشت و ابو عثمان حیری وی را نیکو گفتی وَكَانَ اَحْسَنَ الْمَشَايِخِ كَلَامًا فِي عُيُوْبِ النَّفْسِ وَاٰفَاتِ الْاَعْمَالِ در سنه ثمان و عشرین و ثلثمایه برفته از دنیا وی گفته اَلْعِلْمُ بِاللّٰهِ حَيٰوةُ الْقَلْبِ مِنَ الْجَهْلِ وَنُوْرُ الْعَيْنِ مِنَ الظُّلْمَةِ و هم وی گفته هر که صحبت دارد بزرگان را نه بطریق حرمت حرام شود بر وی فائدهٔ ایشان و برکات نظر ایشان و از نور ایشان هیچ چیز بر وی پیدا نگردد و از وی پرسیدند که عیش

کہ صعبتر و ناخوشتر گفت عیش آنکه بر نومیدی زید شیخ الاسلام گفت که نومیدی در بی کفر دارد
نومیدی از الله تعالیٰ کفرست لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ
وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ و روزی در محبت و احوال محبان سخن میگفت در ان
میانه این دو بیت را برخواند ؎ اِلٰى كَمْ يَكُوْنُ الصَّدُّ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ ؛ وَكَمْ
لَا تَمَلِّيْنَ الْقَطِيْعَةَ وَالْهَجْرَا ؛ رُوَيْدَكِ اِنَّ الدَّهْرَ فِيْهِ كِفَايَةٌ ؛ وَلِتَفْرِيْقِ
ذَاتِ الْبَيْنِ فَانْتَظِرِ الدَّهْرَا ؛ و در اثنای مجلس خود بسیار گفتی ای همه را بهیچ بفروخته
و هیچ را بهمه خریده **ابو العلی الکاتب المصری** رحمه الله از طبقه رابعه است از کبار
مشائخ مصرست صحبت داشته با ابوبکر مصری و با ابو علی رودباری پیر ابو علی مشتولی
است صاحب کرامات ظاهر بوده و ابو عثمان مغربی ویرا بزرگ میداشت و برا به می گفتند
از رودباری از بزرگی و تمامی علم وی گوید که هر گاه که چیزی بر من مشکل شدی مصطفی را
صلی الله علیه و آله وسلم بخواب دیدمی و آنرا بپرسیدمی شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو علی
کاتب را در مصر یک مرید بود که چیزی بوی وا دادی وی بمرد شیخ بسر قبر وی شد گفت الٰهی
میان من و تو این واسطه بود و شرک وی برفت و توحید من درست کرد بحق آنکه توحید من
ترا درست شد برفتن وی که با وی نکوئی کن وی گفته که الله تعالیٰ گفت که وَصَلَ اِلَيْنَا
مَنْ صَبَرَ عَلَيْنَا شیخ ابو القاسم نصر آبادی گوید که ابو علی کاتب را گفتند که بکدام یک
مایلتری ازین دو بفقر یا بغنا گفت بآنکه بلند ترست درجه و مرتبهٔ آن پس این دو بیت
برخواند ؎ وَلَسْتُ بِنَظَّارٍ اِلٰى جَانِبِ الْغِنٰى ؛ اِذَا كَانَتِ الْعُلْيَا فِيْ جَانِبِ
الْفَقْرِ ؛ وَاِنِّيْ لَصَبَّارٌ عَلٰى مَا يَنُوْبُنِيْ ؛ وَحَسْبُكَ اَنَّ اللّٰهَ اَثْنٰى عَلٰى
الصَّبْرِ **ابو العلی مشتولی** رحمة الله علیه نام وی حسن بن علی بن موسی ست

شاگرد ابو علی کاتب و ابو یعقوب سوسی ست مشتول وهی ست برده فرسنگی مصر وی آنجا
در سنه اربعین و ثلثمایه برفته از دنیا وی گفته که پیغمبر را صلی الله علیه و آله وسلم بخواب دیدم مرا
گفت یا ابا علی می بینم ترا که دوست میداری درویشان را و میل داری بصحبت ایشان گفتم
چنین ست یا رسول الله پس روی بمن کرد و گفت میخواهی که ترا بوکیلی درویشان و کفایت مهمات
ایشان بپای کنم تبرسیدم که بر دست من چیزی رود که نباید یا کاری پیش آید که بدست من
بر نیاید گفتم یا رسول الله بشرط عصمت و کفایت. من خاموش شدم پس از ان ویرا
کارسے برخاست و درویشان روی بوے نهادند با آرزوها و با ایستها و
آن همه راست می شد چون خواسته بود که بکفایت راست شود پیش استاد خود ابو علی کاتب
آمد و آنرا باز گفت وی گفت چه کرده بودمی یعنی از جرم که ترا از میان درویشان بیرون کردی یعنی
درویشی و ناداشت به از کفایت و توان شیخ الاسلام گفت که او بخود دلی کرد آنرا بلکه بفرمودهٔ
مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و مدد وی میکرد زنهار که غافل نباشی و از مکر و غرور ایمن
نشوی روزی یکی ازین طائفه بوی در آمد یک دینار پیش وی نهاد و گفت برآ این هیچ نیابدام
گفت ببستان که این را من بدهم من واسطه ام حقوق شمار الشامی رسانم آن عزیز این قصه را
با شیخ ابو علی کاتب باز گفت شیخ گفت من گمان نمی بردم که اکنون در دنیا کسی باشد که مثل
این سخن بگوید قصه خواب ویرا با شیخ بگفت گفت رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا عَلِيٍّ مِثْلُهُ يَرٰى
هٰذِهٖ وَيُوَفَّقُ لِلْقِيَامِ بِحَقِّهَا شیخ الاسلام گفت که ابو علی مشتولی از مشتول ببصره
رفت بزیارت شیخ ابو یعقوب سوسی در بصره می گشت و از کس نمی پرسید که خانهٔ وی کجاست
تا روزی بکوی فرو شد دکان حلاجی دید شاگرد وی بران دکان نشسته نزدیک او رفت
و حجرهٔ او بپرسید گفت ویرا میخواهی گفت آری گفت چون بوی شوی ترا خواهد گفت برو
در گرو کردار گرو که هر که بوی شود این گوید آنکه برفت دوست بدر حجرهٔ وے باز نهاد
آواز آمد که در آی در شدم گفت بیا بنشین من ترا نگویم که برو گرد کردار گرد یعنی این کار
نه همه کردارست چیزی دیگر هست به از کردار **ابو علی رازی** رحمة الله علیه

شیخ الاسلام گفت که وے گفته اِذَا رَاَیتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُوحِشُكَ مِنْ خَلْقِهٖ
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ یُرِیْدُ اَنْ یُّؤْنِسَكَ بِنَفْسِهٖ یعنی هرگاه بینی که حق تعالیٰ ترا از خلق
وحشت دهد از حاضر نیاسائی وغائب را نجوئی بدانکه مراد او آنست که ترا با خود انس
وآرام دهد **ابو علی خیران** رحمه الله نام وی حسن بن صالح بن خیرانست فقیه بوده
شافعی جمع کرده بود میان فقه وورع ویرا تکلیف کردند که قاضی القضاة شود قبول نکرد گویند که علی
بن عیسیٰ وزیر مقتدر بالله بود صاحب البلد را گفت که شیخ ابو علی خیران را بیار تا قضا را بروے
عرضه کنند وے بشنید و پنهان شد چند کس بر در خانه وے موکل ساختند که تا چون بآب
محتاج شود بیرون آید ده روز زیاده بیرون نیامد خبر بوزیر رسید گفت ویرا بگذارید مقصود
ما آن بود که مردم بدانند که در مملکت ما کسی هست که قضای شرق وغرب را بروی عرض کردند وی
قبول نکرد وی گفته اِذَا اسْتَنَدَ الرَّجُلُ نَامَ عَقْلُهٗ شیخ الاسلام گفت که چون دل بیدار بود
مرد معلق بود **ابو علی سیرجانی** رحمه الله آورده اند که ویرا مسافری رسید برای سوزنی هفتاد بار
او را ببازار فرستاد که بهتر ازین می باید وشیخ ابو علی با بزرگی و پیری وضعف خویش می رفت
و دیگری می آورد تا هفتاد بار بعد از هفتاد بار سوزنگری بیاورد تا چنانکه او را باید سوزنی اختیار کند آن مسافر
گفت دریغا اگر نیم خادم بیش نبودی که دلت بگرفت و من از برای تجربه میکردم اگر سوزن گر را نیاوردی
هفتصد بار ترا فرستادمی **عبد الله بن محمد المعروف بالمرتعش** رحمه الله از طبقهٔ رابعه است
کنیت وی ابو محمد نیشاپوری ست از محلهٔ حیره ببغداد بوده یگانه مشایخ عراق ست از ائمهٔ ایشان
از اصحاب بو حفص حداد ست وجنید را دیده بود گفته اند عجائب بغداد سه است زعقهٔ شبلی ونکتهٔ
مرتعش وحکایات خلدی ومرتعش در بغداد بوده در مسجد شونیزیه وآنجا برفته در سنه ثمان وعشرین
وثلثمائة ودر قولی ثلاث وعشرین ابو حفص ویرا بسیاحت فرموده بود هر سال هزار فرسنگ سفر
می کرد پای برهنه وسر برهنه وبهیچ شهری بیش از دو روز نبودی وگاه بودی که سه روز بودے
ابراهیم بن مولد گوید که مرتعش برقه آمد ابراهیم قصار بوی طبقی نان وانگور فرستاد مرتعش را پوستینی
بود دو میزری میزر را ازار ساخت وپوستین را بفروخت وثمن آن نان وانگور خرید وبا براهیم قصار
فرستاد وگفت نان وانگوری را نان وانگوری اگر ترا بالله تعالیٰ حالی هست بیرون آئی ابراهیم

مولد گوید که ابراهیم قصار مارا گفت که مادام که اینجاست با وی سخن مگوئید وبا وی سلام مکنید
وی مدتی دراز در رقه اقامت کرد روزی بوی رسیدم گفتم یا ابا محمد تو هنوز اینجائی با این همه
خواری که از جهت ما بتو رسید گفت بجهت این من اینجا این قدر اقامت کردم واگرنه من شهرهای
دیگر چند روز بیش نمی باشم مرتعش گفته که هرگز خویشتن را بباطن خاص ندیدم تا خود را بظاهر عام
ندیدم از وی پرسیدند که تصوف چیست گفت اَشْكَالٌ وَتَلْبِیْسٌ وَكِتْمَانٌ
وهم از وے پرسیدند که اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ گفت رُؤْیَةُ فَضْلِ اللّٰهِ
پس این بیت بخواند ؎ اِنَّ الْمَقَادِیْرَ اِذَا سَاعَدَتْ .:. اَلْحَقَتِ الْعَاجِزَ
بِالْحَازِمِ وهم وے گفته اَفْضَلُ الْاَرْزَاقِ تَصْحِیْحُ الْعُبُوْدِیَّةِ وَمُلَازَمَةُ
الْخِدْمَةِ عَلَی السُّنَّةِ وهم وی گفته که اول کار من آن بود که من دهقان پسرے بودم
در نیشاپور بر در خانه خود نشسته ناگاه جوانی آمد مرقع در بر وکلاه کهنه بر سر وبسوی من اشارت
کرد و بوجهی لطیف چیزی خواست با خود گفتم جوانی ست تندرست ازین شرم نمیدارد
که سوال می کند ویرا هیچ جواب ندادم بانگے بر من زد که از آن بسیار بترسیدم پس گفت
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِمَّا خَامَرَ سِرَّكَ وَاخْتَلَجَ بِهٖ صَدْرُكَ من بیخود شدم وبروی افتادم
خادمی از خانه بیرون آمده بود وسر من در کنار خود نهاده ومردم بسیار گرد من در آمده چون
بعد از مدتی با خود آمدم آن جوان رفته بود حسرت بسیار خوردم واز آنچه کرده بودم پشیمان شدم
چون شب رسید بغایت غمگین در خواب شدم حضرت امیر المؤمنین علی را رضی الله عنه
در خواب دیدم وآن جوان با وے وحضرت امیر بمن اشارت می کرد وسرزنش میکرد
ومیگفت اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُجِیْبُ مَانِعَ سَائِلِهٖ از خواب در آمدم وهر چه داشتم

تفرقه کردم درروی بسفر آوردم بعد از پانزده سال شنیدم که پدرم مرده است به نیشاپور باز گشتم
واز خدای تعالی خواستم که مرا خلاصی دهد از میراثی که بمن رسیده بود خدای تعالی عنایت کرد
از آن خلاص شدم وهمیشه خشم آن جوان را بر خود می بینم وهرگز از شرمندگی وی خالی نشدم
ونخواهم شد تا بآن وقت که با خدای تعالی برسم **عبدالله بن محمد بن منازل قدس الله**
سره از طبقهٔ رابعه است کنیت وی ابو محمد است از بزرگان مشایخ نیشاپور بوده ویرا طریقی
است که بآن متفرد است صحبت داشته با حمدون قصار وطریقت از وی گرفته وعالم بوده
بعلوم ظاهر بزرگی گفته از مشایخ که من وی ونیم مردی را شناسم نیم مرد نصیر آبادی ست که مردمان را
بید نام نبرد و مرد تمام عبدالله بن منازل که مردمان را خود نام نبردی گفته که هر که درین کار بزور
در آید فضیحت شود وهر که بضعف در آید قوی شود یعنی به نیاز وحرمت وارادت در آید بدعوی
وقوت وهم وی گفته که هیچ چیز نیست در آن کس که ذل کسب سوال وذل رد بخشیده باشد
وهم وی گفته که هر که لازم گرداند مر نفس خود را چیزی که بآن محتاج نباشد ضایع گرداند از احوال
خود مثل آن از چیزهای که بآن محتاج باشد واز آن چاره نداشته باشد وهم وی گفته که اگر
درست شود بنده را در همه عمر یک نفس از ریا وشرک پاک باشد هر آئینه برکات آن نفس در آخر
عمر در وی سرایت کند **عبدالله بن حداد رازی رحمه الله** شیخ الاسلام گفته که وی گفته
هر که حق الله تعالی را در جوانی فروگزارد ویرا در پیری فروگزارند ویاری ندهند **عبدالله بن**
عصام المقدسی رحمه الله شیخ الاسلام گفته که وی مصطفی را صلی الله علیه وسلم بخواب دید
گفت یا رسول الله حقیقت این کار که ما در آنیم چیست گفت شرم داشتن از حق تعالی که چون با خلق
باشی از وی خالی باشی یعنی می باید که چون بظاهر با خلق باشی وبباطن با حق باشی وشرم داری از وی که بباطن
نیز مشغول خلق باشی رسول صلی الله علیه وسلم این بگفت وبرفت بر اثر وی برفتم گفتم یا رسول الله بیفزای
گفت بخشودن بر خلق وقتی که با حق باشی یعنی وقتیکه بباطن با حق باشی سبحانه باید که بظاهر با خلق باشی
وبر ایشان بخشائی وحقوق ایشان را ضایع نگردانی **عبدالله بناذانی رحمه الله** شیخ الاسلام گفته که
وی گفت که مصطفی را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم گفتم یا رسول الله باکدام قوم نشینم گفت بآن قوم که
نه مهمانی شوند یعنی درویشان نه بآن قوم که مهمانی کنند یعنی توانگران **ابو الخیر التیناتی الاقطع رحمه الله**

از طبقهٔ رابعه است نام وی حماد است غلامی بوده به تینات که دهیست به نزدیک مصر گویند که
تینات از مصیصه است از ولایت مغرب زنبیل بافتی کسی ندانستی که چون می بافت [illegible]
دیده اند چون کس نبودی وبا شیر موانست داشت قِیلَ لَهُ بَلَغَنَا اَنَّ السِّبَاعَ تَأْنَسُ بِكَ
قَالَ نَعَمْ اَلْكِلَابُ یَأْنِسُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وی از تینات [illegible] بود [illegible] وقت خود [illegible]
احوال خلق درست ست واربعین وثلثمایه برفته از دنیا وی را آیات وکرامات بسیار ظاهر بوده [illegible]
داشته با ابو عبدالله جلا وجنید وغیر ایشان از مشایخ که در طریق توکل یگانه بوده وی گفته که
عمل خود ظاهر کند مرائی ست وهر که حال خود ظاهر کند مدعی ست وقتی یکی را دید که بر آب
می رفت وی بر کنار دریا بود گفت این چه بدعت ست با خشکی آی [illegible]
وقتی دیگری را دید که در هوا می رفت گفت این چه بدعت است فرود آی [illegible]
که کجا میروی گفت بحج گفت اکنون برو شیخ الاسلام گفت که کرامات فروش تا ویرا قبول کنند مغرور
است وکرامات خر اگرچه بانگ سگ نکند سگ ست یعنی حقیقت نه کرامات ست ورای آن
چیزی ست آن زهاد وابدال را خوش آید صوفی عارف از کرامات رسته است وی کرامت کرامات ست
شیخ الاسلام گفت که عباس بن محمد الخلال گوید از مردی که ابو الخیر تیناتی مرا گفت که مرقع در گردن
افگنده کجا میشوی گفت بطرسوس وبیت المقدس گفت چرا بگنجی باز نه نشینی در روی با او شیخ الاسلام
گفت که آن کنج کجا بود گفت جائی که تو نباشی شیخ الاسلام گفت که ابو صالح حمدانی گفت که نام وی
هارون ست که در خانه ابو الخیر تیناتی شدم بزیارت مرا گفت اکنون کجا سفر میکنی گفتم بطرسوس گفت
امسال بکجا نیت داری گفتم نیت مکه دارم گفت الله تعالی شما را چیزی داد حق آن نداشتید
وآن را نیکو نداشتید شما را در بادیها ودریاها پراگنده ساخت ابو صالح گفت ای شیخ حج وغزا را
میگوئی گفت آری حج وغزا را میگویم چرا نه وقت خود را غنیمت گیرید وبه آن باز نشینید
شیخ الاسلام گفت مریدی پیش ابو القاسم خلال مروزی شد از وی دستوری میخواست که بسفر
میشوم پیر گفت چرا می روی گفت آب که نرود تیره گردد پیر گفت چرا دریا نباشی که نرود وتیره نگردد
یکی از اصحاب ابو الخیر تیناتی گوید که روزی شیخ نشسته بود گفت وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ گفتم [illegible]
میگوئی گفت نه که یکی از فرزندان آدم در هوا می گذشت بر من سلام کرد او را جواب دادم [illegible]

فرانی گوید بزیارت ابوالخیر تیناتی رفتم چون وداع وی میکردم تا در مسجد بیرون آمد و گفت یا ابا الحسین میدانم که با خود معلومی بر نمی داری لیکن این دو سیب را با خود بردار از وی بستدم و در جیب نهادم سه روز برفتم هیچ فتوحی نرسید از ان دو سیب یکی را بیرون آوردم و بخوردم خواستم که دیگری را بیرون آرم دیدم که هر دو سیب در جیب من است پس از ان سیبها می خوردم و باز در جیب من پیدا می شد تا بموصل رسیدم بخاطر من رسید که این سیبها معلوم من شدند و توکل را بر من فاسد ساختند آنها را از جیب بیرون آوردم و نگریستم که درویشی خود را در عبائی پیچیده می گوید که مرا سیب آرزو میکند هر دو را بوی دادم چون از وی بر گذشتم در دل من افتاد که شیخ ابوالخیر آن سیبها را بوی فرستاده بود گرد آن درویش را طلب کردم نیافتم یکی ازین طائفه می گوید که پیش ابوالخیر تیناتی بودم با من از بدایت حال خود بدایت آغاز کرد از وی پرسیدم که سبب دست بریدن شما چه بود گفت دستی گناهی کرد ببریدندش مرا گمان آن شد که در جوانی از وی کاری که سبب دست بریدن باشد واقع شده است دیگر هیچ نگفتم تا آنکه بعد از چند سال با جمعی از مشایخ بوی رسیدم با یکدیگر از مواهب و کراماتی که از حق سبحانه و تعالی نسبت با ایشان واقع شده بود سخن میگفتند تا سخن بطی الارض رسید و در انجا هر کسی سخنی میگفت ابوالخیر را از ان خاطر به تنگ آمد گفت چند میگوئید که فلان در یک شب بمکه میرود و فلان در یک روز من غلام حبشی می شناسم که روزی در جامع طرابلس نشسته بود و سر در مرقع کشیده خوشی حرم بخاطر وی آمد سر خود گفت کاش من اکنون در حرم بودمی چون سر از جیب مرقع بیرون آورد خود را در حرم یافت آن جماعت در یکدیگر نگریستند و با یکدیگر باشارت گفتند که این غلام حبشی وی است پس یکی از ان جماعت گستاخی کرد و گفت اصحاب می پرسند که سبب بریدن دست شما چه بود گفت دستی گناهی کرد ببریدند گفتند مدتهاست که این میگوئی میخواهیم که سبب آنرا بگوئی گفت من مردی بودم از مغرب مرا هوای سفر خاست باسکندریه آمدم دوازده سال آنجا بودم از انجا سفر کردم دوازده سال دیگر در میان شطا و دمیاط اقامت کردم گفتند اسکندریه شهریست معمور آنجا می توانی بود اما در میان شطا و دمیاط هیچ نوع آبادانی نیست چون معاش میکردی و چرا بر اسکندریه اختیار کردی گفت بر کنار خلیج و دمیاط خانهٔ کلی از نی ساخته بودم و دران زمان اکثر ایام

بسیار بدمیاط فرود می آمدند چون شبانگاه چیزی میخوردند سفره های خود را بیرون می افشاندند نان ریزه که میریخت در ان با سگان مزاحمت میکردم و نصیب خود میگرفتم در تابستان قوت من این بود و چون زمستان می شد در نواحی خانهٔ من بردی بسیار بود از زمین می کندم و بیخ آنرا که تازه و سفید بود می خوردم و آنچه از ان خشک و سبز بود می انداختم این بود قوت من ناگاه روزی بسر من در دادند که ای ابوالخیر تو چنان گمان می بری که با خلق در قوتهای ایشان شریک نیستی و دعوی توکل میکنی و حال آنکه در میان معلوم نشسته گفتم الهی و سیدی و مولائی سوگند بعزت تو که هرگز دست بانچه آنرا از زمین میرویانند دراز نکنم و هیچ نخورم جز آنچه تو بمن رسانی دوازده روز دیگر گذشت نماز فرض و سنت و نفل می گزاردم بعد از ان از نفل عاجز شدم دوازده روز دیگر فرض و سنت می گزاردم بعد از ان از سنت هم عاجز شدم دوازده روز دیگر فرض می گزاردم بعد از ان از قیام عاجز شدم دوازده روز دیگر نشسته میگزاردم بعد از ان از نشستن نیز عاجز شدم و دیدم که دیگر فرض از من فوت می شود پس پناه بخدای تعالی بردم و در سر خود گفتم الهی و سیدی بر من خدمتی فرض کرده که از ان مرا سوال خواهی کرد و رزق مرا ضمان شده که بمن رسانی آن رزقی که ضمان شده بمن تفضل کن و آن عهدی که بسته ام مرا بگیر ناگاه دیدم که در پیش من دو قرص پیدا شد و در میان آن چیزی نهاده بود هیچ نگفت که آن چه چیز بود و از اصحاب هم کسی نپرسید و ایشان آن دو قرص را از شب تا شب دیگر می یافتم بعد از ان اشارت چنان شد که بجانب ثغر می باید شد بغزا بجانب ثغر روان شدم تا بدانجا رسیدم و اتفاقاً آن روز جمعه بود در صحن مسجد جامع شخصی قصهٔ زکریا علیه السلام و آن اره که بر سر وی نهادند میگفت و در وقتی که وی را بدو نیم کردند وی بناله در آمد در وحی خطاب آمد که اگر نالهٔ دیگر کنی نام ترا از دیوان پیغمبران محو کنم صبر کرد تا دو نیمه کردن وی باره و صبر کردن وی بران می گفت در نفس خود گفتم الهی و سیدی و مولائی زکریا علیه السلام مرد صابر بوده است اگر مرا نیز ببلائی گرفتار کنی صبر کنم ... بانطاکیه رسیدم بعضی از دوستان من مرا دیدند و دانستند که عزیمت ثغر دارم برای من شمشیری و سپری و حربه آوردند پس بثغر رفتم و از خدای تعالی شرم داشتم که از ترس عدو در پس دیوار مقام گیرم روز در بیشه که بیرون سور بود مقام می گرفتم و شب بکناره دریا می آمدم و نیزه را بر زمین فرو می بردم و سپر را بآن باز می نهادم و محراب می ساختم و شمشیر را حمایل میکردم و تا روز نماز میگزاردم چون نماز صبح

میگزاردم به بیشه باز می گشتم بعضی از روزها نظر کردم چشم من بر درختی افتاد که بعضی میوه‌های وی
سرخ شده بود و بعضی سبز بود و شبنم بران نشسته بود و می درخشید مرا خوش آمد عهد مرا بر من
فراموش گردانیدند دست بآن درخت دراز کردم از میوهٔ آن درخت چیزی گرفتم بعضی در دهن
داشتم و بعضی در دست که عهد را فرا یاد من دادند آنچه در دست داشتم بریختم و آنچه در دهان داشتم
بینداختم و با خود گفتم که وقت محنت و ابتلا رسید و سپر و حربه را دور انداختم و بر جای نشستم دست
در سر خود زدم هنوز نیک قرار نگرفته بودم که جمعی سواران و پیادگان گرد من در آمدند و گفتند برخیز
مرا می بردند تا بساحل رسانیدند دیدم که امیر آن نواحی سوار ایستاده است و گروه سواران
و پیادگان گرد بر گرد وی و جماعتی سیاهیان که روز بیشتر قطع طریق کرده بودند پیش وی
وی باز داشته بودند چون پیش امیر رسیدم گفت چه کسی گفتم بنده از بندگان خدای تعالی
پس از آن سیاهان پرسید که وی را می شناسید گفتند نی گفت وی مهتر شماست خود را فدای وی
کنید پس حکم کرد که دستها و پایهای ایشان هر یک یک را پیش می آوردند و از هر کدام
یک دست و پای می بریدند چون نوبت بمن رسید گفتند پیش آی دست خود را دراز کن دست خود را
دراز کردم ببریدند گفتند پای خود را دراز کن دراز کردم و روی خود بآسمان کردم و گفتم الهی
[illegible] دست من گناه کرده بود پای را چه گناه است ناگاه سواری که در میان ایستاده بود
خود را بر زمین انداخت و گفت چه میکنید می خواهید که آسمان بر زمین فرو آید این فلان مرد
صالح است و نام مرا گفت آن امیر خود را از اسپ بینداخت و دست بریدهٔ مرا برداشت
و ببوسید و در من آویخت و می گریست که مرا بحل کن گفتم من ترا اول ترا بحل کرده ام وقتی بود
گناهی کرده بود [illegible] گریستم و گفتم کدام مصیبت ازین عظیم تر که [illegible]
[illegible] آن دو قرص از دست برفت شیخ الاسلام گفت [illegible] پیوسته بوده [illegible]
[illegible]
و ایشان را کسی ندیدی مگر آنان را که با اصل از عرب بودند شبی در خواب دیدم [illegible]
[illegible]
ایشان است یکی از عرب است شیخ الاسلام گفت من سیزده ابوالخیر شناسم [illegible]

سیدان جهان و چندی را نام برد ابوالخیر تیناتی و ابوالخیر عسقلانی و ابوالخیر حمصی و ابوالخیر مالکی و ابوالخیر حبشی
و ابوالخیر حبشی پسین ابوالخیر ست. **ابوالخیر حبشی رحمه الله تعالی** شیخ عمود شیخ عباس
بدیار وی فخر میکردندی بلکه مجاور بوده وقتی شخصی در مسجد حرام آمد و گفت کجا اند آنانکه
جوانمردان می گویند ایشان را پس اشارت بصوفیان کرد و بر سبیل حقارت گفت جوانمردان
اینانند ساعتی گذشت شیخ ابوالخیر حبشی می آمد با هیبت و خشم تمام زردی بر روی وی
پدید آمده آن سخن را که آن شخص گفته بود دانسته بود پس گفت کیست آنکه می گوید کجا اند
جوانمردان جوانمردی باید تا جوانمرد بیند و گویند که وی همانست که قبر وی در ابرقوه است وی نام
وی اقبال بود و لقب وی طاؤس الحرمین و کنیت وی ابوالخیر غلامی بود حبشی مر بعضی خواجگان
جرجان را و در آوان بندگی نیز به بندگی حضرت حق سبحانه اشتغال تمام داشت همواره خواجه وی
میگفت از من چیزی بخواه و وی هیچ نمیخواست روزی بروی الحاح بسیار کرد و گفت اگر
نمیخواهی مرا خالصة لوجه الله آزاد کن خواجه گفت من چندین سال است که ترا آزاد کرده ام و بحقیقت تو
خواجه بودی و من بنده پس خواجه خود را وداع کرده روی ببغداد آورد و بقصد زیارت یکی از مشایخ چون
آنجا رسید آن شیخ مشرف بر موت بود چون سلام کرد گفت وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَبَا الْخَیْرِ
مشتاق بودیم و ترا لقبی ست شریف که در حجاز بآن مشرف خواهی شد و وی را وصیت بمجاورت
حرمین شریفین زادهما الله تعالی شرفاً کرد و گفت مقصود تو آنجا حاصل خواهد شد شصت سال
مجاورت حرمین کرد که هرگز از هیچکس هیچ چیز طلب نکردی گفته که شصت سال در مکه و مدینه
مجاورت کردم و محنتهای بسیار کشیدم هرگاه خواستم که از کسی سوال کنم هاتفی آواز داد که شرم
نمیداری که روی که بآن سجده ما میکنی آنرا پیش غیر ما خوار گردانی گفته اند که هرگاه که بروضهٔ مقدسهٔ
مصطفویه عَلٰی سَاکِنِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ در آمدی و گفتی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
الثَّقَلَیْنِ جواب آمدی وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا طَاؤُسَ الْحَرَمَیْنِ وی گفته اَلْحُرُّ مَنْ یُوْجِبُ
عَلٰی نَفْسِهٖ خِدْمَةَ الْاَحْرَارِ وَالْفَتٰی مَنْ لَا یَرٰی لِنَفْسِهٖ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَّةً
وَلَا یَرٰی لِنَفْسِهٖ اِسْتِغْنَاءً عَنْ اَحَدٍ و هم وی گفته که بر تجارت احرار ست
و تواضع سود ایشان در سنة ثلاث و ثمانین و ثلاثمایة برفته از دنیا رَحِمَهُ الله

وَالْمَغْفِرَةِ ابوالخیر عسقلانی رحمه الله ببغداد آمد و چندگاه اقامت کرد و با مشایخ
صحبت داشت و از انجا بیکے از دیها برفت و متاهل شد و همانجا وفات کرد ابوالخیر
حمصی رحمه الله تعالی بادیهٔ کعبه را بارها بر قدم توکل قطع کرد توفی بعد العشر
وثلثمایة ابراهیم بن شیبان الکرمانشاهی قرمیسینی رحمه الله از طبقهٔ رابعه است
کنیت وی ابواسحق ست شیخ جبل بود در وقت خویش وی را مقامات بود در ورع و تقوی
که خلق ازان عاجز اند از اصحاب ابوعبدالله مغربی و ابراهیم خواص ست از عبدالله
منازل پرسیدند که در وی چه گوئی گفت ابراهیم حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَاَهْلِ
الْاٰدَابِ وَالْمُعَامِلَاتِ در سنهٔ سبع وثلاثین وثلثمایة برفته از دنیا وے گفته هر که
حرمت مشایخ نگاه ندارد بدعویهاے دروغ و گزافهاے بیفروغ گرفتار شود و بآن
فضیحت گردد و هم وے گفته که چون درویش گوید که نعلین من باید که درو ی نگاه نکنی
یعنے در صحبت باید که ترا ملک نباشد و هم وے گفته که پدر مرا وصیت کرد علم بیاموز براے
آداب ظاهر و ورع را پیشه گیر از براے آداب باطن و دور باش ازانکه ترا
چیزے از خداے تعالی مشغول گرداند که کم افتد که کسے ازوی روے بگرداند باز
دولت آن یابد که روے بوے آورد ابوزید مرغزی خراسانی رحمه الله شیخ الاسلام
گفت قدس الله سره که خواجه ابوزید مرغزی فقیه خراسانی بحج می شد بکرمانشاهی رسید
ابراهیم شیبان را آنجا دریافت آن سال حج را بگذاشت صحبت وی را لازم گرفت
و عمارت دل خود را و پس ازان سه حج کرد چون خواجه ابوزید از دنیا برفت آن وزبارانی
عظیم بود بیرون نتوانستند برد در خانه دفن کردند بعاریت که باز بیرون برند چون خواستند
که بیرون برند در گور نبود شیخ الاسلام گفت که آن ولایت نه از فقه یافته بود که ازان
پیر و صحبت وے یافته بود ابراهیم بن احمد بن المولد الصوفی الرقی
رحمه الله از طبقهٔ رابعه است کنیت وی ابواسحق ست از کبار مشایخ رقه است

و فتیان ایشان با ابوعبدالله جلا و ابراهیم قصار رقی صحبت داشته در سنهٔ اثنین واربعین
وثلثمایة برفته برادر وے ابوالحسن علی بن احمد وی را پس از وفات وی بخواب دید گفت مرا
وصیتی کن گفت عَلَيْكَ بِالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ اِلٰى اَنْ تَلْقَاءَ رَبَّكَ وے گفته حَقِيْقَةُ الْفَقْرِ
اَنْ لَا يَسْتَغْنِيَ الْعَبْدُ بِشَيْءٍ سِوَى الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ تعالی و هم وے گفته که عجب می آید مرا از
کسے که بشناخت که وی را راهیست بخداوند تعالی چون زندگانی کند با غیر او و حال آنکه خدای تعالی
می گوید که وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ و هم وی گوید که من در ابتداء امر خود قصد زیارت
مسلم مغربی کردم چون بمسجد وی در آمدم امامتی کرد و الحمد را چند جا خطا خواند با خود گفتم که رنج من
ضایع شد آن شب آنجا بودم روز دیگر بقصد طهارت خواستم تا بکنار فرات روم شیری در راه
خفته بود باز گشتم دیگری بر اثر من می آمد عاجز فرو ماندم بانگ برگرفتم مسلم از صومعه بیرون آمد
چون شیران وی را بدیدند تواضع آغاز کردند گوش هریک را بگرفت و بمالید و گفت ای سگان
خدای عز و جل نگفته ام شما را که با مهمانان من کار مگیرید آنگاه مرا گفت یا ابا اسحق شما براست کردن
ظاهر مشغول شده اید تا از خلق می ترسید و ما براست کردن باطن تا خلق از ما بترسند ابراهیم الجیلی
رحمه الله تعالی از زمین گیل بوده پیری بزرگ و با شکوه بود این طایفه را وقت صافی [illegible]
ابوالازهر اصطخرے گوید که ابراهیم گیلی بعم زادهٔ خود مبتلا شد و وی را بزنی گرفت بوی مشغوف شد
چنانکه از بیقراری در دوستی وی از نزدیک وی برنتوانست خاست وقتی با خود گفت این چیست
که من در آنم اگر من باین حال بآخرت روم من که باشم پس شب برخاست و غسل کرد و نماز گزارد و
بزارید و گفت الهی تو آن اولی که بودی دل مرا آن حال اول باز ده در ساعت زن را تب گرفت
در روز سیوم برفت ابراهیم وی را دفن کرده و باسر وقت خود شد یکی برهنه و سر برهنه بادیه در آمد
ابراهیم دهستانی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که شیخ محمد قصاب بدامغان مرا گفت
آن وقت که درین دیار اهل کلام پدید آمدند من ازان رنجه می بودم برخاستم و بشیخ ابراهیم
دهستانی رفتم که از وی بپرسم یعنے از مذهب و سخن ایشان چون پیش وی رسیدم هنوز من
با وے ازان چیزے نگفته بودم مرا گفت محمد باز گرد لَا نَعْرِفُ اَحَدًا عَبَدَ
الله را جز الله کسے نشناسد سخن ذوالنون است ست که اَلْعِلْمُ فِي ذَاتِ الله

جهل شیخ الاسلام گفت که او را نتوان شناخت جز با دو سخن او چون او را بقرآن و سنت بشناسی ورا باو بشناخته باشی یعنے شناخت تصدیقی و تسلیمی بعقل مجرد او را نتوان شناخت عقل مخلوق ست بر همچون خودی دلالت کند هر که دراز و با تو سخن گوید بپذیر که از خود گوید و عقل و قیاس خود میپذیر که ایمان سمعی ست نه عقلی ابراهیم مرغینانی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی گفته که انچه گوش دریابد علم ست وانچه فهم دریابد حکمت ست وانچه با و بشنوی و باو دریابی حیاتست ابراهیم ناز وی رحمه الله کنیت وی ابو اسحق است از مشایخ نشاپور ست ابوحفص را دیده بود و با ابوعثمان حیری صحبت داشته و ویرا در فتوت شانی ست عظیم نام وی ابراهیم بن محمد بن سعید است با از صورت نیکوئی وی و خوش خواندن ویرا ناز وی لقب کردند مظفر کرمانشاهی قدس الله روحه وی از طبقهٔ رابعه است از کبار مشایخ جبل ست از فقرای صادق با عبدالله خراز صحبت داشته بود و با بزرگتر از وی نیز در طریقه خود یگانه مشایخ بوده استاد عباس شاعر ست شیخ الاسلام قدس سره گفت وے شب را بسه بخش کرده بود یکے نماز کردے و یکے قرآن خواندے و یکے مناجات کردے و بر خود بزاریدی و این بیت میگفتی شعر قَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِيْ ۞ فَلَا طَبِيْبَ لَهَا وَلَا رَاقِيْ ۞ غَيْرُ الْحَبِيْبِ الَّذِيْ شُغِفْتُ بِهٖ ۞ فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِيْ وَتِرْيَاقِيْ وے گفته اَلْعَارِفُ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ لِمَوْلَاهُ وَجَسَدَهٗ لِخَلْقِهٖ وهم وے گفته مَنْ صَحِبَ الْاَحْدَاثَ عَلٰى شَرْطِ السَّلَامَةِ وَالنَّصِيْحَةِ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِلَى الْبَلَاۤءِ فَكَيْفَ بِمَنْ صَحِبَهُمْ عَلٰى شَرْطِ غَيْرِ السَّلَامَةِ وهم وے گفته باید که نظر تو در دنیا برای اعتبار باشد و سعی تو در وی بر حد اضطرار و ترک [illegible]

مر آنرا بر سبیل اختیار از وی پرسیدند که فقیر کیست گفت فقیر آنکه با و حاجتش نباشد شیخ الاسلام گفت از آن با و حاجتش نباشد که حاجتش همه او باشد و بس ابوالحسین بن بنان رحمه الله از طبقهٔ رابعه است با ابوسعید خراز صحبت داشته و نسبت خود بوے درست کند در رتبه برفته از دنیا ابوعثمان مغربی گوید که ابوعلی کاتب گفت که وقتی ابوالحسین بنان در وجد و رقص بود و ابوسعید خراز برای وی دست میزد ابوالحسین بنان گوید که همه خلق در بادیهٔ تشنه باشند و من بر کنار نیل و هم وی گفته که بزرگ ندارد قدر دوستان الله تعالی را مگر بزرگ قدری نزدیک وی ابوالحسین بن هند الفارسی رحمه الله از طبقهٔ رابعه است نام وی علی بن هند القرشی ست از کبار مشایخ فارس ست و با علمای ایشان صحبت داشته با جعفر حداد و بزرگتر از وی چون عمرو بن عثمان و جنید و طبقهٔ ایشان وے گفته هر که را خدای تعالی بر بساط قرب خود جاے دهد ویرا راضی و خوشنود دارد بهر چه بوی گذارند زیرا که بر بساط قرب بی رضائی و ناخوشنودی نباشد و هم وے گفته حسن خلق بالله تعالی ترک شکایت ست و با امرها و فرمانهای وی آنکه بنشاط و دل طیب نفس آن قیام نمائی و با خلق نیکوکاری و بردباری و هم وے گفته اِجْتَهِدْ اَنْ لَا تُفَارِقَ بَابَ سَيِّدِكَ بِحَالٍ فَاِنَّهٗ مَلْجَاُ الْكُلِّ فَمَنْ فَارَقَ تِلْكَ السُّدَّةَ لَا يَرٰى بَعْدَهَا قَرَارًا وَلَا مَقَامًا وَقَالَ كُنْتُ مِنْ كُرْبَتِيْ اَفِرُّ اِلَيْهِمْ فَهُمْ كُرْبَتِيْ فَاَيْنَ الْمَفَرُّ شیخ ابوعبدالله خفیف گفته که شیخ ابوالحسین هند با جمعی در شیراز در دعوتی بودند من در سفر بودم گفته بود که نصیب ابوعبدالله بگزارید جماعت عذری گفته بودند دیگر باره گفته بود البته نصیب وی بگزارید بگذاشتند اتفاقاً من رسیدم در آمدم و سلام کردم ابوالحسین هند برخاست و جامه در زیر بغل گرفت و می گشت و میگفت قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَكْذِبُ پس من گفتم هیچ خوردنی دارید که من گرسنه ام انچه

گذاشته بودند آوردند **ابو الادیان** رحمه الله کنیت وی ابو الحسن ست و نام وی علی بن
ازان ابو الادیان گفتند که در همه دینها مناظره کردی و مخالفان را بشکستی وی بصری ست
در ایام جنید بوده و با ابو سعید خراز صحبت داشته عالم بوده و صاحب لسان پیر اعلامی بود
احمد نام وی گفته که روزی میان ابو الادیان و میان مجوسی سخنی می گذشت ابو الادیان گفت
که آتش باذن الله تعالی کار می کند و مجوسی گفت نه چنین ست که بطبع خود کار می کند و اگر چنان
ست بمن نمائی که آتش بفرمان خدا تعالی کار میکند بدین تو در آیم اتفاق کردند که آتش برافروزند و
ابو الادیان در میان آتش رود هیزم جمع کردند و آتش عظیم برافروختند و مردم بسیار حاضر آمدند
چون هیزم تمام بسوخت اخگرها بروی زمین پهن کردند ابو الادیان سجاده انداخته بود و نماز
می کرد چون سلام نماز باز داد و برخاست و بر بالای اخگرها برفت چون بآخر رسید رو بمجوسی کرد
و گفت این کفایت ست یا نوبتی دیگر در آیم چون این سخن بگفت وی در هم کشید مجوسی مسلمان شد
احمد گوید چون شب در آمد و پیرامی مالیدم در زیر انگشت پای وی آبله دیدم مقدار سپی گفتم ای
شیخ این چیست گفت چون بر سر آتش می شدم غائب بودم چون بآخر آتش رسیدم حاضر گشتم و
آن سخن بگفتم و اگر این حضور در میانهٔ آتش بودی بسوختمی شیخ الاسلام گفت که هر گاه که وی بحج رفتی
از خانهٔ خود لبیک زدی و از انجا احرام گرفتی و چون از حج باز آمدی و زود لبیک زدن گرفت گفتند
بی روی مکن اکنون باز آمدی باز لبیک میزنی گفت این بار نه لبیک حج میزنم که لبیک و رای زنم
یکهفته برنیامد که از دنیا برفت **ابو جعفر محمد بن علی النسوی المعروف بمحمد علیان** رحمه الله
از طبقهٔ رابعه است از کبار مشایخ نسا بوده از اجلهٔ اصحاب ابو عثمان حیری محفوظ گوید که وی امام
اهل معارف ست وی از نسا قاصد ابو عثمان آمدی بپرسیدن مسائل از وی و در راه آب و نان
نخوردی و خواب نکردی و بر طهارت رفتی و چون طهارت بشکستی باز رفتی تا طهارت نکردی
شیخ الاسلام گفت اگر با ابو عثمان رفتی روا بودی طعام خوردن و بی طهارت رفتن اما او نه با ابو عثمان
می رفت مقصود وی چیزی دیگر بود وی گفته هر که باختیار و خواست خود اظهار کرامت می کند وی
مدعی ست و هر که بی خواست وی بروی کرامتی ظاهر می شود وی ولی است و هم وی گفته چون
دوست نداری کسی را هرگز از بر و احسان وی یک طرفة العین خالی نیستی و چون دعوی

محبت کسی کنی که یک طرفة العین در مقام موافقت وی نباشی و هم وی گفته که هر که با غیر الله تعالی
آرام گیرد الله تعالی ویرا فرو گذارد و هر که با الله تعالی آرام گیرد طریق آرام با دیگران
از وی ببرد **ابو سعید الاعرابی** رحمه الله از طبقهٔ خامسه است نام وی احمد
بن محمد ست بصری الاصل ست بمکه ساکن شده بود عالم بوده و فقیه وی را برای
این طائفه تصنیفها بسیارست با جنید صحبت داشته و با عمرو بن عثمان و ابو الحسین نوری
و حسن مسوحی و ابو جعفر حفار و ابو الفتح حمال قریب ست بطبقهٔ چهارم در سنة اربعین
او احدی و اربعین و ثلثمائة برفته از دنیا در وقت خود شیخ حرم بود شیخ الاسلام گفت که
ویرا جزویست در نکتهای توحید سخت نیکو در انجا گفته لَا تَكُونَ قُرْبٌ اِلَّا وَ ثَمَّةَ
مَسَافَةٌ نزدیکی نگویند تا مسافت نبود شیخ الاسلام گفت در قرب دوگانگی ست که یکی
به یکی نزدیک بود پس چون نیک بنگری قرب بعد باشد تصوف یگانگی ست وی گفته
اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهٗ تَرْكُ الْفُضُوْلِ وَالْمَعْرِفَةُ كُلُّهَا الْاِعْتِرَافُ بِالْجَهْلِ
و هم وی گفته لَا يَكُوْنُ الشَّوْقُ اِلَّا اِلٰى غَائِبٍ شیخ الاسلام گفت که داود طائی را
گفتند که تو مشتاقی گفت من نه دورم غائب مشتاق بود دوست من حاضر ست
و هم ابن الاعرابی گفته است که الله تعالی بعضی از اخلاق دوستان خود بدشمنان
داده تا بآن بر دوستان وی تعطف می کنند و بآن سبب دوستان وی می آسایند
ابو عمرو الزجاجی رحمه الله از طبقهٔ خامسه است نام وی محمد بن ابراهیم
است و گفته اند که نام وی ابراهیم است نیشابوری الاصل ست صحبت داشته
است با ابو عثمان حیری و جنید و رویم و خواص گویند که چهل سال در مکه مجاور بوده در حرم
بول نکرده و موی نه انداخته تعظیم حرم را و نزدیک بشصت حج گزارده بود ابو عمر بخنید گوید
که بمکه بودم و مشایخ وقت چون کتانی و ابو الحسین مزین کبیر و صغیر و غیر ایشان از
مشایخ حلقه می زدند و صدر همه ابو عمرو زجاجی بود و چون سخن رفتی وی حکم کردی و بوی

حوالت کردندی بپیوسته گفتی که من سی سال خلاء جنید بدست خود پاک
کرده ام و بآن فخر می کرد در سنهٔ ثمان واربعین وثلثمایه برفته از دنیا و وی گفته
لَانْ تَنْتَقِصَ مِنَ الْبَشَرِيَّةِ شَيْءٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمْشِيَ عَلَى
الْمَاءِ یعنی اگر وجود بشریت من چیزی کم شود دوست تر از ان دارم که بر آب بروم
وهم وی گفته که مادر من بمرد وازوی پنجاه دینار بمن میراث رسید بقصد حج بیرون آمدم چون
ببابل رسیدم مرا شخصی پیش آمد و گفت با خود چه داری با خود گفتم هیچ از راستی بهتر نیست
گفتم پنجاه دینار گفت بمن ده همیان را بوی دادم آن را بشمرد همچنان یافت که گفته بودم گفت
بستان که راستی تو مرا بگرفت پس از مرکب خود فرود آمد که سوار شو گفتم نمی خواهم گفت چاره
نیست والحاح بسیار کرد سوار شدم گفت من هم بر اثر تو می رسم سال آینده بمن رسید در مکه
وبا من می بود تا از دنیا برفت گویند که در موسم حج عجمی پیش وی آمد که براءت من بده که
حج گزاردم ویاران تو مرا نشان دادند که براءت حج از تو بستانم شیخ سلامتی صدر
وسادگی وی را دید دانست که یاران بوی مزاح کرده اند بملتزم اشارت کرد و گفت
آنجا رو وبگوی یَارَبِّ اَعْطِنِی الْبَرَاءَةَ ساعتی بر نیامد که آن عجمی بازگشت و
بدست وی کاغذی وبخط سبز بران نوشته که بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
هٰذِهٖ بَرَاءَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِّنَ النَّارِ ابراهیم بن یوسف
بن محمد الزجاجی رحمه الله کنیت وی ابو اسحق ست والد ابو عمرو زجاجی ست وی را در
تاریخ مشائخ آورده اند که از کبار اصحاب ابو حفص ست و در طریق ملامت وخلاف نفس صاحب
مذهب ست از وی حکایت کنند که گفته است فِيْ خِلَافِ النَّفْسِ عَلٰى دَوَامِ
الْاَوْقَاتِ بَرَكَةٌ وَقَدْ سَاعَدَتْ نَفْسِيْ مَرَّةً فِيْ خُطْوَةٍ فَمَا
اَمْسَكْتَنِيْ تَدَارُكُهَا اِلٰى سِنِيْنَ جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخواص
قدس الله سره از طبقهٔ خامسه است کنیت وی ابو محمد است بغدادی ست وخلد محلی

است از بغداد و وی حصیر باف بود شاگرد جنید و ابراهیم خواص است و با نوری و رویم
وسمنون وجریری صحبت داشته بود و با غیر ایشان از مشایخ وقت وعالم بوده بعلوم این
طائفه وصاحب جمع کتب وتواریخ وحکایات وسیر مشایخ بوده وی گفته که دویست دیوان
دارم از آن مشایخ و دو وهزار پیر شناسم ازین طایفه وی گفته که عجائب عراق سه چیز است
شطح شبلی ونکتهٔ مرتعش وحکایت من وی پیر شیخ ابو العباس نهاوندیست ببغداد برفته
در سنهٔ ثمان واربعین وثلثمایه وقبر وی بشونیزیه است نزدیک قبر سری سقطی وجنید شیخ الاسلام
گفت قدس سره که من یک تن دیده ام که وی را دیده بود و از وی حدیث داشت قاضی ابو منصور
هروی وی را ببغداد دیده بود وی گفته که اَلْفُتُوَّةُ اِحْتِقَارُ النَّفْسِ وَتَعْظِيْمُ حُرْمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
وهم وی گفته كُنْ شَرِيْفَ الْهِمَّةِ فَاِنَّ الْهِمَمَ تَبْلُغُ بِالرَّجُلِ لَا الْمُجَاهَدَاتِ وهم وی
گفته که در بیت المقدس بودم دیدم که مردی همه روز خود را در عبائی پیچیده بودنا گاه بر خاست
و روی خود را باسمان کرد و گفت کدام را دوستر میداری آنکه دوغبا نه یا لوده دهی یا آنکه
این قندیلهای خانهٔ ترا در هم شکنم پس بجای خود بازگشت و بخفت من با خود گفتم یا این مرد
دیوانه ایست یا از اولیاء الله است در میان آنکه من در فکر کار وی بودم دیدم که شخصی
در آمد و با وی زنبیلی بزرگ و بر راست و چپ می نگریست تا وی را دیده آمد و بر بالای سر وی
بنشست و گفت برخیز پس از زنبیل دوغبا و پالوده بیرون کرد آن فقیر بنشست و بخورد
چندانکه خواست پس گفت این باقی را بفرزندان خود بر آن شخص برخاست و برفت و
من در عقب وی برفتم و گفتم بخدا بر تو که تو این مرد را می شناختی گفت نی من هرگز وی را ندیده بودم
غیر از امروز چند روز بود که فرزندان من از من دوغبا و پالوده خواسته بودند و من مردی
فقیرم بحالی می کنم گفتم که هرگاه که خدای تعالی فتوحی رساند بکنم آنچه میخواهید امروز یک دینار کسب کردم
حوائج آنچه گفته بودم خریدم و بخانه آوردم خواب بر من غلبه کرد بخفتم هاتفی آواز داد که
برخیز آنچه پخته بمسجد بر و پیش آن مرد که خود را در عبائی پیچیده بنه که ما این را برای وی ساخته ایم
آنچه از وی بماند بفرزندان خود آور از خواب در آمدم فرزندان آن را پیش آوردند تا بخورند
برداشتم و اینجا آوردم چنانکه دیدی شیخ الاسلام گفت که از جعفر خلدی پرسیدند که عارفان کیانند

گفت هُمْ مَا هُمْ وَلَوْ كَانُوا هُمْ لَمَا كَانُوا هُمْ ایشان نه ایشانند اگر ایشان ایشانند نه ایشانند شیخ الاسلام گفت که معتز با من گفت که صوفی بنود اگر بود صوفی نبود و آن چنانست که وی گفت و آن بطاقت وی بودند انم که وی از که شنیده بود شیخ الاسلام گفت که سبحان الله شگفت‌تر ازین که دید در جهان نیست در هست نهان شخص در پیرهن روان و می گویند که او نه آن کالبد و بر دل کم و دل در جان و جان دران زنده بآنست جاودان

ابو الحسن الصوفی القوشنجی رحمه الله از طبقهٔ خامسه است نام وی علی بن احمد بن سهل از یگانگان و جوانمردان خراسان بود ابو عثمان حیری را دیده بود و در عراق با ابو العباس عطا و جریری صحبت داشته بود و در شام با طاهر مقدسی و ابو عمرو دمشقی صحبت داشته با شبلی در مسائل سخن گفته بود وَهُوَ مِنْ اَعْلَمِ مَشَائِخِ وَقْتِهٖ بِعُلُوْمِ التَّوْحِيْدِ وَعُلُوْمِ الْمُعَامِلَاتِ وَاَحْسَنِهِمْ طَرِيْقَةً فِي الْفُتُوَّةِ وَالتَّجْرِيْدِ وَكَانَ خُلُقًا دَيِّنًا مُتَعَهِّدًا لِلْفُقَرَاءِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَثَلٰثَمِائَةٍ از بوشنگ بوده و نیشابور نشسته و طریقت صوفیان نیکو دانسته و سفرهای نیکو کرده و یست که عهد کرده بود که هرگاه مرا احتلام افتد چیزی بدهم بدرویش که آن از خلل افتد در لقمه یا از اندیشه نارست وقتی در بادیه بودم و یرا احتلام افتاد تنها بود و ازار پای بیرون کرده و بر مغیلان انداخت تا هر که برسد بردارد وفا کردن عهد را و یرا پرسیدند که تصوف چیست گفت اِسْمٌ وَلَا حَقِيْقَةٌ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ حَقِيْقَةً وَلَا اِسْمَ ابو عثمان مغربی گوید که از وی پرسیدند که ظریف کیست گفت اَلْخَفِيْفُ فِي ذَاتِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَشَمَائِلِهٖ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ ابوبکر رازی گوید که شنیدم که ابو الحسن قوشنجی می گفت که

مردم سه گروه اند اولیا که باطن ایشان بهترست از ظاهر ایشان و علما که ظاهر و باطن ایشان برابرست و جهال که ظاهر ایشان بهترست از باطن ایشان خود انصاف نمیدهند و از دیگران انصاف می طلبند و هم وی گفته لَيْسَ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ اَسْمَجُ مِنْ مُحِبٍّ بِسَبَبٍ وَغَرَضٍ

بندار بن الحسین بن محمد بن المهلب الشیرازی رحمه الله از طبقهٔ خامسه است کنیت وی ابو الحسن ست از اهل شیراز است بارجان بوده و تربتش آنجاست عالم بود باصول و یرا در علوم حقائق ربانی ست نیکو شاگرد شبلی است و با جعفر حذا صحبت داشته و شبلی قدر وی بزرگ میداشت استاد ابو عبد الله خفیف ست و میان ایشان مفاوضات بسیارست در مسائل بسیار در سنه ثلاث و خمسین و ثلثمایه برفته از دنیا دران سال که شیخ ابو علی کاتب برفته از دنیا و شیخ ابو زرعه طبری و یرا غسل کرده وی گفته نه از ادبست که از یار خود پرسی که از کجا میرسی و در چه کاری از وی پرسیدند که تصوف چیست گفت وفا بعهد شیخ الاسلام گفت وفا بعهد آنست که هر چه بر دل گذشت که برای او بکنی آنرا بکنی وقتی عیاری با صوفی گفت که فرق میان ما و شما آنست که هر چه ما گوئیم بکنیم و شما را هر چه بر دل گذرد بکنید شیخ الاسلام گفت که مشایخ گفته اند که پیشین خاطر که بر دل گذرد از حق بود شیخ ابو الحسین جهضم همدانی گوید که بندار را حاجی گفت که الله تعالی از معرفت چیزی به بنده دهد از بندگان خود و آن بنده بموجب آن معاملات نکند الله تعالی آنرا از وی باز نستاند و بوی گزارد و حجت را تا فردا با وی بآن حساب کند اما زیادتی باز گیرد و در زیادت در بندد شیخ الاسلام گفت که هر که نه در زیادت است در نقصان ست و این صعب است این قوم را و هم بندار گفته مَنْ لَّمْ يَتْرُكِ الْكُلَّ رَسْمًا فِي جَنْبِ الْحَقِّ لَا يَحْصُلُ لَهُ الْكُلُّ حَقِيْقَةً وَهُوَ الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ

ابو عمرو بن نجید قدس سره از طبقهٔ خامسه است نام وی اسمعیل بن نجید بن احمد السلمی است جد ابو عبد الرحمن السلمی از جانب مادر وی از کبار اصحاب ابو عثمان حیریست و آخرین کسی از ایشان که برفته از دنیا اوست توفی سنه ست و خمس و ستین و ثلثمایه جنید را دیده بود و از کبار مشایخ وقت خود بوده ... [illegible]

از تلبیس حال و نگاه داشت وقت و حدیث فراوان داشت و ثقه بود روزی ابوعثمان
از برای خرج بعضی از ثغور مسلمانان چیزی طلبید هیچکس چیزی نداد ابوعثمان تنگدل شد چنانکه
در مجلس بگریست چون شب درآمد ابوعمرو بعد از نماز خفتن کیسهٔ دو هزار درم در آنجا پیش
ابوعثمان آورد و گفت این وجه را در آنچه میخواستید صرف کنید ابوعثمان خرم شد و ویرا دعای خیر
کرد چون بامداد شد ابوعثمان بمجلس نشست گفت ای مردمان ما با بوعمرو بسیار امیدوار
شده‌ایم که دو خزینه دو هزار درم بجهت ثغر مسلمانان آورد جَزَاهُ اللّٰهُ خَیْرًا ابوعمرو از
میان مردم برخاست و بر سر جمع گفت آن از مال مادر من بود وی بآن راضی
نیست آنرا بمن باز دهید تا بوی باز دهم ابوعثمان بفرمود تا آن کیسه را آوردند و بوی
دادند چون شب درآمد باز آنرا پیش ابوعثمان برد و گفت چه شود که این وجه را چنان
صرف کنید که غیر ما کسی نداند ابوعثمان بگریست و وی را تحسین کرد و فرمود چنین کنم وی
گفته رُبَّ سُکُوْتٍ اَبْلَغُ مِنْ کَلَامٍ وهم وی گفته مَنْ کَرُمَتْ عَلَیْهِ نَفْسُهٗ هَانَ
عَلَیْهِ دِیْنُهٗ وهم وی گفته تَرْبِیَةُ الْاِحْسَانِ خَیْرٌ مِّنَ الْاِحْسَانِ و از وی پرسیدند
که آن چیست که بنده را از آن چاره نیست گفت مُلَازِمَةُ الْعُبُوْدِیَّةِ عَلَی السُّنَّةِ وَدَوَامُ
الْمُرَاقَبَةِ وهم وی گفته اَلْاُنْسُ بِغَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحْشَةٌ **عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن
الرازی الشعرانی رحمه الله** از طبقهٔ خامسه است کنیت وی ابومحمد است باصل از ری
بوده و بنشابور بزرگ شده با جنید و با بوعثمان و محمد بن الفضل و رویم و سمنون و بوعلی جرجانی و محمد حامد
و غیر ایشان از مشایخ قوم صحبت داشته و از کبار اصحاب ابوعثمان بود و ابوعثمان او را
بزرگ میداشت و ویرا ریاضات عجب است عالم بوده بعلوم این طائفه و حدیث داشته
و ثقه بوده در سنه ثلاث و خمسین و ثلثمائه برفته از دنیا وی گفته که عارف نرسد الله تعالی را
بر موافقت خلق که وی کار کننده بود بر موافقت خالق و امر وی وهم وی گفته که معرفت حجاب

را بند است میان بنده و الله تعالی وهم وی گفته که شکایت و تنگدلی از آنکه معرفت زاید
ابوالحسین السیروانی قدس الله تعالی سره نام وی علی بن جعفر السیروانی است
استاد ابوالحسین سیروانی صغیرست از سیروان مغرب است بزرگ بوده … نشستی
شیخ ابوسعید مالینی آورده و از بعض مشایخ خود که ابوالحسین سیروانی کبیر گوید که سهل
عبدالله تستری گوید کُلُّ مَنْ لَمْ یَکُنْ حَرَکَتُهٗ وَسُکُوْنُهٗ اِمَامُهٗ یَقْتَدِیْ بِهٖ فِیْ ظَاهِرِهٖ
ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی بَاطِنِهٖ قَطَعَ بِهٖ وهم وی گوید اَلرِّضَا فَوْقَ الْمُوَافَقَةِ …
یَبْلُغُ وَمِنَ الْغَیْبِ وهم وی گفته از خواص طلب صحبت کردم خواص گفت اَلْزَمِ
الْفُقَرَاءَ فَاِنَّ الْخَیْرَ فِیْهِمْ **ابوالحسین القرافی رحمه الله تعالی** نام وی
علی بن عثمان بن نصیر القرافی است و قرافه دهی است بمصر و گویند که وی با … شاگرد
ابوالخیر تیناتی و ابوالحسن الصایغ الدینوری است صد و … سال عمر یافته بود در سنه
ثمانین و ثلثمائه برفته از دنیا شیخ الاسلام گفت که قرافی یگانه دنیا و بی نظیر بود در وقت خویش
و بس حاد النظر و حاضر الوقت بود با عام سنی بود و با خاص عارف و در خود موحد بود و در نشان
نبود که شیخ الاسلام ده تن با آخر عمر از مشایخ متاخر بیا اختیار کرده بود شیخ ابوالخیر
تیناتی و قرافی و حصری و علی بندار صیرفی و نصرآبادی و سیروانی صغیر و …
و قصاب و خرقانی و طاقی و می گفت اینها جدا اند وقتی قرافی در کشتی احتساب کرد دست
و پای او بستند و در آب انداختند چون وقت نماز شد ویرا در صف اول دیدند جامه
تر ناشده شیخ الاسلام گفت که زنده او را کسی نکشند که وی بروح زنده است
شیخ الاسلام گفت که سید السادات قرافی گوید که چون ترا چیزی دهند … شریعت
واجب بود که پنهان داری **ابوسلیمان نیلی رحمه الله تعالی** شیخ الاسلام گفت که ابوسلیمان
نیلی بقرافی آمد و بوسه بر سر قرافی داد ابوسلیمان سخت خلق … بود قرافی بوی … نگریست

وگفت یا با سلیمان ترا سخت خلق جامه می بینم اما در میان دوا بروی تو حکومت می بینم دو خشت زیر سر می نهی اما حاکمی دران میان و بعد از ان ویرا پس از صوفی گری بمغرب حاکم کردند ابو بکر دقی بقرافی آمد ویرا گفت یا ابا بکر اکنون می گویند که مجرد تر جهان توئی من ترا در میان دو گهواره می بینم پس از ان چندان بر نیامد که زنی خواست ویرا دو فرزند آمد در میان دو گهواره نشسته بود و سخن قرافی را یاد میکرد و قرافی را در فراست عجائب بسیارست و کرامات ایشان بزرگ ست **ابو سلیمان خواص مغربی رحمه الله** ازین طائفه ست از مشایخ مغربی ست که وقتی در گزستانی می شد بر خری نشسته مگس خر را بگزید خر بجست و پای وی در درخت گز آمد و افگار شد چوبی بر سر خر زد خر روی باز پس کرد و بزبان فصیح گفت ده که بر دماغ خود می زنی وَهُوَ مِنْ اَقْرَانِ اَبِی الْخَیْرِ مَاتَ بِدَمِشْقَ **ابو القاسم نصر آبادی قدس الله سره** از طبقهٔ خامسه ست نام وی ابراهیم بن محمد بن محمویه است مولد و مقام وی نشاپور بوده است شیخ اهل اشارت و حقایق و لسان تصوف بود در زمان خود عالم بوده با نواع علوم از حفظ سنن و علم تواریخ و مختص بعلوم حقائق شاگرد ابراهیم شیبانی است شبلی و واسطی را دیده بود و با ابو علی رودباری و مرتعش و ابو بکر طاهر ابهری و غیر ایشان صحبت داشته آخر عمر بمکه رفت ابو عثمان مغربی بذیرهٔ وی آمد و بطیبت باوی گفت مکه چه جای تست وے گفت بابکه مکه چه جاے تست جاے من ست بسی بر نیامد که سببی افتاد که ابو عثمان بنشاپور آمد و آنجا برفت و نصر آبادی بمکه مجاور شده همانجا برفت در سنهٔ اثنین و سبعین و ثلثمائه شیخ الاسلام گفت که اسمعیل پسر نصر آبادی گفت مرا که وی گفت اِذَا بَدَا لَكَ شَیْءٌ مِنْ بَوَادِی الْحَقِّ فَلَا تَلْتَفِتْ بِهَا اِلٰی جَنَّةٍ وَّلَا اِلٰی نَارٍ وَلَا تُخْطِرْهُمَا بِبَالِكَ وَاِذَا رَجَعْتَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَالِ فَعَظِّمْ مَا عَظَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وهم وے گفته اَلرَّاغِبُ فِی الْعَطَاءِ لَا مِقْدَارَ

لَهٗ وَالرَّاغِبُ فِی الْمُعْطِیْ عَزِیْزٌ **ابو بکر رازی بجلی رحمة الله علیه** نام وی محمد بن عبد الله رازی ست به نشابور بوده از کبار مشایخ خراسان ست مرزوق بوده از لقاے مشایخ استاد ابو الرحمن سلمی ست و سلمی تاریخ خود بتاریخ وی کرده شاگرد ابو بکر بیکند نیست شیخ الاسلام گفت که ویرا وقتی عظیم بود و قبول بسیار در نشاپور در کودکی مبتلا شد ویرا بوی متهم کردند و مهجور ساختند آخر معلوم کردند بخلاف آن بود بار دیگر ویرا قبول پدید آمد روزے در جامع نشسته بود شیخ علی بندار صیرفی باوے گفت اَیُّهَا الشَّیْخُ این چه بود که واقع شد و آن از کجا افتاد ترا گفت ای پیر اگر عزم ابراهیم و صدق و یقین موسٰی و عصمت عیسٰی و همت و صبر احمد عربی صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ کسی را بود و نگاهداشت وی نبود چون باد فتنه جهد همه را باد بر دو مرد در میان آن بود شیخ الاسلام گفته که کسی ابو بکر رازی را گفت که در سماع چه گوئی گفت بس فتنه آمیز ست و طرب انگیز خویشتن را از فتنه گوشه میدار گفت نه مشایخ آن کرده اند گفت دوست پدر آن وقت که وقت تو چون وقت ایشان شود تو همچنان کن **ابو بکر فالیزبان رحمة الله علیه** از بخارا ست بزرگ بوده جنید را دیده بود و عمر وے دراز کشید شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو با من گفت که در سنه سبعین و ثلثمائه به بخارا شدم بزیارت ابو بکر فالیزبان ویرا طلب کردم خانه بود یک در داشت وی درانجا بود پیش وی در آمدم و سلام کردم مرا بنشاند و سفره آورد نان بود و جوز و نمک من گرسنه از طعام بودم دست دراز کردم و می خوردم در میان خوردن بوے نگاه کردم وے میگریست من دست باز کشیدم مرا گفت بخور که من از شادی می گریم که ابو القاسم جنید مرا گفت زود بود که این سخنان چنان شود که در کوهی دو حجره بود در یکی ازان دو حجره این سخنان بود دران دیگر نبود و آن کس را اگر انکند که ازان حجره باین حجره آید و ازین سخنان شنود اکنون از هرات کسی به بخارا می آید بطلب این کار هنوز این کار نیک ست **ابو الحسین الحصری رحمه الله** از طبقهٔ خامسه ست نام وی علی محمد بن ابراهیم ست اصل وی از بصره بوده ببغداد نشسته شیخ عراق ست شیخ سلمی گوید که کس ندیدم از مشایخ تمام حال تر از وی و نیکو زبان تر و بزرگ سخن تر از وی لسان الوقت بوده و یگانهٔ مشایخ بعلم توحید مخصوص بود و کس در توحید و تفرید چون وی نگفتی حنبلی مذهب بود شیخ الاسلام گفت که وی شاگرد شبلی ست و شبلی را جز وی شاگردی نبوده و سخن شنوان بسیار بوده اند

که سخن شنیده اند از وی اما این حدیث جداست یعنی میراث شبلی وی گرفته بود و حصری را
استاد جز شبلی نبوده و شبلی در کار وی دور فرا بوده وی را گفتی اَنْتَ دِیکِی اَنَّهُ مِثْلِی بَیْنِی
وَبَیْنَكَ تَالِیفٌ اَزَلِیٌّ حصری و ابوعبدالله خفیف همتای یکدیگر بودند این خفیف بالت تر
بود و حصری بباطن تر شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو حصری را ندیده بود وی گفته که
من حصری را ندیده ام در سنه احدی و سبعین و ثلثمائه بمکه شدم گفتم چون باز گردم بزیارت
حصری و ابوعبدالله خفیف شوم همان سال خبر بمکه رسید که حصری ببغداد و ابوعبدالله
بشیراز برفت تُوُفِّیَ الْحُصْرِیُّ رَحِمَهُ اللهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ شَهْرِ ذِی الْحِجَّةِ سَنَةَ
اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ وی گفته اَلصُّوْفِیُّ لَا یَنْزَعِجُ فِی انْزِعَاجِهٖ وَلَا یَقِرُّ
فِی اِقْرَارِهٖ وهم وی گفته اَلصُّوْفِیُّ الَّذِیْ لَا یُوْجَدُ بَعْدَ عَدَمِهٖ وَلَا
یُعْدَمُ بَعْدَ وُجُوْدِهٖ وهم وی گفته سحرگاهی مناجات کردم و گفتم الٰهی از من راضی
هستی که من از تو راضیم ندا آمد که ای کذاب اگر تو از ما راضی بودی رضای ما طلب
نکردی وی را گفتند ما را وصیتی کن گفت عَلَیْکُمْ فِیْ اَوَّلِ الْاَمْرِ الْاِنْفِرَادَ ثُمَّ تَرِدُوْنَ
الْمَشَایِخَ فِی الْمَعَارِفِ ثُمَّ تَتَّفِقُوْنَ عَلَی التَّفْرِیْدِ بِاِسْقَاطِ الْحَدَثَانِ
وی گفته وقتی که از اوقات و انفاس بر من تنگ شود از هیچ چیز طلب راحت و
خوشی نمی کنم مگر از فرا یاد آوردن انفاسی که بیش ازین بر من گذشته است در وقت صفا
انس و مودت بی آمیزش کدورتها و این بیت خوانده است ؎ اِنَّ دَهْرًا یَلُفُّ
شَمْلِیْ بِسَلْمٰی لَزَمَانٌ یَهُمُّ بِالْاِحْسَانِ ابوالحسین بن سمعون رحمة الله علیه

نام وی محمد بن احمد بن اسمعیل بن سمعون است وَکَانَ یُلَقَّبُ بِالنَّاطِقِ بِالْحِکْمَةِ از مشایخ
بغداد بوده او را زبانی است نیکو درین علم تذکیری کردی شیخ ابوبکر اصفهانی خادم شبلی گوید که روز جمعه
در مسجد جامع پیش شبلی نشسته بودم ابوالحسین بن سمعون کودک بود در آمد کلاهی در غایت تکلف
بر سر نهاده بر ما بگذشت و سلام نکرد شبلی از پس پشت وی نظر کرد و گفت یا ابابکر میدانی که
خدایتعالی را چه ذخیره هاست درین کودک یکی ازین طائفه گوید که بمجلس ابن سمعون بودم یکی
ازین طائفه در پای منبر وی نشسته بود ناگاه خوابش در ربود ابن سمعون از سخن باز ایستاد
چندانکه بیدار شد ابن سمعون با وی گفت که رسول را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدی گفت آری
گفت من هم ازین بهر از سخن باز ایستادم تا خواب را بر تو نشورانم و آنچه از دوران بودی بر بد نشوی
وی را گفتند که مردم را بزهد و ترک دنیا میخوانی و خود بهترین جامها می پوشی و خوشترین طعامها میخوری
چونست ابن سمعون گفت که وقتی که حال تو با الله تعالی چنان باشد که می باید نرمی جامه و خوشی طعام
زیان نمیدارد و شیخ الاسلام گفت که من با ابی الحسین ابن سمعون ننشستم که استاد من حصری امیر نخواهد
و هر که استاد ترا رنجه دارد و تو از وی رنجه نباشی سگ به از تو و شیخ الاسلام گفت که ابن سمعون
صاحب کلام بوده و حصری صاحب درد ابن سمعون گفته هر سخنی که از ذکر خالی است لغوست و هر خاموشی که
از فکرت خالی است سهوست و هر نظر که از عبرت خالی است لهوست تُوُفِّیَ ابْنُ سَمْعُوْنَ فِیْ سَنَةِ سِتٍّ
اَوْ سَبْعٍ وَثَمَانِیْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ وی را چون وفات کرد در سرای وی دفن کردند و بعد از سی و نه سال
خواستند که بگورستان نقل کنند کفن وی همچنان تازه و نو بود و اثر فرسودگی بران نبود ابونصر خبازه
و ابوالحسن سوهان آتش رحمهما الله شیخ الاسلام گفت از مشایخ گازرگاه دو تن
قدیم ترند یکی شیخ ابونصر خبازه مردی بزرگ بود قومی از شاگردان وی بجمیز رفتند بزیارت حصری
شدند حصری از ایشان خواست که چیزی خوانند اگر توانید یکی از ایشان آواز برآورد حصری
بیقرار گشت در سماع گفت امسال شما را بار نیست باز گردید و گفت نه شما شاگردان ابونصر
خبازید بدان کوهری گفتند آری گفت بی دستوری از پیش وی بیرون آمده اید باز گردید
و نزدیک وی شوید هر که بازگشت بسلامت افتاد و هر که برفت بسموم بسوخت و بعرفات
نرسید و دیگری از مشایخ گازرگاه شیخ ابوالحسن سوهان آتش بود که در مسجد جامع هشتی

شیخ الاسلام گفت که شاگرد وے با من گفت که پیرما پسین شب رمضان سجده کرد وے
و تا صبح میزاریدے میگفتی خداوندا آن روزه که داشتم برائے تو و آن حج و نماز که
کردم و آن قرآن که خواندم از همه توبه می کنم مرا رائگان بیامرز و فرا پذیر شیخ احمد
حرانی رحمة الله تعالی وی آنست که سه شبانه روز در مکه مجاور بود بر یک نهاری
و آن وقت که برخاست به نهار بود وے گفته که شیخ ابوالحسن معتمر میگوید که با حصری نشسته
بودم مردی وی را گفت مرا وصیتی کن گفت اُقْصِدْ هِمَّتَكَ جهم الرقی حاضر بود گفت یا شیخ
در افگندی وی را حصری گفت اَكِیْلُ عَلَیْهِ كَمَا كَالُوا عَلَیَّ چنانکه بر من پیمودند بر وے
پیمودیم جهم رقی رحمه الله تعالی وَهُوَ مِنْ مُتَاَخِّرِي الْفِتْیَانِ وَالْمَشَایِخِ
وَكَانَ مِنَ الْفُقَرَاءِ الصَّادِقِیْنَ مُشْتَهِرًا بِالسَّمَاعِ وَالْهَاقِیْهِ مَاتَ بَیْنَ
السَّنجک تَیْنِ شیخ الاسلام گفت که جهم رقی در گرمابه بود بیرون آمد و مردمان را گفت
بیرون آئید همه بیرون آمدند در وقت فرو د آمد و هم وے بود که روزے شخصے
پیش وے بتکلف رقص میکرد وے برخاست سر در میان دو پای آن شخص کرد
و وی را برداشت و از دیوار بدیوار دیگر باز میزد تا از هوش ببرد وے را ابوالحسن
الأرموی رحمه الله بزرگی بوده ازین طائفه در ایام حصری و ابوعبدالله رودباری
و ابن خفیف همه مشایخ وقت بودند بارمی بوده و قبر وے آنجاست از وی پرسیدند که
وفا چیست گفت آنچه از آن باز آمدی باز بآن نگردی گفت این خود عام ست آن خاص
چیست گفت آنکه بدانی که از هرچه آمدی ابوعبدالله بن خفیف الشیرازی رحمه الله
تعالی از طبقه خامسه ست نام وی محمد بن خفیف بن اسفکشار الضبی ست بشیراز بوده و ما در
وے از نشابور ست در وقت خود شیخ المشایخ بوده وی را شیخ الاسلام میخواندند شاگرد شیخ
ابوطالب خزرج بغدادیست رویم را دیده بود و با کتانی و یوسف بن الحسین الرازی

و ابوالحسین المالکی و ابوالحسین المزین و ابوالحسین الدراج صحبت داشته و با طاهر مقدسی
و ابوعمر دمشقی و غیر ایشان نیز از دیدار مشایخ مرزوق بوده عالم بوده بعلوم ظاهر و علوم
حقائق شیخ الاسلام گفت هیچکس را درین علم چندان تصنیف نیست که وی را اعتقاد پاک
و سیرت نیکو داشته و شافعی مذهب بوده در سنه احدی و ثلاثین و ثلثمایه برفته
از دنیا شیخ الاسلام گفت که از وے دو سخن دارم که کرا کند که باز گویند یکے آنکه
از وے پرسیدند که تصوف چیست گفت وُجُوْدُ اللهِ فِي حِیْنِ الْغَفْلَةِ دیگر
آنکه از وے پرسیدند که عبدالرحیم اصطخری چرا با سگبانان بدشت می شود و قبا می بندد
گفت یَتَخَفَّفُ مِنْ ثِقْلِ مَا عَلَیْهِ گفت می شود تا از آنکه در انست وی می زند
تا از بار وجود سبک گردد شیخ الاسلام گفت که در وجود لذت نبود که در وجود فرو شکستن
و صدمت بود که در آن حواس مرد برسد وَ اَنْشَدَنَا بِغَیْرِهٖ ؎ اُرِیْدُ لِاَنْسٰی
ذِكْرَهَا فَكَاَنَّمَا ٭ تَمَثَّلَ لِي لَیْلٰی بِكُلِّ مَكَانٍ ٭ شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است
که روزی رقی بمن آمد که در فلان جائے زنے دیگر ست از روستاے نواحی شیراز
و از شیخ سوالی دارد و نمی تواند که خود بیاید شیخ گفته که من نزدیک وے رفتم گفت ما را
قصه عجب واقع شده است که در حیرت آن مانده ایم در قبیله ما کودکی بود در روز افطار
نمی کرد و با کسی سخن نمی گفت و بگوسفند چرانیدن از میان ما بیرون می رفت و گوسفندان
را سر میداد و بیک جانب میرفت و نماز میکرد درین روزها بیمار شد از برائے وے
بیرون قبیله سایه ترتیب کردیم و در آنجا بخسپیدی ناگاه در میان روزی که مردان قبیله
در حوائج خود پراگنده شدند دیدیم که از روی زمین بلند شد و در هوا می گشت چنانکه آسیا

بگردد مادرش چون آنرا بدید بدوید تا وی را بگیرد وی نرسید وی بالا میرفت و ما بوی می نگریستیم
تا در هوا از نظر ما غائب شد مردان قبیله را خبر کردیم و پراگنده ساختیم گفتیم شاید در میان این
کوهها و وادیها افتاده باشد هیچ جا از وی اثری نیافتند شیخ گفته است که من متامل شدم
آن زن گفت شاید که این را از من باور ندارید جماعتی از زنان قبیله را آواز داد همه بران وی
گواهی دادند شخصی دران مجلس که شیخ این حکایت می کرد گفت ایها الشیخ این می تواند بود شیخ
گفت ای نادان اینجا کسی هست که منتظر این معنی باشد میتواند بود و میباشد و هم شیخ ابو عبد الله خفیف
گفته است که نوجوانی از خراسان همراه حاجیان بشیراز آمد و بیمار شد بیماری سخت و پیش مردی بود
صالح و زنی داشت صالحه آن جوان را بخانه وی فرستادیم تا خدمت و رعایت وی کنند ناگاه
روزی آن مرد آمد رنگ وی متغیر شده و گفت عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَكُمْ که آن جوان درگذشت گفتم
رنگ تو متغیر چراست گفت دوشینه آن جوان مارا گفت امشب حاضر من باشید که امشبی بیش ندارم
عجوزه خود را گفتم اول شب تو واقف وی باش و بعد ازان مرا بیدار کن و تو در خواب شو چون
آن عجوزه مرا بیدار کرد من تا سحر رعایت حال وی میکردم مرا خواب در ربود ناگاه کسی آواز داد
که در خواب می شوی و خدای تعالی در سرای تو نزول کرده است از خواب در آمدم و بر خود
لرزان و در سرا آواز حرکتی و روشنائی عظیم و آن جوان در نفس آخر چشم وی را بپوشانیدم و دست
و پای وی را دراز کردم و جان بداد آن مرد را گفتم این سخن را بکس مگو و بتجهیز و تکفین وی
مشغول شدیم **ابو الخیر مالکی رحمه الله** نام وی بندار بن یعقوب المالکی ست از بزرگان
مشایخ بوده و انواع علوم جمع کرده بود شیخ ابو عبد الله خفیف گفته که بجوانی روزه وصال
میکردم شبی در مسجد جامع می بودم برای من یک قندیل می گذاشتند اتفاقاً شبی باران آمده بود چراغ
مرده یکی در مسجد را کوفتن گرفت خادم جواب نداد دل من تنگ شد رفتم و در باز کردم دیدم که
ابو الخیر مالکی ست در آمد و نشست از هیبت وی پر شدم ازار باز کرد و طعام بران نهاد گفت
بخور که من در خانهٔ خود بودم این را پیش من آوردند نتوانستم که بخورم که خاطر من بسوی
تو بود از هیبت وی نتوانستم گفت که در وصالم با وی چیزی خوردم چون فارغ شدیم
گفت ایها الشیخ سوالی دارم گفت بگو گفتم مَتٰى يَصْفُو الْعَيْشُ مَعَ اللّٰهِ قَالَ

اِذَا دَفَعَتِ الْمُخَالَفَةُ من ازین سخن تعجب کردم چون بامداد شد آنرا با مشایخ گفتم تعجب کردند
و گفتند میخواهیم که از وی بشنویم از وی پرسیدند گفت مَا يَجْرِي بِاللَّيْلِ لَا يُذْكَرُ
بِالنَّهَارِ و آن اقرار نکرد **ابو بکر الشعرانی رحمة الله علیه** شیخ ابو علی خفیف گفته است
مَا رَاَيْتُ زَاهِدًا مُتَخَلِّيًا مِنَ الدُّنْيَا اَصْدَقَ ظَاهِرًا مِنْ اَبِي بَكْرِ الشَّعْرَانِي
روزی قصد زیارت وی کردم در اصطخر و شب بر وی در آمد گفت یا ابا عبد الله امشب
ببرکت صحبت تو طعامی چرب خواهیم خورد پس برخاست دیگی سفالین برداشت و بر بار نهاد و
پارهٔ گوشت قدید خشک داشت در دیگ انداخت و آب در وی ریخت و اندکی نمک در وی
افگند و دیگ را بجوش آورد و بادی دران رباط دیگری می بود وی را گفت هیچ نان پاره چند داری
گفت آری و چند پارهٔ نان آورد آنرا ثرید کرد و از شوربای آن دیگ بران ریخت و گوشت را
بر روی آن نهاد و گفت بخور من ازان ثرید میخوردم و وی می گفت گوشت بخور پارهٔ ازان گوشت
گرفت تا مرا لقمه دهد گفتم نمی خواهم گفت شاید تو فلان و فلان طعام خواهی آن فردا خواهد بود بشهر
آئیم و همه آنها را برای تو بگیریم چون بامداد کردم بشهر در آمدم فقرا جمع شدند و طعامی حاضر
کردند چیزی ازان طعام برگرفتم و بوی در آمدم گفت بگوی چه کار کردی گفتم هنوز چیزی نخورده ام
تو التماس می کنم که با من طعام خوری با هم طعام خوردیم و من به شیراز روان شدم **ابو محمد
العبایدی رحمه الله تعالی** وی یکی از استادان ابو عبد الله خفیف ست وی گفته که هرگز کاسبی
که حقیقت کسب را رعایت کند چون محمد عبایدی ندیدم هر روز نیم دانگ کسب میکرد و قوت وی
ازان بود و جبه را انخاله میخرید و ازان دو نان می پخت بیکی افطار می کرد و یکی را صدقه میداد و هم وی
گفته که روزی بر وی در آمدم پیش وی جزوی بود که موش پاره کرده بود گفتم این چیست گفت
این را موش پاره کرده است و من نیز از موشان تشویشم شبها بسر در کو من بر می دوند گفتم چرا چراغ
روشن نمی کنی گفت چهل سال ست که چراغ روشن نکرده ام که از حساب آن می ترسم که آنرا
چندیا به سر شود و همه را حساب ست **جعفر الحذاء قدس الله روحه** کنیت وی
ابو محمد ست صَحِبَ الْجُنَيْدَ وَمَنْ فِي طَبَقَتِهِ وَكَانَ الشِّبْلِي يَذْكُرُ مَنَاقِبَهُ وَيَقُولُ بِفَضْلِهِ
و از بندار بن الحسین آرند که گفته است مرشدی تمام حال تر از جعفر حذاء ندیده ام و وی

نزدیک من برتر از شبلی ست وهم بندار گفته است که وی محتضر بود شخصے بوی در آمد در لباس
صوفیان وی گفت باطنهای این طائفه خراب شد ایشان ظاهرهای خود را بیارا ستند
توفی سنة احدی واربعین وثلثمایة وقبر وے در شیراز ست شیخ ابوعبدالله خفیف گفته ست
که روزی مؤمل جصّاص مرا گفت برو وبه بین که جعفر حذّا را چه حال ست بروی در آمدم دیدم
که بر بساطے نشسته وگرداگرد وے بالشها نهاده وجامه شیرازی در بر وطاقیه بر سر وسرائے
در غایت خوبی سلام کردم ونشستم وی مرا پرسید من ویرا پرسیدم هنوز نشسته بودم که حمال
در آمد وادوات طبخ در آورد برخاستم که بدر آیم گفت بنشین که بهم چیزی می خوریم گفتم نیت
روزه کرده ام بیرون آمدم چون بپیش مؤمل رسیدم گفت چون دیدی جعفر را چنانکه دیده بودم
گفتم مؤمل دست برآورد وگفت خدایا مارا سلامت وعافیت ارزانی دار چون مدتے
از ان گذشت باز مؤمل مرا گفت برو بر جعفر در آئی وحال ویرا به بین برفتم وسراے ویران
در آمدم وجعفر را طلب کردم گفتند درین خانه است سه روزست که هیچ چیز نخورده است و
نیاشامیده بآن خانه در آمدم ویرا دیدم روی بر خاک نهاده ودر جامهای کهنه بروی سلام کردم
سر برداشت وهمه اطراف روی وی از اشک تر گفتم حال چیست گفت یا اباعبدالله حال چه گویم
چون همی بینی بادی رفق وتلطف کردم اندک تسکینی یافت اهل منزل گفتند سوگند بخدای بر تو که ویرا
طعام بخوران که سه شبانه روزست که هیچ نخورده بسیار جهد کردم تا ویرا اندک سویقی خورانیدم چون
بپیش مؤمل آمدم گفت چون دیدی جعفر را آنچه دیده بودم گفتم مؤمل گفت اگر آن نعم در توقف
داشتی بدین بلا مبتلا نشدے **هشام بن عبدان رحمة الله علیه** کنیت وی ابومحمد است
شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است که چون هشام بن عبدان در نماز می ایستاد ویرا وجد وحالت
می گرفت در محراب پس وپیش می رفت وقرآن میخواند گاه بودے که از حسن نماز وی یهودے و
نصاری ومجوسی جمع شدندے ونظاره وی کردندے ویرا یک گوسفند بود که شیر وے خوردے
ویرا بر میداشت وبرای چرانیدن بصحرا می بردروزے هشام بخواب رفته بود چون بیدار شد دید که
در زراعت شخصے در آمده است وی چرد ویرا بپیش صاحب زراعت برد وگفت ویرا بستان که زرعت تر
خورده است صاحب زراعت گفت که من ترا بحل کردم گفت مرا بآن حاجت نیست هر چند جهد کرد قبول

نکرد بگذاشت وبرفت شیخ ابوعبدالله خفیف گوید که روزی با هشام در دعوتے بودم
صاحب دعوت یک جام حلوا آورد وپیش شیخ نهاد تا شیخ بخورد گفتیم نصیب ما هم بده گفت
مرا اذن نکرد که شما را بدهم هر چند گفتیم فائده نکرد واز پیش وی بر بودیم وبخوردیم هشام را دشتی
وحیرتی رسید که یکسال از نماز باز ایستاد ومردم ویرا تکفیر می کردند وقصه وے بمشائخ مسجد جامع رسید
روزی همه بروی در آمدند وابن سعدان محدث با ایشان بود گفت مرا می شناسی گفت
آرے تو ابن سعدانی گفت چرا نماز نمیگزاری هشام گفت مرا عارضی چند روی می نماید ومانع من
میشود از نماز گفت مثل چه خاموش گشت وهیچ جواب نداد از شیخ ابوعبدالله خفیف پرسیدند که
سبب چه بود که هشام نماز نمی گزارد گفت پیوسته مطالعه غیب می کرد وامور غیبی بروے
غالب آمد در مقام حیرت افتاد واز اعمال ظاهری باز ماند روزی مشائخ مسجد جامع جمع شدند
وهشام را حاضر کردند که شنیده ایم که تو بمشاهده قایلے دهر که باین قائل ویرا توبه می باید داد
یا ادب می باید کرد هشام گفت مرا تلقین توبه کنید توبه کرد روز دیگر بامداد آمد ودر برابر مشائخ بایستاد
وگفت گواه باشید که من از توبه دیروزه توبه کردم مشائخ برخاستند وپای وی بگرفتند وهمی کشیدند
تا از مسجدش بیرون کردند **ابو محرز رحمه الله تعالی** از نواحی شیراز ست واز اصحاب
ذوالنون مصری ست شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است که ابو محرز گفته که از نسا بعزیمت شیراز بیرون
آمدم وبا قاید سلطان واتباع وے همراه شدم چون افعال واقوال ایشان را مشاهده کردم در سر خود
با ایشان انکار کردم وایشان را دشمن گرفتم وقصد کردم که از ایشان مفارقت کنم ناگاه آوازی
برآمد که کمر قاید گم شده است قاید سوگند خورد که همه قافله را تفتیش کنند همه را تفتیش کردند همین ما ندم
گفتند همه قافله را تفتیش کردیم هیچکس باقی نمانده است مگر این شیخ ومثل ویرا کسی چون متهم دارد قاید
گفت من سوگند خورده ام ازین چاره نیست مرقع مرا بالا داشتند آن کمر در میان من بود گفتم والله مرا ازین
علم نیست قاید گفت لیکن از دزدی وی عظیم ترست بعد از ان گفتند با وی چه باید کرد هر کسی چیزی گفت
قاید گفت ویرا بر سر راه قافله بنشانید تا هر که در قافله است یک یک بروے بگذرند ودر روے
ویرا توبیخ وسرزنش کنند بعد از ان ویرا بگذارید وبا وی همراهی مکنید همچنان کردند ومرا بر جاے
بگذاشتند وبرفتند وقصه خلا پاک کردن ابوحفص ورسیدن پیش از ین ابو مزاحم را که پیشتر گذشت

در مقامات شیخ ابوعبدالله خفیف نسبت بشیخ ابو محمد کرده است نه بشیخ ابومزاحم والله اعلم بالصواب

عبدالرحیم اصطخری رحمه الله تعالی کنیت وی ابوعمرو است سفر حجاز و عراق و شام کرده بود و بارویم صحبت داشته بود و سهل بن عبدالله تستری را دیده بود طریق وی ستر و اظهار شطارت بود و جامهای شاطرانه می پوشید و سگان داشت که بشکاری برد و کبوتران نیز میداشت شیخ ابوعبدالله خفیف گوید که چون برفتیم در آمدم مرا از حال عبدالرحیم اصطخری سوال کرد گفتم در بهین سالها از دنیا برفت گفت خدای بروی رحمت کناد با بسی ازین قوم در کوه لکام و غیر آن صحبت داشتم از وی صابرتری ندیدم گویند که وقتی بصید بیرون رفت شخصی پنهان از وی در عقب وی برفت چون بمیان کوه رسید سگان را بگذاشت دراعهٔ خود با خود داشت در پوشید و بر پای ایستاد و بذکر خدای تعالی مشغول شد آوازی در کوه برآمد که مرا تصور آن شد که هیچ حجر و شجر نیست و هیچ جاندار نیست مگر که بموافقت وی ذکر می گوید گویند که در خانه وی یک پوست گاو بود که شاخهایش نیز بر آن جا گذاشته بودند چون تابستان در آمدی شاخها را بگرفتی و آن پوست را بصحن سرا کشیدی و چون زمستان شدی در خانه کشیدی جعفر حذا گفته است که با صطخر رفتم تا عبدالرحیم را زیارت کنم بدر سرای وی رسیدم دیدم که خراب شده بر وی در آمدم دیدم که در زاویه خانه نشسته با کهنه خرقه بر روی پلاسی بود حیران شدم و ترحم کردم مرا گفت ترا چه شد گفتم ویحک حالی می بری از جای خود برخاست و بپایان سرا فرود آمد سنگی عظیم بود برداشت و بر بام برد و گفت برخیز ای قوی و این فرود آر من عجب بماندم گفت امروز هفده روز است که هیچ نخورده ام بیرون رو و هرچه توانی بیار شاید که مرا اشتها آید و با تو بخورم من بیرون رفتم و از هرچه در بازار یافتم چیزی آوردم و پیش وی نهادم در آن نگریست گفت بنشین و بخور شاید که مرا رغبت شود نشستم و برغبت خوردن گرفتم در میان آنچه آورده بودم یک خربزه بود آنرا ببریدم گفت از آن پاره که بوی دهن آدم و دندان آن از دو خاییدن گرفت نتوانست که فرو برد بینداخت و گفت بردار که در بسته شده است وی را از پدر بیست هزار درم میراث رسیده بود و در ذمهٔ قومی بود ایشان را گفت ده هزار بمن دهید و ده دیگر شما را بحل کردم بوی دادند آن همه در توبره کرد شب وی را وسوسه و تشویش داد گاهی می گفت که بآن تجارت کنم و گاه با این وسوسه که آنرا بر نفقه کنم و گاهی می گفت در خانه نهم و هر روز آنرا نفقه کنم در میان شب

برخاست و توبره را بر بام برد مشت مشت بر می گرفت و بهر جانب می انداخت تا توبره خالی شد چون بامداد شد همسایگان گفتند همانا دوش درهم باریده است عبدالرحیم توبره را بیفشاند نیم درهم بیفتاد با اصحاب گفت که بشارت باد که نان و باقلی شد ایشان با هم گفتند این دیوانه را ببینید ده هزار درم پاشیده است و به نیم درم شادی می کند وقتی عبدالرحیم بعبادان رفت و بیست و یک روز آنجا اقامت کرد هر چه شب بجهت افطار وی می آوردند بامداد همچنان بجای می بود اهل عبادان مشغول وی شدند چون آنرا دید از آنجا قصد سهل تستری کرد بر وی در آمد گفت مهمان توام گفت چه می باید کرد گفت سکباج میباید پخت سهل گفت چون کنم که اصحاب من گوشت نمی خورند گفت چه دانم تو بضیافت من قیام نمائی سهل گفت سکباج بپختند گفت همچنان دیگ را بیارید چون آوردند سائلی بر در برای خدا چیزی طلبید گفت دیگ را بوی دهید دادند وی هیچ نخورد روز دوم سهل با وی گفت چه میخواهی گفت همانچه دی گفتم چون آنرا پختند گفت همچنان دیگ را بمن آرید آوردند غلام سهل بیرون آمد که وی اندر در ایستاد تا اگر سائلی بیاید منع کند سهل را گفت غلام خود را بگوی تا منع سائل نکند سهل غلام را منع کرد ناگاه سائلی سوال کرد گفت دیگ را بوی دهید دادند روز سوم گفت چه میخواهی گفت همانا که پیشتر گفته بودم چون بپختند بیرون آمد و هیچ نخورد تا ماه تمام شد بعد از آن مریدی را دید که چند نان پاره خشک دارد و بر لب آب نشسته تر می کند و میخورد وی را استدعا کرد و با وی بخورد

مؤمل الجصاص رحمه الله تعالی هو من کبار مشایخ شیراز سافر الحجاز والعراق وکان حسن اللسان فی علم التوحید وعلوم المعاملات مع انه امّی لا یکتب وی جواب داد از مسائل که علی سهل اصفهانی بشیراز فرستاده بود چون نماز بامداد بگزاردی بدرس قرآن مشغول بودی تا آفتاب برآمدی نماز چاشت بگزاردی بیرون آمدی یکی ازین طائفه گوید که یکبار از نماز بیرون آمد از عقب وی برفتم بدر خانه وی رسیدم نزدیک بسی تن بودند از ارباب حوائج که آنجا جمع آمده بودند حاجت همه را گوش کرد و یاران خود را در قضای حوائج ایشان پراگنده ساخت و غلامان را گفت که دست از ازار اطفال جای ببرید که من بشما میرسم این همه کار در یک ساعت کرد من متحیر شدم روی بمن کرد و گفت ای فرزند مرا بامداد در مسجد دیدی باین زبان

خدای را ذاکرترم از انکه بامداد در مسجد بودم هرگاه که بکار مشغول بودی با هیچکس بعادت از جواب سلام سخن نگفتی وگفتی که من مزدورم اگر جواب سلام واجب نبودی جواب نگفتمی شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که چون مؤمل جصاص بمکه در آمد پیش ابو الحسن مزین رفت وسلام کرد و بنشست وگفت ایها الشیخ سوالی دارم ومردی عجمی ام بامن رفق کن گفت سهل باشد بپرس مؤمل گفت هَلْ تَرْتَقِي الْفُهُوْمُ اِرْتِقَاءَ الْمَوَاجِيْدِ ابو الحسن بوی نگریست وگفت از کجائی گفت از شیراز گفته بچه مشهوری گفت بمؤمل گفت از انجا برخیز که جای تو نیست و ویرا بپهلوی خود بنشاند و دایم بازی می گفت که اَنْتَ رَجُلُ الْحَجَبِيُّ اُمِّيٌّ و می خندید و بعد ازان هر که مسئله می پرسید اشارت بمؤمل میکرد و میگفت از شیخ بپرسید و بوی حواله میکرد و هم شیخ ابو عبدالله گفته است که عزیمت حج کردم ومن هنوز خرد بودم مؤمل جصاص مرا وصیت کرد که وقتی که بموقف برسی قصد پس کوه عرفات کن و اولیا را آنجا طلب کن که جای ایشان آنجاست چون بموقف رسیدم زود بگذشتم ومردمان را بگذاشتم هیچکس را ندیدم بترسیدم خواستم که بازگردم باز ارادت برمن غلبه کرد و مقدار دیگر برفتم به نشیبی رسیدم دیدم که در روی ده کس ایستاده اند و سرها پیش افگنده و در میان ایشان شیخی ست بزرگ و شیخ من ابو محمد عتایدی با ایشان ست چون مرا دیدند بشیخ من اشارت کردند پس پیش ایشان رفتم وسلام کردم جواب دادند شیخ مرا دید ند بپهلوی خود خواند چون فارغ شدند همه بر همان هیات که بودند روان شدند و شیخ مرا گفتند که کودک را محافظت کن من میان آن شیخ و شیخ خود میرفتم و می شنیدم که از کلام وی حرف سین بگوش من می آمد مرا در خاطر چنان آمد که استغفار میکند چون بمزدلفه رسیدم شیخ من مرا گفت که اصحاب خود را آواز ده آواز دادم جواب دادند پیش ایشان رفتم و آن جماعت بجانب مشعر الحرام رفتند و بایستادند و نماز میگزاردند من هم قضای حاجت خود کردم و با ایشان بازگشتم تا بامداد نماز میگزاردند چون از نماز فارغ شدند غائب گشتند و دیگر ایشان را ندیدم

علی بن شلویه رحمه الله تعالی

شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که میان علی بن شلویه و دیگرے سخنی میگذشت علی بن شلویه گفت من مردی می شناسم که بر سر کوهی بود و وقت نماز بود و آب بر کوه دیگر بود و در برابر آن خواست که طهارت کند هر دو کوه سر فراهم آوردند پای خود را از زمین کوه بآن کوه نهاد و طهارت کرد و نماز گزارد و هم شیخ ابو عبدالله

خفیف گفته است که از بس علی بن شلویه در صحراها و کوهها می بود جماعتی از کردان بوے مشغوف شده بودند دو کس از روستائی ایشان پیش وی آمدند وگفتند هر کدام دخترے داریم که هر یک را چهار هزار گوسفندست میخواهیم که ایشان را بزنی خواهی و آن گوسفندان از برای دارد فقرا باشد دختران را نکاح کرد روزی مؤمل ویرا دید گفت این بان هر بالفضل مکن تو هم شل ماشدی گفت من این را برای خدای تعالی کرده ام مؤمل گفت ما نیز از برای خدای تعالی کرده ایم علی بن شلویه گفت من ایشان را سه طلاق کردم شما هم اگر راست میگوئید طلاق گوئید مؤمل ویرا گفت یَا مَیْشُوْمُ نَسِیْتَ السُّنَّةَ فِی الطَّلَاقِ

ابوبکر الاسکاف رحمه الله تعالی

شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که ابوبکر اسکاف سی سال روزه داشت چون وقت نزع آمد پارهٔ پنبه بآب ترکردند و پیش دهان وے بردند آنرا بینداخت و بروزه برفت

ابو الضحاک رحمه الله تعالی

شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که از ابو الضحاک شنیدم که گفت بربام خانه نشسته بودم ابلیس را دیدم که در کوچه می گذشت گفتم اے ملعون چه سکنی انجا پای از زمین برداشت و ببام برآمد در هم افتادیم سیلے بوے زدم و ویرا بینداختم و ازان سالها گذشت وقتی مرا اتفاق حج افتاد چون بازگشتم بجوئی رسیدم که پل شکسته بود و آبی عظیم بود از گذشتن عاجز آمدم ناگاه پیری ضعیف دیدم که بآب در آمد با خود گفتم من ضعیف تر ازین پیر نیستم برخاستم و بر عقب وی در آمدم چون بمیان آب رسیدم آن پیر پای خود برکنار جوی نهاد بیرون رفت من در میان آب بماندم آب برمن غلبه کرد غرق شدم و جامهای من ترشد و مرا آب میگردانید و می برد تا آن زمان که خدای تعالی مرا اعانت کرد و مرا آب برکنار انداخت آن پیر استاده بود و نظاره می کرد چون خدائے تعالی مرا نجات داد بیرون آمدم آن پیر گفت چون دیدی یا ابا الضحاک توبه کردی که دیگر مرا سیلے نزنی

ابو محمد الخفاف رحمه الله تعالی

شیخ ابو عبدالله خفیف گفته است که ابو الحسین مزین با نوشت که شمار مریدیت

درویشی که اگر نجاستی باید رو نباشد که برای شما جواهر آرده و آن محمد خفاف خواسته بود و هم وی گفته است که ابو محمد خفاف با مشایخ شیراز بیکجای نشسته بودند سخن در مشاهده می رفت هر کس بقدر حال خویش سخنی گفتند ابو محمد خاموش بود مؤمل جصاص ویرا گفت تو هم سخنی بگوی گفت هر سخن خوب که درین باب بود گفتند مؤمل گفت بهر حال تو هم سخنی بگوی گفت آنچه شما گفتید علم بود نه حقیقت مشاهده حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شود و ویرا عیان به بینی ویرا گفتند تو این راز کجا میگوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت در بادیه تبوک بودم و فاقه و مشقت بسیار بمن رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد ویرا دیدم بر عرش خود نشسته سجده کردم و گفتم مولائی ما هذا مکانی و موضعی منک چون قوم این سخن شنیدند همه خاموش شدند مؤمل ویرا گفت برخیز تا بعضی مشایخ را زیارت کنیم برخاست مؤمل دست ویرا گرفت و بخانه ابن سعدان محدث در آمد و سلام گفتند ابن سعدان تعظیم و ترحیب ایشان کرد مؤمل گفت ایها الشیخ نرید ان تروی لنا الحدیث المروی عن النبی علیه السلام انه قال للشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد بعبد فتنة کشف له عنه ابن سعدان گفت حدثنی فلان عن فلان واسند ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان للشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد بعبد فتنة کشف له عنه چون ابو محمد این حدیث را بشنید گفت یکبار دیگر اعاده کن اعاده کرد گریان شد و برخاست و بیرون رفت و چند روز وی را ندیدیم بعد از آن آمد گفتیم در ایام غیبت کجا بودی گفت نمازهای را که از آن زمان گزارده بودم قضای کردم زیرا که شیطان را پرستیده بودم پس گفت چاره نیست از آنکه بهمان موضع که ویرا دیده ام و سجده کرده ام باز گردم و ویرا لعنت کنم پس بیرون رفت و دیگر خبر وی نشنیدیم

حسن بن حمویه صاحب ابو جعفر الخراز الاصطخری رحمه الله

شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است ابو جعفر خراز صاحب حسن بن حمویه از اصطخر بنزدیک ما آمد ابن زیدان گفت آرزوی آن دارم که امشب ویرا نزدیک حاضر کنی ویرا بمجلس وی حاضر کردم در اثنای مجلس ابن زیدان خراز را گفت دوست میدارم که از حکایات خود چیزی بگوئی گفت مرا خود حکایتی نیست اما اگر میخواهی آنچه از مشایخ دیده ام با تو حکایت کنم ابن زیدان گفت من هم این میخواهم خراز گفت من و جمعی دیگر

یعنی روایت کرد مرا فلان از فلان تا به پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم رسانید ۱۲

پیش حسن حمویه نشسته بودیم و وی سر پیش افگنده بود ناگاه صیحه زد و بآن صیحه از نظر ما غائب شد ما در یکدیگر نگریستیم و با یکدیگر گفتیم که این قصه را با هیچکس نگوئید که خواهند گفت باز نادره دیگر آوردند سه روز بودیم که ویرا ندیدیم و از وی خبری نشنیدیم و هر که از وی خبر میپرسید می گفتیم مشغول است بعد از سه روز ناگاه دیدیم که از در مسجد در آمد متغیر اللون و از هیبتی که داشت کس را با وی امکان سخن نبود من با وی همیشه انبساط می کردم گفتم ایها الشیخ نزدیک من قدری پنیر تازه است اجازت میدهی که بیارم و همیشه ویرا پنیر تازه خوش می آمد گفت بیار آوردم یک لقمه بخورد و پس بدست اشارت کرد که بخورید شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که ابن زیدان روی بمن کرد و گفت که هیچ شک نیست که این مردیست صادق اما این حکایت را باور نمیدارم حیله سازد که مرا باور شود گفتم که از برای شیخ جامه خواب بنهید از ید تا خواب کند و از بیخ راه بیاساید جامه خواب انداختند و وی در خواب شد من با ابن زیدان نشستم و آن را بیان می کردم تا آن وقت که گفت باور داشتم شیخ ابو عبد الله خفیف را پرسیدند که آن حال چگونه بود گفت وی از مکان خود دور نشده بود اما ویرا لباسی پوشانیدند که بآن از ابصار غائب شد

عبد الله القصار رحمه الله

شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که عبد الله قصار گفت که وقتی بعزیمت حج بیرون میرفتم مشایخ شیراز مرا گفتند چون بر سهل بن عبد الله تستری در آئی سلام ما برسان و بگوی که ما بالفضل تو معترفیم و هر چه می گوئی باور میداریم از تو چنین بما رسیده است که روز عرفه از جای خود بیرون میروی و بموقف عرفات با سائر حجاج حاضر میشوی اگر این راست است ما را خبر ده که ما باین ایمان داریم عبد الله قصار میگوید که قصد وی کردم و بر وی در آمدم و سلام کردم وی نشسته بود ازاری بر خود پیچیده و نعلینی از چوب پیش خود نهاده و چشم وی باز مانده بود چون والهی حیران هیبت وی بر من مستولی شد سخن نتوانستم کرد در میان آنکه نشسته بودم زنی آمد گفت ایها الشیخ مرا پسریست بر جای مانده ویرا آورده ام تا دعا کنی سهل گفت لم لا تحمله الی عند ربه آن زن در جواب گفت انت من عند ربه پس سهل بسوی من بدست اشارت کرد برخاستم دست وی بگرفتم برخاست و نعلین پوشید و روان شد و آن زن نیز روان شد و ویرا ببرد تا کنار شط آن صبی را دید در شمار رتبه سهل ویرا گفت دست خود را بمن ده آن زن گفت نمیتواند دست دادن سهل گفت آن زن را که دور شو آن صبی دست بوی داد گفت برخیز برخاست و بکنار آمد سهل

صاحب سماریه را گفت برو پسر صبی را گفت وضو ساز و دو رکعت نماز بگزار چنان کرد پس آن
زن را گفت دست وی بگیر بگرفت و با یکدیگر برفتند عبد الله گفت چون آن را دیدم دهشت من
برفت انبساط کردم و رسالت مشایخ را رسانیدم سهل ساعتی سر پیش افگند بعد از ان گفت یا دوست
اَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ یُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا سُؤَالُهُمْ عَنْ
ذٰلِكَ **ابراهیم المتوکل رحمه الله تعالی** شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که یکی
ازین طائفه با من گفت بصحرا بیرون رفتم دیدم که ابراهیم متوکل جامهای خود را شسته و در آفتاب
انداخته وی را گفتم بیا تا برویم و با هم چیزی خوریم پیراهن خود را همچنان تر بپوشید و با من همراه شد
چون مقداری راه برفتیم دیدم که اندکی عِنَبُ الثَّعْلَب در راه بیفتاده بود آن را برداشت و پاک
بشست و بخورد و بنشست و گفت تو برو که مرا همین کفایتست هر چند جهد کردم نیامد یکی ازین
مشایخ ابراهیم متوکل را گفت می خواهم که درین ماه نزدیک من افطار کنی قبول کرد یک شب وی گفت
برخیز تا سُحور کنیم برخاست گفت آن سفره را فرود آر گفت من این نه کنم زیرا که این حرکتست
در اسباب و من در اسباب حرکت نمی کنم یک شب وی را دید که سفره پیش نهاده و چیزی میخورد گفت
نه گفتی که من در اسباب حرکت نمی کنم پس این چیست گفت والله که من در اسباب حرکت نکردم
از جای خود برخاستم سفره من بر سفره آمد در پیش افتاد این ست که می خورم **ابو طالب خزرج
بن علی رحمه الله** شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خزرج از اصحاب جنید بود
بشیراز آمد و علت شکم داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که اختیار می کند گفتم من اختیار کردم شب
قریب بشانزده هفده بار برمیخواست یکی از شبها نشسته بودم و خیلی از شب گذشته بود چشم
من گرم شد یکبار آواز داده بود نشنیده بودم دیگر بار آواز داد برخاستم و طشت پیش بردم
گفت ای فرزند وقتی که خدمت مخلوقی را بجو نیکو نتوانی کرد خدمت خالق را چگونه
بجای توانی آورد و هم وی گفته است که وقتی غایب بودم آواز داد که شیرازی
من نشنیده بودم دیگر باره آواز داد و گفت شیرازی هَیْهَاتَ لَعَنَكَ اللهُ من بشتافتم
و طشت بوی بردم علی بویلم از شیخ ابو عبد الله پرسید که تو آن لَعَنَكَ اللهُ را از وی
چون شنیدی گفت چون رَحِمَكَ اللهُ شیخ الاسلام گفت [illegible] مریدی را که ذُلّ

۱ قوله گفت یا دوست الخ یعنی ای دوست آیا این گروه ایمان دارند که خدای تعالی آنچه می خواهد میکند گفتم آری گفت پس چیست سؤال ایشان از ان یعنی ... ۱۲
۲ قوله گفت چون ... [illegible]

اُستاد و پیر نکشیده باشد و قفای وی نخورده باشد و لَعَنَكَ اللهُ وی نشنیده و
یَرْحَمُكَ اللهُ بر نداشته بود و پدر و دونا کامی زن نگشته باشد وی از خود رسته باشد
لَا یُفْلِحُ استاد و پیر ور یا پدر مرد بی پدر سنگ ره و لَا یُفْلِحُ نباشد که بی استاد و پیر قبی آواز از
پشت آمد شیخ ابو طالب گفته شیرازی این چه آواز بود ابو عبد الله خفیف گفت که من دو شبانروز به
یک باقلی خشک میخوردم و هر روز با کم می آوردم تا اکنون با نوزده باقلی آوردم در باب شیخ
ابو طالب گفت شیرازی این را بنازواره که انچه مرا افتاده از ان افتاد که با ابو الحسن مزین در
دعوتی حاضر شدم بره بریان بر مایده آوردند و من عهد داشتم که بریان نخورم دست خود از ان
کشیده داشتم ابو الحسن مزین گفت كُلْ بَلَاءَ اَنْتَ یعنی بخور بی آنکه خود را در میان بینی من گمان
بردم که حال چنانست که می گوید یک لقمه بخوردم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت
و من از ان وقت هر روز باز بستر میروم شیخ الاسلام گفت یعنی وی را پوشش و استتار افتاد که
ایمان وی معاینه بود ایمان تو شهادتست و ایمان عارف مشاهده و شیخ ابو عبد الله خفیف
گفته است هیچ چیز نیست مرید را زیان مندتر از مسامحهٔ نفس در رخصت جستن و قبول تاویلات
هم شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که اول مجلسی که ابو طالب در شیراز داشت پلاسی پوشیده بود و
عصائی در دست گرفته آمد و بر کرسی نشست و من پهلوی او بودم بمردم نگریست و گفت نمیدانم
چه گویم گناهگاری ام میان گناهگاران و بگریست و مردم را بگریانید و فریاد و گریه مردم از
مجلس برخاست و وی را قبول عظیم پدید آمد که خاک قدمهای وی به نیت شفای بیماران می بردند
بعد از ان سببی واقع شد که هیچکس بوی التفات نکرد و از وی همه کس اعراض کردند از شیراز
بفارس رفت و آنجا هم کس بوی التفات نکرد از انجا باصفهان رفت من بعلی سهل چیزی
نوشتم و شرح محل و مقام وی کردم وی بر علی سهل در نیامد و در بارهٔ وی سخنان گفت علی سهل
از وی اعراض کرد از انجا بکوهستان عراق رفت و بهمدان در آمد ابو علی وارجی عامل همدان بود پرسید
که حاجت تو چیست گفت ادای وامی که دارم ابو علی آن را ادا کرد و پرسید که دیگر چه حاجت داری گفت
در فلان موضع از برای من رباطی بساز بساخت بآنجا در آمد و آن را سیاه ساخت و پلاس سیاه پوشید
و در انجا می بود تا از دنیا برفت شیخ الاسلام گفت جوانمرد آنست که چون وی را مصیبتی رسد یا

۱ قوله احساس کردم الخ یعنی تحقیق ایمان که عبارت است از وجدان مطلوب تحقیقی گم شده مضمون ... شهادت است چنانکه شیخ الاسلام بیان کرده ایمان تو شهادت است یعنی کلمه شهادت است با اعتقاد بمضمون آن ۱۲

ازوی چیزی فوت شود مصیبت را فزا سازد و بحسرت و ندامت تدارک جوید نه آنکه اهل مصیبت چو فوت
شود و آن را نهان دارد و اظهار دعوی کند و بتمامی مغرور گردد شیخ الاسلام گفته است که شیخ
ابوطالب گفت که جوانی از خراسان بزیارت جنید آمد جنید عصا و رکوهٔ وی بخانه بنهاد و در ببست
و آن شب اصحاب را اجتماعی بود جنید گفت وی را بخانه ببرید و بامداد پیش من آرید چون شب طعام
خوردند بطریق مزاح و طیبت انگشتری باختن آغاز کردند و اشارت بآن جوان کردند که موافقت کن
وی ابا نمود و ایشان را تغیر کرد شبلی بوی نگاه کرد و گفت خاموش باش و اگر نه برخیزم و سرت
از تن برکنم آن جوان خاموش گشت و هیچ نگفت و برفت روز دیگر این حکایت با جنید گفتند
و بخانه رفت تا عصا و رکوه باز جوید نیافت بیرون آمد و با اصحاب گفت چند نوبت شد که شما را
وصیت می کنم که چون غریبی آنجا آید وی را خوار مدارید بسوگند بخدا که عصا و رکوه از خانه برداشته است
بی آنکه من بوی وهم رفته است **ابوعلی وارجی رحمة الله علیه** شیخ ابوعبدالله خفیف
گفته است که ابوعلی وارجی بشیراز آمد بعمل و حکومت و از برای صادر و وارد فقرا مائده نهاد بعد از
هر نماز شام می آمد و با ما می نشست و با یکدیگر سخنان میگفتیم یکی از شبها ذکر ایام ارادت در میان
آمد پیراهن خود را بالا داشت بر گردن وی نشانی بود بمقدار طوقی گفتم این چیست گفت در کوه
لکام می بودم و پلاسی پوشیده بودم گردن مرا بخورد چون از آنجا باز گشتم گوشت بر آورد و این
نشان آنست که باقی مانده پس گفتم سبب در آمدن تو درین عمل چه بود گفت مادر من پیر و
ضعیف شد و بر من وام بسیار جمع آمد محتاج شدم باین که می بینید **ابوالفضل جعفری**
جعدی رحمه الله تعالی شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است بجعفر جعدی رسانیدند که
ابوعمرو اصطخری گفته است که غسل میکردم ازار من کشاده شد دیدم که دو دست از پس پشت
من پیدا شد و ازار مرا محکم بر میان بست جعفر جعدی برخاست و باصطخر رفت و بخانه ابوعمرو
در آمد و پای وی بگرفت اصحاب ابوعمرو در جستند گفت بگزارید که غضب وی لله است دوازده
فرسنگ راه پیاده آمده است پس ابوعمرو بمقام اعتذار در آمد و گفت چنان نگفته ام بلکه چنین و چنین
گفته ام بعد از آن اصحاب را فرمود که وی را خدمتگاریهای نیکو کردند **ابوالقاسم قصری**
رحمه الله تعالی وی از کبار اصحاب جنید بوده شیخ ابوعبدالله خفیف گفته است که روزی

مرا گفت مرا بصحرا بیرون بر وی را بصحرا بیرون بردم بموضعی رسیدیم که مصطبه بود و جماعتی نرد
بازی می کردند با ایشان ببازی کردن بنشست من از آن متغیر شدم و تخجیل گشتم در وقت برخاست جای
دیگر رسیدیم جماعتی شطرنج می باختند از آن متغیر شد پیش رفت و رقعه ایشان را بفشاند آن
جماعت کاردها بر کشیدند وی گفت کاردها بمن دهید تا بخورم من از وی در حال وی عجب
ماندم از وی سوال کردم گفت وقتی که بچشم ازلی نگریم چنان باشد و وقتی که بچشم غیر ازلی نگریم
چنین این سخن بیشتر گذشت اما آنجا شیخ الاسلام از ابوبکر قصری گفته بود و در مقامات شیخ ابوعبدالله
ابوالقاسم قصری ست و می شاید که وی را دو کنیت بوده باشد یا یکی بر سبیل سهو واقع شده باشد
والله تعالی اعلم و هم شیخ ابوعبدالله فرموده که ابوالقاسم قصری کثیر الاطراق بود یعنی بسیار سر
در پیش می انداخت از وی سبب آن را پرسیدم گفت پیش ازین در قدیم الایام در هفته شبانروزی
یکبار چیزی میخوردم مرغی از جهت من آمد و بر من سلام میکرد اما وی را نمی دیدم یکروز وی را گفتم
چه باشد که ظاهر شوی ناگاه دیدم که شخصی در خوبترین صورتی بر من ظاهر شد گفتم چه کسی تو گفت
من از مومنان جنیانم وقتی که امثال شما را می بینیم دوست میداریم که ویرا زیارت کنیم و سلام گوییم پس
گفتم بعد ازین بر من در هر وقتی ظاهر شو مرا دوست گرفت و با من انس تمام پیدا کرد و چیزها بمن می
آموخت روزی وی را گفتم بیا تا بمسجد در آییم و ساعتی بنشینیم گفت وقتی که تو بنشینی و سخن گویی
و مردم ترا ببینند و مرا نه بینند ترا بوسواس نسبت خواهند کرد گفتم بیا در آخرهای مسجد بنشینیم که کسی
ما را نه بیند پس در آمدیم و بنشستیم گفت این مردمان را چون می بینی گفتم بعضی را نیم خواب و بعضی را
در خواب و بعضی آگاه گفت آنچه بر سرهای ایشان ست می بینی گفتم نی پس چشمهای مرا مالید دیدم
که بر سر هر کسی غرابی نشسته است بعضی را بالها بچشم فرو گذاشته است و بعضی را بر سر نشسته
و بعضی را گاهی بوی فرود می آید و گاهی بالا میرود گفتم این چیست گفت مگر نخوانده قول الله تعالی
را که وَمَنْ یَعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهُ شَیْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِیْنٌ اینها شیاطین اند
که بر سرهای ایشان نشسته اند و بر هر یک بقدر غفلت وی استیلا یافته اند و آن جنی
باین طریق بمن می آمد و بر من ظاهر می شد تا روزی سخت گرسنه شدم و پیش من از نان
صدقهٔ بقیه بود و تا وقت افطار که عادت داشتم چهار روز مانده بود پاره از آن گرفتم

وبخوردم گرسنگی من ساکن شد ناگاه آن جنی آمد و بر من سلام کرد اما ظاهر نشد و گفت ما از بهر این
ریاضات و صبر ایشان میخواهیم شما را اما چون ترا امتحان کردیم بران صبور نبودی این بگفت
وبرفت و دیگر باز بنیامد این سر پیش انداختن من از ان وقت ست عبد العزیز بحرانی
رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله گفته است که عبد العزیز بحرانی در زمستان سخت سرد بشیراز
آمد و جامهای کهنه داشت در فتوحی که وی را میسر شد صرف فقرا می کرد سه روز در شیراز بود و باوی
درین باب سخن گفتند گفت نفس من سگی بزرگ است از جامهای شما پس مرا گفت یا
ابا عبد الله مرا ازین شهر بیرون کن که در نیت من نیست که درین شهر جامهٔ نو پوشم گفتم بکجا
میروی گفت بناحیهٔ بحر مشایعت وی کردم و بدروازه که بدان جانب بود بیرون رفتیم
ناگاه دیدیم که ابو الخیر مالکی بر استر خود نشسته و پای می جنبانید و ما را آواز میدهد و با خود
خوردنی همراه دارد بایستادیم تا بما رسید گفت تفضل کنید تا هم این طعام را بخوریم پس
بنشستیم و بخوردیم بحرانی برخاست و سجاده بر دوش خود انداخت ابو الخیر گفت کاش
ازین طعام چیزی با خود برداری گفت مطبخ من پیش رفته است ابو الخیر گفت ما این
طعامها چکنیم بحرانی گفت پیش سگان انداز و برفت ابو الحسین الحکیمی رحمه الله وی
گفته که از جنید شنیدم که گفت روزی در مجلس سری سقطی بودم و آنجا مردم بسیار بودند
و من خردتر ایشان بودم سری پرسید که چه چیزست که خواب را می برد هر کسی چیزی گفت
یکی گفت گرسنگی یکی گفت کم خوردن آب چون نوبت بمن رسید گفتم عِلْمُ الْقُلُوبِ
بِاطِّلَاعِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ گفت اَحْسَنْتَ یا بُنَیَّ و مرا نزدیک
خود نشاند و از ان روز ما بهر جا که هستم بر همه مقدمم و هم حکیمی گفته است که حال یکی از
مشایخ از جنید پرسیدم که اقتدا را شاید گفت اگر در وی پرهیزگاری و طلب قوت حلال
می بینی اقتدا را شاید و اگر نه او را بگذار شیخ ابو علی حسین بن محمد الاکار رحمه الله
وی از اصحاب شیخ ابو عبد الله خفیف ست و شیخ ابو اسحق گازرونی قدس الله ارواحهم
گوید که شیخ حسین اکار بگازرون رسید مشایخ آنجا پیش وی جمع شدند و شیخ

ابو اسحق هنوز کودک بود وی نیز با ایشان بود وی را گفتند که این کودک قرآن را نیک میخواند
وی را فرمود تا قرآن خواند وی را خوش آمد و تواجد کرد چون فارغ شد وی را از مشایخ طلبید
و بشیراز برد و از مشایخ وقت و اصحاب شیخ ابو عبد الله خفیف سماع حدیث فرموده
با وی بعراق و حجاز مسافرت کرد و ببرکت صحبت وی رسید بانچه رسید و شیخ حسین بعد از
ثلثمائه از دنیا برفت و قبر وی بر در روضهٔ شیخ ابو عبد الله خفیف است در شیراز
شیخ ابو اسحق ابراهیم بن شهریار گازرونی رحمه الله وی فارسی الاصل ست
و مولد و منشائش نورد گازرون بوده و شهریار پدر شیخ مسلمان شد و ولادت شیخ و سائر
اولادش در زمان اسلام بوده و انتساب شیخ در تصوف بشیخ ابو علی حسین بن محمد الفیروزآبادی
الاکار بوده و بصحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیده بود در گازرون و شیراز
و بصره و مکه و مدینه و از همه روایت و حدیث و آثار داشت در مکه شیخ ابو الحسن علی بن
عبد الله بن جهضم همدانی را دیده بود و از وی روایت کند و ذو النون مصری گفت عَلَیْكَ
بِالْقَصْدِ فَاِنَّ الرِّضَا بِقَلِیْلِ الرِّزْقِ یُزَكِّیْ یَسِیْرَ الْعَمَلِ یعنی بر تو باد که توسط احوال
رعایت کنی یعنی بضرورت وقت قناعت کنی و طالب زیادت نباشی بدرستی که رضا
برزق اندک عمل اندک را پاک گرداند و هر آئینه عمل پاک شایستهٔ قبول حضرت پاک باشد
یکی از وزرا را با شیخ ارادت تمام بود هر چند جهد کرد شیخ از وی چیزی قبول نکرد پیغام
بشیخ فرستاد که هر چند جهد کردم از من هیچ قبول نکردی از بهر تو چند بنده آزاد کردم
و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ قدس الله روحه جواب فرستاد که رسالت تو بمن رسانیدند و
شکر نکوئی تو گفتم لیکن آزاد کردن بندگان مذهب من نیست بلکه مذهب من بنده گردانیدن
آزادانست برفق و احسان شیخ قدس الله سره حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله وسلم
بخواب دید پرسید که یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا التَّصَوُّفُ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفت
اَلتَّصَوُّفُ تَرْكُ الدَّعَاوِیْ وَكِتْمَانُ الْمَعَانِیْ دیگر پرسید اَمَّا التَّوْحِیْدُ رسول

صلی الله علیه وسلم گفت کُلُّ مَا هَجَسَ بِبَالِكَ اَوْخَطَرَ فِي خَيَالِكَ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
بِخِلَافِ ذٰلِكَ اَلتَّوْحِيْدُ اَنْ تُنَزِّهَهٗ عَنِ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالتَّعْطِيْلِ
دیگر پرسید که مَا الْعَقْلُ رسول الله صلے الله علیه وسلم گفت اَدْنَاهُ تَرْكُ
الدُّنْيَا وَاَعْلَاهُ تَرْكُ التَّفَكُّرِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي
شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمَائَةٍ **شیخ روزبهان
بقلی قدس سرہٗ** کنیت وی ابو محمد ابی نصر البقلی النسوی ثم الشیرازی سلطان عرفا
بوده وبرهان علماء وقدوهٔ عشاق در بدایت حال سفر عراق وحجاز وشام کرده است
باشیخ ابو النجیب سهروردی در سماع صحیح بخاری در ثغر اسکندریه شریک بوده است وخرقه
از شیخ سراج الدین محمود بن خلیفه بن عبد السلام بن احمد بن سالبه پوشیده است وَاشْتَغَلَ
بِالرِّيَاضَاتِ الشَّدِيْدَةِ فِي اَطْرَافِ الشِّيْرَازِ وَجِبَالِهَا كَانَ صَاحِبُ
ذَوْقٍ وَاسْتِغْرَاقٍ وَوَجْدٍ دَائِمٍ لَا يَسْكُنُ لَوْعَتُهٗ وَلَا يَرْقَاءُ دَمْعَتُهٗ
وَلَا يَطْمَئِنُّ فِي وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ وَلَا يَسْلُوْا سَاعَةً مِنَ الْحَنِيْنِ
وَالزَّفَرَاتِ يَتَاَوَّهُ كُلَّ لَيْلَةٍ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوَابِلِ مراورا سخنان است
که در حال غلبهٔ وجد از وے صادر شده است که هر کسی بفهم آن نرسد واز سخنان ویست
شعر انچه ندیداست دو چشم زمان ٭ وانچه نه بشنید دو گوش زمین ٭ در گل ما رنگ نمودست
آن ٭ خیز وبیا در گل ما آن ببین ٭ وی را تصنیفات بسیارست چون تفسیر عرائس وشرح
شطحیات عربی وفارسی وکتاب الانوار فی کشف الاسرار وغیر آن که تعداد آن طولی دارد
در کتاب الانوار فی کشف الاسرار آورده است که قوال باید که خوب روے بود

که عارفان در مجمع سماع بجهت ترویح قلوب بسه چیز محتاجند روائح طیبه ووجه صبیح وصوت ملیح
بعضی گفته اند که ازین قوال اجتناب بهترست زیرا که این چنین کار عارفی را مسلم آید که طهارت
قالب وبه کمال رسیده باشد وچشم او از دیدن غیر حق پوشیده باشد گویند که پنجاه سال در جامع
عتیق در شیراز تذکیر کرد ووعظ گفت اول که بشیراز در آمد ومیرفت تا مجلس گوید شنید که زنے
دختر خود را نصیحت می کرد که ای دختر حسن خود را باکس اظهار مکن که خوار وبے اعتبار میگردد شیخ گفت
ای زن حسن به آن راضی نیست که تنها ومتفرد باشد او همه آن میخواهد که باعشق قرین باشد حسن
وعشق در ازل عهدے بسته اند که هرگز از هم جدا نباشند وبر اصحاب از استماع آن چندان وجد وحال
عارض شد که بعضی در آن بر فتند از عالم شیخ ابو الحسن کُرد دیه گوید که در دعوت بعضے صوفیه باشیخ روزبهان
جمع شدیم وهنوز وی را نمی شناختم در خاطرم آمد که من در علم وحال از وے زیاده ام بر سر من
مطلع شد وگفت ای ابو الحسن این خاطر را از خود نفی کن که امروز هیچکس با روزبهان مقابل نیست
وے یگانهٔ زمانهٔ خود ست وبا این معنی اشارت کرده درین شعر شعر درین زمانه منم قائد صراط الله
زمصر خاور تا آستانهٔ اقصی ٭ روندگان معارف مرا کجا بینند ٭ که هست منزل وجاهم باوراے وری ٭
وے صاحب سماع بوده ودر آخر عمر از آن باز ایستاد ها دی درین معنی سخن گفتند گفت اِنِّي اَسْمَعُ
الْاٰنَ مِنْ رَّبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَعْرَضْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ غَيْرِهٖ وگویند که وی را در آخر عمر فلجی
دریافت بعضی از مریدان بے آنکه وے بگوید بمصر رفت واز خزائن سلاطین قدرے روغن بلسان
خالص آورد برای مداوای وی چون پیش وی آوردند گفت جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ نِيَّتِكَ
از در خانقاه بیرون رو آنجا سگیست گرگین خسپیده آن روغن را بر وی بمال وبدانکه روزبهان
هیچ روغن بهی شود این بندیست از بندهای عشق که خدائی تعالی بر پای وی نهاده است تا آن
زمانکه بسعادت لقاے وے برسد شیخ ابوبکر بن طاهر که از اصحاب شیخ بوده گفته است که هر سحر
نوبت باشیخ قرآن می خواندم یک عشر وے ویک عشر من چون وی فوت شد دنیا بر من تنگ شد
آخر شب برخاستم ونماز گزاردم پس بر سر تربت حضرت شیخ بنشستم وبنیاد قرآن خواندن کردم و
گریه بر من افتاد که از وے تنها مانده بودم چون عشر تمام کردم آواز شیخ شنیدم که از قبر ے آمد
وعشر دیگر میخواند تا آن زمان که اصحاب جمع شدند آواز منقطع شد بدتی حال بدین گونه بود

روزے بایکے از اصحاب آنرا باز گفتم بعد از ان دیگر نه شنیدم صاحب فتوحات مکیه رضی اللہ عنه
می آرد که شیخ روزبہان در مکه مجاور بوده وَكَانَ كَثِيْرَ الزَّعَقَاتِ فِي حَالِ وَجْدِهٖ
فِي اللهِ بِحَيْثُ اَنَّهٗ كَانَ يُشَوِّشُ عَلَى الطَّائِفِيْنَ بِالْبَيْتِ فَكَانَ يَطُوْفُ
عَلٰى سُطُوْحِ الْحَرَمِ وَكَانَ صَادِقَ الْحَالِ ناگاه بمحبت زنی مغنیه مبتلا شد و هیچکس
نمیدانست و آن وجد و صیحهائی که در وجد فی اللہ میزد همچنان باقی بود اما اول از برای خدای تعالی
بود و این زمان از برای مغنیه دانست که مردم را چنان اعتقاد خواهد شد که وجد و صیحات وی این زمان نیز از برای
خدا تعالی است عز و جل به مجلس صوفیه حرم آمد و خرقه خود بیرون کرد و پیش ایشان انداخت و
قصه خود را با مردم بگفت و گفت نمیخواهم که در حال خود کاذب باشم پس خدمت مغنیه را لازم
گرفت حال عشق و محبت وے را با مغنیه گفتند و گفتند که وے از اکابر اولیاء اللہ است
مغنیه توبه کرد و خدمت وی را پیش گرفت محبت آن مغنیه از دل وے زائل شد بمجلس صوفیه آمد
و خرقه خود در پوشید توفی رحمه اللہ فی سنة ست و ستمایه بمنتصف محرم الحرام شیخ ابوالحسن
کردویه رحمه اللہ صاحب علم و تقوی بود شصت سال در خانه که در شیراز داشت منزوی شد
که جز بادای نماز جمعه و کفایت بعضے مهمات عَلٰى سَبِيْلِ النُّدْرَةِ بیرون نیامد و خضر
علیه السلام احیاناً بر وی ظاهر میشد و صحبت میداشتند گفته اند که سبب وفات وی آن بود
که شخصے بر وی در آمد و گفت اینجا مردیست که میگوید که نفس من چون نفس عیسی ست علیه السلام
زیرا که وے مردهٔ طبیعت را زنده میکرد و من مردهٔ غفلت را زنده می کنم شیخ ابوالحسن آهی بر کشید
و گفت یارب مرا عمر دراز دادی تا زمانی را دریافتم که در وی مثل این سخنان می شنوم دیگر
زندگانی نخواهم شکم وی درد گرفت و برحمان برفت فی آخر محرم الحرام سنة ست و ستمایه چون
شیخ روزبہان بقلی بیمار شد شیخ ابوالحسن کردویه و شیخ علی سراج که مردی بزرگ و عارف بود
و اولاد شیخ روزبہان را خال می شد بعیادت وی آمدند شیخ روزبہان روی بایشان کرد
و گفت بیائید که از قید این حیات جسمانی و زندگانی فانی بیرون آئیم و بحیات ابدی
روحانی متصف شویم ایشان قبول کردند شیخ گفت من پیش از شما میروم و تو ای ابوالحسن
بعد از پانزده روز بمن میرسی و تو ای علی بعد از یکماه شیخ در منتصف محرم برفت و شیخ حسن در آخر آن ماه

شیخ علی در منتصف صفر رحمهم اللہ تعالی ابو عبد اللہ بلیانی رحمه اللہ لقب وی اوحد الدین است از
فرزندان شیخ ابو علی دقاق است و نسب وی با شیخ ابو علی بدین گونه است عبد اللہ بن مسعود
بن محمد بن علی بن احمد بن عمر بن اسمعیل بن ابی علی الدقاق قدس اللہ سرهم و استاد ابو علی را
یک پسر بوده است اسمعیل و یک دختر فاطمه بانو منکوحه شیخ ابوالقاسم قشیری رحمه اللہ و
سلسلهٔ خرقهٔ وے چنین است که وی خرقه از پدر خود دارد ضیاء الدین مسعود و امام الدین مسعود
نیز گویند و وی از شیخ اصیل الدین شیرازی و وی از شیخ رکن الدین سنجاسی و وے از شیخ
قطب الدین ابو الرشید ابهری و وی از شیخ جمال الدین عبد الصمد زنجانی و هر دو از شیخ ابو النجیب سهروردی
قدس اللہ تعالی اسرارهم وی گفته است که در اوائل از خلق انفراد جستم و یازده سال در کوه لکام
بسر بردم چون از کوه باز آمدم بصحبت زاهد ابو بکر همدانی رحمه اللہ تعالی پیوستم و وی مردے
صاحب کرامت بود و فراستی صادق داشت و ورد وی همه آن بود که هر شب بر خاستی و عصائے
آهنین داشت آنرا در زیر زنخدان گرفتی و تا روز بر پای ایستادی من نیز بموافقت وی
از عقب وی می ایستادم وی و قتها روی بمن باز پس کردے و غیرت آوردی و گفتی برو جائے
بخسپ من بر زمین می نشستم تا وے مشغول کار خود می شد دیگر بر میخاستم و موافقت وی می کردم
تا آنگاه که حال وی بمن فرود آمد آنگاه تنهائی گزیدم و زاهد ابو بکر رحمه اللہ از غایت انبساطے که
داشت با من مرا لولی می گفت شنیدم که روزی می گفت که لولی آمد و از من چیزی گرفت
و برد و نمیدانم که بکجا رفت بعد از چندگاه پیش وے رفتم فرمود که کجا بودے و چه آوردی تواضع
نمودم و هیچ نگفتم چون ساعتے بنشستم زاهد رحمه اللہ از من سوالی کرد که جواب آن این بود که من
گفتم که من غیر خدا نیستم زاهد گفت سخن منصور آوردی من گفتم من بیک آه که بر آرم توانم که صد هزار
چون منصور پیدا کنم چون این گفتم زاهد عصا بر گرفت و بر من انداخت من از جای بجستم و آن عصا
از خود رد کردم زاهد مرا دشنام غلیظ داد و گفت منصور را بر دار کردند نگریخت و تو از یک عصائے
مے گریزی جواب دادم که آن از نا تمامی منصور بود و گرنه بگریختی که نزد حق سبحانه و تعالی و تقدس
همه یکی ست چون این بگفتم زاهد گفت مگر گیاهی خورده گفتم آری گیاهی خورده ام اما از مرغزار حقیقت
زاهد فرمود که شاد خوردی و نیک خوردی بیا بر سجاده بنشین و آنرا آنگاه دار ابعد از ان زاهد گفت

آنکه گفتی که از ناتمامی منصور بود که نگر بخت و ورا بردار کردند بچه دلیل گفتی گفتم دلیل آنست که هر سوار که دعوے سواری کند و اسپ بتازد چنانکه عنان از دست وی نرود و اگر برود تواند که سر اسپ باز گیرد راست گفته است که وی سوار چالاک ست و اگر سر اسپ باز نتواند گرفت او در سواری ناتمام ست چون این بگفتم زاهد تصدیق فرمود که راست گفتی من از تو دیده در ترکی ندیده ام و هم وے گفته که مرا گفتند که یکی از اصحاب شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله روحه که ویرا شیخ نجیب الدین بزغش می گویند بشیراز آمده است بسیار خرم شدم از انجهت که از مقامات و احوال صوفیان انچه دانسته بودم حاصل کرده بودم و طلب زیادتی میکردم و پدرم میگفت که من انچه از خدای تعالیٰ خواسته بودم بحمد الله دادم و انچه بر من بمقدار دریچه کشادند بر وے بمقدار دروازه کشادند برخاستم و بشیراز رفتم و بخدمت شیخ نجیب الدین مشرف شدم و چیزے چند از احوال و مقامات و واقعات خود با وے بگفتم همه را نیک استماع کرد و هیچ جواب نگفت ساعتے بنشستم و از انجا بیرون آمدم بعد از ان مرا بجهت ضرورتی عزیمت مراجعت شد با خود گفتم بروم و شیخ نجیب الدین را به بینم تا چه مے گوید چون بدر خانۂ وی رسیدم گفتند وے در اندرونست برد و دران خانۂ بیرون که شیخ آنجا می نشیند بنشین تا بیاید چو آنجا بنشستم در پیش سجادۂ وے جزوے دیدم که هرچه با وے گفته بودم همه در انجا نوشته بود با خود گفتم شیخ بآن محتاج بوده است که نوشته است حال وی ابدانستم که تا کجاست نه نشستم و بیرون آمدم چون بگازرون رسیدم بانگی بر خود زدم و غیرتے بنازگی در خود پیدا کردم و در خلوت نشستم و هرچه از خدای میخواستم به پنج روز دران خلوت بمن داد وے در شیراز بود روزے بخانقاه شیخ سعدی در آمد شیخ سعدی بکمشت فلوس بیاورد و در نظر وے بنهاد و گفت بفرمائے تا درویشان این تبرک بسفره دهند وی گفت ای سعدی فلوس مے آورے برو و آن ظرف آقچه بیار که شصت و دو آقچه دران نهاده تا درویشان بسفره دهند و در حال شیخ سعدی برفت و آن ظرف بیاورد همچنانکه وے فرموده بود و آنرا بفرستاد و از برائے درویشان سفره تمام آوردند شیخ را مریدے بود طباخ که در بازار آش پختی هرگاه که شیخ بدر دکان وے رسیدے کاسۂ آش گرفتے و همچنان ایستاده بخوردے روزی کاسۂ آش در دست داشت که درویشی سپید

خرقه سفید هزار میخی تکلف پوشیده سلام کرد و گفت میخواهم که مرا با الله تعالیٰ دلالتی کنی و بولی که فائده در چیست تا چنان کنم شیخ کاسۂ آش که در دست داشت بوی داد و گفت از بنیاد کار این آش را بخور در پیش آن را بستید و بخورد چون از طعام فارغ شد گفت این پیست که بطعام آلوده هم باین خرقه پاک کن و هرگاه که چیزے میخوری چنین میکن گفت ای شیخ این نتوانم کردم را بچیزی دیگر اشارت کن گفت چون اینقدر نتوانستی کرد هر چیز دیگر که ترا بگویم هم نتوانی کرد برو که تو مرد این کار نیستی یکی از مریدان شیخ در کوه عزلت گرفته بود ماری پیش وی رسید خواست که وی را بگیرد مار ویرا بگزید و اعضائے وے آماس کرد خبر بشیخ رسید جمعی را فرستاد تا ویرا آوردند گفت آن مار را چرا گرفتی تا ترا زخم زد گفت شیخا تو گفته که غیر خدا نیست من آن مار را غیر خدا ندیدم ازین جهت دلیری کردم ویرا گرفتم شیخ فرمود که هرگاه خدای تعالیٰ را بلباس قهر به بینی بگریز و به نزدیک وی مرو و اگر نه چنین کنی که این ساعت دران افتاده پس دست در زیر سر وی کرد و وی را باز نشاند و گفت من بعد گستاخی چنین مکن تا وقتیکه ویرا نیک نشناسی آنگاه دعای کرد و باد بر وے دمید آماس باز نشست و شفا یافت وی گفته است درویشی نه نماز و روزه است و نه احیاء شبست این جمله اسباب بندگی ست و درویشی نه رنجیدنست اگر این حاصل کنی واصل گردی و هم گفته است خدائی دان باشید و اگر خدای دان نباید خود دان نیز باشید از برای آنکه چون خود دان نباشید خدای دان باشید پس فرموده که ازین بهتر بگویم خدای باشید و اگر خدای نباشید خود مباشید و لا اگر خود نباشید خدائی باشید روزی بزیارت شیخ روزبهان بقلی قدس سره رفته بود و شیخ صدر الدین روزبهان قدس سره بر سر تربت پدر نشسته بود چون شیخ عبدالله در برابر تربت وے بایستاد شیخ صدر الدین بتعظیم وے برخاست و مدتی بایستاد و بنشست و باز برخاست و مدتی دیگر بایستاد شیخ عبدالله بوی التفات نکرد چون از زیارت فارغ شد گفت شیخا دیرگاهست که برپای ایستاده ام و شما هیچ التفات نفرمودید گفت که شیخ روزبهان ناری بدست من داده بود بخوردن آن مشغول بودم و از جملۂ اشعار ویست

ما جملہ خدای پاک پاکیم ٭ نی ز آتش و باد و آب و خاکیم
از هستی و نیستی همیشه ٭ عریان شده ایم و جامه چاکیم

حقیقت جز خدا دیدن روا نیست ٭ که بیشک هر دو عالم جز خدا نیست
نمیگویم که عالم او شده نه ٭ که این نسبت باو کردن روا نیست
نه او عالم شد و نه عالم او شد ٭ همه آوست این دیدن خطا نیست

رباعی تا حق بدو چشم سر نه بینم هر دم ٭

از پای طلب می ننشینم هردم ٭ گویند خدا بچشم سر نتوان دید ٭ آن ایشانند من چنینم هردم
وفات وی در روز عاشورا سنه ست وثمانین وستمائة بوده قدس الله تعالی روحه شیخ
جمال الدین محمد باگلنجار رحمه الله کَانَ شَیْخًا وَجِیْهًا بَهِیَّ الْمَنْظَرِ ذَکِیَّ
الْمَخْبَرِ ذَا الْمُجَاهِدَاتِ وَخَلَوَاتٍ وَاَوْرَادٍ کَثِیْرَةٍ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَالطَّاعَاتِ
وَلَهٗ کَلِمَاتٌ رُوْحَانِیَّةٌ وَاِشَارَاتٌ رَحْمَانِیَّةٌ شیخ ابو عبدالله بلیانی قدس سره
فرموده است که دران زمان که خردسال بودم شیخ جمال الدین باگلنجار رحمه الله در صحبت پدرم خواجه
ضیاء الدین مسعود رحمه الله می بود ومن پیوسته بذکر مشغول می شدم وآواز خوش داشتم واز برای
جمعیت خاطر خود وتنها در اثناء ذکر گفتن چیزی از اشعار بترنم می خواندم شیخ جمال الدین گوش با آواز
من میکرد واز آن وقت وی خوش می شد ومرا از حال وی خبر نداشتم که بمن گوش میدارد واز آنچه
میخواندم خاموش می شدم ودیگر بذکر مشغول می شدم در یکی از روزها شیخ جمال الدین نزدیک من آمد
وگفت ای شیخ عبدالله چرا چنین میکنی که در اثنای ذکر گفتن چیزی خوش میخوانی وما گوش بتو می داریم
وتو خاموش می شوی وما رانیم بسمل می گذاری دیگر چنین مکن وخاطرهای درویشان را
بجز چون از تو آواز می خرند وپدرم نیز ضیاء الدین مسعود همچنان فرمود سخن ایشان را قبول
کردم وی گفته است که در تفسیر قول الله تعالی وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ الیقین نیست
جز عیان عین قدیم نیت عیان عین قدیم بی صورت عمل عبادتست ونیتی که بهتر از عمل است آن نیست
وصورت عمل بی نیت عیان عین قدیم عبادت نبود بلکه رسم وعادت بود وطالب آنست که مطلوب
او جز عیان عین قدیم نیست هرچه جز عیان عین قدیم است پیش وی محال باطل است وتوفی
رحمه الله فی سنه ست وخمسین وسبعمائة وقبر وی در شیراز است موسی بن عمران جیرفتی رحمه الله
بزرگ بوده بجیرفت پیر شیخ ابو عبدالله الطاقی است وشیخ الاسلام گفت قدس سره که ابو عبدالله
خفیف را با شیخ موسی بن عمران نقاری افتاد بوی نامه با پیغام فرستاد که من در شیراز هزار مرید
دارم که اگر از هر یکی هزار دینار خواهم شب را ضمان نخواهند موسی بن عمران جواب باز داد که من در
جیرفت هزار دشمن دارم که هرگاه بر من دست یابند مرا تا شب در رنگ ندهند وزنده نگذارند صوفی تو
باشی یا من خواجه علی حسن بن حسن کرمانی قدس سره العزیز خواجه حسن شیخ کرمان بوده

متاخرترین مشایخ آنجا بوده دار وخانه وشت وکاری بنظام ومرید بسیار ومعاملت نیکو دعوی
مریدی شیخ عمو کردی تا شیخ عمو از دنیا نرفت وی پشت باز نکرد یعنی بر مسند ارشاد ننشست
شیخ الاسلام گفت که در کرمان میان خواجه علی حسن ومیان خلیل خازن که یکی از صوفیان بود نقار
افتاد خلیل بخواجه علی حسن نامه فرستاد ودران نوشت که تو از بامداد تا چاشتگاه دارد وشربت
وگوارش بخوری تا طعام خوش بتوانی خورد از سر تنعم ومرا از بامداد تا چاشتگاه گرد بر باید گشت
که چیزی یابم که بخورم صوفی توئی یا من مشایخ طعن میزدند ومی پسندیدند قبول جستن وقبول داشتن
خلق را از بس زهر غرور که دران است ایشان مایه تو خورند ونفس را عنا را معجب کنند تا از حد خود
درگذرد اگر الله تعالی نگاه ندارد این عقبه عظیم است این قوم را مهبره نیشابوری رحمة الله علیه
پیری بوده بزرگ از صوفیان وملامتی براه بر نیشابور رفت بزیارت یا بکار دیگر یک خادم با وی
وی را آنجا قبول عظیم خاست ومریدان بسیار پدید آمدند وی از آن برنج می بود وشغل دل می
افزود چون بازگشت خلق بسیار با او بیرون آمدند وبا وی در رفتن ایستادند از خادم پرسید
کرانیان که اند گفت بخدمت تو می آیند صبر کرد وهیچ نه گفت تا بسر بالائی رسید وبا وی سخت
بجست بند شلوار بگشاد وبول آغاز کرد چنانکه جامهای خود وجامهای ایشان را پلید کرد آن قوم گفتند
احسنت زهی شیخ وزهی معاملت نیکو همه از وی منکر بازگشتند وآن خادم که با وی بود پس وی
میرفت دل پر انکار که این چه بود که وی کرد جمعی مریدان با ارادتهای تازه ونظرهای نیکو
می آیند ببین که وی چه کرد میره میرفت تا بآب رسید با مرقع وجامه به آب درآمد وجامها وتن خود
پاک بشست وبیرون آمد ودر رفتن ایستاد وروی باز پس کرد وخادم را گفت که باید که انکار نکنی
کرآفتی بآن عظیمی وفتنه وشغلی چنان بزرگ باین مقدار بول از خود باز توان کرد چرا مؤنت آن
باید کشید ایشان بهیچ کار آیند جز آنکه مردم را رعنا ومعجب کنند واز مایه مردم خورند وشغل دل
افزایند واین قبول بیش از دیدن عیب باشد چون اندک عیبی پدید آید یا کاری نه بمراد
ایشان برود همه منکر گردند شیخ الاسلام قدس سره گفت دانی که آن چرا کرد از جهت آنکه
طبع ونفس وی بآن خوش شده بود آن بر وواجب بود ابو عبدالله المقرد غندی
رحمه الله از طبقه خامسه است نام وی محمد بن محمد بن الحسین است از اجله مشایخ

طوس بود با ابو عثمان حیری صحبت داشته و با آن مشایخی که از طبقهٔ وی بودند و یگانهٔ
مشایخ وقت خود بود و در طریقت و کرامات ظاهر داشت مجرد بوده و بلند حال و بزرگ همت پس از
سنهٔ خمسین و ثلثمائه برفته از دنیا وی گفته طُوبٰی لِمَن لَم یَکُن لَهٗ وَسِیلَةٌ اِلَیهِ غَیرُهٗ
و هم وی گفته تَرکُ الدُّنیَا لِلدُّنیَا مِن جَمِیعِ الدُّنیَا و هم وی گفته که الله تعالے بندهٔ
خود را از معرفت خود چیزے بدهد و بآن مقدار که ویرا معرفت داده بود بلا بروے گمارد
تا بقوت آن معرفت آن بلا را بر میدارد و هم وی گفته که دور باش از تمیز در خدمت زیرا که
کسانیکه ایشان را در خدمت ممتاز گردانی ظاهر نمانده اند پس همه را خدمت کن تا مراد حاصل
شود و مقصود فوت نه شود **ابو عبد الله الرودباری رحمه الله تعالیٰ** از طبقهٔ خامسه
است نام وی احمد بن عطاست شیخ شام ست بصور نشستی و صور بر کنار دریاست و
قبر وی بصور بود اکنون در دریاست خواهر زادهٔ ابو علی رودباری ست بزرگ بوده
و صوفی در صورت قرایان مادر وی فاطمه خواهر شیخ ابو علی رودباری ست پسر را گفتی
هٰذَا قُرَّاءٌ خَالِهٖ کَانَ صُوفِیًّا عالم بوده بعلم قرآن و علم شریعت و علم حقیقت و
حدیث داشت ویرا اخلاق و شمائل نیکو بود و موصوف بود بتعظیم فقرا و دوستی درویشان
و رفق کردن با ایشان در ماه ذی الحجه سنهٔ تسع و ستین و ثلثمائه برفته از دنیا ویرا کتابیست
در آداب فقر شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله رودباری آنست که شتر ویرا در بادیه دست
برگسست فرو شد گفت جل الله شتر بالے بزبان فصیح گفت جل الله شیخ الاسلام گفت که من
دو تن دیده ام که ویرا دیده اند شیخ ابو عبد الله باکو و شیخ ابو القاسم ابو سلمه باوردی
شیخ ابو عبد الله باکو گفت ابو عبد الله رودباری گفت که اَلتَّصَوُّفُ تَرکُ التَّکَلُّفِ وَ
اِستِعمَالُ التَّظَرُّفِ وَحَذفُ التَّشَرُّفِ و شیخ ابو القاسم ابو سلمه باوردی گفت که

شیخ ابو عبد الله رودباری گفت حدیث نوشتن جهل از مرد ببرد و درویشی کبر از مرد ببرد
قَالَ اِذَا اجتَمَعتَا فَنَاهِیكَ بِهٖ نَبِیلًا شیخ الاسلام گفت که ابو سعید مقری گفت که با شیخ
ابو عبد الله رودباری باقلی می خوردیم باقلی پسندیده نیامد با جاے نهادم شیخ گفت با جاے
منه چیزے که خود را نه پسندی در راه درویشے مے نهی که بخورد شیخ الاسلام گفت که محمد شگرف
گفت در کلوخ خلاهم انصاف ست **ابو عبد الله بن بانک رحمه الله** شیخ الاسلام
گفت که ابو عبد الله بانک بارغان فارس بوده نام وی احمد بن ابراهیم بانک ست شاگرد
بندار ارغانی ست شیخ شبلی را دیده بود عمر وی صد و اند سال بوده چون سخن گفتی دو کس بودند برود
دست وی که آب دهان وی پاک می کردند که دندان نداشت آب از دهان وی بیرون می افتاد
شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو النصر قبائی پیر منست ابو عبد الله بانک را دیده بود و حدیث داشت
من بروی حدیث خوانده ام وی گفت مرا که شیخ ابو عبد الله بانک گفت که شبلی روزی بر منبر
گفت که حق جنید حاضر بود گفت که غیبت حرام ست شیخ الاسلام گفت که ابو سعید خراز بمنبر آمد
ویرا گفتند ای سید قوم چرا سخن نه گوئی گفت ایشان از حق غائب اند ذکر حق با غائبان غیبت ست
ابو عبد الله دونی قدس سره وی از متاخران ست بدون می بوده و وی شوریده
داشته است شیخ الاسلام گفت که خرقانی با من گفت که شاگرد ابو عبد الله دونی با من گفت که شیخ
ما مست بزیست و مست بمرد شیخ الاسلام گفت راست گفت شاگرد وی خرقانی گفت که من گفتم
آن ابو بکر شبلی بود که مست بزیست و مست بمرد که من شبلی را دیده ام بپیش خویش که در هوا رقص میکرد
در اشکر میگفت شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله دونی را پرسیدند که فقر چیست گفت اِسمٌ وَاقِعٌ
فَاِذَا تَمَّ فَهُوَ اللهُ و گفت نامیست افتاده چون تمام شود او ست شیخ الاسلام گفت که دونی قرآن فرا دا
خواندے و سماع آن دوست داشتی چون بآیت زکوٰة یا صدقه رسیدی خوش شدی و چیزی از خود
بیرون کردے یکی را گفتی بدر بیرون بر و بنه و باز گرد تا هر که برسد برگیرد **ابو عبد الله مولی قدس سره**
وی در هرات می بوده در ایام پیر ابو سعید دونی زاهد روزی در مسجد جامع هنوز پیر ابو سعید یا مده بود که وی
در سخن آمد لختی سخن بگفت پس گفت اگر توحید صرف می باید اینک بگفتم و اگر علم کلیج و کده مے باید فردا
ابو سعید بیاید و شما را بگوید شیخ الاسلام گفت که از اول این کار همه گویندگان یک سخن میگویند

یکے باندام ترمی گوید دمی رہد ویکے بے اندام ترمے گوید دمی آویزد وآن چیست کہ ابو عبداللہ سولی میگفت کو دکان ازپس وے درمی آمدند وے گفتندی که ابو عبداللہ سولی وی میگفت ای دوستا ابو عبداللہ بگذار سولی می گوئی شیخ الاسلام گفت کہ شیخ ابو عبداللہ سولی این کار را دریک سخن آوردہ وآن آنست کہ وقتی گرسنہ بود ویرا آرزوی آن شد کہ دو نان گرم بود و دوشاب کہ بخورد دران گرسنگی در مسجد جامع بخفت یکی از مریدان وی بآنجا رسید ویرا خفتہ دید بر سجادہ دوست در زیر سر کردہ باخود گفت شاید وی گرسنہ بود ببازار رفت و دو نان گرم ببست وپارۂ دوشاب دران میان کرد وبیاورد و در زیر سجادۂ وی نہاد بوی نان گرم بوی رسید بیدار شد آنچہ دید کہ آرزو کردہ بود روی بہ آسمان کرد وگفت الٰہی کار کی کہ تمام بایہ بتوانی ساخت یعنے اگر عنایت بود کار ک دوستان خود بی سبب وجہد می سازی شیخ الاسلام گفت کہ از جہد باد طلب ما ہیچ چیز نیاید وبہ ہیچ چیز نرسیم مگر آنکہ اورا عنایتی باشد بکسی **ابو عبداللہ مقری قدس سرہ** از طبقۂ خامسہ ست نام وی محمد بن احمد بن محمد المقریست صحبت داشتہ با یوسف بن الحسین وعبداللہ خراز رازی ومظفر کرمانشاہی ورویم وجریری وابن عطا وے از جوانمردان مشایخ بود وسخی ترین ایشان پنجاہ ہزار دینار میراث بوے رسید ورای ضیاع وعقار از ہمہ بیرون آمد وبر فقرا انفقہ کرد وبر وحدت وتجرید احرام حج بست با آنکہ ہنوز در حداثت سن بود در سن ست وستین وثلثمائۃ از دنیا برفت وے گفتہ اَلْفَقِیْرُ الصَّادِقُ الَّذِیْ یَمْلِکُ کُلَّ شَیْءٍ وَلَا یَمْلِکُہٗ شَیْءٌ وہم وے گفتہ مَنْ تَعَذَّرَ عَنْ خِدْمَۃِ اِخْوَانِہٖ اَوْرَثَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ ذُلًّا لَا اِنْفِکَاکَ مِنْہُ ہر کہ او از خدمت یاران وبرادران دریغ دارد اورا ذلے دہند کہ ہرگز ازان نرہد وہم وے گفتہ کہ مَا قَبِلَ مِنِّیْ اَحَدٌ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ لَہٗ مِنَّۃً عَلَیَّ لَا یُمْکِنُنِی الْقِیَامُ بِوَاجِبِہَا اَبَدًا وہم وے گفتہ کہ فتوت نیک خوئیست یا آنکہ ویرا دشمن داری وبذل مال برای آنکہ دل تو

ازوی کراہت دارد وحسن صحبت ومعاشرت با آنکہ طبع ترا ازوی نفرت باشد وہم وے گفتہ کہ چون بصحبت عبداللہ خراز رسیدم گفتم ایہا الشیخ مرا بچہ میفرمائی گفت بسہ چیز بحرص بہ ادای فرائض تمامترین جہدی وطاقتی وحرمت داشتن جماعت مسلمانان وتہمت داشتن خاطرہای خود مگر آنچہ موافق حق باشد **ابو القاسم المقری قدس سرہ** از طبقۂ خامسہ است نام وی جعفر بن محمد المقری ست برادر ابو عبداللہ المقری از بزرگان مشایخ خراسان بود ویگانہ در طریقت ووقت خود وعالی حال وشریف ہمت بود شیخ سلمی گوید لَمْ نَلْقَ اَحَدًا مِنَ الْمَشَایِخِ فِیْ سَمْتِہٖ وَوَقَارِہٖ وَجَلْسَتِہٖ صحبت داشتہ بود با ابن عطا وجریری وابو بکر بن ابی سعدان وابو بکر ممشاد وابو علی رودباری در سنہ ثمان وستین وثلثمائۃ از دنیا برفتہ در نیشاپور وے گفتہ کہ عارف آنست کہ ویرا معروف وی مشغول گرداند از آنکہ بخلق نگرد یا بحشم رد یا قبول وہم وے گفتہ اَوَائِلُ بَرَکَۃِ الدُّخُوْلِ فِی التَّصَوُّفِ اَنْ تُصَدِّقَ الصَّالِحِیْنَ فِی الْاَخْبَارِ عَنْ اَنْفُسِہِمْ وَعَنْ مَشَایِخِہِمْ **ابو محمد الراسبی قدس سرہ** از طبقۂ خامسہ است نام وے عبداللہ بن محمد الراسبی البغدادی ست از کبار مشایخ بغداد ست صحبت داشتہ با ابن عطا وجریری بشام رحلت کرد وباز ببغداد آمدہ وہم آنجا از دنیا رفتہ سبع وستین وثلثمائۃ وے گفتہ اَعْظَمُ حِجَابٍ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْحَقِّ سُبْحَانَہٗ اِشْتِغَالُکَ بِتَدْبِیْرِ نَفْسِکَ وَاعْتِمَادُکَ عَلٰی عَاجِزٍ مِثْلِکَ فِیْ اَسْبَابِکَ وہم وے گفتہ اَلْہُمُوْمُ عُقُوْبَاتُ الذُّنُوْبِ وہم وے گفتہ لَا یَکُوْنُ الصُّوْفِیُّ صُوْفِیًّا حَتّٰی لَا تُقِلَّہٗ اَرْضٌ وَلَا تُظِلَّہٗ سَمَاءٌ وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ قَبُوْلٌ عِنْدَ الْخَلْقِ وَیَکُوْنُ مَرْجِعُہٗ فِیْ کُلِّ الْاَحْوَالِ اِلَی الْحَقِّ تَعَالٰی روزی نزدیک وی ذکر محبت میرفت گفت اَلْمَحَبَّۃُ اِذَا ظَہَرَتْ اِفْتَضَحَ فِیْہَا الْمُحِبُّ وَاِذَا کَتَمَتْ

قُتِلَ الْمُحِبُّ كَمَدًا اَوِانْشَدَ ؎ وَلَقَدْ اُفَارِقُهُ بِاِظْهَارِ الْهَوٰى ؛ عَمَدًا لِيَسْتُرَ سِرَّهُ اِعْلَانُهُ ؛ وَلَرُبَّمَا كَتَمَ الْهَوٰى اِظْهَارُهُ ؛ وَلَرُبَّمَا فَضَحَ الْهَوٰى كِتْمَانُهُ ؛ عَيِيَ الْحَبِيبُ لَدَى الْحَبِيبِ بَلَاغَةً ؛ وَلَرُبَّمَا قَتَلَ الْبَلِيغَ لِسَانُهُ ؛ كَمْ قَدْ رَاَيْنَا قَاهِرًا سُلْطَانُهُ ؛ لِلنَّاسِ ذُلَّ لِحُبِّهِ سُلْطَانُهُ

ابو عبد اللہ الدینوری قدس سرہ از طبقۂ خامسہ است نام وی محمد بن عبد الخالق الدینوری ست وَهُوَ مِنْ اَجِلَّةِ الْمَشَايِخِ وَاَكْبَرِهِمْ حَالًا وَاَفْصَحِهِمْ فِي عُلُومِ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وبازگشت وی بصحبت فقرا و التزام آداب آن و محبت اہل آن بود سالہا در وادی القری اقامت کرد پس بدینور بازگشت و آنجا وفات کرد چنین ست در طبقات سلمی و شیخ الاسلام گفتہ است کہ وی: آخر عمر درویشی غریب بمسجدی در آمد مردمان برفتند و ویرا مہمان نداشتند و چیزی خوردنی ندادند آن شب از گرسنگی بمرد مردم روز آمدند و ویرا کفن کردند و دفن کردند روز دیگر در مسجد آمدند کفن را دیدند در محراب نہادہ و کاغذی در میان کفن در ان نوشتہ کہ دوستی از دوستان ما بشما آمد ویرا مہمان نداشتید و طعام ندادید تا از گرسنگی بکشتید کفن شما را نخواہیم شیخ الاسلام گفت کہ ابو عبد اللہ دینوری گفتہ کہ اللہ تعالیٰ خود بر فقرا سلام میکند وی گوید در قرآن فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ گویند کہ وی سالی در کشتی بماند کہ بادنی جست مرقع باز میکرد و میدوخت تا با کلاہی آمد گفت نفس خود را مشغول میکنم پیش از انکہ مرا مشغول کند وی گفتہ کہ صحبت خردان با بزرگان از جملہ توفیق اللہ تعالیٰ است مر خردان را و از زیرکی ایشان ست و رغبت بزرگان بصحبت خردان علامت خذلان بزرگان و حماقت و بیخردی ایشان ست و ہم وے گفتہ مر بعضے اصحاب خود را لَا يُعْجِبَنَّكَ مَا تَرٰى مِنْ هٰذِهِ اللُّبْسَةِ الظَّاهِرَةِ عَلَيْهِمْ فَمَا زَيَّنُوا الظَّوَاهِرَ اِلَّا بَعْدَ اَنْ خَرَّبُوا الْبَوَاطِنَ شیخ الاسلام گفت کہ وی گفت من اصحاب خود را عمارت

باطن آموختم نہ خردہ ظاہر و آرائش جامہ خدا ے خوشنود مباد از انانکہ این کار کردند اما آئین آرائش جامع و مرقع و میان بند و سجادہ و کشت و مانند آن کردند و معانی و صفا ے باطن نہ تا ہر کہ بہ دید پندارد کہ این کار ہمہ آنست و بس و آن کسانیکہ خداوندان معانی و باطن نیکو و زندگانی اند خود ول آن ندارند و طاقت آن نیارند کہ ورا سے او بچیز سے دیگر مشغول باشند و ہم وے گفتہ کہ در بعضے از سفرہا ے خود لنگے دیدم کہ بیک پای خود بر می جست گفتم ترا سفر چہ ضرورت کہ آلت آن نداری گفت تو مسلمانی گفتم آرے گفت آن آیت را بخوان وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ چون حامل و بردارندہ ویست می شاید کہ بی آلت بردارد کسے بروی در آمد و گفت كَيْفَ اَمْسَيْتَ این بیت بخواند شعر اِذَا اللَّيْلُ اَلْبَسَنِي ثَوْبَهُ ؛ تَقَلَّبَ فِيهِ فَتًى مُوجَعُ

ابو الحسین سیروانی الصغیر قدس سرہ از طبقۂ سادسہ است نام وی علی بن جعفر بن داؤد است از سیروان مغرب بودہ شاگرد سیروانی کبیر ست صاحب خواص بمصر بودہ و بمکہ مجاورت کردہ و آنجا برفتہ از دنیا شاگرد معاذ مصری است و ابو بکر مواذنی و جنید و شبلی و ابو الخیر تیناتی و کتانی و ابو علی کاتب و ابو بکر مصری و غیر ایشان را از مشایخ وقت دیدہ بود شیخ حرم بود در وقت خویش و یگانہ مشایخ در روزگار خود شیخ سلمی ویرا در تاریخ صوفیان ذکر کردہ و گفتہ عمر وے صد و بیست و چہار سال بکشید و در آخر عمر مقعد بود ہرگاہ کہ موذن قَدْ قَامَتْ کردی وی برپا ے خاستی و چون نماز گزاردی باز مقعد شدے و در حال سماع نیز ہمچنان بود و شیخ عمو و شیخ عباس فخر می کردند بدیدار وے و چہ کردندے کہ فخر نکردندے کہ لاف ایشان فرض بود با آن پیر از وے پرسیدند کہ تصوف چیست گفت اِلَّا فْرَادُ وَالْاِنْفِرَادُ یگانہ داشتن ہمت و یگانہ زیستن از خلق وے گفتہ اَلصُّوفِيَّةُ مَعَ الْوَارِدَاتِ لَا مَعَ الْاَوْرَادِ شیخ الاسلام گفت کہ فتح حاجی گفت کہ وی گفت صوفی از مقامات و احوال

برگذشته است آن همه زیر قدم ویست و همه در حال وی جمع شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو
گفت که شیخ سیروانی گفت آخر ما یخرج من رؤوس الصدیقین حب الریاسة
و عباس گفته که وی گفت شما را وصیت می کنم کسانیکه شما را دوست میدارند عمو گفت
که وی گفت که اگر من پای داشتمی بخراسان آمدمی بزیارات کسی که شما را دوست میدارد
فتح حاجی گفت که سیروانی گفت که کسی بود که بزرگان در وی می نگرند و مقام وی می بینند
داد خود ندانند که هیچ چیز دارد شیخ سیروانی گفته من طلب عزا بباطل اورثه الله
ذلا بحق و هم وی گفته التصوف ترك الخلق وافراط الهمة و در عقب آن
گفته الخلق محنة ما دخلوا فی شیء الا افسدوه و هم وی گفته من
ترك تدبیره عاش طیبا و هم وی گفته ما آفة الناس الا الناس
و هم وی گفته الفقراء هم ملوك الدنیا والآخرة استعجلوا الراحة
و هم وی گفته الفقیر ابن وقته فاذا تطلع الی وقت ثان فقد خرج
من الفقر و هم وی گفته که از جنید رح شنیدم که گفت که هر که بوی فاقه رسد و بر وی
جامه بود افزونی که از آن بسر شود آن از بخیلی بوی رسیده بود و هم وی گفته حنونا
علی الطلب وهو لا یجیء بالطلب و هم وی گفته که مرتعش گفت لو لعب الفقیر
عشرین سنة ثم صدق ساعة لنجا پس سیروانی گفت حاشا هم من
اللعب انما اراد به قلة الیقین و هم سیروانی گفت که از ابوالخیر تیناتی شنیدم

که گفت مرا اشراف دادند بر دوزخ بیشتر اهل آن اصحاب رکوة و مرقع دیدم پس شیخ سیروانی
گفت که مستوجب آن شدند مگر از اندکی یقین ابوالحسین بن جهضم الهمدانی
قدس الله سره العزیز از طبقهٔ سادسه است نام وی علی بن عبدالله بن الحسن بن جهضم الهمدانی
است بزرگ بوده شاگرد کوکبی و جعفر خلدیست شیخ حرم بوده و ویرا کتابیست معتبر مسمی
به بهجة الاسرار در ذکر حکایات و احوال و مقامات این طائفه و فی التاریخ الیافعی انه توفی
سنة اربع عشرة واربعمائة شیخ احمد کوفانی ویرا دیده بود شیخ الاسلام گفته که من کسی
می شناسم که بزیارت ابوالحسین جهضم شد بمکه و حج نکرد که من بزیارت وی آمده ام
از بزرگی وی حج بآن نیابت و آن حج اسلام بود شیخ الاسلام گفت که زیارت
مشایخ و خدمت ایشان برین طائفه فرضست شیخ الاسلام گفت که عقیل بستی از بست بحج
میرفت گفت بزیارت شیخ ابوالعباس شوم از وی شلواری خواهم که شلوار نداشت چون
بوی شد شیخ شلوار بوی داد و گفت در پوش و باز گرد نگذاشت که بنشیند در هر منزلی شلواری
می یافت نگذاشت که هیچ شود شیخ ابوالحسن جهضم را پسری بود نه بهنجار و پیدا از وی رنجه می بود
روزی بمیان مسجد حرام میگذشت یکی از مشایخ با شیخ سیروانی گفت ای شیخ این پسر شیخ ابوالحسن است
چه ملامت و رنج که بر آن پیراست از این پسر شیخ سیروانی گفت رنج از پیراست بر پسر نه از پسر
بر پیر اگر نه بزرگی پدر روی بودی که را یاد پسر آمدی از بزرگی پدر اوست که پسر در زبان خلق
افتاده است و انگشت نمای گشته ابوالحسین طرزی قدس سره شیخ الاسلام گفت
طرز جائیست بفارس وی بزرگ بوده و بزرگ میداشت درویشان را و اصحاب وی با ادب
و صیانت بودند شیخ الاسلام گفت که ابونصر حاجی مرا گفت که شیخ ابوالحسن طرزی را دیدم که پای تابهٔ
درویشی برگرفته بود و در سر و روی خود می مالید شیخ الاسلام گفت قومی بودند که بکواشان باهتمامی بودند
خداوندان دل روشن از من درخواست کردند که ما را به شیخ عبدالله طاقی بر از وی دستوری خواستم
ایشان را بوی بردم و گفتم می خواهند که ایشانرا وصیتی کنی گفت متاهلانند گفتم آری گفت مکتسبانند
گفتم آری گفت سخت نیکو باشد کارکی می کنید و اهل خود را نیکو میدارید و شبانگاه هر کسی بهرهٔ خود را
طعام می گیرید و با یکدیگر می آرید و باهم می خورید و ساعتی می باشید و آنگاه پراگنده می شوید

وایشان راه عاکرد و برخاستیم من آن حکایت بشیخ عمو گفتم شیخ عمو گفت که اصحاب ابوعبدالله و دنی و
ابوالحسین طرزی چنین میکردند تا بر جای بودند **ابوالحسین سرکی قدس سره** وی بمکه مجاور
بوده با مشایخ بهم چون شیخ سیروانی و ابوالعباس سهروردی و شیخ ابواسامه و ابوالخیر حبشی و ابوسعید
شیرازی و شیخ محمد ساخری همه یاران یکدیگر بودند و مشایخ وی را تعظیم تمام میداشتند شیخ الاسلام
گفت که شیخ ابوالحسن سرکی در بادیه بود با یاران خویش شیخ ابوسعید شیرازی و شیخ ابواسامه هراة و شیخ محمد ساخری
و جمعی دیگر که سموم برخاست ابوالحسین گفت مترسید که این کار مرا افتاده است من بردم و شما همه
برسید و سیراب شوید چنان بود وی برفت و میغ آمد و باران در ایستاد ایشان همه سیراب شدند و
سیل آمد و وی را بگرفت و ببرد شیخ الاسلام گفت زنده وی را آب نداد و تشنه و گرسنه وی را فرا آب داد و باد دستان خود
چنین کنند شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوالحسین قزوینی بافتی روزی در مسجد حرام میان صوفیان از درویشی
سخن میرفت وی گفت چندین می گوئید از درویشی اگر درویشی را بر دیوار بنویسید یکی از ما با آنجا نه گذرد
و هر کسی میگوید که درویشم تو هم بشو برید ند گفتند این چیست کردی میگوید اکنون مانده درویشانم
گجو لاهی آمده ما را از درویشی بیرون میکند آنچه مشایخ بودند همه گفتند چنانست که وی میگوید
جنگ و نقار برخاست وقت عمره آمد ابوالحسین سرکی بعمره شد باز آمد و نماز بکرد و جماعت
همه حاضر بودند وی برخاست و فرا سر هر یکی می شد و بوسه بر سر ورو میداد و عذر میخواست یکی از
مشایخ وی را برابر اله خوانده بود گفت سخنی حق گفتی و همینان مشایخ با تو یار بودند اکنون آمدی و از آن باز گشتی
بقول غیبی چند گفت من از آن برنگشتم اما من هر گاه بعمره شدمی و در راه چند آیتی از قرآن بخواندمی و در وی
بسیار تفهمی امروز در راه با خود میگفتم که او چنین گفت من چنین گویم آن دیگر چنین گفت من چنین گویم
همه راه در خصومت بودم اکنون آمدم خود را و دل خود را باز رهانیدم ایشان خواه بر حق باشند و خواه
بر باطل من دل خود را دو اکردم یعنی فارغ ساختم فراغت دل بخصومت بیهوده و در شود کسی اکه دل باشد
شیخ محمد ساخری قدس الله سره العزیز شیخ الاسلام گفت که شیخ محمد ساخری آنست
که بسر قبر محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم آمد و گفت که مهمان توام یا رسول الله یا آنست که مرا
سیر می کنی با این قندیلها در هم شکنم یکی بوی آمد و وی را خواند و خرما و خوردنی ساخته بود وی را سیر کرد و گفت
چه گفته بودی رسول خدا را صلی الله علیه و آله وسلم وی خفته بود گفت آنچه گفته بود گفت تو از کجا می گوئی

گفت خفته بودم مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم بخواب دیدم گفت مرا مهمانیست بسن بدخوی
وی را آنجا نه بر و سیر کن و وی را بگوی که جای را بدل کن که اینجا جای آرزو نیست **شیخ احمد جوالگر**
قدس الله سره شیخ الاسلام گفت که وی نیز از یاران ایشانست در صحبت یکدیگر بوده اند از
فرغانه بوده و در حرم مجاور شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو گفت که وقتی بمکه تنگی افتاده بود از
صوفیان قومی متاهل شدند زن خواستند و ولیمها میدادند تا حال فراخ تر گشت و بر علوم
افتادند شیخ جوالگر هم زن خواست چون شب گذشت روز دیگر بطیبت با صوفیان گفت
نه بجل آید از جانب من که این کار چنان خوش نبود و چندین گاه ها با من نگفتید شیخ الاسلام
گفت که شیخ احمد جوالگر تنها نان بخوردی سبب آن از وی پرسیدند گفت برای آنکه روزی با پیری
هم کاسه بودم پاره گوشت برداشتم بپسندیدم باز جای خود نهادم وی بانگ بر من زد گفت چیزی که
خود را نه پسندی چرا دیگری را پسندی در دهن نه از آن وقت باز تنها طعام میخورم تا با دیگری شوم
شیخ عمو گفت که پس از آن وی را بخراسان دیدم هم تنها میخورد **ابوالحسین حداد هروی قدس الله**
سره شیخ الاسلام گفت که وی بزرگ بوده در ویش مجرد ظریف از ظرفای صوفیان وی هم
بمکه مجاور بوده با مشایخ و از مکه با شیخ ابوالعباس قصاب آمد و بپرسید که جوانمردی چیست وی جواب
داد که بگویم ای ابوالحسین جوانمردی آن بود که هر بیسه بر یاران صرف کنی بر هوای دل و همانا که شیخ
ابوالحسین بجهت اشتغال بعضی کارهای خود یاران را انتظار داده بوده است و هر بیسه بر ایشان صرف
کرده شیخ الاسلام گفت که در جعبه من از شیخ احمد کوفانی یک حکایت است که چیزی از وی گفت که ابوالحسین
در آخر عمر در استرآباد می بود و یکی با وی گفت که آن فقیهی که ترا میزبانی نبود در خانه من آی گفت
این خود گاه گاهی می بود و آن مرا برای خود می باید و هم احمد گفته است که ابوالحسین با آخر عمر از بعض
احوال صوفیان رسمی اظهار ملالت کرد و گفت مرا ترک آن نمی بود از آنم ملال گرفت خداوند امرا
پیش خود بر پس از آن دعا سه روز بر نیست روز چهارم بجوار حق پیوست **ابوالمظفر ترمذی**
رحمه الله از طبقه سادسه است نام وی حبال بن احمد ست امام بوده و زاهد و حنبلی مذهب ترمذ
مذکری کردی شیخ وقت خویش ست و خضر علیه السلام در مجلس وی می بودی که وی سخن میگفتی شاگرد
محمد حامد و اشکر و نیست شاگرد ابوبکر وراق دبیر پیر شیخ الاسلام و وی را سخن بسیارست و حکایات

نیکو در معاملت و زهد و ورع و تقوی شیخ الاسلام گفت که ابو المظفر ترمذی و استاد وی محمد بن حامد
و استاد وی ابو بکر وراق ترمذی مگس از خود باز نمی کردند ابو بکر وراق گوید تا مسلمانی نشسته باشد
مگس از خود باز مکن که از تو بر خیزد و بروی نشیند معلوم میشود که آن وقت مگس از خود باز نمیکردند که کسی آبود
و گویند گاه ها بکوشیدندی هیچ مگس ندیدندی بر وی نشسته الله تعالی شغل ایشان کفایت کرده بود
بآن نیت نیکو **امیرچه سفال فروش رحمه الله** شیخ الاسلام گفت که پدر من گفت که امیرچه
سفال فروش کژدم از دکان برداشتی و ببادیه بردی و آنجا گذاشتی شیخ الاسلام گفت که پدر من
همچنین هیچ جانور نکشتی این مذهب ابدال ست و ایشان از ابدال بودند و اهل کرامات مردی را وقت
خوش گشت فرشته خود را دید و یرا گفت چه باید کرد تا مردم شمارا بیسنند گفت هیچ جانور نباید
آزرد آنمرد هیچ جانور نمی آزرد فرشته میدید روزی مورچه و یرا بگزید چیزی بروی زد مورچه بیفتاد پس
از ان هرگز فرشته را ندید شیخ الاسلام گفت که وقتی که میرچه سفال فروش بر در دکان بود یکی پیش وے
نشسته بود عجوزه آمد و گفت هین ای رزاق فلان کس برفت بجنازه وی نمی آئی و برفت امیرچه
سفال به پیشان دکان در رفت ساعتی گذشت بیرون نیامد آن مرد بدکان درون رفت
و یرا ندید بعد از ان میرچه بیرون آمد آنمرد گفت کجا بودی گفت در پیشان دکان گفت من در آمدم ترا
ندیدم گفت آن عجوزه را دیدی اینجا آمد و گفت فلان کس برفت بمن کسی برفته بود برفتم و بروے
نماز کردم و باز آمدم پاره جزع یمانی داشت گفت این در راه افتاده بود خواهی امیرچه سفال
فروش گفت که وقتی ببلخ مے گذشتم درهوا قبه بسته بودند بر قبه خنیاگری چیزی میزد و این بیت
میخواند سه همچون علم شیری پر کرده زباد + گوئی عشقم و سیم توانی داد + من آنرا یاد گرفتم وقتی یکی
بوی رسید گفت این قرابها که می فروشی میدانی که چه میکنند وے گفت تو پس آن بر رو به بین که چه
میکنند شیخ الاسلام پسر وی را دیده بود **شریف حمزه عقیلی قدس الله سره** هروی
بود و ببلخ مقیم گشته صاحب کرامات و مقامات و صحبت دار خضر بود علیه السلام و مستجاب الدعوة
و پیر پیر شیخ الاسلام ست و یاران وی همه بزرگان و خداوندان ذکر اند چون پیر فارسی و عبد الملک
اسکاف و ابو القاسم حنانا و حسن طبری و عارف عیار و پدر شیخ الاسلام ابو المنصور محمد بن علی الانصاری
کفش دوز
شیخ الاسلام گفت که پدر من گفت که ابو المظفر ترمذی گفت هر که بجای تو نیکوئی کرد و ترا بسته خود کرده

و هر که با تو جفا کرد ترا رسته خود کرد رسته به از بسته شیخ الاسلام گفت که در آسمان و زمین از هر که
رسته باشی سود کنی پیری حکایت کرد مرا از پیر دیگر که محمد بن عبد الله گازرونی را با بتدای ارادت
بایست سفر خواست به نیشابور آمد روزی در مسجد بود پیری در آمد با شکوه گفت کجا میروی
گفت بسفر گفت معلومی داری گفت نی گفت پس چگونه گفت ضرورت شود بخواهم گفت
کرا دوست داری آن را که ترا چیزی دهد یا آنرا که ندهد گفت آنرا که چیزی دهد گفت هنوز نارسیده
آنرا دوست باید داشت که ترا چیزی ندهد آنکه ترا چیزی دهد ترا از و بخود میخواند یعنی دل تو بوے
میگراید و آنکه ترا چیزی ندهد ترا با و می فرستد پس این از ان دوستر می باید داشت که ترا از خود با وراه نماید گفت
باز گردم تا خود را با این راست کنم پای افزار در پای کرد و آمد هری و پس از ان ببود آنچه بود د
هم آن پیر حکایت کرد که پیری گفت نیشابور که پیر معتمر قهندزی اینجا آمد گفت گرد جهان بگشتم
نه رسته دیدم و نه خود رستم **عارف عیار قدس الله سره** ببلخ بوده از اصحاب شریف حمزه
عقیلی ست نام وی منصور ست وی روزی گفته که می گویند علی مرتضی رضی الله تعالی عنه در خیبر برکند
اگر یاری الله تعالی بمن دهند و مشاهده مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و ذو الفقار اگر من
کوه قاف را بر نکنم بر من تاوان باشد شیخ الاسلام گفت که این نه نقص ست در علی مرتضی که این
گواهی ست علی را آن سه چیز **ابو الحسین سالبه بن ابراهیم رحمة الله علیه** وی را شیخ الشیوخ
می خواندند شیراز بوده بزرگ و یگانه روزگار خود پیر عباس هروی ست و مشایخ جهان بخانقاه
وی آمدندی از اصحاب شیخ ابو مسلم نسوی ست در شیراز خانقاهی داشت سی سال بخدمت فقرا مشغول
بود و طعام صادر و وارد کرد جمعی کثیر از علما و صلحا مجاور خانقاه وی گشته بودند توفی سنة ثلث و سبعین
و اربعمائة و دفن فی خانقاهه چون شیخ محتضر شد خادم شیخ عبد الله بن عبد الرحمن را فرستاد
تا ترتیب کفن وی کند وی ببازار رفت و دو کفن خرید و تجهیز دو میت کرد چون باز آمد شیخ رفته بود
شیخ را در بر گرفت و الله گفت و جان بداد وے را در پهلوی شیخ دفن کردند وی گفته است که
مرید را در حکم گریه بودن هزار بار بهتر از انکه در حکم خود بودن زیرا که صحبت با غیر از برای خدا بود
و صحبت با خود از برای پروردن هوا **شیخ عمران ثلثی قدس الله سره** ثلث دهی ست نزدیک
بصره وی از انجا می بوده شیخ الاسلام گفت که طریق ابراهیم پیغمبر علیه السلام آن بود که بی مهمان چیزی نخوردی

درخانهٔ او را ابوالضیفان میخواندند و شیخ عمو گفت که نهاوندی دیگ نپختی تا مهمان نبودی و نخوردی
و شیخ عباس فقیر هروی گفت که عمران ثلثی چیزی نخوردی بروز بی مهمان چون مهمان رسید بالوی
بخوردی و چون نه رسیدی روزه داشتی روزی پگاه کسی نرسیده بود نیت روزه کرده بود روز نزدیک
نماز شام رسیده بود ناگاه مهمان در رسید وی را بحدیث میداشت تا روز تمام شود که شب نزدیک بود
آن شب حق تعالی را بخواب دید که وی را گفت که عمران تو با ما عادتی داشتی نیکو ما با تو سنتی داشتیم نیکو تو عادت
خود بدل کردی ما نیز سنت خود بدل کردیم بیدار شد رنجه و اندیشه مند وی را بنا آمد که والی مصر که بده
ثلث که ملک عمران بود عاملی فرستاد تا حساب وی کند و آن عامل ترسا بود بروی زور کرد و وی را
از انجا ببایست گریخت شیخ الاسلام گفت که شیخ عباس فقیر گفت مرا که بشیراز بودم پیش شیخ ابوالحسین
سالبه در خانقاه که یکی در آمد ما نشناختیم که وی کیست شیخ ابوالحسین در وی نگریست و گفت عمران
تویی گفت بلی شیخ برخاست و وی را استقبال کرد و در بر گرفت و بجای برد و بنشاند خجندهٔ دید که
در چشم وی میرفت شیخ گفت این چیست که در چشم تو میرود گفت وَفِي عَيْنِي شَيْءٌ و در چشم من
چیزی ست و از ان بیخبر بود عباس گفت که شیخ مرا گفت که هرپی زد و وی را بگرمابه بر بگرمابه بردم
شیخ جامهٔ تن خود بیرون کرده بگرمابه فرستاد چون بیرون آمد جامهٔ شیخ در وی پوشانیدم و بخانقاه آمد
آن شب دعوتی ساختند بشکوه که شیخ ابوالحسین بخانهٔ وی بسیار بوده هر سال همه مشایخ یکبار
بخانهٔ وی آمدندی بمصر بآن وه ثلث وی دعوت کردی شیخ گفت باری یکچند نزدیک من
باشید تا بعضی از ان خدمتها که وی کرده بود قیام نمایم دیگر روز بامداد عمران پای افزار خواست
شیخ گفت میروی گفت آری شیخ رنجه شد گفت روزی چند اینجا بنشین تا برآسایی گفت
میروم که من مرد معاتبم مبادا که مرا در نعمت ببینند و بپسندند بر دم بسر محنت خود باز نهم تا چه حکم شود
شیخ عباس گفت که پس از ان وی را در مصر یافتند در ویرانه مرده و موش یک گوش او خورده

ابوالحسین هروی الرودی رحمه الله وی شبلی را دیده بود و گفته که شبلی را پرسیدند که اکرم الاکرمین
که بود گفت آن بود که وقتی گناه کسی را آمرزیده بود هرگز کسی را بآن گناه عذاب نکند که این
آن گناه است که من فلان دوست و بنده را آمرزیده ام شیخ الاسلام گفت که فرو اشاد بدان
کرم بازگسترد که گناه اولین و آخرین گم گردد **ابوحامد دوستان** رحمه الله وی

بمرو بوده شیخ الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که وی را دیده احمد چشتی و وقتی دیگر گفت که احمد
چشتی گفت که ابوسعید مالینی گفت و این درست تر است که ابوسعید مالینی ابوحامد را دیده بود
از وی پرسیدند که مَتَى تَسْقُطُ الْحِشْمَةُ قَالَ إِذَا قَدِمَتِ الصُّحْبَةُ سَقَطَتِ الْحِشْمَةُ
شیخ الاسلام گفت که حشمت چیزی ست میان هیبت و دهشت چون صحبت قدیم شود دهشت و حشمت
برخیزد و هیبت بماند و شیخ الاسلام ابوسعید مالینی را دیده بود اما نشناخته بود که طفل بود و کسی
تعریف نکرد همانا که آن متین که دیده بود که ابوحامد را دیده بود وی را میگفت شیخ الاسلام گفت که احمد چشتی
گفت که ابوحامد دوستان در مرو بر در دکانی نشسته بود سقایی بوی آب داد ساعتی آب را
در دست نگاه داشت سقا گفت ای شیخ چرا نمی خوری گفت کسی آب میخورد صبر میکنم تا وی آب
بخورد که دوستان وی برحمت چیزی نخورند شیخ الاسلام گفت که برحمت خوردن آن بود که
چیزی میخوری و بر دیگری ایثار میکنی ایثار ظاهر تا وی تیره می بود و آنکه از وی بیشتر خورد
آن خود شره بود یا ایثار پنهان کن یا میانه خور و در شرح تعرف مذکور است که تعظیم حق سبحانه
برابوحامد دوستان چنان غالب شده بود که چون بنماز ایستادی و گفتی الله بیش از انکه اکبر
گفتی بیهوش شدی و بیفتادی سالها عمر وی بدین گذشت و همیران [illegible]
و گویند که وی هرگز تجدید جامه نبو مقصدی بلکه مریدان جامه بر وی [illegible] پوشیدندی
واگر کسی را بآن حاجت بودی [illegible] نگاه داشتی چون [illegible] کسی بود [illegible]
از وی گرفتی و پوشانیدی [illegible] گفته که چرا چنین می کنی ابوحامد دوستان بانیتی
میرفت در راهی آن رفیق گفت مرا اینجا کسی هست تو اینجا باش تا در شوم [illegible]
اینجای آمدم [illegible] شد و ابوحامد بنشست آن مرد آن شب بیرون نیامد [illegible] آمد بگر
روز آن مرد بیرون آمد ابوحامد در میان برف می جنبید [illegible] از وی پرسید [illegible] آن گفته
تو هنوز اینجایی گفت نگفته بودی که اینجا باش تا [illegible] دوستان

بجا آرند **بابب فرغانی قدس سره** نام وے عمرست بفرغانه بود ودرویشان آن دیار
مشائخ بزرگ را باب خوانند مردے صاحب کرامات ظاهر بود وصاحب کتاب کشف المحجوب
گفته است که وے از اوتاد الارض بود شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو ویرا دیده بود وے گوید که
روزے پیش وے نشسته بودم یکے درآمد وگفت دعائی بکن که سر کب باز آید وسر کب امیر
بود که بجنگ آمدے وباب بر سر آتشدان نشسته بود وجورب در پاے وآفتابه آنجا
نهاده بود پاے بر آفتابه زد وگفت افگندمش سر کب فی الحال بر در شهر سرنگون از اسپ
بیفتاد وگردنش بشکست وهم شیخ عمو گوید که یکی درآمد وگفت ای باب دعاکن تا باران
آید دعا کرد باران آمد دیگر روز بعد هفته همان مرد آمد وگفت دعاکن تا باز ایستد که ها خانمان فرود آمد
دعا کرد باران باز ایستاد وصاحب کشف المحجوب گوید که باب را عجوزه بود فاطمه نام چون
قصد زیارت باب کردم ونزدیک وی رسیدم گفت بچه آمدی گفتم تا شیخ را ببینم بصورت وی
ووے بمن نظرے کند بشفقت گفت ای پسر من خود ترا از فلان روز مے بینم وتا از منت
غائب نگردانند میخواهمت دیدروز را حساب کردم آن روز ابتداء توبه من بود پس گفت
اے پسر سپردن مسافت کار کودکان ست پس ازین زیارت بهمت کن که شخص گرا مے آن
نکند که زیارت وی کنند واندر حضور اشباح هیچ چیزے بسته نیست پس گفت ای فاطمه هرچه
داری بیار تا این درویش بخورد طبق انگور تازه بیاورد ووقت آن نبود وبر آن رطبے
چند وافرغانه رطب ممکن نبود **ابو منصور معمر بن احمد الاصفهانی قدس سره**
شیخ الاسلام گفت که وی شیخ اصفهان بوده وبزرگ وامام وعالم بعلوم ظاهر وعلوم
حقائق یگانه مشائخ بود در وقت خود حنبلی مذهب بود شیخ احمد کوفانی ویرا دیده بود وویرا
گفتم که از وے هیچ سخن یاد داری گفت آری روزی درمیان سخن مے گفت که الفقیر عزیز
ویرا گفتم که ازپیری یک سخن تمام بود **ابو نصر سراج قدس سره** ویرا طاؤس الفقراء گویند

درفنون علم کامل بود ودر ریاضات ومعاملات شانی عظیم داشت صاحب کتاب لمع است
وویرا تصانیف بسیارست ورای آن در علم طریقت وحقیقت ومسکن وے طوس
بوده است وقبر وے آنجاست ومرید ابو محمد مرتعش ست وسری سقطی وسهل تستری را دیده
بود گویند که ماه رمضان ببغداد رسید ودر مسجد شونیزیه ویرا خلوتخانه دادند وامامت
درویشان بوے تفویض نمودند تا عید امامت کرد ودر تراویح پنج ختم کرد هر شب خادم
قرصی بخانه وے آوردے چون روز عید شد برفت خادم نگاه کرد قرصها همه بجاے خود بود
ابو نصر سراج قدس سره گوید اَلنَّاسُ فِي حِفْظِ الْاٰدَابِ عَلٰى ثَلٰثِ طَبَقَاتٍ
اَلطَّبَقَةُ الْاُوْلٰى اَهْلُ الدُّنْيَا وَاٰدَابُهُمْ فِي الْبَلَاغَةِ وَالْفَصَاحَةِ وَحِفْظِ
الْعُلُوْمِ وَاَسْمَاءِ الْمُلُوْكِ وَاَشْعَارِ الْعَرَبِ وَالثَّانِيَةُ اَهْلُ الدِّيْنِ وَاٰدَابُهُمْ
فِي رِيَاضَةِ النُّفُوْسِ وَتَادِيْبِ الْجَوَارِحِ وَحِفْظِ الْحُدُوْدِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ
وَالثَّالِثَةُ اَهْلُ الْخُصُوْصِيَّةِ وَاٰدَابُهُمْ فِي طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ وَمُرَاعَاةِ الْاَسْرَارِ
وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَحِفْظِ الْاَوْقَاتِ وَقِلَّةِ الْاِلْتِفَاتِ بِالْخَوَاطِرِ وَاسْتِوَاءِ السِّرِّ
وَالْعَلَانِيَةِ وَحُسْنِ الْاَدَبِ فِي الْمَوَاقِفِ الطَّلَبِ وَاَوْقَاتِ الْحُضُوْرِ وَمَقَامَاتِ
الْقُرْبِ وقتی شب زمستان بوده در آتشدان آتش می سوخت ودر معارف سخنی می رفت
شیخ را حالتے پدید آمد روی بآتشدان نهاد ودر میان آتش خداے را سجده آورد ودروے
ورا از آتش آسیبے نرسید شیخ را ازان سؤال کردند گفت کسی که بر درگاه او آبروے خود ریخته بود
آتش روی ویرا نتواند سوخت از وے آرند که گفت هر جنازه که پیش خاک من بگذرانند
مغفور بود وبحکم این بشارت اهل طوس جنازها را پیش خاک وے آوردندے
وزمانے بداشتندی وانگاه ببردندے **شیخ ابو الفضل بن حسن السرخسی قدس سره**

نام وے محمد بن الحسن ست وی مرید ابو نصر سراج ست و پیر شیخ ابو سعید ابو الخیر هرگاه
شیخ ابو سعید را قبضے بودے قصد خاک پیر ابو الفضل کردی خواجه ابو طاهر فرزند شیخ ابو سعید
گوید که روزے شیخ ما را قبضی رسید در میان مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریان شدند گفت
هرگاه که ما را قبضے بودے روی سوی خاک پیر ابو الفضل کردمی قبض بسط بدل شدی گفت ستور زین
کنید در وقت بر ستور نشست و جمله اصحاب برفتند بادی چون بصحرا رسیدند شیخ کشاده گشت و وقت را
صفت بدل گشت درویشان نعره و فریاد برآوردند شیخ را از هر معنی سخن میرفت چون بسرخس
رسید از راه بسر خاک پیر شد و از قوال این بیت درخواست **بیت** معدن شادی ست
این یا معدن جود و کرم ❊ قبلهٔ ما روی یار و قبلهٔ هر کس حرم ❊ و شیخ را دست گرفته بودند
گرد آن خاک طواف می کرد و نعره می زد و درویشان سر و پای برهنه در خاک می غلطیدند چون
آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تاریخی سازید که بهتر ازین روز نه بینید بعد ازان هر مرید را
که اندیشهٔ حج بودے شیخ وی را بسر خاک پیر ابو الفضل فرستادے و گفتی آن خاک را زیارت کن
و هفت بار گرد آن خاک طواف کن تا مقصود حاصل شود صاحب کشف المحجوب بزرگی را نام
می برد و میگوید که بسرخس از وی شنیدم که گفت کودک بودم و بمحلتی رفته بودم بطلب برگ توت
از برای کرم پیله و بر درختی شده بودم گرمگاهے و شاخهای آن درخت میزدم شیخ ابو الفضل
بران کوے گذشت و مرا ندید هیچ شک نکردم که از خود غائب بود بحکم انبساط سر برآورد
و گفت بار خدایا یکسال بیش ست که مرا دانگی نداده که موے خود بتراشم با دوستان خود چنین کنند
گفت در حال همه اوراق و اغصان و اصول درختان را از زرین دیدم انگاه گفت عجب کارے که
گشایش دل را با تو سخنے نتوان گفت و هم صاحب کشف المحجوب گوید که روزی لقمان بنزدیک
ابو الفضل حسن آمد و ویرا دید جزوے اندر دست گفت یا ابا الفضل اندرین جزو چه میخواهی
گفت همانکه تو اندر ترک آن گفت پس این خلاف چراست گفت خلاف تو می بینی که از من میپرسی
که چه میخواهی از مستی هشیار شو و از هشیارے بیدار گرد تا خلاف برخیزد و بدانے که من و
تو چه می طلبیم شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی وقتی از هوا در آمده بر درخیے نشست یکی آنرا
بدید شیخ ابو الفضل گفت که چه می نگری این تمامی باید گفت می باید گفت ازان نمی یابی که می باید یعنی

قوله و از هشیاری بیدار گرد الخ یعنی صاحب بصیرت شود بدان که مطلوب را از طرف متعدد توان طلبید که ایشان برحمت او نزدیکتر باشند بواسطه سببی یقینی و سببی اعتباری

که من طلب نکرده ام شیخ ابو سعید گوید قدس سره که پیر ابو الفضل در می گذشت گفتم ایها الشیخ
ترا کجا دفن کنیم جواب نداد گفتند بفلان فلان گورستان بر بیت گفت الله الله مرا آنجا نه برید گفتند
چرا گفت برائے آنکه آنجا خواجگان دا ما اند و بزرگانند ما بارے کیستیم گفتند پس کجا
دفن کنیم گفت بسر تل مرا در گور کنید که آنجا مقامر انند و گناهگارانند و خراباتیانند
و دوال بازانند مرا آنجا در خور ما ایشانند و طاقت آن دیگران نداریم ما باین گناهگاران
مینر یم که ایشان برحمت او نزدیکتر باشند و هم شیخ ابو سعید فرموده سَمِعْتُ الشَّیْخَ
اَبَا الْفَضْلِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ شَیْخَ وَقْتِهٖ بِسَرْخَس یَقُوْلُ الْمَاضِیْ
لَا یُذْکَرُ وَالْمُسْتَقْبِلُ لَا یُنْتَظَرُ مَا فِی الْوَقْتِ یُعْتَبَرُ وَ هٰذَا صِفَةُ الْعُبُوْدِیَّةِ
ثُمَّ قَالَ حَقِیْقَةُ الْعُبُوْدِیَّةِ شَیْئَانِ الْاِفْتِقَارُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَ هٰذَا مِنْ
اَجَلِّ الْعُبُوْدِیَّةِ وَحُسْنُ الْقُدْوَةِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَ هُوَ الَّذِیْ لَیْسَ فِی النَّفْسِ فِیْهِ نَصِیْبٌ وَ لَا رَاحَةٌ چون شیخ ابو الفضل
از دنیا برفت یاران وے مرقع بیگانه در وے پوشیدند دیگر روز در مسجد نشسته
بودند کسی در مسجد باز کرد و مرقع را در مسجد انداخت و گفت این مرقع بیگانه شما را نخواهم
و برفت **خالوی نیشاپوری قدس سره** نام وے احمد ست بسرخس
بوده و بسرخس برفته از دنیا بزرگ بوده و با ولایات ظاهر و کرامات بسیار و پیر امریدی بود
محمد بن حسن نام همه دنیائے خود بر وے پاشیده بود شیخ الاسلام گفت پیر را یک مرید
تمام بود سخن را یک گوش تمام بود تا همه جهان روشن شود یک صبح تمام بود خالوی نیشاپوری
فراوان با محمد حسن گفتی انچه فرا من میدهند تازه فرا تو میدهم تازه شیخ الاسلام گفت محقق
آن بود که سخن تازه فرا وے میدهند و وے تازه فرا مریدان میدهد دقتی که خالوے
از دنیا میرفت کارسازے کفن وے میکردند گفت من کفن شما را نخواهم که وے مراد در کنار
عنایت خود گرفت و جان بداد **شیخ ابو العباس القصاب الآملی رحمه الله**

زروے فی حجابهٔ دارد این از دل بدین است و عمده در روے و دیگر اقتدا نمودن برسول خدائے صلی الله علیه وسلم بوجه نیکو یعنی در ان اقتدا در امتثال منهیات و امر و نواهی بود و حفظ در راحت نفس ملحوظ نباشد ۱۲

و این چیزیست که نفس را ازین هیچ نصیبے نیست و نه هیچ راحتے ۱۲

ما فات مضی وما سیاتیک فاین قم فاغتنم الفرصة بین العدمین ۱۲

نام وے احمد بن محمد بن عبد الکریم ست شیخ آمل وطبرستان بود مرید محمد بن عبد اللہ الطبریست
و وی مرید ابو محمد جریری ست صاحب کرامات عظیم و فراست تیز بود و قبلہ و غوث زمان خویش بود
تا زنده بود ہمه را رحلت بوے بود وی گفته بود این بازارک ما آخر باخرقانی افتد پس
از وی بخرقانی افتاد ویرا گفتند که شیخ سلمی طبقات کرده مشایخ را گفت نام من ہمان میان
نیاورده گفتند نه گفت ہیچ نکرده وے اُمی بوده اما کلام و نکتہاے عالی داشته یکے از
ائمہ طبرستان گفته که از افضال خدای تعالیٰ آنست که کسی را بے تعلیم و تعلم چنان گرداند که چون
ما را در اصول دین و دقائق توحید چیزی مشکل شود از وی بپرسیم و آن ابو العباس قصاب ست
شیخ الاسلام گفته که وی در ایام من بوده است ہمواره با شیخ عمو میگفتم که من میخواہم که سه پیر را
زیارت کنم شیخ ابو العباس را بآمل و شیخ احمد نصر را به نیشاپور و شیخ ابو علی سیاه را بمرو وی گفت
که من بہار بخواہم رفت ترا ہم با خود ببرم و او خود بر دو روزے بنود لیکن پیوسته کسے می آمدی از
نزدیک وی بخانقاه شیخ عمو من احوال وی و سخن وی می پرسیدم ہیچکس را احوال و سخن وی چنان
معلوم نیست که مرا وی گفته که وقت کیمیاست شیخ احمد کوفانی گفت که وی ہمه شب فریاد
میکردی و سخن می گفتی بآخرے گفتی مَا بَکَى شَيْءٌ مَا بَكِي شَيْءٌ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی مَا بَقِيَ شَيْءٌ
شیخ الاسلام گفت که من دو تن دیده ام که از وی سخن تمام باز نتوانستندی گفت یکے شیخ
ابو علی کاز حکایت آن جوان و سگ که دید که گفتند که کار نماینده است نه بیننده وی گفته از وی
دیگر شیخ محمد قصاب آملی شاگرد وے شیخ الاسلام گفت که ابو الفارس کرمانشاہی کس فرستاد
بشیخ ابو العباس که اینجا قحط افتاده است دعا کن شیخ سیبی آنجا فرستاد باران آمد و قحط برخاست
شیخ ابو العباس نماز بسیار کردی وقتی نماز میکردی یکی از درویشان درزئی میکرد و جامه میدوخت
(درزی گری ۱۲)
ہمانا بتکلف میدوخت ہر زمانیکه شیخ الاسلام نماز باز دادی او را دیدے ببر درزی که راست
نیامده بودے باز می کردے شیخ گفت آن تی صنمے و آن قی صنمے یعنی آن بت تست بت
تست که آنرا می پرستی شیخ ابو سعید ابو الخیر گوید قدس الله تعالیٰ سره که شخصے نزدیک شیخ ابو العباس
در آمد و از وی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت نمی بینی که چیست که آن نه از کرامات ست
پسر قصابی بود از پدر قصابی آموخته چیزی بادی نمودند و او را ببردند و ببغداد تاختند پیش شبلی

و از بغداد بمکه تاخت و از مکه بمدینه تاخت و از مدینه به بیت المقدس تاخت حضرت
خضر را علیه السلام باو نمودند و در دل خضر افگندند تا ویرا قبول کرد و صحبت افتاد و اینجا باز آورد
و عالمی را روی بوی نهاد تا از خراباتها می آیند و از ظلمتها بیزار می شوند و توبه می کنند و نعمتها فدا
می کنند و از اطراف عالم سوختگان می آیند و از ما او را می جویند کرامات بیش ازین بود آن مرد گفت
ای شیخ کراماتے باید که ببینم شیخ گفت نیک به بین نه کرم اوست که پسر بزکشی در صدر بزرگان نشیند
و بزمین فرو نشود و این دیوار بروی نیفتد و این خانه بسر وے فرو نیاید بی مُلک و ملک ولایت داد
بے آلت و کسب روزی خورد و خلق را خوراند این نه کرامات ست و ہم شیخ ابو سعید گفت که ما در
آمل بودیم که مردے از مصر بیامد که حدیث شیخ ابو العباس شنیده بود و وے خدا ناداننے بود از
مصر بآمل آمده بود تا صوفی گری کند و شیخ را از جائی ببرد چون در آمد سلام نگفت و پای افزار
بیرون نکرد و در طهارت جاے شد و کوزها بود که بآن دست و روی شستندی بر می گرفت
و می شکست تا ہیچ نماند گفت شیخ خود را بگوئید تا کلا آورد ایشان کوزه را کلا گویند با شیخ گفتند
شیخ گفت که دیگر کلا ببرید گفتند ہر چه اینجا بود ہمه بشکست گفت از بازار بیارید بیاوردند
آن غافل از طهارت جای بیرون آمد و گفت چرا کلا نیاوردید اگر کلا ندارید شیخ را بگوئید تا بیاید
ریش خود را فرامن دهد تا بدان استنجا کنم شیخ چون این سخن بشنید از جای بجست و محاسنی دراز داشته
و سفید در دست خود نهاد و میرفت و میگفت کار قصاب پسرے بدانجا رسید که ریش او استنجا را
شاید آن غافل بشکست و در پای شیخ افتاد و گفت ای شیخ از تو مسلمان می شوم روزی کودکی اشتری از ما
گرفته بود با بارگران در بازار آمل بیکشید گل بود پای اشتر از جای بشد و بیفتاد (پایش بشکست)
مردمان قصد آن کردند که آن بار را از وی فرو گیرند شیخ از آنجا می گذشت گفت اینجا چه بوده است
حال را باز گفتند زمام شتر را بگرفت و روی بسوی آسمان کرد و گفت پاے این شتر را
درست کن و اگر درست نخواہی کرد چرا دل قصابے را بگریستن این کودک بسوختی در حال
اشتر برخاست و در رفتن آمد وے گفته اگر ہمه عالم خواہند یا نه با خداوند خود خوے
باید کرد و الا در رنج باشند زیرا که چون خوے با وی کنی در بلا میلی نبینی بلا بر تو نیاید
در رنجه دل نگردی که خداوند تعالیٰ بر رضا و سخط ما تقدیر خود را متغیر نکند پس رضا بحکم موجب

راحتست هر که بادی خوی کند دلش براحت شود و هر که از وی اعراض کند بورود قضا رنجه دل گردد

شیخ احمد نصر قدس سره

وی از کبار مشایخ بوده معاصر شیخ ابو العباس قصاب ست و حصری را دیده در آن وقت که شیخ ابو سعید ابو الخیر از مهنه عزیمت زیارت و صحبت شیخ ابو العباس کرده بود شیخ احمد نصر در شهر نسا بود در خانقاهی که بر بالای شهرست بر کنار گورستان که خاک مشایخ و تربت بزرگان آنجاست و استاد ابو علی دقاق آنجا خانقاهی بنا کرده است باشارت مصطفی صلی الله علیه وسلم چون شیخ ابو سعید نزدیک شهر نسا رسید بشهر نسا در نیامد و بزیر شهر برون بگذشت و روی به بسمه که دهی ست که قبر محمد علیان آنجاست نهاد شیخ احمد نصر از صومعه که در آن خانقاه داشت سر بیرون کرد و با جمعی صوفیان که آنجا بودند گفت سر گرامی باید که شاهباز طریقت اینک میگذرد به بسمه باید شد تا ویرا آنجا دریابد احمد نصر بیست حج گذارده بود و هر بار احرام از خراسان بسته بوده یکروز در حرم از اسرار و حقایق این طایفه چیزی در عبارت اصحاب طامات باز گفت دویست و هشتاد تن از پیران حرم بودند گفتند تو چرا این سخن گفتی ویرا از حرم بیرون کردند در همان ساعت حصری از خانهٔ خود در بغداد بیرون آمد و خادم را گفت آن جوان خراسانی که هر سال می آید چون بیاید راهش ندهی چون احمد ببغداد آمد بدر خانه حصری شد خادم گفت شیخ در فلان وقت بیرون آمد و گفت ویرا بار ندهی احمد چون این شنید بیهوش بیفتاد و آن چند شبانروز بر در بنشست آخر روزی حصری بیرون آمد گفت آن ترک ادب که بر تو گذشته غرامت آنرا باید که بروم شوی و یک سال روز

خو کبانی کنی و شب و رانجای در طرطوس که کافران از مسلمانان گرفته اند و ویران کرده اند تا بروز نماز کنی و زنهار که یک ساعت نخسپی شاید که دلهای پیران ترا قبول کند احمد چون صادق بود فی الحال بانچه شیخ فرمود قیام نمود بعد از ان بدر خانه شیخ آمد خادم گفت زود بیا که امروز هفت بار شیخ بطلب تو بیرون آمده است ناگاه شیخ بیرون آمد و گفت یا احمد و یا دلدے و قرة عینی وی از شادی لبیک زد و روی بحرم نهاد و پیران حرم ویرا استقبال کردند و گفتند یا دلداه و یا قرة عيناه

شیخ ابو علی سیاه قدس سره

وی از اکابر مشایخ مرو بوده و با ابو العباس قصاب و احمد نصر و غیرهما ازین طائفه معاصر بوده و با استاد ابو علی دقاق صحبت داشته بوده و در ابتدا دهقانی کردے گویند که سی سال روزه داشت که کس ندانست هر روز بامداد چون از خانه بیرون آمدے دو نان برداشتی و گفتی با شریک خود بصحرا بخوریم و در راه بدرویشان دادے و اگر در صحرا شریکان گفتندے چیزے خوردی گفتی بخانه خود خورده ام و گفته در صحرا هر پیلی که در زمین فرو بردے دیگران را خاک و گل بر می آمدے و مرا همه نور دل بر آمدی شیخ الاسلام گفت که مردے ویرا گفت که هیچکس بود که عیب خلق داند گفت بو گفت پس الله ساتر العیوب نبود شیخ ابو علی گفت خویشتن را از من بپوش فی الحال آن مرد بیاماسید و جامه بر تن وی پاره شد و وے برهنه گشت پیش شیخ تضرع و زاری کردند تا دعا کرد و آن مرد بحال خود باز آمد وقتی شخصے را دید از ده خویش کاغذی در دست گفت آن چیست گفت فتوی ست که امام ابو علی که مفتی آن وقت بود جواب کرده است گفت آن را پیش امام باز بر که در جواب خطا کرده است آن شخص فتوی را پیش امام ابو علی برد چون امام تامل کرد دانست که خطا کرده است از ان شخص پرسید که این فتوی را الشیخ داده بود و وی آنرا بخواند گفت شیخ خط نمی تواند خواند امام بو علی برخاست و بپیش وے آمد گفت اگر آن بو علی نبودی این بو علی بآتش دوزخ رسیده بودے وفات وی بمرو بوده در شعبان سنه اربع و عشرین و اربعمائة

شیخ ابو علی دقاق قدس سره

نام وی حسن بن محمد الدقاق ست زبان وقت خود بود در نیشاپور و امام فن خود و در زمان خود بی نظیر بیانی صریح و لسانی فصیح داشت مشایخ بسیار دیده بود و مرید نصر آبادی بود و مذکری کردی در نیشاپور برفته از دنیا در ماه ذو القعده سنه خمس و اربعمائة شیخ الاسلام گفت وے

هر سال جائی رفتی و بشهر دیگر مقام کردی و آخر باز آمدی استاد ابو القاسم قشیری داماد وی بود و شاگرد وی و مجالس وی جمع کرده بود دقاق شوری داشت و گرم بود و وی می گفتی می باید که بخیابان هری کوک کنم یعنی بانگ زنم که وی در کار هری بوگان و در فرار فته بود گفتند بهری شوی ترا نعره بکشند زیرا که هر کس در مجلس وی نعره زدی در برابران نعره زدی شیخ الاسلام قدس الله سره گفت که شیخ عمو گفت که در مجلس دقاق بودم کسی از نزدل حق سبحانه پرسید باین دو بیت جواب داد شعر خَلِیلَيَّ هَلْ أَبْصَرْتُمَا أَوْ سَمِعْتُمَا ＋ بِأَكْرَمِ مِنْ رَبٍّ يَمْشِي إِلَى عَبْدِي ＋ أَتَى زَائِرًا مِنْ غَيْرِ وَعْدٍ وَقَالَ لِي ＋ أَصُونُكَ مِنْ تَعْلِيقِ قَلْبِكَ بِالْوَعْدِ و هم وی گفته که چون مدعی بینید دامن وی محکم گیرید که معنی داران و محققان برفتند صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که از پیری شنیدم که گفت روزی بمجلس وی در آمدم به نیت آنکه از توکل پرسم وی دستاری طبری نیکو بر سر داشت دلم بآن میل کرد و گفتم أَيُّهَا الْأُسْتَاذُ توکل چه باشد گفت آنکه طمع از دستار مردم کوتاه کنی این بگفت و دستار را بمن انداخت بو علی دقاق گفت اگر هر که آزاد کنند برود و باز نیاید میدان خالی ماند شیخ الاسلام گفت نه روا نیست باز آی که قصه دراز است هم بو علی دقاق گفته درخت خودروی که کسی آنرا نه پرورده باشد برگ بر آرد و لیکن بار نیارد و اگر آرد بی مزه آرد و پس گفت من این طریق از نصر آبادی گرفتم و او از شبلی و او از جنید هرگز نزد نصر آبادی نرفتم تا غسل نه کردم روزی پیری رسید یکی وی را بشناخت گفت آن استاد ابو علی دقاق ست بزرگان آمدند و استدعای درس کردند قبول نکرد الحاح بسیار کردند و منبر نهادند تا وعظ گوید بمنبر بالا رفت و اشارت براست کرد و گفت اَللّٰهُ اَكْبَرُ

[illegible]

و روی بقبله کرد و گفت وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ و بجانب چپ اشارت کرد و گفت فَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى خلق بیکبار بهم بر آمدند و غریو بر خاست و چند کس بر جای بمردند استاد در میان آن شور از منبر فرود آمد و برفت بعد از آن وی را طلب کردند نیافتند مریدی داشت بازرگان بیمار شد شیخ بعیادت وی آمد و پرسید که ترا چه شد گفت شب بر خاستم که وضو سازم و تهجد گذارم تابی بر پشت من افتاد و دردی سخت پدید آمد و تب در پیوست استاد گفت ترا باین فضولی چه کار که نماز شب کنی ترا مردار دنیا از خویشتن دور می باید کرد کسی را که سر درد کند طلا بر پا نهد هرگز به نشود چون دست نجس کرد و آستین شوید هرگز پاک نگردد و هم استاد ابو علی گفته در مناجات خویش خداوندا مرا رسوا مکن که بسی از تو لاف زده ام بر سر منبر و اگر رسوا خواهی کرد در پیش مجلسیانم رسوا مگردان مرا همچنین در مرقع صوفیان رها کن و رکوه بیکدستم ده و عصا بدیگر دست که من شیوهٔ صوفیان دوست دارم آنگاه مرا با رکوه و عصا و مرقع سر وادی از وادیهای دوزخ درده تا من ابد الآبدین خونابه فراق می خورم و دران وادی نوحه می کنم و بر نگونساری خویش می گریم و ماتم باز ماندگی خویش میدارم تا باری اگر قرب توام نبود نوحه توام بود و هم وی گفته خداوندا دیوان خود سیاه بگناه کردیم و تو موی ما را بروزگار سفید کردی ای خالق سیاه و سفید فضلی بکن و سیاه کردهٔ ما را در کار سفید کردهٔ خویش کن استاد ابو القاسم قشیری پس از وفات وی را بخواب دید که بسیار بیقراری میکرد و می گریست گفت ای استاد چه بوده است مگر باز گشتن بدنیا می بایدت گفت آری و لی نه برای مصلحت دنیا و نه برای آنکه مجلس گویم اما از بهر آنکه میان در بندم و عصا بر گیرم و همه روز بیکدر سری شوم و حلقه و عصا بر در میزنم و می گویم مکنید که نمی دانید که از که باز می مانید گویند در آخر عمر چندان درد بر استاد پدید آمده بود که هر آخر روزی بر بام بر آمدی و روی بآفتاب کردی و گفتی ای

[illegible]

سرگردان مملکت امروز چون بودے و چون گذرانیدے هیچ جاے براند و لکین این حدیث تا فتی و هیچ جاے از زیر و زبر شدگان این کار و واقعه خبرے یافتی هم ازین جنس می گفتی تا آفتاب فرو شدے و گویند که سخن وے در آخر حیات چنان شد که کس فهم نمی کرد و طاقت نمیداشت مردم اندک هفده یا هژده کس بمجلس وے در آمدی شیخ الاسلام گفته است که چون بو علی دقاق را سخن عالی شد مجلس او از خلق خالی شد **ابو علی الشبوی المروزی** رحمه الله تعالی نام وے محمد بن محمد بن عمر بن شبویه ست کَانَ لِسَانُ الْوَقْتِ بِنَاحِيَتِهِ وَعَدِيمُ النَّظِيرِ بِهَا از اصحاب ابو العباس بن سیاریست وَفِي تَارِيخِ الصُّوفِيَّةِ الْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ بِنْتِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيِّ لَهُ لِسَانٌ فِي عُلُومِ الْحَقَائِقِ وَاحِدٌ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَجِلَّةِ مَنْ صُحْبَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَبُّويَةَ وَفِي أَنْسَابِ السَّمْعَانِي أَبُو عَلِيٍّ الشَّبُّوِيُّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيِّ شیخ ابو سعید ابو الخیر گوید قدس الله سره که اُستاد ابو علی دقاق بنزدیک پیر شبوی آمد و ما بمرو بودیم و پیر شبوی صحیح بخاری یاد داشت و ما صحیح بخاری از وے سماع داریم و پیر را ازین معنی آگاهی تمام بوده است و استاد ابو علی دقاق را با این سخن وے آورد و پیر شبوی استاد ابو علی را گفت که ما را ازین معنی نفسی زن استاد ابو علی گفت این سخن بر ما بسته است کشاده نیست گفت روا بود که ما نیاز خویش حاضر کنیم تا ترا بر نیاز ما سخن بگشاید آن معنی آتش ست و نیاز سوخته استاد ابو علی اجابت کرد مجلس نهادو وی را بر سر منبر سخن نمی کشاد که مردم اهل آن نبودند پیر شبوی از در مسجد در آمد استاد را چشم بروے افتاد و سخنش بگشاد چون مجلس بآخر رسید پیر شبوی گفت توانی که بودے این ما بودیم نیاز باید هیچ راهے بخداوند از نیاز نزدیکتر نیست اگر بر سنگ خاره افتد چشمه آب بگشاید روزے در تابستان در گرمگاه روزے که خاک و گرد بود ابو علی شبوی را دیدند که می رفت گفتند که یا ایها الشیخ کجا می روی گفت بفلان خانقاه مے روم که آنجا

درویشانند و من بخسته ام که در روزی صد و بیست رحمت از آسمان بدرویشان بارد و تخصیص در وقت قیلوله اکنون میروم که آنجا قیلوله کنم باشد که از آن رحمت نیز بر من ع باروبزرگان گفته اند خویشتن را در میان ایشان در خوران و خویشتن را از ایشان و از دوستان ایشان فرا نمائی اگر چه دانی که چگونه رسوائی **مصرع** عاشق نمائی خویشتن ار چه چنین نه + تا فردا که گویند تو کیستی گوئی من از دوستان ایشانم و چون سخن ایشان شنوی و اگر چه معنی ندانے سری جنبانی تا فردا گوئی که از سر جنبانان ایشانم گویند که بیا ترا حقی ست مگر بدان سبب برهی **بیت** با عاشقان نشین و همه عاشقے گزین + با هر که نیست عاشق با او مشو قرین + **شیخ ابو القاسم بشر یاسین** رحمه الله از جملهٔ مشاهیر علماء عصر و کبار مشائخ دهر بوده است و نشست وی در مهنه بوده است و آنجا از دنیا برفته در سنة ثمان ثلثمائة شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله تعالی روحه گفته است که در کودکی در آن وقت که قرآن می خواندم پدرم با بو الخیر مرا به نماز آدینه می برد در راه پیر ابو القاسم بشر یاسین پیش آمد گفت ای ابو الخیر این کودک آن کیست پدرم گفت آن ماست پیر ابو القاسم نزدیک ما آمد و بر سر پای نشست و روی بر روی ما باز نهاد و چشمهای وی پر آب گشت گفت یا ابی الخیر ما نتوانستیم رفت ازین جهان که جای خالی میدیدیم و درویشان ضائع می ماندند اکنون که فرزند ترا دیدیم ایمن گشتیم که ولایتها را ازین کودک نصیب خواهد بود پس پدرم را گفت چون از نماز بیرون آئی او را بنزدیک من آر چون از نماز فارغ شدیم پدرم ما را نزدیک پیر شیخ ابو القاسم برو چون در صومعه وے شدیم و در پیش وی نشستیم طاقی بود نیک بلند در آن صومعه پیر ابو القاسم پدرم را گفت ابو سعید را بر دوش گیر تا قرصے بران طاق است فرو گیرد پدرم مرا بر دوش گرفت دست دراز کردم و آن قرص را از طاق فرو گرفتم قرصے بود جوین و گرم که چنانکه دست مرا از گرمی آن خبری بود شیخ ابو القاسم آن قرص را از من بستد و چشم پر آب کرد و آن قرص را بدو نیمه ساخت یک نیمه بمن داد و گفت بخور و یک نیمه خود خورد و پدرم را هیچ نصیب نداد پدرم گفت ای شیخ چه سبب بود که مرا ازین تبرک نصیبی نکردے شیخ ابو القاسم گفت ای ابو الخیر سی سال ست تا این قرص را بدین طاق نهاده ایم و ما را وعده کرده اند که این قرص در دست آنکس که گرم شود جهانی بوی زنده خواهد گشت و ختم این حدیث بر وی خواهد بود اکنون این بشارت ترا تمام باشد که آنکس این پسر تو خواهد بود شیخ ابو سعید قدس سره گفته است که روزے پیش

ابو القاسم بشر یاسین بودیم ما را گفت ای پسر خواهی که با خدای سخن گوئی گفتیم خواهیم چرا نخواهیم گفت هر وقت که در خلوت باشی این بگوی و بیش ازین مگوی رباعی بیت

جانان قرار نتوانم کرد + احسان ترا شمار نتوانم کرد + گر بر تن من زبان شود هر موئی + یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

شیخ لقمان سرخسی قدس سرهٗ

وی در ابتدا مجاهده بسیار داشته است و معامله و احتیاط ناگاه کشفی افتادش که عقلش برفت گفتند لقمان آن چه بود و این چیست گفت هر چند بندگی بیش کردم بیش می بایست درماندم گفتم الٰهی بادشاهان را چون بنده پیر شود آزادش کنند تو بادشاه عزیزی در بندگی تو پیر گشتم آزادم کن گفت ندائی شنیدم که ای لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آن بود که عقل از وی برگرفتند پس او از عقلاء مجانین بوده است و شیخ ابو سعید ابو الخیر بسیار گفته است که لقمان آزاد کردهٗ خدایست سبحانه و تعالیٰ از امر و نهی و هم شیخ ابو سعید ابو الخیر گفته که شبی جماعتی در خانقاه خفته بودند و در خانقاه بسته بودند و ما با پیر ابو الفضل بر سر صفه نشسته بودیم و سخن میرفت در معارف مسئله مشکل شد لقمان را دیدیم که از بام خانقاه در پرید و در پیش ما نشست و آن مسئله را جواب بگفت چنانکه اشکال برخاست باز بپرید و ببام بیرون شد پیر ابو الفضل گفت ای بو سعید مرتبه این مرد می بینی گفتم می بینم گفت اقتدا را نشاید گفتم چرا گفت از انکه علم ندارد و از شیخ ابو سعید پرسیدند که در سرخس ظریف کیست گفت در شهر شما لقمان گفت سبحان اللہ در شهر ما خود هیچکس از وی شوریده تر و سوختگین تر نیست شیخ گفت شما را غلط افتاده است ظریف پاکیزه بود و پاکیزه آن باشد که با هیچ چیزش پیوند نباشد هیچکس را از وی بی پیوندتر و بی علاقه تر و پاکیزه تر نمی بینم که او در همه عالم با هیچ چیز پیوند ندارد و نه با دنیا و نه با آخرت و نه بالنفس و هم شیخ ابو سعید گفته است که ما در سرخس بودیم پیش پیر ابو الفضل حسن یکی در آمد و گفت لقمان مجنون را بیماری پدید آمده است و فرو مانده و گفته که ما را بفلان رباط برید سه روز ست تا آنجاست و هیچ سخن نگفته است امروز گفت که پیر ابو الفضل را بگوئید که لقمان میرود پیر ابو الفضل چون این سخن بشنید گفت ای ابو سعید برخیز تا آنجا رویم و با جماعت آنجا شدند چون لقمان او را بدید تبسمی کرد پیر ابو الفضل بر بالینش بنشست وی در پیر می نگریست و نفسی گرم میزد و هیچ لب نمی جنبانید یکی از جمع گفت لا اله الا اللہ لقمان تبسمی کرد و گفت ای جوانمرد با خراج

داده ایم و برات ستده و باقی بر توحید داریم آن درویش گفت آخر خویشتن را بایاد می باید داد لقمان گفت مارا عربده می فرمائی بر درگاه حق پیر ابو الفضل را خوش آمد گفت همچنین ست ساعتی بود که نفس او منقطع شد و همچنان در پیر می نگریست و هیچ تغیر در نظرش پدید نیامد بعضی گفتند تمام شد و بعضی گفتند نشده هنوز نظرش راست و درست پیر ابو الفضل گفت تمام شده است ولیکن تا ما نشسته ایم وی چشم فراز نکند چون پیر ابو الفضل برخاست لقمان چشم برهم نهاد

شیخ محمد قصاب آملی قدس سرهٗ

وی بدامغان می بوده است شیخ الاسلام گفته است که شیخ محمد قصاب شاگرد ابو العباس قصاب ست مذکری کردی شیخ ابو العباس وی را از مجلس داشتن باز داشته بود که عام را سخن نگوید که سخن وی بلند شده بود وی بزرگ بود همه دامغان جیفه بود و وی روح آن و هم شیخ الاسلام گفت اگر خرقانی و محمد قصاب بجای بودندی من شما را بوی فرستادمی نه بخرقانی که وی شما را سودمندتر بودی از خرقانی یعنی خرقانی منتهی بود مرید از وی بهره کم یافتی شیخ الاسلام گفت که محمد قصاب با من گفت که بیهودگان صفاتی باشند یعنی بر رحمت و عفو و کرم گرایند بیش از صفات نه بینند و معامله صوفیان با ذات است با معطی ست نه با عطا و هرچه جز ذات اوست حجاب ست از وی

شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرهٗ

نام وی علی بن جعفر ست یگانه و غوث روزگار خود بود و قبله وقت که در روزگار وی رحلت بوی بودے شیخ ابو العباس قصاب گفته بود که این بازار ما با خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت پس از وفات وی بخرقانی گشت چنانکه گفته بود و انتساب شیخ ابو الحسن در تصوف بسلطان العارفین شیخ ابو یزید بسطامی ست قدس اللہ تعالیٰ روحه و تربیت ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابو یزید ست و ولادت شیخ ابو الحسن بعد از وفات شیخ ابو یزید بمدتی ست و شیخ ابو الحسن شب سه شنبه عاشورا سنه خمس و عشرین و اربعمائة از دنیا برفته روزی با اصحاب خود گفت که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگوئی گفت دلی که در وی همه یاد حق بود از وی پرسیدند که صوفی کیست گفت صوفی بمرقع و سجاده نبود و صوفی برسم و عادات صوفی نبود صوفی آن بود که نبود و هم وی گفته که صوفی روزی بود که با آفتابش حاجت نبود و شبی که بماه و ستاره اش حاجت نبود و نیستی است که بهستیش حاجت نیست از وی پرسیدند که مرد بچه داند که وی بیدارست گفت بآنکه چون حق را یاد کند از فرق تا قدمش از یاد کرد حق

خبر داشته باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که دل سخن گوید یعنی آن
گوید که در دلش باشد و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هرچه برای حق کنی اخلاص ست
و هرچه برای خلق کنی ریاست و از وی پرسیدند که کرا رسد در فنا و بقا سخن گفتن گفت کسی را که
بیکتار ابریشم از آسمان در آویخته باشند بیخ با وی بیاید که درختها و بناها بیفگند و همه کوهها
برکند و همه دریاها انباشته کند و ویرا از جایگاه نتواند جنبانید و هم وی گفته که هرگز با کسی
صحبت مدارید که شما گوئید که خداداد گوید چیز دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب چشمت
پدید آید که حق تعالی گریهٔ بندگان را دوست میدارد و هم وی گفته اگر سرودی بگوید و
بآن حق را خواهد بهتر از آن بود که قرآن خواند و بدان حق را نخواهد و هم وی گفته که وارث رسول صلعم
آنکس بود که بفعل رسول اقتدا کند نه آن بود که روی کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آن خواهم
که نخواهم وی گفته است که این هم خواستی ست و هم وی گفته که امروز چهل سال ست که تا یک
دقیقه حق بدلم می نگرد بجز خود را نمی بیند مَا بَقِيَ فِي لِغَيْرِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَلَا فِي صَدْرِي لِغَيْرِهِ
قَرَارٌ و هم وی گفته که چهل سال ست که نفسم یک شربت آب سرد میخواهد یا شربت دوغ ترش
میخواهد و هنوز ویرا نداده ام و هم وی گفته علما و عباد در جهان بسیار اند ترا از ان باید بودن که
روز بشب آری چنانکه حق پسندد و شب بروز آوری چنانکه حق پسندد و هم وی گفته که روشن ترین
دلها آن بود که دران خلق نبود و بهترین کارها آن بود که دران اندیشهٔ مخلوق نبود و حلال ترین
نعمتها آن بود که بجهد تو بود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانیش با حق بود **شیخ ابو عبد الله
الداستانی** رح نام وی محمد بن علی الداستانی ست و لقب وی شیخ المشایخ عالم بوده بانواع
علوم و از محتشمان درگاه حق بوده و ویرا کلامی مهذب ست و اشاراتی لطیف از اقران
شیخ ابو الحسن بود و نسبت ارادت وی به واسطهٔ شیخ عمی بسطامی که برادرزادهٔ سلطان العارفین
و مرید وی ست می رسد در ماه رجب سنه سبع عشر و اربعمایه برفته از دنیا و عمر وی نجاه و نه ساله بود
صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که من از شیخ سهلکی که از اصحاب وی بود شنیدم که گفت وقتی اندر بسطام
ملخ آمد و همه کشتها و درختها از بسیاری آن سیاه شد و مردم دست بخروش بردند شیخ مرا
گفت که این چه مشغله است گفتم ملخ آمده است و مردمان بدان رنجه دل می باشند شیخ برخاست

و ببام بر آمد و روی بآسمان کرد در حال همه ملخها برخاستند تا نماز دیگر را یکی نمانده بود و هیچکس را یک
شاخ بزیان نرسیده **شیخ ابو سعید بن ابو الخیر قدس سره العزیز** نام وی فضل الله
بن ابی الخیر ست سلطان وقت بود و جمال اهل طریقت و مشرف القلوب و در وقت وی
همه مشایخ ویرا مسخر بودند پیر وی در طریقت شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی ست شیخ ابو سعید گفته
که یکروز می آمدم بر در شارستان سرخس تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته قصد وی
کردم و بران بالا شدم وی پاره بر پوستین میدوخت و ما بوی می نگریستم و حضرت شیخ چنان
ایستاده بوده است که سایهٔ وی بر پوستین لقمان افتاده بود چون آن پاره بر پوستین دوخت
گفت یا ابا سعید ما ترا با این پاره برین پوستین دوختیم پس برخاست و دست ما بگرفت و میبرد
تا نجانقاه پیر ابو الفضل ویرا آواز داد وی بیرون آمد و گفت یا ابا الفضل این را نگاه دار که از شماست
پیر دست ما بگرفت و در خانقاه برد و در صفه بنشست و جزوی برگرفت و در انجا نظر می کرد ما را
چنانچه عادت دانشمندان بود طلبی در سینه پدید آمد که دران جزو چیست پیر بدانست گفت یا ابا سعید
صد و بیست و چهار هزار پیغمبر را که بخلق فرستادند گفتند با خلق بگوئید که الله ایشان آمدند کسانیکه
این کلمه گفتند درین کلمه مستغرق شدند شیخ گفت این سخن آن شب ما را در خواب نگذاشت بامداد
پیش از بر آمدن آفتاب از پیر دستوری خواستیم و بدرس تفسیر پیش بو علی فقیه آمدیم چون بنشستیم
خواجه ابو علی را اول درس این آیه بود قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ
و دران ساعت دری در سینهٔ ما گشادند بسماع این کلمه و ما را از ما فرستدند خواجه بو علی آن تغیر
در ما بدید گفت دوش کجا بودهٔ گفتم بنزدیک پیر ابو الفضل گفت برخیز و باز آنجا شو که حرام بود ترا از ان حالا
و از ان معنی با این آمدن ما بنزد پیر ابو الفضل شدیم واله و متحیر همه این کلمه گشته چون پیر ابو الفضل ما را
بدید گفت یا ابا سعید **بیت** مستک شده همی ندانی پس و پیش ✤ هان گم نه کنی تو این سر رشتهٔ
خویش ✤ گفتم که ای شیخ چه میفرمائی گفت در او بنشین و این کلمه را باش که این کلمه با تو کارها
دارد و چون پیر ابو الفضل برحمت حق پیوست و ما را در مدت حیات پیر هر اشکال که بودی
بوی رجوع افتادی حل اشکال ما را هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس با آمل رفتیم
بنزدیک شیخ ابو العباس و یکسال پیش وی بودیم گویند که شیخ ابو العباس در جماعت خانه

صوفیان موضعی بود که چهل و یکسال درانجا نشسته بود درمیان جمع اگر شب در ویشی نماز افزونی کردے گفتے اے پسر تو تخسپ که این پیر هرچه میکند برای شما میکند که ویرا باین هیچ کار نیست و بدین حاجتے ندارد و هرگز دران یکسال شیخ ابوسعید را نگفت که تو تخسپ یا نماز مکن چنانکه دیگران را و ویرا در برابر خود خانگکے داده بودند یک شب شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمد مگر فصد کرده بود درگش کشاده شده بود و شیخ ابوسعید ازان حال خبر داشت برخاست و زود از زاویهٔ خود بیرون آمد و پیش شیخ آمد دوست وی بشست و ببست و جامه از وی باز کرد و جامهٔ خویش پیش وے داشت شیخ بستد و در پوشید پس جامهٔ شیخ را بشست و نمازی کرد و بر ریسمان افگند و هم در شب خشک شد بمالیده در نوردید و پیش شیخ آورد شیخ اشارت کرد که ترا در باید پوشید شیخ ابوسعید در پوشید و بزاویهٔ خود رفت چون بامداد شد جماعت برخاستند و حاضر آمدند در شیخ ابوالعباس نگریستند جامهٔ شیخ ابوسعید دیدند و در شیخ ابوسعید جامهٔ شیخ ابوالعباس در تعجب ماندند شیخ ابوالعباس گفت آری دوش نثارها رفت همه نصیب این جوان مهنگی آمد مبارکش باد شیخ ابوسعید گفته است روزی دو کس پیش شیخ ابوالعباس در آمدند و بنشستند و گفتند ما را بایکدیگر سخنے رفته است یکی می گوید اندوه ازل و ابد تمامتر و یکی می گوید شادی ازل و ابد تمامتر شیخ چه می گوید شیخ دست بروے فرود آورد و گفت الحمد لله که منزلگاه پسر قصاب نه اندوه است و نه شادی لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ صَبَاحٌ وَلَا مَسَاءٌ اندوه و شادی صفت تست و هرچه صفت تست محدث ست و محدث را به قدیم راه نیست پس گفت پسر قصاب بندهٔ خدا یست در امر و در نهی مصطفی صلعم در متابعت سنت اگر کسی دعوی راه از جوان مردان میکند گو اینش است چون آن دو کس بیرون شدند پرسیدیم که آن دو کس که بودند گفتند یکی ابوالحسن خرقانی ست و یکی عبد الله و استانی و هم شیخ ابوسعید گفته است که چون یکسال بنزدیک شیخ ابوالعباس مقام کردم گفت بازگرد با مهنه شو تا روزی چند این علم بر در سرای تو زنند ما بحکم اشارت او باز آمدیم با بسیار خلعت و فتوح پیری بوده است بمرو از مشائخ ماوراء النهر نام وے محمد ابونصر حبیبی و هرگز شیخ را ندیده بود و وقتے خواجهٔ ابوبکر خطیب که از ائمهٔ مرو بود و در پیش قفال شیخ را دیده بود بجهت شغلے قصد نیشاپور کرد نزد محمد حبیبی بنزدیک وے آمد

و گفت شنیدم که عزم نیشاپور داری مرا سوالی ست میخواهم که از شیخ ابوسعید بپرسی و جواب باز آری و لیکن باید که او نداند که این سوال من کرده ام گفت آن سوال چیست گفت از وی بپرس که آثار را محو بود گفت این من یاد نتوانم داشت بر کاغذے بنویس بنوشت و بوی داد خواجهٔ ابوبکر خطیب گفت چون بنیشاپور آمدم و در کاروان سرائے فرود آمدم دو صوفی در آمدند و آواز دادند که خواجهٔ ابوبکر خطیب نام در کاروان مرد کدام ست آواز دادم که منم گفتند که شیخ ابوسعید سلام می رساند و می گوید که ما آسوده نه ایم تو در کاروان سرائے فرود آمدے باید که بنزد ما آئی گفتم بگرمابه شوم و غسل کنم انگاه بیایم و ازان سلام و کلام حالی عظیم بر من آمد بیقین دانستم که کسی ویرا خبر نداده است بگرمابه شدم و غسل کردم چون بر آمدم آن دو درویش را دیدم ایستاده اند با عود و گلاب گفتند شیخ ما را بخدمت تو فرستاده است چون پیش شیخ آمدم و شیخ مرا دید گفت شعر أَهْلًا لِسَعْدِ الرَّسُولِ وَحَبَّذَا ❊ وَجْهُ الرَّسُولِ لِحُبِّ وَجْهِ الْمُرْسِلِ ❊ سلام کردم جواب داد و گفت اگر تو رسالت آن پیر را خوار میداری سخن او بنزدیک ما عزیز ست تا از مرو بیرون آمدهٔ ما منزل بمنزل می شماریم بیا تا چه داری و آن پیر چه گفته است از هیبت شیخ سوال ز خاطرم رفته بود کاغذ را بیرون آوردم و بدست شیخ دادم شیخ گفت اکنون اگر جواب گویم بر تو لازم شود که بازگردی شغلی که داری بگذار و چون خواهی بروی جواب گویم تا در نیشاپور بودم هر شب پیش شیخ می بودم وقت بازگشتن جواب سوال پیر طلبیدم گفت آن پیر را بگوی لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ یعنی عین نمی ماند اثر کجا ماند سر در پیش افگندم و گفتم مفهوم نشد گفت این بیان دانشمندے نباید این بیتها یاد گیر و باوے بگوے رباعی جسمم همه اشک گشت و چشمم بگریست ❊ در عشق تو بے جسم همی باید زیست ❊ از من اثری نماند و این عشق از چیست ❊ چون من همه معشوق شدم عاشق کیست ❊ گفتم شیخ بفرماید تا بر جائے ثبت کنند جسن مودب را فرمود تا بنوشت چون بمرو آمدم در وقت پیر محمد حبیبی آمد قصه را جمله باوے گفتم و آن بیتها برخواندم چون بشنید نعره بزد و بیفتاد و از انجا و کس بپایه برین بر د

وهفتم روز در خاک بود شیخ قدس سره گفته است **مصراع** بر رسته دگر باشد و بربسته دگر
انچه از علوم تعلق تبقریر زبان دارد و متمسک آن طائفه اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا
عَلٰۤی اُمَّةٍ است بربسته است تا حیات عارتیی زبان را تحریک مددمی کند در بیابان
غرورش سرابی می نماید چون ناصیهٔ ملک الموت پدید آید پیرایهٔ عاریت از سر زبان
بردارند و رسوائی مرد ظاهر شود وانچه تعلق بدل دارد بررسته است وازوی توقع ثمرات
بسیار در دین و دنیا روزی قوالی در پیش شیخ این بیت میخواند **بیت** اندر غزل خویش
نهان خواهم گشت + تا بر لب تو بوسه دهم چونش بخوانی + شیخ گفت این بیت که گفته است
گفتند عماره گفت خیزید تا بزیارت وی شویم شیخ با جمعی بزیارت وی شدند این رباعی
بر زبان حضرت شیخ گذشته است **رباعی** در راه یگانگی نه کفرست و نه دین + یک گام
ز خود برون نه و راه به بین + ای جان جهان تو راه اسلام گزین + با مار سیه نشین و با خود منشین
وهم حضرت شیخ گفته اند که این ابیات را در پیش جنازهٔ ما بر خوانید **ع** خوبتر اندر جهان
ازین چه بود کار + دوست بر دوست رفت و یار بیار + آن همه اندوه بود واین همه شادی
وان همه گفتار بود واین همه کردار + شیخ را پرسیدند از معنی این خبر که تَفَكُّرُ سَاعَةٍ
خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ شیخ گفت اندیشه یک ساعت در نیستی خود بهترست از عبادت
یک ساله در اندیشه هستی خود بعد ازان گفت **رباعی** تا روی ترا بدیدم ای شمع طراز +
نه کار کنم نه روزه دارم نه نماز + چون با تو بوم مجاز من جمله نماز + چون بی تو بوم نماز من
جمله مجاز + استاد ابو صالح که مقری شیخ بود بیمار شد حضرت شیخ مر ابو بکر مؤدب را که
ادیب فرزندان ایشان بود بخواند و بفرمود که دوات و قلم و پارهٔ کاغذ بیار تا برای
ابو صالح چیزی بنویسیم دوات و قلم و پارهٔ کاغذ آورد شیخ گفت بنویس **رباعی**
حوران بنظارهٔ نگارم صف زد + رضوان ز تعجب کف خود بر کف زد + آن خال سیه
بران رخان مطرف زد + ابدال ز بیم چنگ بر مصحف زد + خواجه ابو بکر مؤدب آن را
بنوشت و بنزدیک ابو صالح بردند و بروی بستند در حال صحت یافت و همان روز

بیرون آمد روزی شیخ ابو سعید بیرون آمد و در زیر درختی نشست که برگ آن زرد شده بود و این بیت
خواند **بیت** تو از مهر زرد و من ز مهر زرد + تو از مهر ماه و من از مهر ماه + شیخ را گفتند فلان کس
بر روی آب میرود گفت سهل ست بزغی و صعوه نیز بر روی آب میرود گفتند فلان کس در هوا می پرد
گفت زغنی و مگسی نیز بر هوا می پرد گفتند فلان کس در یک لحظه از شهری بشهری میرود گفت
شیطان نیز در یک نفس از مشرق بمغرب میرود و اینچنین چیزها را بس قیمتی نیست مرد آن بود که
میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواهد و با خلق در آمیزد و یک لحظه از خدای خود
غافل نباشد شیخ را پرسیدند که تصوف چیست گفت انچه در سر داری بنهی وانچه در کف داری
بدهی و از انچه بر تو آید نجهی وهم شیخ گفته اَللّٰهُ بَسْ وَمَا سِوَاهُ هَوَسْ وَانْقَطَعَ النَّفَسْ
وهم شیخ گفته حجاب میان بنده و خدا زمین و آسمان نیست عرش و کرسی نیست پنداشت
و منی تو حجاب ست چون از میان برگیری بخداوند رسیدی شیخ فرموده اند که در سفر بودیم بدیهی
رسیدیم گفتیم اینجا از پیران هیچکس بوده است گفتند پیری بوده است که وی را ادمی گفتند
گفتیم هیچکس هست که وی را دیده باشد گفتند اینجا پیری ست دیرینه که وی را دیده است فرستادیم
تا آن پیر بیامد مردی بشکوه بود پرسیدیم که او را دیده گفت کودک بودم که وی را دیده ام گفتیم
که از وی چه شنیدی گفت مرا قوت آن نبود که سخن او را بدانستمی لیکن یک سخن یاد دارم از وی
روزی مرقع داری از راه رسید و بنزدیک وی در آمد و سلام کرد و گفت پای افزار بیرون کنم
ایها الشیخ که تو بیاسایم که گرد همه عالم بگشتم خود نیاسودم و آسوده نیز ندیدم پیر گفت چرا از
خویش دست نداشتی تا تو خود بیاسودی و خلق هم بتو بیاسودندی ما گفتیم این سخن تمام
است که آن پیر گفته برتر ازین سخن نباشد وهم شیخ فرموده که اصل این حدیث آن باشد که مرد را
باد باز نگزارند و رسول صلی اللہ علیه وآله وسلم میگفت اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ
وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مرا یک چشم زدن بخود باز نگزار و کم از ان وهم شیخ گفته که بآمل بودیم پیری
طرافت را بدیدیم گفت ای شیخ در همه عالم هیچکس را نگزار و تا شربت آب بمن دهد یا بر من سلام
کند و همه خلق میخواهند تا ساعتی از خود برهند و من میخواهم که بدانم که یک ساعت کجا
ایستاده ام و در آخر عمر آتشی در وی افتاد و بسوخت وهم شیخ فرموده اند و لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

ذکر خداوند بزرگترست نه چنانکه تو او را یاد کنی چنانکه او ترا یاد کند ذکر خداوند بزرگتر بود و ذکر تو
پیدا بود که تا کی بود ترا باید جست این حدیث را و بعد فرا پیش باید گرفت آن مرد گفت
با آن پیرزن که خدا را کجا جویم گفت دوست مادر کجااش جستی که نیافتی هر کجاش جوئی یابی
مَنْ طَلَبَ وَجَدَ و هر که جست یافت و هر که جوید یابد و هم شیخ فرموده اند که جوانی
نزدیک پیرے در شد و گفت ای پیر مرا سخنے گوی پیر ساعتے سر فرو برد و تفکر کرد پس سر
بر آورد و گفت ای جوان انتظار جواب می بری گفت آری پیر گفت هر چه دون حق ست
جل جلاله گر اید سخن نکند و هر چه سخن حق ست عز و علا بعبارت در نیاید اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
اَجَلُّ مِنْ اَنْ یُوْصَفَ بِوَصْفٍ اَوْ یُذْکَرَ بِذِکْرٍ یکی ازین طائفه گفته است که
مدتی پیش شیخ ابوسعید بودم خواستم که ببغداد روم گفت چون ببغداد در آئی ترا پرسند که
چه دیدی و چه فائده گرفتی چه خواهی گفت گوئی که روسے ندیدم شیخ دیدم گفت تا شیخ
چه می فرماید شیخ گفت هر که تازی داند بدو گوی این بیت که ان شعر قَالُوْا خُرَاسَانُ
اَخْرَجَتْ شَیْئًا ٭ لَیْسَ لَهٗ فِیْ جَمَالِهٖ ثَانٍ ٭ فَقُلْتُ لَا تُنْکِرُوْا مَحَاسِنَهٗ
فَمَطْلَعُ الشَّمْسِ مِنْ خُرَاسَانِ و هر که تازی نداند این رباعی را بدو بگوی ربـاعی
جلد یادگار از تو برند سبزی بهشت و نوبهار از تو برند ... از تو برند
ایران همه فال روزگار از تو برند خدمت شیخ استاد ابو علی دقاق پرسید که این حدیث بر
دوام بود استاد گفت نه شیخ سر در پیش افگند ساعتے دیگر سر بر آورد و گفت اے
استاد این حدیث بر دوام بود گفت اگر بود نادر بود شیخ دست بر هم نهاد و گفت این از آن
نادرهاست خدمت شیخ شب جمعه وقت نماز خفتن چهارم شعبان سنه
اربعین و اربعمایه از دنیا برفته و عمر او هزار ماه بوده است شیخ ابو القاسم
گرگانی قدس سره نام وے علی ست در وقت خود بی نظیر بود و در زمان
خود بی عدیل نسبت وے بسه واسطه که شیخ ابو عثمان مغربی و شیخ ابو علی
کاتب و شیخ ابو علی رودباری اند بسید الطائفه جنید میرسد وی را حالتی قوی بوده است چنانکه همه را
روی بدرگاه وی بوده است و رکشف واقعه مریدان آیتی بوده است ظاهر صاحب کشف المحجوب گوید

قوله ان الله تعالی الخ یعنی بتحقیق خدای تعالی بزرگتر از آنست که برو وصف کنند یعنی یاد وی را ذکر کنند ۱۲

که وقتی مرا واقعه افتاد طریق حل آن بر من دشوار شد قصد شیخ ابو القاسم گرگانی کردم وی را در مسجدی
یافتم که ... بود تنها بود و آن واقعه مرا عینها با ستونی میگفت من نا پرسیده جواب خود یافتم
گفتم ایها الشیخ این واقعه ... گفت ای پسر این ستون را خدای تعالی درین ساعت با من ناطق
گردانید تا از من این سوال کرد روزی شیخ ابو سعید و شیخ ابو القاسم قدس الله روحهما در طوس با هم نشسته
بودند بر یک تخت و جمعی درویشان در پیش ایشان ایستاده بر دل درویشی گذشت که آیا منزلت
این دو بزرگ چیست شیخ ابو سعید روی بدان درویش کرد و گفت هر که خواهد که دو پادشاه بهم بیند
در یک وقت و یکجای بر یک تخت گو در نگران درویش چون این بشنید در ان هر دو بزرگ نگریست
حق تعالی حجاب از پیش چشم وے برداشت تا صدق سخن شیخ بر دل وی کشف گشت و بزرگواری
ایشان بدید پس بدلش بگذشت که آیا خداوند تبارک و تعالی را امروز در روی زمین هیچ بنده هست
بزرگوار تر ازین هر دو شخص شیخ ابو سعید روی بدان درویش کرد و گفت مختصر ملکے بود که هر روزی در ان
ملک چون ابو سعید و ابو القاسم هفتاد هزار فراتر شده هفتاد هزار نرود خواجه مظفر
احمد بن حمدان قدس سره کنیت وی ابو احمد ست خداوند تعالی وی را بالش ریاست
دراین قصه بروی بگشاد و تاج کرامت بر سر وی نهاد و وی را بیانی بود نیکو و عبارتی عالی در فنا
و بقا شیخ ابو سعید ابو الخیر فرموده اند که ما را این درگاه از راه بندگی آورند و خواجه مظفر را از
راه خداوندی یعنی ما بمجاهدت بمشاهدت یافتیم وی از مشاهدت بمجاهدت آمد صاحب کشف المحجوب
گوید که من از وی شنیدم که گفت آنچه بندگان را القطع بوادے و مفاوز و قیافی روی نمود من چهار بالش
و صدر یافتم و اصحاب رعونت این قول را از ان پیر بدعوی بر دارند و آن از نقص ایشان بود و هیچ
حال عبارت از صدق حال دعوی نباشد خاصه که با اهل آن روزی خواجه مظفر در نوقان
می گفت که کار ما با شیخ ابو سعید همچنان ست که در پیمانه ارزن یکدانه از شیخ ابو سعید ست و باقی من یکی از
مریدان شیخ ابو سعید آنجا حاضر بود از سرگرمی برخاست پای افزار در پای کرد و پیش شیخ ابو سعید آمد و آنچه آنجا
از خواجه مظفر شنیده بود بگفت شیخ گفت برو و خواجه مظفر را بگوی که آن یکی هم تو ئی ما هیچ نیستیم
معشوق طوسی قدس سره نام وے محمد ست از عقلای مجانین بوده است و سخت بزرگوار
و صاحب حالتے بکمال در شهر طوس می بوده است و قبر وے آنجاست و در ان وقت که شیخ ابو سعید

ابوالخیر از مهنه عزیمت نشابور کرده بود بیکی از دههای که در نواحی طوس بود رسید درویشی را دید گفت که بشهر طوس باید رفت نزدیک خواجه محمد معشوق و با وی گفت که دستوری است که بشهر و ولایت تو در آییم چون آن درویش برفت شیخ فرمود تا اسب زین کردند و بر اثر وی سوار شدند و همه صوفیان در خدمت شیخ چون بیک فرسنگی شهر رسید بموضعی که از انجا شهر را توان دید اسب شیخ بایستاد و همه جمع بایستادند چون آن درویش پیش معشوق رسید و پیغام شیخ بگزارد معشوق تبسم کرد و گفت برو بگوی تا در آید چون معشوق این سخن بگفت شیخ از انجا اسب براند و جمع روان شدند و در راه آن درویش بشیخ رسید و سخن معشوق باز گفت شیخ هم از راه پیش معشوق آمد و وی شیخ را استقبال کرد و در بر گرفت و گفت فارغ باش که این نوبت که اینجا آمدی روزی چند را بر درگاه تو خواهند زد عین القضاة همدانی در بعضی از رسائل خود نوشته است که محمد معشوق نماز نکردی از خواجه محمد حمویه و از خواجه امام احمد غزالی رحمهما الله شنودم که روز قیامت همه صدیقان را این تمنا بود که کاشکی خاکی بودندی که روزی محمد معشوق قدم بران خاک نهاده بودی این محمد معشوق ترکی قبا بسته بود دیگر روز در مسجد جامع طوس آمد شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله روحه مجلس میداشت این محمد بندی بر قبا زد و شیخ ابوسعید را خاموش کرد و زبانش ببست چون ساعتی بر آمد شیخ ابوسعید گفت که ای سلطان عصر وای سرور بود بند قبا را بگشا که بند بر هفت طبقهٔ آسمان زمین نهادی امیر علی عبو قدس سره عین القضات در بعضی مکتوبات خود در بیان آنکه هیچگونه حضور را غیبت کلیسان نبود بلکه دل با وجود قرب القلوب تقاضای قرب الابدان هم میکند میگوید که امیر علی عبو مریدی داشت او را احمد شهرآبادی نام بود یک روز آن مرید را بفرستاد تا از بازار چیزی آرد این مرید رفت و هیچ ناچیزی حاضر نبود در وقت خود را بفروخت و آن چیز که پیر خواسته بود بخرید و بفرستاد چون چند روزی برین واقعه بر آمد آن کس که آن مرید را خریده بود مگر واقف شد بر حقیقت کار او را تکمیل کرد تا پیش پیر آمد چون در آمد امیر علی او را گفت ای جوانمرد چندین هزار سال جان ما در غیب در عشق آفرینش تو می سوخت این بس نبود که در فراق ظاهر نیز در می بایست یکهفته قرب ظاهر هم باید و هم وی گوید در بیان حال جماعتی که بی راهبری راه نا سلوک رفتند و بعضی از ایشان را مغلوبی در پناه خود نگاه داشت و دستی سایبان سر ایشان شد و هر که با تمیز بود سرش بر داشتند و از جمله مغلوبان آن دو ترکمان بودند که حسین قصاب از

ایشان

ایشان حکایت کرد که با کاروانی عظیم در راهی میرفتم ناگاه آن دو ترکمان از میان آن کاروان بیرون شدند و راه نامسلوک را پیش گرفتند با خود گفتم که این دو ترکمان مگر راهی می دانند نزدیکتر ازین راه معهود پی بر پی ایشان نهادم و می رفتم و کاروان را همچنان بگذاشتم شب در آمد چون پارهٔ راه برفتم ناگاه روی ماه پوشیده شد بابری سیاه من راه گم کردم و لیکن چاره نمیدانستم جز رفتن چون نیم شبی شد دگر پاره ماه از ابر بیرون آمد و اثر ایشان آن رو بالحمد باز یافتم و می رفتم چون صبح رسید کوهی پدید آمد آن دو ترکمان روی از راه سوی آن کوه نهادند و بیک ساعت بران کوه بالا شدند من نیز جانی می کندم ساعتی بیفتادمی و ساعتی برفتمی آخر بر سر آن کوه شدم آفتاب طلوع می کرد لشکرگاهی عظیم دیدم خیمها بی نهایت زده و در ان میان خیمه دیدم عظیم پرسیدم که آن خیمه از آن کیست گفتند از آن سلطان است پای راست از رکاب بیرون آوردم آوازی شنیدم که سلطان در خیمه نیست بر اسب نشسته و بشکار رفته مرا عقل زائل شد پای چپ در رکاب بماند و پای راست باز آورده هنوز در انتظار آنم که سلطان باز گردد عین القضات گوید که آن دو ترکمان یکی محمد معشوق بوده است و یکی امیر علی عبو قدس الله سرهما

شیخ ابوعبدالرحمن السلمی النیشابوری نام وی محمد بن حسین بن محمد بن موسی السلمی است صاحب تفسیر حقایق و طبقات مشایخ است و غیر آن مصنفات بسیار دارد و مرید شیخ ابوالقاسم نصرآبادی است و خرقه از دست وی دارد و نصرآبادی مرید شبلی است و شیخ ابوسعید ابوالخیر بعد از وفات پیر ابوالفضل بصحبت وی رسیده و از دست وی

۱۴ ایستاده و حیرت و هیجان مانع عمل و خدمت نگشته چنانچه مانع مقتدای وی همین که محمد معشوق است پای راست باز آورد یعنی از رکاب

خرقه پوشیده شیخ ابوسعید گفته که نزدیک شیخ ابوعبدالرحمن سلمی در شدم اول کرت که او را دیده
مرا گفت ترا تذکره نویسم بخط خویش گفتم بنویس پس بخط خود بنوشت که حدثنی ابو
عمرو بن نجید السلمی یقول سمعت ابا القاسم الجنید بن محمد البغدادی
یقول التصوف هو الخلق من زاد علیک بالخلق زاد علیک بالتصوف
واحسن ما قیل فی تفسیر الخلق ما قال الشیخ الامام ابوسهل الصعلوکی
الخلق هو الاعراض عن الاعتراض صاحب کتاب فتوحات مکیه
قدس الله سره فی الباب الحادی والستین ومایة فی المقام الذی بین
الصدیقیة والنبوة می گوید که در محرم سنة سبع وتسعین وخمسمایة باین مقام در آمدم و من
در سفر بودم در بلاد مغرب حیرت بر من غالب شد بجهت تنهائی و انفراد و وحشتی عظیم روی
نمود و نمی دانستم که نام آن مقام چیست با وجود آنکه مرا حاصل بود پس با آن حیرت و وحشت
از آن منزلی که بودم رحلت کردم و بعد از نماز دیگر بخانهٔ شخصی که میان من و وی موانست تمام بود
فرود آمدم و از آن حیرت و وحشت با وی سخن می گفتم ناگاه دیدم که سایهٔ شخصی ظاهر شد از جای خود
برجستم گفتم شاید که کسی باشد که نزدیک وی مرا فرجی حاصل آید مرا معانقه کرد چون تامل کردم دیدم که شیخ
ابوعبدالرحمن سلمی ست که روح وی در صورت جسدانی متمثل شده است و حق سبحانه بجهت رحمت
بر من وی را بمن فرستاده است با وی گفتم که ترا درین مقام می بینم گفت که درین مقام قبض روح من کرده اند
و درین مقام از دنیا بعقبی رفته ام و همیشه درین مقامم پس ذکر وحشت و عدم مونس خود
در آن مقام کردم گفت الغریب مستوحش پس گفت بعد ان سبقت لک
العنایة الالهیة بالحصول فی هذا المقام فاحمد الله یا اخی و راضی باش
با آنکه با خضر علیه السلام درین مقام شارک باشی و یرا گفتم یا ابا عبدالرحمن این مقام را هیچ نامی
نمیدانم که بآن نامش خوانم گفت هذا المسمی مقام القربة فتحقق به شیخ ابوعبدالرحمن

گفته است الذی لابد للصوفی منه شیئان الصدق فی الاحوال
والادب فی المعاملات وفی تاریخ الیافعی انه توفی الشبلی رحمه الله
سنة اثنی عشرة واربعمائة حسین بن محمد بن موسی السلمی قدس الله
سره العزیز وی پدر شیخ ابوعبدالرحمن سلمی ست از کبار مشایخ است با عبدالله منازل و ابوعلی
ثقفی صحبت داشته است و شبلی را دیده بود و مجاهده دایم داشت و در علوم معامله کامل بود
چون شیخ ابوعبدالرحمن متولد شد هر ملکی که داشت بفروخت و بصدقه داد و ویرا گفتند ترا
پسری بر آمد هیچ برای وی باز نگرفتی گفت اگر صالح بود هو یتولی الصالحین و اگر مفسد
بود من آلت فساد نداده باشم توفی رحمه الله سنة نیف واربعین و
ثلثمائة ابوسهل الصعلوکی قدس الله سره نام وی محمد بن سلیمان الصعلوکی
النیسابوری کان امام وقته فی علوم الشریعة وواحد زمانه والمتفق
علیه تقدمه علی لسان الولی والعدو وصحب الشبلی والمرتعش وابا
علی الثقفی ورافق ابا الحسین القرشنجی وابا نصر الصفار النیسابوری
وکان حسن السماع طیب الوقت شیخ ابوعبدالرحمن السلمی گوید که ابوسهل صعلوکی
را از سماع پرسیدند گفت السماع مستحب لاهل الحقائق ومباح لاهل العلم ومکروه
لاهل الفسق والفجور و وی گفته که هرگز دست در جیب نکرده ام و گره بر چیزی
نزده ام و مرا قفلی و کلیدی نبوده است و هم وی گفته قد تعدی من تمنی ان یکون
کمن تعنی شیخ ابوعبدالله ختنی گفته که خواجه مشغول است بسخن سجع چرا چنین نگفت که این به است

قَدْ تَحَنَّى مَنْ تَمَنَّى اَنْ يَكُوْنَ كَمَنْ تَغَنّٰى شیخ الاسلام گفت این بیت و بیکبین چنان گفته
که من گفته ام که ادراطلب نیاید با طالب باید و تُوُفِّيَ اَبُوْسَهْلِ الصَّعْلُوْكِيُّ بِنَيْشَابُوْرَ
فِيْ ذِيْقَعْدَةِ سَنَةَ تِسْعٍ وَسِتِّيْنَ وثلثمائة و توفي ابنه ابو الطيب سهل
اِبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّعْلُوْكِيُّ الْاِمَامُ فِيْ رَجَبٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِمِائَةٍ
شیخ الاسلام گفت که سهل صعلوکی گفت مَنْ تَصَدَّقَ دَقْبَلَ اَنْ [illegible] تَصَدَّىٰ
لِهَوٰى اٰيِنَه روزی سهل صعلوکی در درس گفت که محبت یعنی اهل وی گفته که
در همه قرآن مرا این شگفت نرمی آید که الله تعالی با موسی میگوید وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ
شیخ الاسلام گفت که مرا حسد می آید برین سخن که وی گفته شیخ ابو القاسم قشیری قدس
سره نام وی عبد الکریم بن هوازن القشیری ست صاحب رساله و تفسیر لطائف الاشارات
است وغیر آن وی را در هر نوعی لطایف بسیارست و تصانیف لطیف مرید ابو علی دقاق ست
و استاد ابو علی فارمدی توفي فی شهر ربیع الآخر سنة خمس وستین واربعمایة صاحب کشف المحجوب گوید
که امام قشیری را از ابتدای حالش پرسیدم گفت وقتی مرا سنگی می بایست از بهر روزن خانه
هر سنگی که می گرفتم گوهری می شد می انداختم و این از آن می بود که هر دو نزدیک وی
یکسان بود لا بلکه هنوز جوهر خوارتر بود که وی را ارادت آن نبود و ارادت سنگ داشت و هم
صاحب کشف المحجوب گوید که از وی شنیدم که گفت مَثَلُ الصُّوْفِيِّ كَمَثَلِ الْبِرْسَامِ
اَوَّلُهٗ هِذْيَانٌ وَاٰخِرُهٗ سُكُوْنٌ فَاِذَا تَمَكَّنْتَ خَرِسْتَ و هم قشیری گفته است
اَلتَّوْحِيْدُ سُقُوْطُ الرَّسْمِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْاِسْمِ وَفَنَاءُ الْاَغْيَارِ عِنْدَ طُلُوْعِ
الْاَنْوَارِ وَتَلَاشِي الْخَلَائِقِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْحَقَائِقِ وَفَقْدُ رُؤْيَةِ الْاَغْيَارِ

[illegible]

عِنْدَ وَجْدِ قُرْبَةِ الْجَبَّارِ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَمِمَّا اَنْشَدَهٗ لِنَفْسِهٖ شعر سَقَى اللّٰهُ وَقْتًا
كُنْتُ اَخْلُوْ بِوَجْهِكُمْ ۞ وَثَغْرُ الْهَوٰى فِيْ رَوْضَةِ الْاُنْسِ ضَاحِكٌ ۞
اَقَمْنَا زَمَانًا وَالْعُيُوْنُ قَرِيْرَةٌ ۞ وَاَصْبَحْتُ يَوْمًا وَالْجُفُوْنُ سَوَافِكُ
شیخ ابو العباس شقانی قدس سره نام وی احمد بن محمد ست در فنون علم چه
اصول و چه فروع امام بود و مشایخ بسیار دریافته بود و از کبار اهل تصوف بود
صاحب کشف المحجوب گوید مرا با وی انسی عظیم بوده و وی را بر من شفقتی صادق و در بعضی
علوم استاد من بود و هرگز از هیچ صنف کسی ندیدم که شرع را نزدیک وی تعظیم بیشتر بود
از آنکه نزدیک وی بیوسته از دنیا و عقبی نفور بودی و میگفتی اَشْتَهِيْ عَدَمًا
لَا وُجُوْدَ لَهٗ بپارسی گفتی هر آدمی را بایست محالی باشد و مرا نیز بایست محالیست که یقین نخواهد بود
و آن آنست که میباید که خداوند تعالی مرا بعدمی برد که هرگز آن عدم را وجود نباشد زیرا که هر چه
هست از مقامات و کرامات جمله حجاب و بلا اند و آدمی عاشق حجاب خود شده نیستی دیدار
بهتر از آرام با حجاب و چون حق تعالی هستی ست که عدم بر وی روا نباشد چه زیان دارد در
ملک وی که من نیستی کردم که هرگز مر آن نیستی را هستی نباشد و هم صاحب کشف المحجوب گوید
که روزی پیش ابو العباس در آمدم و وی را دیدم که میخواند ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا
مَمْلُوْكًا لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ و می گریست و نعره می زد پنداشتم که از دنیا بخواهد رفت
گفتم ایها الشیخ این چه حالست گفت یازده سالست که تا ورد من اینجا رسیده است
و از اینجا در نمی توانم گذشت روزی شیخ ابو سعید ابو الخیر در نیشاپور در خانقاه خود نشسته بود
که سید اجل که از اکابر سادات نیشاپور بود بسلام شیخ آمده بود و در پهلوی شیخ نشسته بود
شیخ ابو العباس شقانی در آمد شیخ او را بالای سید اجل بنشاند سید اجل از آن رنجه شد
و داوری در اندرون وی پدید آمد شیخ روی بسید اجل کرد و گفت شما را که دوست
می دارند برای مصطفی صلی الله علیه وسلم دوست دارند و اینها را که دوست دارند از برای

[illegible]

خدای تعالی دوست دارند شیخ ابو العباس شقانی گوید که روزی بخانه آمدم سگی زرد دیدم بجای خفته پنداشتم که از محله در آمده است قصد راندن وی کردم بزیر دامن من در آمد و ناپدید شد

ابو الفضل محمد بن الحسن الختلی قدس سره وی غیر شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی است که وی در بیت الجن وفات کرده است که دهیست بر سر عقبه نزدیک بدمشق صاحب کشف المحجوب گوید که اقتدا من در طریقت بادست عالم بوده بعلم تفسیر و روایات مرید حصری بود و صاحب سیر وی از اقران ابو عمرو قزوینی ست و ابو الحسن سالبه و شصت سال بحکم عزلت بگوشها میگریخت و نام خود اندر میان خلق گم کرده بود و بیشتر بجبل لکام بودی عمری نیکو یافت و آیات و کرامات وی بسیارست اما لباس و رسوم متصوفه نداشتی و با اهل رسم شدید بود و من هرگز از وی مهیب تر مرد ندیده ام از وی شنیدم که گفت اَلدُّنْيَا يَوْمٌ وَلَنَا فِيْهَا صَوْمٌ دنیا یکروزست و ما را در ان وظیفه روزه است وقتی من بر دست وی آب میریختم بر خاطر من گذشت که چون کارها بتقدیر و قسمت است چرا آزادان بندگی پیران کنند امید کرامتی را گفت ای پسر دانستم آنچه اندیشیدی هر حکمی را سببی ست چون حق تعالی خواهد که عوان بچهٔ را تاج مملکت دهد نخست وی را توبه دهد و بخدمت دوستی مشغول کند تا این خدمت کرامت وی را سبب گردد وقتی دیگر از بیت الجن قصد دمشق داشت باران آمده بود و ما در گل بدشواری میرفتیم نگاه کردم نعلین شیخ خشک بود با وی گفتم گفت آری تا من پای تهمت از راه توکل برداشته ام و باطن خود را از راه وحشت نگاه داشته خداوند تعالی قدم ما را از وحل نگاهداشته است و هم وی گفته که شیخ من ابو الفضل بن حسن رحمة الله علیه پنجاه و شش سال یکجا مقام داشت که بارهای بی تکلف بران میگذاشت و هم صاحب کشف المحجوب گوید که وی گفت که وقتی اولیاء خدای را اجتماعی بود در بادیه پیر من حصری مرا با خود ببرد گروهی را دیدم که هر یکی بر تختی می آمد حصری بایشان التفات نکرد تا جوانی دیدم می آمد با نعلین گسسته و با عصای شکسته و پای از کار شده سر برهنه اندام سوخته نحیف و نزار گشته حصری بر جست و پیش وی باز رفت و وی را بدرجهٔ بلند بنشاند من متعجب شدم بعد از ان از شیخ پرسیدم که آن که بود گفت ولیی ست از اولیاء خدای تعالی که متابع ولایت نیست بلکه ولایت تابع ویست و کرامات التفات نماید

علی بن عثمان بن ابی علی الجلابی الغزنوی

قدس سره العزیز کنیت وی ابو الحسن ست عالم و عارف بوده مرید شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی ست و بصحبت بسیاری از مشایخ دیگر رسیده است صاحب کتاب کشف المحجوب ست که از کتب معتبره مشهوره درین فن ست و لطائف و حقائق بسیار دران کتاب جمع کرده است وی گفته که از شیخ المشائخ شیخ ابو القاسم گرگانی رحمة الله علیه پرسیدم که درویش را کمترین چیز چه باید تا اسم فقر را سزاوار گردد گفت سه چیز باید و کم از سه چیز نشاید یکی باید که پاره راست بداند دوخت و دیگر سخن راست بداند گفت و شنید و دیگر پای راست بر زمین تواند زد گروهی از درویشان با من حاضر بودند که این سخن بگفت چون بمنزل خود باز آمدیم گفتیم باید تا هر کسی درین سخن چیزی بگوئیم هر یک چیزی گفتند چون نوبت بمن آمد گفتم پاره راست دوختن آن بود که بفقر دوزند نه بزینت چون رقعه بفقر دوزی اگر نا راست دوزی راست باشد و سخن راست آن باشد که بحال گوید و شنود نه بمنیت و بجد و جد دران تصرف کند نه بهزل و بزندگانی مر آنرا فهم کند نه بعقل و پای راست بر زمین زدن آن باشد که بوجد بر زمین زند نه بلهو این سخن را بعینه پیش آن بزرگ نقل کردند گفت اَصَابَ عَلِيٌّ جَبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى و هم وی گفته که وقتی بمنه بر سر قبر ابو سعید نشسته بودم تنها کبوتری دیدم سفید که بیامد و در زیر ان فوطه شد که بر گور فگنده بودند چون برخاستم و نگاه کردم در زیر فوطه هیچ نبود در روز دوم همان بدیدم و روز سوم نیز در تعجب آن فرو ماندم تا شبی وی را بخواب دیدم و از وی آن واقعه پرسیدم گفت آن کبوتر صفای معاملهٔ من ست که هر روز بمنادمت در گور من می آید

خواجه احمد حماد سرخسی قدس سره صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که وی مبارز العباد وقت بود مدتی رفیق من بود و از روزگار وی بس عجایبها دیدم روزی از وی پرسیدم که ابتدای تو چگونه بود گفت وقتی از سرخس برفتم و به بیابان در آمدم بر سر اشتران و مدتی آنجا بودم و پیوسته دوست داشتی که گرسنه بودمی و نصیب خویش بدیگران دادمی

دقول خدای تعالی در پیش دل من تازه همی بودی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ الآیة
وبدین طائفه اعتقادی داشتم روزی شیری از بیابان برآمد وشتری را از آن من بکشت
وبر سر بالائی بشد وبانگ کرد هر چه اندران بیشه بودند از انواع سباع چون بانگ وی
بشنیدند بروی جمع شدند وی بیامد اشتر را از هم بدرید وهیچ نخورد وباز بر سر بالای شد
سباع بجمله از گرگ وشغال وروباه وامثال ایشان در افتادند وسیر بخوردند ووی
می بود تا همه بازگشتند آنگاه بیامد وقصد کرد که لختی از آن بخورد روباهی از دور پدید آید
شیر برگشت وبر بالا شد تا آن روباه نیز چندان که بایست بخورد وبرفت بعد از آن شیر
فرود آمد ولختی بخورد ومن از دور نظاره میکردم بوقت رفتن بزبان فصیح مرا گفت یا احمد ایثار
بر لقمه کار سگان بود ونثار مردان دین جان باشد چون من این برهان از وی دیدم
دست از همه شغلها باز داشتم وابتداء توبه من این بود **ادیب کمندی قدس سره**
وی از معاصران صاحب کتاب کشف المحجوب ست گویند که بیست سال بر پای
ایستاده بود جز تشهد نماز ننشستی از وی پرسیدند که چرا نمی نشینی گفت مرا هنوز
درجه آن نیست که اندر مشاهده حق بنشینم **ابو الحسن بن مثنی قدس الله سره**
نام وی علی بن مثنی ست شیخ ابو سعید ابو الخیر گوید که من جوان بودم باستر آباد بنزدیک
ابو الحسن مثنی در آمدم واو پیری بافضل وشکوه بود باشبلی صحبت کرده بود ومیان ایشان
نقار بار رفته بود ودر بر من نشسته بود در پیشی مرا گفت از پیر ابو الحسن پیر من ما از شبلی ما را
حدیثی بگوید من گفتم ایها الشیخ ما را از شبلی حدیثی بگوی گفت چرا اول از رسول صلی الله
علیه وآله وسلم نگوئی که بگوی من گفتم که از هر دو بگوی او گفت رسول صلی الله علیه وآله وسلم
گفته است که اگر هر است من هیچ سوره فرو نیامدی مگر سورة الکهف خود تمام بودی دهم
شیخ ابو سعید گوید که من از شیخ ابو الحسن مثنی شنیدم که گفت در جامع بغداد بر کنار مجلس شبلی
بایستادم شخصی آنجا رسید در کسوت این قوم پرسید که ایها الشیخ ما الوصل شبلی روی

بوی کرد وگفت اَیُّهَا السَّائِلُ عَنِ الْوَصْلِ اُسْقِطِ الْعَطْفَتَیْنِ وَقَدْ وَصَلْتَ
سائل گفت یا اَبَا بَکْرٍ مَا الْعَطْفَتَانِ شبلی گفت قَامَ ذِرْوَةٌ بَیْنَ یَدَیْکُمْ
فَحَجَبَتْکُمْ عَنِ اللّٰهِ پس سائل گفت یا ابا بکر ما تِلْکَ الذِّرْوَةُ گفت الدُّنْیَا وَالْعُقْبیٰ
کَذَا قَالَ رَبُّنَا مِنْکُمْ مَنْ یُرِیْدُ الدُّنْیَا وَمِنْکُمْ مَنْ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ فَاَیْنَ مَنْ
یُرِیْدُ اللّٰهَ بعد از آن شبلی گفت اِذَا قُلْتَ اللّٰهُ فَهُوَ اللّٰهُ وَاِذَا سَکَتَّ فَهُوَ اللّٰهُ
یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا مَنْ هُوَ هُوَ وَلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ بعد از آن غشی کرد وبیخود افتاد وی را برداشته بخانه وی
بردند **شیخ احمد نجار استر آبادی قدس سره** شیخ الاسلام گفت که وی شیخ
خراسان ست وباشبلی ومرتعش صحبت داشته شبلی وقتی شارب وی باز کرده بود وی گفته که
هرگز پس از آن باز نبایست کرد **شیخ ابو زرعه رازی قدس سره** نام وی احمد بن محمد
است شیخ الاسلام گفت که من سیزده تن دیده ام که وی را دیده اند شاگرد شبلی است وی را گفتند
همه روز طیبت می کنی گفت من هیچ مایه ندارم بغیر از آنکه درویشان از سخن من میخندند
شیخ الاسلام گفت که پس از مرگ وی را بخواب دیدند گفتند حال تو چون شد گفت مرا پیش خود خواند
وگفت توئی که زره پوشیدی در دین من با خلق من گفتم آری گفت هَلَّا وَکَلْتَ خَلْقِیْ
اِلَیَّ وَاَقْبَلْتَ بِقَلْبِکَ عَلَیَّ چرا خلق مرا با من نگذاشتی وروی دل بسوی من نداشتی

شیخ ابو زرعه اردبیلی قدس سره نام وی عبدالوهاب بن محمد بن ایوب اردبیلی ست عالم بوده و زاهد سفر بسیار کرده بود و عمر بسیار یافته با شیخ ابوعبدالله خفیف در راه حجاز تا به مدینه همراه بوده گویند که شیخ ابوعبدالله خفیف عزیمت سفر کرده بود نیش ابو زرعه آمد ابو زرعه مقداری گوشت پخته بوی گرفته آورد شیخ نخورد چون بسفر بیرون رفت در بیابان راه گم کردند و چهار روز گرسنه ماندند که هیچ نخوردند شیخ اصحاب را گفته طلب کنید شاید که صیدی بیابید ناگاه سگی دیدند حیله بسیار کردند تا وی را اگر فتند و بکشتند بر مذهب امام مالک و قسمت کردند هر یکی نصیب شیخ افتاد هر کسی نصیب خود بخورد شیخ در خوردن آن تفکر می کرد تا شب بگذشت چون وقت سحر شد سر آن سگ به سخن آمد و گفت این سزای آن کسی که گوشت بو گرفته از سفره ابو زرعه اردبیلی نخورد شیخ بر جست و اصحاب را بیدار کرد و گفت بیایید که پیش ابو زرعه رویم و از وی استحلال کنیم پس بشیراز باز گشتند و از وی عذر خواستند و آنگاه به سفر بیرون رفتند و گویند ابو زرعه در آخر عمر بر صوفیه بیرون آمد و در ایشان افتاد و شاید که این نسبت ببعضی بوده باشد که مستحق آن بوده باشند توفی سنه خمس عشرة و اربعمائة

ابو عبدالله المشتهر بباکوئی قدس سره قبر وی از مزارات مشهوره شیراز ست گفته اند که وی بود که گفت أَمْسَيْتُ كُرْدِيًّا وَأَصْبَحْتُ عَرَبِيًّا و قصه وی آن بود که وی یکی از کردان بود روزی به بعضی از مدارس شیراز در آمد دید که طلبه علم بدرس و مباحثه مشغول اند از ایشان سوالی کرد همه بخندیدند گفت من میخواهم که از علوم شما چیزی بیاموزم گفتند اگر میخواهی که دانشمند شوی امشب ریسمانی از سقف خانه خود بیاویز و پای خود را در آنجا محکم ببند و چندانکه توانی بگوی كُزْ بُزَهْ عُصْفُرَ تا که ابواب علم بر تو گشاده خواهد شد و او ندانست که باوی سخریه و استهزا می کنند برفت و همچنان کرد بحسن نیت و صدق یقین آنچه تلقین کرده بودند همه شب تکرار کرد در وقت سحر حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل وی ابواب علوم لدنی بگشاد و سینه وی بانوار قدس منشرح شد و ولی شد عالم که از هر مسئله غامضه جواب گفتی و بر هر معاند و معارض غلبه کردی

شیخ ابو عبدالله باکو قدس سره نام وی علی بن محمد بن عبدالله است المعروف بابن باکویه متبحر بوده است در علوم در جوانی شیخ ابوعبدالله خفیف را دیده و شیخ بوده است بعد از آن از شیراز سفر کرده بود و در نیشاپور با استاد امام قشیری و شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالی اسرارهم ملاقات کرده بود

با شیخ ابوالعباس نهاوندی مدتی مصاحب بود و میان ایشان در طریقت سخنان بسیار گذشته بود و شیخ ابوالعباس بفضل و سبق وی اعتراف نموده و بعد از آن بشیراز مراجعت کرد و در مغاره کوهی که نزدیک است بشیراز منزوی شد و همه مشایخ صوفیه علما و فقرا ملازمت صحبت وی میکردند توفی سنه اثنین و اربعین و اربعمائة در آن وقت که شیخ ابوسعید ابوالخیر در نیشاپور بوده اند استاد امام ابوالقاسم قشیری از ایشان استدعاء نموده بود که در هر هفته یکروز در خانقاه ایشان مجلس گویند منبر نهاده بودند و جامه بر آن پوشیده و مردم می آمدند و می نشستند شیخ ابوعبدالله باکو به پرسیدن استاد امام آمده بود چون بنشستند و یکدیگر را پرسیدند شیخ ابوعبدالله گفت این چیست استاد امام گفت شیخ ابوسعید مجلس خواهد گفت بنشین تا بشنوی ابوعبدالله گفت مِن لِی دَرَا مِنْكُمْ یعنی نا معتقدم استاد ابوعبدالله بنشست استاد امام گفت گوش دار که این مرد مشرف ست بر خواطر تا هیچ حرکت نه کنی و هیچ نیندیشی که او حالی باز نماید پس شیخ ابوسعید در آمد و بر منبر شد مقریان قرآن بر خواندند و شیخ دعا بگفت چون بسخن آمد ابوعبدالله باکو هیچ بر یاد کرد پنهان و آهسته با خود گفت پس یا و رکه و روز با دست هنوز این سخن تمام نیندیشیده بود که شیخ ابوسعید روی بسوی وی کرد و گفت آری وزبا و معدن باد است این کلمه بگفت و باز بسر سخن برفت چون شیخ در سخن گرم شد شیخ ابوعبدالله آن حالت بدید و آن سلطنت و اشراف وی بر خواطر مشاهده نمود اندیشه کرد که چندین موقف تجرید بایستادم و چندین مشایخ را دیدم که از کودکی باز خدمت ایشان کردم سبب چیست که این همه برین مرد ظاهر میشود و بر ما هیچ ظاهر نمی شود شیخ ابوسعید در حال روی بوی کرد و گفت ای خواجه بیت

تو چنانی که ترا بخت چنانست و چنان ٭ من چنینم که مرا بخت چنین ست و چنین ٭

وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ و دست بروی فرود آورد و از منبر فرود آمد و پیش استاد امام و ابوعبدالله باکو شد چون بنشستند شیخ ابوسعید استاد امام را گفت که این خواجه را بگوی که دل با من خوش کند ابوعبدالله باکو گفت دل آن وقت خوش کنم که هر پنجشنبه که بسلام من می آئی بعد ازین نیائی شیخ ابوسعید گفت بسیار مشایخ و بزرگان را چشم بر تو افتاده است ما بدان نظرها می آئیم نه برای تو چون شیخ ابوسعید این بگفت گریستن و خروش از جمع بر آمد و شیخ ابوعبدالله نیز بسیار بگریست و آن انکار که داوری از درون وی برخاست و صافی شد و جمله جمع خوشدل برخاستند و چون شیخ ابوعبدالله را آن انکار نماند بسلام شیخ ابوسعید می رفت اما هنوز بر رقص و سماع ایشان انکار عظیم داشت و گاه گاه اظهار آن میکرد

شبی در خواب دید که هاتفی وی را گفت که قُومُوا وَاقْصُدُوا اللهِ بیدار شد و گفت لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ این خواب شیطانی ست دیگر بار بخفت همچنین
بخواب دید که هاتفی می گوید قُومُوا وَاقْصُدُوا اللهِ باز بیدار شد و لا حول گفت و ذکری
بگفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخفت همان خواب دید دانست که آن خواب
شیطانی نیست و سبب آن انکاریست که بر شیخ ابوسعید دارد بامداد بخانقاه شیخ ابوسعید
آمد چون بدر خانقاه رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قُومُوا وَاقْصُدُوا اللهِ شیخ
ابوعبدالله را دل خوش شد و انکار وی تمام برخاست

شیخ مومن شیرازی قدس سره

شیخ الاسلام گفت که ابواسمعیل دباس گفت که بنیت حج کردم بشیراز رسیدم بمسجدی در آمدم
شیخ مومن را دیدم نشسته درزی گری میکرد سلام کردم و بنشستم مرا گفت چه نیت داری گفتم نیت
حج دارم گفت مادر داری گفتم دارم گفت بازگرد و بپیش مادر شو مرا خوش نمی آید گفت چه من پنجاه
و من پنجاه حج کرده ام سر و پای برهنه بی زاد و همراه همه ترا دادم تو شادی دل مادر خود بمن ده

شیخ ابواسحق شامی قدس سره

بسیار بزرگ بوده است و قبر وی در عکه است از بلاد شام
از اصحاب شیخ علو دینوری ست و وی از اصحاب شیخ هبیره بصری و وی از اصحاب
حذیفه مرعشی و وی از اصحاب ابراهیم ادهم قدس الله اسرارهم و این شیخ ابواسحق شامی
بقصبه چشت رسیده و خواجه ابواحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت وی را
دریافته است و از وی تربیت یافته

خواجه ابواحمد ابدال چشتی قدس سره

وی پسر سلطان فرسنافه ست که از شرفای چشت ست و امیر آن ولایت بوده وی را خواهری
بوده بغایت صالحه شیخ ابواسحق شامی بخانه وی آمدی و طعام وی خوردی روزی وی را
گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که وی را شانی عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود
بکنی تا در ایام حمل چیزی که در آن حرمتی یا شبهه باشد نخورد آن ضعیفه صالحه بموجب
فرموده شیخ ابواسحق بدست خود ریسمان ریستی و بفروختی و مایحتاج حرم برادر خود مهیا داشتی
تا در تاریخ سنه ستین و مائتین که زمان خلافت معتصم بالله بود خواجه ابواحمد متولد شد

و همان صالحه او را در خانه خودش از وجه حلال پرورش میداد و گاه گاه که شیخ ابواسحاق بخانه وی
آمدی و در آوان صبی خواجه ابواحمد را بدیدی گفتی که ازین کودک بوی آن می آید که از وی
خاندان بزرگ ظاهر گردد و احوال عجیبه و آثار غریبه مشاهده افتد وقتی که خواجه ابواحمد بسن
بیست سالگی رسیده بود همراه پدر خود سلطان فرسنافه بقصد شکار بجانب کوه رفت و در
اثنای شکار از پدر و اتباع وی جدا افتاد بمیان کوهی رسید دید که چهل تن از رجال الله بر سر
سنگی استاده اند و شیخ ابواسحاق شامی در میان ایشان ست حال بروی بگشت از اسپ
فرود آمد و در پای شیخ افتاد اسپ و سلاح هر چه داشت بگذاشت و پشمینه در پوشید و با
ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع وی او را طلب کردند نیافتند بعد از چند روز خبر
آمد که وی با شیخ ابواسحاق در فلان موضع از آن کوه ها بوده است پدرش جمعی را فرستاد تا
وی را آوردند هر چند پند دادند و بند نهادند وی را از آنچه در آن بود باز نتوانستند آورد
گویند که پدرش را خمخانه بود روزی فرصت یافت بآنجا در آمد و در آن را محکم ببست و خمها را
شکستن گرفت پدرش را آگاه کردند بنام بر آمد و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت
که از روزنه بالای بام بروی زند آن روزنه فراهم آمد و سنگ را بگرفت باز سنگ در هوا
معلق ایستاد و وی را هیچ نوعی آفتی نرسید چون پدرش آن حال مشاهده کرد بر دست
وی توبه کرد و از وی امثال این کرامات و خوارق عادات نه چندان ظاهر شده است که
بتفصیل ادای آن توان کرد توفی قدس سره سنه خمس و خمسین و ثلثمائة

خواجه محمد بن ابی احمد الچشتی رحمة الله تعالیٰ علیه

وی بعد از وفات پدر قائم مقام وی بود بموجب
فرموده پدر با آنکه بیست و چهار ساله بیش نبود تحصیل امور دینی و معارف یقینی کرده بود زهد و
ورع تمام داشت و از دنیا و اهل آن بغایت مجتنب بوده همواره بزهد و ترک تحسر لیس
می نمود و میگفت چون اول و آخر ما ترک دنیا خواهد بود خود را از غرور و فریب وی نگاه می باید داشت
وقتی که محمود سبکتگین بغزو سومنات رفته بود خواجه را در واقعه نمودند که بمددگاری وی می باید رفت
در سن هفتاد سالگی با درویشی چند متوجه شده چون آنجا رسید بنفس مبارک خود با مشرکان و
عبده اصنام جهاد کرد روزی مشرکان غلبه کردند و لشکر اسلام پناه به بیشه آوردند و نزدیک بود

که شکست بر ایشان افتد خواجه را در چشت مریدی بود آسیابان محمد کاکو نام خواجه آواز داد که کاکو
دریاب در حال کاکو را دیدند که اضطراب میکرد و محاربه می نمود تا لشکر اسلام نصرت یافت و کافران
هزیمت کردند و در همان وقت محمد کاکو را در چشت دیده بودند که بکلکه آسیا را بر درخته و بر در و دیوار
آسیا می زد از وی سبب پرسیده بودند همین قصه را گفته بود **استاد مردان رحمة الله**
تعالی علیه از قصبه سنجان خواف از مریدان خواجه است و سالها کلوخ استنجا و آب وضو ویرا
مهیا میداشت روزی که او را بمراجعت بوطن امر کردند بگریست و گفت من طاقت مفارقت شما کجا دارم
خواجه کرم نمود و گفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار ما باشد حجابهای جسمانی و مسافتهای مکانی
مرتفع گردد و ما را از همانجا به بینی و همچنان بود و ایما استاد می گفتی که من از سنجان چشت را می بینم توفی
رحمه الله سنة احدی عشر و اربعمایة **خواجه یوسف بن محمد بن سمعان رحمة الله تعالی علیه**
وی خواهرزاده خواجه محمد بن ابی احمد است و مرید و تربیت یافته وی خواجه محمد تا شصت و پنج سال
متاهل نشده بود همشیره داشت که خدمت وی کردی و خوردن و پوشیدن وی از دست رشته
وی بودی و سن وی بچهل رسیده بود و بسبب خدمت برادر و اشتغال بطاعت خدای تعالی میل
تزوج نداشت شبی خواجه محمد پدر بزرگوار خود خواجه ابواحمد را در خواب دید که گفت در ولایت شما
فلان مردیست محمد بن سمعان نام تحصیل علوم کرده و روزگار بصلاح گزرانیده خواهر خود را بوی
عقد کن خواجه ویرا طلب داشت و همشیره خود را با وی عقد کرد و وی هم در چشت متوطن شد خواجه
یوسف از ایشان متولد گشت خواجه محمد بعد از شصت و پنج سالگی متاهل شده بود اما دیرا هیچ پسر
به بزرگی نرسیده بود خواجه یوسف را بمنزله فرزند میداشت و تربیت می کرد و بتحصیل علوم و سلوک
راه خدای تعالی دلالت میکرد و بعد از وفات وی قائم مقام وی شد خواجه یوسف را بعد از پنجاه سالگی
میل انزوا و انقطاع شد خواست که نزدیک مزار خواجه حاجی مکی که بسیار بزرگ بوده و شیخ
ابو اسحق زیارت ایشان بسیار میکرد چله خانه در زمین بکند باشارت هاتف غیبی آن موضع را که
حالا چله خانه وی است اختیار کرد و چون بیل و کلند آوردند زمین بغایت محکم بود چنانکه هیچکس آن را
نتوانست کند خواجه کلند برداشت و بدست مبارک خود از جاشتگاه تا نماز پیشین آنرا باتمام رسانید
و مدت دوازده سال در انجا بسر برد و چندان سکر و دهشت و وله و حیرت بروی غالب شده بود

که گاه بودی که چون خادم آب وضو بر دست وی بر یختی در اثنای وضو از خود غائب شدی و
یک ساعت کما بیش در ان غیبت بماندی و باز حاضر شدی و وضو را باتمام رسانیدی در ان وقت
که شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبد الله الانصاری الهروی قدس الله تعالی سره بمزار چشت رسیده بود با وی ملاقات
کرده است و بعد از معاودت بهرات در مجالس و محافل استحسان وی میکرد توفی رحمه الله تعالی
سنة تسع و خمسین و اربعمایة و عمر وی هشتاد و چهار سال بود و در وقت رفتن پسر مهین خود خواجه
قطب الدین مودود را بتحصیل علوم وصیت کرد و قائم مقام خود گردانید **خواجه قطب الدین**
مودود چشتی قدس الله سره العزیز در سن هفت سالگی تمام قرآن را با واضح آن حفظ
کرده بود و بتحصیل علوم اشتغال میداشت چون بسن بیست و شش سالگی رسید والد بزرگوار وی خواجه یوسف
از دنیا برفت و ویرا بجای خود بنشاند و وی بخصال حمیده موصوف بود و بافعال پسندیده معروف
و مردم آن ولایت همه در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و ارادت وی بودند و توفیق شرف صحبت و
دولت تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی قدس الله تعالی روحه نیز دریافته بود در ان وقت که حضرت
شیخ الاسلام احمد از ولایت جام بهرات تشریف آورده بود و خواص و عوام مشاهده کرامات و خوارق
عادات که از ایشان ظاهر می شد نمودند و همه مرید و معتقد وی شدند و این قصه در اکناف و اطراف آن
ولایت انتشار یافت و از نواحی هرات متوجه مزار متبرکه چشت شد و خبر آمد که خواجه مودود چشتی مریدان
بسیار جمع کرده است می آید تا شیخ الاسلام را از ولایت بیرون کند اصحاب شیخ الاسلام آنرا پوشیده
میداشتند و وی خود از همه بهتر میدانست چون روزی بامداد سفره در آوردند گفت که ساعتی صبر کنید
که جماعتی رسولان در راه اند چون ساعتی بر آمد خادم در آمد که آن جماعت رسیدند ایشان را در آوردند
و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و سفره برداشتند شیخ الاسلام گفت که شما میگوئید یا ما بگوئیم
که شما بچه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت شیخ بفرمایند فرمود که خواجه زاهد مودود شما را فرستاده است که احمد را
بگوئید که تو بولایت ما بچه کار آمده بسلامت باز گرد و گرنه چنان که باز باید گردانید ترا باز گردانیم رسولان
تصدیق کردند پس بفرمود که اگر مراد از ولایت این دیهاست این ملک مردمانست نه از آن وست و نه
از آن من و اگر مراد از ولایت این مردمانند ایشان خود رعایای سنجرند پس شیخ الشیوخ سنجر باشد و اگر مراد از ولایت
آنست که من میلرزم و اولیای خدای عز و جل میدانند فردا با ایشان بگوئیم که کار ولایت چیست و چونست

چون این سخن بگفت ابر عظیم برآمد و شبانروزی ببارید و هیچ منقطع نشد روز دیگر بامداد شیخ الاسلام
فرمود که ستوران ساخته کنید تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد که درین دو سه روز بعد از انکه وگر
نبارد هیچ ملاحی از آب تواند گذشت شیخ فرمود که سهل باشد که امروز ما ملاحی کنیم پس روان شدند
چون بصحرا بیرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد دید که جمعی انبوه سلاح بسته همراه ایشانند پرسید
که اینان کیانند گفتند مریدان و محبان شما اند شنیده اند که جماعتی بعداوت شما می آیند فرمود
که اینها را باز گردانید که تیغ و تیر کار سنجر است و سلاح این گروه سلاح دیگرست شیخ الاسلام با تنی چند
روی براه نهادند چون بکنار آب رسیدند آب بسیار بود شیخ الاسلام فرمود که امروز قرار آنست که
ما ملاحی کنیم سخنی از معارف آغاز کردند چندان ذوق بدلها رسید که همه واله و حیران شدند پس فرمود که همه
چشمها بر هم نهید و بگوئید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تا سه بار تکرار کرد هر کس که چشم زد و باز کرد
پای افزار تر کرد و هر کسی که دیر بگشاد خود را بآن طرف آب یافت پای افزار ایشان خشک چو رسولان آن
مشاهده کردند بتعجیل پیش خواجه مودود رفتند و این حال باز گفتند کسی باور نداشت خواجه
مودود با دو هزار مرید سلاح بسته متوجه شدند در راه بشیخ رسیدند چون نظر شیخ بروی افتاد از
اسب پیاده شد و بوسه بر پای شیخ داد شیخ دست بر پشت وی میزد و میگفت کار ولایت چون می بینی
ندانسته که ولایت مردان حشم و سلاح نباشد بر دو سوار شو که کودکی و نمیدانی که چه میکنی چون بدیه درآمد
شیخ الاسلام با اصحاب خود در محله فرود آمدند و خواجه مودود با مریدان در محله دیگر روز دیگر مریدان
خواجه مودود را گفتند که ما آمده بودیم تا شیخ احمد را از ولایت بیرون کنیم امروز بامداد بکدیه نشست
درین معنی بهتر ازین اندیشه باید کرد خواجه مودود گفت مارا صواب چنان می نماید که بامداد برخیزیم
و بخدمت وی برویم و اجازت خواهیم و باز گردیم که کار وی نه بقوت بازوی ماست مریدان گفتند
که ما باهم مشورت کرده ایم صواب آنست که جاسوسی برکار کنیم که چون وقت قیلوله خلوت شیخ شود و پیش
وی کسی نباشد تنی چند در خدمت تو برویم و سماعی بنیاد کنیم و حالتی برآریم و دران میان چیزی
بروی زنیم خواجه مودود گفت این صواب نیست که وی صاحب ولایت و کرامت است اما فائده
نداشت چون وقت قیلوله شد اصحاب شیخ متفرق شدند خادم خواست که جامه خواب گسترد تا شیخ
قیلوله کند فرمود که یک ساعت توقف کن که کاری در پیش است ناگاه کسی در بکوفت خادم چون

در بگشاد خواجه مودود را دید که با جمعی انبوه در آمدند و سلام گفتند و آغاز سماعی نهادند و نعره
زدن گرفتند شیخ الاسلام سر بر آورد و گفت هِيَ هِيَ سَهْلاً کجائی وَآیْن سَهْلاً مردی بود
سرخسی از عقلاء مجانین و صاحب کرامت او پیوسته در خدمت شیخ الاسلام بودی هم درلحظه حاضر شد
و بانگ بر ایشان زد ایشان کفش و دستار میگذاشتند و میگریختند همین خواجه مودود ماند عظیم
خجل بر پای خاست و باستغفار سر برهنه کرد و گفت بر شما روشن است که این نوبت من باین رضا
نداشتم شیخ الاسلام گفت راست میگوئی اما چرا با ایشان در آمدن موافقت کردی خواجه
مودود گفت بد کردم عفو فرمایند شیخ الاسلام گفت عفو کردم برو و این قوم را باز گردان و در
خدمتگار نگاه دار و سه روز توقف کن چنان کرد پس پیش شیخ الاسلام آمد و گفت چنانکه گفته بودی
کردم دیگر چه می فرمائید تا چنان کنم شیخ الاسلام گفت اول سبقی بر طاق نه و برو علم آموز که زاهد
بی علم مسخرهٔ شیطان ست گفت قبول کردم دیگر چه میفرمائید فرمود که چون از تحصیل فارغ شوی
احیای خاندان خود کن که آبا و اجداد تو بزرگ بوده اند و صاحب کرامت خواجه مودود گفت
چون مرا احیای خاندان می فرمائید هم شما بروجه تبرک و تیمن مرا اجلاس فرمائید شیخ الاسلام گفت
که پیشتر آی پیشتر آمد دست وی بگرفت و برکنار چهار بالش خود بنشاند و سه بار گفت که بشرط
علم پس سه روز در خدمت شیخ الاسلام بود و فوائد گرفت و نوازشها یافت و باز گشت و بعد از ان
باندک فرصتی بجهت تحصیل علوم و تکمیل معارف بجانب بلخ و بخارا تشریف برد و مدت چهار سال
بقدر وسع و امکان دران باب اجتهاد نمود و دران دیار بهر جا از وی آیات غریبه و کرامات
عجیبه که تفصیل آن بتطویل می انجامد ظاهر شد و بعد از ان بچشت مراجعت کرد و بتربیت مریدان
و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی ارادت بصحبت و خدمت وی آوردند
شاه سنجان که لقب و نام وی رکن الدین محمد ست و از دیه سنجان خوافست شرف صحبت
خواجه را دریافته بوده است و چند وقت در چشت اقامت نموده و می گویند که در مدت اقامت
هرگز در چشت نقض طهارت نکرده چون خواستی که طهارت کند سوار شدی و از چشت
بیرون آمدی و دور رفتی و طهارت ساختی و مراجعت نمودی و می گفتی که مزار چشت منزل مبارک
و مقام متبرک ست روا نباشد که آنجا بی ادبی کنند و گویند که پیشتر وی را خواجه سنجان

می گفتند خواجه مودود ویرا شاه سنجان لقب نهاد و وی همیشه بآن می نازیدی و مفاخرت
می کردی وفات خواجه در سنه سبع وعشرین وخمسمائه بوده است و وفات شاه سنجان در سنه
سبع وتسعین وخمسمائه

خواجه احمد بن مودود بن یوسف الچشتی قدس سره

وی بسیار بزرگ بوده و بعد از پدر بمقام وی نشسته و مقبول همه طوائف بوده و بر کافه انام
شفقتی عام و مروتی تمام داشته است و گویند که شبی حضرت رسالت را صلی الله علیه وآله وسلم
در واقعه دید فرمود که ای احمد اگر تو مشتاق ما نیستی ما مشتاق توایم چون بامداد شد سه یار موافق
اختیار کرد و مجهول وار چنانکه کسی او را نشناسد بزیارت حرمین شریفین زادهما الله تعالی تشریفاً
وتکریماً متوجه شد چون اقامت ارکان وشرائط حج بجای آورد بحرم محترم مدینه و روضه شریفه
مصطفویه علی ازدارها التحیة توجه نمود و مدت شش ماه مجاورت کرد و گویند که مداومت و مواظبت
وی بر مجاورت آن حرم خادمان را گران آمد خواستند که ویرا برنجانند از روضه شریفه آواز آمد
چنانچه همه حاضران شنیدند که ویرا مرنجانید که از جمله مشتاقان ماست و بعد از مراجعت از
مدینه ببغداد رسید و در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود آمد شیخ ویرا تعظیم و احترام
بسیار کرد و خلیفه بغداد بنا بر خوابی که دیده بود ویرا طلب کرده و وظائف اکرام و احترام بجای
آورد و وی خلیفه را نصایح جایگیر و مواعظ دلپذیر گفت و همه در محل قبول افتاد فتوحی
آوردند بجهت استمالت خاطر خلیفه محقری برداشت و چون بیرون آمد بر فقرا قسمت کرد و بخراسان
توجه نمود ولادت وی در سنه سبع وخمسمائه بوده و وفات وی در سنه سبع وسبعین وخمسمائه

ابو الولید احمد بن ابی الرجا قدس الله تعالی روحه

وی از قریه آزادانست که متصل ست بهرات عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی از شاگردان امام احمد حنبل ست رضی الله تعالی عنه
و امام محمد بخاری در صحیح خود از وی حدیث روایت کرده است در اوائل مال بسیار داشته همه را در
طلب حدیث و حج و غزا صرف کرده است از هرات سفر میکرد و هرگاه که مالش بآخر رسیدی بهرات مراجعت
کردی و بعضی از املاک خود بفروختی و باز بسفر رفتی تا جمله مال خود بدین طریق نفقه کرد گویند
یکی از دوستان وی بچهار هزار درم محتاج شد پیش وی اظهار آن کرد چون بخانه خود رفت
ابو الولید چهار هزار درم در صره کرد و بوی باز فرستاد چون آن دوست مهم خود را کفایت کرد

و مدتی بر آمد آن مبلغ را نقد ساخته در صره کرد و بوی باز فرستاد ابو الولید قبول نکرد آن دوست
بنزدیک وی آمد و سلام کرد ابو الولید گفت اگر نه رد سلام واجب بودی جواب تو باز ندادمی آخر
چهار هزار درم را چه قدر باشد که آن را باز فرستی توفی رحمه الله تعالی سنة اثنتین وثلثین ومائتین
و قبر وی در قریه آزادانست یزار و یتبرک به

ابو اسمعیل عبد الله بن ابی منصور محمد الانصاری الهروی قدس سره

لقب وی شیخ الاسلام ست و مراد بشیخ الاسلام
هر جا که درین کتاب مطلق واقع شده است ویست چنانچه در صدر کتاب بآن اشارت
رفته است وی از فرزندان ابو المنصور مت الانصاری ست و مت الانصاری پسر
ابو ایوب انصاری ست که صاحب رحل رسول صلی الله علیه وآله وسلم ست در آن وقت که بمدینه هجرت کردند
و ابو ایوب انصاری در زمان خلافت امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه با احنف بن قیس
بخراسان آمده بود و در هرات ساکن شده شیخ الاسلام گفته است که پدر من ابو منصور در بلخ
با شریف حمزه عقیلی می بوده است وقتی زنی با شریف گفته است که ابو منصور را بگوی که مرا بزنی
کند پدر من گفته است که من هرگز زن نمی خواهم و آن را رد کرده است شریف گفته است که
آخر زن خواهی و ترا پسری آید و چه پسری چون بهرات آمده است و زن خواسته و من بزمین
آمده ام شریف در بلخ گفته است که ابو منصور مارا بهری پسری آمده است چنان مهین که جامع
مقامات شیخ الاسلام می گوید که این کلمه آفرین ست که همه نیکیها در ضمن آن ست یعنی چنانچه صفت
نتوان کرد از غایت نیکوئی و هم شیخ الاسلام گفته است که من بقهندز زاده ام و آنجا بزرگ شده ام
و ولادت من روز جمعه بوده است در وقت غروب آفتاب الثانی من شعبان سنة ست وتسعین
وثلثمائة و هم وی گفته که من ربیعی ام در وقت بهار زاده ام و بهار را سخت دوست دارم آفتاب بقدم
در جه ثور بوده است که من زاده ام هرگاه که آفتاب بدانجا رسد سال من تمام گردد و آن میانه بهار
بود وقت گل و ریاحین و هم وی گفته که ابو عاصم پیر و خویشاوند من ست من در کودکی بوی
شدمی وقتی بوی خدم نان و اشکره آبگامه پیش من نهاد و مرا قوالی کرد و چیزی برخواند
خاتون وی که عجوزه بود سخت محتشم و خداوند ولایت گفت پیر من یعنی خضر علیه السلام عبد الله را دید
گفت وی کیست گفتم فلان کس ست گفت از مشرق تا مغرب همه جهان از وی پر شود یعنی از

آوازهٔ وی شیخ الاسلام گفت که این پرسیدن فن و بیست خود داند اما پرسد بانو عالیه زنی بوده
باشکوه به پوشنگ چون شیخ الاسلام برزمین آمد خضر علیه السلام وی را گفت آن کودک را دیدی
در هری که از مشرق تا به مغرب از وی پر شود و هم بانو عالیه گفته که پیر من یعنی خضر علیه السلام گفت که در شهر
شما بازاری زاده است هفده ساله نه پدر داند که او کیست و نه مادر وی چنان شود که در همه
روی زمین کس از وی مه نبود باز گفت از مشرق تا مغرب از وی پر شود و احوال این بانو عالیه آن بود
که دختری داشت یک و نیم ساله او را خواست یعنی حق را سبحانه دختر را بگذاشت و بحج شد شیخ
ابو اسامه که شیخ حرم بود پذیره وی آمد که عم وی بود و این بانو عالیه مجرهٔ داشت فرا پیران
می شد که مرا چیزی از و یعنی از حق تعالی برین کاغذ نویسید شیخ الاسلام گفت که اول مرا
در دبیرستان زنی کردند گفتند زبان دار و چون چهار ساله شدم مرا در دبیرستان بالینی کردند
و چون نه ساله شدم املائی نوشتم از قاضی ابا منصور و از جارودی و چهارده ساله بودم که مرا مجلس
نشاندند و من در دبیرستان ادب خرد بودم که شعر می گفتم چنانکه دیگران را بر من حسد می آمد
و هم وی گفته که پسری از خویشان خواجه یحیی عمار با من در دبیرستان بود من بدیهه شعرها
تازی می گفتم و هر چیز که کودکان از من خواستندی که در فلان معنی شعری بگوی بگفتمی زیاده از آنکه
آنکس خواسته بودی وقتی آن پسر پدر خود را گفته بود که وی در هر معنی که خواهد شعر گوید
پدر وی فاضل بود گفت چون به دبیرستان شوی از وی خواه که این بیت را
تازی کند **بیت** روزی که بشادی گذرد روز همانست * و آن روز دگر روز بداندیشان
است * من در وقت گفتم وَيَوْمُ الْفَتٰى مَا عَاشَهُ فِي مَسَرَّةٍ * وَسَائِرُهُ
يَوْمَ الشَّقَاءِ عَصِيبُ * نِعْمَ الْوَصْلُ مَا دُمْتُ السَّعَادَةَ فَاللَّاجِي
بِتَنْغِيصِ عَيْشٍ لَا كَرُمْ مِنْ رَقِيبُ * و این مصراع را از وی خواستند که
تازی کن **مصراع** آب آید باز در جوئی که روزی رفته بود گفت عَهِدْنَا الْمَاءَ فِي
نَهْرٍ وَنَرْجُوا * كَمَا زَعَمُوا رُجُوعَ الْمَاءِ فِيهِ * و هم وی گفته که کودکی بود در دبیرستان

نیکو روی ابو حامد نام یکی گفت برای وی چیزی بگوی من این بگفتم **شعر** لِأَبِي أَحْمَدَ وَجْهٌ
قَمَرُ اللَّيْلِ غُلَامُهُ * وَلَهُ لَحْظُ غَزَالٍ رَشَقَ الْقَلْبَ سِهَامُهُ * و هم وی گفته
که از شش هزار شعر تازی بیش است که بروزن راست در دست مردمان و برابیت اجزای من است
و هم وی گفته است که وقتی قیاس کردم که چند بیت یاد دارم از اشعار عرب هفتاد هزار بیش
یاد داشتم و در وقتی دیگر گفته است که من صد هزار بیت تازی از شعرای عرب چه متقدمان
و چه متاخران بتفاریق یاد داریم و هم وی گفته که بامداد پگاه به مقری شدمی بقرآن خواندن
چون باز آمدمی بدرس مشغول شدمی شش روی ورق نوشتمی و از بر کردمی چون از درس فارغ گشتمی چاشتگاه
با دیب شدمی و همه روز نوشتمی روزگار خود را بخش کرده بودم چنانکه مرا هیچ فراغت نبودی
و امروز روزگار من هیچ بسر نهاده است بلکه هنوز در بایستی و بیشتر روز بودی که تا بس نماز دیگر
بر نهار بودمی و هم وی گفته که بشب در چراغ حدیث می نوشتمی فراغت نان خوردن نبودی
مادر من نان پاره لقمه کرده بودی و در دهان من می نهادی در میان نوشتن و هم وی
گفته است که حق سبحانه و تعالی مرا حفظی داده بود که هر چه زیر قلم من گذشتی مرا حفظ شدی و هم وی
گفته که من سه صد هزار حدیث یاد دارم با هزار هزار اسناد و هم وی گفته که آنچه من کشیده ام
در طلب حدیث مصطفی صلی الله علیه وسلم هرگز کس نکشیده باشد یکمنزل از نیشاپور بود تا زباد که باران
می آمد من در رکوع می رفتم و جزوهای حدیث بشکم باز نهاده بودم تا تر نشود و هم وی گفته که مرا
آن نیت بس که مرا با دل علم آموختن بوده از وی یعنی نه طلب دنیا را بود که الله تعالی را بود
و نصرت سنت مصطفی را بود صلی الله علیه و آله وسلم و هم وی گفته که بروزگار من هیچکس آن نکرده
که من اگر من دست بر اندام خود نهادمی گفتندی که این چیست آنرا حدیث داشتمی و هم وی گفته که
من از سی صد تن حدیث نوشته ام که همه سنی بوده اند و صاحب حدیث نه مبتدع و صاحب رای و
هیچکس را این میسر نشده و هم وی گفته که بسی اسنادهای عالی که بگذاشته ام و ننوشته ام که مرد
صاحب رای بود یا از اهل کلام که محمد بن سیرین گفته إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا
عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ * و به نیشاپور قاضی ابو بکر حیری را دریافتم و از وی حدیث ننوشتم که متکلم بود
و اشعری مذهب اگرچه اسنادهای عالی داشت و هم وی گفته که من در تذکیر و تفسیر قرآن شاگرد

خواجه امام یحیی عمار م اگر من وی را ندیدمی همان باز نتوانستمی کرد یعنی در تذکیر و تفسیر من چهارده ساله بودم که خواجه یحیی قهندزیان را گفت که عبدالله را بنازدارید که از وی بوی امامی می آید

خواجه یحیی بن عمار الشیبانی قدس سره

وی شیخ ابوعبدالله خفیف را دیده بود بشیراز و وی را مجلس نهاده بود شیخ الاسلام گفت که رسوم علم بهرات خواجه یحیی آورد مجلس داشتن و دین محمد با سنت موافق کردن بسبب وی تازه گشت قاضی ابوعمر و بسطامی بهرات آمده بمجلس خواجه یحیی آمد چون مجلس تمام گشت فرود آمد و پیش وی رفت وی برخاست و گفت از شرق تا غرب در بر و بحر بگشتم دین تر و تازه در هرات یافتم و در نیشاپور نیز با بزرگان گفته بود طُفْتُ الدُّنْیَا شَرْقًا وَغَرْبًا فَوَجَدْتُ الدِّیْنَ غَضًّا بِهَرَاتَ قاضی ابوعمرو بزرگ بود و امام و یگانه جهان وَفِیْ تَارِیْخِ الْاِمَامِ الْیَافِعِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ فِیْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَاَرْبَعِمِائَةٍ تُوُفِّیَ اَبُوْعَمْرٍو الْبُسْطَامِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ الشَّافِعِیُّ قَاضِیْ نَیْسَابُوْرَ وَشَیْخُ الشَّافِعِیَّةِ بِهَا رَحَلَ وَسَمِعَ الْکَثِیْرَ وَدَرَسَ الْمَذْهَبَ وَاَمْلٰی عَلَی الطَّبْرَانِیِّ وَطَبَقَتِهٖ و هم شیخ الاسلام گفته که در آخر خواجه یحیی عمار بیمار شده بود چون بهتر گشت مجلس کرد بر کرسی خود و غلام دست وی گرفته بود و ناوه بر منبر بردند گفت یحیی عمار همه عمر خود را ازین سر چوب یافته یعنی منبر و کرسی ولیکن اکنون نمی توانم پس گفت شنیدم که گفته اند یحیی عمار را پای درکشیدند مصطفی را صلی الله علیه وآله وسلم پای درکشیدند ابوبکر بجای وی بنشست و ابوبکر را پای درکشیدند عمر بجای وی بنشست و عمر را پای درکشیدند عثمان بجای وی بنشست و عثمان را پای درکشیدند علی بجای وی بنشست رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ مرا پای درکشند عبدالله باید بجای من بنشیند برانیها و بر دماغ ملحدان و مبتدعان میزند شیخ الاسلام گفت که من آن روز بپای کرسی نشسته بودم

خواجه اشارت بمن کردند که آن عبدالله کودک است پس از آن شیخ عمو مرا گفت که آن عبدالله تو بودی و لعمری که چنان بود وَفِیْ تَارِیْخِ الْاِمَامِ الْیَافِعِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنَّ فِیْ سَنَةِ اثْنَتَیْنِ وَاَرْبَعِمِائَةٍ تُوُفِّیَ الْاِمَامُ الْوَاعِظُ یَحْیَی بْنُ عَمَّارِ الشَّیْبَانِیُّ السِّجِسْتَانِیُّ نَزِیْلُ هَرَاةَ شیخ الاسلام گفت که دیدار مشایخ هیئتی نسبتی بهست این طائفه را بیشین مرتبه که این قوم را گویند آنست که گویند فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته و گفته قدس سره دیدار مشایخ را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشود آن را در نتوان یافت آن همیشه نبود عرفان همیشه بود دیدار ایشان نبود و فایت آنرا تدارک نبود و در نتوان یافت شیخ الاسلام گفت قدس سره که مشایخ من در حدیث و علم و شرع بسیار اند اما پیر من در دین کار یعنی در تصوف و حقیقت شیخ ابوالحسن خرقانی است رحمه الله تعالی اگر من خرقانی را ندیدمی حقیقت ندانستمی همواره این با آن دمی آمیختمی یعنی نفس را با حقیقت و گفت قدس سره ... پیر من ... بیک سخن که گفت ... که ... می خسپید چیزی دیگر است ... نماند که علم حقیقت مرا دیده و دانسته شد و گفت قدس سره که عزیمت حج اسلام کردم با وی در به ... و قافله را در آن سال بار نبود و در بازگشتن بصحبت خرقانی رسیدم مرا دید گفته در آمدی اِیْ مَنْ مَا شُغِلَ یعنی معشوقه تو گفت از دریا آمدی از دریا آمدی از دریا آمدی همه مقامات شیخ الاسلام قدس سره گفته یعنی از دریای تفرقه بکشتی جمع آمدی جزاه الله تعالی نداند که آن چه بود که وی گفت از غیب و گفت قدس سره که مرا از کرامات وی آن تمام بود که مرا گفت از دریا آمدی و از علم وی آنکه گفت این که می خوردی و می خسپید چیزی دیگرست و گفت قدس سره که چون این سخن بشنیدم خرقانی من بودم وی مرا تعظیم می داشته در میان سخن می گفت با من مناظره می کن که تو عالمی و من جاهلم من هیچکس ندیده ام و نشنیده ام ازین ... بخرقانی بخرقان و طاقی بهرات و هیچ کس نشنیده ام ندیده ام که

[illegible] وی را چنان تعظیم داشتند که مرا مریدان خرقانی گفتند که سی سالست که تا ویرا میداریم هرگز ندیده ایم که کسی را چنان تعظیم کرد که ترا و چنان نیکو داشت که ترا شیخ الاسلام گفت زیرا که مرا بوی فرستاده بودند و گفت قدس سره که با وی گفتم ای شیخ سوالی دارم گفت بپرس آی تمن هماشو گه متوازوی پنج سوال کردم سه بزبان و دو بدل و همه را جواب گفت و دو دست من در ران خود گرفته بود و از ان بیخبر نعره می زد و آب چون جوی از چشم وی میرفت و با من سخن می گفت **شیخ ابو عبد اللّٰه الطاقی قدس سرہ** نام وی محمد بن الفضل بن محمد الطاقی السجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران جیرفتی ست عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن شیخ الاسلام گفت که وی پیر منست و استاد من در اعتقاد حنبلیان که اگر من وی را ندیدمی اعتقاد حنبلیان ندانستمی و هرگز هیچکس را حضرت ندیدم و هیبت از طاقی دمن وی را نا بینا دیده ام مشایخ وی را تعظیم میداشتند و وی خداوند کرامات و ولایات بوده و فراست تیز داشت ندیده ام که وی در کار هیچکس چنان در فزانه بوده باشد که در کار من تعظیم و نیکو داشت من ده الغته بود که عبد اللّٰه با منصور ست سبحان اللّٰه آنچه نور ست که اللّٰه تعالی در دل تو نهاده شیخ الاسلام گفت چهل سال بر بایست آمد تا من بدانستم که آن نور چیست که وی می گفت توفی الشیخ ابو عبد اللّٰه الطاقی قدس اللّٰه تعالی روحه فی عشرة صفر سنة ست عشر و اربعمائة شیخ الاسلام گفت که مرا چشم و دل محمد قصاب بزرگ نموده اند اما خرقانی مرا به شناخت و محمد قصاب مرا تعظیم تمام داشت و با من ببازار آمد که یار من برای پدر خود دستار چه می خرید با من موافقت کرد و گفت سی سالست که تا اینجا یم درین بازار نرسیده ام شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو عبد اللّٰه بن باکویه الشیرازی سفرهای نیکو کرده بود و مشایخ جهان همه را دیده بود و حکایات بسیار داشت از ایشان من خود از وی بانتخاب سی هزار حکایت نوشته ام و سی هزار حدیث شیخ الاسلام گفت که وی ملک بوده بهانه تصوف و از همه علوم با نصیب و وی مرا تعظیم می داشت که کس را نمی داشت هرگه من پیش وی در آمدمی بر پای خاستی و مشایخ نیشاپور را چون ابن ابو الخیر و جز او بر پای نمی خاست و فراست عظیم داشت شیخ الاسلام گفت که چون از وی باز گشتم بخانقاه شیخ ابو عبد اللّٰه باکو در آمدم سه دوست بود مرا در خانقاه وی یکی شیرازی و یکی ابو الفرج و دیگر

ابو نصر ترشیزی شیخ آواز داد که ابو الفرج شد از خانقاه بیرون ندید و گفت لبیک ای شیخ گفت چون دانشمند ازین خانقاه بیرون شد من چه گفتم ترا گفت گفتید وی بسفر می شود و وی نه سفر راست و نه سفر بابت و بیت وی آنراست که حلقه گرد وی در نشینند و وی از دو میگوید من گفتم کاش باری این سخن آن وقت بگفتی تا این همه رنج و سفر سود آمدی لیکن خرقانی را می بایست دید یعنی سفر من برای آن بود **شیخ ابو الحسن بشری سنجری قدس سرہ** شیخ الاسلام گفت وی از پیران من ست ازین مشایخ که من دیده ام هم بود و طاقی هر دو جاسوس القلوب بودند و ابو الحسن بشری و وی ثقه بود در روایات و صوفی بود و مشایخ بسیار دیده بود چنانکه می بایست دید و سخن و سماع از ایشان باز دانست گفت مشایخ حرم دیده بود چون شیخ سیروانی و سرکی و ابو الحسن جهضم و ابو بکر طرسوسی و ابو عمرو نجید و دیگر مشایخ وقت و شاگرد شیخ ابو عبد اللّٰه خفیف بود و حصری و نوری و ابو زرعه طبری را دیده بود **کا کا ابو القصر کبشتی قدس سرہ** شیخ الاسلام گفت که وی مرد بزرگ بوده در ایام من بوده اما نه بابت پدر من بوده و مرا بوی برده و من خرد بوده ام روز آدینه پدر من مرا پیش پیران بر وی تا دست بسر من فرود آورندی و پیش ابو القصر بردی و وی هم در مسجد بودی زیرا که وی مرد ملامتی بوده و پدر من قرا اما شیخ ابو الحسن تیشه ساز و برادر وی شیخ ابو محمد خادمان و مریدان کا کا ابو القصر بودند و پیران روشن و بالغرهای عظیم بودند و همه مریدان ابو القصر چنان بودند که ایشان را لغزهای عظیم بود و هر دو حکایت از وی کردند **کا کا احمد سنبل و برادر وی محمد خورجه رحمهما اللّٰه** شیخ الاسلام گفت که کا کا احمد سنبل مه از برادر خود بود محمد خورجه و باطن نیکوتر داشت و برادر وی پاک تر بود در ظاهر و با نام تر و وی درویش بود بغایت و خداوند کرامات و ولایات و در کار من دور فرا بود **ابو منصور محمد الانصاری قدس سرہ** وی پدر شیخ الاسلام ست و مرید شریف حمزه عقیلی و خدمت ابو المظفر ترمذی کرده بود شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که این همه بکردی گرد عالم بگشتی چون پدر خود ندیدی شیخ الاسلام گفت که من هفتاد و اند سال علم آموختم و نوشتم و رنج بردم در اعتقاد اول آن همه از پدر خود آموختم لیکن قرا بود صادق و متقی و با ورع

مگر کسی آنچنان نتوانستی بود و نتوانستی در زید که وی و هم شیخ الاسلام گفت که پدر من در من سری
داشت عظیم مرا گفته بود عبدالله جنید چون گوئی که فضیل عیاض و ابراهیم ادهم از تو فضیل آید و ابراهیم
ادهم وی مرا خوابی دیده بود با من نمی گفت اما میگفت هر روز تعبیری کنم راست می آید شیخ الاسلام
گفت پدر من در مجردی وقتی صافی داشته بود و فراغت دل در زن و فرزند افتاده بود و آن از
دست وی بشده همواره اظهار ملالت میکرد و تنگدلی می نمود و با ما وقتی دران تنگدلی گفت
میان من و شما دریای آتش باد اما چه گناه کرده بودیم وی زن خواست و فرزند آمدند وی
دران تنگدلی از دکان برخاست و سُبحانکَ اللّٰهُمّ بگفت و دست از دکان بداشت و به بلخ
رفت پیش پیر خود شریف حمزه عقیلی و در تاریخ شعبان سنه ثلثین و اربعمائة از دنیا برفته و در
بلخ دفن کرده اند نزدیک شریف حمزه عقیلی **ابو منصور سوخته رحمه الله** شیخ الاسلام گفت
که بامنصور سوخته پیری بود در قهندز وقتی خویشتن را فرا سوختن داد از بهر آدمی سوخته و او را
سوخته نام کردند مردی صادق بود با صلابت و وقتی **شیخ احمد چشتی و برادر وی**
خواجه اسمعیل چشتی قدس سرهما شیخ احمد چشتی غیر ابو احمد ابدال است زیرا که وی متقدم
است و شیخ الاسلام وی را ندیده بود و غیر خواجه احمد بن مودود است زیرا که وی متاخر است
و شیخ الاسلام را ندیده شیخ الاسلام گفت من هیچکس ندیده ام قوی تر در طریق ملامت و تمامتر از
احمد چشتی و چشتیان همه چنان بودند از خلق بیباک در باطن سادات جهان بسیار بسیر بادیه رفته بود
و بادیه گشته که از خود دران افلاس تمامتر ندیده بود همه احوال ایشان با اخلاص و ترک ریا هیچگونه سستی
روا نداشتندی در شرع تا بهاون چه رسد و شیخ احمد نجار را دیده بود و غیر او را شیخ الاسلام گفت که
احمد چشتی بزرگ بود مرا تعظیم داشتی و حرمت دادی که هیچکس را نداشتی و ننهادی و پیشین کسی که موی سفید خود را در
پای من نهاد وی بود و من بولایت شیخ ابو نصر طالقانی شده بود و این بیت از وی شنیده **بیت** دریغا کن
ندانستم همی پنداشتم دانم + ازین پندار گوناگون ازین دانش پشیمانم + البیت شیخ الاسلام گفت که
من هیچکس ندیده ام بدیدار و فراست چون برادر احمد چشتی وی خدمت من کردی و مرا تعظیم تمام
داشتی من در قهندز مجلس می کردم و از مجلسیان من کسی بود که با وی صحبت داشتی و سخنان من
وی را باز می گفته وی میگفت که این دانشمند شما از کوی ماست خدای داند که از آن سخن وی در دل من سر برجست

یعنی از طمع این سخن وی مرا بس است پس از آن مرا دعوت کرد همه دنیا خود بر من باشد پس از آن پسر را
و برت بنیاذ آن شدیم وی مرا ابر برد و در سر کار ما از انجا بود و بونصر سوهانگر از یاران چشتی است و وی صاحب
فراست عظیم بود و آن وقت که بنیاذان رفتیم زمستان بود شصت و دو تن از مشایخ نواحی همه آنجا جمع
آمده بودند چهل و اند روز من سخن می گفتم ایشان را و بسط و افشار علم حقیقت اول از انجا برد هیچکس از
ایشان با من برابر نرفت و همه خداوندان ولایت و کرامت و فراست بودند تا ایشان زنده بودند
هیچ ترکمان بخراسان نیامد چون ابوحفص بنادروان که چشم و گوش فرا سخن من میداشته بود
وی خداوند کرامات ظاهر بود همه شیخ الاسلام گفت که اگر ابوحفص بنادروان زنده بودی
شما جامه خود را از وی در کشیدی و در وی ننگریستی و من وی را سپید و بزرگ میدیدم
با کرامت ظاهر و فراست عظیم دوستی از دوستان او بود دوستان او پوشیده باشند
از غیرت او تا دوستی نبود از دوستان او را نشناسند چون بشنو
بگوا شان که کبوتر خان بسخن وی فرود آمد چون احمد مرجانه و احمد کاه دوستانی که
بر شاخ توت رقص میکرد چهل و اند روز آنجا بودیم هر روز مهمان کسی و هزار و دویست
جامه فتوح رسیده بود از آن جز کهنه سجاده بخانه نیاوردم روزی دران ایام سماع میکردم
و دران شوری کردم و جامه پاره می کردم چون از سماع بیرون آمدم بمسجد جامع شدم در خانه سماع
بودم که یکی از ایشان فراز آمد مرا گفت آن جوان که بود که با تو در سماع میگشت گفتم چه گونه گفت
نوجوانی شاخ نرگس در از در دست با تو می گشت در سماع هر گاه که آن نرگس را بر ابینی تو می داشتی تو در
شوریدی و بی طاقت تر شدی در سماع گفتم کس را مگوی دیگر پس از آن هرگز با هم نرسیدیم گویا حفص که
بوداع من و دوستان آمد بود که بخواست رفت از دنیا و دران هفته برفت و بونصر کرابی ثانی در مجلس
املای اسحق حافظ مرا گفت دانشمند از انجا اینجا آمدی مشتین که من اینجا نیز با توام و در سخن بر من شیخ
حرفی گفته نیاید با خود می گفتم که آن چه بود هرگز دیگر چنان باشد تا در وی من باین آیه رسید که وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا و سخن بگشاد پیوسته گشت **شیخ احمد حاجی قدس سره**
شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد حاجی از پیران نخست شیخ حصری را دیده بود و ابوالحسن طرزی و غیر ایشان
را از مشایخ و از ایشان حکایت میکرد و وی را گفتم که از حصری هیچ چیز یاد داری گفت با یکی از مشایخ بر چیزی

درآمیم چیزی نبود از خوردنی شیخ می گفت نحن دوابک یا سیدی اعلف دوابک یا سیدی
[illegible] شیخ الاسلام گفت دران منگر که لطف ولاحت [illegible] دران نگر که بجز از وی هیچ [illegible]
[illegible] شیخ ابو یعلی بادردی قدس سره شیخ الاسلام گفت که شیخ بویعلی بادردی [illegible]
[illegible] حسن بود و مشایخ بسیار دیده بود و چون ابو عبدالله رودباری [illegible]
[illegible] رحمهم الله شیخ ابو علی کیال قدس سره شیخ الاسلام
گفت که من بوعلی کیال را دیده ام [illegible] بشناخته ام بزرگ بود شیخ سیستان [illegible]
[illegible] از کرامات [illegible] شیخ احمد نصر و شیخ بو سعید [illegible]
[illegible] صوفیان بود [illegible] شیخ ابو علی زرگر رحمة الله علیه شیخ الاسلام گفت
بوعلی زرگر از پیران [illegible] صوفی بود شاگرد ابو العباس قصاب آملی
[illegible] حکایت کرد [illegible] شیخ ابو علی بوته گر قدس الله سره شیخ الاسلام گفت که
وی از پیران [illegible] شیخ حصری را دیده بود و از وی حکایت کردی شیخ ابو نصر
قبانی قدس سره شیخ الاسلام گفت که وی سفرهای نیکو کرده بود و مشایخ بسیار دیده بود و شیخ ابو
[illegible] را دیده بود و خدمت کرده [illegible] و ابو عمرو نجید را دیده بود و شیخ ابو نصر و ابو عبدالله [illegible]
[illegible] دیده بود [illegible] شاگرد شبلی ست و حکایات کرده مرا از ایشان شیخ ابو اسمعیل
نصرآبادی قدس سره شیخ الاسلام گفت که وی پسر شیخ ابو القاسم نصرآبادی ست از وی
[illegible] شیخ ابو منصور کازر رحمة الله علیه شیخ الاسلام گفت که وی
[illegible] مشایخ بسیار دیده بود [illegible] شیخ احمد نجار [illegible] را دیده بود و ابو [illegible]
[illegible] شیخ اسمعیل دباس حیری قدس سره شیخ الاسلام گفت که اسمعیل [illegible]
[illegible] شیخ مومن شیرازی را دیده بود [illegible] حکایات میکرد شیخ ابو سعید معلم
قدس سره شیخ الاسلام گفت که [illegible] بود نیکو دل [illegible] سعید [illegible] شیرازی
[illegible] شیخ ابو حفص کورتی رحمة الله علیه شیخ الاسلام گفت
[illegible] ابو حفص کورتی بزرگ بود [illegible] از پیران [illegible]
[illegible] دعوی کرد پیش وی [illegible] آن [illegible]

گفت حق حق حق چون ساعتی گذشت با خود آمد گفت اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ
ضعیف شده ام و عذر خواست شیخ عمو قدس سره کنیت وی ابو اسمعیل ست و نام وی
احمد بن محمد بن حمزة الصوفی شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو خادم خراسان بود وی پیر فرشاد من
است یعنی آداب و رسوم صوفیان از وی آموخته ام و عمو مرید من بود با مرید من پیر او من همکاسه وی
بودمی و چون وی نبودی من بر جای وی بودمی و چون بسفر بودی نامها هم بمن فرستادی مشایخ
جهان دیده بود و شیخ ابو العباس نهاوندی وی را عمو لقب نهاده بود چنانکه گذشت شیخ ابو بکر فرار را
دیده بود به نیشاپور و سفر اول و حج اسلام با شیخ احمد نصر طالقانی کرده بود و شیخ ابو بکر فالیزبان را
دیده بود ببخارا و وی جنید را و شیخ ابو بکر مفید را دیده بود و وی با جنید و با شیخ شیروانی صحبت
داشته بود و با همه مشایخ حرم چون ابو الحسن جهضم همدانی و شیخ ابو الخیر حبشی و محمد ساخری و شیخ جوال گرد و
شیخ بو اسامة و ابو الحسن سرکی و ابو العباس نسائین و ابو العباس قصاب و غیر ایشان مشایخ وقت را
دیده بود و وی را نواخته بودند و وی خدمتهای نیکو کرده بود ایشان را و در [illegible] و شیخ
ابو الفرج طرسوسی را دیده بود در رجب سنة احدی و اربعین و اربعمائة برفته از دنیا و عمر وی نود و
نه سال بود رحمه الله شیخ احمد کوفانی قدس سره شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی خادم
عمو بود وی پیران بسیار دیده بود و سفرهای نیکو کرده وی مرا گفت که ما از تو بدانستیم که ما کرا دیده ام
یعنی تو ایشان را شناخته به حقیقت تمام ابو الحسن نجار قدس سره شیخ الاسلام گفت که
وی درودگری بودی در [illegible] از مرد [illegible] و بود بزرگ کسی پیرانی شناخت وقتی در مکه دیده اند و [illegible]
پنجاه رکوه داری با وی از مریدان وی مرا حکایت کرده از هلال خادم حصری آنکه حصری گفت
لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ اِلَّا بِاِذْنِیْ شیخ الاسلام گفت که قاضی ابراهیم باخرزی مرا گفت که الله تعالی را
بخواب دیدم گفتم خداوندا بنده بتو کی رسد گفت آنگاه که او را هیچ مانع نماند که او را از من باز دارد
شیخ الاسلام گفت که مرا دیدار شیخ ابو علی سیاه روزی نبود اما چون از خرقانی باز گشتم قضا را شیخ عمو را دیدم
که از وی باز گشته بود مرا حکایت میکرد از وی و من از خرقانی و ابو علی سیاه مردی بزرگ بود صاحب سخن
و کرامات و ولایت عظیم بوده بمرو شیخ الاسلام گفت که پیر محمد کشور تائب بود و صادق و را ریاضتهاست
و وصالها کردی وقتی در وصال بود و من با وی بودم تا چهل روز مرا گفتند که وی آن را آهسته [illegible]

روزه تمام کرده گفتند که صد روز والله اعلم مرا گفته بود که اگر برین بپائی در شرق و غرب چون تو نبود
شیخ الاسلام گفت که محمد شگرف پیری باشکوه بود و با دعوی دعوت و ملامت مرا حکایت کرده
شیخ الاسلام گفت که من دو بار بهو سعید ابوالخیر بوده ام روی دستار خود از سر فرو گرفته و گلیم
مصری خود بمن داده و شلغم جوشیده در دهان من نهاده چون بنزدیک وی شدم برای من
بر پا می خاست تمام و ویرا تعظیم داشت که اندک کسی را داشتی لیکن مرا بادی نقاری از بهر اعتقاد
است و دیگر نه طریقت نه طریق مشائخ در زیدی بعضی از مشائخ وقت بادی نه یک بعد شیخ الاسلام
گفت احمد حضرویه روزی پیش بایزید گفت یارب امید ما از خویشتن بریده مکن بایزید گفت یارب
امید های ما از خویشتن بریده کن شیخ الاسلام گفت که آنچه احمد گفت عام راست و آنچه بایزید گفت
خاص راست که امید علتست امید برنا موجود بود بر یافت امید کی بود ابوبکر وراق گفت
اَلعَافِیَةُ وَالتَّصَوُّفُ لَا یَکُوْنُ شیخ الاسلام گفت اگر صوفی احوال خویش را متهم کن که دعویست
و افعال خویش را متهم کن که ریاست و اقوال خویش را متهم کن که بی معنیست جوانمردی
در بادیه مضطرب شد گفت اگر مرا بسلامت بیرون آری هرگز ترا یاد نکنم چون از بادیه بیرون آمد
کسی ویرا بخانه برد و طعام داد سیر بخورد و بمرد شیخ الاسلام گفت که اگر وی بزیستی و یاد نکردی شریعت
تباه شدی و اگر یاد کردی عهد تباه شدی صادق بود شغل ویرا کفایت کردند از استهزاء
خواری گفت که یاد نکنم از ننگ یاد خود او را چنان گفت ابوعلی سیاه قدس سره بمرد گفت که از
هر چیزی که چیزی بشود چیزی بماند مگر شریعت که چون از آن چیزی بشود هیچ چیز نماند شیخ
اسلام گفت که سخت نیکو گفته است و آن چنانست شریعت همگی خواهد و زیادت در شریعت
نقصانست شریعت چون آبست آب بمقدار باید اگر بیفزاید ویرانی کند اگر بکاهد سیراب
نکند مرتعش گوید که هرگز خود را بباطن خاص ندیدم تا خود را بظاهر عام ندیدم شیخ الاسلام
گفت معنی آنست که حقیقت من درست نیامد تا شریعت من صافی نشد عادت شیخ الاسلام
چنان بود که هر چه شنیده بودی از خصال حمیده و افعال پسندیده چه در حدیث و چه در حکایات
مشایخ الله خواستی که آنرا بکار برد می گفته که چون سنتی بشارسد از پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم

اگر نتوانید که آنرا در کنید دوایم بورزید باری بیکبار بکنید تا نام شما از زمره سنیان کنند و همچنین
از معاملت نیکو و احوال و اخلاق مشایخ که ما را با آن فرموده اند که بر پی ایشان برید و سیرت
ایشان گیرید اگر همه نتوانید چیزی بکنید وقتی در راهی می رفتم درویشی سوگند بر من داد
که مرا شلواری می باید مرا حکایت آن امام یاد آمد که سوار می آمد درویشی بروی سوگند میداد
بخدای که مرا شلوار دهی آن امام از اسپ فرود آمد و شلوار بوی داد مردمان گفتند این چرا
کردی که این گدایان همه دروغگوی و زراق اند گفت من دانم اما مرا وا نبود که وی سوگند بخدای
بر من داده و من از وی درگذرم و مراد وی ندهم شیخ الاسلام گفت که من آن کار نیز کردم
شلوار با آن درویش دادم و بی شلوار مجلس داشتم شیخ الاسلام گفت که من بسیار بجامهٔ عاریتی
مجلس کرده ام و بسیار بگیاه خوردن بسر برده ام و بسیار خشت زیر سر نهاده ام و آن وقت
یاران داشتم و دوستان و شاگردان همه سیم داران و توانگران بودند هر چه من خواستمی بداوندی
اما من نخواستمی و بر ایشان پیدا نکردمی و من گفتمی چرا ایشان خود ندانند که من هیچ ندارم و از
هیچ کسی چیزی نخواهم من خرد بودم هنوز که پدر من دست از دنیا بداشت و دنیا همه بپاشید و ما را
در رنج افگند و ابتداء درویشی و محنت ما از آن وقت بود شیخ الاسلام گفت که من بزمستان جبه نداشتم
و سرمای عظیم بود در همه خانهٔ من بوریائی بود چندانکه بروی بخفتمی و نمدپاره که برخود پوشیدمی
اگر پای را پوشیدمی سر برهنه شدی و اگر سر را پوشیدمی پای برهنه شدی و خشتی که زیر سر نهادمی
و میخی که جامهٔ مجلس بر آن کردمی بنیاد نهیتی روزی عزیزی در آمد مرا چنان دید انگشت در دندان گرفت و
درگریه ایستاد ساعتی بود دستار از سر فرو گرفت و بنهاد و برفت شیخ الاسلام گفت مراد ستر من
آن نبود که قاریان مجلس را چیزی دادمی و از کسی نمی خواستم و بر دل من از آن بار می بود شخصی
دانیال پیغمبر را علیه السلام بخواب دید که گفت فلان دکان را بعبدالله گزار تا سیم آن بقاریان
دهد دانیال آن شغل را کفایت کرد و آن مرد سیم آن دکان را بقاریان می داد شیخ الاسلام
گفت که شش من نان بطلنونی بود و من سفانا خمی خوردم شیخ الاسلام گفت که هرگز
در همه عمر خود الله تعالی مرا نیم روز در طلب دنیا ندیده و اکنون بر من می کشانند امام را از
آنچه اگر بستیزیم کافر باشم و اگر آنرا بر دل من هیچ قدر و خطر باشد کافر باشم تا بآن نعمت که

ازان نرستم و بالبهت آن از من نبردند آنرا به من نگشادند و اگر ملک سلیمان باشد مرا ازانچه
هر چیز که من دیده بودم و مرا خوش آمده بود و بایسته و بروزگار بچشم و دل من گذشته بود آن مرا
نقد می کنند که می گویم که این آنست که من فلان وقت در وز دیده بودم و بر دل من گذشته بود آن وقت که
مرا می بایست آن بودند و اکنون می دهد ترکی بود که ملازمت مجلس شیخ الاسلام میکرد و بر پس سر
شیخ الاسلام مقدار سپری نوری دید روزی با شیخ احمد کوفانی گفت تو آن سپر نور می بینی بر سر
خواجه گفت می بینم شیخ الاسلام گفت که نمی دید ما بر تافت آن را که آن ترک چیزی بیند و گوید
که من نمی بینم آن ترک بحج رفت و باز آمد پس ازان آن نور ندید شیخ الاسلام گفت که آن ترک
گفت اکنون آن نور نمی بینم سبب چیست گفتم اکنون تو خود را بیامرزیده و خود را بزرگ در چشم
می آری که حج کردم و حاجی ام آن وقت خداوند نیاز و تشنه ما بودی شیخ الاسلام گفت
که هر کس راتبی ست یعنی معشوقه و وقت بهار بهت من ست که من بهار را دوست می دارم
وقتی هوا گرم شده بود و گلها همه برسیده مرا می بایست که گل بینم تا چشم من بر آساید لگازرگاه
می رفتم در باغچه لاله دیدم مقدار شکره سخت نیکو که ممکن نبود که بیش ازان لاله بود شیخ الاسلام گفت
که وقتی تنگدل بودم صعب تر در نزد بدر سرای خود نشسته بودم اندیشناک بسبب مری بادی سخت بجست
و کاغذی هشت سو از زیر در فرو افتاد بخط سرخ بران نوشته که فرج فرج شیخ الاسلام گفت
که شیخ ابوالخیر تینانی هشت سال بمکه مجاور بود و هیچ سوال نکرد و این صعب تر بود که کسی که چیزی
ندارد در مکه سوال نکند وقتی هشت شبان روز چیزی نخورده بود بیماری با گرسنگی پیوست
سست شد بحیله خود را بمقام ابراهیم علیه السلام افگند که دو رکعت نماز بگزارد از سستی در خواب شد
الله تعالی را خواب دید که با وی گفت چه خواهی گفت اشراف بر مملکت گفت بدادم گفت دیگر
چه خواهی گفت حکمت گفت بدادم بیدار شد شیخ الاسلام گفت که از اشراف وی بر مملکت یکی
آن بود که گفتی بر سرها می بینم بخط سپید که سعید و بر سرها می بینم که شقی و دیگر گفتی که هر که از اقلیمی روی
بحج نهد وی را می بینم شیخ الاسلام گفت که مرا آن نماید که بدانم که شقی کیست که دران چه کرامت باشد که
غم هر کسی بباید خورد [illegible] در بد کم بجای آرم اما در خیر نزد بجای آرم و بینم و مقام مرد بگویم که مقام
وی بنزدیک حق تعالی تا کجاست بیک نگریستن اما شقاوت ندانم و نخواهم که بدانم یعنی اگر خواهم

بدانم شیخ الاسلام گفت که مرا بنگزارند که جدا کنم اهل ولایات را از دیگران وقتی گفتم که جدا کنم مرا بنگذاشتند
شیخ الاسلام گفت کسی بود که بگوید بفراست و داند که چه می گوید یعنی اگر خواهد بداند و آنچه میگوید می بیند و این
دیدار بفراست وی را دایم باشد و کس باشد که وی را این دیدار وقتی باشد و وقتی نباشد و در وقت غلبه صوت
بگوید و بود که آن سخن بر زبان وی برود آن حقیقت باشد و فراست راست و وی ازان آگاه نی
بنزدیک شما کدام مه است پس گفت آن پیشینه که آن فراست وی را دایم ست اهل ولایت ست و آن
بیشتر ابدال و ابرار و زهاد را بود و آن پسینه محقق ست که وقت باشد که بروی پوشیده بود و گاه بود که
آشکارا باشد و اگر بهزل[1] گوید آن حقیقت باشد و اگر در غفلت گوید چون آنرا پاس دارند همچنان باشد
که وی گوید جامع مقامات شیخ الاسلام گوید که شیخ الاسلام چنین بود شیخ الاسلام گفت که ابوالحسن دراج بآرزوی
یوسف بن حسین بری آمد از هر که حال وی پرسید گفت بآن زندیق چه کار داری چون بعد از ماهی
بروی در آمد وی را گفت هیچ بیت یاد داری گفت دارم بیتی تازی یاد داشت بخواند یوسف
بن الحسین در سماع بشورید و طوفان از چشم وی روان شد گفت ای ابوالحسین عجب مدار که
ماهیست که در ری می گردی و حال من می پرسی می گویند بآن زندیق چه کار داری از وقت صبح
تا این دم قرآن می خواندم اشک از چشم من نیامد بدین یک بیت که تو خواندی به بین که چه حال ظاهر شد
شیخ الاسلام گفت ندانم که از اول وی را شناخته رنگریزی می کرد یعنی تلبیس و نگفت تا آنگاه که
در غلبه حال بگفت باخود دران حال غلبه بجای آورد و این مه است ازان بیشین تفصیل حکمتها و نکتهای
که بر زبان شیخ الاسلام گذرانیده از غیر متعسر بلکه متعذر ست لبسیاری انها گذشته است و شاید که بعضی
دیگر بیاید انشاء الله تعالی و اینجا برین مقدار اقتصار افتاد و وفات وی روز آدینه بود در بیست
و دوم ماه ذی الحجه سنه احدی و ثمانین و اربعمائه و عمر وی هشتاد و چهار سال بود شیخ ابواللیث
فوشنجی[2] رحمه الله شیخ الاسلام گفت که لیث فوشنجه بزرگ بوده و عارف و پای برهنه رفتی وی گفته
که از پوشنگ بهرات آمدم بآن سبب آنجا بماندم که بجایی می گذشتم بگورستان زنی بگوری بازنشسته
بود می گفت جان مادر و یگانه مادر ازان مرا حالی پیدا شد شیخ الاسلام گفت که ابو وایل شقیق
بن سلمه الکوفی از بزرگان تابعین ست نوحه بشنیدی و بگریستی یکی ازین طایفه گفته است شعر
التَّلَذُّذُ بِالْبُكَاءِ ثَمَنُ الْبُكَاءِ[3] شیخ الاسلام گفت که باز مانده از صحبت تو ازاشک حسرت

[1] قوله اگر بهزل گوید یعنی اگر آن سخن را بطریق هزل گوید یا غفلت بی اختیار بر زبان وی جاری شود چنانچه بر وی گفته و این سخن راست است از پیشین چنانکه گذشت که این حال محقق است و آن حال ابرار و زهاد ۱۲

[2] بضم فا و سکون واو و فتح شین معجمه و سکون نون و کسر جیم ۱۲ ع

[3] قوله التلذذ یعنی لذت یافتن بگریه مزه یافتن ثمن و بهای گریه است و نفعی است مقابل آن ضرر ۱۲

لذت می یابد یا بندهٔ توجه یابد قبر لیث فوشنجه بخیابان ست چون وے برفت او را یاران بوزند بر سر قبر وے خانگکی ساختند و بر بام خانه چهار طاقکی و در ان می بودند تا یک یک می رفتند و بپهلوے وے دفن می گردند رحمهم الله تعالی شیخ عمو می گفت که این قبر فلان تا ر فروش ست و این آن فلان و من می نمودی قبر و یرا و یاران و یرا شیخ الاسلام را خوش می آمد و می پسندید موافقت و استقامت ایشان را و گفت که محمد عبد الله گاذر گفت که همه نیکوئی که خود را می بینم سبب آن دانم که لیث فوشنجه با من رازی کرد مزه آن در حلق من فرو شده لیث فوشنجه وقتی در رود هرات غرق شده می طپید گفت الٰهی اکنون مرا گرفتے برگ آمدن ندارم اگر مرا بسلامت بیرون آری سه بار تراقُل هُوَ اللّٰهُ بخوانم گفت ازان برستم نه سالست تا در آنم که بخوانم نے توانم که گویم احد مولی گوید نه آنم که تو می گوئی دانی که احد کیست مرا باز بسر برد **محمد بن عبد الله گاذر هروی قدس الله سره العزیز** بزرگ بوده است ازین قوم در هرات و صاحب کرامات و یرا در تاریخ آورده اند وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَصَّارُ الْهَرَوِيُّ مِنْ فُتْيَانِ مَشَايِخِ هَرَاتٍ مِنْ أُفْتَى الْمَشَايِخِ فِي وَقْتِهٖ وَأَحْسَنِهِمْ هَدْيًا وَخُلُقًا وَطَرِيقَةً و خواجه ابو عبد الله بوذهل بوی ارادتی داشت عظیم و برای وے کارها کرده بود وقتی و یرا گفت خواجه این همه می کنی آخر تو مرا بدر شهر بیرون خواهی کرد گفت من گفت تو روزگارے بر آمد وی رئیس هری بود محمد عبد الله گاذر سخن نیکو گفت در معاملت و ترک دنیا و در دلها اثری کرد و مردمان دست از دنیا بداشتند و از املاک خود بیرون آمدند خواجه ابو عبد الله و یرا از شهر گسیل کرد و گفت باید رفت از شهر بحوالی شهر جائی که می خواهی میرد که سخن تو مردمان را زیان می دارد یعنی چون مرد دست از دنیا بدارد سیم سلطان بریده گردد و خواجه ابو عبد الله بوذهل چهار سال خدمت شبلی کرده بود بی سوال و مال عظیم بروی نفقه کرده بود شبلی و یرا جاه و خراسان گفتی و خود وی حافظ بود و ثقه و مکثر **شیخ عمو قدس الله سره العزیز** شیخ الاسلام گفت که وے پیری بوده درویش بزرگ خداوند ولایت و فراست هم بگاذر گاه ما در قبرست روزی خواجه ابو عبد الله بوذهل بوی رسید

گفت پسر بوذهل کی بود که ترا فرو نشانند و مرا بر نشانند خواجه هشیار بود و دانست که مرد بزرگ است گفت ای شیخ تواند بود که ترا بر نشانند و مرا فرو نشانند گفت ای پسر بوذهل هیچ چه مزه داشته باشد که مرا بر نشانند و ترا فرو نشانند یکهفته بر آمد که امیر خراسان و یرا بگرفت و بقلعه قلات برد و در طاقی کرد و در سر آورد تا آنجا برفت **خواجه خیر جه قدس سره العزیز** شیخ الاسلام گفت که خیر جه غلامی بوده بگاذر گاه در قبرست خواجه وے ازوے چیزهائی دید و کرامات عظیم ازوے مشاهده می کرد وی را آزاد کرد بگاذر گاه آمد و آنجا خانگکی ساخت و مقام کرد شیخ الاسلام گفت که من پسر خواجه و یرا دیده ام و مرا ازوی حکایت کرده وی گفت که وقتی مردمان باران طلبیدند دعا کرد باران باریدسیل آمده بود و وی بر سر تل سنگے شده بود وی گفت خداوندا هر کرا سیم باید سیم ده و هر کرا زر باید زر ده و هر کرا غلام باید و زمین و هر چه باید بده خیر جه را هی تو بس شیخ الاسلام گفت که حال آن کرا محل غیر تست ما اختیار حق سبحانه بندگان را نه بسبب علت ست بلال را با آنکه غلامی بوده حبشی بخواند و بوجهل و عتبه و شیبه را که سادات مکه بودند براندوی چه کرد دا اینان چه کردند هیچ همه بعنایت و قسمت او باز بسته است و کس را دران سخن نرسد شیخ الاسلام گفت که چون کسی بیمار بودی یا درد داشتی بخیر جه شدی تا وی الحمد بر خواندی و بدمیدی در حال راحت پدید آمدی وقتی دانشمندی را درد دندان گرفت بوی شد الحمد لله خواند و بدمید بهتر شد آن دانشمند گفت خیر جه الحمد نه راست می خوانی آن را بر تو راست کنم گفت نه تو دل خود را راست کن فی الحال درد بروی مستولی شد پس تضرع نمود باز الحمد خواند درد ساکن شد و شفا یافت شیخ الاسلام گفت که من از خرقانی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شنیدم که دے لے بود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نے توانست گفت و وی سید و غوث روزگار بوده است **ابو عبد الله احمد بن ابو عبد الرحمن بن نصر المالینی رح** وے از مهینان مشایخ هرات ست از اقران شیخ عمو و با وے حج اسلام کرده بود و مشایخ حرم را دیده و صحبت داشته عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن و در زهد و توکل و ورع یگانه روزگار در تجرید و ترک دنیا سخن کردے و سخن و یرا در دلها اثر تمام بودی صاحب کرامت و ولایت بوده یکی از اصحاب وی عبد الله بن محمد بن عبد الرحیم بوده است وے گفته است شیخ من ابو عبد الله احمد روزی مرا گفت برو بمکه و فلان کس را بگوی که چنین و چنین کن من گامے چند بر داشتم خود را در مکه یافتم آن پیغام بگزاردم بدان کسی که گفته بود

وپیش از نماز دیگر نزدیک شیخ درآمدم آنوقت که آنجا رسیدم خواستم که حج گزارم آن کس که پیش وی رفته بودم گفت برو سخن شیخ را خلاف مکن واگرنه بازنتوانی گشت وسه ماه درراه بمانی وقبر وی در مالین هرات ست شیخ الاسلام قدس سره دراوائل حال بسیار بزیارت وی رفتی

ابونصر بن ابی جعفر بن ابی اسحق الهروی الخانجه بادی وقیل ابونصر محمد

بن احمد بن ابی جعفر عالم بوده بعلوم ظاهر وباطن وفقیه روزگار واصل از کرمان بوده وسبب توبهٔ وی آن بود که روزی شخصی فتوی آورد که چه می فرمایند ایمهٔ دین درین مسئله که شخصی در جوانی چوبی چند از روی غضب بر دراز گوشی زد وآن دراز گوش روی باز پس کرد وگفت ای خواجه این خشم تیز برمن مظلوم رانده گیر اما فردا از عهدهٔ این خشم راندن چون بیرون خواهی آمد اکنون بیست سال ست که آن شخص می گرید وحالا آب چشم وی بخون بدل شده است حکم طهارت ونماز وی چه باشد چون ابونصر این فتوی بخواند از هیبت آن سخن بیهوش شد چون بهوش آمد احرام صحبت آن شخص بست چون بمنزل وی رسید وی دران گریه واندوه از دنیا رفته بود پیری دید باروی نورانی وموی وریش سفید وخون از دو دیده وی دو دیده بر روی خشک شده اما می خندید ابونصر را از خنده وی عجب آمد تکفین وتجهیز وی کردند ونماز گزاردند چون ابونصر از انجا بازگشت گریان پیری بوی رسید گفت ای جوان چرا می گریی مگر آیتی از کتاب الله بتو رسیده است که آن کار نکرده اما این گریستن تو بگریستن دامن سوختگان می ماند نه دل سوختگان آن پیر بگفت وبگذشت ابونصر را درد بر درد وسوز بر سوز بیفزود واز هر چه دران بود بیرون آمد وسفر وسیاحت پیش گرفت وگویند که سی صد پیر را خدمت کرد وصحبت خضر علیه السلام دریافت درحرم مکه ومدینه وبیت المقدس وغیر آنها ریاضات کشید وعبادات کرد در آخر بهرات مراجعت کرد وعمر وی بصد وبست وچهار سال رسید ودر سنه خمسمایه از دنیا برفت وقبر وی در خانجه باد ست بهرات یزار ویتبرک به

سلطان مجد الدین طالبه قدس سره العزیز

گویند که وی از اهل عسکر بوده در ترک وتجرید وتوکل یگانه بوده درویش محمد جرگر که یکی از ابدال بوده در جامع هرات بسر بردی روزی در مسجد خفته بود که کوزهٔ آب وی بخته بود خادم مسجد آنجا رسید پنداشت که وی بول کرده است وی را چندان بزد که اعضای وی مجروح گشت جرگر آهی بزد وبیرون رفت مسجد از چوب بود آتشی

پیدا شد ومسجد بسوخت وازانجا ببازاری که آنرا بازار حمله فروشان گفتندی درآمد سلطان مجد الدین طالبه را ازان خبر کردند درعقب جرگر روان شد چون بوی رسید گفت جرگر شهر مسلمانان را چرا می سوزی جرگر بازگشت وآب چشم خود بر آتش افگند آتش فرو مرد وناپدید شد واین رباعی بگفت **رباعی** آن آتش دوشین که برافروخته بود + او سوختن از دل من آموخته بود گر آب دو چشم من ندادی یاری + چه حمله فروشان که هری سوخته بود گویند وقتی سیل آمد نزدیک شد که هرات را ببرد خبر بسلطان مجد الدین طالبه بردند گفت خرقهٔ مرا پیش سیل نهید چنان کردند فی الحال سیل بازگشت امام فخر الدین رازی رح در وقت وی بوده است وبصحبت وی تبرک وتقرب جستی چون وی را وفات رسید در اندرون شهر هرات میان ورب خشک وفیروزآباد دفن کردند وشیخ محمود اشنوی رحمه الله تعالی که صاحب رسالهٔ غایت الامکان فی معرفة الزمان والمکان است در گنبد مقبرهٔ وی مدفون ست واین شیخ محمود از اصحاب تلامذهٔ مولانا شمس الدین محمد بن عبد الملک دیلمی است رحمه الله که از اکابر مشایخ ومحققان ست وسخن در حقیقت زمان وتحقیق آن چنانکه در مصنفات وی مذکورست در مصنفات دیگران کم یافته میشود

ابو عبد الله مختار بن محمود بن احمد الهروی قدس سره العزیز

وی از بزرگان مشایخ هرات ست جامع بوده میان علم ظاهر وباطن صاحب کرامات وولایت بوده است گویند که در لوح قبر وی چنین یافته اند که در سنه ست وسبعین ومائتین برفته از دنیا وی گفته است که طعام چنان خور که تو او را خورده باشی نه او ترا که اگر تو او را خوری همه نور شود واگر او ترا خورد همه دود گردد وجامه چنان پوش که رعونت وفخر وخیلا را در نهاد تو بسوزد نه آنکه آتش آن علتها را برافروزد وهم وی گفته که در هر کار که باشی چنان باش که اگر عزرائیل ترا دریابد آن کار ترا بکار دیگر نباید شد ودران کار همه حالات تو با تو باشد اگرچه طعام خوردن بود یا عملی مباح دباید که در باطن خالصاً لله بود ونیت تو دران فعل رضای حق بود سبحانه وتعالی ونگاهداشت شرع وهم وی گفته که اصل عبودیت آنست که چنان باشی بظاهر که از تو همه شرع ظاهر بود وچنان باشی بباطن که در تو یاد غیر را گنجائی نبود ووی را اصحاب بسیار بوده اند همه صاحب ولایت وکرامت چون ابو علی بن مختار العلوی الحسینی رضی الله عنه واز وی کرامات بسیار وخوارق عادات بیشمار منقول ست ووی

بسید امام مشهور بوده و قبر وی در پایان پای ابو عبد الله مختار است و چون فقیه ابو عثمان مرغزی رحمه الله که از غایت شوق و سوختگی ویرا شوق سوخته می گفته اند و ویرا وقایع غریب و عجیب بوده است گویند که آن روز که سید امام را در هرات وفات رسید وی در هرات نبوده در مرو الرود بوده و ویرا آنجا در باطن مصیبتی عظیم افتاد چنانکه بیطاقت شد و بهرات آمد گفتند که در جهان فلان وقت سید امام وفات یافته بوده است خبر ایشان که در باطن وی پیدا شده بوده است بسبب آن بوده آن چون شوق سوخته وفات یافت ویرا در گورستان خانجه باوده بپایان پای عبد الله احمد مختار دفن کردند

شیخ ابو ذر بوزجانی قدس سره

شیخ الاسلام گفت که من بیشتر پیران را دیدم اما ابو ذر بوزجانی را دیده بود صیادی گور گیر گفت که در بوزجان مرا رنجی عظیم رسید و طلب بسیار کردم تا ویرا یافتم و دیدم که بو ذر خداوند کرامات ظاهر بوده گویند که در بوزجان مدرسه بود که شیخ ابو ذر با ساکنان آنرا اولیا می خواند یک روز بر در آن مدرسه خسپیده بود و خادم مدرسه بیرون آمد گفت اولیا در چه کارند خادم گفت امروز خربزه دانی بیافته اند و در آن مدرسه درختی است و خادم را گفت برو و آن درخت را بیفشان خادم آن درخت را بیفشاند هر برگ که بیفتاد زر خالص بود پیش شیخ آورد گفت برو و برای ایشان طعام بخر و زرهای دیگر ... سلطان محمود که سلطان محمود بن سبکتگین بود در سن سبع و ثمانین و ثلثمایه بوده است بدیدن وی آمده بود وی را نصیحتهای درشت کرد سلطان محمود هنوز کودک بود ویرا پیش شیخ آوردند بسیار لطف نمود و ویرا بر کنار خود بنشاند و از اشعار وی است

شعر لغیره

فَنَا مَنْ كَانَ مِنْ جِنْسِنَا ۞ وَسَائِرُ النَّاسِ لَنَا مُنْكِرُونَ ۞ و هم از اشعار وی است

تو بعلم ازل مرا دیدی ❊ دیدی آنگه بعیب بخریدی ❊ تو بعلم آن و من بعیب همان ❊ رد مکن آنچه خود پسندیدی

وفات وی در سنه سبع و ثمانین و ثلثمائه بوده است

شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی قدس سره العزیز

کنیت وی ابو نصر احمد بن ابی الحسن است و وی از فرزندان جریر بن عبد الله البجلی است رضی الله عنه که در سال وفات رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ایمان آورده است قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي بسیار بلند قامت و با جمال بوده است و امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه ویرا یوسف این امت نام نهاده است حضرت شیخ را حق سبحانه و تعالی چهل و دو فرزند داده بوده است سی و نه پسر و سه دختر و بعد از وفات وی

چهارده پسر و سه دختر باقی مانده بود و این چهارده پسر همه عالم و عامل و کامل و صاحب تصنیفات و صاحب کرامات و صاحب ولایت و مقتدا و پیشوای خلق بوده اند و وی امی بوده است و در سن بیست و دو سالگی توفیق توبه یافته و بکوه رفته و بعد از هیجده سال ریاضت در چهل سالگی ویرا بمیان خلق فرستاده اند و ابواب علم لدنی بروی گشاده و زیاده از سی صد تای کاغذ در علم توحید و معرفت و علم سر و حکمت و روشن طریقت و اسرار حقیقت تصنیف کرده است که هیچ عالم و حکیم بران اعتراض نکرده است و نتوانسته و این تصنیفات همه بآیات قرآن و اخبار رسول صلی الله علیه و آله و سلم مقید و مؤید است حضرت شیخ قدس سره در کتاب سراج السائرین آورده است که بیست و دو ساله بودم که حق عز شانه بلطف و کرم خود مرا توبه کرامت کرد و چهل ساله بودم که مرا بمیان خلق فرستاد و اکنون شصت و دو ساله ام که این کتاب را بفرمان جمع می کنم و تا این غایت صد و هشتاد هزار مرد دست که بر دست ما توبه یافته اند و بعد از آن بسیار سال دیگر زیسته شیخ ظهیر الدین عیسی که یکی از فرزندان ایشانست در کتاب رموز الحقایق آورده است که آخر عمر بر دست پدرم شیخ الاسلام احمد قدس الله تعالی سره ششصد هزار کس توبه کرده اند و از راه معصیت بطریق طاعت باز آمده اند شیخ ابو سعید ابو الخیر را قدس الله تعالی روحه خرقه بود که در آن طاعت کردی و چنین گویند که آن خرقه از ابو بکر صدیق رضی الله عنه میراث مانده بود مشایخ را تا نوبت بشیخ ابو سعید رسید ویرا نمودند که آن خرقه را با احمد تسلیم کن فرزند خود شیخ ابو طاهر را وصیت کرد که بعد از وفات من بچند سال جوانی تو خط بلند بالا چشم ازرق بنام احمد از در خانقاه تو در آید تو در میان یاران نشسته باشی بجای من زنهار که این خرقه را بوی تسلیم کنی چون کار شیخ بآخر رسید شیخ ابو طاهر را آرزوی آن بود که ولایتی که حضرت شیخ را بود بوی سپارد شیخ چشم باز کرد و گفت ولایتی که شما طمع می دارید بدیگری سپردند و علم شیخی ما بهر در خرابات زدند و کاری که مارا بود بوی تسلیم کردند کس ندانست که حال چیست تا آنکه بعد از چند سال از وفات شیخ شبی شیخ ابو طاهر در خواب دید که شیخ ابو سعید با جمعی از یاران تعجیل می رفت ابو طاهر پرسید که یا شیخ چه تعجیل است شیخ گفت تو نیز برو که قطب الاولیا می رسد شیخ ابو طاهر خواست که برود بیدار شد دیگر روز شیخ ابو طاهر در خانقاه نشسته بود جوانی بآن صفت که شیخ گفته بود در آمد شیخ ابو طاهر در حال بدانست و ویرا اعزاز بسیار کرد اما چنانچه مقتضای

بشریت ست اندیشناک شد که خرقهٔ پدر را چون از دست دهم آن جوان گفت ای خواجه در امانت خیانت روا نباشد خواجه ابوطاهر را وقت خوش شد برخاست و آن خرقه را که شیخ ابوسعید بدست خویش بر میخی نهاده بود تا آن روز آنجا بود بیاورد و بر سر آن جوان فرو انداخت و گویند آن خرقه را بیست و دو تن از مشایخ پوشیده بودند و در آخر بشیخ الاسلام احمد حواله شد و بعد از ان هیچکس ندانست که آن خرقه کجا شد بزرگان گفته اند که چهل مرد ولی شدند که ارادت ایشان بشیخ بود قدس الله تعالی سره از انجمله یکی شیخ الاسلام احمد بود و یکی خواجه ابوعلی و همانا که مراد ابوعلی فارمدیست و هر دو معروف و مشهور اند در عالم و یکی ازین طائفه گفته که خواجه ابوعلی را بر خاطرها واقف کردند و باظهار آن ماذون نبود و شیخ الاسلام احمد را هم بر خاطرها واقف کردند و هم بر ظاهرها حاکم و باظهار آن ماذون بود از حضرت شیخ الاسلام احمد پرسیدند که ما مقامات مشایخ شنیده ایم و کتب ایشان دیده از هیچکس مثل این حالات که از شما ظاهر می شود ظاهر نشده است فرمود که ما در وقت ریاضت هر ریاضت که دانستیم که اولیای خدای تعالی کرده بودند بجای آوردیم و بران مزیدی نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه پراگنده با یشان داده بود بیکبار باحمد داد در هر چهار صد سال چون احمد شخصی پدید آید که آثار عنایت ایزد تعالی در باب او این باشد که همه خلق بینند هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي جامع مقامات حضرت شیخ الاسلام گوید که از بدایت حال ایشان سوال کردم فرمودند که من بیست و دو ساله بودم که حضرت حق سبحانه و تعالی مرا توبه کرامت فرمود و سبب توبهٔ من آن بود که چون نوبت دور اهل فسق و فساد بمن رسید شحنه ناحق غائب بود و حریفان دور طلب داشتند من گفتم شحنه غائب ست چون باز آید دور بدهم حریفان گفتند ما توقف نمی کنیم شاید که او دیرتر آید گفتم سهل ست چون باز آید اگر مضائقه کند دوری دیگر بدهم چون شحنه باز آمد مضائقه کرد دور دیگر طلب داشت چون بوثاق من آمدند و طعامی بکار بردند کس بخمخانه رفت تا خمر آرد تمام خمها تهی یافت و دران خمخانه چهل خم بود تعجبها کردم تا این چه تواند بود و آن حال از حریفان پنهان داشتم و از جای دیگر خمر آوردم و در پیش ایشان نهادم و من بتعجیل تمام درازگوشی در پیش کردم و بجانب رز روان شدم که آنجا خمر داشتم تا زودتر بیایم برفتم و درازگوش را بار کردم درازگوش در رفتن کندی می کرد و من ویرا سخت می رنجانیدم تا زودتر باز آیم که دل بحریفان معلق داشتم ناگاه آوازی سخت بگوش من رسید که احمد این حیوان را چرا رنجه می داری ما او را فرمان نمی دهیم تا برد

از شحنه عذر می خواهی قبول نمی کند از ما چرا عذر نمی خواهی تا از تو قبول کنیم روی بر زمین نهادم و گفتم الهی توبه کردم که بعد ازین هرگز خمر نخورم فرمان ده این درازگوش را تا من بردم تا در روی آن قوم خجل نگردم در حال درازگوش روان شد چون خمر پیش ایشان بردم قدحی پیش من داشتند گفتم من توبه کرده ام ایشان گفتند احمد بر ما می خندی یا بر خود الحاح میکردند ناگاه آوازی بگوش من رسید که یا احمد بستان و بچش و همه را ازین قدح بچشان بستدم و بچشیدم شهد شده بود با مر حق سبحانه تعالی و همه حاضران را بچشانیدم در حال توبه کردند و از هم پراگندند و هر کسی روی بچیزی نهاد و من واله وار روی بکوه آوردم و بعبادت و ریاضت و مجاهده مشغول شدم چون یکچندی در کوه بودم در خاطر من دادند که احمد راه حق چنین روند که تو می روی قومی صاحب فرضان را رها کرده که حق ایشان در ذمهٔ تو واجب است و ایشانرا ضائع گذاشتهٔ بعد از ان خاطری دیگر درآمد که در خانهٔ تو بیرون از چیزهای دیگر چهل خم ست که دران خمر بوده است هر چه دارند گو بر خود خرج کنید چون دانستی که چیزی دیگر نماند آنگاه بغمخوارگی ایشان مشغول شو چون ساعتی بر آمد بخاطر من فرود آوردند که یا احمد نیکو رونده باشی در راه حق سبحانه که توکل بر خم خمر می کنی راه غلط کرده چرا توکل بر کرم حق سبحانه و تعالی نکنی تا او صاحب فرضان ترا از خزانهٔ فضل خود روزی رساند که رزاق بحقیقت اوست تو تکیه بر خم خمر کنی نیکو باشد صفرای عظیم بر سر من زد بیخود از کوه در آمدم و در خانه رفتم و عصای در گردانیدم و خمها را شکستن گرفتم شحنهٔ ده را خبر کردند که احمد از کوه در آمده است و جنون بروی غالب شده خمها را می شکند و می ریزد شحنه کس فرستاد و مرا از خانه بیرون آورد و در پایگاه اسپان باز داشت من بر سر آخور اسپان بنشستم دوست برهم می زدم و این بیت می گفتم بیت اشتر بخراس می بگردد سرگرد تو نیز ز بهر دوست گردی برگرد * اسپان سر از علف برداشتند و سر بر دیوار زدن گرفتند و آب از چشمهای ایشان روان شد ستوربان بدید برفت و شحنه را گفت دیوانه را آورده اید در پایگاه اسپان باز داشته اید تا اسپان جمله دیوانه شدند و دهان از علف برداشتند و سر بر دیوار می زنند شحنه آمد و مرا بیرون آورد و از من عذرها خواست من بجانب کوه باز گشتم و چند سال بیرون نیامدم و حق سبحانه و تعالی از خزانهٔ فضل خویش هر بامداد هر یک از صاحب فرضان مرا یکمن گندم بدادی که در زیر بالین ایشان پدید آمدی چنانکه همه را کفایت کردی و اگر مهمانان نیز برسیدندی همه را

فرا رسیدی بلکه چیزی بسر آمدی خواجه ابوالقاسم گرد مردی بزرگ بوده و مالدار و باخیری گفت
مرا حادثه افتاد که هرچه داشتم یکبارگی از دست من رفت حال باضطرار رسید عیال بسیار داشتم
و هیچ کسبی نمی دانستم پیوسته بخدمت علما و مشایخ و مزارها می رفتم و استمداد همت می کردم
که طاقت احتیاج بخلق نداشتم روزی در مسجد نشسته بودم عظیم دلتنگ پیری از در آمد و
دو رکعت نماز بگذارد و پس نزدیک من آمد و بر من سلام کرد هیبت عظیم از وی بر من
مستولی شد که بس نورانی و مهیب بود پس بپرسید که چرا تنگدلی قصه خود باوی بگفتم گفت احمد
بن ابی الحسن را که درین کوه است می شناسی گفتم مرا دست در دامن است گفت برخیز و بنزدیک وی
رو که مرد صاحب کرامات است باشد که درد خود را از وی درمان یابی روز دیگر برخاستم و پیش وی
رفتم سلام کردم جواب داد و بپرسید که حال تو چیست گفتم بپرس و قصه خود با وی بگفتم فرمود که چند
روز است که خاطر ما بتو می کشید دانستم که ترا کاری افتاده است برو خاطر مشغول مدار که حق تعالی
سهل گرداند قبول کردم که امشب در وقت مناجات بر حضرت حق تعالی عرضه دارم تا چه جواب آید
روز دیگر بامداد بخدمت او رفتم چون چشم مبارک او بر من افتاد گفت پیشتر آمی که حق سبحانه تعالی
کار تو راست آورد و پس فرمود که هر روز کفاف ترا چند باید گفتم چهار دانگ فرمود که هر روز چهار دانگ ترا بستان
حواله کردند می آمی و می بر و بعضی از افاضل در آن ماجرا گفته است **بیت** بوالقاسم گرد شد چو یک
سر مضطر :: بگشا و بر و کرامت احمد در :: کردند حواله کفافش بحجر :: هر روز چهار دانگ می آمی زر بر
پیش آن سنگ رفتم پاره زر دیدم از سنگ بیرون آمده برداشتم و بخدمت شیخ رفتم و گفتم من پیر شده ام
و اطفال خرد دارم چون من نمانم حال ایشان چگونه بود فرمود که تا خیانت نه کنند از فرزندان
تو هر که بیاید بردارد بعد از وی مدتی فرزندان می بردند چون یکی از فرزندان او خیانت کرد دیگر نیافتند
وقتی حضرت شیخ را عزیمت هرات شد چون بده شکیبان رسیدند جمعی از بزرگان که همراه بودند
پرسیدند که حضرت شیخ بهرات در خواهد آمد شیخ فرمود که اگر بزندنی که مشایخ ماضی شهر هرات را بانجه
انصاریان گفته اند این خبر بجابر بن عبدالله رسید گفت که ما برویم و شیخ الاسلام احمد را بر دوش
گیریم و بشهر آوریم پس فرمود تا محفهٔ پدری شیخ الاسلام عبدالله انصاری قدس الله سره بیرون آوردند
و در شهر منادی کردند که همه اکابر باستقبال شیخ الاسلام احمد بیرون آیند چون بده شکیبان رسیدند

و بخدمت حضرت شیخ در آمدند و نظر مبارک وی بر ایشان افتاد بر جای خود بماندند و حالتهای عظیم
پیدا آمد روز دیگر محفهٔ در آوردند و استدعا کردند که قرار بر آنست که شما را بر دوش بشهر بریم
کرم فرمایند و در محفه نشینند حضرت شیخ اجابت کرد و در محفه نشست و دو بازوی پیش محفه را
شیخ جابر بن عبدالله و قاضی ابوالفضل یحیی برگرفتند و دو بازوی پس را امام ظهیر الدین زیاد
و امام فخر الدین علی هیثم برگرفتند و روان شدند و هیچکس را بگیر نمی دادند حضرت شیخ خاموش
می بود تا مسافتی برفتند پس بفرمود که محفه را بنهید تا سخنی بگویم چون محفهٔ را بنهادند فرمود که
شما می دانید که ارادت چیست گفتند بفرمائید گفت ارادت فرمان برداریست همه گفتند بلی فرمود
که چون چنین است شما سوار شوید تا دیگران محفهٔ بردارند تا هر کسی را نصیبی باشد اکابر سوار شدند
و دیگران محفهٔ برگرفتند چندان خلق از شهر در دشت آمده بودند که بسیار کس بود که نوبت محفه برداشتن بوی
نرسید چون بشهر رسیدند در خانقاه شیخ الاسلام عبدالله الانصاری نزول فرمودند در
شهر هرات مردی بود نام او شیخ عبدالله زاهد مدت سی سال روزهٔ وصال داشته بود مشهور
و معروف بود و صاحب قبول و یکی از خواجگان فرزند خود را از راه ارادت بحکم وی کرده بود
دوازده سال در خانهٔ وی بکر مانده بود چون شیخ الاسلام احمد بهرات رسید آن زاهد ضعیفه
خود را گفت که جامهٔ من بیار تا بنزدیک شیخ احمد روم که می گویند مرد بزرگست تا بنگرم که حال
او چیست ضعیفه گفت زنهار اگر از راه امتحان خواهی رفت مرو که او نه آن مردست که تصور کرده
و اگر در دل داری که آنچه او فرماید فرمان بری و بجای آری برو و اگر نه گرد او مگرد که زیان کنی
زاهد گفت برو و جامه بیار که تو ندانی جامه در پوشید و بخدمت حضرت شیخ آمد و سلام کرد حضرت جواب
سلام داد و فرمود که چون عزم سلام ما کردی می دانی که آن عورت با تو چه گفت فرمان خواهی برد
زاهد گفت چون راست می گوئی چون فرمان نبرم فرمود که باز گرد و اندر سر کوی سنگین کهن بزرگان
محمد قصاب هر روزی گردانی گوشت بره پخته است بستان و قدری دوشاب و روغن از بقال
بستان و در دست گیر و بخانه بر که مَنْ حَمَلَ سِلْعَتَهُ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ بگو تا از آن گرده
قلیه سازند و از آن روغن و دوشاب شیرینی سازند و با آن عورت افطار کن و آنچه در دوازده سال
بر تو واجب بوده است و بجا نیاورده بجای آور و غسلی بر آر در ساعت هرچه درین چند سال

یعنی ... بر دارد ... تا ... ج ... ازکبر ۱۲ ع

طالب آن بوده و نیافته اگر ترا حاصل نیاید بیا و دامن احمد بگیر تا از عهدهٔ آن بیرون آید چون شیخ
این سخن بگفت زاهد با خود گفت که مرا کاری می فرماید که در وسع من نیست و من درین سی سال هیچ
قوت در خود نیافته ام با زن بکر بچه قوت دخول کنم حضرت شیخ دانست که زاهد چه می اندیشید
فرمود که بر و سهل باشد مترس اگر حاجت افتد از احمد مدد خواه زاهد برخاست و آنچه شیخ فرموده بود
بجای آورد و قلیه و حلوای ساختند و باهم افطار کردند در میان طعام خوردن حرکتی در زاهد
پیدا آمد و خواست که بمباشرت مشغول شود زن گفت چندان توقف کن که از طعام بپردازیم
چون از طعام فارغ شدند زاهد خواست که بمباشرت پردازد در خود قوت آن نیافت از حضرت
شیخ استمداد کرد شیخ در میان جمع نشسته بود تبسم فرمود و گفت یا زاهد کار را باش و مترس که
راست آید زاهد را مقصود بحصول پیوست چون روی بحمام نهاد و غسل تمام کرد در ساعت
هر چه درون چهار دیوار شهر بود تمامی بروی کشف شد چون بخدمت شیخ آمد شیخ فرمود که احمد را
چه جرم چون همت تو بیش ازین چهار دیوار نبود اگر عوض چهار دیوار شهر چهار دیوار دنیا بودی کشف
شدی روزی حضرت شیخ را از خانقاه شیخ الاسلام عبد الله الانصاری رحمة الله بدعوتی
می بردند چون خادم کفش شیخ را راست بنهاد شیخ فرمود که ساعتی توقف کن که کاری در پیش است
بعد از ساعتی ترکمانی با خاتون خود در آمد و پسر دوازده ساله در غایت جمال با دو چشم نابینا
در آوردند و گفتند ای شیخ حضرت حق سبحانه و تعالی ما را مال و نعمت بسیار داده هست
و فرزند بیش ازین نداریم و حق تعالی از وی هیچ دریغ نداشته است مگر روشنائی چشم وی را در
اطراف عالم گردانیدیم هر جا بزرگی و مزاری و طبیبی شنیدیم آنجا بردیم هیچ فائده نداشت ما را
چنان معلوم شده است که هر چه از خدا تعالی درمیخواهی راست میشود اگر نظری در کار فرزند
ما کنی تا چشم وی روشن شود هر چه داریم فدای تو کنیم و ما بنده و مولای تو گردیم و اگر مقصود ما حاصل نشود
خود را درین خانقاه بر زمین می زنیم تا هلاک شویم شیخ فرمود که عجب کاریست مرده زنده کردن
و نابینا را بینا کردن اکمه و ابرص را علاج کردن معجزهٔ عیسی علیه السلام است احمد که این حدیث شنید
پس بر پای خاست و روان شد مرد و زن خود را در میان سرای بر زمین زدن گرفتند چون میان
والان خانقاه رسید حالتی عظیم بروی ظاهر شد و بر زبان وی گذشت که (ما کنیم ما) چنانچه چند

کس از ایمه که حاضر بودند آنرا شنیدند پس حضرت شیخ بازگشت و بخانقاه در آمد و بر کنار صفه بنشست
و فرمود که آن کودک را بپیش من آرید آوردند و هر دو ابهام را بر دو چشم کودک بنهاد و بکشید گفت
اُنْظُرْ بِاِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ کودک در حال هر دو چشم بینا گشت بعد از آن جمعی از ایمه سوال کردند
که اول بر زبان مبارک شما رفت که اِحْیَاءِ مَوْتیٰ وَاِبْرَاءِ اَکْمَهْ وَاَبْرَصْ معجزهٔ عیسی است
علیه السلام و بار دوم بر زبان شما گذشت که ما کنیم ما این دو سخن چون بهم راست آید شیخ فرمود که
آنچه که اول گفته شد سخن احمد بود و جز آن نتوانه بود اما چون بدالان رسیدیم بسبر ما فرو دادند که
احمد باش مرده را زنده عیسی می کرد وَاِبْرَاءِ اَکْمَهْ وَاَبْرَصْ عیسی می کرد آن ما کنیم ما بانگ
بر من زدند و گفتند باز گرد که ما روشنائی چشم آن کودک در نفس تو نهادیم این حدیث
بر دل من چندان زور کرد که بر زبان بیرون آمد پس آن قول و فعل همه از حق بود اما بر دست
و نفس احمد ظاهر شد روزی اکابر هرات بر حضرت شیخ در آمدند و میان ایشان در توحید و معرفت
سخنی می رفت شیخ فرمود که شما بتقلید این سخن می گوئید ایشان ازین سخن عظیم متغیر شدند و گفتند ما
هر یکی را بر اثبات هستی صانع جل شانه هزار دلیل حفظ باشد ما را مقلد می خوانی شیخ فرمود که اگر هر یکی را دو هزار
دلیل حفظ دارید که جز مقلد نیستید ایشان گفتند ما را برین سخن برهانی باید شیخ خادم را گفت
سه دانه مروارید و طشتی حاضر کن حاضر کرد شیخ با ایشان گفت اصل این مروارید چه بوده است گفتند
قطرات باران نیسانی که صدف گرفته است و در حوصلهٔ وی بقدرت کاملهٔ حق سبحانه و تعالی مروارید
شده شیخ الاسلام آن مرواریدها را در طشت افگند و فرمود که از سر تحقیق روی فرا این طشت کنید و بگوئید که
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ این هر سه مروارید آب گردد و در یکدیگر گرد و از تحقیق باشد ایمه گفتند این عجب
باشد شما بگوئید شیخ فرمود نخست شما بگوئید چون نوبت بمن رسد من نیز بگویم ایشان بنوبت
گفتند مرواریدها همچنان برقرار بود چون نوبت بشیخ رسید حالتی بروی ظاهر شد روی فرا طشت
کرد و گفت بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هر سه مروارید آب گشت و در یکدیگر دوید و در طشت
می گشت حضرت شیخ گفت اُسْکُنْ بِاِذْنِ اللهِ تَعَالیٰ فی الحال یکدانه مروارید ناسفته منعقد شد
همه متحیر شدند و بآنچه حضرت شیخ فرموده بود اعتراف نمودند ولادت حضرت شیخ در سنهٔ احدی و اربعین
و اربعمائة بوده است و وفات وی در سنهٔ ست و ثلثین و خمسمائة خواجه ابو طاهر کرد

رحمه الله وی صحبت دار خضر بوده است علیه السلام و شیخ الاسلام احمد را با وی مؤانست
تمام بوده و بوی می رفته است شیخ الاسلام احمد گفته است که روزی نفس از من زردآلو خواست با وی
گفتم که یکسال تمام روزه داری ترا زردآلو دهم قبول کرد چون سال تمام شد نفس گفت من آن خود بجای آوردم
تو نیز بوعدهٔ خود وفا کن آمدم به رزی که از پدر میراث بود رفتم دیدم که شغال زردآلو خورده بود و همچنان درخت
افگنده برداشتم و پاک می کردم نفس فریاد برآورد که احمد پاک می کنی چه خواهی کرد گفتم ترا خواهم داد تا بخوری گفت تو
زردآلو قرار داده ام این هم زردآلوست بیش ازین نیست که برده جانوری گزر کرده است
نفس گفت با تو عهد کردم که بعد ازین از تو هیچ آرزو نخواهم این بمن ده گفتم راست آمد اکنون زردآلوی
چند از درخت باز کردم و تایی چند بخوردم و تایی چند در آستین نهادم و بخدمت شیخ ابوطاهر کرد که
پیر صحبت من بود رفتم و در پیش وی نهادم وی ساعتی در و نگریست پس گفت احمد ما را از زردآلوی
وقف آورده گفتم ای شیخ وقف نیست از درخت ملک خود بدست خود باز کردم گفت احسنت
زردآلوی وقف می آری و بملک بر ما می بندی ما را نابینا می بینی از سر ادب گوش داشتم و خاموش
ایستادم و بباطن با حق سبحانه مناجات می کردم که خداوندا تو می دانی که از درخت ملک خود بدست
خود باز کردم و آن درخت از پدر خود میراث دارم اینحال بر وی کشف گردان ساعتی بود پس سر برآورد و
فرمود که بروید گوسفندی از رمه بیارید و بکشید و بگوئید تا شوربائی سازند که احمد را صفرای گرسنگی بر سر و
دماغ زده است نمیداند که چه می کند و چه می گوید من خاموش می بودم چون طعام آوردند بدل من در
دادند که گوشت و شوربا مخور که از وجه حلال نیست من گوشت نمی خوردم و نان می خوردم شیخ ابوطاهر گفت چرا گوشت
نمی خوری گفتم این بسنده است الحاح کرد که راست بگو آنچه بدل من در داده بودند گفتم پسر را طلبید و احوال
گوشت را پرسید پسر گفت رمه دور رفته بود از فلان قصاب گرفتم قصاب را طلب کردند گفت آن
گوشت از گوسفندی بود که شحنه بظلم گرفته بود بمن آوردند که بکش یک نیمه شحنه برد و یک نیمه مانده بود
شیخ زاده آمد و برداشت شیخ ابوطاهر سر در پیش انداخت من برخاستم و در آن نزدیکی صومعه بود بآنجا
در آمدم و گریستن بر من زور کرد مناجات کردم که خداوندا مرا با هیچکس انس نگذاشتی پیری داشتم که ساعتی
با او صحبت می داشتم چنان کردی که از شرم دیگر بخدمت وی نمیتوانم رفت ساعتی بود که شیخ ابوطاهر
در آمد و بنشست من بدل مناجات کردم که خداوندا همچنانکه حال گوشت بر وی کشف کردی حال

زردآلو نیز بر وی کشف گردان درین مناجات بودم که خضر علیه السلام در آمد و فرمود که یا ابوطاهر ملک احمد را
وقف نام کردی و گوشت شبهه را حلال این از که آموخته ترا احمد هیچ باز خواست نرسد که وی
بر پایهٔ زیرین می رود

شیخ ابوعلی فارمدی رحمة الله علیه نام وی فضل بن محمد است
شیخ الشیوخ خراسان بوده در وقت خود متفرد بوده بطریقت خاصهٔ خود در تذکیر و موعظت
شاگرد امام استاذ ابوالقاسم قشیریست و انتساب وی در تصوف بدو طرف است یکی بشیخ بزرگوار ابوالقاسم
گرگانی طوسی و دیگر بشیخ بزرگوار ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب زمان خود بوده است شیخ ابوعلی
فارمدی گفته است که در ابتدای جوانی در نشاپور بطلب علم مشغول بودم شنیدم که شیخ ابوسعید ابوالخیر
از میهنه آمده است و مجلس می گوید من برفتم تا وی را ببینم چون چشمم بر جمال وی افتاد عاشق وی گشتم و محبت
این طائفه در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسه در خانهٔ خود نشسته بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پدید آمد
وقت آن نبود که شیخ بیرون آید خواستم که صبر کنم نتوانستم برخاستم و بیرون آمدم چون بسر چهارسو رسیدم
شیخ را دیدم با جمعی انبوه می رفت من هم بر اثر ایشان برفتم بی خویشتن شیخ بجای در رفت و جمع
در رفتند من نیز در رفتم و در گوشهٔ شدم چنانکه شیخ مرا نمی دید چون بسماع مشغول شدند شیخ را وقت
خوش گشت و وجدی بر وی ظاهر شد و جامه شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامه بیرون کرد و
پیش وی پاره می کردند شیخ یک آستین با تیریز بهم جدا کرد و بنهاد و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من
جواب باز ندادم گفتم مرا نمی بیند و نمی داند مگر از مریدان شیخ کسی ابوعلی طوسی نام دارد شیخ دیگر باره
آواز داد جواب ندادم سوم بار آواز داد جمع گفتند شیخ ترا می خواند برخاستم و پیش شیخ رفتم شیخ
آن تیریز و آستین بمن داد و گفت تو مرا چون این آستین و تیریزی آن جامه بستدم و خدمت کردم و بجای
عزیز بنهادم و پیوسته بخدمت شیخ می آمدم و مرا در خدمت شیخ بسیار فائده و روشنائیها پدید آمد و
حالها روی نمود چون شیخ از نشاپور برفت من پیش استاد امام ابوالقاسم قشیری در آمدم و حالی که پیدا
می آمد با وی می گفتم و او می گفت برو ای پسر بعلم آموختن مشغول باش و هر روز آن روشنائی
زیادت می بود و سه سال دیگر بتحصیل مشغول می بودم تا یک روز قلم از محبره برکشیدم سفید برآمد
برخاستم و پیش استاد امام رفتم و حال با وی بگفتم استاد امام بگفت چون علم دست از تو بداشت
تو نیز دست از وی بدار و کار را باش و بمعامله مشغول گرد برفتم و رختها از مدرسه بخانقاه آوردم

و بخدمت استاد امام مشغول شدم روزی استاد امام در گرمابه رفته بود تنها من برفتم و دلوی چند آب در گرمابه بروی ریختم چون استاد برآمد و نماز بگزارد گفت این که بود که آب در گرمابه ریخت من با خود گفتم بیخردی کرده ام خاموش بودم دیگر بار بگفت هم جواب ندادم چون سه بار بگفت گفتم من بودم استاد گفت ای بوعلی هر چه ابو القاسم در هفتاد سال بیافت تو بیک دلو آب بیافتی پس مدتی بمجاهده پیش استاد امام نشستم یک روز حالتی بمن درآمد که دران حالت گم شدم و آن واقعه با استاد امام بگفتم گفت ای ابو علی روش من ازینجا فراتر نیست هر چه ازین فراتر بود راه فرا آن ندانم من با خود اندیشه کردم که مرا پیری بایستی که مرا ازین مقام فراتر بردی و آن حالت زیاده می شد و من نام شیخ ابو القاسم گرگانی شنیده بودم روی بطوس نهادم جایگاه وی نمی دانستم چون بشهر رسیدم جائی او پرسیدم نشان دادند رفتم با جماعتی از مریدان خویش در مسجد نشسته بود من دو رکعت تحیت مسجد بگزاردم و پیش وی درآمدم وی سر در پیش داشت سر برآورد و گفت بیا ای ابو علی تا چه داری من سلام گفتم و بنشستم و واقعهای خویش بگفتم شیخ ابو القاسم گفت آری ابتدارت مبارکباد هنوز بدرجه نرسیده اما اگر تربیت یابی بدرجه بزرگ رسی من با خود گفتم پیر من اینست پیش او مقام کردم و بعد ازان که مرا مدتی بانواع ریاضت و مجاهده فرموده بود بر من اقبال کرد و عقد مجلس فرمود و فرزند خویش را بحکم من کرد و هم خواجه ابو علی فارمدی گوید که پیش ازانکه شیخ ابو القاسم عقد مجلس فرماید شیخ ابو سعید را بطوس آمده بود بخدمت وی رفتم گفت ای ابو علی زود باشد که چون طوطیکت در سخن آرند بسی برنیامد که شیخ ابو القاسم مرا عقد مجلس فرمود و سخن بر من کشاده گشت

شیخ ابو بکر بن عبد الله الطوسی النساج رحمة الله علیه

وی نیز از اصحاب شیخ ابو القاسم گرگانی ست و با ابو بکر دینوری نیز صحبت داشته ازوی پرسیدند که دیدار مطلوب را بچه توان دید گفت بدیده صدق در آئینه طلب و هم وی فرموده که تصور آب تشنگی نه نشاند و فکرت آتش گرمی نه بخشد و دعوی طلب بمطلوب نرساند هم وی گفته تا هستی موهوم سوخته نشود و دیده دل بسوزن غیرت از غیر او دوخته نشود خلوتخانه جان بشمع تجلیات جانان افروخته نگردد زیراکه تخم زمین کاشته نکارند و نقش بر کاغذ نگاشته نه نگارند و گویند که در بدایت طلب مجاهده بسیار کشیده و بمجاهده وی بمشاهده نه انجامید بدرگاه خداوند تعالی بنالید بسرش ندا کردند که نساج باور طلب .....

لکن ترا بایافت چه کار و هم وی گفته توکل آنست که منع و عطا جز از خدای تعالی نه بینی عین القضاة همدانی در مصنفات خود آورده است که شیخ احمد غزالی گفت که شیخ و می ابو بکر نساج در مناجات گفت الٰهی مَا الْحِکْمَةُ فِي خَلْقِي خداوندا در آفریدن من چه حکمت است جواب آمد اَلْحِکْمَةُ فِي خَلْقِكَ رُؤْیَتِي فِي مِرْاٰتِ رُوْحِكَ وَمَحَبَّتِي فِي قَلْبِكَ گفت حکمت آنست که جمال خود را در آئینه روح تو بینم و محبت خود را در دل تو افگنم

حجة الاسلام محمد بن محمد الغزالی الطوسی قدس سره

کنیت وی ابو حامد است و لقب وی زین الدین ست انتساب وی در تصوف به شیخ ابو علی فارمدیست و وی گفته لَقَدْ سَمِعْتُ الشَّیْخَ اَمَامَ عَلِيَّ الْفَارْمَدِيَّ قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰی رُوْحَهٗ یَرْوِيْ عَنْ شَیْخِهٖ اَبِی الْقَاسِمِ الْکُرْگَانِي قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰی رُوْحَهٗ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْاَسْمَاءَ التِّسْعَةَ وَالتِّسْعِیْنَ تَصِیْرُ اَوْصَافًا لِلْعَبْدِ السَّالِكِ وَهُوَ بَعْدُ فِی السُّلُوْكِ غَیْرَ وَاصِلٍ وی در اوائل حال در طوس و نیشاپور بتحصیل علوم و تکمیل آن اشتغال نمود بعد ازان با نظام الملک ملاقات کرد و قبول تمام یافت و با جماعتی از افاضل که در صحبت نظام الملک بودند در مجالس متعدده مناظره و مجادله کرد و بر ایشان غالب شد تدریس نظامیه بغداد را بوی تفویض کردند در سنه اربع و ثمانین و اربعمایه ببغداد رفت همه اهل عراق شیفته و فریفته وی شدند قدری بلند و منزلتی ارجمند یافت بعد ازان همه را باختیار ترک کرد و طریق زهد و انقطاع پیش گرفت و قصد حج کرد در سنه ثمان و ثمانین و اربعمایه حج گزارد و بشام مراجعت نمود و مدتی آنجا بود و ازانجا به بیت المقدس رفت و ازانجا بمصر و مدتی در اسکندریه بود بعد ازان بشام مراجعت کرد و آنقدر که خواست آنجا بود بعد ازان بوطن باز گشت و بحال خود مشغول شد و از خلق خلوت گزید و کتب مفیده تصنیف کرد چون کتاب احیاء العلوم و جواهر القرآن و تفسیر یاقوت التاویل چهل مجلد و مشکوة الانوار و غیر آن از کتب مشهوره و بعد ازین همه به نیشاپور عود کرد و در نظامیه نیشاپور درس گفت و بعد از چندگاه ترک کرد و بوطن باز گشت و از برای صوفیه بنای خانقاهی کرد و از برای طلبه علم بنائی مدرسه نهاد و اوقات خود را بر وظائف خیر توزیع کرد از ختم قرآن و صحبت ارباب قلوب و تدریس علوم تا آن زمانکه بجوار رحمت حق پیوست در رابع عشر جمادی الآخر سنه خمس و خمسمایه یکی از اکابر علمای گفته است

که روزی میان نماز پیشین ونماز دیگر بمسجد حرام در آمدم وچیزی از وجد واحوال فقرا مرا فرو
گرفته بود نمی توانستم که بایستم ونبشینم جائی می طلبیدم که ساعتی استراحتی کنم بجماعت خانه بعضی
از رباطها که در حرم داشت در آمدم وبر پهلوی راست دربرابر خانه بیفتادم ودست خود را
زیر روی ستون ساختم تا مرا خواب نگیرد وطهارت من منتقض نشود ناگاه یکی از اهل بدعت
که بآن مشهور بود در آمد ومصلی بر در آن جماعت خانه بیند لخت واز جیب خود لوحی بیرون آورد
گمان می بردم که از سنگ بود وبر آنجا چیزها نوشته بودند آنرا ببوسید وپیش روی خود نهاد
ونماز دراز گزارد وروی خود را از هر دو جانب بر آنجا مالید وتضرع بسیار کرد بعد ازان سر خود را
بالا کرد وآن را ببوسید وبر چشمهای خود مالید وباز ببوسید ودر جیب خود نهاد چون من
آن را بدیدم مرا ازان کراهت بسیار شد باخود گفتم چه بودی که رسول صلی الله علیه وآله
وسلم زنده بودے تا این مبتدعان را خبر دادی از شناعت آنچه می کنند وبا این تفکر
خواب را از خود دور مے کردم تا طهارت من فاسد نشود ناگاه از حس غائب شدم
ودر میان خواب وبیداری دیدم که عرصه ایست بسیار کشاده ومردم بسیار ایستاده اند و
در دست هریک کتابیست مجلد وهمه پیش شخصی ایستاده در آمدم از حال ایشان سوال
کردم گفتند حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم اینجا نشسته است واینها همه اصحاب
مذاهب اند می خواهند که عقائد ومذاهب را از کتب خود بر رسول صلی الله علیه وآله وسلم خوانند
وتصحیح مذاهب وعقائد خود کنند شخصی در آمد گفتند شافعی ست رضی الله عنه ودر دست وے
کتابی بمیان حلقه در آمد وبر رسول صلے الله علیه وآله وسلم سلام کرد رسول صلی الله علیه وآله
وسلم جواب داد ومرحبا گفت شافعی پیش وی بنشست واز کتابی که داشت مذهب وملت
اعتقاد خود خواند وبعد از وی شخصی دیگر آمد گفتند ابو حنیفه است رضی الله عنه وبدست وی
کتابی وپهلوی شافعی بنشست وازان کتاب مذهب وملت اعتقاد خود خواند وهمچنین یک یک از اصحاب
مذاهب می آمدند تا باقی نماند مگر اندکی وهر که عرض مذهب خود می کرد ویرا پهلوے دیگر
می نشاندند چون همه فارغ شدند ناگاه یکی از روافض آمد ودر دست وی جزوے
چند جلد ناکرده ودر انجا ذکر عقائد باطلهٔ ایشان وقصد کرد که بمیان آن حلقه در آید وآن را

بر رسول صلی الله علیه وآله وسلم خواند یکی ازانان که پیش رسول صلی الله علیه وآله وسلم
بودند بیرون آمد ویرا از جزو منع کرد وجزوها را از دست وی گرفت وبینداخت وویرا براند و
اهانت کرد من چون دیدم که قوم فارغ شدند وکسی نماند که چیزی خواند پیش آمدم ودر دست
من کتابی بود مجلد آواز دادم وگفتم یا رسول الله این کتاب معتقد من ومعتقد اهل اسلام است
اگر اذن فرمائی بخوانم رسول صلی الله علیه وآله وسلم گفت چه کتابست گفتم کتاب قواعد العقائد
است که غزالی تصنیف کرده است مرا بقرائت آن اذن داد وبنشستم واز اول کتاب خواندن
گرفتم تا بآنجا رسیدم که غزالی می گوید وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَعَثَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الْقُرَشِيَّ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَافَّةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ چون باینجا رسیدم اثر
بشاشت وتبسم در روی مبارک وی صلے الله علیه وآله وسلم ظاهر شد چون بنعت وصفت وی
رسیدم بمن التفات کرد وگفت این الغزالی غزالی آنجا ایستاده بود گفت غزالی منم یا رسول الله
وپیش آمد وسلام گفت ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم جواب داد ودست مبارک خود
بوی داد غزالی دست مبارک ویرا صلی الله علیه وآله وسلم ببوسید وروی خود بآنجا بمالید
بعد ازان بنشست رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم بقرائت هیچکس چندان استبشار ننمود
که بقرائت من قواعد العقائد را چون از خواب در آمدم بر چشم من اثر گریه بود ازان کرامات واحوال
که مشاهده کرده بودم شیخ ابو الحسن شاذلی قدس الله تعالی روحه که قطب زمان خود بود از قعر
کرده چنین خبر داده است که حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم با موسی وعیسی
علیهما السلام مفاخرت ومباهات کرده است بغزالی رحمه الله وحضرت رسالت صلی الله
علیه وآله وسلم بتعزیر بعضے منکران غزالی امر فرمود واثر سوط[1] تا وقت مردن بر تن وے
ظاهر بود و[2]مِنْ كَلَامِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَكْتُوْبٍ كَتَبَهٗ اِلٰى بَعْضِ اَصْدِقَائِهٖ
روح هست نیست نمائی ست که کس را بدو راه نبود وسلطان وقاهر ومتصرف وی بود
وقالب اسیر وبیچارهٔ ویست هر چه بینند از قالب بینند وقالب ازان بیخبر کل عالم را با قیوم
عالم همین مثال ست که قیوم عالم هست نیست نمائی هست که هیچ ذره از ذرات عالم قوام
ووجود نیست بخود بل بقیومی وی ست وقیوم هر چیزی بضرورت با وی بهم باشد وحقیقت

[1] قوله واثر سوط یعنی اثر تازیانه تا وقت مردن بر وی نگاه بود وبعض گویند سرایت اثر تازیانه بود در فرزندان آن شخص بوده ۱۲ ع

[2] ومن کلامه رضی الله عنه یعنی از سخنان ویست در مکتوبی که بعض دوستان نوشته روح هست نیست نماست ۱۲ ع

وجود وی را باد ر دو وجود مُقوم از وی بر سبیل عاریت بود وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ این بود و لیکن کسی که معیت نداند الا معیت جسم با جسم یا معیت عرض با عرض یا معیت عرض با جسم و آن هر سه در حق قیوم عالم محال باشد این معیت فهم نتواند کرد و معیت قیومیت قسم رابع است بلکه معیت بحقیقت انیست و این نیز هست نیست نمای هست کسانیکه این معیت را نشناسند قیوم را می جویند و باز نمی یابند و ایضاً منه گرد بادی که در هوای صافی از زمین برخیزد بر صورت مناره مستطیل بر خویشتن می پیچد کسی در نگرد پندارد که خاک خود را می پیچاند و می جنباند و نه چنانست که هر ذره از ان هواست که محرک ویست لیکن هوا را نتوان دید و خاک را بتوان دید پس خاک در محرکی نیست هست نمائی ست و هوا هست نیست نمائی خاک را در حرکت جز مسخری و بیچارگی نیست در دست هوا و سلطنت همه هوا راست و سلطنت هوا نا پیدا

شیخ احمد غزالی قدس سره العزیز وی از اصحاب شیخ ابوبکر نساج است تصنیفات و تالیفات معتبر و رسائل بی نظیر وارد و یکی از انها رساله سوانح است که لمعات شیخ فخرالدین عراقی بر سنن آن واقع است چنانکه در دیباجه لمعات می گوید اما بعد این کلمه چند در بیان مراتب عشق بر سنن سوانح بزبان وقت املا کرده و یکی از فصول سوانح اینست که معشوق بهمه حال خود معشوق ست پس استغنا صفت اوست و عاشق بهمه حال خود عاشق ست پس افتقار صفت اوست عاشق را همیشه معشوق در باید پس افتقار همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ چیز در نمی باید که خود را دارد لاجرم صفت او استغنا باشد **بیت** همواره تو دل ربوده معذوری ❊ غم هیچ نیازموده معذوری ❊ من بی تو هزار شب بخون در بودم ❊ تو بی تو شبی نبوده معذوری ❊ روزی در مجلس وعظ وی قاری این آیه بر خواند

که يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا الْاٰيَةَ وی گفت شرفهم بياءِ الاضافة الى نفسه بِقَوْلِهٖ يَا عِبَادِيْ ثُمَّ اَنْشَدَ **شعر** وَهَانَ عَلَى اللُّوَّمِ فِيْ جَنْبِ حُبِّهَا ❊ وَقَوْلُ الْاَعَادِيْ اِنَّهٗ لَخَلِيْعٌ ❊ اَصَمُّ اِذَا نُوْدِيْتُ بِاسْمِيْ وَاِنَّنِيْ ❊ اِذَا قِيْلَ لِيْ يَا عَبْدَهَا لَسَمِيْعٌ ❊ روزی شخصی از وی حال برادرش حجة الاسلام پرسید که وی کجاست گفت وی در خون ست سائل وی را طلب کرد در مسجد یافت از قول شیخ احمد تعجب نمود و قصه را با حجة الاسلام بگفت گفت راست گفته من در مسئله از مسائل مستحاضه فکر می کردم یکی از صوفیان از قزوین بطوس رسید بر حجة الاسلام در آمد وی را از حال برادر خود شیخ احمد پرسید آنچه می دانست گفت گفت با تو از کلام وی هیچ هست گفت آری جزوے داشت پیش آورد و در ان تامل کرد و گفت سبحان الله آنچه ما طلب کردیم احمد یافت گویند وی وقتی که محتضر بود چهار پایان وی گشاده شدند و رم کردند پیش وے گفتند بفراست دانست گفت ما چون فرود آمدیم هر که خواهد گو سوار شو در سنه سبع و عشر و خمسمائة از دنیا برفته و تربت وی در قزوین ست

خواجه یوسف همدانی قدس سره کنیت وی ابو یعقوب ست اِمَامٌ عَالِمٌ عَارِفٌ رَبَّانِيٌّ صَاحِبُ الْاَحْوَالِ وَالْمَوَاهِبِ الْجَزِيْلَةِ وَالْكَرَامَاتِ وَالْمَقَامَاتِ الْجَلِيْلَةِ در ابتدا به بغداد رفت و ملازمت مجلس شیخ ابو اسحق شیرازی کرد و کار وی بالا گرفت و بر اقران خود در علم فقه و غیر آن خصوصاً در علم نظر فائق آمد و شیخ ابو اسحق وی را با صغر سن بر بسیاری از اصحاب خود تقدیم می کرد و از جمعی کثیر در بغداد و اصفهان و سمرقند حدیث سماع کرد بعد از ان ترک همه کرد و طریق عبادت و ریاضت و مجاهده پیش گرفت و مشهور آن ست که انتساب وی در تصوف بشیخ ابو علی فارمدی ست و گفته اند با شیخ ابو عبدالله جوینی و شیخ حسن سمنانی نیز صحبت داشته است در مرو ساکن شد و از انجا بهرات آمد و چندگاه اقامت کرد بعد از ان اهل مرو از وی التماس مراجعت بمرو کردند بمرو آمد باز بهرات رفت بعد از ان عزیمت مراجعت بمرو کرد و در راه فوت یافت در شهور سنه خمس و ثلثین و خمسمائة همانجا که فوت شد دفن کردند و بعد از چندگاه بمرو نقل

کرده شد و مزار وی در مرد ظاهر و مشهور است شیخ محی الدین بن العربی رح در بعضی از مصنفات خود می گوید که در سنهٔ اثنین وستمائه شیخ اوحدالدین حامد کرمانی در شهر قونیه در منزل من بود وی گفت در بلاد ما خواجه یوسف همدانی که زیاده از شصت سال بر سجادهٔ شیخی و ارشاد نشسته بود روزی در زاویهٔ خود بود که خاطر بیرون رفتن در دل وی خطور کرد و عادت وی آن نبود که در غیر جمعه بیرون آید و آن بر وی گران آمد و نمی دانست که کجا باید رفت بر مرکبی سوار شد و سر وی را بگذاشت تا هر کجا که خدای تعالیٰ خواهد وی را ببرد آن مرکب وی را از شهر بیرون برد و بجا دیدی آمد تا وی را بمسجدی ویران رسانید و بایستاد شیخ فرود آمد و بمسجد در آمد دید که شخصی سر در کشیده است بعد از ساعتی سر بالا کرد جوانی بود با هیبت گفت یا یوسف مرا مسئله مشکل شده است و ذکر کرد شیخ آن را بیان فرمود بعد از آن گفت ای فرزند هر گاه که ترا مشکلی شود بشهر در آی و از من بپرس و مرا در رنج میفگن شیخ گفته است که آن جوان بمن نظر کرد و گفت هر گاه مرا مشکلی شود هر سنگی مرا یوسفی ست مثل تو شیخ ابن العربی می گوید که من از انجا دانستم که مرید صادق بصدق خود تحریک شیخ خود بجانب خود می تواند کرد شیخ نجیب الدین بزغش شیرازی قدس سره فرموده که وقتی جزوی چند از سخنان مشایخ بدست من افتاده مطالعه کردم مرا بغایت خوش آمد طالب آن می بودم که تا بدانم که آن تصنیف کیست از کلام وی چیزی دیگر بدست آورم شبی بخواب دیدم که پیری باشکوه و وقار بجامی سفید و بغایت نورانی باندرون خانقاه در آمد و بتوضا رفت تا وضو سازد و جامهٔ سفید نیکو پوشیده بود و بر ان جامه بخطی درشت بآب زر آیة الکرسی نوشته چنانکه سر تا پای جامه را گرفته بود من در عقب وی برفتم جامه را بیرون کرد و بمن داد و در زیر آن جامه جامهٔ سبز پوشیده بود از ان نیکوتر و بهمان طریق آیة الکرسی بران نوشته آن را نیز بمن داد و گفت نگاهدار تا وضو سازم چون وضو ساخت گفت ازین جامه یکی را بتو می دهم کدام را می خواهی من اختیاری نکردم گفتم هر چه تو خواهی نیک آید جامهٔ سبز را در من پوشانید و سفید را خود بپوشید پس گفت مرا می شناسی من مصنف آن جزوهایم که طالب وی بودی ابو یوسف همدانی ام و آن را زبدة الحیوة نام ست و مرا دیگر مصنفات ست از ان خوبتر مثل مَنَازِلُ السَّائِرِیْنَ وَمَنَازِلُ السَّالِکِیْنَ چون از خواب بیدار شدم عظیم خرم شدم چنین گویند

که وقتی در نظامیهٔ بغداد وعظ می گفت فقیهی معروف با بن السقا در مجلس برخاست و مسئله پرسید گفت بنشین که در کلام تو رایحه کفر می یابم و شاید که مرگ تو نه بر دین اسلام باشد بعد از ان بمدتی نصرانی برسم رسالت از پادشاه روم بجانب خلیفه آمد ابن سقا بجانب وی رفت و از وی التماس مصاحبت کرد و گفت می خواهم که دین اسلام را بگزارم و در دین شما در آیم نصرانی آنرا از وی قبول کرد و با وی بقسطنطنیه رفت و بپادشاه روم به پیوست و نصرانی شد و بر نصرانیت بمرد گویند ابن سقا قرآن حفظ داشت در مرض موت از وی پرسیدند که هیچ از قرآن بر خاطر تو مانده است گفت هیچ باقی نمانده است الا این آیه که رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ وبعضی قصه ابن سقا را بر غیر این وجه حکایت کرده اند چنانکه در ذکر شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس سره بیاید انشاء الله تعالیٰ خلفای خواجه یوسف همدانی قدس الله تعالیٰ سره چهار اند خواجه عبدالله برقی و خواجه حسن اندقی و خواجه احمد یسوی و خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس الله تعالیٰ اسرارهم و بعد از خواجه یوسف هر یک ازین چهار کس در مقام دعوت بوده اند و خلفای دیگر بطریق ادب در خدمت وی بوده اند و چون خواجه احمد یسوی بطرف ترکستان عزیمت کرد جمیع یاران را بمتابعت خواجه عبدالخالق دلالت کرد همچنین ست در رسالهٔ بعضی از متاخران مشایخ این خاندان رحمهم الله **خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سره العزیز** وی شیخ ایشان در طریقت حجة است و مقبول همه فرق اند علی الدوام در راه صدق و صفا متابعت شرع و سنت مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم و مجانبت و مخالفت اهل بدعت و هوا کوشیده اند و روش پاک خود را از نظر اغیار پوشیده اند ایشان را سبق ذکر دل در جوانی از حضرت خواجه خضر بوده علیه السلام و بر ان سبق مواظبت نموده اند و خواجه خضر ایشان را بفرزندی قبول کردند و فرمودند که در حوض آب در آی و غوطه خور و بدل بگو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چنان کردند و این سبق را گرفتند و بکار مشغول شدند و گشادها یافتند و از اول حال تا آخر حال روزگار ایشان به نزدیک همه خلق مقبول و محمود بوده بعد از ان شیخ الشیوخ عالم عارف ربانی خواجه امام ابو یعقوب یوسف همدانی قدس الله تعالیٰ سره بخارا آمدند و خواجه عبدالخالق صحبت ایشان را در یافتند و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل بوده

درصحبت ایشان می بودند تا مدتی که در بخارا بودند گفته اند که خواجهٔ خضر پیر سبق ایشانند و
خواجهٔ یوسف پیر صحبت و خرقه و بعد از خواجهٔ یوسف خواجهٔ عبدالخالق بریاضت مشغول شدند و
احوال خود را پوشیده می داشتند ولایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز بکعبه می رفتند
و می آمدند و در شام ایشان را مرید بسیار پدید آمد و خانقاه و آستانه پیدا شد در ایام عاشورا
جمعی انبوه در خدمت خواجه نشسته بودند و ایشان در معرفت سخن می گفتند ناگاه جوانی در آمد
بر صورتی زاهدان خرقه در بر و سجاده بر کتف و در گوشهٔ بنشست خواجه بوی نظر کردند بعد از ساعتی
آن جوان برخاست و گفت حضرت رسالت صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فرموده است اِتَّقُوا فِرَاسَةَ
الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سر این حدیث چیست خواجه رحمه اللّٰه تعالی فرمودند که
سر این حدیث آنست که زنار ببری و ایمان آری آن جوان گفت نعوذ باللّٰه که مرا زنار باشد
خواجه بخادم اشارت فرمودند خادم برخاست و خرقه از سر آن جوان برکشید در زیر خرقه زناری
پیدا شد آن جوان فی الحال زنار ببرید و ایمان آورد حضرت خواجه فرمودند ای یاران بیایید
تا ما نیز در موافقت این نو عهد زنارها قطع کنیم و ایمان آریم چنانکه وی زنار ظاهر را ببرید ما نیز زنار
باطن را که عبادت از عجب و ریاست ببریم تا چنانکه وی آمرزیده شده ما نیز آمرزیده شویم حالتی عجب بر یاران
ظاهر شد در قدمهای خواجه می افتادند و تجدید توبه می کردند روزی درویشی پیش خواجه می گفت
اگر خدای تعالی مرا مخیر گرداند میان بهشت و دوزخ من دوزخ را اختیار کنم چه من در همه عمر بر مراد
نفس نرفته ام و دران حالت بهشت مراد نفس من بود و دوزخ مراد حق تعالی خواجه این سخن را رد
کردند فرمودند که بنده را با اختیار چه کار هر کجا گوید رو رویم و هر کجا گوید باش باشیم بندگی اینست
نه آنکه تو می گوئی آن درویش گفت شیطان را بر روندگان راه هیچ دست باشد خواجه فرمودند که
هر رونده که بسر حد فنای نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست یابد اما آن رونده
که بفنای نفس رسیده باشد ویرا خشم نبود غیرت بود و هر کجا غیرت بود شیطان بگریزد و اینچنین
صفت آن کس را مسلم شود که روی براه حق دارد و کتاب خدای را عز و جل بدست راست گیرد و
سنت رسول را بدست چپ گیرد و در میان این دو روشنائی راه را سلوک کند روزی مسافری
از راه دور بحضرت خواجه آمده بود ناگاه جوانی خوبصورت بحضرت خواجه آمد و طلب دعای کرد

خواجه دعائی فرمودند آن جوان ناپیدا شد آن مسافر پرسید که این جوان چه کس بود خواجه فرمودند
که فرشته بود که مقام وی در آسمان چهارم بود بسبب تقصیری از مقام خود دور افتاده بود و باسمان
دنیا آمده بود با فرشتگان دیگر گفت چه کنم که حق تعالی مرا باز بآن مقام رساند فرشتگان ویرا
بجانب ما نشان دادند آمد و دعا درخواست کرد دعا کردیم به اجابت مقرون شد و باز بمقام خود رسید
آن مسافر گفت خواجه مرا بدعای ایمان مدد کنند باشد که ازین دامگاه شیطان ایمان بسلامت
بریم خواجه فرمودند وعده آنست که بعد از ادای فرایض هر کس دعا کند مستجاب شود تو بر کار باش
و ما را بدعای خیر یاد کن بعد ادای فرائض و ما تیز انیز یاد کنیم باشد که درین میان اثر اجابت ظاهر
شود هم در حق تو و هم در حق ما **خواجهٔ عارف ریوگروی** خواجه عبدالخالق راست خلیفه بوده است
خواجهٔ احمد صدیق و خواجهٔ عارف ریوگروی و خواجه اولیای کلان و سلسلهٔ نسبت ارادت حضرت خواجه
بهاء الحق والدین نقشبند رحمه اللّٰه تعالی ازین جماعت بخواجهٔ عارف می رسد **خواجهٔ محمود انجیر
فغنوی قدس سره** وی از خلفای خواجهٔ عارف است **خواجهٔ علی رامیتنی رحمة اللّٰه علیه**
وی از خلفای خواجه محمود است و لقب ایشان درین سلسله حضرت عزیزان است و ایشان را مقامات
عالیه و کرامات ظاهره بسیار بوده و بصنعت بافندگی مشغول می بوده اند و این فقیر از بعضی اکابر
چنین استماع دارد که اشارت بایشان است آنچه مولانا جلال الدین رومی قدس سره در غزلیات خود
فرموده است **بیت** گر نه علم حال فوق قال بودی کی شدی ✽ بندهٔ اعیان بخارا خواجهٔ نساج را ✽
و قبر ایشان در خوارزم مشهور است یُزَارُ وَ یُتَبَرَّکُ بِهٖ از ایشان پرسیدند که ایمان چیست فرمودند که کندن
و پیوستن و نیز از ایشان پرسیدند که مسبوق بقضای مسبوقانه کی برخیزد فرمودند که پیش از صبح و از
ایشان منقول است که فرموده اند که اگر در روی زمین یکی از فرزندان خواجه عبدالخالق غجدوانی
قدس سره بودی منصور هرگز بر سر دار نرفتی **خواجهٔ محمد بابا سماسی قدس سره** وی
خلیفه حضرت عزیزان است و خدمت خواجه بهاء الدین را نظر قبول بفرزندی از ایشان بوده است
و ایشانند که بارها که بر قصر هندوان می گذشته اند و می فرموده اند که ازین خاک بوی مردی می آید
زود باشد که قصر هندوان قصر عارفان شود تا روزی از منزل امیر سید کلال که از خلفای ایشانند
بطرف قصر عارفان متوجه شدند و فرمودند که آن بوی زیادت شده است همانا که آن مرد

متولد شده است چون نزول فرمودند از ولادت حضرت خواجه سه روز گذشته بود که جد ایشان معاله
بر سینه ایشان گذاشت و بنیاز تمام بخدمت خواجه محمد بابا بردند فرمودند که وی فرزند ماست و ما
او را قبول کردیم و توجه باصحاب کردند و گفتند این آن مردست که ما بوی وی شمیده بودیم مقتدای
روزگار شود و امیر سید کلال را فرمودند که در حق فرزندم بهاؤالدین تربیت و شفقت دریغ
نداری و ترا بحل نه کنم اگر تقصیر کنی امیر فرمودند که مرد نباشم اگر در وصیت خواجه تقصیر کنم حضرت
خواجه بهاؤالدین می فرمودند که چون خواستم که متاهل شوم جد من مرا بحضرت خواجه محمد بابا فرستاد
بسماسی که برکت قدم ایشان باین منازل برسد چون بلقاء ایشان مشرف شدم اول کرامتی
که مشاهده کردم آن بود که دران شب در من نیازی و تضرعی پیدا شده بود برخاستم و در مسجد
ایشان در آمدم و دو رکعت نماز گزاردم و سر بسجده نهادم و تضرع و نیاز تمام نمودم دران میان
بر زبان من گذشت که الٰهی قوت کشیدن بار بلای خود و تحمل محنت محبت خود مرا کرامت فرمای
چون بامداد بحضرت خواجه رسیدم فرمودند ای فرزند در دعا چنین باید گفت که الٰهی انچه رضای حضرت
تو در انست که این بنده ضعیف را بران دار بفضل و کرم خود اگر خداوند تعالی بحکمت خود بدوستی
بلا فرستد بعنایت خود آن دوست را قوت آن بار دهد و حکمت آن را بروی ظاهر گرداند باختیار
طلب بلا دشوارست گستاخی نباید کرد بعد ازان طعام حاضر شد چون بخوردیم قرصی بمن دادند
و در خاطر من گذشت که اینجا سیر خوردیم و همین ساعت بمنزل خواهیم رسید این نان ما را بچه کار آید
چون روان شدند من در رکاب ایشان به نیاز تمام می رفتم و اگر تفرقه در باطن من پیدا می شد
می فرمودند خاطر را می باید نگاه داشت در راه بمنزل یکی از محبان رسیدند بشاشت و نیاز تمام پیش آمد
چون نزول فرمودند دران فقیر اثر اضطرابی مشاهده نمودند گفتند حقیقت حال چیست براستی باز نمای
گفت سر شیر حاضرست ولی نان نیست خواجه توجه بمن کردند فرمودند که آن قرص را بیار که عاقبت
بکار آید و مرا از مشاهده آن احوال یقین بحضرت ایشان زیاده شد **سید امیر کلال قدس سره**
وی خلیفه خواجه محمد بابا مذکورست و خدمت خواجه بهاءالدین نسبت صحبت و تعلیم آداب طریقت
و تلقین ذکر از ایشان ست روزی مجمعی عظیم بود خدمت امیر خواجه را طلبیدند و روی با ایشان کردند
و گفتند فرزند بهاءالدین نفس خواجه محمد بابا سماسی را قدس سره در حق شما بتمامی بجا آوردیم که

گفته بودند که انچه از تربیت در حق تو بجای آوردم در حق فرزندم بهاؤالدین بجای آری و دریغ
نداری چنان کردم و اشارت بسینه خود کردند و گفتند پستان را برای شما خشک کردم تا مرغ روحانیت
شما از بیضه بشریت بیرون آمد اما مرغ همت شما بلند پرواز افتاده است اکنون اجازتست هر جا که
بوئی بمشام شما می رسد از ترک و تاجیک طلبید و در طلبگاری بموجب همت خود تقصیر مکنید و چنین
آورند از حضرت خواجه که فرمودند چون این نقش از خدمت امیر رحمه الله ظاهر شد آن واسطه ابتلا شد که
اگر بر همان صورت متابعت امیر می بودیم از ابتلا دورتر و بسلامت نزدیکتر می بودیم روزی
خدمت امیر حضرت خواجه را گفتند چون استاد شاگرد را تربیت کند هر آئینه خواهد که اثر تربیت
خود در شاگرد مطالعه کند تا وی را اعتماد شود بر آنکه تربیت وی جاگیر افتاده است و اگر خللی
در کار شاگرد بیند آن خلل را اصلاح نماید آنگاه فرمودند فرزند من امیر برهان حاضر است و
هیچکس دست تصرف بروی نه نهاده است و تربیت معنوی نکرده است در نظر من بتربیت وی
مشغول شوید تا اثر آن را مطالعه نمایم و مرا بر صفت شما اعتماد شود حضرت خواجه مراقب نشسته
بودند و متوجه خدمت امیر شده و از غایت رعایت ادب در امتثال آن امر متوقف گشته خدمت امیر
سید کلال فرمودند توقف نمی باید کرد حضرت خواجه امتثال امر ایشان کردند و متوجه باطن به امیر
برهان شدند و بتصرف در باطن وی مشغول شدند در حال آثار آن تصرف در باطن و ظاهر امیر
برهان پیدا گشت و حالی بزرگ در وی پدید آمد و آثار سکر حقیقی ظاهر شد **قثم شیخ قدس سره**
وی از مشایخ ترک ست از خاندان خواجه احمد نسوی خدمت خواجه بهاءالدین بر موجب آن
نفس که خدمت امیر کلال با ایشان گفتند که اکنون اجازتست هر جا که بوی بمشام شما می رسد از
ترک و تاجیک طلبید و در طلبگاری تقصیر مکنید بنزدیک قثم شیخ رفتند در اول ملاقات خربزه
می خورد پوست خربزه را سوی ایشان انداخت ایشان از غایت حرارت طلب پوست را همچنان
بر سبیل تبرک تمامی خوردند سه بار دران مجلس همچنین واقع شد در همان مجلس خادم شیخ در آمد گفت سه
شتر و چهار اسپ غائب کرده ام شیخ اشارت بحضرت خواجه کردند و بترکی گفتند آنی تخخی تو توگیر
چهار کس از مریدان شیخ چنان هیبت در ایشان افتاد که گوئی خوفی در میان ست حضرت خواجه قدس سره
فرمودند هر کرا شناخت صفت مشایخ ترک نباشد هر آئینه از ان طریقهای ایشان بکلی از ایشان

نومید شود و متعرض شود خواجه در مراقبه بدو زانوی ادب در آمدند و متوجه گشتند بعد از ادای نماز
شام خادم در آمد و گفت اسپان و شتران خود آمدند خدمت خواجه دو سه ماه کما بیش در متابعت
و ملازمت قثم شیخ رحمه الله بودند آخر الامر ایشان را تشریف داد و گفت مرا نه پسر اند دهم تو ئی و تو
بر همه مقدم و سالها چون از نواحی نخشب به بخارا آمدی خواجه رعایت‌ها کردندی و او گفتی این صفت
طلبگاری که در تو می بینم در هیچکس از طالبان و صادقان مطالعه نه کرده ام و این قثم شیخ از غایت
انقطاع و کمال بی تعلقی که داشت در آخر حیات یکی از یتیمهای بخارا در آمد و انواع سوداها کرده
بیرون آمد و آثار صحت در روی ظاهر بود هر دو کانچه نشسته و آنانکه با وی بودند از فرزندان و
متابعان همه را بخواند و گفت زمان نقل ما رسیده است کلمهٔ توحید را بر موافقت بگوئیم او بگفت و
دیگران بگفتند و در حال جان بحق تسلیم کرد **خلیل آتا قدس سره** خدمت خواجه بهاؤالدین فرموده اند
که شبی در اوائل این کار در خواب دیدم خلیل آتا رحمه الله که از کبار مشایخ ترک اند مرا بدرویشی سپارش
می نمایند چون بیدار شدم صورت آن درویش در خاطر من بود و مرا جده بوده صالحه والده پدر من
آن خواب را با ایشان گفتم فرمودند که ای فرزند ترا از مشایخ ترک نصیبی خواهد بود و من دایم
طالب آن درویش می بودم تا روزی در بازار بخارا با وی ملاقات افتاد و را شناختم پرسیدم نام او
خلیل بود و در آن وقت با او مجالسه و مکالمه میسر نشد چون بمنزل رفتم شب رسید قاصدی بیامد
که درویش خلیل ترا می طلبد و ایام تیرماه بود پاره میوه برگرفتم و نزدیک او رفتم چون او را
دیدم خواستم که آن خواب را با او بگویم بزبان ترکی گفت آنچه در خاطر تست پیش ما عیان است
حاجت بیان نیست حالت من دیگر شد و میل خاطر بصحبت او بسیار شد و در صحبت او احوال
شگرف و چیزهای غریب و عجیب مشاهده میشد و بعد از مدتی او را پادشاهی مملکت ماوراء النهر
میسر شد و مرا ملازمت و خدمت وی می بایست نمودن و در اوقات ملازمت نیز چیزهای
بزرگ مشاهده می افتاد و با من شفقت بسیار می کرد گاهی بلطف و گاهی بعنف مرا آداب
خدمت در می آموخت و از آن جهت فوائد بسیار بمن می رسید و در مقام سیر و سلوک درین راه
قوی بکار آمد و مدت شش سال بدین طریق در خدمت او بودم که در ملا رعایت آداب سلطنت
او می نمودم و در خلا محرم صحبت خاص او بودم و پیش از ملک شش سال دیگر با او مصاحبت افتاده

نه بسیار وقت در حضور خواص بارگاه خود می گفت هر که از جهت رضای حق تعالی مرا خدمت کند
میان خلق بزرگ شود و مرا معلوم می باشد که مقصود او کیست بعد از این مدت چون مملکت ماوراء
النهر زوال شد در لحظه آن ملک و خدم و حشم همه منثور گشت و تمامی کار دنیا در نظر من
بی قدر آمد... و در بخارا آمدم ساکن شدم **خواجه بهاء الحق والدین**
النقشبند رحمه الله اسم ایشان محمد بن محمد البخاری است ایشان را نظر قبول از خواجه محمد
بابای سماسی است و تعلم آداب طریقت بحسب صورت از سید امیر کلال که از خلفای باباست اما
بحسب حقیقت ایشان اویسی بوده اند و تربیت از روحانیت خواجه عبدالخالق غجدوانی یافته اند
چنانکه فرموده اند که در بدایت احوال در غلبات جذبات شبی به سه مزار از متبرکات مزارات بخارا رسیدم
بر هر مزاری چراغی دیدم افروخته اگرچه در وی روغن تمام بود فتیله را فتیله را اندک حرکتی می بایست داد
تا از روغن بیرون آید و بتازگی بر افروزد و در مزار آخرین متوجه قبله نشستم و در آن توجه غیبتی افتاد
مشاهده کردم که دیوار قبله شق شد و تختی بزرگ پیدا آمد پردهٔ سبز در پیش وی کشیده و گرداگرد آن تخت
جماعتی خواجه محمد بابای سماسی را در میان ایشان شناختم دانستم که ایشان از گذشتگانند از آن جماعت یکی
مرا گفت بر تخت خواجه عبدالخالق اند و آن جماعت خلفای ایشان و به هر یک اشارت کرد خواجه احمد
صدیق و خواجه اولیای کلان و خواجه عارف ریوگری و خواجه محمود انجیر فغنوی و خواجه علی رامیتنی
قدس الله تعالی ارواحهم و چون بخواجه محمد بابای سماسی رسید گفت ایشان را خود در حال حیوة خود دریافته شیخ
تو اند و ترا کلاهی داده اند و ترا آن کرامت کرده اند که بلایی نازل شده از برکت تو دفع شود آنگاه
آن جماعت گفتند گوشدار و نیک شنو که حضرت خواجه بزرگ سخنان خواهند فرمود که در سلوک راه
حق سبحانه ترا از آن چاره نباشد از آن جماعت درخواستم که بر حضرت خواجه سلام کنم و بر جمال مبارک
ایشان مشرف شوم پرده از پیش برگرفتند پیرے دیدم نورانی سلام کردم جواب دادند آنگاه
سخنانی که به ابتدا سلوک و وسط و نهایت تعلق دارد با من در میان آوردند گفتند آن چراغها
که بآن کیفیت با تو نمودند اشارت و بشارت است ترا باستعداد و قابلیت این راه اما
فتیله استعداد را در حرکت می باید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند بمبالغه
نمودند که در همه احوال قدم بر جادهٔ امر و نهی و عمل بعزیمت و سنت بجای آری و از رخصتها

وبدعتها دور باشی ودایما احادیث مصطفی را صلی الله علیه وآله وسلم پیشوای خود سازی ومتفحص وتجسس اخبار وآثار رسول صلی الله علیه وآله وسلم وصحابهٔ کرام او رضی الله عنهم باشی بعد ازین سخنان آن جماعت مرا گفتند شاهد صدق حال تو آنست که فردا علی الصباح فلان جای بروی فلان کار بکنی وتفصیل آن در مقامات ایشان مذکور است وگفتند بعد ازان متوجه نسف شو بخدمت امیر سید کلال چون بموجب فرمودهٔ ایشان به نسف رفتم وبخدمت امیر کلال قدس سره رسیدم خدمت امیر الطاف نمودند والتفاتها فرمودند ومرا تلقین ذکر کردند بطریق نفی واثبات بطریق خفیه مشغول ساختند وچون در واقعه مامور بودم بعمل بعزیمت بذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان سوال کرد که در درویشی شما موروث ست یا مکتسب ایشان فرمودند بحکم جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ باین سعادت مشرف گشتم وباز از ایشان پرسیدند که در طریقهٔ شما ذکر جهر وخلوت وسماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفت که بناء طریقهٔ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاهر با خلق هستند وبباطن با حق سبحانه وتعالی بیت

از درون شو آشنا وز برون بیگانه وش ٭ اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جهان ٭ آنچه حق سبحانه وتعالی می فرماید که رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اشارت باین مقام ست گویند که حضرت خواجه را هرگز کنیزک وغلام نمی بوده است ایشان را ازین معنی سوال کردند فرمودند بندگی با خواجگی راست نیاید کسی از ایشان پرسید که سلسلهٔ شریف حضرت شما بکجا می رسد فرمودند که از سلسله کسی بجائی نمی رسد ومی فرموده اند نفسهای خود را به بدی تهمت نهید که هر که بعنایت حق سبحانه نفس خود را به بدی شناخته باشد ومکر وکید اورا دانسته نزد او این عمل سهل ست از بزرگان این راه بسیار بوده اند که گناه دیگری را بر خود نهاده اند وبار آن کشیده ومی فرمودند قوله تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ اشارت بآنست که

در هر طرفة العینی نفی این وجود طبیعی می باید کرد واثبات معبود حقیقی می باید نمود شیخ جنید قدس سره می فرموده اند شصت سال ست که در ایمان آوردن او می فرموده اند که نفی وجود نزدیک ما اقرب طرق ست ولیکن جز بترک اختیار ودید قصور اعمال حاصل نمی شود ومی فرموده اند تعلق جاسوی روندهٔ این راه را قید وحجابی بزرگ ست بیت

تعلق حجابست وبیحاصلی ٭ چو پیوندها بگسلی واصلی ٭ اهل حقیقت ایمان را چنین تعریف کرده اند که اَلْاِیْمَانُ عَقْدُ الْقَلْبِ بِنَفْیِ جَمِیْعِ مَا تَوَلَّهَتِ الْقُلُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الْمَنَافِعِ وَالْمَضَارِّ سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی ومی فرموده اند طریقهٔ ما صحبت ست ودر خلوت شهرت است ودر شهرت آفت خیریت در جمعیت ست وجمعیت در صحبت بشرط نفی بودن در یک دیگر وانچه آن بزرگ فرموده است تَعَالَ نُؤْمِنْ سَاعَةً اشارت بر آنست که اگر جمعی از طالبان این راه بایکدیگر صحبت دارند دران خیر وبرکت بسیارست امید ست که بملازمت ومداومت بران منتهی بایمان حقیقی شود ومی فرموده اند که طریقهٔ ما عُرْوَةُ الْوُثْقٰی است چنگ در ذیل متابعت حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم زدن ست واقتدا بآثار صحابهٔ کرام رضی الله تعالی عنهم کردنست ودرین طریقهٔ ما باندک عمل فتوح بسیارست اما رعایت متابعت سنت کاری بزرگ ست هر که ازین طریقهٔ ما روی بگرداند خطر دین دارد ومی فرموده اند طالب می باید که در زمانیکه با دوستی از دوستان حق تعالی صحبت می دارد واقف حال خود باشد وزمان صحبت را با زمان گذشته موازنه کند اگر تفاوت یابد بحکم

اَصَبْتَ فَالْزِمْ صحبت آن عزیز را غنیمت داند و می فرموده اند که لَآ اِلٰهَ نفی آلهه طبیعت ست
اِلَّا اللّٰهُ اثبات معبود بحق جل جلاله مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خود را در مقام فَاتَّبِعُوْنِیْ
در آوردن ست مقصود از ذکر آنست که بحقیقت کلمهٔ توحید رسد و حقیقت کلمه آنست که
از گفتن کلمه ماسوی اللہ بکلی نفی شود و بسیار گفتن شرط نیست و می فرموده اند که حضرت عزیزان
علیه الرحمة والغفران می گفته اند که زمین در نظر این طائفه چون سفره ایست و ما می گوئیم چون
روی ناخنی ست هیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست و می فرموده اند سیر توحید میدان [...]
اما سیر معرفت میدان دشوار است، دلیتی که حضرت خواجه بفرمان [...] می رفته اند یکی از
بزرگ زادگان [...] را تعلیم ذکر کرده بوده اند و وقت مراجعت با ایشان گفته اند که
فلان کس تکرار سبق ذکر که تعلیم گرفته بود کم مشغولی کرد فرموده اند که باکی نیست پس [...]
پرسیدند که ما را هیچ خواب دیدی گفت آری فرمودند که همین بس ست از این سخن معلوم میشود
که هر که را اندک رابطه باین عزیزان می باشد امید ست که آخر الامر ملحق بایشان گردد و آن سبب
نجات و رفع درجات وی شود شخصی در حضرت ایشان گفت فلان کس رنجور ست توجه
خاطر شریف در باره وی دارید فرمودند اول بار گشت خاطر شده می باید انگاه توجه خاطر [...]
از خدمت ایشان طلب کرامات کردند فرمودند که کرامات ما ظاهر ست با وجود چندین بار
گناه بر روی زمین می توانیم رفت و می فرموده اند که از شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره پرسیدند
در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمودند که آیت خواندن کار بزرگ ست این بیت خوانید
بیت: چیست ازین خوبتر در همه آفاق کار ؛ دوست رسد نزد دوست یار بنزدیک یار
پس حضرت ایشان فرموده اند در پیش جنازه ما این بیت خوانند بیت: مفلسانیم آمده در کوی تو
شیئًا لله از جمال روی تو ؛ از خدمت مولانا جلال الدین خالدی رحمه الله تعالی پرسیدند

که نسبت سلوک و طریقت خواجه بهاء الدین از متاخران مشایخ طریقت که مناسبت دارد فرمودند
سخن از متقدمان گوئید و دویست سال زیاده است تا این نوع ظهور آثار ولایت که در حضرت
خواجه بهاء الدین بعنایت الٰهی شده هیچکس از مشائخ طریقت از متاخران نشده است شیخ قطب الدین نام
پیری از اصحاب خواجه بخراسان تشریف آورده بوده وی گفت که من خرد سال بودم حضرت
خواجه مرا فرمودند که بغلامان کبوتر خانه رو و کبوتر بچه چند بیاور چون کبوتر بچگان می آوردم مرا
خاطر بآن میل کرد که یک کبوتر بچه زنده نگاه داشتم و بحضور خواجه بیاوردم چون کبوتر
بچگان را بختند و بر حاضران قسمت کردند مرا ندادند و گفتند فلان کس نصیب خود زنده
گرفته است وفات ایشان در شب دوشنبه سیوم ماه ربیع الاول سنه احدی و تسعین و سبعمائة
بوده است قدس الله تعالی روحه **خواجه علاء الدین عطار قدس سره العزیز**
نام وی محمد بن محمد البخاری است از کبار اصحاب خواجه بهاء الدین بوده است و حضرت خواجه
در ایام حیات خود حواله تربیت بسیاری از طالبان بایشان می کرده اند و می فرموده اند
که علاء الدین خیلی بار بر ما سبک کرده است لاجرم انوار ولایت و آثار آن علی الوجه الاتم
والاکمل از ایشان بظهور پیوسته است و بیمن صحبت و حسن تربیت ایشان بسیاری از
طالبان از پایگاه بعد و نقصان به پیشگاه قرب و کمال رسیده اند و مرتبه تکمیل و
اکمال یافته اند این فقیر از بعضی عزیزان شنیده است که قُدْوَةُ الْعُلَمَآءِ الْمُحَقِّقِیْنَ
وَ اُسْوَةُ الْکُبَرَآءِ الْمُدَقِّقِیْنَ صَاحِبُ التَّصَانِیْفِ الْفَائِقَةِ وَالتَّحْقِیْقَاتِ
الرَّائِقَةِ اَلسَّیِّدُ الشَّرِیْفُ الْجُرْجَانِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی که توفیق انخراط در سلک
اصحاب ایشان یافته بوده است و نیاز و اخلاص تمام بخاندان و ملازمان ایشان
داشته بارها می گفته که تا من بشرف صحبت شیخ زین الدین علی کلا رحمه الله تعالی نرسیدم
از رفض نرستم و تا بصحبت خواجه عطار قدس سره نپیوستم خدای را نشناختم بعضی از
کلمات قدسیه ایشان را که در مجالس صحبت می فرموده اند خدمت خواجه محمد پارسا قدس سره
در قید کتابت می آورده بوده اند و چندی از آن به نیت تبرک و استشهاد مذکور می گرد
و سابقه عنایت ازلی را می باید دید و از امید واری بآن عنایت بی علت و طلب

آن عنایت بلحظهٔ غافل نمی باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه
وتعالی را بزرگ می باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود آن ظهور استغنا حقیقی خاموشی از سه
صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعهٔ ذکر دل که گویا گشته باشد
یا مشاهدهٔ احوال که بر دل گذرد و خطرات مانع نبود احتراز از آن دشوار باشد اختیار
طبیعی که مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاه بنسبت خطره گذشت اما قرار نیافت
خطرات را منع کردن کار قویست و بعضی بر آنند که خطرات را اعتباری نیست اما نباید
گذاشت تا متمکن گردد که تمکن آن سده در مجاری فیض پدید آید بنا برین دایما متفحص
احوال باطن باید بود و خود را بنفس زدن تهی کردن ظاهراً با مرشد در حضور یا غیبت
برای نفی خطرات ست که تمکن یافته است در باطن و سبب آن اینست که هر معنی
در لباس صورتی بود بهر وقت خود را بنفس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته است

م گردد لهذا این نفی نه ترقی است در صفت بهتر است از تمثیل روح بصورت مثالی چنانکه گفت و مشاهده صور مثالیه ۱۲ ع

تهی میباید کردن در خود رفتن ست و از خود رفتن و اصل معتبر درین راه اینست و علامت در خود
رفتن از خود رفتن است غیبت از خود و حضور با حق سبحانه بقدر عشق ست و نتیجهٔ عشق محبت
مفرطه است عشق هر که بیشتر غیبت او از خود و حضور با معشوق بیشتر چون ملک و ملکوت
بر طالب پوشیده شود و فراموش گردد فنا بود و چون هستی سالک هم بر سالک پوشیده شود
فنا، فنا بود بعد از هر نمازی از پنج بار و بعد از مذاکرهٔ علم بیست بار کلمهٔ استغفار گفتن بدوست
درسعی و توجه که ذکر کرده شده صیقل بر روی آئینه باید نه بر دستهٔ آئینه یا بر پهلو یا بر پشت
فائده ندهد درین زمان بذکر خفیه که مشغول اند بعده می گویند نه بدل مقصود بسیار گفتن نیست
در یک نفس سه کرت گوید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ از طرف راست آغاز کند و بدل فرود آرد
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ از جانب چپ بیرون آرد بی مجاهده نمی شود پیش از صبح و بعد از
نماز شام در خلوت و فراغت از خلق شیخ عطار رحمه الله می گوید بیت صد هزاران قطره
خون از دل چکید ✽ تا نشان قطره ز آن یافتم ✽ یا در یک نفس نه کرت گوید یا بیست و یک کرت
اگر نتیجه ندهد از سر گیرد و از مزارات مشایخ کبار رَضِيَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ زیارت کننده
بهمان مقدار فیض می تواند گرفتن که صفت آن بزرگ را شناخته است و بهمان صفت توجه
نموده و دران صفت در آمده اگرچه قرب صوری را در زیارت مشاهدهٔ مقدسه آثار بسیار است
اما در حقیقت توجه بارواح مقدسه بعد صوری مانع نیست در حدیث نبوی که صَلُّوْا عَلَيَّ حَيْثُمَا
كُنْتُمْ بیان و برهان این سخن ست و مشاهدهٔ صور مثالیه اهل قبور کم اعتبار دارد
در جنب شناختن صفت ایشان و آن توجه و دران زیارت و با این همه خواجهٔ بزرگ
قدس الله تعالی روحه می فرمودند مجاور حق سبحانه بودن احق و اولی است از مجاورت
خلق بحق عز و جل و این بیت بر زبان مبارک ایشان بسیار گذشتی بیت تو تا کی
گور مردان را پرستی ✽ بگرد کار مردان گرد رستی ✽ مقصود از زیارت مشاهد اکابر دین
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ می باید که توجه بحق سبحانه بود و روح آن

برگزیدهٔ حق را وسیلهٔ کمال توجه بحق گردانیدن چنانکه در حال تواضع با خلق باید که هر چند تواضع ظاهرا با خلق بود بحقیقت با حق سبحانه باشد زیرا که تواضع با خلق الله پسندیده است از جهت آنکه مظاهر آثار قدرت و حکمت اند و الا آن صنعت بوده نه تواضع طریقهٔ مراقبه از طریقهٔ نفی و اثبات اعلی است و اقرب است بجذبه استغراق در مراقبه بمرتبه‌ای رسد که ... خواطر و منظر موهبت نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبه است و ... دوام جمعیت خاطر و دوام قبول ... و این معنی ... قبول می‌نماید ... رحمه الله تعالی سوال کرده اند از ذکر علانیه فرموده اند با جماع علما ... و تلقین کردن ... حضرت خواجه علاء الدین قدس الله تعالی سره بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه بیستم رجب سنه اثنین و ثمانمایة بوده است و روضهٔ مطهرهٔ ایشان در ده نوجغانیان است

خواجه محمد پارسا قدس سره العزیز نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحافظ البخاری است قدس الله سره ایشان از اکابر اصحاب خواجه بزرگ اند قدس الله تعالی سره و حضرت خواجه بزرگ قدس الله تعالی سره ایشان فرموده اند و بحضور اصحاب خود با ایشان خطاب کرده اند که حقی و امانتی که از خلفای خاندان خواجگان قدس الله تعالی اسرارهم باین فقیر رسیده است و آنچه درین راه کسب کرده است آن امانت را بشما سپرده ایم چنانکه برادر دینی مولانا عارف بما سپرد و قبول می باید کرد و آن امانت را بخلق حق سبحانه می باید رسانید ایشان تواضع نمودند و قبول کردند و در مرض اخیر و غیبت ایشان در حضور اصحاب و احباب در حق ایشان تواضع فرموده اند مقصود از ظهور ما وجود اوست او را هم بطریق جذبه و سلوک تربیت کرده ام اگر مشغول می شود جهانی از وی منور می گردد و در محلی دیگر صنعت ... بنظر موهبت ... و در محلی دیگر بنظر موهبت و بیر النفس بخشیده اند تا هر چه گوید آن شود و در محلی دیگر فرموده اند هر چه او می گوید الله تعالی آن می کند بحکم حدیث صحیح ان من عباد الله من لو اقسم على الله سبحانه لابره می گویم گوی او نمی گوید ... و در محلی دیگر او را تلقین ذکر خفیه فرموده اند

و او را اجازت داده ند بعمل بر موجب آنچه دانا از دقایق و حقایق آداب طریقت و تعلیم آن الی غیر ذلک من التشریفات التی لا تعد و لا تحصی و چون در محرم سنه اثنین و عشرین و ثمانمایة به نیت طواف بیت الله الحرام و بزیارت نبیه علیه الصلوة و السلام از بخارا بیرون آمدند و از راه نسف بصغانیان و بلخ و ترمذ و هرات بقصد دریافت مزارات متبرکه روان شدند همه جا سادات و مشایخ و علما مقدم شریف ایشان را مغتنم شمردند و باکرام و اعزاز تمام تلقی نمودند بخاطر می آید که چون از ولایت جام می گذشتند و بقیاس چنان می نماید که در اواخر جمادی الاولی یا اوائل جمادی الآخر بوده باشد از سال مذکور پدر این فقیر با جمعی کثیر از نیازمندان و مخلصان بقصد زیارت ایشان بیرون آمده بودند و هنوز عمر من پنج سال تمام نشده بود پدر من یکی از متعلقان را گفت که مرا بر دوش گرفته پیش محفهٔ محفوف بانوار ایشان داشت ایشان التفات نمودند و یکسیر نبات کرمانی عنایت فرمودند و امروز از آن شصت سال است که هنوز صفای طلعت منور ایشان در چشم من است و لذت دیدار مبارک ایشان در دل من و همانا که رابطهٔ اخلاص و اعتقاد و ارادت و محبتی که این فقیر را نسبت به خاندان خواجگان قدس الله تعالی ارواحهم واقع است ببرکت نظر مبارک ایشان بوده باشد و امید می دارم که بیمن این رابطه در زمرهٔ محبان و مخلصان ایشان محشور گردم بمنه و جوده و چون بنیشابور رسیده اند بواسطه حرارت هوا و خوف راه میان اصحاب سخنی می گذشته است و فی الجمله فتوری بعزیمتهای همراهان راه یافته بوده است دیوان مولانا جلال الدین قدس سره را تفاول کشاده اند این ابیات برآمده

بیت

رویدای عاشقان حق باقبال ابد ملحق ٭ روان باشید همچون مه بسوی برج مسعودی ٭ مبارکباد تان این ره بتوفیق و امان الله ٭ بهر شهری و هر جائی بهر دشتی که بیمودی ٭ و از آنجا این مکتوب را به بخارا فرستاده بودند باسمه سبحانه نوشته شد این مکتوب در روزی که بیرون آمده شده بود از نیشابور حمیت و سایر بلاد المسلمین عن الآفات و المخافات و آن روز یازدهم بود از جمادی الآخر سنه اثنین و عشرین و ثمانمایة در حال صحت و سلامت و رفاهیت و وثوق تمام بالفضل و الکرام الهی جل ذکره و قوت طلب و قوت یقین بفیض فضل نامتناهی بحکم

اشارات وبشارات كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ يُرٰى لَهٗ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ شعر يَا بَنِيَّ اُهْدِي حَدِيثُكَ غَوْثِي ؛ وَاعْتِصَامِي بِبَابِكُمْ وَالتِّجَائِي ؛ وچون در كنف صحت وعافيت وسلامت ورفاهيت بمكۀ محترمه رسيده اند واركان حج تمام گزارده اند ايشان را مرضى عارض شده است چنانكه طواف وداع در عماری كرده اند وازانجا متوجه مدينه شده اند در راه اصحاب را طلبيده اند واملا فرموده اند كه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ جَاءَ فِي سَيِّدُ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدُ قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰى سِرَّهٗ فِي ضَحْوَةِ يَوْمِ السَّبْتِ التَّاسِعَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِمِائَةٍ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ مَكَّةَ الْمُبَارَكَةِ زَادَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى تَكْرِيمًا وَبَرَكَاتًا وَنَحْنُ نَسِيرُ مَعَ الرَّكْبِ وَاَنَا بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي زِيَارَتِهٖ وَبِشَارَتِهٖ الْقَصْدُ مَقْبُولٌ فَحَفِظْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ وَسُرِرْتُ بِهَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ مِنَ الْحَالَةِ الْوَاقِعَةِ بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وبعد ازان كلمات ديگر هم بعبارت عربی املا فرموده اند

كه ترجمۀ آن این می شود كه این كلمۀ واحده كه از سید الطائفه قدس سره واقع شد كلمۀ ایست جامعۀ تامه وبشارتیست شاملۀ عامۀ ما را واولاد ما را واصحاب واحباب وحاضر وغائب ما را زیرا كه قصد ما درین مشاعر عظام وادعیۀ كه كرده شد بهر موقف ومقام مصالح دینی ودنیوی همه بود وآن قصد بمقتضای این بشارت مقرون بقبول گشته فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا يُوَافِي نِعَمَهٗ وَيُكَافِي مَزِيدَهٗ در روز چهارشنبه بیست وسوم ذی الحجه بمدینه رسیده اند واز حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم بشارتها یافته اند وآن مسودۀ املا را طلبیده اند تا بران زیادت كنند چون مطالعه كرده اند فرموده اند كه همینها است وزیاده نه نوشته اند در روز پنجشنبه بجوار رحمت حق پیوسته اند مولانا شمس الدین فناری رومی واهل مدینه وقافله بر ایشان نماز گزارده اند وشب جمعه دران منزل مبارك نزول فرموده اند در جوار قبۀ شریفۀ امیر المؤمنین عباس رضی الله تعالی عنه ایشان را دفن كرده اند وخدمت شیخ زین الدین الخوافی رحمه الله تعالی از مصر سنگی سفید تراشیده آورده است ولوح قبر ایشان ساخته وبآن از سائر قبور ممتاز است یكی از ثقات كه از مخصوصان ولد بزرگوار ایشان خواجه برهان الدین ابو نصر رحمه الله بوده است چنین گفته است كه خدمت خواجه برهان الدین ابو نصر چنین فرموده اند كه دران وقت كه خدمت والدمن فوت می شدند بر بالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روی مبارك ایشان را كشادم تا نظری كنم چشم بگشادند وتبسم نمودند قلق واضطراب من زیادت شد به پایان پای ایشان آمدم وروی خود بر كف پای ایشان نهادم پای خود را كشیدند وچون خبر ایشان كه در مدینه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نقل كردند ببعضی اكابر عجم رسیده این عبارت فرموده كه هم آنجا بازید كه ازانجا تازید یكی از مریدان ومعتقدان خواجه گوید كه چون حضرت خواجه عزیمت حجاز كردند در وقت وداع گفتم خواجه بشمار فتید فرمودند رفتیم رفتیم واز انفاس متبركۀ ایشان ست كه یكی از اصحاب خود نوشته بودند خاطر این فقیر دایما نگران احوال ظاهری وباطنی شما می باشد وعلی الدوام به نسبت آن برادر منتظر نظرات بی علت الهی می بود سید الطائفه جنید قدس الله تعالی روحه فرموده است اِنْ بَدَتْ عَيْنٌ مِنَ الْمَكْرَمِ اَلْحَقَتِ اللَّاحِقِينَ بِالسَّابِقِينَ وبا اینهمه اصل معتبر ست نزد كبار دین قدس الله تعالی ارواحهم اجمعین آنكه كوشش را مگذار وبخشش را چشم می دار

وحضرت خواجه ما را قدس الله روحه سوال کردند که طریقت بچه توان یافت فرمودند بتشرع و دیگر بَعْدَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْأَمْرِ الْوَسَطِ فِي الطَّعَامِ لَا فَوْقَ الشِّبَعِ وَلَا الْجُوعِ الْمُفْرِطِ و در تقلیل منام علی طریق اعتدال المزاج کوشیدن علی الخصوص احیاء بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ وَقَبْلَ الصُّبْحِ بِحَيْثُ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ أَحَدٌ بتوجه در خود رفتن و نفی خواطر علی الخصوص خاطر تمنی به نسبت حال و ماضی و استقبال نیک موثرست فِي رَفْعِ الْحُجُبِ عَنِ الْقَلْبِ و دیگر إِذَا سَكَتَ اللِّسَانُ عَنْ فُضُولِ الْكَلَامِ نَطَقَ الْقَلْبُ مَعَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَإِذَا نَطَقَ اللِّسَانُ سَكَتَ الْقَلْبُ وَالصَّمْتُ عَلَى قِسْمَيْنِ صَمْتٌ بِاللِّسَانِ وَصَمْتٌ بِالْقَلْبِ عَنْ خَوَاطِرِ الْأَكْوَانِ فَمَنْ صَمَتَ لِسَانُهُ وَلَمْ يَصْمُتْ قَلْبُهُ خَفَّ وِزْرُهُ وَمَنْ صَمَتَ لِسَانُهُ وَقَلْبُهُ ظَهَرَ لَهُ سِرُّهُ وَتَجَلَّى لَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ لَمْ يَصْمُتْ بِلِسَانِهِ وَلَا بِقَلْبِهِ كَانَ مَمْلَكَةً لِلشَّيْطَانِ وَسُخْرَةً لَهُ أَعَاذَنَا اللهُ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ صَمَتَ قَلْبُهُ وَلَمْ يَصْمُتْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ نَاطِقٌ بِلِسَانِ الْحِكْمَةِ سَاكِتٌ عَنْ فُضُولِ الْكَلَامِ رَزَقَنَا اللهُ تَعَالَى ذَلِكَ بِفَضْلِهِ وَكَرَمِهِ خواجه ابونصر پارسا

رحمه الله تعالی بعد از وی بجای ثمرهٔ شجرهٔ طیبهٔ وی بود

خواجه حافظ الدین ابونصر محمد بن محمد الحافظی البخاری رحمه الله تعالی

که پایهٔ علوم شریعت و رسوم طریقت را بوالد بزرگوار خود رسانیده بودند در نفی وجود و بذل موجود کار را از وی درگذرانیده و در ستر حال و تلبس بمثابه بودند که هرگز از ایشان ظاهر نشدی که درین راه قدمی نهاده اند و از علوم این طائفه بلکه از سائر علوم چیزی دانسته اگر از ایشان سوال کردندی فرمودی که بکتاب رجوع کنیم چون کتاب بکشادی یا همان محل برآمدی که آن مسئله بودی یا یک دو ورق پس و پیش کم ازین تخلف نکردی روزی در مجلس شریف ایشان ذکر شیخ محی الدین ابن العربی قدس الله تعالی سره و مصنفات وی می رفت از والد خود نقل کردند که ایشان می فرموده اند که فصوص جانست و فتوحات دل و نیز می فرمودند که هر که فصوص الحکمت را نیک می داند وی را داعیهٔ متابعت حضرت صلی الله علیه وآله وسلم قوی می گردد تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللهُ فِي شُهُورِ سَنَةِ خَمْسٍ وَسِتِّينَ وَثَمَانِمِائَةٍ وقبر ایشان در بلخ ست

خواجه حسن عطار رحمه الله تعالی

ایشان فرزند حضرت خواجه علاء الدین عطار اند و ثمرهٔ شجرهٔ ولایت ایشان جذبهٔ قوی داشته اند و بصفت جذبه هرگاه و هر کرا می خواسته اند تصرف می کرده اند و وی را از مقام حضور و شعور باین عالم بکیفیت بیخودی و بی شعوری می رسانیده اند و ذوق و غیبت و فنا که بعضی از ارباب سلوک را علی سبیل الندرة بعد از مشاهدهٔ بسیار میسر می شود می چشانیده اند در همه ماوراء النهر و خراسان کیفیت تصرف ایشان در طالبان و در ایران اشتهار تمام دارد هر که بدست بوس شریف ایشان مشرف شدی از پای بیفتادی و دولت غیبت و بیخودی دست دادی چنین استماع افتاده است که یک روز بامداد از خانه بیرون آمدند و کیفیتی غالب داشتند هر کرا نظر بر ایشان افتاد همه را کیفیت بیخودی روی نمود و بیخود بیفتادند یکی اندر ویشان بعزیمت سفر مبارک بهرات رسید آثار جذبه و غیبت و بیخودی و حیرت از وی ظاهر بود گاهی که در بازارها می گذشت چنان می نمود که وی را امری باطنی فرو گرفته است و با مدد شد خلق و گفت و گوی ایشان چندان شعوری ندارد عزیزی ازین سلسله که این فقیر بخدمت ایشان می رسیدم می فرمودند که کار آن درویش بیش ازین نیست که علی الدوام صورت خواجه حسن را مراقب می باشد و نگاه می دارد به برکت این نگاه که داشت صفت جذبهٔ ایشان بوی سرایت کرده و خدمت خواجه حسن

چنانچه طریقهٔ سلسلهٔ خواجگان ست گاهی بزیر بار بیماران در می آمده اند و بیماری ایشان از بری داشته در وقتی که بعزیمت سفر مبارک بشیراز رسیده اند یکی از اکابر آنجا راکه نسبت بایشان ارادت و اخلاص تمام واقع شده بوده است مرضی طاری گشته بوده و خدمت خواجه بزیر بار وی آمده بوده اند آن عزیز صحت یافته و خواجه مریض شده اند و دران مرض نقل کرده اند و نقل ایشان در شب چهارشنبه عید قربان سنهٔ ست وعشرین وثمانمایة بوده است و نعش مبارک ایشان را از شیراز بولایت صغانیان که مدفن والد بزرگوار ایشان ست نقل کرده اند

مولانا یعقوب چرخی رحمه الله

در اصل از چرخ بوده اند که یکی از دیهای غزنین ست و از اصحاب حضرت خواجهٔ علاء الدین عطار اند بلکه از اصحاب خواجهٔ بزرگ قدس سره بوده اند و بعد از وفات خواجهٔ بزرگ بصحبت خواجهٔ علاء الدین قدس سره رسیده اند و از وی آرند که می فرمود اول بار که بصحبت خواجهٔ بزرگ قدس سره رسیدم التماس کردم که مرا قبول کنید فرمودند که ما بخود کاری نمی کنیم امشب به بینیم اگر ترا قبول می کنند ما نیز قبول کنیم خدمت مولانا می فرموده اند که هرگز شبی ازان سخت تر بر من نگذشته بود که در فکر آن بودم که این در بر من بقبول بکشایند یا رد کنند چون بامداد پیش ایشان رفتم فرمودند که قبول کردند اما تو در صحبت خواجهٔ علاء الدین خواهی بود بعد ازان من بولایت بدخشان افتادم و خدمت خواجهٔ علاء الدین بعد از وفات خواجهٔ بزرگ بصغانیان آمدند و آنجا متوطن شدند پس کسی بپیش من فرستادند که حضرت خواجهٔ فرموده بودند که تو در صحبت ما خواهی بود پیش ایشان رفتم و مادام حیات ایشان در صحبت ایشان می بودم و جناب مخدومی ارشاد مآبی خواجهٔ ناصر الدین عبید الله ادام الله تعالی ظلال ارشاده علی مفارق الطالبین بصحبت ایشان رسیده اند فرمودند که در هرات بودم مرا داعیهٔ خدمت مولانا یعقوب پیدا شد متوجهٔ ولایت صغانیان شدم و بمحنت و مشقت بسیار آنجا رسیدم و از سخنان ایشان چنان معلوم می شد که آن راه را تمام یا اکثر پیاده رفته بودند فرمودند که چون بصحبت ایشان مشرف شدم بر روی مبارک ایشان اندک بیاضی که موجب نفرت طبیعت می باشد بود و با من در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و چندان سیاست نمودند و درشت گفتند که نزدیک بود که باطن من از ایشان منقطع شود و مرا یاس تمام حاصل گردد بسیار محزون و مغموم شدم بار دیگر که بمجلس شریف ایشان رسیدم

بر من بصفت محبوبی چنان ظاهر شدند که هرگز هیچکس را چنان محبوب ندیده بودم با من لطف بسیار نمودند و درین وقت که خدمت خواجه این سخن می فرمودند در نظر این فقیر بصورت عزیزی بر آمدند که مرا رابطهٔ ارادت و محبت تمام بنسبت وی بود و چندگاه بود که از دنیا رفته بود و فی الحال خلع آن صورت کردند که مرا تصور آن شد که شاید آن صورت همین در خیال من بوده باشد بعد ازان از بعضی همراهان شنیدم که وی هم آن را مشاهده کرده بود و عقیدهٔ این فقیر آنست که آن خلع و لبس صورت بشعور و اختیار ایشان بود اثبات این معنی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کردند چنین استماع افتاده است که خدمت مولانا یعقوب می فرموده اند که طالبی که بصحبت عزیزی می آید چون خواجه عبید الله می باید آمد چراغ مهیا ساخته و روغن و فتیله آماده کرده همین گوگردی به آن می باید داشت خدمت خواجهٔ عبید الله فرمودند که خدمت مولانا یعقوب با شیخ زین الدین خوافی رحمهم الله هم سبق بوده اند پیش مولانا شهاب الدین سیرامی روزی از من پرسیدند که میگویند شیخ زین الدین بکلی در وقایع و تعبیر منامات مشغولی می نمایند و دران باب اهتمام تمام دارند گفتم آری چنانست ساعتی از خود غایب شدند و طریقهٔ ایشان چنان بود که ساعت فساعت از خود غایب می شدند چون حاضر شدند این بیت را خواندند بیت چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم ؛ نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم ؛

خواجه علاء الدین غجدوانی رحمه الله تعالی

حضرت خواجهٔ عبید الله فرمودند که خواجهٔ علاء الدین غجدوانی از اصحاب خواجهٔ بزرگ بوده و خدمت خواجهٔ وی را بصحبت خواجهٔ محمد پارسا فرموده بودند وی استغراق تمام داشت و بغایت شیرین سخن بود و گاهی بودی که در میان سخن از خود غایب شدی و وقتیکه خدمت خواجهٔ محمد پارسا بسفر مبارک می رفته اند وی را نیز می برده اند یکی از اکابر سمرقند گفته است که از خدمت خواجه درخواست کردم که خواجهٔ علاء الدین بسیار پیر و ضعیف شده است از وی کاری نمی آید اگر وی را ازین سفر معذور دارند دور نمی نماید خواجه فرمودند که با وی هیچکاری نداریم جز آنکه چون وی را می بینیم از نسبت عزیزان یاد می آید

مولانا نظام الدین خاموش رحمه الله تعالی

وی از اصحاب خواجهٔ علاء الدین عطار است و خواجهٔ بزرگ را دراوان تحصیل در صحبت یکی از علماء در نواحی بخارا دیده بوده است و بعد ازان بصحبت خواجهٔ علاء الدین رسیده و پیش از رسیدن

بصحبت ایشان بانواع ریاضات و مجاهدات مشغول می بوده است و در تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ دل جهدی بلیغ
مینموده می گفته اند که اول بار که عزیمت صحبت خواجه علاء الدین کردم یکی از اصحاب خواجهٔ بزرگ
بیرون منزل ایشان نشسته بود چون مرا دید گفت مولانا نظام الدین وقت شد که از زهدها
و پاکیزگیهای خود بگذری آن بر خاطر من گران آمد چون بنزدیک خواجه در آمدم ایشان نیز همین
عبارت فرمودند اما بر خاطر من گران نیامد خدمت مولوی مخدومی مولانا سعد الدین کاشغری
می گفتند که پیوسته پیش جامهٔ ایشان چرب می بود و مرا مشکل می بود که سبب آن چیست آخر چنان
معلوم شد که در اثنای طعام خوردن بجهت غلبهٔ حالی که داشتند چمچه از دست مبارک ایشان
می افتاد و شوربائی که میخوردند بر جامهٔ ایشان می ریخت چرب می شد و هم ایشان می گفتند که چون در
صحبت خواجه علاء الدین آثار جذبه و غلبهٔ حال بر ایشان ظاهر شده بوده است خدمت خواجه
خواسته اند که ایشان را از آن باز آرند فرموده اند تا بغرا پزند و خدمت خواجه فوطه بسته
بوده اند و خود بآن مشغولی می نموده اند چون وقت بغرا انداختن رسیده مولانا نظام الدین را
طلبیده اند و شوشه بدست وی داده اند که بغرا انداز و چون یک بغرا انداخته اند مغلوب
شده اند و شوشه از دست ایشان افتاده خواجه فرموده اند که مولانا نظام الدین برخیز که کسی را
که حق سبحانه و تعالی بخود مشغول گردانیده است ما نمی توانیم که وی را از آن باز آریم و هم ایشان
گفتند که مولانا نظام الدین فرمودند که روزی خدمت خواجه را عزیمت زیارت خواجه محمد علی حکیم
ترمذی قدس سره شد من همراه نرفتم و هم آنجا که بودم متوجه شدم روحانیت ایشان حاضر شد
چون حضرت خواجه بمزار ایشان رسیده بودند خالی یافته بودند ها نا که جهت آنزا دانسته بودند
چون باز آمدند خواستند که بمن مشغول شوند و نوعی تصرفی کنند من نیز متوجه شدم خود را بمثابهٔ کبوتری
یافتم و خدمت خواجه را چون شاهبازی که در عقب من پرواز می کرد بهر جا که می گریختم در دنبال
من بودند آخر مضطر گشتم پناه بروحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم بردم و در
انوار بی نهایت آن حضرت محو شدم خدمت خواجه را مجال تصرف نماند از آن غیرت بیمار
شدند و هیچکس سبب بیماری را نمی دانست و هم ایشان می گفتند که یکی از معتقدان و مخلصان
ایشان را مرضی قوی عارض شد گفتند بعیادت وی می رویم در راه که می رفتند گفتند که فلان

کس ما را بسی خدمتهائی شایسته کرده است می باید که چون عیادت وی کنیم بزیر بار وی در آئیم و
مرض وی را برداریم خاطر من از آن سخن بسیار ترسان شد چون ببالین وی نشستند وی بر روی بستر افتاده
بود و مجال سخن و حرکت نداشت خدمت مولانا ساعتی متوجه شدند آن شخص باز نشست و آغاز سخن گفتن
کرد ایشان سر برآوردند و گفتند این بار هم حواله بیست که بسیار سخن می گوئی چون بیرون آمدند گفتند دیدیم
که وی رفتنی است و بار وی برداشتنی نیست باز آن را بوی حواله کردیم و آن شخص هم در آن مرض برفت
و هم ایشان می گفتند که یک شب یکی از منکران نسبت با ایشان سخنی می گفت و من در مقابله نیز سخنی می گفتم
چنانکه سخن دراز کشید و از آنجا که ما بودیم تا بمنزل ایشان مسافت بعید بود که امکان نبود که آواز برسد چون بامداد
پیش ایشان رفتم گفتند دوش آواز تو ما را تشویش می داد باید که هر کس هر چه گوید خاطر خود بآن مشغول
نداری و در کار خود باشی جناب مخدومی خواجه عبید الله ادام الله تعالی بقائهم فرمودند که یک وقت
احرام ملازمت ایشان بسته بودم یکی از آشنایان مرا در راه پیش آمد وی خمر خورده بود و آثار آن
بروی ظاهر بود و مرا از سخن نگاه داشت چون بصحبت ایشان رسیدم گفتند مگر تو خمر خورده گفتم نی گفتند
پس ترا چه حالت ست گفتم در راه بمستی رسیدم و با هم سخنی چند گفتیم گفت پس این حالت از مست
که بتو سرایت کرده است و هم ایشان فرمودند که خدمت مولانا نظام الدین گفتند که یکی از کبار
سمرقند که نسبت بما اخلاص و محبت و ارادت بسیار داشت بیمار شد و مشرف بموت گشت
فرزندان و متعلقان وی نیازمندی بسیار کردند مشغولی کردم دیدم که وی را امکان بقا و حیات
نیست مگر در ضمن دیگری در ضمن گرفتم و صحت یافت بعد از چند گاه و نسبت بما تهمتی واقع شد که
مفضی باهانت و اذلال ما گشت و آن شخص می توانست که در آن باب سعی نماید و آن را دفع کند اما
خویشتن داری کرد و خود را بآن نیاورد خاطر ما از وی گرفته شد وی را از ضمن اخراج کردیم
بیفتاد و بمرد و هم ایشان فرمودند که روزی خبر بمن آوردند که خدمت مولانا بیمار شده اند
چون پیش ایشان رسیدم ایشان را تمرضی عظیم گرفته بود چنانکه آتش تب گرم کرده بودند
جامه های بسیار بر ایشان پوشیده و آن هیچ تسکین نیافته بود ساعتی نشستم یکی از اصحاب
ایشان که گندم بآسیا برده بود در آمد با جامه های تر و سرمای بسیار خورده که در راه آسیا
در آب افتاده بود چون خدمت مولانا وی را دیدند گفتند در برا گرم سازید که این سرما

ولیست که بمن سرایت کرده است چون چنان کردند تمرج ایشان تسکین یافت بحال خود باز آمدند خواجه
عبید الله امامی اصفهانی رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب خدمت خواجه علاء الدین است
قدس الله تعالی روحه وی گفته است که اول بار که بصحبت خواجه رسیدم این بیت خواندند بیت تو از خود
گم شو کمال اینست و بس ✦ تو ممان اصلا وصال اینست و بس ✦ وی در بعض رسائل خود ذکر کرده است
که طریقه توجه طائفه علائیه پرورش نسبت باطنی ایشان چنانست که هر گاه که خواهند که بدان اشتغال نمایند
اولا صورت آن شخص که این نسبت از وی یافته اند در خیال آورند تا آن زمانیکه اثر حرارت و کیفیت معهوده
ایشان پیدا شود و بعد از آن آن خیال را نفی نکنند بلکه آن را نگاه دارند و بچشم و گوش و همه قوی بآن خیال
متوجه بقلب شوند که عبارتست از حقیقت جامعه انسانی که مجموع کائنات از علوی و سفلی مفصل نسخه اوست
اگرچه آن از حلول در اجسام منزه است اما چون نسبتی میان او و میان این قطعه لحم صنوبری واقع
است پس توجه باین لحم صنوبری باید نمود و چشم و فکر و خیال و همه قوی را بران باید گماشت و حاضر آن بودن و بر در دل نشستن
و ما شکی نداریم که درین حالت کیفیت غیبت و بیخودی رخ نمودن آغاز می کند آن کیفیت را راه
فرض می باید کردن و از پی آن رفتن و هر فکری که در آید متوجه بحقیقت قلب خود گشته نفی آن
فکر کردن و به آن چیز مشغول نه شدن و بدان مجمل بکلی در گریختن و تا آن نفی شود التجا به صورت
آن شخص باید کردن و آن الحظه نگاه داشتن تا باز آن نسبت پیدا شود و آن زمان خود آن صورت
نفی می شود اما باید که شخص متوجه آن صورت را نفی نه کند و هم وی گفته است در معنی کلمه طیبه نفی عبارت
است از اندراج گردانیدن کثرت و صور اشیا به آن عین واحد که مقصود و مطلوب همه سالکان است
و اثبات عبارت است از مشاهده کردن آن عین واحد در همه صور و اینها را عین آن واحد دیدن
پس لا اله یعنی این صور متوهمه غیریتش منفی است و راجع بآن یک اصل است و الا الله
یعنی این معنی واحدست که باین صور می نماید مولانا سعد الدین کاشغری رحمه الله تعالی
در اوائل حال بتحصیل علوم اشتغال داشته اند و کتب متداوله مطالعه کرده بودند
و جمعیت صوری نیز داشته اند چون داعیه این طریق پیدا کرده اند ترک و تجرید تمام کرده به
صحبت مولانا نظام الدین پیوسته اند می گفتند که بعد از چند سال که بصحبت ایشان مشرف
شدم مرا داعیه زیارت حرمین شریفین زادهما الله تعالی تشریفا و تکریما قوی شد از ایشان

اجازت خواستم فرمودند که هر چند که می نگرم ترا امسال در میان قافله حاجیان نمی بینم
و پیش از آن واقعها دیده بودم که از ان متوهم می بودم و ایشان گفته بودند که برو و مترس گفتند چون
می روی آن واقعها را بخدمت مولانا زین الدین عرض کن که مردی متشرع است و بر جاده سنت
ثابت و مراد ایشان شیخ زین الدین خوافی بود رحمه الله تعالی که آن روز در خراسان در مقام ارشاد و
شیخوخیت متعین بودند چون بخراسان رسیدم رفتن بحج چنانچه مولانا نظام الدین گفته بودند در توقف
افتاد و بعد از ان بسالهای بسیار میسر شد و چون بخدمت شیخ زین الدین رحمه الله رسیدم و آن
واقعها را عرض کردم ایشان فرمودند که با ما بیعت کن و در قید ارادت ما در آی گفتم عزیزی که این طریق از
ایشان گرفته ام هنوز در قید حیات اند شما میفرمائید اگر میدانید که در طریق این طائفه این جائز ست چنان
کنم ایشان فرمودند که استخاره کن گفتم مرا بر استخاره خود اعتماد نیست شما استخاره کنید گفتند تو استخاره کن
که ما هم استخاره کنیم چون شب رسید استخاره کردم دیدم که طبقه خواجگان بزیارت گاه هری که خدمت
شیخ مولانا زین الدین آنوقت آنجا بودند در آمدند و درختها را می کندند و دیوارها می افگندند و آثار قهر و
غضب بر ایشان ظاهر بود دانستم که آن اشارت بمنع ست از انکه بر طریقه دیگر در آیم خاطر من فارغ شد
پای دراز کردم و بآسودگی در خواب شدم چون بامداد بمجلس شیخ در آمدم بی آنکه من واقعه خود با ایشان
بگویم گفتند طریق یکی ست و همه یکی بازمی گردد بهمان طریق خود مشغول باش و اگر واقعی یا مشکلی پیش آید
با ما بگو آن قدر که توانیم مدد کنیم بر خدمت مولوی غلبه و استیلا بعین که بآن مشغولی می کردند ظاهر بود بانکه
توجهی آثار غیبت و کیفیت بیخودی روی می نمود کسی را که بآن معنی وقوف نبود توهم آن می کرد که مگر
ایشان را خواب می آید در اوائل که بصحبت ایشان رسیدم در مسجد جامع پیش ایشان نشسته بودم
ایشان چنانکه عادت ایشان بود از خود غائب شدند مرا گمان آن شد که مگر ایشان را خواب
می آید گفتم اگر ساعتی به استراحت اشتغال بنمایند دور نمی نماید ایشان تبسم نمودند و گفتند
که مگر اعتقاد نداری که ما ورای خواب امر دیگری می باشد روزی می گفتند که بعضی
از درویشان فرق میان خواب و بیداری خبر به آن نمی توانند کرد که در خود خفتی که بعد از خواب
می باشد می یابند و الا کیفیت مشغولی ایشان در خواب و بیداری بیک طریقه است بلکه در
حالت خواب که بعضی موانع مرتفع می شود صافی تر و قوی تر می باشد و مرا گمان چنان ست که

انچه می گفتند اشارت بحال خود میکردند والله تعالی اعلم یکی از درویشان که بصحبت ایشان میرسید چنین حکایت کرد که مرا در مجلس وعظ که معارف درویشان می گذشت تغیر بسیار می شد و نعره و فریاد بسیار میزدم و از ان محجوب می بودم یکروز آنرا با ایشان گفتم گفتند هر وقت که ترا تغیری افتد مرا در خاطر در می آور و در ان وقت که ایشان بسفر حجاز رفته بودند مرا در یکی از مدرسها که آنجا عزیزی وعظ میگفت آغاز تغیر شدن گرفت بایشان توجه کردم دیدم که از در مدرسه در آمدند و پیش من رسیدند و دو دست خود را بر دوشهای من نهادند من از خود بیرون رفتم و بیهوش افتادم آن زمان را که بحال خود آمدم مجلس وعظ بر شکسته بودند و اهل مجلس رفته و آفتاب بمن رسیده بود و آن روز آخرین پنجشنبه بود از ماه رمضان که بعد از ان تا عید دیگر پنجشنبه نبود آنرا در خاطر خود گرفتم که چون از مکه بیایند با ایشان بگویم چون ایشان از مکه تشریف آوردند و بخدمت ایشان مشرف شدم جمعی پیش ایشان بودند که نتوانستم که آنرا با ایشان بگویم روی بمن کردند و گفتند پنجشنبی بود که بعد از ان تا عید دیگر پنجشنبه نبود توفی رحمه الله فی اثناء صلوة الظهر من یوم الاربعاء السابع من شهر جمادی الاخری سنة ستین وثمانمائة خواجه

عبید الله ادام الله برکات وجوده علی مفارق الطالبین

امروز مظهر آیات و مجمع کرامات و ولایات طبقهٔ خواجگان و رابطهٔ التیام و واسطهٔ انتظام سلسلهٔ شریفهٔ ایشان قدس الله تعالی ارواحهم حضرت خواجه و مخلصان و نیازمندان ایشانند امیدواری چنانست که برکت وجود شریف ایشان التیام و انتظام این سلسله الی یوم القیام امتداد یابد و هر چند که ازین فقیر امثال این سخنان صورت گستاخی دارد اما چندانکه با خود اندیشه کرد از خود در نیافت که خاطر را بران قرار تواند داد که این مجموعه که مقصود از جمع آن ذکر معارف و نشر مناقب این طائفه است از ذکر ایشان خالی باشد لاجرم شرح مناقب و احوال این سلسلهٔ شریفه را ببعضی از کلمات قدسیه که رشحهٔ خامهٔ معارف نگار ایشان شده است مسکیة الختام گردانید بدانکه تهی شدن دل از غیر حق سبحانه وتعالی دلیلست بر مظهریت دل مر تجلی حق سبحانه را بوصف احدیت که نیل معارف بحقائق اسماء صفات بی این معنی متعذرست چه قابلیت قبول عکوس انوار تجلیات ذاتیه بی تهی شدن از التفات بهر چه سمت حدوث یافته است میسر نیست تهی شدن دل موقوف افتاده است بر تجلی ذات بوصف احدیت و حصول

این معنی را بعد از تحقیق بایمان بالله و برسول الله و بما جاء من عند الله و من عند رسول الله علی مراد الله وعلی مراد رسول الله اسبابست از اتخاذ ریاضات که شریعت از اخذ آن منع نکرده است و دوام ذکر بشرط وجدان مذکور بوصف انکسار و خضوع بکمال بر متابعت مر رسول را صلی الله علیه و آله وسلم لیکن هیچ سببی در تحصیل این نسبت قوی تر از ان نیست که بعد از نیاز تمام مجالست بجماعتی لازم وقت خود گرداند که باطن ایشان مظهر این تجلی گشته باشد و به سطوت این تجلی حسبان وجود غیر از پیش بصیرت ایشان برداشته شده و از شهود غیر بتمامی آزاده گشته و بفنای حقیقی از مزاحمت شعور بخود و غیر خود خلاص گشته بعد از تحقق بفنا از حق سبحانه وتعالی ایشان را از نزد خود بوجود موهوب حقانی مشرف گردانیده از بیخودی و سکر حالی افاقت یافته دیگران را واسطهٔ حصول سعادت حقیقة که عبارت از بقا و فناست شده درین مقام هیچ چیز از ممکنات ایشان را از شهود حق سبحانه محجوب نتواند گردانید پس واجب [illegible] اذکیا آنکه در تخلیص از گرفتاری دل بوجود اکوان که بحقیقت حجاب عبارت ازین گرفتاری است باشیای که سبب خلاصی دل می شود تمسک نموده خود را پیش از مردن خلاص گردانند اگر مناسب استعداد خود اشتغال بذکر دانند تقصیر و اهمال را در خود مجال ندهند و اگر [illegible] دانند که بصحبت ارباب شهود دل از گرفتاری زودتر خلاص می شود خود را بصحبت این برگزیدگان نگاه داشت آداب صحبت التزام کنند زمان خلاص دل از گرفتاری بغیر حق بحقیقت زمان وصول و شهودست چون دل از مزاحمت شعور بوجود غیر نجات یافت غیر گرفتاری بشهود حق سبحانه هیچ نیست مصراع بلا دید محنت شیرین که جز بآن نیاسائی + بعد از انکه سطوت نفی ما دون حق دل از غبار التفات بغیر حق آزاد گشت غیر اثبات حق هیچ نماند بیت

تیغ لا در قتل غیر حق براند + در نگر زان پس که غیر لا چه ماند + ماند الا الله باقی جمله رفت + شاد باش ای عشق شرکت سوز گشت +

زبان غیبت از ما دون حق سبحانه بحقیقت زمان وصول و شهود و وجودست زیادت ازان نیست که بحکم انما الاعمال بخواتیمها ارباب کشف و وجود مثل این تمکین درین معنی ارباب ذوق را از بالغان به این مقام عالی نشمرده اند ظهور این معنی مقدمه فناست و مبشر است بظهور تباشیر صبح سعادت وصول از مطلع احدیت که استغراق و استهلاکست در شهود ذات بی مزاحمت

شعور بوجود غیری بلکه درین مقام اگر ترقی واقع شود شعور شان ز ذوق تجلیات اسمائیه منقطع شود اشارت آن بزرگ که به این فرموده است که سالک می تواند بود که متصف شود باوصاف حق سبحانه شهو بعد غیر واصل این معنی خواجه بود چه از وصل مقصود شهود ذاتی است بی مزاحمت شعور بوجود کثرتی مرتبهٔ اتصاف باوصاف که مرتبهٔ تجلیات صفات ست بی کثرت از وجهی متعذر است اگر خواهی که در مقام حضور باشی با حق سبحانه از مکر و وسوسهٔ شیطان آزاد باشی بلکه ملک را اطلاع بر حضور تو نشود بلکه نفس ترا وقوفی بر حضور تو نشود بر تو باد که همنشینی با مردی کنی که دل و جان ایشان در ذکر ذات مستغرق شده باشد و از خود رهائی یافته تعبیر ازین معنی بعضی بشهود و بعضی بوجود کرده اند و بعضی بتجلی ذات و بعضی بیاد داشت کرده اند اگر این سعادت دست ندهد باید که طریقه ذکر یا طریقه توجه و جذبهٔ خواجگان را قبول کرده همگی خود را در ورزش این طریقه برسانی تا بدین دولت عظمی و سعادت کبری که فوق آن متصور نیست برسی لَیسَ[1] وَرَاءَ اللهِ المُنتَهیٰ اِنَّ وَاِلیٰ رَبِّکَ المُنتَهیٰ لَیسَ وَرَاءَ عَبَادَانَ[2] قَرْیَةٌ نظم عاشقان را شادمانی و غم اوست * مزد کار و اجرهٔ خدمت هم اوست * غیر معشوق ار تماشائی بود * عشق نبود هرزه سودائی بود * عشق آن شعله است کو چون بر فروخت * هرچه جز معشوق باقی جمله سوخت * باید که شغل در نگاهداشت آگاهی باین وصف بود که در خروج و دخول نفس واقف باشد که در نسبت حضور مع الله فتورے واقع نشود تا برسد بآنجا که بے تکلف نگاهداشت او همیشه این نسبت حاضر دل او بود و بتکلف نتواند که این صفت از دل دور کند گاه باشد که او را از خود تمام بستانند نه از خودش خبر بود نه از وقوف قلبی بمقصود باید که چون او را بخود دهند بر طریقهٔ مقرره در نگاهداشت نسبت آگاهی کمال سعی بجا آرد تا فتورے بواسطهٔ عوارض نفسانیه باو راه نیابد و دوام التجا و افتقار بصفت انکسار بجناب حق سبحانه قوی ترین سببی ست در دوام این نسبت باید که همیشه از حق سبحانه بوصف نیاز بقاے این صفت جوید اگر بعم

[1] لیس وراء الله المنتهی یعنی نیست ورای خدا نهایتی و نهایت نزدیک تو است که نهایت سلسلهٔ موجودات است پس [illegible] عبادان که نهایت جزائر [illegible] نیست ۱۲ [2] عبادان ده ای است [illegible] از دریای عرب [illegible] نیست ۱۲ عف

ابدی در نگاهداشت این نسبت سعی کند هنوز حق وی گزارده نشود و غَرِیمٌ[1] لَا یُقضیٰ دَینُهٗ گویا در شان این نسبت است معنی مشاهده نه آنست که حق را سبحانه بحاسهٔ بصر توان دید چون[2] لمعه از انوار بی نهایت بر ارواح و اشباح تافتن آرد جمله کَاَن لَم یَکُن چنان نیست گردند که از ایشان نه نام ماند و نه نشان بلکه این بآن معنی است که چون حضور دل بحقیقت ذکر که منزه است از حرف و صوت بواسطهٔ مواظبت بر ذکر بدرجهٔ ترقی کند که دیگری را در حقیقت دل گنجائی نماند و درین حال دل را مشاهده گویند و حق را مشاهد و کمال فوق ازین مشاهده وقتی دست دهد که آگاهی او از وصف حضور بشود و حضوری باشد بی مزاحمت شعور بحضور بمقدار شعور بحضور نقصانی در حضور بحق سبحانه واقع شود و ذات مقدس او از آن برتر است که در دیدهٔ بصیرت دل آید فکیف که در نظر حس آید ازینجاست که عطش متعطشان زلال وصال بمشاهده سری هرگز تسکین نیابد بلکه تشنگی بر ایشان زیادت گردد والله اعلم بحقایق الامور شبی سخن در محبت ذاتیه می رفت که عبارت از ارتباط و تعشقی است بحضرت حق سبحانه و تعالی بی آنکه او را بسببی دانند یا بموجبی شناسند بلکه میل و انجذابی ست که بر دفع آن قدرت نباشد فرمودند که از دو پسرک در نواحی تاشکند این نسبت را دریافتیم یکی دایم بگرد حلقهٔ اصحاب می گشت و از دور نشست و گردن کج می کرد یک روز بجهت طهارت برخاستم بجانب ابریق طهارت مسارعت نمود چون فارغ شدم از وی پرسیدم که سبب آمدن تو اینجا چیست و چند گرد این صحبت میگردی گفت من هم نمی دانم اینقدر میدانم که هرگه که اینجا می آیم در باطن خود کششی بحضرت حق سبحانه و تعالی باز می یابم و خود را از همه بالیسها خالی می بینم و از آن لذتی عظیم بمن میرسد چون بیرون می روم از آن نسبت تهی می شوم و آن پسرک دیگر صورتی بغایت خوب داشت و با اصحاب مختلط بود و در آن نوحی

[1] غریم لا یقضی دینه یعنی قرض خواهی است که دین وی ادا نمی شود [illegible] [2] چون لمعه از انوار بی نهایت بر ارواح و اشباح تافتن آرد یعنی [illegible] بلکه [illegible] چون حضور دل بحقیقت [illegible] از حرف و صوت بواسطه [illegible] [illegible] ۱۲

مردم بسیار تعلق خاطر بوی داشتند وصحاب ما را نیز آن مطعون می داشتند گفتم او را عذر خواهید هر چند مبالغه کردند سود نداشت آخر در گریه شد واضطراب بسیار کرد وگفت آخر شما را درین چه فائده است که من اینجا نیایم و در بیرون مرا مردم مشوش می دارند وباطن من در کشاکش بایستها اند وازین نسبت جمعیت که اینجا از خود باز می یابم دور افتم یاران او معذور داشتند کار او بجائی رسید که مغلوب این نسبت شد بمثابه که بارها راه خانه خود گم می کرد وهر گاه که مرا با او مهمی بودی چون از منزل بیرون می آمدم یا بر در خانه بودی یا در راه بودی وچون خواستمی که او را کاری فرمایم آن کار را کرده بودی یا می کردی رهانیدن مرغ لاهوتی که محبوس قفس ناسوتی ست بی تاثیر جذبه که لازم ست مقام محبوبی را بازبسته بمتابعت مصطفویست میسر نگردد فعلیك باتباعه صلی الله علیه وسلم ان کنت متوجها الی حقیقة الحقائق التی لها وجه فی کل موجود وبه تحققت الموجودات گوئیا اشارت ولله المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه الله باین حقیقت ست اینجا بدانی وهو معکم از کجاست بیت

او بجا از ما بسی نزدیکتر + داند آن کس کو ز خود دارد خبر + هر خود داری از جهات کسی رست کو لیش از دنیا سرد باشد وبذکر حق سبحانه گرم حرارت قلبش نگذارد که محبت دنیا گرد حریم دل او گردد تا چنان گردد که اندیشه اش بجز حق سبحانه هیچ نباشد فیض نخستین را مظاهر کثیره است هر چه موجودست او را از تجلی ذاتی نصیب ست که آن را اوجه خاص می گویند این وجه را انجذاب بحق سبحانه واقع است بحسب دوام توجه اگر تحت تاثیر اسم الهادی از تصرف اسم المضل نجات یابد بدوام انجذابش بذات مقدسه از خود بکلی نیست شده بهمین ملحق شده غیر از حق سبحانه نه بیند ونداند والعیاذ بالله اگر تحت تاثیر اسم المضل طریقه مستقیمه انجذاب بذات گم کند گرفتار خود گشته جز خود نه بیند وجز خود نداند همه آن کند که ظلمتش ظلمت افزاید همیشه محجوب وممنوع از شهود وحدت گردد نه او را روح در طاعت باشد بلکه طاعت نیز نباشد همه عذابهای دنیوی و اخروی صوری ومعنوی را مستعد ومهیا گردد خلاصی ازین بلیه اسباب بستن از توبه نصوح

ومباشرت اعمال صالحه بهترین آنکه از سر صدق بخدمت طایفه که بمحبت ذاتی از خود رهائی یافته اند قیام نماید تا تمامی خود را در ایشان گم کند رزقنا الله وایاکم دانی که پیر کیست پیر آن کس است که آنچه مرضی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نیست از و نیست شده باشد وآنچه نه از دست صلی الله علیه وآله وسلم نمانده بلکه او دبایست او از و تمام گم شده باشد او آئینه شده باشد که جز اخلاق واوصاف نبوی در وی هیچ نباشد درین مقام بواسطه اتصاف بصفات نبویه مظهر تصرف حق سبحانه گشته وبتصرف الهی در بواطن مستعدان تصرف کرده وتمام از خود خالی شده وبمراد حق سبحانه ایستاده بیت

از بس که در کنار همی گیرد آن نگار + بگرفت بوی یار ورها کرد بوی طین + مرید آنکه تا بشعر آتش محبت وارادت بایست او سوخته باشد واز مرادات او هیچ نمانده وبه بصیرت دل در آئینه پیر جمال مراد دیده روی از مجموع قبلها گردانیده وقبله او جمال پیر گشته ودر بندگی پیر از آزادی فارغ آمده وسر نیاز جز بر آستانه پیر ننداخته واعراض از مجموع کرده سعادت خود را در قبول و دانسته وشقاوت خود را در رد او بلکه رقم نیستی بر ناصیه وجود کشیده واز تفرقه شعور بوجود غیر پیر خلاص گشته بیت

آن را که در سرای نگاریست فارغست + از باغ و بوستان وتماشای لاله زار + اگر پرسند که توحید چیست بگوی تخلیص دل به تجرید او از آگاهی بغیر حق سبحانه اگر پرسند که وحدت چیست بگو خلاصی دل از علوم وشعور بوجود غیر حق سبحانه اگر پرسند که اتحاد چیست بگو استغراق در هستی حق سبحانه اگر پرسند سعادت چیست بگو خلاصی از خود بدید حق سبحانه اگر پرسند شقاوت چیست بگو بخود درماندن واز حق بازماندن اگر پرسند وصل چیست بگو نسیان خود شهود نور وجود حق سبحانه اگر پرسند فصل چیست بگو جدا کردن سر از غیر حق سبحانه اگر پرسند شکر چیست بگو ظاهر شدن حالی بر دل که دل تو آنرا پوشیده دارد چیزی را که پوشیدن آن چیز بیش ازین حال واجب ست خدمت خواجه عبید الله فرمودند که مولانا حسام الدین شاشی از اصحاب امیر حمزه فرزند امیر سید کلال بود رحمهم الله تعالی واستغراق تمام داشت ویرا القضای بخارا تکلیف کرده بودند در محکمه وی حاضر می شدم در مقابله وی پنجره بود که من ویرا می دیدم ووی مرا نمی دید آنجا می نشستم ونظاره وی می کردم وهرگز از وی ذهولی وفتوری فهم نکردم وهم ایشان فرمودند که خدمت مولانا حسام الدین رحمه الله می گفت که این کار را هیچ لباسی از اشتغال بافاده واستفاده در صورت اهل علم بهتر نیست وهم ایشان

صوا منتظار نتیجه است و انتظار نتیجه بعد از قطع مسافت وجود دیگر از این جهت که انتظار نهایت سیر است گویند که نهایت در مقامات بدایت در این طائفه خواجگان است قدس الله اسرارهم یعنی آنچه در انتها باید ایشان در ابتداء ابدان امر می فرمایند ۱۲ع

فرمودند که خواجه بزرگوار را قدس سره در خواب دیدم که در من تصرف کردند و من بیخود بیفتادم چون با خود آمدم خواجه از من گذشته بودند خواستم که در عقب بروم پایهای من درهم می‌پیچید بجنبش بسیار بخواجه رسیدم فرمودند که مبارکباد و هم ایشان فرمودند که یکبار دیگر خواجه محمد پارسا قدس سره را در خواب دیدم خواستند که در من تصرف کنند اما میسر نشد همانا که جهت آن بوده باشد که خواجه بزرگ تصرف کرده بودند این فقیر در زمانی که به بخارا رسیدم و بشرف خدمت مولانا حسام الدین و مولانا حمید الدین شاشی مشرف شدم درین فقیر اضطرابی و اضطراری بود ایشان فرمودند مرتبه تحقیق انتظارست و حقیقت مراقبه عبارت ازین انتظارست نهایت سیر عبارت از حصول آن انتظارست بعد از تحقیق باین چنین انتظار که ظهورش غلبه محبت ست راهبر جز این انتظار نیست

بیت

گر ندارم از شکر جز نام بهره این بسی بهتر که اندر کام زهر آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنه بس عالی ست پیش خاک تود چون یا شال ما فقیران را بطریق ذوق دریافت این معانی میسر نیست گرفتاری باین چنین گفت و گوی شیرین خود می‌نماید از اشتغال بغیر این گفتگو رزقنا الله و ایاکم انتظار آیه بوعدنا عنا بحرمة نبیه صلی الله علیه وسلم از ذکر بعضی احوال اقوال خواجه و توابع ایشان بیان روش طریقه ایشان بتخصیص خدمت خواجه بهاء الدین اصحاب ایشان قدس الله اسرارهم معلوم شده طریقه ایشان اعتقاد اهل سنت و جماعت ست و اطاعت احکام شریعت اتباع سنن سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم و دوام عبودیت که عبادت است از دوام آگاهی بحق سبحانه بی مزاحمت شعور بوجود غیری پس گروهی که نفی این عزیزان کنند بواسطه آن تواند بود که ظلمت هوا و بدعت ظاهر و باطن ایشان را فرا گرفته است و غبار حسد و عصبیت دیده بصیرت ایشان را کور ساخته لاجرم انوار هدایت و آثار ولایت ایشان را نه بینند و این نابینائی خود را بجحود و انکار آن انوار و آثار که از مشرق تا مغرب گرفته است اظهار کنند هیهات هیهات قطعه نقشبندیه عجب قافله سالارانند که برند از ره پنهان بحرم قافله را از دل سالک ره جاذبه صحبت شان می‌برد وسوسه خلوت و فکر چله را قاصری گر کند این طائفه را طعن قصور حاش لله که برآرم بزبان این گله را همه شیران جهان بسته این سلسله اند روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را

شیخ ابو الحسن البستی رحمة الله تعالی

وی چون خواجه یوسف همدانی از اصحاب شیخ ابو علی فارمدی ست این باعی مشکل مشهور چنانکه از رسائل

عین القضاة همدانی معلوم می‌شود از آن وی ست

رباعی

دیدم نهان گیتی و اصل دو جهان وز علت و عار بر گذشتم آسان و آن نور سیه ز لا نقط برتر دان زان نیز گذشتیم نه این ماند و نه آن

شیخ حسن سکاک سمنانی رحمه الله تعالی

وی از اصحاب شیخ ابو الحسن بستی ست و خانقاه سکاکیه که در سمنان ست و شیخ رکن الدین علاء الدوله رحمه الله تعالی در اوائل در انجا می‌بوده و از بعضیات برآورده و بعضی املاک بر آنجا وقف کرده منسوب بوی ست

محمد بن حمویه الجوینی رحمه الله تعالی

کنیت وی ابو عبد الله است و از اصحاب شیخ ابو الحسن بستی است و بعلوم ظاهری و باطنی آراسته بوده است عین القضاة در یکی از مکتوبات خود می‌گوید که کم کسی ازین طائفه علوم ظاهری داند خواجه امام ابو حامد غزالی و برادرش شیخ احمد غزالی ازین جمله اند و خواجه امام محمد حمویه بکویان نیز ازین جمله است چه دانم که علم داند و از بزرگان ست در سلوک وی را کتابیست در تصوف وی را سلوة الطالبین نام و در انجا بسی حقایق و دقایق این طریق درج کرده است

عین القضاة همدانی قدس الله تعالی

کنیت و نام وی ابو الفضائل عبد الله بن محمد المیانجی ست و عین القضاة لقب ویست با شیخ محمد بن حمویه صحبت داشته است و با شیخ امام احمد غزالی نیز از فضائل و کمالات صوری و معنوی وی از مصنفات وی ظاهر ست چه عربی و چه فارسی آن قدر کشف حقایق و شرح دقائق کرده است که کم کسی کرده است و از وی خوارق عادات چون احیا و امات بظهور آمده میان وی و شیخ احمد مکاتبات و مراسلات بسیار است و از انجمله رساله عینیه است که شیخ احمد بوی نوشته که در فصاحت و بلاغت و روانی و سلاست توان گفت که آن را نظیری نیست عین القضاة در کتاب زبدة الحقایق می‌گوید که بعد از انکه از گفت و گوی علوم رسمی بملول شدم بمطالعه مصنفات حجة الاسلام اشتغال نمودم و مدت چهار سال در آن بودم چون بمقصود خود از آن حاصل کردم پنداشتم که بمقصود خود رسیدم و واصل شدم با خود گفتم

بیت

أنزل بمنزل زینب ورباب • وأربع فهذا مربع الأحباب

نزدیک بود که از طلب باز ایستم و بر انچه حاصل کرده بودم از علوم اقتصار نمایم و مدت یک سال درین بماندم تا ناگاه سیدی و مولائی الشیخ الامام سلطان الطریقة احمد بن محمد الغزالی رحمه الله تعالی بهمدان که موطن من بود تشریف آوردند و در صحبت وی در بیست روز بر من چیزی ظاهر شد که از من و طلب

من غیر خود هیچ باقی نگذاشت اِلّا مَا شَآءَ اللّٰهُ و مرا اکنون شغلی نیست بجز طلب فنا در آن چیز و اگر چنانچه عمر نوح یابم و درین طلب فانی سازم هیچ نکرده باشم و آن چیز همه عالم را فرو گرفته چشم من بر هیچ چیز نیفتد که روی وی را در آن نه بینم و هر نفسی که نه استغراق من در آن بیفزاید بر من مبارک مباد و هم وی گفته که پدرم و من جماعتی از ائمهٔ شهر ما حاضر بودند در خانهٔ مقدم صوفی پس ما رقص می کردیم و بوسعید ترمذی بیتکی می گفت پدرم بنگریست و گفت خواجه احمد غزالی را قدس الله روحه دیدم که با ما رقص میکرد و لباس او چنین و چنین بود و نشان می داد بطریق مکاشفه ابوسعید گفت مرگم آرزوست من گفتم بمیر در حال بیهوش شد و بمرد مفتی وقت حاضر بود گفت چون زنده را مرده می کنی مرده را نیز زنده توانی کرد گفتم مرده کیست گفت فقیه محمود گفتم خداوندا فقیه محمود را زنده گردان در ساعت زنده شد و هم وی گفته که ای عزیز کاری که با غیر منسوب بینی بجز از خدای تعالی آن مجازی میدان نه حقیقی فاعل مطلق حقیقی خدا را دان آنجا که گفت قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي مجازی می دان حقیقتش آن باشد که اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا راه نمودن محمد صلی الله علیه و آله وسلم مجازی میدان و گمراه کردن ابلیس مجازی میدان يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ حقیقت میدان گیرم که خلق را اضلال ابلیس می کند ابلیس را بدین صفت که آفرید مگر موسی علیه السلام از بهر این می گفت اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ

همه جور من از بلغاریان ست ٭ که مادام همی باید کشیدن ٭ گنه بلغاریان را نیز هم نیست ٭ بگویم گر تو بتوانی شنیدن ٭ خدایا این بلا و فتنه از تست ٭ ولیکن کس نمی یارد چخیدن ٭ همی رند ترکان راز بلغار ٭ ز بهر پرده مردم دریدن ٭ لب و دندان آن خوبان چون ماه ٭ بدین خوبی نبایست آفریدن ٭ که از بهر لب و دندان ایشان ٭ بدندان لب همی باید گزیدن ٭ شیخ برکه همدانی رحمه الله تعالی عین القضاة همدانی رحمه الله تعالی در مصنفات خود از وی حکایت کند یکجا می گوید

برکه جز فاتحه و سورهٔ چند از قرآن یاد نداد و آن نیز بشرط بر نتوانستی خواند و قال القول نداند که چه بوده دیگر راست پرسی حدیث موزون هم بزبان همدانی هم نداند کردن و لیکن می دانم که قرآن را وی داند درست و من نمی دانم الا بعضی از آن و آن بعض هم نه از راه تفسیر و غیر آن دانسته ام از راه خدمت وی دانسته ام و جای دیگر گفته است که از خواجه احمد غزالی شنیده ام که گفت هرگز شیخ ابوالقاسم گرگانی نگفته است که ابلیس علیه اللعنه چون نام او بردی گفتی که خواجهٔ خواجگان و سر مهجوران چون این حکایت با برکه گفتم گفت سر مهجوران به است که خواجهٔ خواجگان و جای دیگر گفته ست که برکه رضی الله عنه حکایت کرد که مردی بود فرزند خود را گفت هرگز ریش گاو بوده گفت ریش گاو که بود و چه بود گفت آنکه بامداد از خانه خود بدر آید گوید امروز گنجی یابم پسر گفت ای پدر تا من بوده ام ریش گاو بوده ام شیخ فتحه رحمه الله تعالی عین القضاة در مصنفات خود از وی حکایت کند و یکجا می گوید که از ثقتی شنیدم که فتحه گفت از خدای تعالی شنیدم بخلق نه رسید و جای دیگر می گوید که از برکه قدس سره شنیدم که فتحه گفتی که ابلیس گفت در عالم از من سیاه گلیم تر فتحه بود و بس تا ازین سخن بگریستی و جای دیگر گفته که پیران چون کامل باشند دانند که هر مریدی بکدام مقام رسد بعاقبت کار چنانکه از فتحه بسیار شنیده بودند که فلان را قدم فلان خواهد بود و فلان را قدم فلان شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاهر السهروردی قدس سره در علوم ظاهر و باطن بکمال بوده است مصنفات و مؤلفات بسیار دارد و نسب وی بدوازده واسطه با ابوبکر صدیق رضی الله عنه و نسبت وی در طریقت بشیخ احمد غزالی ست و وی در کتاب آداب المریدین گفته است وَاَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْفَقْرَ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَا اِذَا كَانَ مَقْرُوْنًا بِالرِّضَا فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قِيْلَ

لَهُ الْيَدُ الْعُلْيَا تَنَالُ الْفَضِيلَةَ بِإِخْرَاجِ مَا فِيهَا وَالْيَدُ السُّفْلَى تَحِلُّ الْمَنْقَصَةَ بِحُصُولِ الشَّيْءِ فِيهَا فَفِي تَفْضِيلِ السَّخَاءِ وَالْعَطَاءِ دَلِيلٌ عَلَى فَضْلِ الْفَقْرِ فَمَنْ فَضَّلَ الْغِنَى لِلْإِنْفَاقِ وَالْعَطَاءِ عَلَى الْفَقْرِ كَانَ كَمَنْ فَضَّلَ الْمَعْصِيَةَ عَلَى الطَّاعَةِ لِفَضْلِ التَّوْبَةِ در تاریخ امام یافعی می گوید که یکی از اصحاب شیخ ابوالنجیب سهروردی رحمه الله گفت که روزی با شیخ در بازار بغداد می گذشتیم بدکان قصابی رسیدیم گوسفندی آویخته بود شیخ بایستاد و گفت این گوسفند می گوید که من مرده ام نه کشته قصاب بیخود بیفتاد چون بخود باز آمد بصحت قول شیخ اقرار کرد و تائب شد تُوُفِّيَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي شُهُورِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

شیخ عمار یاسر قدس الله تعالی روحه وی از اصحاب شیخ ابوالنجیب سهروردیست در تکمیل ناقصان و تربیت مریدان و کشف وقائع ایشان کمال تمام داشته است شیخ نجم الدین کبری در کتاب فواتح الجمال آورده است که چون بخدمت شیخ عمار رسیدم و باذن وی بخلوت در آمدم بخاطر گذشت که چون اکتساب علوم ظاهری کرده ام چون فتوحات غیبی دست دهد آن را بر سرهای منبر بر طالبان حق بر سانم چون به این نیت بخلوت در آمدم اتمام خلوت میسر نشد بیرون آمدم شیخ فرمود اول تصحیح نیت کن بعد از آن بخلوت در آی که تو نور باطن او بر دل من تافت کتابها را وقف کردم و جامها را بفقرا بخشیدم بغیر یک جبه که پوشیده بودم و گفتم این خلوت خانه قبر منست و این جبه کفن مرا دیگر امکان بیرون آمدن نیست و عزم کردم که اگر داعیه بیرون آمدن غالب شود آن جبه را پاره سازم تا عورت را ستر نماند و استحیا مانع خروج شود شیخ در من نظر کرد و گفت در اول که نیت درست ساختی چون در آمدم اتمام خلوت دست داد و بهمین همت شیخ ابواب فتوحات بر من بکشاد

شیخ روزبهان کبیر مصری قدس الله تعالی روحه وی گازرونی الاصل است اما در مصر می بوده از مریدان شیخ ابونجیب سهروردیست و اکثر اوقات در مقام استغراق می بوده و شیخ نجم الدین کبری بصحبت وی رسیده بود و آنجا بریاضت اشتغال نموده و خلوتها نشسته و شیخ روزبهان وی را ابدا مادی قبول کرده است و وی را از دختر شیخ دو پسر آمده وَفِي كِتَابِ تُحْفَةِ الْبَرَرَةِ سَمِعْتُ شَيْخَنَا أَبَا الْجَنَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رُوزْبِهَانَ بِمِصْرَ يَقُولُ قِيلَ لِي مِرَارًا

اُتْرُكِ الصَّلٰوةَ فَإِنَّكَ لَا تَحْتَاجُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا أُطِيقُ ذٰلِكَ كَلِّفْنِي شَيْئًا آخَرَ

شیخ اسمٰعیل قصری قدس الله سره وی نیز از اصحاب شیخ ابونجیب سهروردیست و شیخ نجم الدین کبری بصحبت وی رسیده است و خرقه اصل از دست وی پوشیده است و وی از محمد بن مالکیل و وی از محمد بن داود المعروف بخادم الفقرا و وی از ابوالعباس ادریس و وی از ابوالقاسم بن رمضان و وی از ابو یعقوب طبری و وی از ابو عبدالله بن عثمان و وی از ابو یعقوب نهرجوری و وی از ابو یعقوب سوسی و وی از عبدالواحد بن زید و وی از کمیل بن زیاد قدس الله تعالی ارواحهم و وی از امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه و وی از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم كَذَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ رُكْنُ الدِّينِ عَلَاءُ الدَّوْلَةِ السِّمْنَانِيُّ قَدَّسَ اللهُ تَعَالَى سِرَّهُ فِي بَعْضِ مُصَنَّفَاتِهِ

شیخ نجم الدین الکبری قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابوالجناب است و نام وی احمد بن عمر الخیوقی و لقب وی کبری و گفته اند که وی را کبری از آن لقب کردند که در آوان جوانی که بتحصیل علم مشغول بود با هر که مناظره و مباحثه کردی بر وی غالب آمدی فَلَقَّبُوهُ بِهٰذَا السَّبَبِ الطَّامَّةَ الْكُبْرٰى ثُمَّ غَلَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ اللَّقَبُ فَحَذَفُوا الطَّامَّةَ وَلَقَّبُوهُ بِالْكُبْرٰى هٰذَا وَجْهٌ صَحِيحٌ نَقَلَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ مُسْنَدٌ وَكُبُرِّي بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ أَيْ هُوَ نَجْمُ الْكُبَرَاءِ جَمْعُ تَكْسِيرِ الْكَبِيرِ وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ كَذَا فِي تَارِيخِ الْإِمَامِ الْيَافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى و وی را شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات وجد نظر مبارکش بر هر که افتادی بمرتبه

ولایت رسیدی روزی بازرگانی بر سبیل تفرج بخانقاه شیخ در آمد شیخ حالتی قوی داشت نظر وی بران بازرگان افتاد در حال بمرتبهٔ ولایت رسید شیخ پرسید که از کدام مملکتی گفت از فلان مملکت ویرا اجازت ارشاد نوشت تا در مملکت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی شیخ با اصحاب نشسته بودند بازی در هوا صعوه را دنبال کرده بود ناگاه نظر شیخ بران صعوه افتاد صعوه برگشت و باز را گرفته پیش شیخ فرود آورد روزی تحقیق و تقریر اصحاب کهف می رفت شیخ سعد الدین حموی را رحمه الله تعالی که یکی از مریدان شیخ بود بخاطر گذشت که آیا درین امت کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر کند شیخ بنور فراست بدانست برخاست و بدر خانقاه رفت و بایستاد ناگاه سگی آنجا رسید و بایستاد و دنبال می جنبانید شیخ را نظر بروی افتاد در حال بخشش یافت و متحیر و بیخود شد و روی از شهر بگردانید و بگورستان رفت و سر بر زمین می مالید تا آورده اند که هر کجا که می آمد و می رفت قریب پنجاه و شصت سگ گرد اگرد او حلقه می کردندی و دست پیش دست نهادندی و آواز نکردندی و هیچ نخوردندی و بحرمت بایستادندی عاقبت بدان نزدیکی بمرد شیخ فرمود تا ویرا دفن کردند و بر سر گورش عمارت ساختند و شیخ در تبریز بر یکی از شاگردان محیی السنه که سند عالی داشت کتاب شرح السنه را می خواند چون بآخر رسید روزی در حضور استاد جمعی از ائمه نشسته بودند و شرح السنه میخواندند درویشی درآمد که ویرا نمی شناخت اما از مشاهدهٔ وی تغیر تمام بشیخ راه یافت چنانکه مجال قرائتش نماند پرسیدند که این چه کس است گفتند این بابا فرج تبریزیست که از جملهٔ مجذوبان و محبوبان حق است سبحانه شیخ آن شب بیقرار بود چون بامداد بخدمت استاد آمد و التماس کرد که برخیزید که بزیارت بابا فرج رویم استاد با اصحاب موافقت کردند بدر خانقاه بابا فرج خادمی بود بابا شادان نام چون آن جماعت را دید اندرون خانقاه رفت و اجازت خواست بابا فرج گفت اگر چنانچه بدرگاه خدای تعالی می روند می توانند آمد گو درآیند شیخ گفت چون از نظر بابا بهره مند شده بودم معنی سخنش دانستم هر چه پوشیده بودم بیرون آوردم و دست بر سینه نهادم استاد و اصحاب موافقت کردند پس پیش بابا فرج درآمدیم و بنشستیم بعد از لحظهٔ حال بر بابا متغیر شد و عظمتی در صورت وی پدید آمد و چون قرص آفتاب درخشان گشت و جامه که پوشیده بود بر روی می شگافته شد چون بعد از ساعتی بحال خود باز آمد برخاست و آن جامه را

در من پوشید و گفت ترا وقت دفتر خواندن نیست وقت است که سر دفتر جهان شوی حال بر من متغیر شد و باطن من از هر چه غیر حق بود منقطع گشت چون از انجا بیرون آمدیم استاد گفت که از شرح السنه اندکی مانده است بدو سه روز آنرا بخوان و دیگر تو دانی چون بامر درس رفتم بابا فرج را دیدم که درآمد و گفت دیروز هزار منزل از علم الیقین بگذشتی امروز باز بسر علم می روی من ترک درس کردم و بریاضت خلوت مشغول گشتم علوم لدنی و واردات غیبی روی نمود دل گرفت گفتم حیف باشد که آن فوت شود آنرا می نوشتم بابا فرج را دیدم که از در درآمد و گفت شیطان ترا تشویش می دهد این سخنان را منویس دوات قلم را بینداختم و خاطر را از همه بپرداختم امیر اقبال سیستانی در کتابی که در انجا همه سخنان شیخ خود شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس الله تعالی سره جمع کرده است از شیخ نقل می کند که شیخ نجم الدین کبری بهمدان رفت و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که در اسکندریه محدثی بزرگ است باسناد عالی هم از انجا باسکندریه رفت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در بازگشتن یعنی رسول الله را صلی الله علیه و آله وسلم در خواب دید و از ان حضرت درخواست کرد که مرا کنیتی بخش رسول صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که ابو الجناب پرسید که ابو الجناب مخففه فرمود لا مشدده چون از واقعه باز آمد درین معنی ویرا این روی نمود که از دنیا اجتناب می باید کرد در حال تجرید کرد و در طلب مرشد مسافر گشت و بهر کس که می رسید ارادت درست نمی کرد بسبب آنکه دانشمند بود و سر بهیچکس فرود نمی آورد و چون بملک خوزستان رسید در دزبول درآمد و آنجا رنجور شد و هیچکس او را مقامی نمیداد که آنجا نزول کند عاجز گشت از کسی پرسید که درین شهر هیچ مسلمانی نباشد که مردم رنجور و غریب را جای دهد تا من روزی چند آنجا بیاسایم آن کس گفت اینجا خانقاهی هست و شیخی اگر آنجا روی ترا خدمت کنند گفتم نام او چیست گفت شیخ اسمعیل قصری شیخ نجم الدین آنجا رفت و او را جای دادند در صفهٔ مقابل صفه درویشان و آنجا ساکن شد رنجوری وی دراز کشید و می گفت با این همه رنجوری چندان رنج بمن نمیرسید که از آواز سماع ایشان که من سماع را بغایت منکر بودم و قوت نقل مقام کردن نداشتم شبی سماع می کردند شیخ اسمعیل در گرمی سماع ببالین من آمد و گفت می خواهی که برخیزی گفتم بلی دست من بگرفت و مرا بکشید و بمیان سماع برد و زمانی نیک مرا بگردانید و بر روی دیوارم تکیه داد من گفتم که در حال خواهم افتاد چون باخود آمدم خود را تندرست

دیدم چنانکه هیچ بیماری در خود نمی دیدم و مرا ارادت حاصل شد روز دیگر خدمت وی رفتم و دست ارادت گرفتم و بسلوک مشغول شدم و مدتی آنجا بودم چون مرا از احوال باطن خبر شد و علم وافر داشتم مرا شبی بخاطر آمد که از علم باطن باخبر شدی و علم ظاهر تو از علم شیخ زیادتست بامداد شیخ مرا طلب کرد و گفت برخیز سفر کن که ترا بر عمار یاسر می باید رفت من دانستم که شیخ بران خاطر من واقف شد اما هیچ نگفتم و برفتم بخدمت شیخ عمار و آنجا نیز مدتی سلوک کردم و آنجا شبی مرا نیز همین بخاطر آمد بامداد شیخ عمار فرمود که نجم الدین برخیز و بمصر رو بخدمت روزبهان که این هستی را وی بسیلی از سر تو بیرون برد برخاستم و بمصر رفتم چون بخانقاه وی در رفتم شیخ آنجا نبود و مریدان او در همه مراقبه بودند هیچکس بمن نپرداخت آنجا کسی دیگر بود از وی پرسیدم که شیخ کجا است گفت شیخ در بیرون است و وضوی سازد من بیرون رفتم شیخ روزبهان را دیدم که در آب اندک وضوی ساخت مرا در خاطر آمد که شیخ نمی داند که درین قدر آب وضو جائز نیست چگونه شیخی باشد او وضو تمام ساخت و دست بر روی من افشاند چون آب بروی من رسید در من بیخودی پیدا شد شیخ بخانقاه در آمد من نیز در آمدم و شیخ بشکر وضو مشغول شد من برپای بودم منتظر آنکه شیخ سلام باز دهد او را سلام کنم همچنان برپای ایستاده غائب شدم دیدم که قیامت قائم شده است و دوزخ ظاهر گشته و مردمان را می گیرند و به آتش می اندازند و برین رهگذر آتش پشته ایست و شخصی بر سر آن پشته نشسته است و هر که می گوید که من تعلق بوی دارم او را رها می کنند و دیگران را در آتش می اندازند ناگاه مرا بگرفتند و بکشیدند چون آنجا رسیدم گفتم من تعلق بوی دارم مرا رها کردند من بر پشته بالا رفتم دیدم که شیخ روزبهان ست پیش او رفتم و در پای او افتادم او سیلی سخت بر قفای من زد چنانکه از قوت آن بر زمین درافتادم و گفت بیش ازین اهل حق را انکار مکن چون بیفتادم از غیبت باز آمدم شیخ سلام نماز داده بود پیش رفتم و در پای وی افتادم شیخ در شهادت نیز همچنان سیلی بر قفای من زد و همان لفظ بگفت آن رنجوری باطن از من برفت بعد از آن امر کرد مرا که باز گرد و بخدمت شیخ عمار رو و چون باز گشتم بمکتوبی بشیخ عمار بنبشت که هر چند مس داری می فرست تا زر خالص گردانم و باز بتو فرستم از آنجا بخدمت شیخ عمار آمدم و مدتی آنجا بودم چون سلوک تمام کردم فرمود مرا که بخوارزم رو من گفتم آنجا مردمان عجب اند و این طریق را و مشاهده را و قیامت نیز منکر اند گفت برو و باک مدار بخوارزم آمد و این طریق را منتشر گردانید و مریدان بسیار بر وی جمع آمدند

و بارشاد مشغول شد چون کفار تتار بخوارزم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد و زیادت بر شصت بودند و سلطان محمد خوارزمشاه گریخته بود و کفار تتار پنداشتند که وی در خوارزم است و بخوارزم در آمدند شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان طلب داشت و گفت زود برخیزید و ببلاد خود روید که آتشی از جانب مشرق برافروخت که تا نزدیک بمغرب خواهد سوخت این فتنه ایست عظیم که درین امت مثل این واقع نشده است بعضی از اصحاب گفتند چه شود که حضرت شیخ دعای کند شاید که این از بلاد مسلمانان مندفع شود شیخ فرمود که این قضائی ست مبرم دعا دفع آن نتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که چارپایان آماده است اگر چنانچه حضرت شیخ نیز با اصحاب موافقت کنند تا در ملازمت ایشان بخراسان متوجه شویم دور نمی نماید شیخ فرمودند که من اینجا شهید خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون روم پس اصحاب متوجه خراسان شدند چون کفار بشهر در آمدند شیخ اصحاب باقیمانده را بخواند و گفت قُومُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ نُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ و بخانه در آمد و خرقهٔ خود را بپوشید و میان محکم ببست و آن خرقه پیش کشاده بود و بغل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرد و نیزه بدست گرفت و بیرون آمد چون با کفار مقابله شد در روی ایشان سنگ می انداخت تا آن غایت که هیچ سنگ نماند کفار وی را تیر باران کردند یک تیر بر سینهٔ مبارک وی آمد بیرون کشید و بینداخت و بران برفت گویند که در وقت شهادت پرچم کافری را گرفته بود از شهادت ده کس نتوانستند که وی را از دست شیخ خلاص دهند عاقبت پرچم او را ببریدند بعضی گفته اند که حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سره در غزلیات خود اشارت برین قصه و انتساب خود بحضرت شیخ کرده آنجا که گفته است رباعی ما ازان محتشمانیم که ساغر گیرند + نه ازان مفلسگان کان بز لاغر گیرند + بیکی دست می خالص ایمان نوشند + بیکی دست دگر پرچم کافر گیرند + وَكَانَتْ شَهَادَتُهُ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوحَهُ شُهُورَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعَشَرَةَ وَسِتِّمِائَةٍ حضرت شیخ را مریدان بسیار بوده اند اما چندی از ایشان یگانهٔ جهان و مقتدای زمان بوده اند چون شیخ مجد الدین بغدادی و شیخ سعد الدین حموی و بابا کمال جندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین گیلی و بعضی گفته اند که مولانا بهاء الدین ولد والد مولانا جلال الدین رومی نیز از ایشان بوده است قدس الله ارواحهم

شیخ مجد الدین بغدادی

قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابوسعید ست و نام وی مجدالدین شرف بن المؤید بن
ابی الفتح البغدادی رحمه الله تعالی وی باصل از بغداد ست خوارزم شاه از خلیفه بغداد التماس
طبیبی کرد پدر ویرا فرستاد و بعضی گفته اند از بغدادکست که یکی از دیه های خوارزم ست وی از مقربان
سلطان بود شیخ رکن الدین علاء الدوله فرموده است که آنکه می گویند که وی امرد بوده است که
بصحبت شیخ رسیده خلاف واقع است مردی تمام بود اما صورت لطیف داشت ویرا شیخ اول بخدمت
متوضا مشغول ساخت والدهٔ او بشنید و او طبیبه بود و شیخ نیز طبیب بود والدهٔ وی کسی پیش شیخ
فرستاد که فرزند مجدالدین مرد نازکست و این کار بس عجب ست اگر شیخ بفرمایند من ده غلام ترک
بفرستم تا خدمت متوضا کنند و ویرا بخدمت دیگر مشغول کنند شیخ فرموده که اورا بگوئید که این سخن از تو
عجب ست که علم طب میدانی اگر پسر ترا تپ صفراوی زحمت دهد من دارو بغلام ترک دهم پسر ترا صحت
نیابد شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که روزی یکی از مریدان سلطان بایزید که مردی درحساب بود و
کار کرده با من گفت که چون ست تو باین خاندان ارادت آوردی و سلوک جز بمتابعت بایزید کردی گفتم من این
نمی دانم اما یک نوبت وضوی ساختم در اثنای آن دیدم که دیوار قبله کشاده و از آن سو فضای پیدا شد و آسمان
و ستارهٔ مشتری می نمود پرسیدم که این چیست یکی گفت این نور سلطان بایزید ست ساعتی شد آسمان دیگر
دیدم تمام نورانی همچو خورشید گفتم این چیست یکی گفت این نور مجدالدین بغدادی ست آن درویش متعجب شد
بعد از آن گفتم که این سخن نه بآن می گویم که در مراتب ایشان بیانی می کنم یا ترجیحی می نهم شیخ مجدالدین را
بر سلطان بایزید اما هر کس را حق تعالی حواله کرده است بمشربی چون او توجه بآن مشرب کرد و متابع آن
طریق شد حق تعالی جهت ثبات قدم او در آن طریق شیخ او در اعلی مراتب بر وی جلوه کرد و اگرنه علی التحقیق
مراتب در قیامت پیدا شود و نشان علو مرتبه درین عالم جز بمتابعت حبیب مطلق صلی الله علیه و آله وسلم
نیست هر کس را که متابعت وی بیشتر مرتبهٔ وی عالی تر روزی شیخ مجدالدین با جمعی از درویشان
نشسته بود و شکری بوی غالب شد گفت ما بیضهٔ بط بودیم بر کنار دریا و شیخ نجم الدین مرغی بود
بال تربیت بر سر ما فرود آورد تا از بیضه بیرون آمدیم ما چون بچهٔ بط بودیم در دریا رفتیم
و شیخ بر کنار بماند شیخ نجم الدین بنور کرامت آن را دانست بر زبان ایشان گذشت که
در دریا میراد شیخ مجدالدین او را شنید بترسید بپیش شیخ سعدالدین حموی آمد و تضرع

بسیار کرد که روزی که حضرت شیخ را وقت خوش بود مرا خبر کن تا بحضرت آیم و عذری بخواهم وقتی شیخ
را در سماع حال خوش شد شیخ سعدالدین شیخ مجدالدین را خبر کرد شیخ مجدالدین پای برهنه کرده بیامد
و طشتی پر آتش کرد و بر سر نهاد و بجای کفشگاه بایستاد شیخ بوی نظر کرد فرمود که چون بطریق درویشان
عذر سخن پریشان می خواهی ایمان و دین بسلامت بردی اما سرت برود و در دریا میری و ما نیز در
سر تو شویم و سرهای سروران و ملک خوارزم در سر تو شود و عالم خراب گردد شیخ مجدالدین قدم
شیخ افتاد و باندک فرصتی سخن شیخ بظهور آمد شیخ مجدالدین در خوارزم وعظ می گفت و مادر سلطان
محمد عورتی بود بغایت جمیله بوعظ شیخ مجدالدین می آمد و گاه گاه بزیارت او میرفت مدعیان فرصت
جستند تا شبی که سلطان محمد بغایت مست بود عرضه داشتند که مادر تو بمذهب امام ابوحنیفه بنکاح
شیخ مجدالدین در آمده است سلطان رنجه شد فرمود که شیخ را در دجله اندازند انداختند خبر به شیخ
نجم الدین رسید متغیر گشت و گفت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فرزند مجدالدین را در آب انداختند
و مرد پس سر بسجده نهاد و زمانی نیک در سجده بود پس سر از سجده بر آورد و گفت از حضرت عزت
درخواستم تا بخونبهای فرزندم ملک از سلطان محمد باز ستاند اجابت فرمود سلطان ازان
خبر دادند بغایت پشیمان شد پیاده بحضرت شیخ آمد و طشتی پر زر بیاورد و شمشیر و کفن بر سر آن نهاده
و سر برهنه کرده در صف نعال بیستاد و گفت اگر دیت می باید اینک زر و اگر قصاص می کنید اینک
شمشیر شیخ در جواب فرمود کان ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا دیت او از جملهٔ ملک تست و سر تو
برود و سر بسی خلق و ما نیز در سر شما شویم سلطان محمد نومید باز گشت و عنقریب چنگیز خان
خروج کرد و رفت آنچه رفت روزی قوال در مجلس شیخ مجدالدین این بیت را خواند بیت
خوش یافته اند در ازل جامهٔ عشق ٭ گر یک خط سبز بر کنارش بودی ٭ شیخ محاسن خود را
بگرفت و تیغ دست بر گلو نهاد و گفت شع گر یک خط سرخ بر کنارش بودی ٭ و همانا که باین
اشارت بشهادت خود کرده باشد و بعد از آن این رباعی بگفت رباعی در بحر محیط غوطه
خواهم خوردن ٭ یا غرق شدن یا گهری آوردن ٭ کار تو مخاطره ست خواهم کردن ٭
یا سرخ کنم روی ز تو یا گردن ٭ در خدمت شیخ نجم الدین قدس سره درویشی بود از قریه
بسکر آباد ویرا از نکی بسکروی می گفتند و بمقام عالی رسیده بود تا غایتی که تا وی از

خلوت بیرون نیامدی سماع برنخواستی روزی در اثنای سماع وقت او خوش شد از زمین
برخاست وطاقی بلند بود آنجا بران طاق بلند نشست در وقت فرود آمدن از بالا بگردن
شیخ مجد الدین بغدادی جست وپایها فرو آویخت وشیخ مجد الدین همچنان چرخ میزد واین زنگی
مردی بلند وگران بود وشیخ مجد الدین بس نازک ولطیف چون از سماع فارغ شد گفت ندانستم که
زنگیست بر گردن من یا کنجشکی وچون از گردن او فرود آمد خساره او را بدندان گرفت چنانکه
نشان بماند بارها شیخ مجد الدین گفتی که مرا در قیامت همین مفاخرت تمامست که اثر دندان زنگی
برروی من باشد شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس سره گفته است که شیخ مجد الدین بغدادی
فرموده که در واقعه از حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم پرسیدم که مَا تَقُولُ فِي حَقِّ
اِبْنِ سِينَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ يَصِلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
بِلَا وَاسِطَتِي فَحَجَبْتُهُ بِيَدِي هٰكَذَا فَسَقَطَ فِي النَّارِ من این حکایت را پیش
استاد مولانا جمال الدین جیلی می گفتم او گفت عجب وبعد از ان فرموده که از بغداد بشام می رفتم
تا از انجا بروم روم چون بموصل رسیدم شب در مسجد جمعه بودم چون در خواب شدم دیدم
که کسی می گوید که آنجا نمی روی که فائده گیری من نظر کردم جمعی دیدم که حلقه زده بودند وشخصی
درمیان ایشان نشسته ونوری از سروی بآسمان پیوسته وی سخن می گفت وایشان
می شنیدند گفتم این کیست گفتند مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم من پیش وی رفتم سلام گفتم جواب گفتند
ومرا در حلقه جای دادند چون بنشستم پرسیدم که یا رسول الله مَا تَقُولُ فِي حَقِّ اِبْنِ سِينَا فرمود
که رَجُلٌ اَضَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى عِلْمٍ دیگر گفتم مَا تَقُولُ فِي حَقِّ شِهَابِ الدِّيْنِ
الْمَقْتُوْلِ گفت هُوَ مِنْ مُتَّبِعِيْهِ بعد از ان گفتم از علمای اسلام نیز پرسم که مَا تَقُولُ فِي

حَقِّ فَخْرِ الدِّيْنِ الرَّازِيْ گفت هُوَ رَجُلٌ مُعَاتَبٌ گفتم مَا تَقُولُ فِي حَقِّ
حُجَّةِ الْاِسْلَامِ مُحَمَّدِ الْغَزَّالِيْ گفت هُوَ رَجُلٌ وَصَلَ اِلٰى مَقْصُوْدِهٖ گفتم
مَا تَقُولُ فِي حَقِّ اِمَامِ الْحَرَمَيْنِ گفت هُوَ مِمَّنْ نَصَرَ دِيْنِيْ گفتم مَا تَقُوْلُ
فِي حَقِّ اَبِي الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيْ گفت اَنَا قُلْتُ وَقَوْلِيْ صِدْقٌ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ
وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وبعد از ان کسی که نزدیک من بود مرا گفت از ین سوالها چه میکنی دعائی
درخواست کن که ترا فائده کند بعد از ان گفتم یا رسول الله مرا دعائی بیاموز فرمود
که قُلِ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ حَتّٰى اَتُوْبَ وَاعْصِمْنِيْ حَتّٰى لَا اَعُوْدَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ
الطَّاعَاتِ وَكَرِّهْ اِلَيَّ الْخَطِيْئَاتِ بعد از ان از من پرسید که بکجا می روی گفتم بروم
فرمود که اَلرُّوْمَ مَا دَخَلَهُ الْمَعْصُوْمُ ومن از ان واقعه باز آمدم در انجا غرض بود مولانا
موفق الدین کواشی آنجا بود ودر آخر عمر ضریر گشته بود بزیارت وی رفتم پرسید که
تو کیستی گفتم جمال الدین گفت از کجا می آئی گفتم از بغداد گفت بکجا می روی گفتم بروم گفت بروم میروی
گفتم بلی گفت اَلرُّوْمُ مَا دَخَلَهُ الْمَعْصُوْمُ من متعجب شدم ودست در دامن او
زدم گفتم مگر شما در مجلس دوشین حاضر بودید گفت دَعْنِيْ دَعْنِيْ دست از وی باز
داشتم وباز گشتم شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس سره گوید که مولانا جمال الدین مردی
عزیز بود واو را تصانیف مشهوره در علوم بسیارست ومیان او وامام غزالی
دو واسطه بیش نبوده است واین حکایت دلیل است بر صحت واقعه شیخ مجد الدین
را چون شیخ مجد الدین را در سنه سبع وستمائه وقیل سنه ست عشر وستمائه شهید کردند خاتون
از نیشابور بود وی را به نیشابور نقل کرد ودر سنه ثلاث وثلاثین وثمان مائه وی را باسفرائین نقل
کرده اند شیخ سعد الدین حموی قدس الله تعالی روحه نام وی محمد بن المؤید بن

ابی بکربن ابی الحسن بن محمد بن حمویه است از اصحاب شیخ نجم الدین کبری ست قدس الله تعالی روحه
وَفِي تَارِيخِ الْإِمَامِ الْيَافِعِي كَانَ صَاحِبَ أَحْوَالٍ وَرِيَاضَاتٍ وَلَهُ أَصْحَابٌ وَ
مُرِيدُونَ وَكَلَامٌ سَكَنَ سَفْحَ قَاسِيُونَ مُدَّةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى خُرَاسَانَ
فَتُوُفِّيَ هُنَالِكَ در علوم ظاهری و باطنی یگانه است مصنفات بسیار دارد چون کتاب محبوب
وَسَجَنْجَلُ الْأَرْوَاحِ وغیر آن و در مصنفات وی سخنان مرموز و کلمات مشکل و ارقام و اشکال و دوایر
که نظر عقل و فکر از کشف و حل آن عاجز ست بسیار ست و همانا که تا دیدهٔ بصیرت بنور کشف
منفتح نشود ادراک آن متعذر ست وی گفته است بَشَّرَنِي اللهُ سُبْحَانَهُ وَقَالَ مَنْ
أَصْغَى كَلَامَكَ بِحُسْنِ الْقَبُولِ وَالْاعْتِقَادِ فِي ذِكْرِي وَتَعْرِيفِي فَقَدْ
انْدَرَجَتْ فِيهِ نُطْفَةُ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَإِنِ الْتَبَسَ عَلَيْهِ فِي الْحَالِ
فَقَدْ ثَبَتَ لَهُ النَّصِيبُ فِي طَوْرٍ مِنْ أَطْوَارِهِ شیخ صدر الدین قونیوی قدس الله
تعالی سره بصحبت وی رسیده است گوید که از وی شنیدم که می گفت مواثیق هفت ست
و در میثاق أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ منحصر نیست آنرا با شیخ خود شیخ محی الدین قدس الله سره باز گفتم گفت
کلیات را می گوید و اگر نه جزئیات آن بیش ست شیخ موید الدین الجندی در شرح
فصوص الحکم می گوید که شیخ صدر الدین روزی در مجلس سماع با شیخ سعد الدین حاضر بود
شیخ سعد الدین در اثنای سماع روی بصفه کرد که دران منزل بود باد ب تمام مدتی بر پای
بایستاد و بعد از ان چشم خود را بوشید و آواز داد که ای صَدْرُ الدِّين چون شیخ
صدر الدین پیش آمد چشم بر روی او بگشاد و گفت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم دران
صفه حاضر بود نخواستم که چشمی که بمشاهدهٔ جمال آنحضرت مشرف شده است دل بر کسی تو بگشایم

وی گفته است که وقتی روح مرا عروجی واقع شده و از قالب منسلخ گشت سیزده روز چنان بماند آنگاه
بقالب آمد و قالب مدین سیزده روز چون مرده افتاده بود و هیچ حرکت نمی کرد و چون روح بقالب
آمد قالب برخاست خبر نداشت که چند روز افتاده است دیگران که حاضر بودند گفتند که سیزده
روز ست تا قالب تو چنین افتاده است و از اشعار ویست که در کتاب محبوب درج کرده است
این رباعی عربی شعر يَا رَاحَةَ مُهْجَتِي وَنُورَ الْبَصَرِ ❊ اِسْتَيْقَظَ قَلْبِي بِكَ وَقْتَ السَّحَرِ
نَاجَيْتُ ضَمِيرَ خَاطِرِي يَا قَمَرِي ❊ إِنِّي أَنَا فِيكَ وَأَنْتَ لِي فِي نَظَرِي ❊ و این
رباعیات فارسی نیز از ان قبیل ست رباعیات کافر شوی ار زلف نگارم بینی ❊ مومن شوی
ار عارض یارم بینی ❊ در کفر میامیز و در ایمان منگر ❊ تا عزت یار و افتقارم بینی ❊ ه
بی تو نظری نیست مرا در کاری ❊ بی روی تو خوش نیایدم گلزاری ❊ در باغ رضا سی چون
تو زیبا یاری ❊ پیدا و نهان روی تو بینم باری ه بی تو نه بهشت بایدم نی رضوان ❊
نی کوثر و زنجبیل و بحر حیوان ❊ با قهر تو دوزخ ست دار رضوان ❊ بالطف تو دوزخ همه روح و ریحان
و این شعر نیز از ان قبیل ست شعر أَنْتَ قَلْبِي وَأَنْتَ فِيهِ حَبِيبُ ❊ وَلِسُقْمِ
الْقُلُوبِ أَنْتَ طَبِيبُ ❊ لَيْسَ فِي قَلْبِ مَنْ يُحِبُّكَ صِدْقًا ❊ غَيْرَ ذِكْرَاكَ
حَالَةٌ يَسْتَطِيبُ ❊ أَنْتَ سُقْمِي وَصِحَّتِي وَشِفَائِي ❊ وَبِكَ الْمَوْتُ وَالْحَيَاةُ يَطِيبُ
وَإِذَا مَا نَظَرْتَ فِي تَلَطُّفٍ عَنْ فُؤَادِي وَأَعْيُنِي لَا تَغِيبُ ❊ لَكَ سِرِّي وَمُهْجَتِي
وَضَمِيرِي ❊ سَاجِدٌ شَاهِدٌ وَمَالِي نَصِيبُ ❊ عمر وی شصت و سه سال بوده است
و در روز عید اضحی سنة خمسین و ستمائة از دنیا رفته است و قبر وی در بحر آباد است
رحمة الله تعالی شیخ سیف الدین باخرزی قدس الله تعالی سره

وی از خلفاء شیخ نجم الدین کبری ست بعد از تحصیل وتکمیل علوم بخدمت شیخ آمد وتربیت یافت شیخ در اوائل که ویرا بخلوت می نشاند در اربعین دوم بدر خلوت وی آمد وانگشت مبارک بر در خلوت وی زد وآواز داد که ای سیف الدین بیت منم عاشق مرا غم سازوارست ؛ تو معشوقی ترا با غم چه کارست ؛ برخیز و بیرون آی آنگاه دست ویرا گرفت واز خلوت بیرون آورد وبطرف بخارا روانه گردانید وقتی از برای شیخ نجم الدین از طرف خطا کنیزکی آورده بودند شب زفاف باصحاب گفته است که امشب بلذتی مشروعه اشتغال خواهیم کرد شما نیز در موافقت ما ترک ریاضت کنید وبفراغت وآسودگی بسر برید چون حضرت شیخ این بگفت شیخ سیف الدین آن شب بریقی بزرگ پرآب کرد وبر در خلوت شیخ بایستاد چون وقت صبح شیخ بیرون آمد ویرا دید گفت نه ما گفته بودیم که امشب بلذت وحضور خود مشغول باشید چرا خود را باین ریاضت در رنج انداختی گفت شما فرمودید که هر کس بلذت وحضور خود مشغول شود مرا هیچ لذتی ورای آن نیست که بر آستانه حضرت شیخ بخدمت بایستم شیخ فرمود که بشارت باد ترا که سلطانان در رکاب تو بدوند روزی یکی از سلاطین بزیارت شیخ سیف الدین آمد ودر وقت بازگشتن از شیخ درخواست که اسپی نذر شیخ کرده ام التماس می نمایم که شیخ قدم رنجه فرمایند تا بدست خود سوار کنم شیخ التماس وی را بسند دل داشت بدر خانقاه آمد بادشاه رکابش برگرفت تا سوار شد اسپ سرکشی کرد وعنان در ربود قریب به پنجاه گام در رکاب شیخ بدوید شیخ با بادشاه گفت حکمت در سرکشی این اسپ آن بود که ما شبی در خدمت شیخ الاسلام شیخ نجم الدین بودیم ما را بشارت داد که بادشاه در رکاب تو بدوند اکنون این مصداق سخن شیخ شد ومن کلماته القدس سره رباعی هر شب بمثال پاسبان کویت ؛ می گردم گرد آستان کویت ؛ باشد که بر آید ای صنم روز حساب ؛ نامم ز جریدهٔ سگان کویت ؛ هرچند گهی ز عشق بیگانه شوم ؛ با عافیت آشنا وهمخانه شوم ؛ ناگاه پری رخی بمن بر گذرد ؛ برگردم از آن حدیث ودیوانه شوم ؛ روزی بجنازهٔ درویشی حاضر شد گفتند شیخا تلقین فرمایید پیش سر وی بیست آمد واین رباعی فرمود رباعی گر من گنه جمله جهان کردستم ؛ لطف تو امیدست که گیرد دستم ؛ گفتی که بوقت عجز دستت گیرم ؛ عاجزتر ازین مخواه کاکنون هستم ؛ توفی قدس الله تعالی سره

فی سنة ثمان وخمسین وستمایة قبر وی در بخاراست مشهور بشیخ العالم عین الزمان جمال الدین گیلی رحمه الله تعالی وی نیز از خلفای شیخ نجم الدین ست بسیار دانشمند وفاضل بوده است در اوائل که عزیمت صحبت حضرت شیخ کرد وبکتب خانه در آمد واز لطائف علوم عقلی ونقلی مجموعه انتخاب کرد که در سفر مونس وی باشد چون نزدیک خوارزم رسید شبی در خواب دید که شیخ با وی گفت که ای گیلیک پشته بینداز وبیا چون بیدار شد اندیشه کرد که پشته چیست من از دنیا هیچ ندارم واندیشه جمع آن نیز ندارم شب دوم همین خواب دید وشب سوم نیز از شیخ پرسید که شیخا پشته چیست گفت آن مجموعه که جمع کرده چون بیدار شد آنرا در جیحون انداخت چون بحضرت شیخ رسید گفت اگر آن مجموعه را نمی انداختی ترا هیچ فائده نمی بود پس ویرا در برخرقه پوشانید ودر اربعین نشاند وبعد از اتمام اربعین عین الزمان لقب نهاد شیخ جمال الدین در قزوین می بوده است یکی از سادات قزوین را عزیمت شیراز شد آن شیخ التماس سپارشی بپادشاه که بشیخ ارادت تمام داشت کرد شیخ پارهٔ کاغذ طلبید وبرآنجا نوشت که عَسَلٌ وَدَارُ یَابِنه وبوی داد چون آن سید بشیراز رسید قصد ملاقات بادشاه کرد گفتند که وی درد شکم دارد در حمام ست بدر حمام رفت دید که بادشاه ابر سر حمام نشسته است واز درد شکم تشویش عظیم دارد پیش رفت وسلام کرد وگفت از کجا می آئی گفت از قزوین از وی احوال شیخ پرسید کاغذ را بوی داد بگشاد دید که در وی نبشته که عَسَلٌ وَدَارُ یَابِنه گفت شیخ بنور فراست وکرامت علاج ما نوشته فرمود تا آنرا حاضر کردند بخورد فی الحال شفا یافت وآن سید را رعایت بسیار کرد بابا کمال جندی رحمه الله تعالی چون خدمت بابا کمال جندی در صحبت شیخ نجم الدین مرتبهٔ تکمیل واکمال یافت حضرت شیخ خرقه بوی داد وگفت در دیار ترکستان مولانا شمس الدین مفتی را فرزندیست که ویرا احمد مولانا می گویند خرقهٔ ما را بوی برسان وتربیت از وی دریغ مدار چون بابا کمال بجند رسید جمعی کودکان بازی می کردند واحمد مولانا چون هنوز کودک بود در میان ایشان بود اما بازی نمی کرد وجامهای ایشان نگاه می داشت چون بابا کمال را دید برخاست واستقبال وی کرد وسلام گفت بعد از آن گفت چند ما جامهٔ دیگران نگاه می داریم وشما جامهٔ ما را نگاه دارید خدمت بابا ویرا در کنار گرفت وبخانهٔ مفتی آمدند مفتی گفت این فرزند مجذوبست شاید که خدمت

شایسته نتواند کرد برادر خرد تر وی دانشمند مولانا بغایت زیرک ست ومؤدب با گفت وی نیز بانصیب گردد اما ما بحواله شیخ بخدمت وی آمده ایم احمد مولانا در اندک فرصتی تربیت تمام یافت وصیت کمالات وی منتشر شد وبسی از طالبان در صحبت وی تربیت یافتند وبمرتبه کمال رسیدند ویکی از انها شیخ بهاء الدین کبری ست که تربیت برادر خورد دانشمند مولانا را که محمد نام داشته حواله بوی کرده بود وشیخ بهاء الدین تربیت فرزند خود ابو الفتوح را حواله بدانشمند مولانا کرده است وهمانا که خدمت خواجه ابو الوفاء خوارزمی را انتساب بابو الفتوح است چنانکه در بیان سلسله مشایخ خود گفته است **نظم**[1] رسید فیض علی را ز احمد مختار پس از علی حسن آمد خزانهٔ اسرار حبیب وطائی و معروف پس سری آ جنید + دو بو علی ست دگر مغربی سر اخیار + عقیب این همه بو القاسم وپس از نساج + امام احمد وپس سهروردی عمار + پس از اکابر مذکور شیخ نجم الدین + که بود زبدهٔ اخیار وسر دهٔ ابرار + کمال واحمد وانگه بهاء ملت ودین + دگر محمد وپس بو الفتوح فخر کبار +

خواجه ابو الوفا خوارزمی رحمه الله تعالی خدمت خواجه ابو الوفا را از مشارب صافیه ارباب توحید واصحاب اذواق ومواجید شربی تمام بوده است چنانکه از رسائل واشعار ایشان بتخصیص از رباعیات این معنی ظاهرست واثبات این دعوی را رباعی چند آورده می شود رباعیات ای آنکه توئی حیات جان وجانم + در وصف تو گرچه عاجز وحیرانم + بینائی چشم من توئی می بینم + دانائی عقل من توئی می دانم + ــــه من از تو جدا نبوده ام تا بودم + اینست دلیل طالع مسعودم + در ذات تو ناپدیدم ار معدومم + در نور تو ظاهرم اگر موجودم + ــــه چون بعض ظهورات حق آمد باطل + پس منکر باطل نشود جز جاهل + در کل وجود هر که جز حق بیند + باشد ز حقیقة الحقایق غافل + ــــه او هست نهانی آشکارست جهان + بل عکس بود شهود اهل عرفان + بل اوست همه چه آشکارا چه نهان + گر اهل حقی غیر یکی هیچ مدان + ــــه یکیست لی نه آن یکی کش دانی + یکی که نباشد آن یکی را ثانی + خود را ز قیود خود اگر برهانی + وانیش نه از دلایل برهانی + ــــه بد کردم واعتذار بدتر زگناه + چون هست درین عذر سه دعوی تباه + دعوی وجود ودعوی قدرت وفعل + لاحول ولا قوة الا بالله + وله درد دل خود مگو به بیگانه وخویش + هر خسته دلیست که زین آید پیش + جز صبر مدان چارهٔ کار دل خویش + تسلیم ورضا سپر شناس ای درویش + وفات خواجه ابو الوفا

در شهور سنه خمس وثلاثین وثمان مائة بوده است رحمه الله تعالی **شیخ نجم الدین رازی المعروف بدایه رحمه الله تعالی** وی نیز از اصحاب شیخ نجم الدین کبری ست که تربیت وی را حواله بشیخ مجد الدین کرده بوده است صاحب مرصاد العباد وتفسیر بحر الحقایق هست ویرا در کشف حقایق وشرح دقایق قوت وقدرت تمام بوده است در واقعه چنگیز خان از خوارزم بیرون آمد وبروم رفت وویرا باشیخ صدر الدین قونیوی ومولانا جلال الدین رومی اتفاق ملاقات افتاد گویند که وقتی در یک مجلس جمع بودند نماز شام قایم شد از وی التماس امامت کردند در هر دو رکعت قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ خواند چون نماز تمام کردند مولانا جلال الدین رومی باشیخ صدر الدین بر وجه طیبت[1] گفت که ظاهر یکبار برای شما خوانده ویکبار برای ما وفات وی در سنه اربع وخمسین وستمائة بوده است ودر شونیزیه بغداد بیرون مقبره شیخ سری سقطی وشیخ جنید قبری بود می گفتند که قبر وی ست والله اعلم واز مقولات وی ست این رباعی **رباعی** شمع ار چه چو من داغ جدائی دارد + باگریه وسوز آشنائی دارد + سر رشتهٔ شمع به که سر رشتهٔ من + کان رشته سری بروشنائی دارد + **شیخ رضی الدین علی لالاء الغزنوی قدس الله تعالی سره** وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْجَلِيلِ اللَّالَاءِ الْغَزْنَوِيُّ واین شیخ سعید که پدر شیخ علی لالا است پسر عم حکیم سنائی ست بعزم حج بخراسان آمده وبصحبت شیخ ابو یعقوب یوسف الهمدانی رحمه الله رسیده وران وقت که شیخ نجم الدین[2] کبری بهمدان می رفت بطلب حدیث در یک فرسنگی دیهی که شیخ علی لالا آنجا می بوده فرود آمده بود اتفاقاً همه شب شیخ علی لالا در واقعه دید که نردبانی نهاده بود تا آسمان شخصی بر سر نردبان ایستاده بود ومردمان یک یک پیش او می آمدند واو دست ایشان می گرفت ومی برد تا در آسمان وآنجا شخصی ایستاده بود که دست ایشان از دست او می داد وایشان را در آسمان می برد شیخ ابی لالا نیز برفت واو را بر نردبان بالا بردند ودستش بدست او دادند واو وا بآسمان در بردند چون آن واقعه را پیش پدر گفت پدرش گفت آن شخص را می شناسی گفت می شناسم ونام او میدانم گفت طلب او می باید کرد که کلید تو در

[1] قوله طیبت یعنی بوجه طیبت گرفت طیبت اعتبار نقد الکافرون است ۱۲
[2] قوله وهو علی بن سعید الخ یعنی وی علی است پسر سعید پسر عبد الجلیل لالای غزنوی ۱۲

دست اوست پس شیخ علی لالا بطلب وی مسافر شد و چندین سال گرد عالم سفر کرد و از وی نام و نشان نمی یافت تا آن زمان که شیخ نجم الدین بخوارزم آمد و این طریق را منتشر گردانیده دران وقت شیخ علی لالا در ترکستان بود در خانقاه شیخ احمد یسوی روزی شخصی از خوارزم آمده بود شیخ علی لالا در خلوت بود می شنید که شیخ احمد از وی می پرسید که در خوارزم هیچ درویشی هست و مردمان بچه مشغول اند آن شخص گفت این زمان جوانی آمده است و بارشاد خلق مشغول شده و خلقی بروی جمع شده اند پرسید که چه نام دارد گفت نجم الدین کبری چون شیخ علی لالا این نام شنید از خلوت بیرون جست و میان بسفر دربست شیخ احمد یسوی فرمود که چه بوده است گفت سفری کنم فرمود که صبر کن تا زمستان بگذرد گفت نتوانم بخدمت شیخ نجم الدین آمد و بسلوک مشغول شد بعد ازان بچندگاه شیخ مجد الدین بیامد و مرید شد و شیخ نجم الدین بسی و پنج سالگی نزدیک بوده است که بسلوک مشغول شده و شیخ مجد الدین بسه چهار سال از شیخ علی لالا زیاده بوده است اما شیخ علی لالا بصحبت بسیاری از مشایخ رسیده بود و در اول جوانی مشغول شده بوده و ایشان آن وقت هنوز بسلوک مشغول نشده بودند و تحصیل علوم می کردند و گویند که از صد و بیست و چهار شیخ کامل مکمل خرقه داشته است و بعد از وفات وی ازان جمله صد و سیزده خرقه باقی بوده و سفر هندوستان کرده بود و صحبت ابو رضا رتن رضی اللہ عنہ دریافته و امانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وی گرفته چنانچه شیخ رکن الدین علاء الدوله آنرا تصحیح فرموده و گفته که صحب یعنی الشیخ رضی الدین علی لالا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا الرِّضَا رَتَن بن نَصْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطَاهُ مُشْطًا مِنْ اَمْشَاطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ و شیخ رکن الدین علاء الدوله آن شانه را در خرقه پیچیده و آن خرقه را در کاغذی نهاده و بخط مبارک خود بران کاغذ نوشته هٰذَا الْمُشْطُ مِنْ اَمْشَاطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَ اِلٰی هٰذَا الضَّعِیْفِ مِنْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهِ الْخِرْقَةُ وَصَلَتْ مِنْ اَبِی الرِّضَاءِ رَتَن اِلٰی هٰذَا الضَّعِیْفِ وهم شیخ رکن الدین بخط مبارک خود نوشته است که چنین گویند که آن امانت برای شیخ رضی الدین علی لالا بوده است از رسول صلی اللہ علیہ وسلم وَهٰذِهِ الرُّبَاعِیَّةُ مِنْ اَنْفَاسِهِ الْقُدْسِیَّةِ الْمُتَبَرَّکَةِ مَنْقُوْلَةٌ مِنْ خَطِّهِ بِیَدِهٖ

رباعی

هم جان بهزار دل گرفتار تو است ۞ هم دل بهزار جان خریدار تو است ۞ اندر طلبت نه خواب در رو نه قرار ۞ هر کس که در آرزوی دیدار تو است ۞

تُوُفِّیَ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِی الثَّالِثِ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِثْنَتَیْ وَ اَرْبَعِیْنَ وَسِتِّمِائَةٍ

شیخ جمال الدین احمد جورفانی رحمه اللہ تعالی وی از اصحاب شیخ رضی الدین علی لالا است شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که شیخ احمد عجب مردی ذاکر بوده است مرتبهٔ عالی دارد من در غیب مرتبهٔ سلوک او را مناسب یافتم با شیخ ابو الحسن خرقانی و آزان شیخ رضی الدین علی لالا را با سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ تعالی ارواحهم شیخ رضی الدین علی لالا گفته است که با خاموشی احمد باد رسازد آنچه از جنید و شبلی یافته اند از وی بیابد روزی شیخ سعد الدین حموی بجورفان رسید کسی فرستاد و شیخ احمد را طلب داشت شیخ احمد نیت عزلت کرده بود نیامد باز کس فرستاد که می باید آمد که مرا اشارتی رسیده است که جوان از جهت تو شیخ علی اجازت نامه نوشته من نیز بنویسم شیخ احمد جواب فرستاد که من خدای تعالی را باجازت نامه نخواهم پرستید شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته که این سخن مرا از وی بسیار خوش آمده است وقتی شیخ جمال الدین احمد یکی از مریدان را دید که مراقبه کرده بود کفش بیرون کرد و چند کفش محکم در پس گردن او بزد مرید گفت مراقبه کرده ام شیخ چرا بخشش نمی نماید فرمود مراقبه کسی چنان باید که چون طعام نخورده باشد چون آواز پای بشنود در خاطرش نیاید که این کس برای من طعام می آورد وی در سلخ ربیع الآخر سنه تسع وستین وستمائة از دنیا رفته

شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی کسرقی رحمه اللہ تعالی وی از اصحاب شیخ احمد جورفانی ست در تسلیک طالبان و تربیت مریدان و کشف و وقایع ایشان شانی عظیم داشته است شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که پیش از آنکه بوی رسیدم که درین زمانه از اولیاء کدام اند گفتم

ابن عجیل ست در یمن و شمس الدین ساوجی ست در ششتر و خواجه حاجی ست در ابهر رحمهم الله تعالی
و چند کس را از مشایخ که بر صراط مستقیم بودند بر شمردم گفت چون است که این همه هستند و تو ارادت
بشیخ نور الدین عبد الرحمن آوردی و بانها التفات نکردی گفتم مرا مقصودی بود که جز بارشاد
او راست نمی آمد من می خواستم که سلوک کنم و این طریقه بشناسم و دران وقت در همه عالم استادے
نبود غیر او و مرا بآن کاری نبود که به بینم که بزرگان که اند تا هر کرا بزرگتر نشان دهند بخدمت آوردم
چه اگر کسی را باهنگری کاری باشد و بدکان زرگری رود عقل بروی خندد و هم شیخ رکن الدین
علاء الدوله قدس سره گفته که در آخر الزمان اگر نه وجود شیخ نور الدین عبد الرحمن قدس الله تعالی
روحه بودی سلوک بکلی محو شدی و نشان نماندی اما چون حق تعالی این طریق را تا قیامت
باقی خواهد داشت بوی مجدد گردد و هم وی گفته که روزی در جماعتخانه غائب شدم امام غزالی را دیدم
که نشسته بود و سر بر زانو نهاده و قلم میان دو انگشت گرفته متحیر از وی پرسیدم که چه میشود امام
در چه فکرست گفت چگونه متفکر نباشم که من در دینار سیمرغ راسی صفت بنشته ام و این ساعت می بینم
همه غلط بوده و این واقعه را بخدمت شیخ نور الدین عبد الرحمن گفتم فرمود که عجب من نیز در دهشقان بودم
و آن وقت مراد در معرفت سخن گفتن شهره تمام بود در غیبت می بینم که حق تعالی مرا می گوید که تو نمی دانی
که از هر حرفی که هست امام غزالی را هیچ حسرت بآن نرسید که سلوک تمام ناکرده بحضرت ما آمد ابدا از انکه
از غیبت باز آمدم بر زبان خود عقده یافتم و خاموشی پیشه کردم و بکار خود مشغول شدم ولادت وی
در شوال سنه تسع و ثلاثین و ستمائه بوده است و در بغداد از دنیا برفته

ابو المکارم رکن الدین علاء الدوله احمد بن محمد البیابانکی السمنانی قدس الله تعالی سره

وے در اصل از ملوک سمنان ست بعد از پانزده سالگی بخدمت سلطان وقت شغل گرفت در یکی از
حروب که سلطان را با اعدا بوده ویرا جذبه رسید بعد ازان در شهور سنه سبع و ثمانین و ستمائه در بغداد
بصحبت شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرقی رسید در وقت مراجعت از حجاز و در سنه تسع و ثمانین
و ستمائه اذن ارشاد یافت و بعد از سنه عشرین و سبعمائه در خانقاه سکاکیه در مدت شانزده
سال صد و چهل اربعین برآورد و گویند که در سائر اوقات صد و سی اربعین دیگر برآورده
است و چون عمر وی بهفتاد و هفت سال رسید شب جمعه بیست و دوم رجب سنه ست و ثلاثین

و سبعمائه در برج احرار صوفی آباد بجوار رحمت حق پیوست و در حظیرهٔ قطب زمان عماد الدین عبد الوهاب
مدفون گشت روزی بادشاه چوپان پیش شیخ آهوئی فرستاد و سلام رسانید و نیازمندی نمود که
این گوشت صیدست بخورید و حلال باشد شیخ گوید که مرا درین حال حکایت امیر نوروز یاد آمد که
آن وقت که در خراسان بود و من بزیارت مشهد طوس رفته بودم وا شنید و با پنجاه سوار از عقب
من بیامد و گفت می خواهم که مادام که در خراسان باشی با تو باشم چند روزی با وی مصاحبت افتاد
یک روز آمد و دو خرگوش آورد و گفت من خود زده ام بخور گفتم گوشت خرگوش ست هر کس که زده
است من نخواهم خورد گفت چرا گفتم بقول امام جعفر صادق رضی الله عنه حرام ست و چون یکی از
بزرگان او را حرام داشته است ناخوردن آن بهترست برفت و روزی دیگر بیامد و آهوے
بیاورد و گفت این آهوی را من زده ام به تیرے که خود تراشیده ام و بر اسپی نشسته بودم که از
پدران مادر قدیم پیش از غارت تخم بر تخم بما رسیده است گفتم این همان حکایت مولانا جمال الدین کزنی
است که یکی از امرار مغول که در حوالی همدان می نشست و با وی دعوی ارادت می کرد روزی به پیش
وی در آمد و دو مرغابی آورد و پیش او بنهاد و گفت این را باز من گرفته است و حلال باشد مولانا
تناول فرمایند مولانا گفت سخن در مرغابی نیست سخن در آنست که باز تو دوش تا مرغ کدام پیرزن خورده
است که امروز او را قوت گرفتن این مرغابی حاصل آمده است بردار و بیر که لائق شماست سهی تو دوش
جو کدام مظلوم خورده است که امروز او را قوت دویدن حاصل آمده است تا تو در پشت او آهو میتوانی زد مرا
خوردن آن روا نباشد القصه هر چند گفت گوشت او نخوردم اما درویشان را گفتم بخورید شاید که چون
به نیاز آورده کاری بر آید ببرکت نیازمندی او درویشی از شیخ سوال کرد که چون این بدن را
در خاک ادراک نیست و بدن مکتسب با روح از وی مفارق شده اند و در عالم ارواح حجابی نیست
چه احتیاج است بسر خاک رفتن و فائده چیست چه در هر مقامی که توجه کنند بروح بزرگی همان باشد
که بسر خاک رفتن شیخ فرمود فائده بسیار دارد یکی آنکه چون بزیارت کسی می رود چندانکه می رود
توجه او زیادت می شود و چون بسر خاک رسد و بحس مشاهده کند خاک او را حس او نیز مشغول او شود
و بکلی متوجه گردد و فائده بیشتر باشد و دیگر آنکه هر چند ارواح را حجاب نیست و همه جهان او را
یکی ست اما در بدنی که هفتاد سال با او صحبت داشته باشد و بدن محشور را که بعد از حشر ابد الآباد

خواهد بود آنجا باشد بآن موضع گذر او و نظر او و تعلق او بیشتر بود که بمواضع دیگر پس حکایت کرد که یک نوبت در خلوت جنید قدس سره بودم و در خلوت وی ذوق تمام می رسید بسبب جنید قدس سره که در ان خلوت می بوده بیرون آمدم و بسر خاک او رفتم آنجا آن ذوق نیافتم این معنی را با خدمت شیخ قدس سره بگفتم فرموده که آن ذوق بسبب جنید یافتی یا نه گفتم بلی گفت در موضعی که در عمر خود پیدا است که چند نوبت آنجا بوده باشد وقتی که ذوق حاصل میشود در بدنی که چندین سال دایم با او صحبت داشته بود اولی باشد که ذوق بیشتر حاصل شود اما شاید که بسبب مشغولی حس بر سر خاک در توجه تقصیری افتاده باشد آخر در خرقه که اهل ولی پوشیده باشد ذوق آن مشاهده میتوان کرد و بدن از خرقه نزدیک ترست و فواید زیارت بسیارست کسیکه اینجا توجه کند بروحانیت مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم فائده یابد اما اگر بمدینه رود روحانیت مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم از رفتن او و رنج راه او باخبر باشد و چون آنجا رسد بحسن به بیند روضهٔ پاک آنحضرت صلعم را و بکلی متوجه شود فائدهٔ آن را با فائده این چه نسبت و اهل مشاهده را این معنی تحقیق باشد وی فرموده که جملهٔ انبیا برای آن آمده اند تا چشم خلق را بگشایند بعیب خود و بکمال حق و بعجز خود و بقدرت حق و بظلم خود و بعدل حق و بجهل خود و علم حق و بذلت خود و عزت حق و به بندگی خود و خداوندی حق و بفقر خود و غنائی حق و بتقصیر خود و نعمتهای حق و بفنای خود و بقای حق و هم برین قیاس نیز شیخ برای آنست که چشم مریدان را باین معنی بگشاید پس هر چند مرید باثبات خود و کمال خود بیش کوشد یا عملی کند تا کمال او ظاهر شود شیخ بیشتر از وی رنجد چه شیخ این همه رنج از برای آن می کشد تا چشم کمال بین نفس او را بدوزد و چشمی که کمال حق بیند بگشاید او هر لحظه در کمال خود چشم دیگری می کشاید پس در ضیعت رنج شیخ می کوشد در حق خویش درویش می باید که در کمین نفس خویش باشد تا هر چشمی که بکمال خود می کشاید حالی آنرا می بندد و گرنه چنین کند تا او را خبر شود نفس از هر سر موئی چشم بدیدن کمال خود بگشاید و از دیدن کمال حق کور گرداند که خاصیت نفس اینست و هم وی فرمود که این مردمان عجب اعتقادها دارند البته می گویند که درویش می باید که گدا و محتاج باشد نمیدانند که حق تعالی هرگز هیچ مرشد را محتاج نداشته است بخلق و چرا باید که بندگان خدای تعالی

جز بخدای تعالی محتاج باشند آخر این دنیا را با این همه نعمت ببرکت ایشان بپای میدارد بلکه مقصود از آفرینش ایشانند نه آخر شیخ مجدالدین بغدادی را قدس الله روحه هر سال خرج سفرهٔ خانقاه دویست هزار دینار زر سرخ بوده است و من حساب می کنم به پانصد هزار دینار املاک خرید کرده و وقف کرده ام بر صوفیه که بر طریقهٔ ما باشند و هم وی فرموده که حق تعالی این زمین و مزارع را بحکمت آفریده و میخواهد که معمور باشد و فائده بخلق رسد و اگر خلق بدانند که از عمارت دنیا که برای فائده و دخل بکنند نه بوجه اسراف چه ثواب هست هرگز ترک عمارت نه کنند و اگر بدانند که از ترک عمارت و گذاشتن زمین معطل چه گناه حاصل میشود هرگز نگذارند که اسباب خراب شود هر کس که زمینی دارد که از آن زمین هر سال هزار من غله حاصل میتواند کرد اگر بتقصیر و اهمال نهصد من حاصل کند و بسبب آن صد من از حلق خلق دور افتد بقدر آن از وی باز خواست خواهند کرد و اگر کسی را حالی هست که بدنیا و عمارت آن نمی پردازد خوش وقت او و اگر چنانچه از کاهلی ترک عمارت زمین کند و آن را ترک دنیا و زهد نام نهد جز به متابعت شیطان چیزی دیگر نیست هیچکس کمتر از آدمی بیکار نیست أُخْرَوِيًّا وَدُنْيَوِيًّا و هم وی فرموده که ممکن نیست که کسی بمرتبهٔ ولایت برسد الا که حق تعالی پرده بر سر او بپوشد و او را از چشم خلق نهان دارد و معنی أَوْلِيَائِي تَحْتَ قِبَائِي اینست و این قباب صفات بشریت ست نه پرده ایست از کرباس وغیره و صفات آنست که در وی عیبی ظاهر کند یا هنری را از وی در چشم مردم بعیب فرا نماید و معنی لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي آنست که تا بنور ارادت باطن کسی را منور نکند آن ولی را نشناسد پس آن نور او را شناخته باشند آن کس و هم وی فرموده که درویشانی که بکاری مشغول کنند باید که بطالان در میان ایشان راه نباشد که یک مرد بی کار صد مرد در کار را از کار باز دارد عَدْوَى الْبَلِيدِ إِلَى الْجَلِيدِ سَرِيعَةٌ ❊ وَالْجَمْرُ يُوضَعُ فِي الرَّمَادِ فَيَخْمُدُ ❊ و هم وی فرموده که می باید که درویشان جهد نمایند تا در وقت لقمه خوردن نیک حاضر باشند که تخم اعمال در زمین قالب انسانی لقمه است چون بغفلت تخم انداز ند ممکن نیست که هرگز جمعیت خاطر حاصل شود و اگر چه لقمه حلال باشد و هم وی فرموده که ترمذی و جماعتی از مغاربه گفته اند که بِدَايَةُ الْأَوْلِيَاءِ نِهَايَةُ الْأَنْبِيَاءِ روزی در بغداد در خدمت شیخ بودیم قدس الله سره فرموده آن جماعتی که گفته اند

بِدَایَةُ الْاَوْلِیَاءِ نِهَایَةُ الْاَنْبِیَاءِ آنرا عذرے ہست وایشان ازان سخن این خواستہ اندکہ
بِدَایَةُ الْاَوْلِیَاءِ نِهَایَةُ الْاَنْبِیَاءِ فِی الشَّرِیْعَةِ وَنِهَایَةُ الْاَوْلِیَاءِ بِدَایَةُ الْاَنْبِیَاءِ
فِی الطَّرِیْقَةِ زیرا کہ چون کمال شریعت در آخر کار نبی تمام شدکہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وولی تا شریعت را بکمال فرا نگیرد قدم در ولایت نتواند نہاد پس انچہ نبی را در شرایع
بانتہاء کار باشد ولی را بابتدا باشد زیرا کہ اگر کسی بدان احکام کہ در مکہ نازل شد سلوک کند وباحکامے
کہ در آخر عمر در مدینہ نازل شد التفات نہ نماید ہرگز بولایت نرسد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد
پس ابتداء ولایت آنست کہ ہمہ شرایع را بکمال قبول کند ومتابعت نماید اما در طریقت آنست
کہ ہر چند ولی سعی کند ومرتبہ او عالی شود روح او را آن نوع معراج کہ جسم نبی را بودہ باشد
حاصل نشود ومحال بود کہ شود پس چون در انتہاء ولایت روح ولی شباہت می یابد بجسم نبی
در طریقت نہایة الاولیاء بدایة الانبیاء باشد وہم وے فرمودہ انبیاء علیہم السلام از انشاء گناہ
عامداً معصوم اند واولیا از خوار داشت گناہ محفوظ واز مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مرویست
اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا ونزدیک این بیچارہ ہیچ گناہے بدتر
ازان نیست کہ بندہ خود را مجرم ومقصر نداند **اخی علی مصری رحمہ اللہ تعالیٰ** وی شیخ
بودہ ست در ملک شام وروم ومریدان بسیار بروی جمع آمدہ بودند اما چون مردے منصف بود جمعے از
مریدان خود را کہ مستعد بودند بایشان گفت اگر شما طالب حق اید من نیز طالبم ومرشدی نیافتہ ام
کہ پیش او سلوک کردمی اکنون در واقعہ دیدہ ام ودر شہادت نیز می شنوم کہ در خراسان مرشدی ست
مکمل برخیزید تا برویم او را دریابیم ودر خدمت مرشدی روزی چند سلوک کنیم واز انچہ خلق بما گمان
می برند چیزے حاصل کنیم القصہ بنابرین قضیہ آمدہ بود ودر حلقہ مریدان شیخ داخل شدہ با جمعی
از اصحاب خود شیخ فرمود کہ ارادت ایشان بتو بعد ازین ارادت بمنست وساطت تو در میان
ایشان راسود کند چہ نزدیک من میان شیخ ومصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ خرقہ بیشتر راہ
روشن تر وسلوک آسان ترست بخلاف اسناد حدیث کہ آنجا ہر چند واسطہ کمتر است حدیث
صحیح تر است چہ آنجا کہ خبرست ہر چند کہ واسطہ بیشتر بود احتمال تغیر بیشتر بود اما اینجا کہ خرقہ
است ہر چند کہ نور مشایخ بیشتر بود راہ روشن تر بود ومدد ایشان بیشتر بود در روزی

حکایت منصور حلاج در افتاد اخی علی مصری از حال وے استفسار کرد حضرت شیخ بعد ازان
کہ در باب وی سخنان بسیار فرمودند گفتند دران وقت کہ مرا حال گرم بود بزیارت وی رفتم چون
مراقبہ کردم روح وی را در علیین یافتم در مقامی عالی مناجات کردم وگفتم خداوندا این چہ حالتست
کہ فرعون اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی گفت وحسین منصور اَنَا الْحَقُّ گفت وہر دو دعوی خدائی کردند
اکنون روح حسین منصور در علیین وروح فرعون در سجین درین چہ حکمت ست در سر من ندا کردند
کہ فرعون در خود بینی در افتاد وہمہ خود را دید وما را گم کرد وحسین منصور ہمہ ما را دید وخود را گم کرد
بنگر چہ فرق باشد **شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاؤکانی رحمہ اللہ تعالیٰ** وے نیز مرید
شیخ رکن الدین علاء الدولہ است قدس اللہ تعالیٰ سرہ عمر وے بہشتاد رسیدہ بود در شہور سنہ ثمان
وسبعین وسبعمایہ از دنیا برفتہ ودر حصارے از اعمال اسفراین مدفون گشتہ وی گفتہ در قول
رسول صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ اَیْ بِالْقُرْاٰنِ **اخی محمد دہقانی**
رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ فرمودہ است کہ در اربعین شب پنجشنبہ سی ونہم اربعین در غیب دیدم
کہ جماعتی مسافران برسیدند ودر میان ایشان جوانی بود کہ حق تعالیٰ را باو نظرے از
عنایت ست واو را ابن حوالت چون بشہادت آمدم خادم را گفتم زنہار کہ ہیچ مسافر را اجازت
مدہ تا بیرون آمدن من کہ برود قضا را ہمان ساعت جماعتی مسافران رسیدند گفتم فردا روز جمعہ
چون اربعین تمام شدہ باشد در مسجد جمعہ آنجا کہ من می نشینم ایشان را بیاور تا ایشانرا بہ بینم چون
روز جمعہ بمسجد رفتم درویشان مسافر بیامدند وسلام کردند چندانکہ نظر کردم آنرا کہ من دیدہ بودم
در میان ایشان نبود گفتم مگر قومی دیگر خواہند آمد نماز بگزاردیم وبخانقاہ آمدیم خادم آمد وگفت
ازین درویشان یک تن کہ بخدمت ایشان مشغولست مگر بیش ازتہای ایشان بودہ وبمسجد نیامدہ
درخواست میکند کہ شما را بہ بیند گفتم نیک باشد چون درآمد او را بدیدم دانستم کہ اوست
بیامد وسلام کرد وساعتی بنشست وبیرون رفت من خادم را طلب کردم وگفتم برو واین
جوان را کہ برفت بگوی کہ می باید کہ اینجا روزی چند با ما باشی وازین جماعت بازگردے

که مارا بتو کاریست چون خادم بیرون رفت اورا دید که بازگشته بود و ایستاده خادم از وی پرسید که حال چیست گفت می خواهم که با خدمت شیخ بگوئی تا مرا قبول کند و هم اینجا بخدمت درویشان مشغول شوم خادم گفت شیخ مرا از پی تو باین مهم فرستاده و اورا در آورد و مسافران برفتند و اورا بخدمت مشغول گردانیدم خدمتی که از آدمی بهتر ازان ممکن نباشد بکرد و بعد از سه سال که ذکر بگفت و خلوتی چند بنشست و حالهای نیکو اورا روی نمود روزی در سفری بودیم و او در صفه نشسته بود و من آنجا که بودم نظر بر حال وی افتاد دیدم که اروی عالی بروی نازل می شد و حالی بس شگرف بروی کشف می گشت حالی برخاستم و آنجا رفتم که او بود و مغلوب شده بود و مست آن حال گشته بانگ بروی زدم و گفتم در چه حالی و چه دیدی بگو گفت نمی توانم گفت گفتم ترا از منهای بگوی بزجر بگفت الحق مقامی بس عالی بود اما چون دیدم که درو عجبی از وی پیدا میشود گفتم این چیزی نیست و آن را نفی کردم باری ازان مقام در خود چیزی پیدا کرد و مدتی مدید از دماغ او نمی رفت تا بعد ازان بچند گاه دیگر بتجلی صمدیت متجلی شد و آن مقامی ست که در آنجا احتیاج بآکل از سالک برمی خیزد چون دران حال خود را بدید غروری در وی پیدا شد و با خود گفت ناخوردن صفت حق ست و این صفت مرا حاصل ست و در باطن وی دعوی مرخدائی سر برزدن گرفت و ترک خوردن گرفت چندانکه چولبش میزدم و چوب در دهان او میکردم و شربت در دهان او میریختم باز بدر می ریخت و بحلق وی فرو نمی رفت بگذاشتم تا مگر بخوشی خود بخورد هیچ نخورد و تا شش سال برین آمد و بخدمت قیام می نمود و یک سعادت آن بود که نور را هرگز از من پای نداشت و بنیاز زندگی نسبت وا گرنه این بودی هم دران ورطه هلاک شدی و من مدت سی و هفت سال ست تا باشارت شیخ بارشاد مشغولم و چندین طالبان را دیدم همچنین مردی که این محمد ست که اورا بلذات دنیا و نفس خود هیچ میلی نباشد ندیدم و مدت بیست و پنج سال ست که در میان درویشان ست و برادر او خادم است و دیگر خادمان که پیش ازین بوده اند هیچکس از لفظ او نشنیده باشد که مرا چیزی می باید نه طعام نه از جامه هرگز چیزی که بحظ نفس تعلق داشته باشد کسی از زبان او نشنیده و با آنکه رنجوریها کشیده هرگز کسی اورا خفته ندیده و با کسی نگفته و از هیچ آفریده دوا نه طلبیده القصه دران مقام ناخوردن بماند تا شش سال بعد ازان بکعبه می رفتم اورا با خود ببردم و قصد من آن بود

که میدیدم که جماعتی این حال را عجب می داشتند و در قدرت خدا تعالی بشک می بودند و ایشان را زیان می داشت تا در راه به بینند و بیگمان بدانند که چیزی نمی خورد و آن شبهه رفع گردد برفتیم و آن جماعت را شک برخاست و چون بمدینه رسیدیم اورا گفتم اگر است رسول صلی الله علیه وسلم و مرید منی آن می باید کرد که رسول صلی الله علیه وآله وسلم کرده است و من می کنیم و اگرنه برخیز و برو که بیش ازین صحبت ما نتوانی بود و علی دوستی حاضر بود لقمه در دهان او نهاد سه لقمه تعین کردم که در روزی بخورد تا بمکه بعد ازان در مکه گفتم که همچنانکه درویشان می خورند بخورد بخورد و ازان ورطه خلاصی یافت

ابو البرکات تقی الدین علی الدوسی السمنانی رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب شیخ رکن الدین علاء الدوله است روزی حضرت شیخ می فرمودند که مادام که سالک در وقت تجلی صوری ادراک می کند آن تجلی صوری باشد حق تعالی را ازان صورت منزه باید داشت آنرا تجلی حق باید دانست چنانکه موسی علیه الصلوة والسلام از درخت شنید که انی انا الله هر که گوید که درخت خدا بود کافر شود و هر که گوید این سخن خدا نه گفت کافر شود پس تجلی صوری را بدین نوع اعتقاد باید کرد و دران روز اخی علی دوستی حاضر بود شیخ فرمودند که مرا امسال واقعه علی دوستی بغایت خوش آمد و بجهت ثبات اعتقاد درویشان بگویم حق تعالی امسال بروی یک نوبت در صورت کل موجودات تجلی کرد بعد ازان وی تسبیح حق و تنزیه او از صور بلفظی که حق تعالی بر زبان وی میراند می گفت حق تعالی بخودی خود از وی پرسید که مرا دیدی گفت نه خداوند تعالی فرمود که پس انها که دیدی چه بود گفت آثار و افعال و صور صفات تو و تو از همه صور منزهی حق تعالی وی را درین سخن ثنا گفت و این معنی را از وی پسندیده داشت **امیر سید علی بن شهاب بن محمد الهمدانی** قدس الله سره جمع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی وی را در علوم اهل باطن تصنیفات مشهوره است چون کتاب اسرار النقطه و شرح اسماء الله و شرح فصوص الحکم و شرح قصیده خمریه فارضیه و ذخیرة الملوک وغیر آن وی مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله المزدقانی بود اما کسب طریقت پیش صاحب السر بین الاقطاب تقی الدین علی دوستی کرد و چون شیخ تقی الدین علی از دنیا برفت باز رجوع بشیخ شرف الدین محمود کرد و گفت فرمان چیست وی توجه کرد و گفت فرمان آنست که در اقصاء بلاد عالم بگردی سه نوبت ربع مسکون را سیر کرد و صحبت هزار و چهار صد

ولی را دریافت وچهار صدرا در یک مجلس دریافت بسادس فی الحجه سنه ست وثمانین وسبع مایه نزدیک بولایت کبر وسواد فوت شد وازانجا بجتلا انش نقل کردند **شیخ عبد الله غرجستانی رحمه الله تعالی** وی از اصحاب شیخ رکن الدین علاء الدوله است وازیکی دیهای غرجستان است خرد بوده است که پدر وی فوت شده ومادر وی شخص دیگر را شوهر کرده روزی از وی امری واقع شده بود وازان شخص متوهم گشته گریزان شده از دیه بیرون آمده دران نواحی درختی بوده بزرگ ودر پای آن درخت چشمهٔ آبی برآن درخت برآمده ودرمیان شاخ وبرگ آن پنهان شده اتفاقا جماعتی از درویشان مولهٔ آنجا نزول کرده اند در چشمهٔ آب عکس وی را دیده اند وی را از درخت فرود آورده اند وهمراه خود برده گذر ایشان بجانب سمنان افتاده بصحبت شیخ رفته اند وی را همراه خود برده چون نظر شیخ بروی افتاده بنور فراست کمال قابلیت وی را درین طریق دریافته بعد ازان که درویشان سفر کرده اند کسان فرستاده ووی را باز گردانیده درویشان اضطراب بسیار کرده اند وبحاکم وسلطان وقت رجوع نموده اند چون حقانیت حضرت شیخ بر همه ظاهر بوده هیچ سود نداشته پس حضرت شیخ بتربیت او مشغول شده وبحسن التفات شیخ بمقامات عالیه رسید وآنقدر التفات واهتمام که شیخ را نسبت بوی بوده است معلوم نیست نسبت بکسی دیگر بوده باشد چنانچه از رباعیاتی که در مخاطبهٔ وی گفته اند معلوم میشود وچون بمرتبهٔ تکمیل وارشاد طالبان رسیده حوالهٔ وی ولایت طوس شده است آنجا آمده وبارشاد طالبان مشغول گشته پادشاه وقت از وی استدعا نموده که با وی در بعضی محاربات که با اعدا داشته همراه باشند همراه شده ودران محاربه مرتبهٔ شهادت یافته وجسد مبارک وی را بطوس نقل کرده اند وقبر وی آنجاست **بابا محمود طوسی رحمه الله تعالی** وی از مریدان شیخ عبد الله بوده است وقتی شیخ عبد الله جمعی درویشان را در اربعین نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی قوی خواهد رسید واقف باش که بیخودی نه کنند واز دریچهٔ خلوت بیرون نه روند خادم حاضر می بود ناگاه بابا محمود نعره زنان وفریاد کنان از خلوت بیرون جست ویک درویش دیگر که نام وی هندوالیاس بود نیز در عقب بابا محمود بیرون جست خادم در عقب ایشان بدوید بهندوالیاس رسید وی را بگرفت وبابا محمود روی بکوه وصحرا نهاد

هندوالیاس بحسن تربیت وسیاست شیخ فی الجمله بحال خود باز آمد وبابا محمود همچنان مجذوب ومغلوب بماند وازوی کرامات وخوارق عادات بسیار ظاهر می شده است چنانچه مشهور است **اخی علی قتلوشاه رحمه الله تعالی** وی نیز از مریدان شیخ عبد الله است وبحسن تربیت وی بمرتبهٔ کمال بلکه بمرتبهٔ تکمیل رسیده بود دران وقت که شیخ عبد الله را بلشکر استدعا کرده بودند اخی علی در سفره بوده است شیخ فرموده است که ما درین لشکر بسعادت شهادت خواهیم رسید بعد از ما بجای ما اخی علی را بنشانید **شیخ حافظ بهاء الدین عمر ابردهی رحمه الله تعالی** وی از مریدان اخی علی ست گویند کودکی خرد بود که والد وی فوت شد چون باسن تمیز رسید خویشان وی را بدکان درزی فرستادند تا درزی گری بیاموزد دران فرصت مولانا رضی الدین علی مایانی رحمه الله تعالی که از مریدان شیخ عبد الله غرجستانی بوده وصحبت خضر علیه السلام یافته بود بابرده رسیده وپرسیده که فرزند عمر کجاست گفته اند که وی پیش درزیان ست مولانا گفته است هرکه پیش درزیان باشد درزیان باشد او را طلبید طلبیده آمد مولانا او را بطوس برده است وبحافظی صالح سپرده است تا قرآن یاد گیرد وخدمت مولانا بعد از چند گاه باز بر آنجا گذشته است شیخ حافظ را دیده است که متغیر شده استاد وی را گفته که همانا فرزند عمر را ازین طعامی می دهی که خود میخوری می گفته است چه کنم چیزی دیگر ندارم مولانا فرموده است که با وی بابرده رود آنجا می باش چندانکه وی قرآن حفظ کند چنان کرده است شیخ حافظ گفته است که در اوایل که مرا داعیهٔ سلوک راه خدای تعالی پیدا شد در نشاپور مولانا شمس الدین خلیفه بارشاد مشغول بود ودر ده ویرانی شیخ اخی علی ودر هر ولایتی که نام عزیزی می شنیدم متردد می بودم که کجا روم شبی در واقعه دیدم که منزلی ست بس رفیع وعمارتی عالی ودر آنجا جماعت خانهٔ در غایت روح وپاکی ودر پیشان آن رواقی بود ودر پیشان رواق پرده آویخته ودران جماعت خانهٔ خلق بسیار ودر رواق نیز جمعی از اکابر نشسته اند ومولانا شمس الدین خلیفه برکنار رواق نشسته ودرمیان آن جماعت خانه تاجی آویخته بودند ومولانا می گفت که این تاج بر سر هرکس که راست آید معنی ما حواله بوی ست هرکس می آید وامتحان می کرد بر سر هیچکس راست نمی آمد ومن در گوشه ایستاده بودم ونظاره می کردم ناگاه خدمت مولانا بمن نظر کرد وگفت فرزند تو نیز پیش آی من خواستم که پیش آیم ناگاه دیدم که آن پرده که در پیشان رواق بود

ابردهی بفتح همزه وبای موحده وسکون رای مهمله وکسر دال مهمله ابرده قریه ایست از قریهای ... طوس ... نسبت ... ازده ... تحتانیه ونون

در حرکت آمد و از پس آن پرده شخصی با هیبت بیرون آمد و مرا برگرفت و در کنار اخی علی نهاده فرمود
که بگیر این طفل را و شیر ده از هیبت آن از خواب در آمدم با خود گفتم که حواله بخدمت اخی علی شد احرام
ملازمت وی بستم چون نظر وی بر من افتاد گفت حافظ دیر باشیر آمدی دست بیعت بوی دادم
و توبه کردم و تلقین گرفتم و هم وی گفته است که چون در سفر حجاز ببغداد رسیدم در خانقاه شیخ
نورالدین عبدالرحمن اسفرائنی رحمه الله تعالی نزول کردم و دران وقت نبیره وی شیخ نورالدین
عبدالرحمن شیخ الاسلام بغداد بود و خلیفه جد بزرگوار خود بود در وقت وداع وصیت کرد که چون
شرف زیارت روضه شریفه حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم دریابی نیازمندی ما با آنحضرت
رسالت صلی الله علیه وآله وسلم برسانی و باین عبارت بگوی که پیری عاصی از عاصیان امت تو
عبدالرحمن بغدادی دعا رسانید چون بشرف زیارت رسیدم و شرایط آن بجای آوردم وصیت
شیخ بخاطرم آمد بهمان عبارت که وصیت کرده بود گفتم حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم
ابروی مبارک درهم کشیدند و مرا گفتند که تو چنین بگوی که وی از غایت تواضع چنین گفته است
و وی از اکابر امت منست بعد از مراجعت آن را بالشیخ گفتم خوشدلی بسیار نمود و مرا دعای خیر
کرد و هم وی گفته است که وقتی درین ولایت وبائی عظیم افتاد چنانکه اکثر خلق از حیات خود مایوس
گشتند روزی خدمت مولانا رضی الدین علی مایانی از ده مایان بابرده تشریف آورد و در بیرون ده نزول
فرمود و مرا طلبید و گفت امر چنین ست که همراه من بیائی و در سر قبر شیخ محمد خالد رحمه الله تعالی در قریه
اسجیل قرآن ختم کنی شاید که خدای تعالی این بلیت را دفع کند امتثال نمودم اما بواسطه آنکه دران
فرصت خواجه عبدالرحمن گهواره گر قدس الله تعالی سره که از محبوبان و مجذوبان حق بود جل ذکره
در قریه اسجیل بر سر سنگی که بر در تربت شیخ محمد خالدست می نشست و سخنان بلند می گفت و
خدمت مولانا رضی الدین علی در غایت تشرع بود من متفکر شدم که مبادا که امری واقع شود که مردم
بلیت د بار را باز طلبند چون بنزدیک اسجیل رسیدم شخصی بیرون آمد وی را از احوال خواجه پرسیدم
گفت حالی بر سر سنگ نشسته بود ناگاه گفت که فوجی می آید که من حریف کله وی نیستم
از انجا برخاست و دران نزدیکی خراسی بود بآنجا در آمد و در مغاکی پنهان شد چون بده رسیدیم
و در سر زیارت فرود آمدیم و مردم ده جمع شدند خبر رسید که امیر علی بیگ که حاکم ولایت و دیه بود بزیارت

مایان و اسجیل دو دهستان ان توابع مشهد ع

خواجه می آید مردم ده با مولانا گفتند که خواجه بسبب شما باین خراس در آمده است اگر علی بیگ بیاید
و خواجه را نه بیند جای آن دارد که بر ما غضب کند خدمت مولانا متوجه خراس شدند چون بخراس
در آمد فرمود که مهمان را چنین دارند چون خواجه آواز مولانا را شنید از ان مغاکی بیرون آمد و یک
دیگر را در کنار گرفتند و خواجه چیزی در گوش مولانا گفت مولانا در گریه شد مدتی همچنان ایستاده بودند
شخصی مرا گفت که امیر علی بیگ بر در ایستاده و انتظار می کشد من مولانا را تنبیه کردم مولانا فرمود که
امیر علی بیگ منتظر شماست خواجه بیرون رفت و امیر علی بیگ خواجه را دریافت خواجه گفت
مغولک برد که مهمان عزیز دارم علی بیگ روان شد و خواجه از عقب وی نعره میزد که هی مغولک
برو و دوی میدوید تا از نظر خواجه غائب شد بعد ازان خواجه و مولانا بزیارت در آمدند و من از بیم
آنکه مبادا خواجه سخنی بلند بگوید با مولانا گفتم که من قرآن بیک شبانروز ختم می توانم کرد مولانا فرمود
که امر بسه شبانروز است من ختم آغاز کردم و در اثناء تلاوت خواجه آغاز سخنان بلند کرد مولانا بانگ
بروی زد که دیگر تا آخر صحبت خواجه از ان سخنان هیچ نگفت چون ختم تمام شد و اندعا فارغ شدیک دیگر را
وداع کردند حق سبحانه و تعالی آن بلیه را بمحض رأفت و رحمت خود دفع کرد **مولانا فخر الدین**
نورستانی رحمه الله تعالی وی تحصیل علوم ظاهری کرده بوده است همیشه در خاطر میداشته است
که بعد از تحصیل علوم بسلوک راه خدای تعالی اشتغال نماید وقتی در یکی از مدارس مصر خانه داشته و
در انجا بمطالعه مشغول بوده و ویرا از مطالعه کلالی حاصل شد از برای تشحیذ خاطر از خانه خود بیرون آمده
داعیه سلوک بر دلش تازه گشته با خود گفته است آخر روزی از انچه در آنم بیرون می باید آمد امروز
آن روزست دیگر بخانه خود باز نه رفته است و همچنان خانه را با کتابها و متاعهای دیگر در باز گذاشته
است و پیش شیخ [illegible] رحمة الله تعالی علیه که دران وقت در مصر بارشاد متعین بوده رفته و بسلوک
مشغول گشته و تا وی زنده بود در صحبت وی بوده و چون از دنیا رفته است در طلب کاملی مکمل سفر
اختیار کرده دران وقت شیخ محی الدین طوسی که از اولاد امام غزالی ست رحمه الله تعالی شهرتی
تمام داشته است و در شهر طوس میبوده بصحبت وی آمده انچه میخواسته است آنجا نیافته از انجا بده
ویرانی پیش فرزندان اخی علی تقلق شاه رفته است آنجا نیز انچه می خواسته نیافته چون از انجا سفر
می کرده فرزندان اخی علی وی را گفته اند که یکی از درویشان پدر ما در قریه ابرده میباشد اگر وی را

به هیچ روی نمی نماید با خود گفته است شیخ خراسان آن و شیخزادگان این درویش دیگر چه خواهد بود
اما احتیاط را با برده رفته چون بآنجا رسیده شیخ حافظ بجهت مهمی بده دیگر رفته بوده آنجا نبوده و
از آمدن وی خبر یافته با اصحاب گفته که مارا مهمان عزیز رسیده مهمات ناساخته با برده بازگشته چون
چشمش به مولانا افتاده این مصراع مشهور را خوانده که مصراع یار در خانه و ما گرد جهان میگردیم +
و میان ایشان صحبت در گرفت و تا شیخ حافظ زنده بوده است در صحبت وی بوده است و با وی
اربعینها نشسته و تربیتها یافته و بعد از وفات وی بولایت جام تشریف آورده و در جوار تربت
مقدسه حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره اربعین نشسته و مشایخ جام را هیچکس از مشایخ وقت آنقدر
اخلاص و اعتقاد نبوده که نسبت بوی می گفته است که حضرت شیخ الاسلام احمد را قدس الله تعالی
روحه بهمه اولاد خود التفات بسیارست تا غایتی که بخواجه محمد خلوتی که ظاهرا بس بر ایشان است
التفات بسیار دارد و یکی از علماء هرات که بزهد و ورع مشهور بوده و در سلوک راه خدای تعالی جد
تمام داشته بصحبت وی آمده بود و اظهار طلب کرده وی را گفته است که بهرات رجوع می باید کرد و
با اهل بیت می باید بود هر چند الحاح کرده فائده نداشته چون بموجب امر وی بازگشته و بهرات
رسیده عنقریب بیمار شده و بجوار رحمت حق پیوسته بخاطر می آید که در حجره جام در سرای که تعلق
بوالدین فقیر می داشت نزول فرموده بود و من چنان خرد بودم که مرا پیش زانوی خود نشانده بود
و بانگشت مبارک خود نامهای مشهور چون عمر و علی بر روی هوا می نوشت و من آن را می خواندم
تبسم می نمود و تعجب می فرمود و از آن شفقت و لطف وی در دل من تخم محبت و ارادت این طائفه شد
و از آن وقت باز هر روز نشو و نمای دیگری می یابم امید میدارم که بر محبت ایشان زیم و در محبت ایشان
میرم و در زمره محبان ایشان برانگیخته شوم اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ
احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ بعد از سنه عشرین وثمانمائة از خراسان عزیمت زیارت
حرمین شریفین زادهما الله تعالی شرفا کرد و از آنجا بمصر رفت و آنجا بجوار رحمت حق پیوست و قبر وی
در قرافه است نزدیک بقبر امام شافعی رضی الله تعالی عنه و آنجا بسیدی فخر الدین مشهور است

شاه علی فراهی رحمه الله تعالی وی از مریدان شیخ رکن الدین علاء الدوله است پدر وی حاکم
فره بوده و معمر گشته بود خواست که از حکومت استعفا کند و در آخر حیات منزوی شود و بطاعت و عبادت

اشتغال

اشتغال نماید پسر خود شاه علی را بجانب اردوی پادشاه وقت فرستاد تا منشور حکومت بنام خود بستاند
و پدر وی را معذور دارند گذر وی بر نواحی سمنان بود و در آن نواحی با قطاع الطریق محاربه افتاد
چنانچه همه متعلقان وی کشته شدند و وی نیز زخمها خورده در میان کشتگان افتاد شیخ رکن الدین
علاء الدوله را در غیب نمودند که در فلان موضع جمعی کشته گشته اند و در میان ایشان یکی زنده مانده است
و قابلیتی تمام دارد وی را دریاب شیخ بآن موضع رفت هیچکس را زنده نیافت بار دیگر بهمان مأمور شد
دیگر بار بهمان موضع رفت هیچکس را زنده نیافت بار سوم بهمان مأمور شد تفحص بسیار کرد در یکی
از آنها فی الجمله اثر حیات تفرس کرده وی را برداشته همراه خود ببرد و تعهد وی کرد چندانکه بحال خود باز آمد
و جراحتهای وی نکو شد در وی برادر و شیخ وی را گفت اکنون که صحت یافتی بجهت کفایت مهم خود
خواهی به پیش پادشاه رو و خواهی بجانب پدر شوی گفت مرا خاطر نمی خواهد که از خدمت شیخ
مفارقت نمایم می خواهم که دست ارادت در دامن حضرت شیخ زنم آخر بپیش پدر رفت و از وی
اجازت خواست و بصحبت شیخ مراجعت نمود و بحسن تربیت شیخ رسید بآنچه رسید **شیخ محمد شاه
فراهی رحمه الله تعالی** بعلوم ظاهری و باطنی آراسته بوده است و بیک واسطه مرید شاه علی
فراهی است و در آخر حیات عزم حج کرد از راه هرمز چون منوجان رسید بیمار شد و همانجا وفات
یافت و قبر وی آنجاست صاحب کشف و کرامات و الهام بوده است گویند که در سفر حج بشهری
رسید که آنجا خرابات بود مراقب نشسته بود ناگاه صیحه زد یکی از علما که همراه بود سبب آن پرسید
گفت خرابات این شهر بمن کشف شد زنی دیدم بغایت جمیله گفتم خداوندا او را بمن بخش بسر من
در دادند که چرا نگوئی که ترا بوی بخشیم آن زن در همان وقت توفیق توبه یافت **شیخ بهاء الدین
عمر قدس الله تعالی روحه** وی خواهرزاده شیخ محمد شاه است و مرید وی و از بعضی اکابر
استماع دارم که می گفت معلوم نیست که در سلسله اصحاب شیخ رکن الدین علاء الدوله چون وی بوده باشد
از صغر سن مجذوب بوده است و آثار جذبه بر وی ظاهر بود در اوقات اداء صلوة کسی را می نشاند
که بر کمیت اعداد رکعات وی را تنبیه می کرد که بخود نگاه داشت آن نمی توانست کرد وقتی در اوائل حال
از غایت تعطشی که این طائفه را می باشد با خال خود شیخ محمد شاه از نایافت مقصود سخنی میگفته
است خال وی این بیت خوانده بوده است بیت اگر نالد کسی نالد که یاری در سفر دارد +

تو باری از چه می نالی که یاری در بغل داری ؛ عادت وی چنان بود که چون در مسجد جامع حاضر
شدی با حکام و خواص ایشان در باب کفایت مهمات مسلمان سخنی گفتی و اکثر احوال وی بدان
گذشتی عزیزی از محرمان وی از وی سوال کرده بود که سبب آنکه در مسجد این همه سخن گفته میشود
چیست گفته بود اگر خاموش می نشینم و خود را باین گفت و گوی مشغول نمی سازم مغلوب و مستهلک
می گردم حواس من از کار می افتد نه گوش می شنود و نه چشم می بیند روزی درویشی در وقت طلوع
آفتاب پیش وی در آمده بود او سر بزانوی مراقبه نشسته بوده سر برداشته و فرموده که هیچ میتواند بود
که از وقت نماز بامداد تا این ساعت کسی حضرت حق را سبحانه و تعالی پنجاه هزار سال طاعت و عبادت
کند ازین سخن چنان معلوم میشود که دران وقت زمان انبساط بوی بسطی واقع شده بود و پنجاه هزار
سال نموده و آنرا صرف طاعت کرده وی صایم الدهر بود خدمت مخدومی مولانا سعد الدین کاشغری
رحمه الله حکایت میکرد که وی را در بیابان مرضی عارض شد هر چند اصحاب مبالغه کردند افطار نکرد
یک روز دیدم که جماعتی از اهل غیب بجانب محفهٔ وی می رفتند چون بدر محفهٔ وی رسیدند در نیامدند
و بگذشتند من آن قصه را باوی گفتم گفت آری قطب بود و اصحاب وی آن وقت که بدر محفه رسیدند
من پای خود دراز کرده بودم دانستند بر گذشتند من پای خود گرد آوردم بازگشتند و پیش من آمدند
و فاتحه خواندند خدمت مولانا می فرمود که همان روز آثار صحت بر وی ظاهر شد و احتیاج بآن نشد
که افطار کند این فقیر را این بیت از وی بر خاطر ست که در وقتی که بعضی فقیران را بدوام توجه و
اقبال بر مطلوب حقیقی که ترغیب می کرد و میخواند بیت دلارامی که داری دل در و بند +
دگر چشم از همه عالم فرو بند + توفی قدس الله تعالی سره يَوْمَ الثُّلَثَاءِ سَلْخَ رَبِيعِ الْاَوَّلِ
سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَثَمَانِمِائَةٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ و چون وفات یافت
فرزند بزرگوار او و سائر اصحاب وی در قریهٔ چغاره در همان منزل که روزها می نشست بحفر قبر وی
اشتغال نمودند سلطان وقت استدعا نمود که قبر وی در نزدیک شهر باشد قبول کردند و چون
سلطان به نماز وی حاضر شد جنازهٔ وی را مقدار راه بدوش خود گرفته بردو بجانب شمال
عیدگاه هرات دفن کردند و عمارت عالیه فرمود و حالا معروف و مشهور ست يُزَارُ وَيُتَبَرَّكُ بِهِ
مولانا شمس الدین محمد اسد رحمه الله تعالی در علوم ظاهر بجودت طبع و حدت فهم شهرتی

تمام داشت می فرمود که در آوان تحصیل مرا داعیهٔ سلوک راه خدا تعالی قوی شد دران وقت خدمت
زین الدین خوافی رحمه الله تعالی بارشاد طالبان و تربیت مریدان مشغول بود روزی بمجلس وی
رسیدم با جمعی بیعت می کرد و ایشان را توبه میداد و تلقین ذکر می کرد و قاعدهٔ درویشان می باشد
که وقتی که شیخ دست درویشی را در وقت بیعت می گیرد بعضی دامن آن درویش را می گیرند و بعضی
دامن آن دوم را تا بآنجا که برسد من نیز دامن بعضی از آنها را گرفتم چون از ان مجلس بیرون آمدم
در مدرسه در همان خانه که تحصیل می کردم بذکر مشغول می بودم و در خود روز بروز تاثیر ذکر را زیادت
می دیدم تا آنکه باطن من بالکلیه بآن جانب منجذب شد و ترک تحصیل کردم وی با خدمت شیخ
بهاء الدین عمر صحبت بسیار داشته بود و اربعینات نشسته چنانکه مردم را اعتقاد آن بود که
مرید وی ست اما وی بآن اعتراف نداشت و بصحبت مولانا فخر الدین لورستانی نیز رسیده بود و خدمت
مولانا جامهٔ خود در وی پوشانیده بود و آنرا گاهی بر سبیل تبرک می پوشید و در آخر با خدمت مولانا
سعد الدین کاشغری بهم بسیار صحبت می داشتند و خدمت مولانا سعد الدین تعظیم و تقدیم وی
میکرد یکبار در راهی بادیه می رفتیم بتقریب سخن وی بآنجا رسید که گفت مرا درین چند روز امری
واقع شد که هرگز مرا بخود گمان آن نمی بود و توقع آن نمی داشتم و بر سبیل اجمال اشارتی بآن کرد
بوجهی که من از ان تحقیق وی بمقام جمع فهم کردم والله تعالی اعلم قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ إِذَا
تَجَلَّى اللهُ سُبْحَانَهُ بِذَاتِهِ لِاَحَدٍ يَرَى كُلَّ الذَّوَاتِ وَالصِّفَاتِ وَالْاَفْعَالِ مُتَلَاشِيَةً
فِي اَشِعَّةِ ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ وَاَفْعَالِهِ وَيَجِدُ نَفْسَهُ مَعَ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ كَاَنَّهَا مُدَبِّرَةٌ لَهَا وَهِيَ
اَعْضَاؤُهَا لَا يُلِمُّ بِوَاحِدٍ مِنْهَا شَيْءٌ اِلَّا وَيَرَاهُ مُلِمًّا بِهِ وَيَرَى ذَاتَهُ الذَّاتَ الْوَاحِدَةَ
وَصِفَتَهُ صِفَتَهَا وَفِعْلَهُ فِعْلَهَا لِاسْتِهْلَاكِهِ بِالْكُلِّيَّةِ فِي عَيْنِ التَّوْحِيدِ وَلَيْسَ لِلْاِنْسَانِ
وَرَاءَ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ مَقَامٌ فِي التَّوْحِيدِ وَلَمَّا انْجَذَبَ بَصِيرَةُ الرُّوحِ اِلَى مُشَاهَدَةِ

قوله بعض العارفين
یعنی گفته اند بعضی عارفان که چون
خدای تعالی بذات خود بر کسی تجلی کند این کس جمیع ذوات
موجودات و صفات و افعال ایشان را متلاشی بیابد در اشعهٔ
ذات و صفات و افعال سبحانه و نسبت نفس خود بهمه موجودات
چنان یابد که گویا وی مدبران موجودات است و این
موجودات نسبت با وی اعضای وی اند و وی آنست
چنانچه هیچ چیزی ازین موجودات و مخلوقات الا آنکه خود
می بیند که بیاران فرود آمده و وی می بیند ذات خود را ذات حق
واحد و صفت خود را صفت وی و فعل خود را
فعل وی بنابر آنکه بالکلیه
مستهلک شده

جَمالِ الذّاتِ اِستَتَرَ نُورُ العَقلِ الفارِقِ بَینَ الاَشیاءِ فی غَلَبَةِ نُورِ الذّاتِ القَدیمَةِ وَارتَفَعَ التَّمیِیزُ بَینَ القِدَمِ وَالحُدُوثِ لِزُهُوقِ الباطِلِ عِندَ مَجِیءِ الحَقِّ وَتُسَمّی هٰذِهِ الحالَةُ جَمعاً

روزی پیش وی خربزه بریدند بسیار لطیف وشیرین بود چون چشید دست از آن باز کشید سبب آن باز پرسیدند گفت لتذاذ بآن مرا از آنچه در آنم باز می آرد وی را حالی تمام ووجدی عظیم بود چون در مجلس سماع حال بر وی متغیر شدی صیحات وزعقات زدی که اثر بمجلسیان سرایت کردی وهمه را حال ووقت خوش گشتی توفی رحمه الله لیلة الجمعة غره رمضان سنة اربع وستین وثمانمایة وقبر وی در گازرگاه است در پایان قبر شیخ الاسلام قدس الله تعالی سره

شیخ بهاء الدین ولد

رحمه الله تعالی بعضی گفته اند که وی بصحبت شیخ نجم الدین کبری رسیده است واز خلفاء ویست نام وی محمد بن الحسین بن احمد الخطیب البکری ست از فرزندان امیر المؤمنین ابابکر رضی الله تعالی عنه ومادر وی دختر پادشاه خراسان علاء الدین محمد بن خوارزمشاه بود حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم وی را در خواب بشارت فرمود که دختر خود را به حسین خطیبی نکاح کن وی بعد از نهم ماه بهاء الدین ولد متولد شد وچون دو ساله شد والد وی نقل کرد وچون بسن تمیز رسید بتحصیل علوم دینی ومعارف یقینی مشغول شد تا کمال وی بجائی رسید که حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم وی را در واقعه سلطان العلماء لقب نهاد وچون وی را ظهوری تمام حاصل شد ومرجع خواص وعوام گشت جمعی از علما چون امام فخر الدین رازی وغیره را بر وی عرق حسد بجنبید وی را بخروج بسلطان وقت متهم داشتند وی را از شهر بلخ عذر خواستند ودر آن وقت مولانا جلال الدین خردسال بود از راه بغداد بمکه توجه نمودند چون ببغداد رسیدند جمعی پرسیدند که اینان چه طائفه اند واز کجا می آیند وبکجا می روند مولانا بهاء الدین فرمود که مِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ این سخن را بخدمت شیخ شهاب الدین سهروردی رسانیدند فرمود که مَا هٰذَا اِلَّا بَهَاءُ الدِّینِ البَلخِیُّ وخدمت شیخ استقبال کرد چون برابر مولانا رسید از استر فرود آمد وزانوی مولانا را بوسید وبجانب خانقاه استدعا کرد مولانا گفت موالی را مدرسه مناسب ترست در مستنصریه نزول کرد وخدمت شیخ بدست خود موزه وی را کشید روز سوم عزیمت مکه مبارکه نمودند وبعد از مراجعت بجانب روم متوجه شدند چهار سال در

آذربایجان بودند وهفت سال در لارنده ودر لارنده خدمت مولانا جلال الدین را در سن هژده سالگی کدخدا ساختند ودر ثلاث وعشرین وستمایة سلطان ولد متولد شد وچون سلطان ولد بزرگ شد هر کس ایشان را نشناختی وبا مولانا جلال الدین مانند بودی که پدر برادر بودی بپنداشتی بعد از آن سلطان ایشان را از لارنده بقونیه استدعا کرد ومولانا بهاء الدین ولد آنجا بجوار رحمت حق پیوست

سید برهان الدین محقق رحمه الله تعالی

وی سیدست حسینی از ترمذست از مریدان وتربیت یافتگان مولانا بهاء الدین ولد وبسبب اشراف او در خواطر در خراسان وترمذ بسید سردان مشهور بود همان روز که مولانا بهاء الدین ولد وفات شد وی در ترمذ با جمعی نشسته بود گفت دریغا که حضرت استاذ وشیخم از این عالم رحلت فرمود وبعد از چند روز بجهت تربیت مولانا جلال الدین بقونیه متوجه شد وخدمت مولانا مدت نه سال تمام در خدمت وملازمت وی نیازمندی نمود وتربیتها یافت گفته اند که چون خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی بروم آمده بود بدیدن سید برهان الدین آمد سید بر خاکستر نشسته بود از جای نجنبید شیخ از دور تعظیم کرد ونشست وسخنی واقع نشد مریدان پرسیدند که موجب سکوت چه بود شیخ فرمود که پیش اهل حال زبان حال می باید نه زبان قال پرسیدند که وی را چگونه یافتند گفت که دریائیست مواج پر از درر معانی وحقایق محمدی بغایت آشکار وبغایت پنهان وخدمت شیخ صلاح الدین رحمه الله تعالی از جمله مریدان سید بوده سید می فرموده که عالم را بشیخ صلاح الدین بخشیدم وقالم را بمولانا ومزار متبرک سید در دار الفتح قیصریه است سَلَامُ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَتَحِیَّاتُهُ عَلَیهِ وَعَلیٰ جَمِیعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِینَ

مولانا جلال الدین محمد البلخی الرومی قدس الله تعالی سره

ولادت خدمت مولانا در بلخ بوده است در ششم ربیع الاول سنة اربع وستمایة می گویند که بر خدمت مولانا از پنج سالگی باز صور روحانی واشکال غیبی یعنی سفره ملائکه وبرره جن وخواص انس که مستوران قباب عزت اند ظاهر می شده اند ومتمثل می گشته بخط مولانا بهاء الدین ولد نوشته یافته اند که جلال الدین محمد در شهر بلخ شش ساله بوده که روز آدینه با چند کودک دیگر بر بامهای خانهای ما سیر میکردند یکی از آن کودکان با دیگری گفته باشد که بیا تا ازین بام بر آن بام جهیم جلال الدین محمد گفته است این نوع حرکت از سگ وگربه وجانوران دیگر می آید حیف باشد که آدمی باینها مشغول شود اگر در جان شما قوتی هست بیائید تا سوی

آسمان پریم و در ان حالت ساعتی از نظر کودکان غائب شد فریاد برآوردند بعد از لحظه رنگ وی
دیگرگون شده و چشمش متغیر شده باز آمد و گفت آن ساعت که با شما سخن می گفتم دیدم که جماعتی
سبز قبایان مرا از میان شما برگرفتند و گرد آسمان ها گردانیدند و عجائب ملکوت را بمن نمودند و چون
آواز فریاد و فغان شما بر آمد باز مرا باین جایگاه فرود آوردند و گویند که در ان سن بهر سه چهار روز یکبار
افطار می کرد و گویند که در ان وقت که بمکه رفته اند در نیشاپور بصحبت شیخ فریدالدین عطار رسیده بود و
شیخ کتاب اسرارنامه بوی داده بود و آن را پیوسته با خود می داشت خدمت مولوی می فرموده است
که من این جسم نیستم که در نظر عاشقان منظورم بلکه من آن ذوقم و آن خوشی ام که در باطن مریدان
از کلام من سر می زند الله الله چون آن دم را یابی و آن ذوق را بچشی غنیمت میدار و شکرها
می گذار که من آنم در خدمت مولوی گفتند فلان می گوید که دل و جان من بخدمت است فرمود که
خموش در میان مردم این نوع دروغ مانده است که می گویند او آن چنان دل و جان را از کجا یافت که
در خدمت مردان باشد بعد از ان روی بسوی چلپی حسام الدین کرد و گفت که الله الله با اولیا حق زانو بر زانو
باید نشستن که آن قرب را اثرهاست عظیم **رباعی** یک لحظه از و دوری نشاید + کز دوری
خرابیها فزاید + بهر حالی که باشی پیش او باش + که از نزدیک بودن مهر زاید + و فرموده است
که مرغی از زمین بالا پرد اگرچه بآسمان نرسد اما اینقدر باشد که از دام دورتر باشد و برهد و همچنین
اگر کسی درویش شود و بکمال درویشی نرسد اما اینقدر باشد که از زمرهٔ خلق و اهل بازار ممتاز
باشد و از زحمتهای دنیا برهد و سبکبار گردد که نَجَا الْمُخَفَّفُوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقِلُوْنَ یکی از
ابنای دنیا پیش خدمت مولوی عذرخواهی میکرد که در خدمت مقصرم فرمود که حاجت باعتذار
نیست آن قدر که دیگران از آمدن تو منت دارند ما از ناآمدن منت داریم یکی از اصحاب را
غمناک دید فرمود همه دلتنگی از دل نهادگی برین عالم ست مردی آنست که آزاد باشی ازین
جهان و خود را غریب دانی و در هر رنگی که بنگری و هر مزه که بچشی دانی که بآن نمانی و جای دیگر
روی هیچ دلتنگ نباشی و فرموده است که آزادمرد آن ست که از رنجانیدن کس نرنجد و
جوانمرد آن باشد که مستحق رنجانیدن را نرنجاند مولانا سراج الدین قونیوی صاحب صدر و بزرگ وقت
بوده اما با خدمت مولوی خوش نبوده پیش وی تقریر کردند که مولانا گفته است که من با هفتاد و سه

مذهب یکی ام چون صاحب غرض بود خواست که مولانا را برنجاند و بی حرمتی کند یکی از نزدیکان خود که
دانشمند بزرگ بود فرستاد که بر سر جمعی از مولانا بپرس که تو چنین گفته اگر اقرار کند او را دشنام بسیار بده و
برنجان آن کس بیامد و بر ملا سوال کرد که شما چنین گفته اید که من با هفتاد و سه مذهب یکی ام گفت
گفته ام آن کس زبان بگشاد در دشنام و سفاهت آغاز کرد مولانا بخندید و گفت با این نیز که تو می گوئی
هم یکی ام آن کس خجل شده باز گشت شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که مرا این سخن وی بغایت خوش آمده است
خدمت مولوی همواره از خادم سوال کردی که در خانهٔ ما امروز چیزی هست اگر گفتی خیرست و هیچ
چیزی نیست منبسط گشتی و شکرها کردی که الحمد لله که خانهٔ ما امروز بخانهٔ پیغمبر می ماند صلی الله علیه و آله
وسلم و اگر گفتی ما لابد مطبخ مهیاست منفعل گشتی و گفتی ازین خانه بوی فرعون می آید و گویند در مجلس
وی شمع هرگز بر نکردندی الا بنادر بغیر از روغن و چراغ گفتی هٰذَا لِلْمُلُوْكِ وَهٰذَا لِلصُّعْلُوْكِ
روزی در مجلس وی حکایت شیخ اوحدالدین کرمانی رحمه الله تعالی می کردند که وی مردی شاهدباز بود
اما پاکباز بود و کاری ناشایست نمیکرد فرمود کاشکی کردی و گذشتی **بیت** ای برادر بی نهایت
درگهی ست + بر هر انچه می رسی بر وی مایست + روزی می فرمود که آواز رباب صریر باب
بهشت ست که ما می شنویم منکری گفت ما نیز همان آواز می شنویم چونست که چنان گرم نمی شنویم
که مولانا خدمت مولوی فرمود کلا و حاشا که انچه ما می شنویم آواز باز شدن آن در ست
و آنچه وی می شنود آواز فراز شدن و فرموده است که کسی بخلوت درویشی در آمد گفت چرا تنها
نشسته گفت این دم تنها شدم که تو آمدی و مرا از حق مانع آمدی جماعتی از خدمت مولوی التماس
امامت کردند و خدمت شیخ صدرالدین قونیوی نیز در ان جماعت بود گفت ما مردم ابدالیم بهر جائی
که می رسیم می نشینیم و می خیزیم امامت را ارباب تصوف و تمکین لایقند بخدمت شیخ صدرالدین قونیوی
اشارت کرد تا امام شد فرمود مَنْ صَلّٰی خَلْفَ إِمَامٍ تَقِیٍّ فَكَأَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ روزی خدمت
مولانا در سماع بود درویشی را در خاطر گذشت که سوال کند که فقر چیست مولانا در اثنای سماع
این رباعی خواند **رباعی** اَلْجَوْهَرُ فَقْرٌ وَسِوَی الْفَقْرِ عَرَضٌ + اَلْفَقْرُ شِفَاءٌ وَسِوَی
الْفَقْرِ مَرَضٌ + اَلْعَالَمُ كُلُّهٗ خِدَاعٌ وَغُرُوْرٌ + وَالْفَقْرُ مِنَ الْعَالَمِ سِرٌّ وَغَرَضٌ + از وی پرسیدند
که درویش کی گناه کند گفت مگر طعام بی اشتها خورد که طعام بی اشتها خوردن درویش را

گناهی عظیم ست و فرموده است که صحبت عزیز ست لا تصاحبوا غیر ابناء الجنس و گفته که
درین معنی حضرت خداوندم شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که علامت مرید قبول یافته
آنست که اصلا با مردم بیگانه صحبت نتواند داشتن و اگر ناگاه در صحبت بیگانه افتد چنان نشیند
که منافق در مسجد و کودک در مکتب و اسیر در زندان و در مرض اخیر با اصحاب گفته است که از رفتن
من غمناک نشوید که نور منصور رحمه الله تعالی بعد از صد و پنجاه سال بر روح شیخ فریدالدین
عطار رحمه الله تجلی کرد و مرشد او شد و گفت در هر حالتی که باشید با من باشید و مرا یاد کنید تا من شما را
مدد و معاون باشم در هر لباسی که باشم و دیگر فرمود که در عالم ما را دو تعلق ست یکی به بدن یکی
بشما و چون بعنایت حق سبحانه فرد و مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روی نماید آن تعلق نیز از آن
شما خواهد بود خدمت شیخ صدرالدین قدس سره بعیادت وی آمد فرمود که شفاک الله شفاءً
عاجلا رفع درجات باشد امیدست که صحت باشد خدمت مولانا جان عالمیان است فرمود
که بعد ازین شفاک الله شما را باد همانا که درمیان عاشق و معشوق پیراهنی از شعر بیش
نمانده است نمی خواهید که نور بنور پیوند بیت من شدم عریان ز تن او از خیال می خرامم
در نهایات الوصال شیخ با اصحاب گریان شدند حضرت مولانا این غزل فرمود ع
چه می دانی که در باطن چه شاه همنشین دارم و خدمت مولانا در وصیت اصحاب چنین فرموده است
اُوصِیکُم بِتَقوَی اللهِ فِی السِّرِّ وَالعَلَانِیَةِ وَبِقِلَّةِ الطَّعَامِ وَقِلَّةِ المَنَامِ وَقِلَّةِ
الکَلَامِ وَهِجرَانِ المَعَاصِی وَالاٰثَامِ وَمُوَاظَبَةِ الصِّیَامِ وَدَوَامِ القِیَامِ وَ
تَرکِ الشَّهَوَاتِ عَلَی الدَّوَامِ وَاحتِمَالِ الجَفَاءِ مِن جَمِیعِ الاَنَامِ وَتَرکِ
مُجَالَسَةِ السُّفَهَاءِ وَالعَوَامِ وَمُصَاحَبَةِ الصَّالِحِینَ وَالکِرَامِ وَاِنَّ خَیرَ
النَّاسِ مَن یَنفَعُ النَّاسَ وَخَیرُ الکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَحدَهُ

سوال کردند که بخلافت مولوی مناسب کیست فرمود که چلبی حسام الدین تا سه بار این سوال و
جواب مکرر شد چهارم بار گفتند که نسبت به سلطان ولد چه می فرمایند فرمود که وی پهلوان ست
حاجت بوصیت نیست چلبی حسام الدین پرسید که نماز شما را که گذارد فرمود که شیخ صدرالدین و فرمود
که یاران ما را ازین سوی کشند و مولانا شمس الدین از آن جانب می خواند یا قومنا اجیبوا
داعی الله ناچار رفتنی ست توفی قدس الله تعالی روحه وقت غروب الشمس خامس جمادی الآخر
سنة اثنتین وسبعین وستمایة از شیخ مؤیدالدین جندی سوال کردند که خدمت شیخ
صدرالدین در شان خدمت مولوی چه می گفت گفت والله روزی با خواص یاران مثل
٦ شمس الدین ایکی و فخرالدین عراقی و شرف الدین موصلی و شیخ سعید فرغانی و غیرهم نشسته بودند
سخن از سیرت و سریرت مولانا بیرون آمد حضرت شیخ فرمود اگر بایزید و جنید درین عهد
بودندی غاشیهٔ این مرد مردانه را برگرفتندی و منت بر جان خود نهادندی خوان سالار
فقر محمدی اوست ما بطفیل وی ذوق می کنیم همه اصحاب انصاف دادند و آفرین کردند
بعد از آن خدمت شیخ موید گفت من نیز از جمله نیازمندان آن سلطانم و این بیت را بخواند
شعر لو کان فینا للالوهیة صورة ❊ هی انت لا انکی و لا اتردد مولانا
شمس الدین محمد بن علی بن ملک داود التبریزی رحمه الله تعالی خدمت
مولوی در القاب وی چنین نوشته است المولی الاعز الداعی الی الخیر خلاصة
الارواح سر المشکوة والزجاجة والمصباح شمس الحق والدین نور الله
فی الاولین والآخرین وی گفته است هنوز در مکتب بودم و مراهق نشده بودم اگر
چهل روز برین گذشتی از عشق سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نبودی و اگر سخن طعام گفتندی
بدست و سر منع آن می کردمی وی مرید شیخ ابوبکر سله باف تبریزی بوده است و بعضی گفته اند مرید
شیخ رکن الدین سنجاسی بوده است که شیخ اوحدالدین کرمانی نیز مرید وی ست و بعضی گویند که
مرید بابا کمال جندی بوده است و می شاید که بصحبت همه رسیده باشد و از همه تربیت یافته بود
و در آخر حال پیوسته سفر کردی و نمد سیاه پوشیدی و هر جا که رفتی در کاروانسرای

فرود آمدے گویند که چون بخطهٔ بغداد رسید شیخ اوحدالدین کرمانی را دریافت پرسید که
در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینم مولانا شمس الدین فرمود اگر بر گردن دمل نداری
چرا بر آسمانش نمی بینی وگویند دران وقت که مولانا شمس الدین در صحبت باباکمال جندی بوده
شیخ فخرالدین عراقی نیز بموجب فرمودهٔ شیخ بهاءالدین زکریا آنجا بوده است و در هر فتحی و کشفی
که شیخ فخرالدین عراقی را روی می نمود آن را در لباس نظم و نثر اظهار می کرد و به نظر باباکمال
جندی می رسانید و شیخ شمس الدین از ان هیچ چیز اظهار نمی کرد روزی باباکمال وی را گفت فرزند
شمس الدین ازان اسرار و حقایق که فرزند فخرالدین عراقی ظاهر می کند بر تو هیچ لایح نمی شود گفت
بیش ازان مشاهده می افتد اما بواسطهٔ آنکه وی بعضی از علوم مصطلحات ورزیده میتواند که آنها را
در لباس نیکو جلوه دهد مرا آن قوت نیست باباکمال فرمود که حق سبحانه و تعالیٰ
ترا مصاحبی روزی کند که معارف و حقائق اولین و آخرین را بنام تو اظهار کند و ینابیع حکم از دل او
بر زبانش جاری شود و بلباس حرف و صوت در آید طراز آن لباس نام تو باشد گویند که مولانا
شمس الدین در تاریخ سنه اثنتین و اربعین و ستمایه از اثنای مسافرت بقونیه رسیده در خانه
شکر ریزان فرود آمد و خدمت مولانا دران زمان بتدریس علوم مشغول بود روزی با جماعتی
فضلا از مدرسه بیرون آمد و از پیش خان شکر ریزان می گذشت خدمت مولانا شمس الدین
پیش آمد و عنان مرکب مولانا را بگرفت و گفت یا امام المسلمین بایزید بزرگتر است
یا مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم مولانا گفت از هیبت آن سوال گوئیا که هفت
آسمان از یکدیگر جدا شد و بر زمین ریخت و آتشی عظیم از باطن من بر دماغ من زد و
ازانجا دیدم که دودے تا ساق عرش بر آمد بعد ازان جواب دادم که مصطفیٰ صلی الله
علیه و آله وسلم بزرگترین همه عالمیان ست چه جای بایزید ست گفت پس چه معنی دارد
که مصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم می فرماید که مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ

و ابویزید می گوید سُبْحَانِي مَا أَعْظَمَ شَأْنِي وَأَنَا سُلْطَانُ السَّلَاطِينِ نیز گفته است گفتم که
ابویزید را تشنگی از جرعه ساکن شد و دم از سیرابی زد کوزهٔ ادراک وی ازان پر شد و آن نور بقدر روزنِ
خانهٔ او بود اما مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم استسقاء عظیم و تشنگی در تشنگی بود و سینهٔ مبارکش
بشرح اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ گشته بود لاجرم دم از تشنگی زد و هر روز در
استدعاء زیادتی قربت بود مولانا شمس الدین نعره بزد و بیفتاد مولانا از استر فرود آمد و شاگردان را
فرمود تا او را برگرفتند و بمدرسه بردند تا بخود باز آمد سر مبارک او بر زانو نهاده بود بعد ازان دست
او را بگرفت و روانه شد و مدت سه ماه در خلوت لیلاً و نهاراً بصوم وصال نشستند که اصلا بیرون
نیامدند و کسی را زهره نبود که در خلوت ایشان در آید روزی خدمت مولانا شمس الدین از
مولانا شاهدی التماس کرد مولانا حرم خود را دست گرفته درمیان آورد و فرمود که او خواهر جانی
منست گفت نازنین پسری می خواهم فی الحال فرزند خود سلطان ولد را پیش آورد فرمود که وی فرزند
منست حالیا اگر قدری شراب دست میداد ذوقی میکردم مولانا بیرون آمد و سبوئی از محلهٔ
جهودان پر کرده بر گردن خود بیاورد مولانا شمس الدین فرمود که من قوت مطاوعت و وسعت مشرب مولانا را
امتحان میکردم و از هر چه گویند زیادت ست و فرموده است ازین مشایخ می پرسم که لِي مَعَ اللهِ
وَقْتٌ این وقت مستمر باشد گویند که نی مستمر نباشد و فرموده که شخصی درویشی را از امت حضرت
محمد صلی الله علیه وسلم دعا کرد و گفت خدایتعالیٰ ترا جمعیت دهاد گفت هی هی این دعا مکن مرا دعا کن
که یارب جمعیت از وی بردار خدایا تفرقه اش ده که من عاجز شده ام در جمعیت و فرموده است
که یکی گفت در سقایه نام حق نباید گفت قرآن نشاید خواند مگر آهسته گفتم آنرا چه کنم
که او را از خود جدا نمی توانم کرد شاه از اسپ فرود نمی آید اسپ بیچاره چه کند و بعضی
گفته اند که چون خدمت مولانا شمس الدین بقونیه رسید و بمجلس مولانا در آمد خدمت مولانا
در کنار حوضی نشسته بود و کتابی چند پیش خود نهاده پرسید که این چه کتابهاست مولانا گفت که
این را قیل و قال می گویند ترا با این چه کار خدمت مولانا شمس الدین دست دراز کرد و همه کتابها
را در آب انداخت خدمت مولانا بتاسف تمام گفت هی درویش چه کردی بعضی ازانها فوائد
والد من بود که دیگر یافته نمیشود شیخ شمس الدین دست در آب کرد و یگان یگان کتابها را

بحسب متابعت و تبعیت نبی صلی الله علیه و آله وسلم و دوام این معنی در اولیاء امت نادر می باشد و از جمله تواور است حال شیخ شمس الدین

بیرون آورد و آب در هیچ یک اثر نکرده بود خدمت مولانا گفت این چه سرّ ست شیخ شمس الدین گفت این ذوق و حالست ترا ازین چه خبر بعد ازان با یکدیگر بنیاد صحبت کردند چنانکه گذشت شبی خدمت شیخ شمس الدین رح با خدمت مولانا در خلوت نشسته بودند شخصی از بیرون در شیخ را اشارت کرد تا بیرون آید فی الحال بر خاست و با مولانا گفت بکشتنم می خوانند بعد از توقف بسیار خدمت مولانا فرمود أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ هفت کس دست یکی کرده بودند و در کمینگاه ایستاده کاردی براندند شیخ نعره زد چنانکه آن جماعت بیهوش شدند و بیفتادند و یکی ازانها علاء الدین محمد بود فرزند مولانا که بداغ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ اتسام داشت و چون آن جماعت بهوش باز آمدند غیر از چند قطره خون هیچ ندیدند ازان روز تا این غایت نشانی ازان سلطان معنی پیدا نیست وَكَانَ ذٰلِكَ فِي شُهُورِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَسِتِّمِائَةٍ و آن ناکسان در اندک زمانی هر یک ببلائی مبتلا شدند و هلاک گشتند و علاء الدین محمد را علتی عجب پیدا شد و هم دران ایام وفات یافت و خدمت مولانا بجنازهٔ وی حاضر نشد و بعضی گفته اند شیخ شمس الدین در جنب مولانا بهاء الدین ولد مدفونست و بعضی گفته اند آن ناکسان بدن مبارکش را در چاهی انداخته بودند شبی سلطان ولد در خواب دید که شیخ شمس الدین اشارت کرد که در فلان چاه خفته ام نیم شب یاران محرم را جمع کرده در مدرسهٔ مولانا بهلوی بانی مدرسه امیر بدر الدین دفن کردند والله اعلم **شیخ صلاح الدین فریدون القونوی المعروف بزرکوب** رحمه الله تعالی وی در بدایت حال مرید سید برهان الدین محقق ترمذی بود روزی خدمت مولانا از حوالی زرکوبان می گذشت از آواز ضرب ایشان حالی در وی ظاهر شد و بچرخ در آمد شیخ صلاح الدین به الهام از دکان بیرون جست و سر در قدم مولانا نهاد و خدمت مولانا وی را در بر گرفت و نوازش بسیار کرد و از وقت نماز پیشین تا نماز دیگر خدمت مولانا در سماع بود و این غزل میفرمود **بیت** یکی گنجی پدید آمد درین دکان زرکوبی * زهی صورت زهی معنی زهی

خوبی زهی خوبی * شیخ صلاح الدین فرمود تا دکان را یغما کردند و از دو کون آزاد شد و در صحبت مولانا روانه شد خدمت مولانا همان عشقبازی که با شیخ شمس الدین داشت با وی پیش گرفت و مدت ده سال با وی موانست و مصاحبت داشت روزی از خدمت مولانا سوال کردند که عارف کیست گفت آنکه از سر تو سخن گوید و تو خاموش باشی و آن چنان مرد صلاح الدین ست و چون سلطان ولد بدرجهٔ بلوغ رسید خدمت مولانا دختر شیخ صلاح الدین را بجهت وی خطبه کرد و چلپی عارف ازان دختر بود و خدمت شیخ صلاح الدین در قونیه مدفونست در جوار مولانا بهاء الدین ولد قدس الله تعالی سرهما **شیخ حسام الدین حسن بن محمد بن الحسن بن اخی ترک** رحمه الله تعالی و چون شیخ صلاح الدین بجوار رحمت حق پیوست عنایت خدمت مولانا و خلافت وی بچلپی حسام الدین منتقل شد و عشقبازی با وی بنیاد نهاد و سبب نظم مثنوی آن بود که چون چلپی حسام الدین میل اصحاب به الهی نامهٔ حکیم سنائی و منطق طیر شیخ فرید الدین عطار و مصیبت نامهٔ وی دریافت از خدمت مولانا درخواست کرد که اسرار غزلیات بسیار شد اگر چنانچه بطرز الهی نامهٔ سنائی یا منطق الطیر کتابی منظوم گردد تا دوستان را یادگاری بود غایت عنایت باشد خدمت مولانا فی الحال از سر دستار خود کاغذی بدست چلپی حسام الدین داد در انجا هژده بیت از اول مثنوی نوشته از انجا که ع بشنو از نی چون حکایت میکند * از جدائیها شکایت می کند * تا آنجا که ع پس سخن کوتاه باید والسلام * بعد ازان خدمت مولانا فرمود که پیش ازانکه از ضمیر شما این داعیه سر بزند از عالم غیب در دلم این القا کرده بود که این نوع کتابی نظم کرده شود و باهتمام تمام در نظم مثنوی شروع نمود گاه گاه چنان بودی که از اول شب تا مطلع فجر خدمت مولانا املا می کرد و چلپی حسام الدین می نوشت و مجموع آن نوشته را باواز بلند بر خدمت مولانا می خواند و چون مجلد اول باتمام رسید حرم چلپی حسام الدین وفات یافت در میانه فترتی واقع شد بعد از دو سال چلپی حسام الدین بخدمت مولانا نیازمندی تمام تقدیم رسانید و بقیهٔ مثنوی را استدعا نمود چنانکه در مفتتح مجلد ثانی بآن اشارت رفته است **بیت** مدتی این مثنوی تاخیر شد * مهلتی بایست تا خون شیر شد * بعد ازان تا آخر کتاب خدمت مولانا املا می فرمود و چلپی حسام الدین می نوشت روزی چلپی حسام الدین گفت که وقتی که از اصحاب مثنوی مخدومی را می خوانند و اهل حضور

در نور آن مستغرق میشوند می بینم که جماعت غیبیان بکف دورباشها و شمشیرها گرفته حاضر میشوند
و هر که از سر اخلاص آن را صغائی کند بیخ ایمان او را و شاخهای دین او را می برند و کشان کشان
بمستقر سقر می برند خدمت مولانا فرمود که چنانست که دیدی ~~ دشمن این حرف اینذم در نظر
شد ممثل سرنگون اندر سقر ~~ ای حسام الدین تو دیدی حال او ~~ حق نمودت پاسخ افعال او ~~ سلطان
ولد قدس الله تعالی روحه وی سید برهان الدین محقق و شیخ شمس الدین تبریزی را
خدمتهای شایسته کرده بود و با شیخ صلاح الدین که پدر خاتون وی بود ارادت تمام داشت
و پانزده سال چلپی حسام الدین را قایم مقام و خلیفهٔ پدر خود می داشت و سالهای بسیار کلام
والد خود را بلسان فصیح و بیان فصیح تقریر می کرد وی را مثنوی ست بر وزن حدیقهٔ حکیم سنائی
بسی از معارف و اسرار در انجا درج کرده است بارها خدمت مولانا وی را خطاب کردی که أَنْتَ
أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقًا وَخُلُقًا و عظیم دوستش داشتی گویند که بقلم سطبر بر دیوار مدرسه خود
نوشته بود که بهاء الدین ما نیک بختست و خوش زیست و خوش می رود والله اعلم و گویند که
روزی وی را نوازش می فرمود و میگفت بهاء الدین آمدن من باین عالم جهت ظهور تو بود
این همه سخنان قول منست و تو فعل منی روزی خدمت مولانا وی را گفت بدمشق رو و بطلب مولانا
شمس الدین و چندین سیم و زر با خود ببر و در کفش آن سلطان ریز و کفش مبارکش را طرف روم
بگردان چون بدمشق رسی در صالحیه جائیست مشهور بکسره آنجا رو که وی را آنجا یابی که با فرنگی
پسری صاحب جمال شطرنج می بازد چون وی می برد زر می ستاند و چون آن پسر می برد سیلی
می خورد زنهار که انکار نیاری که آن پسر هم ازین طائفه است اما خود را نمی داند می خواهد که وی را
بوی شناسا گرداند چون سلطان ولد بجانب دمشق رفت مولانا شمس الدین را هم آنجا که نشان
داده بود یافت که با آن پسر شطرنج می باخت با جماعت همراهان پیش وی سر نهادند در قدمها کردند
آن فرنگی پسر چون آن را بدید بزرگی وی را دانست از بی ادبیها خود خجل شد سر برهنه کرد و ایمان آورد
و بانصاف بایستاده خواست که هر چه دارد بیغما دهد مولانا شمس الدین نگذاشت فرمود که بفرنگستان
باز گرد و عزیزان آن دیار را مشرف گردان و قطب آن جماعت باش بعد از آن سلطان ولد زر و سیمی که
آورده بود در کفش مولانا شمس الدین ریخت و کفش وی را طرف روم گردانیده از زبان خدمت مولانا و سایر مخلصان روم

استدعای کرد وی قبول فرمود اسپی که داشت پیش کشید مولانا شمس الدین سوار شد سلطان
ولد پیاده در رکاب وی روان گشت مولانا شمس الدین فرمود که بهاء الدین سوار شو سر بر زمین
نهاد و گفت شاه سوار و بنده سوار این هرگز روا نباشد از دمشق تا قونیه در رکاب وی پیاده غاشیه
بر دوش رفت چون بقونیه رسید مولانا شمس الدین خدمتهای سلطان ولد را با مولانا تقریر میکرد
و میگفت که من وی را چنین گفتم وی جوابم چنین می داد و بشاشت بسیاری نمود پس گفت مرا از
موهبت حق تعالی دو چیزست سر و سر سر را در راه مولانا باخلاص فدا کردم و سر را بهاء الدین
ولد بخشیدم اگر بهاء الدین را عمر نوح بودی و همه را در این راه صرف کردی آنش میسر نه شدی
که درین سفر از من بوی رسید امیدست که از شما نیز نصیبها باید چون خدمت مولانا بجوار حق
پیوستند بعد از روز هفتم چلپی حسام الدین برخاست و با جمع اصحاب پیش سلطان ولد آمد و
گفت می خواهم که بعد الیوم بر جای پدر نشینی و مخلصان و مریدان را ارشاد کنی و شیخ راستین
ما باشی و من در رکاب تو غاشیه بر دوش نهاده بندگی کنم و این بیت بخواند **بیت** بر خانهٔ دل
ای جان آن کیست که ایستاده ~~ بر تخت شه که باشد جز شاه و شاهزاده ~~ سلطان ولد سر نهاد و
بسیار گریست و فرمود که الصُّوفِي أَوْلَى بِخِرْقَتِهِ وَالْيَتِيمُ أَحْرَى بِحِرْقَتِهِ همچنانکه در زمان
والدم خلیفه و بزرگوار بودی همچنین درین زمان خلیفه و بزرگوار مائی وی گفته که روزی والدم گفت
که بهاء الدین اگر خواهی که دایما در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل
مدار و این رباعی را بخواند **رباعی** خواهی که بهشتی طلبی ز هیچکس پیش مباش ~~ چون مرهم و موم باش
چون نیش مباش ~~ خواهی که ز هیچ کس بتو بد نرسد ~~ بدگوی و بدآموز و بد اندیش مباش ~~ تمامی انبیاء
علیهم السلام این کرده اند و این سیرت را بصورت آورده لاجرم کافهٔ انام و عالمیان مطلوب
خلق ایشان گشته اند و مجذوب لطف ایشان شده چون دوستان را یاد می کنی بوستان
درونت از خوشی می شگفد و از گل و ریحان پر می شود و چون ذکر دشمنان می کنی باغ درونت
از خار و مار پر می شود و پژمرده خاطر می گردی گویند که در شب وفات خود این بیت میخوانده است
بیت امشب شب آنست که بینم شادی ~~ دریابم از خدای خود آزادی ~~ تُوُفِّيَ قُدِّسَ سِرُّهُ
لَيْلَةَ يَوْمِ السَّبْتِ الْعَاشِرِ مِنْ شَهْرِ رَجَبَ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشَرَ وَسَبْعَمِائَةٍ

شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی روحه

امام یافعی رحمه الله در القاب وی چنین نوشته است که اُستاد زمانه فرید آوانه مَطْلَعُ الْاَنْوَارِ وَمَنْبَعُ الْاَسْرَارِ دَلِیْلُ الطَّرِیْقَةِ وَتَرْجمَانُ الْحَقِیْقَةِ اُسْتَاذُ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ الْجَامِعُ بَیْنَ عِلْمَی الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ قُدْوَةُ الْعَارِفِیْنَ وَعُمْدَةُ السَّالِکِیْنَ الْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ شِهَابُ الدِّیْنِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَکْرِیُّ السُّهْرَوَرْدِیُّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ از اولاد ابوبکر صدیق است رضی الله عنه وانتساب وی در تصوف بعم وی ابو النجیب سهروردیست و بصحبت شیخ عبد القادر گیلانی رسیده و غیر ایشان از مشائخ وقت بسیاری را دریافته است و گفته اند که مدتی با بعضی از ابدال در جزیرهٔ عبادان بوده و خضر را علیه السلام دریافته شیخ عبد القادر وی را گفته است کُنْتَ اٰخِرَ الْمَشْهُوْرِیْنَ بِالْعِرَاقِ وی را تصانیف بسیارست چون عوارف و رشف النصائح واعلام الهدی فی عقیدة ارباب التقی وغیرها عوارف را در مکهٔ مبارک تصنیف کرده است هرگاه که بر وی امری مشکل شدی بخدای تعالی بازگشتی و طواف خانه کردی و طلب توفیق کردی در رفع اشکال و دانستن آنچه حق بروی حل شدی در وقت خود شیخ الشیوخ بغداد بود و ارباب طریقت از بلاد دور و نزدیک استفتاء مسائل از وی کردندی کَتَبَ اِلَیْهِ بَعْضُهُمْ یَا سَیِّدِیْ اِنْ تَرَکْتُ الْعَمَلَ اَخْلَدْتُ اِلَی الْبَطَالَةِ وَاِنْ عَمِلْتُ دَخَلَنِی الْعُجْبُ فَکَتَبَ اِلَیْهِ فِیْ جَوَابِهٖ اِعْمَلْ وَاسْتَغْفِرِ اللهَ مِنَ الْعُجْبِ و در رسالهٔ اقبالیه مذکورست که شیخ رکن الدین علاء الدوله گفته است که از شیخ سعد الدین حموی پرسیدند که شیخ محیی الدین عربی را چون یافتی گفت بَحْرٌ مَوَّاجٌ لَا نِهَایَةَ لَهٗ گفتند شیخ شهاب الدین سهروردی را چگونه یافتی گفت نُوْرُ مُتَابَعَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَبِیْنِ السُّهْرَوَرْدِیِّ شَیْءٌ اٰخَرُ ولادت وی در رجب سنهٔ تسع وثلاثین وخمسمائه بوده است و وفات وی در سنهٔ اثنین و

ثلاثین وستمائه

شیخ نجیب الدین علی بن بزغش الشیرازی قدس الله تعالی روحه

وی عالم بوده و عارف سرچشمهٔ علوم و معارف و پدر وی از امنای تجار و اغنیاء کبار بود و از شام بشیراز آمده بود و آنجا متاهل و متوطن شده بود شبی وی در خواب دید که امیر المومنین علی رضی الله عنه پیش وی طعامی آورد و با وی بخورد و وی را بشارت داد که حق سبحانه و تعالی ترا فرزندی نجیب و صالح خواهد داد چون آن فرزند بزاد وی را علی نام نهاد بنام حضرت امیر رضی الله عنه و لقب نجیب الدین کرد و وی از بدایت حال محبت فقرا می ورزید و با ایشان می نشست هرچند پدر وی را لباسهای فاخر می ساخت و طعامهای لذیذ می داد بآن التفات نمی کرد و میگفت من جامهٔ زنان نمی پوشم و طعام نازکان نمی خورم و جامهای پشمین می پوشید و طعامهای بی تکلف می خورد تا آن زمان که بزرگ شد و داعیهٔ طلب در وی قوت یافت و در خانهٔ تنها بسر می برد یک شب در خواب دید که از روزنهٔ شیخ کبیر پیری بیرون آمد و در عقب وی شش دیگر پیر بیکراه می رفتند راست یکی در عقب دیگری آن پیر اول در روی وی تبسم کرد و دست وی بگرفت و بدست پیر آخرین داد و گفت این ودیعتی ست که خدای تعالی نزد تو فرستاد چون بیدار شد خواب را با پدر گفت پدرش گفت این خواب را تعبیر نمی توانم کرد مگر شیخ ابراهیم دوی در آن زمان از مجانین عقلا بود کسی پیش وی فرستاد که از تعبیر آن خواب سوال کند چون شیخ ابراهیم آن را بشنید گفت این نیست مگر خواب علی بزغش پیر اول شیخ کبیر است و پیران دیگر آنانکه این طریقه از وی گرفته اند و می باید که آن پیر آخرین زنده باشد که حوالهٔ تربیت وی با و کرده است می باید که آن شیخ را طلب کند تا بمقصود برسد بعد از پدر اجازت خواست که آن شیخ را طلب کند و بجانب حجاز روان شد چون بشیخ شهاب الدین سهروردی رسید وی را بشناخت که همان کس است که در خواب دیده بود و شیخ نیز بر حال وی اطلاع داشت مضمون خواب وی را با وی بگفت و پیش شیخ ملازم شد و سالها بسر برد و خرقه پوشید و مصنفات شیخ وغیره آن را از شیخ شنید و باذن شیخ بشیراز مراجعت کرد و متاهل شد و خانقاهی بنا کرد و بارشاد طالبان مشغول گشت و حالات و کرامات وی میان خلق اشتهار یافت و وی را سخنان لطیف و رسالهای شریف ست که از آن بوی انفاس حضرت شیخ شهاب الدین می آید روزی وی را گفتند که سر توحید را

بمثالی روشن بیان کن گفت دو آئینه وسیبی یکی از فضلا حاضر بود این معنی را بنظم آورد و گفت
شیخی کامل نجیب دین پیر کهن ٭ این حرف نو آورده بصحرای سخن ٭ گفته که ز وحدت ار مثالی
خواهی ٭ سیبی و دو آئینه تصور می کن ٭ روزی دیگر فرمود که پیوسته وصف خال معشوق
می کنم و این عجب که او را خود خالی نیست پس فرمود که می خواهم که کسی این معنی را بنظم آورد
همان فاضل حاضر بود گفت **رباعی** ای آنکه ترا بحسن تمثالی نیست ٭ چون حال من از
خال رخت خالی نیست ٭ وصافی من همه ز خال رخ تست ٭ وین طرفه که بر رخ تو خود خالی نیست
توفی فی شعبان سنة ثمان وسبعین وستمایة **ظهیر الدین عبد الرحمن بن علی بن**
بزغش رحمه الله تعالی وی خلف الصدق و خلیفهٔ بحق بود مر پدر خود را چون مادر وی بوی
حامله شد شیخ شهاب الدین برای وی پارهٔ از خرقهٔ مبارک خود فرستاد چون متولد شد آنرا در وی
پوشانیدند اول خرقه که در دنیا پوشیده است آن بود و چون بزرگ شد بخدمت پدر مشغول شد
و تربیت یافت و در ایام حیات پدر خود بحج رفت شب عرفه در خواب دید که بر روضهٔ شریفه رسول
صلی الله علیه وآله وسلم آمد و سلام گفت از حجرهٔ شریفه آواز آمد وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
أَبَا النَّجِيبِ پدر وی بران حال مطلع شد و اهل خود را از ان خواب خبر داد و بشارت داد
ایشان را که مراد حاصل شد بعد از ان درس گفت و حدیث نوشت و روایت کرد و تصنیف کرد و
از تصانیف وی یکی آنست که عوارف را ترجمه کرده است و در انجا تحقیقات صادر انه
کشف و الهام بسیار است و بمقامات بلند رسید و بکرامات ارجمند مشهور شد و این
دو بیت را از اشعار شیخ شهاب الدین سهروردی بسیار می خوانده است **شعر** وَقَدْ كُنْتُ
لَا أَرْضِي مِنَ الْوَصْلِ بِالرِّضَى ٭ وَآخُذُ نَا مِنْ فَوْقَ الرِّضَى مُتَبَرِّمًا ٭ فَلَمَّا
تَفَرَّقْنَا وَشَطَّ مَالُنَا ٭ قَنَعْتُ بِطَيْفٍ مِنْكَ يَأْتِي مُسَلِّمًا ٭ تُوُفِّيَ فِي رَمَضَانَ
سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ وَسَبْعَمِائَةٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى **شیخ محمد یمنی رحمه الله تعالی**
شیخ نجیب الدین بزغش قدس سره فرمود که روزی با جمعی از اصحاب در خدمت شیخ
شهاب الدین قدس سره بودم شیخ فرمود که یکی از اصحاب از خانقاه بیرون رود هر مردی

[illegible]

غریب که آنجا یابد درون آرد که بوی آشنائی بمشام من می رسد یکی از اصحاب بیرون رفت
کسی نیافت باز آمد که کسی نیافتم شیخ بهیبت فرمود که دیگر بار برو که بیابی دیگر بار برفت سیاهی
دید اثر غربت و سفر بروی ویرا درون آورد و قصد آن کرد که در صف نعال بنشیند شیخ گفت
ای شیخ محمد نزدیک آی که از تو بوی آشنائی می آید بگذشت و پهلوی شیخ بنشست شیخ
و وی با یکدیگر در سر سخنها گفتند پس آن سیاه بوسه بر ران شیخ داد شیخ فرمود تا سفره حاضر کردند
و چیزی خوردند و من روزه دار بودم شیخ فرمود هر که روزه دار است بحال خود باشد در ان سفره
انار بود شیخ انار می خورد و دانه آن از دهن بیرون می آورد و پیش خود می نهاد و در خاطر من
درگذشت که من دانها ابر گیرم که برکت آب دهان شیخ بآن رسیده است و بآن افطار کنم چون
این بر خاطر من گذشت آن سیاه پوست دست فراز کرد و آنرا برگرفت و بخورد و بمن نگریست و تبسم
کرد من دانستم که خاطر مرا دانست چون سفره برداشتند شیخ گفت شیخ محمد حافظ قرآنست ولی
چند وقت ست که تنها خوانده است کسی می خواهد که هر روز جزوی بر وی خواند هر که از اصحاب شیخ
قرآن حفظ داشت چون عنایت شیخ را با وی دانستند استدعاء آن کردند و مرا نیز در خاطر گذشت
اما بزبان نیاوردم و حواله باختیار شیخ کردم شیخ ویرا حواله بمن کرد و گفت شیخ محمد هر روز پیش
علی شیرازی سی رو جزوی بر وی می خوان چون شب در آمد شیخ عیسی که خادم شیخ بود
بیامد و اناری بیاورد و بعضی از ان خورده و بمن داد و گفت شیخ بعضی ازین خورده است و باقی ترا
فرستاده تا بدان افطار کنی و گفته که بوی بگوی که این عوض آن ثفل انارست که شیخ محمد بخورد پس من
بدان افطار کردم چون نماز صبح بگزاردم و من بخانه رفتم آن سیاه در آمد و سلام کرد من جواب گفتم
بنشست و هیچ نگفت و من نیز هیچ نگفتم که وی هیبتی داشت یک جزو از اول قرآن بخواند و روان
برخاست و بخانه خود رفت و روز دوم همچنین کرد و روز سوم چون وظیفهٔ خود بخواند بایستاد و گفت
میان من و تو حق استادی و شاگردی شده است از یمنم و شیراز ندیده ام مرا وصف مشایخ شیراز بگوی من
آغاز کردم و نام هر کس از مشایخ که در ان عصر بود در شیراز می گفتم چون نام همه بگفتم گفت نام زهاد
و گوشه نشینان نیز بگوی نام ایشان نیز بگفتم چون تمام شد وی را بیهوشی برفت چنانکه من ترسیدم که مگر بمرد که
نفسش منقطع گشته بود زمانی دراز در ان بود و بعد از ان بهوش آمد و گفت رفتم و همه را دیدم اکنون تو نام

ایشان یک یک باز می‌گوی تا من وصف ایشان بگویم من نام ایشان را یک یک می‌گفتم و وی چنان وصف
ایشان می‌کرد که سلوک ایشان و حال ایشان و لباس ایشان چگونه است که گوئی که در برابر وی نشسته
بودند و وی ایشان را می‌دید من تعجب کردم پس در آخر گفت یکی از اینها که یاد کردیم که وی را حسین فلان
گویند از مرتبهٔ ولایت افتاد و نام وی از جریدهٔ اولیای محو کردم گفتم سبب چه بود گفت پادشاه شیراز
اتابک ابوبکر را بوی ارادتی پدید آمد و پیش وی رفت و وی را مال و نعمت داد و بسبب آن از نظر
حق بیفتاد پس من این سخن وی را یاد داشتم چون بشیراز آمدم همچنان بود که وی گفته بود پس گفت
دیگری از این زهاد که یاد کردی یکی را نشان داده است و باقیست ظاهر کن تا ببینم هر چند اندیشه
کردم بخاطر من نیامد نظر در کفش من کرد و گفت آن چیست مرا یاد آمد که زاهدی بود در شیراز کفش
دوختی چون بسفر بیرون می‌آمدم مرا دو جفت کفش تبرک داد و گفت با نشان باشد که مرا بدعا یاد
داری چه راحتها و روحها که از صحبت وی بمن رسید آنگاه از خدمت شیخ خرقه پوشید و شیخ او را
اجازت الباس خرقه داد و بولایت خود باز گشت و آنجا مشهور شد و خلق بسیار مرید وی شدند

شیخ ابراهیم مجذوب رحمه الله تعالی وی همانست که ذکر وی در بیان احوال شیخ
نجیب الدین علی بزغش گذشت شیخ نجیب الدین گفته است که دیوانهٔ عجب بود و خلق می‌گفتند
که وقت‌ها باشد که چند روز هیچ نخورد و وقت باشد که بیک دفعه صد من بخورد و وی را احوال و
کرامات عجیب می‌گفتند مرا آرزوی صحبت وی بود وی را گفتم بیا تا یک روز هم صحبت باشیم
اجابت نمی‌کرد یکبار آخر روزی وی را در بازار دیدم میان زمستان بود گفت این ساعت
وقت آنست که هم صحبت باشیم لیکن بشرط آنکه امشب در مسجد بازار باشیم با وی در مسجد
رفتم گفتم طعامی بیاورم گفت من سیرم پس برف و باران آمدن گرفت و ناودانها روان
گشت چون نماز شام و خفتن بگزاردیم و خلق از مسجد بیرون رفتند و من با وی تنها
بماندم گفت من گرسنه‌ام چیزی بیار تا بخورم شب تاریک بود و برف و باران عظیم
می‌آمد چند دینار زر داشتم وی را دادم و گفتم معذور دار که عذر واضح است این زر را فردا
قوت ساز زر را بستد و ساعتی صبر کرد و باز گفت من گرسنه‌ام برخیز و چیزی بیار تا بخوریم
خانهٔ من از آن مسجد دور بود اما نزدیک آن مسجد مرا خویشی بود منعم بخانهٔ وی رفتم و چون

شنیده بودم که وی چیزی بسیار می‌خورد گفتم مرا جماعتی مهمانان رسیده‌اند و این بآن معنی می‌گفتم
که هر یک تن در حقیقت جمعی است از بس لطائف که در وی است از نفس و قلب و روح و غیرها
ایشان گفتند دیگر کاهست و طعامی پخته نمانده است خدمتگاران داشتند هر یک را طبقی بر سر
نهادند بعضی پر از برنج خام و بعضی پر از باقلای خام و بعضی پنیر و بعضی نخود و گندم و یک دنبه
و یک قدید با من بمسجد آوردند و گفتند خود به پزید من اینها را پیش وی نهادم و با خود تخمین کردم آن همه
پنجاه من بود گفتم صبر کن تا اینها را بپزم گفت من همچنین میخورم و همه را همچنان خام بخورد و ساعتی
صبر کرد آواز سائلی از راه گذر بر آمد که دریوزه میکرد از مسجد بیرون دوید و هر چه جمع کرده بود
از وی بستد مقدار ده من نان پارها و طعامها بمسجد درون آورد و همه را بخورد چون
از شب نیمه گذشت مرا گفت برخیز و در گوشهٔ مسجد رو و بخسپ که بسیار زحمت از من کشیدی اما
اگر حرکتی کنی یا بجنبی ترا هلاک کنم من بگوشهٔ مسجد برفتم و بخسپیدم و زهرهٔ آن نداشتم که حرکتی کنم
چنانکه اگر عضوی از من خارش میکرد زهرهٔ خاریدن نداشتم و در آن مسجد سنگی بزرگ نهاده بود
هر ساعت برخاستی و آن سنگ را برگرفتی و ببالین من آوردی و با خود گفتی این سنگ را بر وی
فرو کوبم و وی را هلاک کنم باز هم خود گفتی که روا نباشد که پدرش مردی پیر است فردا جزع کند آن
سنگ را باز بجای خود نهادی چند نوبت چنین کرد و مرا از ترس خواب نمی‌آمد اما خود را چنان فرا می‌نمودم
که در خوابم پس مرا گفت میدانم که در خواب نه ترا زحمت بسیار دادم اکنون ترا بخدای بخشیدم بر بام
مسجد می‌روم تا تو ایمن گردی و خواب کنی پس بر بام رفت و بر سر نردبان مسجد یک خانه بود و کتاب
بسیار در آنجا که امام مسجد نهاده بود بآن خانه رفت من از ترس برفتم و در خانه را از بیرون بربستم و بخفتم
آواز چیز خوردن وی از آنخانه می‌آمد و من در تعجب بودم که وی چه می‌خورد که می‌دانستم که در آن خانه هیچ خوردنی
نیست چون بامداد بیرون آمد و برفت در آن خانه رفتم دیدم که جلدهای همه کتابها را خورده بود

شیخ جمال الدین لور رحمه الله تعالی شیخ نجیب الدین گفته است که وقتی مرا کسی
گفت که لوری غریب بدین شهر آمده است نام وی جمال الدین و جذبهٔ قوی دارد و در مسجد جامع
می‌باشد بمسجد جامع رفتم دیدم که جذبهٔ عظیم دارد و استغراق تمام و دو چشمش از اثر آن چون دو کاسهٔ
پر خون پیش وی رفتم و سلام کردم جواب داد پس گفت مرا با سفید و سیاه کنان کاری نیست یعنی مرا با فقها

ودانشمندان و نویسندگان کاری نیست کسی حاضر بود گفت این شخص از صوفیان ست پیش او نشستم و از احوال سوال کردم گفت من بردی ام لوئی اُمّی وچیزی نمی دانم مرا با ستوران داشتن خوش بود و پیوسته ستوران داشتمی یک روز در پایگاه برابر ستوران نشسته بودم ناگاه حالی بر من مکشوف گشت و تجدّ به ظاهر شد و حجاب منی از پیش من برداشتند بیهوش شدم و بیفتادم و در دست و پای ستوران می غلطیدم چون بهوش باز آمدم مرا سر توحید مکشوف شده بود و هم شیخ نجیب الدین گفته است که وی پیوسته شطحیات گفتی چنانکه جمعی از علماء و صلحاء بانکار وی برخاستند و او را بکفر نسبت کردند و بتکفیر وے فتوی نوشتند و پیش اتابک ابوبکر که بادشاه شیراز بود بردند و عرضه کردند و اجازت قتل او خواستند اتابک گفت که اگر دو شخص دیگر که در شیراز اند فتوی دهند بتکفیر وی اجازت دهم به قتل وے یکی شیخ نجیب الدین بزغش و یکی شیخ معین الدین که بزرگے دیگر بوده است دران وقت فتوی بپیش من آوردند من بر آن نوشتم که او مجذوب است و مغلوب و کشتن وی جائز نیست و شیخ معین الدین نیز همین نوشت اتابک بقتل وے اجازت نداد و هم وی گفته است که یک روز وضوی ساختم و جمال الدین در من نگریست چون آب بردی می رسانیدم گفتم اَرفَعُ الحَدَث جمال الدین گفت هیچ حدثی مانده است که می گوئی اَرفَعُ الحَدَث بگو اَرفَعُ المُحدَث

شیخ شمس الدین صفی رحمه الله تعالے

وی از مشایخ کبار بوده است و صاحب حالات عظیم و کرامات بزرگ در وقتی که شیخ نجیب الدین به نیت خدمت شیخ شهاب الدین قدس سره عزیمت بغداد کرده است شیخ شمس الدین رفیق وی بوده است وی بر شیخ نجیب الدین قرآن خوانده بود و شیخ نجیب الدین بر وی چیزی از فقه در خدمت شیخ بایکدیگر صحبت می داشتند شیخ نجیب الدین گفته است که چون بشیراز مراجعت می کردم خدمت شیخ برائے من اجازت الباس خرقه نوشت و برای شیخ شمس الدین نیز نوشت و چهل عدد کلاه بما داد و بیست بمن و بیست به شیخ شمس الدین و بر هر یکی نام یکی از بزرگان شیراز نوشته و فرمود که چون بشیراز برسید اول به نیابت ما اینها را با آنان در پوشانید که نامهاے ایشان بر آنجا نوشته است آنگاه الباس خرقه دیگران کنید

شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی رحمه الله تعالی

وے

مرید شیخ نجیب الدین علی بن بزغش ست عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی شیخ عز الدین محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی رحمهما الله تعالی هر دو مرید وی اند شیخ کمال الدین عبد الرزاق در تفسیر تاویلات می گوید وَقَد سَمِعتُ شَیخَنَا المَولٰی نُورَ الدِّینِ عَبدَ الصَّمَدِ قَدَّسَ اللهُ تَعَالٰی رُوحَهُ العَزِیزَ عَن اَبِیهِ اَنَّهُ کَانَ بَعضُ الفُقَرَاءِ فِی خِدمَةِ الشَّیخِ الکَبِیرِ شِهَابِ الدِّینِ قَدَّسَ اللهُ تَعَالٰی رُوحَهُ فِی شُهُودِ الوَحدَةِ وَمَقَامِ الفَنَاءِ وَلَهُ ذَوقٌ عَظِیمٌ فَاِذَا هُوَ فِی بَعضِ الاَیَّامِ یَبکِی وَیَتَاَسَّفُ فَسَاَلَهُ الشَّیخُ عَن حَالِهِ فَقَالَ اِنِّی حُجِبتُ عَنِ الوَحدَةِ بِالکَثرَةِ وَرُدِدتُ فَلَا اَجِدُ حَالِی فَنَبَّهَ الشَّیخُ عَلٰی اَنَّهُ بِدَایَةُ مَقَامِ البَقَاءِ وَاَنَّ حَالَهُ هٰذِهٖ اَعلٰی وَاَرفَعُ مِنَ الحَالِ الاُولٰی وَاٰمَنَهُ

شیخ عز الدین محمود الکاشی رحمه الله تعالی

وی صاحب ترجمه عوارف است و شارح قصیده تائیه فارضیه و لبسی حقایق بلند و معارف ارجمند درین دو کتاب درج کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خود بی آنکه مراجعت کند بشرح دیگر چنانکه در دیباچه آن مے گوید وَلَم اَرجِع فِی اِملَائِهٖ اِلٰی مُطَالَعَةِ شَرحٍ کَیلَا یَرتَسِمَ مِنهُ فِی قَلبِی رُسُومٌ وَاَنَا اَرتَسِلُ بَابَ الفُتُوحِ وَتَشَبَّثُ بِاَذیَالِ الرُّوحِ مُمَاثِلُ حِینَئِذٍ تِلوَ الغَیرِ وَاَحذُو حَذوَهُ فِی السَّیرِ وَدَاَبِی فِی التَّحرِیرِ

تَفْرِيْغُ الْقَلْبِ مِنْ مَظَانِّ الرَّيْبِ وَتَوْجِيْهِ وَجْهِهٖ لِتَلَقِّیْ مَدَدِ الْغَيْبِ اِسْتِنْزَالًا لِلْفَيْضِ الْجَدِيْدِ وَاِسْتِفْتَاحًا لِاَبْوَابِ الْمَزِيْدِ وی دراجازت نامۂ بعضی از تلامذۂ خود نوشته است وَاَنَا اَرْوِي الْكِتَابَ يَعْنِيْ كِتَابَ عَوَارِفِ الْمَعَارِفِ عَنْ شَيْخِيْ وَمَوْلَايَ نُوْرِ الدِّيْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الشَّيْخِ عَلِيِّ الْاَصْفَهَانِيِّ وَمِنَ الشَّيْخِ الْعَالِمِ ظَهِيْرِ الدِّيْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بُزْغُشٍ وَهُمَا عَنْ شَيْخِهِمَا الْاِمَامِ الْعَالِمِ الْعَارِفِ نَجِيْبِ الدِّيْنِ عَلِيِّ بْنِ بُزْغُشٍ الشِّيْرَازِيِّ وَهُوَ عَنْ شَيْخِهٖ قُطْبِ الْاَوْلِيَاءِ سَيِّدِ الْعَارِفِيْنَ مُصَنِّفِ الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَلِيْ فِيْ كَشْفِ حَقَائِقِهٖ وَبَيَانِ مُعْضَلَاتِهٖ طَرِيْقٌ خَاصٌّ فِي الرِّوَايَةِ عَنْ مُصَنِّفِهٖ بِلَا وَاسِطَةٍ وَهُوَ اَنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مُبَشِّرَةٍ قَرَأْتُ عَلَيْهِ كِتَابَةَ الْمَذْكُوْرِ فَنَبَّهَنِيْ عَلٰى حَقَائِقِهٖ وَدَقَائِقِهٖ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَنْ يَشَاءُ لِمَا يَشَاءُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ واز معارف وی ست این چند رباعی که مسطور میگردد

رباعی دل گفت مرا علم لدنی هوس ست + تعلیم کن اگرت بدین دست رس ست + گفتم که الف گفت دگر گفتم هیچ + در خانه اگر کس ست یک حرف بس ست + **رباعی** ای عکس رخ تو داده نور بصرم + تا در رخ تو بنور تو می نگرم + گفتی منگر بغیر ما آخر کو + غیر از تو کسے که آید اندر نظرم ٭ ای دوست میان ما جدائی تا کی + چون من توام این توئی و مائی تا کی + با غیرت تو مجال غیری چو نماند + پس در نظر این غیر نمائی تا کی + واین دو قطعه نیز از معارف وی است ٭ کثرت چو نیک درنگری عین وحدت ست + ما را شکی نماند درین گر ترا شکی ست + در هر عدد ز روی حقیقت چو بنگری + گر صورتش به بینی ور ماده یکی ست + ٭ تا توئی درمیانه خالی نیست + چهرهٔ وحدت از نقاب شکی + گر حجاب خودی براندازی + عشق و معشوق و عاشق ست یکی +

شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی رحمه الله تعالیٰ

وی مرید شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی ست جامع بوده میان علوم ظاهری و باطنی وی را مصنفات بسیارست چون تفسیر تاویلات و کتاب اصطلاحات صوفیه و شرح فصوص الحکم و شرح منازل السائرین و غیر آن از رسائل با شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس الله سره معاصر بوده است و میان ایشان در قول بوحدت وجود مخالفات و مباحثات واقع است و دران معنی بیکدیگر مکتوبات نوشته اند امیر اقبال سیستانی در راه سلطانیه با شیخ کمال الدین عبد الرزاق همراه شده بود از وی استفسار آن معنی کرده وی را دران معنی غلو تمام یافته پس از امیر اقبال سیستانی پرسیده که شیخ تو در شان شیخ محی الدین عربی و سخن او چه اعتقاد دارد در جواب گفته است که او را مردی عظیم الشان میداند در معارف امامی فرماید که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده واین سخن را نمی پسندد وی گفته اصل همه معارف او خود این سخن ست و ازین بهتر سخنی نیست عجب که شیخ تو این را انکار می کند و جمله انبیاء و اولیاء و ائمه برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را بر شیخ خود عرضه داشت کرده بوده است شیخ در جواب نوشته است که در جمیع ملل و نحل هدین رسوائی سخن کس نگفته و چون نیک باز شگافی مذهب طبیعیه و دهریه بهتر به بسیاری ازین عقیده اند و در نفی و ابطال این سخنان بسیار نوشته و چون این خبر بشیخ کمال الدین عبد الرزاق رسید بشیخ رکن الدین علاء الدوله مکتوبی نوشته است و شیخ آنرا جواب نوشته و هر دو مکتوب بعبارت ایشان نقل کرده میشود

مکتوبات شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی رحمه الله تعالیٰ

امداد تائید و توفیق و انوار توحید و تحقیق از حضرت احدیت بظاهر اظهر و باطن انور مولانا الاعظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشرع قدوهٔ ارباب الطریقه مقیم سرادقات الجلال مقوم استار الجمال علاء الحق والدین غوث الاسلام والمسلمین متوالی باد و درجات ترقی در مدارج تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ متعالی باد بعد از تقدیم مراسم دعا و اخلاص مینماید که این درویش هرگز نام مخدومش بی تعظیم تام نه برده باشد لیکن چون کتاب محروه مطالعه کردم چند بحث در انجا مطابق معتقد خویش نیافتم بعد از ان در راه امیر اقبال می گفت که خدمت شیخ علاء الدوله طریقه محی الدین العربی را در توحید نمی پسندد دعا گو گفت از مشائخ هر کرا

دیدم وشنیدم برینمعنی بوده اند وآنچه درعروه یافتم نه برین طریقه ست مبالغه نمودند که چیزے
بنویس درین باب گفتم شاید که موافق خدمتش نیفتد درنجش نمایند اکنون نمودند که بمجرد
نقل این سخن رنجش قوی می نماید وتشنیع وتخطیه بتکفیر می رساند از روے درویشی غریب یافت
مرا هرگز صحبتے با ایشان نیفتاده وبمجرد خبرے تکفیر کردن لایق نیست یقین دانند که آنچه
نوشتم از تحقیق ست نه از شر نفس درنجش وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ پوشیده نیست که هرچه
نه بر قانون کتاب وسنت نبی بود نزد این طائفه اعتباری ندارد چه ایشان طریق متابعت
می سپرند وبناے این معنی برین دو آیت ست سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ
حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ
أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ومردم در سه مرتبه
مرتب اند اول مرتبه نفس واین طائفه اهل دنیا واتباع حواس اند واصحاب حجاب منکر حق
اند چون حق وصفات او را نه شناسند قرآن را سخن محمد گویند وایشانرا خدا تعالے فرمود
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ
واگر کسی از ایشان ایمان آرد رستگاه شود واز دوزخ خلاص یابد دوم مرتبه قلب است واهل
این مقام ازان مرتبه ترقی کرده باشند وعقول ایشان صافی گشته وبدان رسیده که بآیات حق
استدلال کنند وتفکر در آیات که افعال وتصرفات الٰهی اند در مظاهر آفاق وانفس بمعرفت
صفات واسماء حق رسند چه افعال آثار صفات اند وصفات اسماء مصادر افعال پس علم وقدرت

[illegible]

وحکمت حق بچشم عقل مصفا از شوب هوا به بینند وسمع وبصر وکلام حق در عین النفس انسانی
وآفاق این جهانی باز یابند وبقرآن وحقیقت آن معترف شوند حَتَّى يَتَبَيَّنَ
لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ واین طائفه اهل برهان باشند ودر استدلال ایشان غلط محال
بود وچون بنور قدس واتصال بحضرت احدیت که محل تکثر اسماء است عقول ایشان
چنان منور شود که بصیرت گردد وتجلیات اسماء وصفات الٰهی بینا شود وصفات ایشان در
صفات حق محو گردد وانچه طائفه اولی دانند این طائفه به بینند این هردو قسم را نفس ناطقه بنور
قلب مزکی شود ولیکن طائفه ذوالعقول متخلق باخلاق الٰهی باشند وذوالبصیرت متحقق بآن پس
بد خلقی از ایشان محال باشد وهمه را در مراتب خود معذور باید داشت وَلَا تَكُونُوا
أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ سوم مرتبه روح بود واهل این مقام از مرتبه تجلی صفات گذشته
بمرتبه مشاهده رسیده باشند وشهود جمع احدیت یافته واز خفی نیز درگذشته واز حجب
تجلیات اسماء وصفات وکثرت تعینات رسته ودر حضرت احدیت حال ایشان
أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ واین طائفه خلق را آئینه حق بینند
یا حق را آئینه خلق وبالاتر ازین استهلاک ست در عین احدیت ذات ومحجوبان مطلق را
فرموده أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ وماندگان در مقام تجلیات اسماء و
صفات هرچند بسبب یقین از شک خلاص یافته اند اما از بقاے علے الدوام سے یعنی
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
قاصر ند ومحتاج به تنبیه أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ وبشهود این حقیقت وبمعنی
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ جز طائفه اخیر ظفر نیافته اند ودرین حضرت هُوَ الْأَوَّلُ
وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ عیان ست ودر کل متعینات وجه حق مشهود ودر وجوه
اسماے وتعینات آن منزه فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ محقق شان
شده سے گر ز خورشید بوم بے نیر دست * از پئے ضعف خود نه از پے اوست *

[illegible]

اکنون ازین احاطه معلوم گردد که حق تعالی از جمیع تعینات منزه است و تعیین او بعین ذات خویش واحدیت او نه احدیت عددی تا اورا ثانی باشد چنانکه سنائی رحمه الله تعالی گفته است **رباعی** احد ست و شمار ازو معزول + صمد ست و نیاز ازو مخذول + آن احدی که عقل داند و فهم + وان صمدی که حس شناسد و وهم + چه حس و عقل و فهم و وهم همه متعینانند و هرگز متعینی بغیر متعین محیط نشود وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَنْ يُّقَيَّدَ اَوْ يَتَعَيَّنَ فَيَكُوْنَ اَوَّلُ اٰخِرُهُ وَ وَاحِدٌ لَا غَيْرَ ثَانِيَةٍ وَلَا مَوْجُوْدُ ثُمَّهٗ فَهُوَ غَيْرُ مُكَاثِرٍ هُوَ اَوَّلُ هُوَ اٰخِرُ هُوَ ظَاهِرُ هُوَ بَاطِنُ كُلٌّ وَلَمْ يَتَكَاثَرْ پس هر کرا این مرتبه باشد حق تعالی اورا از مراتب تعینات مجرد گرداند و از قید عقول برهاند و بکشف و شهود بآن احاطت رسد والا در حجب جلال بماند و در سخن ساقی کوثر امیر المومنین علی رضی الله تعالی عنه آمده است اَلْحَقِيْقَةُ كَشْفُ سُبُحَاتِ الْجَلَالِ مِنْ غَيْرِ اِشَارَةٍ چه اگر اشارت حسی یا عقلی در وقت تجلی جمال مطلق بماند عین تعین پیدا شود و جمال عین جلال گردد و شهود نفس احتجاب سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْرِفُهُ اِلَّا هُوَ وَحْدَهٗ و انصاف آن ست که هر بحثی که در عروه در نفی این معنی فرموده دلائل آن بر نهج مستقیم و طریق برهان نیست ازین جهت دانشمندانی که معقولات دانند نمی پسندند و وصف خضر سرگشته که فرموده است از شیخ الاسلام مولانا نظام الدین خاموش هروی سلمه الله پرسیدم فرمود که این خضر ترکمان ست و بیچاره حال خضر ترجمان می پرسید و چون در اوائل جوانی از بحث فضلیات و شرعیات فارغ شده بود

و از ان بجثها و بحث اصول فقه و اصول کلام هیچ تحقیقی نگشود تصور افتاد که بحث معقولات و علم الٰهی و انچه بران موقوف بود مردم را بمعرفت می رساند و ازین تردد ها باز رهاند مدتی در تحصیل آن صرف شده و استحضار آن بجائی برسید که بهتر ازان صورت نه بندد و چندان وحشت و اضطراب و احتجاب ازان پیدا شد که قرار نماند و معلوم گشت که معرفت مطلوب از طور عقل برترست چه دران علوم هرچند حکماء از تشبیه بصور و اجرام خلاص یافته اند در تشبیه بارواح افتاده اند تا وقتیکه صحبت متصوفه و ارباب ریاضت و مجاهده اختیار افتاد و توفیق حق دستگیر شد و اول این سخنان بصحبت مولانا نور الدین عبد الصمد نطنزی قدس الله تعالی روحه رسید و از صحبت او همین معنی توحید یافت و فصوص و کشف شیخ یوسف همدانی را عظیم می پسندید و بعد ازان بصحبت مولانا شمس الدین کیشی رسیدم چون از مولانا نور الدین شنیده بودم که درین عصر مثل او در طریق معرفت کسی نیست و این رباعی سخن اوست **ع** هر نقش که بر تختهٔ هستی پیداست + آن صورت آنکس ست کان نقش آراست + دریای کهن چو برزند موجی نو + موجش خوانند در حقیقت دریاست و همین معنی در توحید بیان می کرد و می گفت که مرا بعد از چندین اربعین این معنی کشف شد و آن وقت در شیراز هیچکس نبود که با او این معنی در توحید میان توان نهاد و شیخ ضیاء الدین ابو الحسن را این معنی بنمود و من ازان در حیرت بودم تا فصوص اینجا رسید چون مطالعه کردم این معنی آنجا بازیافتم و شکر کردم که این معنی طریق موجود ست و بزرگان بآن رسیده اند و آنرا یافته اند و همچنین بصحبت مولانا نور الدین ابهری قوهی و شیخ صدر الدین روزبهان بقلی و شیخ ظهیر الدین بزغش و مولانا اصیل الدین و شیخ ناصر الدین قطب الدین و ابنا ضیاء الدین ابو الحسن و جمعی بزرگان دیگر رسیدم همه درین معنی متفق بودند و هیچکس مخالف یکدیگر نه اکنون بقول یک کس خلاف آن قبول نمی توان کرد تا آنکه چون خود باین مقام رسیده بودم هنوز دل قرار نمی گرفت تا بعد از وفات شیخ الاسلام مولانا و شیخنا نور الملة والدین عبد الصمد نطنزی مرشدی که بر و دل قرار گیر و نمی یافت هفت ماه در صحرائی که در و آبادانی نبود در خلوت نشست و تقلیل طعام بنهایت کرد تا این معنی بگشود و بران قرار گرفت و مطمئن شد وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ و هرچند خدای تعالی گفت فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ لیکن فرموده اَمَّا بِنِعْمَةِ

رَبِّكَ فَحَدِّثْ بعد ازان چون در بغداد بصحبت شیخ بزرگوار شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفراینی قدس سره رسید آن انصاف میداد و میفرمود که مراحق تعالی علم تعبیر وقایع و تاویل منامات بخشیده است بمقامے برتر ازین نرسیده ام مجرد آن بحثها که بر طریق معقول و نهج مستقیم نیست ترک این معنی که بشهود می آید نمی توان کرد و نیز سخن شیخ عبدالله انصاری قدس الله سره همه انیست و آخر جمیع مقامات در درجهٔ سوم توحید صرف رسانیده و در باب این سخن شیخ شهاب الدین سهروردی چند موضع تصریح فرموده است چنانکه در شرح سخن امام محقق جعفر صادق رضی الله تعالی عنه آمده است که اِنِّي اُكَرِّرُ الْاٰيَةَ حَتّٰى اَسْمَعَ مِنْ قَائِلِهَا فرموده که او زبان خویش درین معنی چون شجرهٔ موسی یافت که اِنِّيْ اَنَا اللهُ ازو شنید و اگر متعین بودے در دو صورت چگونه ظهور یافتی و در قرآن مجید وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ چگونه صادق بودے و در حدیث پیغمبر صلی الله علیه وسلم لَوْ دَلّٰى اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ لَهَبَطَ عَلَى اللهِ کے راست آمدے و باهر که در عالم ست اقرب الیه من حبل الورید کے بودے آخر درین معنی نظر باید کرد که بنص قرآن ثالث ثلاثه کفر است که لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ و رابع ثلاثه صرف ایمان است و توحید مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ چه اگر ثالث ثلاثه بودے

[illegible]

متعین بودی و یکی از ایشان اما رابع ثلاثه آنست که بوجود حقانی خویش که بحکم وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ ثانی واحد و ثالث اثنین و رابع ثلاثه و خامس اربعه و سادس خمسه است یعنی محقق حقائق این اعداد و باهمه بی مقارنت و غیر همه بی مزایلت چنانکه امیرالمومنین علی کرم الله وجهه فرموده است که هُوَ مَعَ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُقَارَنَةٍ وَغَيْرُ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُزَايَلَةٍ و این ضعیف دران مدت که صحبت با خواجه جهان عزت الدوله میداشت هرچند بعضی طعن میزد و خدا حق علیم ست که بدین سبب بود که در استعداد معنی یکاد زیتها یضیٓء ولو لم تمسسه نار می یافت و اعتقاد کلی بران داشت که او سخن مخالفان از حق برنگردد و اگر نیز این بیان نیافتی و قول چندین بزرگ درین معنی متوافق و متطابق نیافتے این بیان را تکرار نه کردے و دلایل بسیار نه گفتی درین معنی چنانکه در اول شرح فصوص وغیره بیان افتاده است تا دانشمندان محقق که اصحاب فهوم ذکی باشند باشما تقریر کنند از تطویل و املال احتراز کردم وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْ فِي الْجُمْلَةِ هَانَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُصَدِّقَ الْمُفَصَّلَ حق تعالی همگنان را هدایت سوے جمال خویش کرامت کناد وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَاللهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ جواب مکتوب شیخ رکن الدین علاءالدوله بمهر آن نوشت و بکاشان فرستاد (قُلِ اللهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ) بزرگان دین و روندگان راه یقین باتفاق گفته اند که بمعرفت حق برخورداری کسی یابد که طیب لقمه و صدق لهجه شعار و دثار او باشد چون این هر دو مفقود ست ازین طامات و ترهات چه مقصود اما آنچه از شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفراینی قدس الله تعالی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روحه روایت کرده است مدتی سی و دو سال شرف صحبتش یافته ام هرگز این معنی بر زبان او نرفت بلکه پیوسته از مطالعه مصنفات ابن العربی منع فرموده تا حدی که چون شنیده است که مولانا نور الدین حکیم و مولانا بدر الدین رحمهما الله تعالی فصوص بجهت بعض طلبه درس میگویند بشب آنجا رفت و آن نسخه از دست ایشان بازستاند و بدرید و منع کلی فرمود دیگر آنچه بفرزند اعزم صاحب قران اعظم ایده الله بجند التوفیق واقرعین تلبه بنور التحقیق حواله کرده است بر زبان مبارکش رفت که من ازین اعتقاد و معارف بیزارم ای عزیز در وقت خویش خود بر وفق اشارت کتاب فتوحات را محشی میکردم بدین تسبیح رسیدم که گفته است سُبْحَانَ مَنْ اَظْهَرَ الْاَشْيَاءَ وَهُوَ عَيْنُهَا نوشتم که اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ عَنِ الْحَقِّ اَيُّهَا الشَّيْخُ لَوْ سَمِعْتَ مِنْ اَحَدٍ اَنَّهُ يَقُوْلُ فَضْلَةُ الشَّيْخِ عَيْنُ وُجُوْدِ الشَّيْخِ لَا تُسَامِحُهُ اَلْبَتَّةَ بَلْ تَغْضَبُ عَلَيْهِ فَكَيْفَ يَسُوْغُ لِعَاقِلٍ اَنْ يُنْسَبَ اِلَى اللّٰهِ هٰذَا الْهَذَيَانُ تُبْ اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا لِتَنْجُوَ مِنْ هٰذِهِ الْوَرْطَةِ الْوَعْرَةِ الَّتِيْ يَسْتَنْكِفُ مِنْهَا الدَّهْرِيُّوْنَ وَالطَّبِيْعِيُّوْنَ وَالْيُوْنَانِيُّوْنَ وَالشَّكْمَانِيُّوْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اما آنچه نوشته بود که دعوی برهان بر نهج مستقیم نیست چون سخن مطابق واقع باشد خواه ببرهان منطقی راست باش گو خواه مباش و چون نفس را اطمینان در مسئله حاصل شود و مطابق واقع باشد و شیطان بر آنجا

اعتراض نتواند کرد مارا کافیست وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْمَعَارِفِ الَّتِيْ هِيَ تُطَابِقُ الْوَاقِعَ عَقْلًا وَنَقْلًا بِحَيْثُ لَا يُمْكِنُ لِلنَّفْسِ تَكْذِيْبُهَا وَلِلشَّيْطَانِ تَشْكِيْكُهَا وَتَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ عَلٰى وُجُوْبِ وُجُوْدِ الْحَقِّ وَوَحْدَانِيَّتِهِ وَنَزَاهَتِهِ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِوُجُوْبِ وُجُوْدِهٖ فَهُوَ كَافِرٌ حَقِيْقِيٌّ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ فَهُوَ مُشْرِكٌ حَقِيْقِيٌّ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِنَزَاهَتِهٖ مِنْ جَمِيْعِ مَا يَخْتَصُّ بِهِ الْمُمْكِنُ فَهُوَ ظَالِمٌ حَقِيْقِيٌّ لِاَنَّهٗ يَنْسُبُ اِلَيْهِ مَا لَا يَلِيْقُ بِكَمَالِ قُدْسِهٖ وَالظُّلْمُ وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهٖ وَلِذٰلِكَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُهٗ بِهِ الْجَاهِلُوْنَ

فصل باخیر

چون نوبت دوم که مکتوب مطالعه کردم نظر بر رباعی کیفیتی افتاد و بخاطر آمد که آنچه دران مقام مکشوف شده است و بدان مبتهج گشته که بر حقیقت آن اطلاع یافته آنست که روزی چند در اوائل این ضعیف دران مقام افتاد و خوش آمدش آن مقام ولیکن از آن مقام بگذشت یعنی چون از بدایت و وسط مقام مکاشفه درگذشت و بنهایت مقام مکاشفه در رسید غلط آن اظهر من الشمس معلوم شد و در قطب آن مقام یقینی پیدا شد که شک را در انجا مدخل نیست پس ای عزیز می شنوم که اوقات شما بطاعات موظف ست و شما بآخر رسیده دریغ باشد که در بدایت مقام مکاشفه بطریقی که کودکان را بجوزی و مویزی چند بفریبند تا بمکتب روند بمعارف چند که چون غذ

باشد. بازمانند واکثر آیات بینات قرآن راجهت آیتی چند معدود متشابه تاویل کنند چنانکه آیت محکم این آیت ست که قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ الخ واخوانها را این تاویل کنند وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی را مقتدا سازند وندانند که جهت تفهیم خلق تا خصوصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم را بدانند فرموده است چنانکه بادشاهی که مقربی را بملکی فرستد گوید که دست او دست منست وزبان او زبان منست وشیخ نیز که مریدی را بارشاد قومی فرستد در اجازت او همین نویسد که دست او دست منست غرض آنکه از آیت اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ غافل شدن وبآیت اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا وامثالها اعراض کردن وتمسک بآیت هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کردن وندانستن که مراد آنست که هُوَ الْاَوَّلُ الْاَزَلِیُّ لِیَنْتَهِیَ اِلَیْهِ سِلْسِلَةُ الْاِحْتِیَاجِ فِی الْوُجُوْدِ فَضْلًا عَنْ شَیْءٍ اٰخَرَ وَهُوَ الْاٰخِرُ الْاَبَدِیُّ بِاَنَّهٗ اِلَیْهِ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ وَهُوَ الظَّاهِرُ فِیْ اٰثَارِهِ الظَّاهِرَةِ بِسَبَبِ اَفْعَالِهِ الصَّادِرَةِ عَنْ صِفَاتِهِ الثَّابِتَةِ لِذَاتِهٖ وَهُوَ الْبَاطِنُ فِیْ ذَاتِهٖ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَلَا یَعْرِفُ ذَاتَهٗ اِلَّا هُوَ وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ کُلُّ النَّاسِ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ حُمْقٌ اَیْ فِیْ مَعْرِفَةِ ذَاتِهٖ

وقال علیہ السلام تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ باز آییم بر سر سخن چون در وسط مقام مکاشفه مثل آن معارف که در رباعی کیشی خواندند حاصل آید و آن آن بود که حق در صورت دریائی در نظر آید که بصفت مواجی ومثبتی وماحی متصف است ودوائر مخلوقات بعضی وسیع وبعضی ضیق وتنعم بعضی که مظهر لطف اند بقدر وسعت دائره واستقامت وبعضی که مظاهر قهر اند تألم ایشان از ضیق دائره وانحراف وبصفت مثبتی بعضی را اثبات میکند وبصفت ماحی بعضی را محو میکند وبصفت مواجی باز دوائر را به تجدید پیدا میکند تا چون قدم در نهایت مقام مکاشفه نهادم باد حق الیقین وزید وشگوفهای معارف بدایت ووسط را بریزانید وثمرهٔ حق الیقین از غلاف عین الیقین بیرون آمد ای عزیز من علم مجرد که اعتقاد جازم مطابق واقع است نسبت به شریعت دارد وعلم الیقین بدایت مقام مکاشفه وعین الیقین بوسط مقام مکاشفه وحق الیقین نهایت مقام مکاشفه وحقیقت حق الیقین که عبارت از یقین مجرد است لقوله تعالی وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ بقطب درجات مقام مکاشفه تعلق دارد وهر که بدینجا رسد هرچه گوید من جمیع الوجوه مطابق واقع باشد وآنچه گفته شود که آخر همه مقامات در منازل السائرین توحید ست نه چنان ست بلکه او در هشتادم مقام افتاده است آخِرُ مَقَامَاتِ الْمِائَةِ الْعُبُوْدِیَّةُ وَهُوَ عَوْدُ الْعَبْدِ اِلٰی بِدَایَةِ حَالِهٖ مِنْ حَیْثُ الْوِلَایَةِ الْمَفْتُوْحِ وَاَوْهَا دَائِرًا مَعَ الْحَقِّ فِیْ شُئُوْنِ

تجلیاته تمکّنا از جنید پرسیدند که مَا نِهَایَةُ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ الرُّجُوعُ اِلَی الْبِدَایَةِ ای عزیز در بدایت و وسط مقام توحید خاصه در خلال ع امثال این رباعیها بسیار بر قوال داده باشم و در ان ذوق بد تها بمانده یکی انیست ؎ این من نه منم اگر منی هست توئی ⁜ ور در بر من پیرهنی هست توئی ⁜ در راه غمت نه تن بمن ماند نه جان در زانکه مرا جان وتنی هست توئی ⁜ و در ان مقام که حلول کفری نمود و اتحاد توحید گفته بودم ؎ اَنَا مَنْ اَهْوٰی وَمَنْ اَهْوٰی اَنَا ⁜ لَیْسَ فِی الْمِرْاٰتِ شَیْءٌ غَیْرُنَا ⁜ قَدْ سَهَی الْمُنْشِدُ اِذْ اَنْشَدَهٗ ⁜ وَنَحْنُ رُوْحَانِ حَلَلْنَا بَدَنَا ⁜ اَثْبَتَ الشِّرْکَةَ شِرْکًا وَاضِحًا ⁜ کُلُّ مَنْ فَرَّقَ فَرْقًا بَیْنَنَا ⁜ لَا اَنَادِیْهِ وَلَا اَذْکُرُهٗ ⁜ اِنَّ ذِکْرِیْ وَنِدَائِیْ یَا اَنَا ⁜ الی آخره بعد از ان چون قدم در نهایت مقام توحید نهادم غلط محض بود اَلرُّجُوْعُ اِلَی الْحَقِّ خَیْرٌ مِّنَ التَّمَادِیْ فِی الْبَاطِلِ بر خواندم اے عزیز تو نیز اقتدا بهمین کن گو چون نظر بر قول خدائے تعالیٰ افتاد که وَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ بکلے محو آن مثال کردم والسلام

شیخ نور الدین عبد الرحمٰن المصری رحمه الله تعالیٰ

وے بسیار بزرگ بوده است در وقت خود قبلهٔ طالبان بوده و در دیار مصر به تربیت و ارشاد ایشان متعین و در مقام شیخوخت متمکن در اوائل ارادت مرید یکے از مشائخ آن دیار بوده اما کار وی بپیش آن شیخ تمام نشده بوده است لیکن وے را گفته بوده است که کار تو بپیش یکے از مشائخ عجم تمام خواهد شد وی انتظار آن میبرد اشته

تا آن زمان که شیخ جمال الدین یوسف تورانی بمصر رسیده در صحبت وی بکتر از لبست روزگار وے تمام شده است و وے را اجازت ارشاد داده و در اجازت وے را برادر نوشته زیرا که پیر و معمر بوده و نسبت شیخ جمال الدین بدو کس ست یکی بشیخ حسام الدین شمشیری و دیگرے بشیخ نجم الدین محمود اصفهانی و این هر دو مرید شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی بوده اند قدس الله تعالیٰ ارواحهم

شیخ زین الدین ابو بکر الخوافی قدس الله تعالیٰ روحه

خدمت خواجه محمد پارسا قدس الله تعالیٰ سره در بعضی مکتوبات القاب ایشان اینچنین نوشته است ذُو الْعِلْمِ النَّافِعِ وَالْعَمَلِ الرَّافِعِ مَلَاذُ الْجُمْهُوْرِ شِفَاءُ الصُّدُوْرِ صَفْوَةُ الْعُلَمَاءِ وَالْغُرَبَاءِ رَافِعُ اَعْلَامِ السُّنَّةِ قَامِعُ اَضَالِیْلِ الْبِدْعَةِ نَاهِجُ مَنَاهِجِ الْحَقِیْقَةِ سَالِکُ مَسَالِکِ الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ الدَّاعِیْ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلٰی طَرِیْقِ الْیَقِیْنِ سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا زَیْنُ الْمِلَّةِ وَالدِّیْنِ وی جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی و از اول تا آخر توفیق استقامت بر جادهٔ شریعت و متابعت سنت که بزرگترین کرامتی پیش محققان این طائفه انیست یافته است و نسبت وی در طریقت بشیخ نور الدین عبد الرحمٰن مصری ست و شیخ نور الدین عبد الرحمٰن بعد از کمال تربیت و بلوغ وی بمرتبهٔ تکمیل و ارشاد در اجازت وے چنین ثبت کرده اند که لَمَّا اسْتَحَقَّ الْخَلْوَةَ وَقَبُوْلَ الْوَارِدَاتِ الْغَیْبِیَّةِ وَالْفُتُوْحَاتِ اِسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَخْلَیْتُهٗ خَلْوَةَ الْمَعْهُوْدَةَ وَهِیَ سَبْعَةُ اَیَّامٍ مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهَا عَلَیَّ بِمَا مِنْ فَضْلِهٖ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَبْوَابَ الْمَوَاهِبِ مِنْ عِنْدِهٖ فِیْ لَیْلَةِ الرَّابِعَةِ وَاَزْدَادَ فِی التَّرَقِّیَاتِ فِیْ دَرَجَاتِ الْمَقَامَاتِ اِلٰی مَقَامِ حَقِیْقَةِ التَّوْحِیْدِ وَانْخَلَعَ مِنْهُ قُیُوْدُ التَّفْرِقَةِ فِیْ شُهُوْدِ الْجَمْعِ قَبْلَ اِتْمَامِ الْاَیَّامِ السَّبْعَةِ ثُمَّ فِیْ اِتْمَامِهَا ظَهَرَ لَهٗ لَوَامِعُ التَّوْحِیْدِ الْحَقِیْقِیِّ الذَّاتِیِّ الْمُشَارِ اِلَیْهِ

عَلٰی لِسَانِ اَهْلِ الْحَقِیْقَةِ جَمْعُ الْجَمْعِ وَهُوَ لِقُوَّةِ اِسْتِعْدَادِهٖ بَعْدُ فِی التَّرَقِّیْ وَالزِّیَادَةِ وَاَنِّیْ
عَلٰی رَجَاءٍ مِّنَ اللّٰهِ اَنْ یَّاخُذَهٗ مِنْهُ اِلَیْهِ تَمَامًا وَّیُبْقِیَهٗ بَقَاءً دَوَامًا وَّیَجْعَلَهٗ لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا وے فرموده که اجازتی که شیخ نور الدین عبد الرحمن نوشته بود در وقت مراجعت بخراسان
در بغداد بجا ماند اجازت من نمانده بعد از مدتی مدید که از خراسان بجانب مصر معاودت واقع شد و خدمت شیخ از
دنیا رفته بود بخلوت خانهٔ وی در آمدم در آنجا اجازت خود را یافتم بی تفاوت مگر بحرفی چند
با وجود آنکه آن خلوت خانه مضبوط بود در آن گشاده می بود نمی دانم که آن مسودهٔ اصل بود که اجازت
مرا از آنجا نوشته بود یا خود بنور ولایت دانسته بود که اجازت من فوت شده و با آنجا
معاودت خواهم کرد آن را ثانیا برای من نوشته بود و گذاشته و بهر تقدیر بقای
آن بعد از مدتی مدید در خلوتی چنانکه مذکور شد محض کرامت بود و هم وے فرموده است که
چون از مصر می آمدم و ببغداد رسیدم طاقیه که شیخ نور الدین عبد الرحمن بمن داده بود و بر سر اکابر
دیگر از مشایخ رسیده بود همراه داشتم با پیر تاج گیلانی اتفاق ملاقات افتاد آن طاقیه
را از من طلبیده چنانکه مقتضی فقر و درویشی باشد بوی دادم شب در واقعه دیدم که آن
طاقیه پیش من استغاثه می کند و بزرگانی را که بر سر ایشان رسیده بود می شمرد و مے گوید
که من بر سر فلان فلان رسیده ام حالی مرا بر سر حماری نهادی که بشرب خمر اشتغال
می کند چون بامداد شد با یکی از اصحاب بطلب وی بیرون رفتیم شنیدیم که وے در
خرابات ست و بشرب خمر مشغول ست بآنجا رفتیم گفتند در فلان خانه ست بآن خانه
در آمدیم مست افتاده بود و طاقیه بر سر وی مصاحب من مرا گفت که تو بیرون رو که
من طاقیه را بیارم من بیرون آمدم وی طاقیه را از سر وی برداشت و در خانه را بر بالائی وے
بست و پیش من آورد گویند که در آخر حیات وی را دار وی رسید که سه شبان روز بالکلیه از خود
غائب بود و چون وی را از آن غیبت باز آوردند قریب بیک سال خاموشی بر وے
غالب بود و سخن کم می گفت روزی از درویش احمد سمرقندی پرسید که در هیچ جا دیده که
جذبه چنان که مذکور شده باشد که جذبات پی در پی گردد و اصلا منقطع نشود درویش احمد
در جواب گفت که این معنی را در هیچ جا ندیده ام درویش احمد سمرقندی از مریدان کارکرده وا

خلفای وے بود سخنان صوفیه را دیده بود و بر بالای منبر آن را نیک بیان می کرد و بدرس
و مطالعهٔ فصوص اشتغال می نمود بخط وے دیده ام که در آخر فصوص نوشته بود که بعد
از آنکه حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم مرا بدرس فصوص الحکم اشارت کرد در درویش آباد
در خلوت بودم که آنحضرت را در خواب دیدم پرسیدم که یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ فِرْعَوْنَ قَالَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ کَمَا کُتِبَ ثُمَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِی الْوُجُوْدِ
قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرَاهُ یَقُوْلُ الْوُجُوْدُ فِی الْفَصِّ یُوْمِیْ فِیْ

سلم
ما تقول فی فرعون قال [illegible]
صلی الله علیه و آله و سلم فرستادهٔ خدا چه می گویی [illegible]
یعنی پس پرسیدم [illegible] گفت صلی الله علیه و آله و سلم [illegible]
[illegible] آن را ابن عربی [illegible] رسیده بود و حق سبحانه [illegible]
[illegible] رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم [illegible] بعد از آن [illegible]
[illegible] ۳ سلم ثم قلت [illegible] رسول خدای صلی الله علیه و آله و سلم [illegible]
[illegible] قال صلی الله علیه و آله و سلم [illegible] شیخ الاسلام [illegible]
[illegible] ابن العربی [illegible] صفت [illegible] قدیم [illegible]
[illegible] رحمه الله تعالی [illegible] خلوت [illegible]
[illegible] رسول صلی الله علیه و آله و سلم [illegible] رضوان الله [illegible]
[illegible] جلال الدین [illegible] خلفای [illegible]
[illegible] صلی الله [illegible]

علیه و آله و سلم ملاقات
شد و فرمودند که فصوص
را درس بگو گفته با پرسیدم
الله در حق فرعون
چه می گویی گفت آن
چنانکه نوشته است نقیم
در وجود چه می گویید فرمودند
نمی بینی که گفته است
وجود در خلق خلق است
و در حق حق فرمودند
سر خاک زیارتگاه
بر از مال زیارتگاه
اشارت کردند فقیر را
بودن نزد خود تا شب
دیگر تا روز حضرت
شیخ نادر واقعه فرمودند
که اول بماوراء النهر
برو و ببین که چون
است و بعد از آن
قسب فرمودند ۱۲

الحَادِثِ حَادِثٌ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اِلٰهٌ وَاَنْتَ مَالُوهٌ اَنْتَ اِلٰهٌ بِظُهُورِ الصِّفَاتِ الْاُلُوهِيَّةِ فِيْكَ وَمَظْهَرِيَّتِكَ لِلْاُلُوهِيَّةِ وَاَنْتَ مَالُوهٌ لِحَصْرِكَ وَتَعَيُّنِكَ وَخَلْقِيَّتِكَ وَهُوَ عَلٰى مَا اَقُولُ شَهِيْدٌ توفی الشیخ زین الدین رحمه الله تعالی لیلة الاحد الثانی من شوال سنة ثمان وثلاثین وثمانمائة اول ویرا در قریه مالین دفن کردند وازانجا بدرویش آباد نقل فرمودند واز درویش آباد بجوار عیدگاه هرات وحالا بر سر مزار متبرک وی عمارات عالی ساخته اند وچنان معمور ومردم نشین شده که نماز جمعه میگذارند والله اعلم

امیر قوام الدین سنجانی رحمه الله تعالی وی در بدایت حال از شرکا قریه سنجان خواف بود ونسخه جمع وخرج وتوجیه وتحقیق آن قریه بعهده وے بوده ووے می نوشته ناگاه ویرا جذبه رسید از هرچه دران بوده بیرون آمده وبسلوک راه آخرت مشغول شده می گویند که دست خود را وقف مسلمانان کرده بوده هرکس که کاغذے بیاوردے وے راکتابت فرمودے خواه مصحف وخواه غیر آن نام آن کس را بران کاغذ نوشتی ومیان طالبان ترتیب نگاه داشتی بهمان ترتیب کاغذ آورده بودندی کتابت کردے در مجالس معارف بسیار گفتی می فرموده است که موسی علیه السلام مرا کاسه شربت داده است این گویائی من ازان ست ویرا اشعار بسیارست وبعضی

غزلیات مولانا جلال الدین رومی را جواب گفته است وکتابی تصنیف کرده است جنون المجانین نام نهاده ودرانجا سخنان غریب درج کرده وباخدمت شیخ زین الدین معاصر بوده ومیان ایشان مکاتبات واقع است خدمت شیخ فرموده که امیر قوام الدین سنجانی روح الله روحه وقتی که در مقام خواف بود مکتوبی باین فقیر نوشته بود ودر اول مکتوب این بیت نوشته بود

ے هرگز از زین نیست غیر شین بود ❊ غین اگر نیست نور عین بود ❊ وقت بران داشت تا در جواب وی این ابیات نوشته آمد بیت غین در پیش عین شین بود ❊ زین اگر هست هم زین بود ❊ یعنی حجاب رقیق در پیش عین البصیرت عیب بود واگر وجود زین باقی ست خوف حجاب بود هر که فانی نشد خوف آن ست که باز بواسطه بشریت در حجاب فتد نعوذ بالله منها بیت شربت وحدت علی الاطلاق ❊ گر بود با قوام زین بود ❊ وحدت علی الاطلاق در تجلی ذات من حیث هی باشد ومشاهده وحدتی که در ضمن تجلیات صفات باشد مقید بمعانی آن صفات بود واگر مشاهده این وحدت علی الاطلاق تمام بود انگاه این شربت مادة الحیات با قوام بود وتمامی مشاهده این وحدت بآن باشد که عارف از مشاهده وحدتی که در ضمن همه صفات باشد محظوظ شده باشد انگاه این معرفت وحدت زینت پذیر باشد ودرین مشاهده اثنینیت برخیزد ونه زین ماند ودرمیان ونه قوام ودر ضمن ایهام تنبیه قوام مفهوم میشود بیت مشرب موسوی اگرچه علی ست ❊ در شهود حبیب غین بود ❊ او می گفته که مرا موسی علیه السلام کاسه شربت داده واین گویائی مرا ازان پیدا شد تنبیه او نموده آمد که اگرچه این مشرب بلندست امادر مشاهده حبیب الله صلی الله علیه وآله وسلم حجاب ست هرکه میخواهد که از مشرب حبیب بانصیب باشد در فنای خود سعی باید نمود بیت وادی ایمنی قدم خواهی ❊ در عدم سیر فرض عین بود ❊ موسی علیه السلام چون بوادی ایمن رسید از همه غمها خلاص یافت هرکه می خواهد که معنی قدم که بیچون وادی ایمن ست دریابد در نیستی سعی باید نمود بیت راندن معرفت حجاب آرد ❊ کشف اندر سکوت وهین بود ❊ طریقه او این بود که در مجالس سخن گفتی واین معنی را فضیلتی می دانست تنبیه او نموده آمد که این فضیلت متضمن رذیلت حجاب ست وخدمت شیخ رحمة الله علیه این معوله ابیات با شرح معانی آن از بیست بیت زیاده ایراد کرده اند وطلب اختصار را برین اقتصار افتاد

ومولانا شیخی قهستانی در تاریخ ولادت و وفات امیر قوام الدین گفته است ؎ امیر تارک
سالک قوام ملت و دین ۞ که در طریق طلب مثل شاه ادهم بود ۞ بسال هفصد و سی و چهار میلاد وی
بسلخ روزه و آغاز عید عالم بود ۞ شب مفارقتش بر شهور هشتصد و لست ۞ براقتضای قضا
شیخ شب مقدم بود ۞ خواجه شمس الدین محمد الکوسوی الجامی رحمه الله تعالی وی از
اولاد کبار و احفاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد الجامی النامقی ست قدس الله تعالی سره
و خرقهٔ حضرت شیخ که می گویند همان خرقه است که از شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره بوی
رسیده بود و در گریبان آن وصلهٔ از پیراهن حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم موجود است
از میان همان اولاد و نوادهٔ ایشان رسیده جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی در اوراد
صبح و شام و ذکر جهر بر طریقه خدمت شیخ زین الدین می رفت و بصحبت شیخ بهاء الدین عمر بسیار
می رسید و اعتقاد و ارادت تمام داشت در اوائل حال وی را جذبه رسیده بوده است چنانکه
چند روز از حس غائب بوده و نمازها از وی فوت شده می فرمود که دران جذبه مشایخ
وقت چون شیخ زین الدین خوافی و شیخ بهاء الدین عمر بقصد تربیت و اصلاح حال من بر من
ظاهر شدند اما من هیچکدام را تسلیم نه شدم و خدمت شیخ زین الدین بر سینهٔ من می نشستی و عملی
میکرد و ازان آوازی می آمد چنانچه حلاجان پنبه را از پنبه دانه جدا کنند این ذکر جهر آن آوازه
است که بمن رسیده است و میفرمود که بعد ازان حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره در صورت
خواجه ابو المکارم که از اولاد بزرگوار وی بود بر من ظاهر شد و نفس مبارک خود در من دمید
فی الحال بهوش باز آمدم و از وقت نماز پرسیدم و بقضای فوائت مشغول شدم مصنفات شیخ
محی الدین بن العربی را معتقد بود و مسئله توحید را بموافق وی تقریر میکرد و آن را بر سر منبر در حضور
علمای ظاهر چنان بیانی میفرمود که هیچکس را بران مجال انکار نمی بود و در اسرار و حقائق قرآن
و احادیث نبوی و کلمات مشایخ بغایت تیز فهم بود باندک توجهی معانی بروی فایض میشد
که بعد از تامل بسیار بخاطر دیگران کم رسیدی خدمت مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا
شمس الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین ابو یزید پورانی و غیر ایشان از عزیزانی که
دران وقت بودند بمجلس وی حاضر میشدند و معارف و لطائف وی را استحسان میکردند

و دراشنای وعظ و مجلس سماع وی را وجدی عظیم میرسید و صیحهای بسیار می زد و اثر آن بهمه مجلسیان
سرایت میکرد و در بعضی اوقات مردمان را در صور صفات غالبه بر نفوس ایشان می دید
روزی میگفت که اصحاب ما گاه گاهی از صورت انسانی بیرون می آیند اما زود بحال خود
باز میگردند و یک دو کس را نام می برد و میگفت که هرگاه که پیش من می آیند در صورت سگان
چهار چشم می نمایند بسیار بودی که در صحبت وی چیزی بر خاطر کسی گذشتی آنرا اظهار کردی
بروجهی که غیر آن کس ندانستی توفی رحمه الله ضحوة النهار یوم السبت السادس والعشرین
من جمادی الاول سنة ثلاث وستین وثمانمائة و در تاریخ وفات وی گفته ؎
شیخ الکمل قدوهٔ اکمل که بود ۞ اهل صورت را بمعنی رهنمون ۞ خواجه شمس الدین محمد کز غمش
آسمان پوشیده دلق نیلگون ۞ ساخت چادر ساحت قدس قدم ۞ خیمه زد از خطهٔ امکان
بیرون ۞ چرخ دون لک پایهٔ قدرش بود ۞ سال تاریخش بپرس از چرخ دون ۞ و قبر وی
در حوالی مسجد جامع هرات ست نزدیک بمزار متبرکه فقیه ابو یزید مرغزی رحمهما الله تعالی
مولانا زین الدین ابو بکر تایبادی رحمه الله تعالی وی در علوم ظاهری
شاگرد مولانا نظام الدین هروی ست اما بواسطهٔ ورزش شریعت و متابعت سنت
ابواب علوم باطنی بروی مفتوح شده بوده است و احوال و مقامات عالیه ارباب
ولایت میسر گشته و وی بحقیقت اویسی بوده است و تربیت از روحانیت شیخ الاسلام
احمد النامقی الجامی قدس الله تعالی سره یافته است و ملازمت تربت مقدسهٔ وی
بسیار می کرده است چنین گویند که بعد از انکه خدمت مولانا مدتی بریاضات و مجاهدات
اشتغال نمود شیخ الاسلام احمد قدس سره بروی ظاهر شد و گفت خدای تعالی دارویی در دو تو
در شفاخانهٔ ما نهاده است خدمت مولانا مدت هفت سال پیاده بیشتر پای برهنه از تایباد
بتربت مقدسهٔ ایشان میرفتی و تلاوت قرآن هفت سال میشدی و چون بتربت مقدسه
رسیدی در گنبدی که محاذی آنست بایستادی و بتلاوت قرآن مشغول شدی و در هر چند وقت
اندکی پیشتر می آمدی تا مدت هفت سال را به پیش مرقد شریف وی رسیده بعد ازان هرگاه که
پیش مرقد وی رسیدی بنشستی و وی را از اختلاف احوال که چند وقت می ایستادگاه

دور و گاه نزدیک ودد آخر می نشست بی توقف سوال کردند جواب داد که همه با مرد اشارت آنحضرت بود بعد ازانکه سی سال برین طریق بود و بعضی از اصحاب وی گفته اند که انچه مرا معلوم شده است هزار ختم قرآن برین طریق کرده بود از روحانیت حضرت شیخ الاسلام اشارت بآن رفت که احرام زیارت مشهد مقدس رضوی سلام الله علی من حل فیه بندد بآنجا رفت وخلعتها و نوازشها یافت وازانجا عزیمت طواف مزارات طوس کرد شب در مزار متبرک شیخ ابونصر سراج بود حضرت رسالت را صلی الله علیه وآله وسلم درخواب دید که فرمودند که فردا در طوس ترا درویشی عریان پیش آید ویرا تعظیم کن وحرمت دار ولیکن سجده مکن چون بامداد بشهر طوس در آمد بابا محمود طوسی را که مجذوب بود دید بران صفت که حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم گفته بود می آمد چون مولانا را دید خود را برزمین افگند وسر در نمد کشید مولانا پیش او رسید وزمانی برپای ایستاد و بعد از ساعتی پای خود از نمد بیرون کرد و بر پای خاست و باخود می گفت ای بی ادب کسی را تعظیم نمی کنی که دوش پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم در تربت شیخ ابونصر سراج با وی ملاقات کرد و وی را بتو نشان داد فرشتگان آسمان از وی شرم می دارند مولانا بروی سلام کرد جواب داد و گفت برو که اولیاء رود بار منتظر قدوم تو اند گویند که خدمت مولانا بعد ازان هر سال یکی از خواص خود را به ملازمت بابا محمود فرستادے و سخنان وے را نوشته بیاوردی واگرچه آن سخنان نه بر طریقهٔ ارباب عقل بود خدمت مولانا معنی آن را فهم کردی و مقصود ازان بدانستی خدمت خواجه محمد پارسا قدس الله تعالی روحه در کرت اخیر که بحج می رفته است و بزیارت مرقد مطهر خدمت مولانا آمده بودی فرموده که اول بار که همراه خواجهٔ بزرگ خواجه بهاء الدین قدس الله تعالی سره بحج میرفتیم بهر و رسیدیم قافله دو فرقه شدند بعضی میل بجانب مشهد مقدس رضوی کردند و بعضے میل بجانب هری مقرر بر آنکه همه در نیشاپور بهم رسند حضرت خواجه میل بجانب هری کرده وفرمود که میخواهم که بصحبت مولانا زین الدین ابوبکر برسیم من جوان بودم واز احوال خدمت مولوی آگاهی نداشتم بمشهد رفتم وخواجه محمد برین معنی اظهار ندامت میکرده اند میگویند که چون حضرت خواجه بتائباد رسیده ونماز بامداد با خدمت مولانا بجماعت گزارده درصف اول چنانچه طریقهٔ ایشان بوده بمراقبه نشسته بوده چون مولانا از اوراد فارغ شده برخاسته

وپیش ایشان آمده ومعانقه کرده ونام پرسیده خدمت خواجه فرموده اند که بهاء الدین مولانا گفته است که برای ما نقشی به بند خواجه فرموده اند که آمده ایم که نقش بریم وخدمت مولانا ایشان را بخانه برده اند ودوسه روز صحبت داشته اند بعد از چند وقت دیگر یکی از اصحاب خواجه عزیمت حج کرده بوده است خواجه وی را وصیت کرده بوده که بصحبت وزیارت مولانا زین الدین ابوبکر برسی که وی از ورزش شریعت بمقامات عالیهٔ ارباب طریقت وحقیقت رسیده است در کتابی که شیخ عالم مفسر شیخ معین الدین جنید شیرازی در شرح مزارات شیراز تصنیف کرده است نوشته است که مولانا روح الدین ابو المکارم محمد بن ابی بکر البلدی که از مشاهیر اهل علم وفضل بوده وباوصاف شریفه موصوف وباخلاق حمیده معروف واستادان بزرگوار را خدمت کرده بود وسندهاے عالی داشت وسالها در جامع عتیق بدرس اشتغال داشت ودر سنه سبع وثمانین وسبعمائة وفات کرد بعد از چند روز از وفات وی وی را بخواب دیدم گفت که علما را درجات ست وچه درجات که میان ایشان وانبیا تفاوت نیست مگر بیک درجه از وی سوال کردم که از علماے که اکنون در قید حیات اند کدام از ایشان اقرب ست بخدای تعالی گفت مولانا زین الدین ابوبکر تایبادے ومن وی را نمی دانستم چون از خواب در آمدم تجسس کردم کسی که وی را در خراسان دیده بود تعریف وتوصیف کرد توفی رحمه الله فی منتصف النهار من یوم الخمیس سلخ محرم الحرام سنة احدی وتسعین وسبعمائة وملک عماد الدین زوزنی در تاریخ وفات وی گفته است شعر

سنه احدی وتسعین بود تاریخ + گذشته هفصد از سلخ محرم +
شده نصف النهار از پنجشنبه + که روح پاک مولانا اعظم +
سوی خلد برین رفت وملائک + همه گفتند از جان خیر مقدم +

مولانا جلال الدین محمود زاهد مرغابی رحمه الله وی نیز در علوم ظاهری شاگرد مولانا نظام الدین هرویست وجهت ورزش شریعت ومتابعت سنت ازین طریق حظی کامل ونصیبی تمام یافته بوده است در تقوی وورع جهدی بلیغ می نموده می آورند که بزرگروے یکی از آلات دهقانی را که وقف کرده بود در زراعت وے کار فرموده بود چون ازان وقوف یافته حاصل آن زراعت را تصرف نکرده وفرموده تا بر فقرا ومستحقان تصدق نموده اند ملک هرات یک صره زر برسم هدیه بوی فرستاد قبول نه نمود حامل صره گفت اگر این را به پیش ملک بازبرم ملول خواهد شد بر فقراے که شاگردان

شما بهند و در مدرسه می باشند قسمت کنید فرمود که تو خود آن را بمدرسه بر و هر کس که قبول کند بوی ده اما بشرط آنکه بگوئی که این زر از کجاست زر را بمدرسه برد هیچ کس آن را قبول نکرد و در ماه ذوالحجه سنه ثمان وسبعین وسبع مایة از دنیا رفته بود و قبر وی در مرغاب هرات ست رحمه الله تعالی

مولانا جلال الدین ابویزید پورانی رحمه الله تعالی وی کسب علوم شرعی کرده بوده و بواسطهٔ رعایت شریعت و متابعت سنت بمقامات عالیه رسیده بود اکثر اوقات وی بعد از ادای وظائف طاعات بکفایت مهمات مسلمانان گذشتی هر کسی در هر مهمی که بوی رجوع کردی بقدر وسع در آن اهتمام نمودی و در کفایت آن مهر که از ابنای دینار جوع بایستی کرد بنفس خود رجوع کردی و هر سخن از مواعظ و نصائح که بر زبان وی گذشتی آنرا در نفوس مستمعان تاثیر عظیم بودی اگرچه آن را بارها شنیده بودندی و بر خاطر داشتندی و وی را در طریقت بحسب ظاهر پیری نبوده است همانا که اویسی بوده است وی می گفته است که هرگاه که مرا اشکال می افتد روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم بی واسطه آن را رفع می کند گویند که روزی از اصحاب خود شانه طلبید و گفت حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم فرموده اند که بایزید گاهی محاسن خود را شانه میکن و بصحبت مولانا ظهیر الدین خلوتی میرسیده است و طریقهٔ وی را بسیار معتقد بوده اگرچه به نسبت ارادت وی در دنیا مده بود کم بودے که خانه وے از مهمانان خالی بودی و برای ایشان طعامهای مرغوب مهیا ساختی با آنکه دخل وے از باغ و زراعت محقری بود روزی می گفت که بیشتر چنان بود که هر وقت که جماعتی عزیزان از شهر متوجه پوران شدندی بر من ظاهر می شدی دانستم که چند کس اند و کی خواهند رسید طعامی مناسب ایشان ترتیب میکردم که چون برسند بی انتظار پیش آرم و گفته که یک شب در مسجد ختم قرآن تمام می شد یکی از ترکان کنار رود چند روغن جوشی بمسجد آورد و سوگند بمن داد که از آن بخوره که از وجه حلال ست من یک روغن جوشی برداشتم دو نیم کردم و باز یک نیم را بدو نیم کردم و یکی از آن دو نیم را بخوردم آن معنی بر من مستور شد از آن وقت بعد از توجه عزیزان باینجانب وقوف نمی یابم و وقت رسیدن ایشان را نمی دانم در تشویش می افتم روزی با جماعتی بزیارت بخدمت وی رفتیم وقت انگور بود ما را ابلاغ انگور در آورد و خود برفت ما طواف باغ کردیم و آن قدر انگور که می بایست

خوردیم یکی از آن جماعت خوشهٔ چند انگور برداشت دیگری با وی گفت که خدمت مولانا اجازت برداشتن نه کرده اند و آن قصه بگفت که از بعض علمای وقت واقع شده بود که جمعی مهمانان وی شده بودند یکی از آن جمع از سفره وی تبرکی برداشته بود چون خادم سفره برداشت خادم را گفت چرا نهی منکر نکردی خادم گفت من به هیچ منکر حاضر نشدم گفت فلان کس بی اجازت زله کرده سفره را پیش وی بر تا آن را بر سفره انداز و خادم سفره پیش وی برد تا زله را بر سفره انداخت بعد از آن خدمت مولانا آمد و از برای ما طعام آورد چون طعام خورده شد اجازت مراجعت خواستیم در وقت بیرون آمدن پیش در بایستاد و گفت کسی را که اجازت در آمدن مبلغ کردند آن را اجازت خوردن و بردن همه هست و آنچه آن عالم کرده است نیکو نکرده است اگرچه در اول اجازت نکرده بود میتوانست که در آخر بحل کند و آن زله را بسفره باز نگرداند یکبار دیگر با جمعی اتفاق زیارت وی افتاد در وقت باز گشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشته بود که اگر خدمت مولانا را کرامتی هست می باید که قدری کشمش تبرک بمن دهد چون وی را خیرباد کردیم آن شخص را آواز داد که یک ساعت باش بخانه درون رفت و یک طبق مویز بیرون آورد و بوی داد و گفت معذور دار که در باغهای ما کشمش نمی باشد یکبار پهلوی وی نماز شام میگزاردم چنان وی را مغلوب و مستغرق یافتم که گوئی بخود هیچ شعوری نداشت در قیام که می استاد گاهی دست راست بالای چپ می نهاد و گاهی دست چپ بالای راست توفی رحمه الله لیلة یوم الاثنین العاشر من ذی القعدة سنة اثنتین وستین وثمانمایة و قبر وی در پوران ست

مولانا ظهیر الدین خلوتی رحمه الله تعالی وی جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی مولانا زین الدین ابوبکر تایبادی می فرموده است که در زیر طاس فلک مثل ظهیر الدین کسی را نمی دانم او مرید شیخ سیف الدین خلوتی ست و پانزده سال در صحبت و خدمت وی بوده است و شیخ سیف الدین در سنه ثلاث وثمانین وسبعمایة از دنیا رفته است و قبر وی در مزار خلوتیان ست بر سر پل گازرگاه و شیخ سیف الدین مرید شیخ محمد خلوتی ست می گویند که هرگاه که در خوارزم بذکر مشغول شدی آواز وی چهار فرسنگ رفتی و محمود پهلوان یکبار بملازمت وی آمده بوده است و با وی صحبت میداشته شیخ ظهیر الدین قاری سبعه بوده است وی گفته است که چون قرآن را تمام بر استاد خواندم حضرت رسالت را صلی الله علیه وآله وسلم شبی در واقعه دیدم که گفت ظهیر الدین قرآن را بر من بخوان از اول تا آخر بر آنحضرت خواندم گویند که وقتی در اربعین نشسته بود و چهار نوبت

انطار کرد بآب گندم جوشیده هر ده روز یک نوبت و گویند که هرگاه که بزیارت گازرگاه رفتی چون
از پل گازرگاه درگذشتی پای برهنه کردی و گفتی از اولیاء الله شرم میدارم که پای با نعلین
برروی ایشان نهم در تاریخ سنة ثمانمایة از دنیا رفته قبر وی در مزار خلوتیان ست در جوار قبر شیخ وی
شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی رحمه الله تعالی وی تحصیل علوم ظاهری و تکمیل آن
کرده بوده است بعد از انکه مدت پانزده سال بدرس و افادهٔ علوم مشغول بوده هر روز
هفتاد تن از علماء و فضلاء استفاده میکردند عزیمت حج کرد و در وقت مراجعت از حج به بغداد
رسیده در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره نزول کرد و مرید شد
و این همه منزلت و کمال از آن آستانه یافت شیخ فخر الدین عراقی و امیر حسینی ست رحمهما الله تعالی
و بعد از وی قائم مقام وی در مسند ارشاد فرزند وی شیخ صدر الدین بوده است و امیر حسینی
در کتاب کنز الرموز در مدحت هر دوشان گفته است ؎ شیخ هفت اقلیم قطب اولیاء + واصل
حضرت ندیم کبریا + مفخر ملت بهار شرع و دین + جان پاکش منبع صدق و یقین + از وجود او
بنزد دوستان + جنت الماوی شده هندوستان + منکه رواز نیک و از بد تافتم + این سعادت
از قبولش یافتم + رخت هستی چون برون برد از میان + کرد پروازی همایش ز آشیان +
آن بلند آوازهٔ عالم پناه + سرور عصر افتخار صدر گاه + صدر دین و دولت آن مقبول حق +
نه فلک برخوان جودش یک طبق **شیخ نظام الدین خالدی دهلوی معروف
بشیخ نظام الدین اولیاء قدس الله تعالی سره** از مشاهیر مشایخ هندست بعد
از تحصیل علوم دینی و تکمیل آن شبی در جامع دهلی بسر می برد چون وقت سحر موذن بمناره برآمد
این آیة برخواند اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ چون آن را شنید حال
بروی متغیر شد و از هر جانبی بروی انوار ظاهر شد چون بامداد شد بی زاد و راحله روی
بدیافت ملازمت و خدمت شیخ فرید الدین شکرگنج نهاد و آنجا مرید گشت و بمرتبهٔ کمال رسید
خدمت شیخ وی را اجازت تکمیل دیگران داده بدهلی مراجعت فرمود آنجا بتعلیم طلبه علم و تربیت
طبقهٔ اهل ارادت اشتغال نمود و حسن و خسرو دهلوی هر دو مریدان وی اند شیخ فرید الدین خرقه
از خواجه قطب الدین بختیار کاکی دارد و وی از خواجه معین الدین حسن سنجری و وی از خواجه

عثمان هارونی و وی از حاجی شریف زندنی و وی از شیخ الاسلام قطب الدین مودود چشتی
رحمهم الله تعالی گویند شخصی براتی که مبلغ کثیر در انجا نوشته بود گم کرد پیش نظام الدین آمد و قصه
گم شدن برات را بعرض رسانید و اظهار تحیر و اضطراب کرد شیخ یکدرم بوی داد که این را حلوه
بخر و بروح شیخ فرید الدین بدرویشان ده چون آن شخص درم را بحلوا گر داد و حلوه گر قدری
حلوا در کاغذ پیچیده بوی داد چون نیک نگاه کرد آن کاغذ برات گم شدهٔ وی بود این دیگ
است با آن که مردی صد دینار پیش کسی داشت و در آن باب حجتی گرفته چون وقت مطالبه رسید
حجت را نیافت پیش شیخ بنان حمال آمد و التماس دعا کرد شیخ گفت من پیرم و شیرینی
دوست دارم برو و یک رطل حلوا برای من بخر و بیار تا دعا کنم آن مرد حلوا بخرید و در کاغذی پیچیده
پیش شیخ آورد شیخ گفت کاغذ را باز کن باز کرد حجت وی بود پس گفت حجت را بستان و
حلوا را ببر و بخور د بکودکان خود ده هر دو را برگرفت و برفت گفتند که تاجری را از ملتانیان دان
در راه غارت کردند و راس المال وی ببردند بخدمت شیخ صدر الدین فرزند شیخ بهاء الدین
زکریا که صاحب سجاده بود در رفت که عزیمت دهلی دارم و التماس سفارش کرد بشیخ نظام الدین
که آنجا التفات نماید که وی را سرمایهٔ تجارت بدست آید شیخ صدر الدین التماس وی را مبذول داشت
و رقعه نوشت چون بدهلی رسید و رقعه را بشیخ نظام الدین داد شیخ خادم را آواز داد و گفت که فردا
از اول بامداد تا وقت چاشت هر فتوحی که رسد در راه این عزیز نهادیم تسلیم وی کن خادم روز دیگر
آن شخص را جائی نشاند و هر فتوحی که می رسید تسلیم وی میکرد و وقت چاشت دوازده هزار تنکه در حساب
آمد برداشت و برفت وقتی سلطان علاء الدین محمد شاه خلجی مبلغی از زر و جواهر بنذر شیخ
فرستاد قلندری در برابر شیخ نشسته بود پیش آمد که ایها الشیخ الهدایا مشترک شیخ گفت اما تنها
خوشتر که قلندر باز پس گشت شیخ فرمود که پیش آی که مقصود آن بود که ترا تنها خوشتر که چون قلندر
خواست که میزر را بردارد قوت بحمل آن وفا نکرد بعد گاری خادم شیخ محتاج شد وقتی تجدید وضو
کرده بود خواست که محاسن شانه کند شانه در طاق بود و کسی نزدیک آن نبود که شانه را بدست شیخ رساند
شانه از طاق بجست و خود را بدست شیخ رسانید **شیخ ابو عبد الله الصومعی قدس الله تعالی روحه**
وی از بزرگان مشایخ گیلان و رؤسای زهاد ایشان بوده مر او را احوال عالی و کرامات ظاهر بود

وجماعتی از بزرگان مشائخ عجم را دریافته بود و مستجاب الدعوة بود وقتی که در غضب شدی حق سبحانه وتعالی از برای وی زود انتقام کشیدی و هرچه خواستی خدای تعالی چنان کردی و هر چیز که پیش از وقوع آن خبر کردی چنانچه خبر کرده بودی واقع شدی جماعتی از اصحاب وی بقصد تجارت بسمرقند رفته بودند نزدیک بسمرقند جماعتی سواران بغارت ایشان بیرون آمدند و جماعت تاجران شیخ ابوعبدالله را آواز دادند دیدند که در میان ایشان ایستاده است و می گوید سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ دور شوید ای سواران از میان ما همه سواران متفرق شدند و هیچکس نتوانست که اسپ خود را نگاه دارد و بعضی بکوهها افتادند و بعضی بوادیها و دو تن از ایشان با یکدیگر جمع نتوانستند شد از شر ایشان برستند بعد از آن شیخ را در میان خود طلبیدند نیافتند چون بگیلان باز گشتند و قصه را باز گفتند اصحاب شیخ گفتند شیخ هرگز از میان ما غائب نشد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابو محمد ست علوی بود حسنی نبیرهٔ ابوعبدالله صومعیست از جانب مادر و مادر وی ام الخیر امة الجبار فاطمه بنت ابی عبدالله الصومعی گفته است که چون فرزند من عبدالقادر متولد شد هرگز در روز رمضان شیر نخورد و یکبار هلال ماه رمضان بجهت ابر پوشیده ماند از مادر وی پرسیدند گفت امروز عبدالقادر شیر نخورده است آخر معلوم شد که آن روز رمضان بوده است و ولادت وی در سنه احدی وسبعین واربعمایه بوده است و وفات وی در سنه احدی وستین وخمسمایه وی گفته که خرد بودم روز عرفه بصحرا بیرون رفتم و دنبال گاوی گرفتم بجهت حراثت آن گاو روی باز پس کرد و گفت یا عبدالقادر مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ بترسیدم و باز گشتم و ببام سرای خود بر آمدم حاجیان را دیدم که در عرفات ایستاده بودند پیش مادر خود رفتم و گفتم مرا در کار خدای تعالی کن و اجازت ده تا ببغداد روم و بعلم مشغول شوم و صالحان را زیارت کنم از من سبب آن داعیه پرسید با وی گفتم بگریست و برخاست و هشتاد دینار بیرون آورد که بمیراث پدر من مانده بود چهل دینار را برای برادر من گذاشت و چهل دینار را در زیر بغل من در جامهٔ من دوخت و مرا اذن سفر کرد و مرا عهد داد بر صدق در جمیع احوال و بوداع من بیرون آمد و گفت ای فرزند برو که برای خدای تعالی از تو بریدم و تا قیامت روی ترا نخواهم دیدن با قافلهٔ اندک بجانب بغداد توجه نمودم چون از همدان بگذشتیم شصت سوار بیرون آمدند و قافله را

بگرفتند و هیچکس مرا تعرض نکرد ناگاه یکی از ایشان بر من بگذشت و گفت ای فقیر با خود چه داری گفتم چهل دینار گفت در کجاست گفتم در جامهٔ من دوخته است در زیر بغل من گمان برد که مگر من استهزا می کنم مرا بگذاشت و برفت و دیگری بمن رسید و همان پرسید و همان جواب شنید او نیز مرا بگذاشت و برفت و هر دو پیش مهتر ایشان بهم رسیدند و آنچه از من شنیده بودند با وی بگفتند مرا طلبیدند بر بالای تلی که اموال قافله را قسمت می کردند پس گفت با خود چه داری گفتم چهل دینار گفت کجاست گفتم در جامهٔ من دوخته است در زیر بغل من بفرمود تا جامهٔ من بشگافتند و آنچه گفته بودم یافتند پس گفت ترا چه برین داشت که اعتراف کردی گفتم مادر من مرا عهد داده بود بر صدق و راستی و من در عهد وی خیانت نه کنم پس مهتر ایشان بگریست و گفت من چندین سال ست که در عهد پروردگار خود خیانت کرده ام و بر دست من توبه کرد پس اصحاب وی گفتند که تو در قطع طریق مهتر ما بودی اکنون در توبه نیز مهتر ما باش همه بر دست من توبه کردند و آنچه از قافله گرفته بودند باز دادند و اول تائبان بر دست من ایشان بودند وی در سنه ثمان وثمانین واربعمایه ببغداد رسید و بعد تمام به تحصیل علوم مشغول شد اول بقرأت قرآن مشغول شد و بعد از آن بفقه و حدیث و علوم ادبیه پیش بزرگانی که در آن زمان متعین بودند و باندک روزگاری بر اقران خود فائق شد و از اهل زمان خود متمیز گشت و در سنه احدی وعشرین وخمسمایه مجلس وعظ نهاد و وی را کرامات ظاهر و احوال و مقامات عالی بوده است و فی تاریخ الامام الیافعی رحمة الله تعالی علیه وَاَمَّا كَرَامَاتُهٗ یعنی الشیخ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَارِجَةٌ عَنِ الْحَصْرِ وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ مَنْ اَدْرَكْتُ مِنْ اَعْلَامِ الْاَئِمَّةِ اَنَّ كَرَامَاتِهٖ تَوَاتَرَتْ اَوْ قَرُبَتْ مِنَ التَّوَاتُرِ وَمَعْلُوْمٌ بِالْاِتِّفَاقِ اَنَّهٗ لَمْ يَظْهَرْ ظُهُوْرُ كَرَامَاتِهٖ لِغَيْرِهٖ مِنْ شُيُوْخِ الْاٰفَاقِ كرامة وی گفته که یازده سال در یک برج نشستم و با خدای تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا بخورانند و لقمه در دهان من نه نهند دیر باشد تا مرا نیا شامانند یکبار چهل روز هیچ چیز نخوردم بعد از چهل روز شخصی آمد و قدری طعام آورد و بنهاد و برفت نزدیک بود که نفس من بر بالای طعام افتد از بس گرسنگی گفتم والله که از عهدی که با خدای تعالی بسته ام بر نگردم شنیدم که از باطن من شخصی فریاد می کند و باواز بلند می گوید الجوع الجوع ناگاه شیخ ابو سعید مخزومی رحمه الله تعالی بمن گذشت و آن آواز بشنید و گفت عبدالقادر این چیست گفتم این قلق و اضطراب

نفس ست واما روح برقرار خودست ودر مشاهدهٔ خداوندخود گفت بخانهٔ ما بیا در فرت من در نفس خود
گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد وگفت برخیز وپیش ابوسعید رو
رفتم دیدم که ابوسعید بر در خانهٔ خود ایستاده است وانتظار من می برد گفت ای عبدالقادر
آنچه من ترا گفتم بس نبود که خضر را نیز می بایست گفت پس مرا بخانه در آورد وطعامی که مهیا کرده بود
لقمه لقمه در دهان من می نهاد تا سیر شدم بعد از ان مرا خرقه پوشانید وصحبت وی را لازم گرفتم
الشیخ ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبدالله الجیلی لبس الخرقة من ید الشیخ ابی سعید المبارک
علی المخزومی وهو لبسها من ید الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی البکاری وهو لبسها
من ید الشیخ ابی الفرح الطرسوسی وهو من ید الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التیمیمی
وهو من ید ابی بکر الشبلی قدس الله ارواحهم وهم وی گفته که وقتی که در سیاحات می بودم شخصی بمن آمد
که من وی را هرگز ندیده بودم گفت صحبت می خواهی گفتم آری گفت بشرط آنکه مخالفت نه کنی
گفتم نه کنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یک سال برفت پس باز آمد من همانجا بودم ساعتی نزدیک
من بنشست پس برخاست وگفت ازینجا نروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد
ساعتی بنشست وبرخاست وگفت ازینجا نروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد و
باخود نان وشیر آورد وگفت من خضرم مرا فرمودند که با تو طعام خورم آنرا بخوردیم گفت برخیز ببغداد
در آی باهم ببغداد در آمدیم

شیخ حماد دباس رحمه الله تعالی

وی از جملهٔ مشایخ شیخ
محی الدین عبدالقادرست کَانَ اُمِّیًّا دَفُتِحَ عَلَیْهِ بَابُ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ وَصَارَ قُدْوَةً
لِلْمَشَایِخِ الْکِبَارِ شیخ عبدالقادر جوان بود ودر صحبت شیخ حماد می بود روزی با دب تمام در صحبت
وی نشسته بود چون برخاست وبیرون رفت شیخ حماد گفت این عجمی را قدمی ست که در وقت
وی بر گردن همه اولیا خواهد بود وهر آئینه مامور شود بآنکه بگوید قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ
کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ وهر آئینه آن را بگوید وهمه اولیا گردن نهند توفی الشیخ الحماد فی شهر رمضان
سنة خمس وعشرین وخمسمایة یکی از علمای شام عبدالله نام گفته است که در طلب علم
ببغداد رفتم وابن سقا دران وقت رفیق من می بود در نظامیهٔ بغداد بعبادت مشغول
می بودیم وزیارت صالحان می کردیم ودران وقت در بغداد عزیزے بود که می گفتند

که وی غوث ست ونیز می گفتند که هر وقت که می خواهد نهان میشود ونیز می گفتند که هر وقت که
می خواهد پیدا میشود پس من وابن سقا وشیخ عبدالقادر ووی هنوز جوان بود بزیارت غوث
رفتیم ابن سقا در راه گفت از وی مسئله خواهم پرسید که جواب آن نداند من گفتم از وی مسئله
خواهم پرسید تا به بینم چه میگوید شیخ عبدالقادر گفت معاذ الله معاذ الله که از وی چیزی بپرسم
من پیش وی میروم وانتظار برکات وی میبرم چون بروی در آمدیم وی را در جاے خود
ندیدیم ساعتی بودیم دیدیم که بر جای خود نشسته است پس از سر خشم در ابن سقا نگریست وگفت
وای بر تو ای ابن سقا از من مسئله می پرسی که جواب آن ندانم آن مسئله این ست وجواب آن
این می بینم که آتش کفر در تو زبانه می زند بعد از ان بمن نگریست وگفت ای عبدالله از من مسئله
می پرسی ومی بینی که چه می گویم آن مسئله این ست وجواب آن این هر آئینه که فرو گیرد ترا دنیا
تا بدو گوش با من بی ادبی کردی وبعد از ان بشیخ عبدالقادر نگریست ووی را نجود نزدیک
به نشاند وگرامی داشت وگفت ای عبدالقادر خدای ورسول خدای را خوشنود ساختے
با دبے که نگاه داشتی گویا که می بینم ترا در بغداد که بمنبر بر آمده ومی گوئی قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی
رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ ومی بینم اولیای وقت ترا که همه گردنهای خود را پست کرده اند اجلال و
اکرام ترا پس در همان ساعت غائب شد بعد از ان وی را هرگز ندیدیم وهر چه نسبت بشیخ
عبدالقادر گفت واقع شد وابن سقا بتحصیل علوم اشتغال بلیغ نمود وبر اقران خود فائق شد
خلیفه وی را برسالت بملک روم فرستاد وملک روم علمای نصرانی را با وی مناظره فرمود همه را
الزام وافحام کرد که در نظر ملک روم بزرگ نمود ملک را دختری بود خوبروی بوی مفتون شد وی از ملک
خواستگاری کرد گفت بشرط آنکه نصرانی شوی اجابت کرد دختر را بوی داد پس ابن سقا کلام
غوث را یاد کرد ودانست که آنچه بوی رسید بسبب وی رسید اما چون بدمشق رفتم نور الدین شهید
مرا بر تولیت اوقاف اکراه کرد ودنیا روی بمن نهاد وسخنی که غوث در حق من گفته بود راست شد
روزی شیخ عبدالقادر در رباط خود مجلس مے گفت وعامهٔ مشایخ قریب به پنجاه تن حاضر بودند
از ان جمله شیخ علی هیتی بود وشیخ بقا بن بطو وشیخ ابوسعید قیلوی وشیخ ابو النجیب سهروردی
وشیخ جاگیر وقضیب البان موصلی وشیخ ابو السعود وغیر ایشان از مشایخ کبار شیخ محی

می گفت در اثنای سخن گفت قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ شیخ علی هیتی بمنبر برآمد و قدم مبارک شیخ را بگرفت و بر گردن خود نهاد و بزیر دامن شیخ درآمد و سائر مشایخ گردنهای خود را پیش داشتند شیخ ابو سعید قیلوی گفته که چون شیخ عبد القادر گفت قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ حضرت حق سبحانه و تعالیٰ بر دل وی تجلی کرد و رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم بر دست طائفه از ملائکهٔ مقربین بجهنر اولیای متقدمین و متاخرین که آنجا حاضر بودند احیا باجساد خود و اموات بارواح خود خلعتی به وی پوشانیدند و ملائکه و رجال غیب مجلس وی را درمیان گرفته بودند و صفها در هوا ایستاده و بر روی زمین هیچ ولی نماند مگر که گردن خود را پست کرد و بعضی گفته اند که یک کس از عجم تواضع نکرد حال وی از وی متواری شد شیخ

صدقه بغدادی رحمه اللہ روزی شیخ صدقه سخنی می گفت که بحسب ظاهر شرع بروی مواخذه می آمد بخلیفه رسانیدند وی را احضار فرمود تا تعزیر کنند چون سر وی را برهنه کردند خادم وی فریاد برآورد که واشیخاهٔ دست آن کس که قصد ضرب وی کرده بود شل شد و هیبتی بر وی مستولی شد و چون خلیفه آنرا مشاهده کرد بروی نیز هیبتی استیلا یافت بفرمود که وی را بگذارند از انجا برباط شیخ عبد القادر درآمد دید که مشایخ و سائر مردم منتظر شیخ نشسته اند که بیرون آید و سخن گوید بیامد و درمیان مشایخ بنشست چون شیخ بیرون آمد و بمنبر بالا رفت هیچ سخن نه گفت و قاری را هم نگفت که چیزی بخواند اما مردم را وجد عظیم دریافت و حالتی قوی فرو گرفت شیخ صدقه با خود گفت شیخ چیزی نگفته و قاری هیچ نخوانده این وجد از چیست شیخ عبد القادر روی بوی کرد و گفت یا هذا یکی از مریدان من از بیت المقدس باینجا بیک گام آمده است و بر دست من توبه کرده امروز حاضران در مهمانی وے اند شیخ صدقه با خود گفت کسی که از بیت المقدس بیک گام در بغداد آید وے را توبه از چه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارد شیخ روی بوے کرد و گفت یا هذا وے توبه می کند از انکه دیگر در هوا نرود و حاجت وی بمن آن ست که وی را محبت حق سبحانه راه نمایم **شیخ سیف الدین عبد الوهاب رحمه اللہ تعالیٰ** وی فرزند شیخ عبد القادر است وی گفته که هیچ ماهی از ماهها نبودی مگر که پیش از انکه نو شدی بیامدی پیش والد

من اگر چنانچه در وی بدی و سختی مقدر شده بودی در صورتے ناخوش بیامدے و اگر نعمت و خیری مقدر شده بودی در صورت نیکو بیامدی آخر روز جمعه سلخ جمادی الاخری سنه ستین و خمسمایة جمعی از مشایخ در صحبت وی نشسته بودند جوانی خوبروی درآمد و گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ من ماه رجبم آمده ام تا ترا تهنیت گویم و در من هیچ بدی و سختی مقدر نشده است دران ماه رجب هیچ ندیدند مردم مگر خیر و نیکوئی چون روز یکشنبه آمد سلخ رجب شخصی کریه المنظر آمد و گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تعزیت گویم مقدر شده است در من موت و فنائے خلق در بغداد و گرانی در حجاز و قتل و کشش در خراسان چون ماه شعبان آمد هر چه هر جا که گفته بود واقع شد شیخ در ماه رمضان چند روز بیمار شد روز دوشنبه بیست و نهم رمضان جمعی از مشایخ پیش وی حاضر بودند چون شیخ علی هیتی و شیخ نجیب الدین سهروردی و غیرهما که شخصے با بها و وقار تمام درآمد و گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ من ماه رمضانم آمده ام که عذر کنم از انچه بر تو مقدر شده بود در من و وداع کنم ترا که این آخر اجتماع من ست با تو پس بازگشت و در ربیع الآخر سال دوم از دنیا برفت و رمضان دیگر را در نیافت روزے شیخ مجلس می گفت و شیخ علی هیتی در برابر شیخ نشسته بود وی را خواب گرفت شیخ اهل مجلس را گفت خاموش باشید و از منبر فرود آمد و پیش شیخ علی هیتی با دب بایستاد و در وی می نگریست شیخ علی بیدار شد شیخ ویرا گفت حضرت نبی را صلی اللہ علیه و آله وسلم در خواب دیدے گفت آری شیخ گفت من از برائے وے با دب ایستاده بودم بچه چیز وصیت کرد ترا گفت بملازمت تو بعد از ان از شیخ علی پرسیدند از معنی انچه شیخ فرموده بود که من از برائے وی با دب ایستادم شیخ علی گفت انچه من بخواب می دیدم وے به بیداری می دید این شیخ علی هیتی قدس سره کَانَ مِنْ مَشَائِخِ الْبَطَائِحِ وَمِنْ جُمْلَةِ کَرَامَاتِهٖ مَنْ ذَکَرَهٗ عِنْدَ تَوَجُّهِ الْاَسَدِ اِلَیْهِ انْصَرَفَ عَنْهُ وَمَنْ ذَکَرَهٗ فِیْ اَرْضِ مُبْقَاتٍ اِنْدَفَعَ الْبَقُّ عَنْهُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی

لغوی — و این شیخ یعنی از مشایخ بطائح ...

شیخ ابو محمد عبدالرحمن الطفسونجی رحمه الله تعالی روزی در طفسونج که از توابع بغداد ست بر منبر گفت که اَنَا بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ کَالْکُرْکِیِّ بَیْنَ الطُّیُوْرِ اَطْوَلُهُمْ عُنُقًا شیخ ابوالحسن علی بن احمد که از اصحاب شیخ عبدالقادر بوده از ده جنت که دران نواحی بود بمجلس وی آمده بود برخاست و دلق را از سر برکشید و گفت مرا بگذار که با تو کشتی گیرم شیخ عبدالرحمن خاموش شد و اصحاب خود را گفت یکسر موی در وی خالی از عنایت الله تعالی نمی بینم وی را فرمود که دلق خود را بپوشید گفت من از انچه بیرون آمده ام بآن باز نمی گردم پس روی بجانب ده جنت کرد و زوجهٔ خود را آواز داد که ای فاطمه بنو جامه بیار که بپوشم زوجهٔ وی دران ده بشنید و در راه وی را با جامه پیش آمد پس شیخ عبدالرحمن وی را گفت شیخ تو کیست گفت شیخ من شیخ عبدالقادر گفت من هرگز ذکر شیخ عبدالقادر نشنیده ام مگر درزمین چهل سال ست که در درکات باب قدرتم هرگز وی را آنجا ندیدم و جماعتے از اصحاب خود را گفت به بغداد روید پیش شیخ عبدالقادر و بگوئید که عبدالرحمن سلام میرساند و میگوید که چهل سالست که من در درکات باب قدرتم هرگز آنجا ترا ندیدم لَا دَاخِلًا وَّلَا خَارِجًا شیخ عبدالقادر بهمان وقت بعض اصحاب خود را گفت بروید بطفسونج و در راه شمارا اصحاب شیخ عبدالرحمن طفسونجی پیش خواهند رسید که برسالت پیش من فرستاده است ایشان را با خود باز گردانید چون به پیش شیخ عبدالرحمن رسید بگوئید که عبدالقادر سلام می رساند و مے گوید اَنْتَ فِی الدَّرَکَاتِ وَمَنْ هُوَ فِی الدَّرَکَاتِ لَا یَرٰی مَنْ هُوَ فِی الْحَضْرَةِ وَمَنْ هُوَ فِی الْحَضْرَةِ لَا یَرٰی مَنْ هُوَ فِی الْمَخْدَعِ وَاَنَا فِی الْمَخْدَعِ اَدْخُلُ وَاَخْرُجُ مِنْ بَابِ السِّرِّ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَانِیْ بِاَمَارَةِ اَنْ خَرَجَتْ لَکَ الْخِلْعَةُ الْفُلَانِیَّةُ فِی الْوَقْتِ الْفُلَانِیِّ

عَلٰی یَدِیْ خَرَجَتْ لَکَ وَهِیَ خِلْعَةُ الرِّضَا وَبِاَمَارَةِ خُرُوْجِ التَّشْرِیْفِ الْفُلَانِیِّ فِی اللَّیْلَةِ الْفُلَانِیَّةِ لَکَ عَلٰی یَدِیْ خَرَجَتْ لَکَ وَهِیَ تَشْرِیْفُ الْفَتْحِ وَبِاَمَارَةِ اَنْ اَخْلَعُ عَلَیْکَ فِی الدَّرَکَاتِ بِحَضْرِ مِنْ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ وَلِیِّ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی خِلْعَةُ الْوِلَایَةِ وَهِیَ فَرَجِیَّةٌ خَضْرَاءُ طِرَازُهَا سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ عَلٰی یَدِیْ خَرَجَتْ در میانه راه با اصحاب شیخ عبدالرحمن رسیدند ایشان را باز گردانیدند و رسالت بشیخ عبدالرحمن رسانیدند گفت صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ هُوَ سُلْطَانُ الْوَقْتِ وَصَاحِبُ التَّصَرُّفِ فِیْهِ تاجری پیش شیخ حماد در آمد و گفت تجهیز قافلهٔ شام کرده ام و هفت صد دینار را البضاعت دارم شیخ حماد گفت اگر درین سال می روی مال ترا بغارت می برند و خود کشته می شوی تاجر بسیار غمگین شد از پیش شیخ حماد بیرون آمد شیخ عبدالقادر وی را پیش آمد قصه را با وی گفت حضرت شیخ گفت برو که بسلامت خواهی رفت و بغنیمت خواهی آمد و ضمان بر من آن شخص بسفر شام رفت و بضاعت خود را بهزار دینار بفروخت روزی بقضاے حاجت بسقایه در آمد و آن هزار دینار را بر طاقی نهاد و بیرون آمد و آن را فراموش کرد و بمنزل خود آمد و وی را خواب گرفت در خواب دید که در قافله است و حرامیان قافله را غارت کردند و اهل قافله را کشتند و وے را نیز شخصے ضربتی زد و کشته شد از هیبت آن بیدار شد اثر خون برگردن خود دید و الم آن ضربت در وجود خود احساس کرد بخاطر وے آمد که هزار دینار را فراموش کرده است بتعجیل رفت و آن را باز یافت و ببغداد مراجعت کرد با خود گفت که اول شیخ حماد را ببینم که وی بزرگتر ست و بعده شیخ عبدالقادر را ببینم که سخن وی راست شده است ناگاه شیخ حماد او را در بازار دید گفت اول شیخ عبدالقادر را ببین که سخن وی راست شده است هفده بار از خداے تعالی درخواسته است که قتل تو در بیداری مقرر شده بود بخواب بگذشت و تلف مال تو بفراموشی قرار یافت پس پیش شیخ عبدالقادر در آمد شیخ گفت آنچه شیخ حماد گفته که هفده بار درخواست کرده است گفت سوگند بعزت معبود که هفده بار و هفده بار و هفده بار تا هفتاد بار درخواسته ام تا حال چنان شد که شیخ حماد گفت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله روحه گفته است که در جوانی بعلم کلام

مشغول شدم چند کتاب دران یاد گرفتم و عم من مرا ازان منع می کرد روزی عم من بزیارت
شیخ عبد القادر رفت و من باوی بودم مرا گفت حاضر باش که بر مردی در می آیم که دل
وی از خدای تعالیٰ خبر می دهد و منتظر باش برکات دیدار وی را چون بنشستیم عم من گفت
یا سیدی برادر زاده من عمر بعلم کلام مشغول ست هر چند ویرا می گویم ازان باز نمی ایستد
شیخ گفت ای عمر کدام کتاب حفظ کرده گفتم کتاب فلانی و کتاب فلانی شیخ دست مبارک
خود را بر سینه من فرود آورد و اللہ که یک لفظ ازان کتب بر حفظ من نماند و خدای تعالیٰ
همه مسائل آنها را بر خاطر من فراموش گردانید لیکن سینه مرا از علم لدنی مملو ساخت
از پیش وی برخواستیم زبانی بحکمت ناطق مرا گفت یَا عُمَرُ اَنْتَ اٰخِرُ الْمَشْهُوْرِیْنَ
بِالْعِرَاقِ **شیخ ابو عمر و صریفینی قدس اللہ تعالیٰ روحه** وی گفته که بدایت کار
من آن بود که من شبی در صریفین به پشت افتاده بودم و روی در آسمان کرده
دیدم که در هوا پنج حمامه می گزارد و یکی می گفت سُبْحَانَ مَنْ عِنْدَهٗ خَزَائِنُ
کُلِّ شَیْءٍ وَمَا یُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ و دیگری می گفت سُبْحَانَ مَنْ
اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی و دیگری می گفت سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ
الْاَنْبِیَاءَ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِهٖ وَفَضَّلَ عَلَیْهِمْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
و دیگری می گفت کُلُّ مَا فِی الدُّنْیَا بَاطِلٌ اِلَّا مَا کَانَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ و دیگری
می گفت یَا اَهْلَ الْغَفْلَةِ عَنْ مَوْلَاکُمْ قُوْمُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ رَبٍّ کَرِیْمٍ

[illegible]

یُعْطِی الْجَزِیْلَ وَیَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ چون من آنرا دیدم و شنیدم بیخود شدم چون باخود
آمدم دوستی دنیا و آنچه در دنیاست تمام از دل من رفته بود چون بامداد شد با خدای تعالیٰ
عهد کردم که خود را تسلیم شیخی کنم که مرا با خدای تعالیٰ رهنمائی کند در وان شدم و نمیدانستم
که کجا میروم ناگاه پیرے نیکو دیدار باهیبت و وقار مرا پیش آمد و گفت السلام علیک
یا ابو عمرو جواب سلام وے باز دادم و سوگند بر وے دادم که تو کیستی که نام مرا دانستی
که من هرگز ترا نه دیده ام گفت من خضرم پیش شیخ عبد القادر بودم گفت یا ابا العباس
دوش در صریفین مردے را جذبه رسیده است و قبولے یافته و از بالاے هفت
آسمان وے را ندا آمد که مَرْحَبًا بِکَ عَبْدِیْ با خداے عهد کرده است که خود را
تسلیم شیخے کند بسوے وے رو و ویرا پیش من آر پس مرا گفت یَا اَبَا عَمْرٍو
عَبْدُ الْقَادِرِ سَیِّدُ الْعَارِفِیْنَ وَقِبْلَةُ الْوَافِدِیْنَ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ فَعَلَیْکَ
بِمُلَازَمَةِ خِدْمَتِهٖ وَتَعْظِیْمِ حُرْمَتِهٖ من بخود حاضر نشدم مگر که خود را در بغداد دیدم و خضر
علیه السلام غائب شد و ویرانه دیدم تا مدت هفت سال بعده پیش شیخ عبد القادر در آمدم گفت
مَرْحَبًا بِمَنْ جَذَبَهٗ مَوْلَاهُ اِلَیْهِ بِاَلْسِنَةِ الطَّیْرِ وَجَمَعَ لَهٗ کَثِیْرًا مِّنَ الْخَیْرِ
ای ابو عمرو زود باشد که خدای تعالیٰ ترا مریدی بدهد نام وی عبد الغنی بن نقطه که مرتبه وے
بلند تر باشد از بسیاری از اولیای خدای تعالیٰ بوے مفاخرت کند بر ملائکه بعد ازان طاقیه
خود بر سر من نهاد خوشی و خنکی دخرمی ان بدماغ من رسید و از دماغ بدل ملکوت بر من منکشف
گشت شنیدم که عالم و آنچه در عالم ست تسبیح حق سبحانه و تعالیٰ می گویند باختلاف لغات
و انواع تقدیس نزدیک بود که عقل من زائل شود شیخ پارۂ پنبه در دست داشت بر من زد
عقل من بر قرار بماند بعد ازان مرا چند گاه در خلوت نشاند و اللہ که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی
واقع نشد که پیش از انکه من بگویم با من نگفت هیچ حال و مقام و مشاهده و مکاشفه نرسیدم
که پیش ازان که بآن برسم کمرا نگفت و مرا از چیزهای خبر داد که بعد از اخبار وی بسی سال

[illegible]

واقع شد ومیان خرقه پوشیدن من از وی وخرقه پوشیدن ابن نقطه از من بست وپنج سال
درمیان شد وابن نقطه چنان بود که فرموده بود یکی از علماء می گوید که پیش شیخ عبد القادر
درآمدم وهنوز جوان بودم وباخود کتابی از علوم فلاسفه همراه داشتم شیخ عبد القادر بی آنکه
دران کتاب نظر کند یا از من بپرسد که آن چه کتابیست گفت یَا فُلَانُ بِئْسَ الرَّفِيقُ
كِتَابُكَ هٰذَا برخیز وآن را بشوی من عزیمت کردم که از پیش شیخ برخیزم وآن کتاب را
درخانه بگذارم ودیگر باخود برندارم واز ترس شیخ نفس من بشستن آن مسامحت نکرد
زیراکه چیزی ازان کتاب دانسته بودم ومرا محبتی بآن واقع شده بود خواستم که بآن نیت
برخیزم شیخ بمن نظر کرد ومرا قوت برخاستن نماند چون کسی که وی را بند کرده باشند پس گفت
کتاب خود را بمن ده آن را بگشادم همه اوراق آن را سفید دیدم که بران یک حرف نوشته
نه بود بدست شیخ دادم اوراق را بگردانید وگفت این کتاب فضائل قرآن ست وبمن داد
دیدم که کتاب فضائل قرآن ست بخوبترین خطی نوشته پس گفت توبه کردی که بزبان نه گوئی انچه
در دل تو نباشد گفتم آری گفت برخیز برخاستم وهرچه ازان کتاب یاد گرفته بودم همه فراموش من
شده بود وهرگز تا این زمان بخاطر من نیامده است روزی شخصی ابو المعالی نام در مجلس شیخ
حاضر شد در اثنای مجلس وی را تقاضای عظیم گرفت چنانکه مجال حرکت نماند وبی طاقت شد بطریق
استغاثه بجانب شیخ نظر کرد شیخ یک پایه از منبر فرود آمد بر پایه اول سری همچون سر آدمی پیدا شد چون شیخ
پایهٔ دیگر فرود آمد باآن سر سینه ودوش ظاهر شد وهمچنین پایه پایه فرود می آمد وآن صورت
زیادت می شد تا صورتی شد بعینه مثل صورت شیخ وسخن میگفت بآوازی مثل آواز شیخ وبکلامی مثل کلام
شیخ واین را غیر آن شخص ومن شاء الله تعالی هیچ کس نمی دید شیخ آمد وبر بالای سر وی بایستاد
وآستین خود یا مندیل خود بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در صحرائی یافت کشاده در انجا جوی
آب روان وبر کنار جوی درختی باخود دسته کلید همراه داشت ازان درخت بیاویخت وبتقضای حاجت
مشغول شد بعد ازان وضو ساخت ودو رکعت نماز بگذارد وسلام داد شیخ آستین یا مندیل
از سر وی برداشت خود را در مجلس شیخ دید واعضای وی ز آب وضو تر وتقاضای وی مدفوع شده
وشیخ بر بالای منبر سخن گویان که گویا هرگز فرود نیامده آن مرد خاموش بود وباهیچکس نگفت ودسته کلید

قوله گفت یا فلان بئس الرفیق کتابک هذا یعنی گفت ای فلان رفیق بد کتاب تست این کتاب ۱۲ ع

را طلب کرد باخود نیافت بعد از مدتی وی را بجانب بلاد عجم عزیمت سفر شد چهارده روزه از بغداد در راه
رفتند بصحرائی فرود آمدند که آنجا جوی آب روان بود برخاست که وضو سازد دید که آن صحرا بآن صحرا می ماند
که آن روز وضو ساخته بود وآن جوی به آن جوی چون اندکی وی برفت بآن موضع رسید که آن روز
وضو ساخته بود وآن درخت را یافت دسته کلید وی آنجا آویخته چون ببغداد باز گشت پیش شیخ رفت
تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش وی را بگرفت وگفت یا ابو المعالی تا ما زنده ایم این را با کس مگوی روزی
شیخ با جماعتی از فقها وفقرا بزیارت گورستان رفت وپیش قبر شیخ حماد رحمه الله بسیار بایستاد چنانکه هوا
گرم شد بعد ازان باز گشت وآثار بهجت وسرور در روی مبارک وی ظاهر بود از ایشان پرسیدند که
سبب ایستادن پیش قبر شیخ حماد این همه چه بود گفت وقتی روز جمعه با شیخ حماد واصحاب وی بمسجد جمعه می رفتیم
چون بسر پلی رسیدیم شیخ حماد دست بر من زد ومرا در آب انداخت هوا در غایت خنکی بود ومن جبه پشمینه
پوشیده بودم ودر آستین من جزوی چند بود دست خود بالا داشتم تا آن اجزا تر نشود ایشان مرا
بگذاشتند وبرفتند از آب برآمدم وجبه خود را بیفشردم ودر عقب ایشان برفتم وبسیار سرما یافته
بودم چون بایشان رسیدم اصحاب وی درباب من سخن گفتند ایشان را منع کرد وگفت که
من وی را رنجانیدم تا وی را آزمایش کنم وی را کوهی می بینم که از جای نمی جنبد پس گفت
امروز وی را در قبر وی دیدم حله مرصع بجواهر پوشیده وبر سر وی تاجی از یاقوت ودر دست وی
سوارها از زر ودر پای وی نعلین از زر اما دست راست وی از کار رفته بود وفرمان وی
نمی برد گفتم این چیست گفت این آن دستیست که ترا بآن در آب انداخته بودم هیچ
توانی که آن را از من درگذرانی گفتم آری گفت پس از خدای تعالی درخواه که آن را
بمن باز دهد پس بایستادم واز خدای تعالی درخواستم وپنج هزار از اولیاء الله در قبرهای
خود از خدای تعالی درخواستند که سوال مرا در حق وی قبول کند پس سوال می کردم چندانکه
خدای تعالی دست وی را بوی باز داد وبآن دست مرا مصافحه کرد چون این سخن در بغداد
مشهور شد مشایخ بغداد وصوفیه از اصحاب شیخ حماد جمع شدند تا شیخ عبد القادر رحمه الله تعالی
را به تحقیق انچه گفته بود مطالبه کنند بمدرسه شیخ آمدند اما از هیبت شیخ هیچکس نتوانست که
سخن گوید شیخ آغاز سخن کرد وگفت دو تن از مشایخ اختیار کنید تا تحقیق آنچه گفته ام بزبان

ایشان ظاهر شود ایشان اتفاق کردند بر شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب الهمدانی که وی
بآن روز ببغداد بود و بر شیخ ابو محمد عبد الرحمن بن شعیب الکردی قدس الله تعالی روحهما
و وی مقیم بغداد بود و هر دو ارباب کشف و احوال بزرگ بودند پس آن جماعت گفتند
ما مهلت دادیم تا جمعهٔ دیگر که بینیم که بر زبان ایشان چه ظاهر می شود شیخ فرمودند از جای خود
بر مخیزید تا این امر محقق نشود و سر در پیش افگند و ایشان نیز سر در پیش افگندند ناگاه از بیرون مدرسه
آواز بر آمد دیدند که شیخ یوسف بشتاب تمام می آید چون بمدرسه در آمد گفت حق سبحانه و تعالی شیخ حماد
را مشاهده من ساخت و گفت ای یوسف زود بمدرسهٔ شیخ عبد القادر رو و با مشایخی که آنجا حاضرند
بگوی که شیخ عبد القادر را آنچه گفته است وی صادق است و هنوز شیخ یوسف سخن خود تمام نکرده که شیخ عبد الرحمن
کردی در آمد و گفت مثل آنچه شیخ یوسف گفته بود از شیخ عبد القادر پرسیدند که سبب چه بود که لقب
شما محی الدین کردند فرمود که روز جمعه از بعضی سیاحات ببغداد می آمدم پای برهنه بر بیماری
متغیر اللون نحیف البدن بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبد القادر جواب سلام وی باز دادم
گفت نزدیک من آی نزدیک وی رفتم گفت مرا باز نشان وی را باز نشاندم جسد وی تازه گشت
و صورت وی خوب شد و رنگ وی صافی گشت از وی بترسیدم گفت مرا می شناسی گفتم نه گفت من
دین اسلامم بیجان شده بودم که اول مرا دیدی مرا خدای تعالی بتو زنده گردانید انت محی الدین وی را
بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم مردی مرا پیش آمد و نعلین پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین
چون نماز بگزاردم مردم از هر طرف بر من ریختند و دست و پای مرا می بوسیدند و می گفتند
یا محی الدین و مرا هرگز پیش از آن باین لقب نخوانده بودند یکی از مشایخ گوید که من و شیخ
علی هیتی در مدرسهٔ شیخ عبد القادر بودیم که یکی از اکابر بغداد پیش شیخ آمد و گفت یا سیدی
قال جدک رسول الله صلی الله علیه و سلم من دعی فلیجب و ها انا
ادعوک الی منزلی گفت اگر مرا اذن کنند بیایم و زمانی سر در پیش انداخت
پس گفت می آیم و بر استر سوار شد و شیخ علی هیتی رکاب راست وی بگرفت
و من رکاب چپ تا بسرای آن شخص رسیدیم همه مشایخ بغداد و علما و اعیان آنجا
بودند و سماطی کشیدند بروی انواع نعمتها و سلهٔ بزرگ سر پوشیده دو کس برداشته پیش

آوردند و در آخر سماط نهادند بعد از آن آن شخص که صاحب دعوت بود گفت الصلاة و شیخ سر در پیش
افگنده بود و هیچ نخورد و اذن خوردن نیز نداد و اهل مجلس هم نخوردند و اهل المجلس کان علی
رؤسهم الطیر من هیبته پس شیخ بمن و شیخ علی هیتی اشارت کرد که آن سله را
پیش آرید بر خاستیم و آن را برداشتیم و بس گران بود و پیش شیخ نهادیم فرمود تا سر
آن را بگشادیم دیدیم که فرزند آن شخص بود نابینائی مادرزاد و بر جای مانده و مجذوم و مفلوج
شیخ وی را گفت قم باذن الله معافًا آن کودک برخاست دوان و بینا و وی را هیچ
آفتی نی فریاد از حاضران برخاست شیخ در آن شور مردم بیرون آمد و هیچ نخورد پیش شیخ ابو سعید
قیلوی رفتیم و آن قصه با وی بگفتم گفت شیخ عبد القادر یبرئ الاکمه و الابرص
و یحیی الموتی باذن الله عجوزه پیش شیخ عبد القادر آمد و پسر خود را همراه آورد و گفت
دل فرزند خود را تعلق بسیار می بینم بتو من ذمهٔ وی را از حق خود بری گردانیدم برای خدای تعالی
شیخ وی را قبول کرد و بمجاهده و ریاضت فرمود بعد از چند روز پیش فرزند خود آمد دید که نان جو
می خورد و زرد و لاغر شده از کم خواری و بیداری از آنجا پیش شیخ شد آنجا طبقی دید بر آنجا
استخوانهای مرغ که شیخ خورده بود عجوزه با شیخ گفت یا سیدی تو گوشت مرغ می خوری و پسر من
نان جو شیخ دست خود را بران استخوانها نهاد و گفت قومی باذن الله الذی
یحیی العظام و هی رمیم آن مرغ زنده شد و بانگ کردن آغاز کرد پس شیخ با آن
عجوزه گفت وقتی که فرزند تو همچنین شود گو هر چه خواهد بخورد یکی از مشایخ عمر نام گوید که شبی
در خلوت خود بودم ناگاه دیوار بشگافت و شخصی کریه المنظر بیرون آمد وی را گفتم کیستی گفت
ابلیس آمده ام برای نیکخواهی تو گفتم نیکخواهی من کدام است گفت آنکه جلسهٔ مراقبه ترا تعلیم
کنم و جلس القرفصاء و راسه منکس چون بامداد شد بنزدیک شیخ عبد القادر

---

(۱) کان علی رؤسهم الطیر ... و اهل المجلس ... [illegible]
(۲) قم باذن الله ... [illegible]
(۳) یبرئ الاکمه و الابرص ... [illegible]
(۴) قومی باذن الله ... [illegible]
(۵) جلس القرفصاء ... [illegible]

درآمدم تا آن را با وی بگویم چون مصافحه کردم وی دست من بگرفت و پیش از آنکه آن را بگویم گفت یا عُمَرُ صَدَقْتَ وَهُوَ کَذُوبٌ و بعد از ین از وی هیچ سخن قبول نکنی چهل سال جلسهٔ آن شیخ بران طریق بود روزی شیخ مجلس می گفت باران در ایستاد بعضی مردمان متفرق شدند شیخ روی ببالا کرد و گفت من جمع می کنم تو تفرقه می کنی فی الحال باران از مجلس باز ایستاد و در بیرون مجلس می بارید یکی از مریدان شیخ گوید که روز جمعه همراه شیخ بمسجد جمعه می رفتیم هیچکس بشیخ التفات نمود و بروی سلام نکرد با خود گفتم ای عجب هر جمعه ما به تشویش بسیار بمسجد جمعه می رسیدیم از ازدحام بسیار بر شیخ هنوز این خاطر تمام نشده بود که شیخ تبسم کنان بمن نگریست مردم بسلام روی بشیخ آوردند چنانکه میان من و شیخ حائل شدند با خود گفتم آن حال بهتر از ین حال بود شیخ بمن التفات کرد و گفت این را تو خواستی ندانستی که دلهای مردمان بدست من است اگر خواهم دلهای ایشان را از خود بگردانم و اگر خواهم روی در خود کنم یکی از مشایخ گوید مدتی از خدای تعالیٰ در می خواستم که یکی از رجال الغیب را بمن بنماید یک شب در خواب دیدم که زیارت احمد حنبلؒ می کنم و نزدیک قبر وی مردیست در خاطر من افتاد که وی از رجال غیب است چون بیدار شدم بامید آنکه وی را به بیداری به بینم بزیارت امام احمدؒ رفتم آن مرد را آنجا یافتم در زیارت تعجیل کردم وی پیش از من بیرون رفت من در پی وی روان شدم چون بدجله رسید هر دو کنار دجله فراهم آمد بمقدار یک گام از دجله گذشت سوگند بر وی دادم که بایست تا سخن گویم بایستاد گفتم مذهب تو چیست گفت حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ در خاطر من افتاد که وی حنفی المذهب است باز گشتم و با خود گفتم بردم و آن را با شیخ عبد القادرؒ بگویم بمدرسهٔ وی رفتم و بر در سرای وی بایستادم و از درون سرا آواز داد و گفت از مشرق تا بمغرب هیچ ولی از اولیای الله حنفی المذهب نیست جزوی یکی از مریدان شیخ گوید که بخدمت وی مشغول می بودم و بیشتر شبها بیداری بودم یک شب از خانه خود بیرون آمد ابریق آب پیش بردم التفات نکرد و روی بدر مدرسه نهاد در گشاده شد بیرون رفت من نیز در عقب وی بیرون رفتم چنانکه گمان من آن بود که وی نمی داند که من همراه ام چون بدروازهٔ بغداد رسید گشاده شد وی بیرون رفت و من هم بیرون رفتم باز در فراهم آمد چون اندکی براه رفت ناگاه بشهری رسیدیم که من ندانستم که کجاست برباطی در آمد و آنجا شش تن نشسته بودند پیش آمدند

و بروی سلام کردند من در پس ستونی پنهان شدم از یک جانب آن رباط آواز ناله می آمد در اندک زمانی آن ناله ساکن شد ناگاه مردی در آمد و بآن جانب که آواز ناله می آمد رفت بعد از آن بیرون آمد شخصی را بر دوش خود گرفته و شخصی دیگر در آمد سر برهنه و موی های لب وی دراز شده و پیش شیخ بنشست شیخ وی را تعلیم شهادتین کرد و موی سر و لب وی را گرفت و طاقیه بر سر وی نهاد و محمد نام نهاد و آن شش تن را گفت که من مامور شدم بآنکه این شخص را بدل آن مرده گردانم ایشان گفتند سمعًا و طاعةً پس شیخ بیرون آمد و ایشان را بگذاشت و من هم در عقب شیخ بیرون آمدم اندکی رفتیم بدروازهٔ بغداد رسیدیم چون بار اول گشاده شد پس بدر مدرسه رسیدیم آنهم گشاده شد شیخ بخانهٔ خود در آمد چون بامداد شد پیش شیخ بنشستم تا درس سبق خود بخوانم هیبتی بر من مستولی شد نتوانستم خواند شیخ گفت ای فرزند بخوان سوگند بر وی دادم که آنچه شب دیده بودم با من بیان کند گفت آن شهر نهاوند بود و آن شش تن ابدال بودند و آنکه ناله می کرد مهتر ایشان بود و آنکه بیرون آمد و شخصی را بر دوش داشت خضر بود علیه السلام آن مرده را بیرون آورد تا کار وی را بسازیم و آن شخص که وی را تعلیم شهادتین کردم ترسائی بود از قسطنطنیه که مامور شده بودم که وی را بدل آن مرده گردانم پس وی را آوردند و بر دست من مسلمان شد و اکنون یکی از ایشان است روزی سخن می گفت ناگاه چند گام در هوا رفت و گفت ای اسرائیلی بایست و کلام محمدی بشنو و بمکان خود باز آمد پرسیدند که این چه بود گفت ابو العباس خضر علیه السلام بر مجلس ما می گذشت به تعجیل گامی چند بسوی او نهادم و گفتم آنچه شنیدید خادم شیخ گوید که دویست و پنجاه دینار زر سرخ شیخ را دین شد از جهت مهمانان روزی شخصی در آمد که من وی را نمی شناختم و بی آنکه اذن خواهد بر شیخ آمد و بنشست و با شیخ بسیار سخن گفت و مقداری زر بیرون آورد و گفت این بجهت دین شماست و برفت شیخ مرا فرمود که این را بوام خواهان برسان پس گفت این صیرفی قدر بود گفتم صیرفی قدر کیست گفت فرشته ایست که خدای تعالیٰ می فرستد باولیاء الله تا دین ایشان را ادا کند

شیخ بقا بن بطو

رحمه الله تعالیٰ وی گفته که روزی در مجلس شیخ عبد القادر حاضر بودم در اثنای آنکه سخن می گفت بر پایهٔ اول از منبر ناگاه قطع سخن کرد و ساعتی خاموش شد و بر زمین فرود آمد

بعدازان بمنبر بالا رفت و بر پایهٔ دوم بنشست پس من مشاهده کردم که پایهٔ اول کشاده شد چندانکه چشم کار می کرد و فرشی از سندس اخضر انداختند و رسول صلی الله علیه وآله وسلم با اصحاب رض بر انجا نشستند و حضرت حق سبحانه وتعالی بر دل شیخ عبدالقادر تجلی کرد چنانکه وی میل کرد که بیفتد رسول صلی الله علیه وآله وسلم وی را بگرفت و نگاه داشت بعدازان خرد و لاغر شد چون عصفوری بعدازان بالید و بزرگ شد بر صورت هائل و سهمگین بعدازان آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بقا کیفیت رویت رسول را صلی الله علیه وآله وسلم واصحابش را پرسیدند گفت خدای تعالی ایشان را تائید کرده است بقوتی که ارواح مطهرهٔ ایشان متشکل می شود بصور اجساد وصفات و اعیان وی می بینند ایشان را کسانی که خدای تعالی ایشان را قوت رویت آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است بعدازان از سبب میل کردن و خرد شدن و بزرگ شدن شیخ پرسیدند گفت تجلی اول بصفتی بود که بشر را قوت آن نیست مگر بتائید نبوی ء لهذا نزدیک بود که شیخ بیفتد اگر رسول صلی الله علیه وسلم وی را در نمی یافت و تجلی ثانی بصفت جلال بود و ازین جهت بود که شیخ بگداخت و خرد شد و تجلی ثالث بصفت جمال بود ازین جهت بود که شیخ ببالید و بزرگ شد وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ **قضیب البان موصلی قدس الله تعالی روحه** کنیت وی ابو عبدالله است شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روحه در بعضی رسائل می فرماید که ازین طائفه ما بعضی را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متجسد و متمثل می شود بر صورت جسمانیت ایشان و بران صور متجسده افعال و احوال می گذرانند حاضران می پندارند که آن بر صور جسمانیه ایشان می گذرد می گویند که فلان کس را دیدیم که چنین و چنین می کرد و حال آنکه آن کس ازان فعل مبرا است و ما این را بارها از بسیاری ازین طائفه مشاهده کرده ایم و معائنه دیده ایم و چنین بود حال ابو عبدالله موصلی که معروف است به قضیب البان و باید که برین انکار نیارے که اسرار خداے تعالی در افراد عالم بزرگ و بسیار است و بقوهٔ عقل ادراک غور آن نمی توان کرد شیخ عبدالله یافعی رحمه الله تعالی گفت که یکی از اهل علم مرا خبر داد که یکی از فقرا را نمی دیدند که نماز می گذارد روزے اقامت نماز کردند و نشسته بود فقیهے از سر انکار او را گفت برخیز و نماز بجماعت بگذار برخاست و با ایشان

وتکبیر نماز بست رکعت اول بگذارد و فقیه منکر بپهلوی او بود چون برکعت دوم برخاستند فقیه نظر بوی کرد کسی دیگر دید غیر وے که نماز می گزارد ازان متعجب شد و در رکعت سوم کسی دیگر دید غیر آن دو کس که اول نماز میگزاردند و در رکعت چهارم دیگری دید غیر آنها چون سلام دادند دید که همان کس اول ست بر جای خود نشسته و ازان هر کس که در حال نماز دیده اثر نبود آن فقیر بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک ازان چهار کس با شما نماز گزارده و شیخ عبدالله یافعی گوید که مثل این قصه شنیده ام که در بغداد از قضیب البان رحمه الله با بعضی از فقها قاضی موصل را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز دید که در یکی از کوچهاے موصل از مقابل وے می آید با خود گفت وی را باید گرفت و قصهٔ وی را بحاکم رفع کرد تا وی را ادب آیی برساند ناگاه دید که بر صورت کردے بر آمد و چون مقدارے دیگر پیش آمد بصورت اعرابی بر آمد و چون نزدیکتر شد بصورت یکی از فقها ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان را بحاکم می بری و سیاست می کنی قاضی از انکار خود توبه کرد و مرید شیخ شد پیش شیخ عبدالقادر گفتند که قضیب البان نماز نمی گزارد گفت نگوئید که همیشه سر وی بر در خانهٔ کعبه و سجود است **محمد الاوانی که با ابن القاید معروف است قدس الله تعالی روحه** وی نیز از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر است قدس الله تعالی سره در فتوحات مکیه مذکور است که شیخ عبدالقادر وی را مفرد و الحضرت می گفت وے گفت که محمد بن قاید من المفردین صاحب فتوحات مکیه می گوید که مفردون جماعتی اند که از دائرهٔ قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است و رسول با صلی الله تعالی علیه وآله وسلم پیش از بعثت از ایشان بود و ابن قاید گفته است همه چیزها از پس گذاشتم و روی بحضرت آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پائی دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کیست زیرا که اعتقاد داشتم که هیچ کسی بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی تست صلی الله علیه وآله وسلم خاطر من تسکین یافت **ابو السعود بن الشبل رحمه الله تعالی** وی نیز از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر است در فتوحات مذکور است که از کسی که صدوق بود و ثقه شنیدم که از شیخ ابوالسعود که امام وقت خود بود نقل کرد که گفت بر کنار دجله بغداد می گذشتم در خاطر من در گذشت که آیا حضرت حق تعالی را بندگان باشند که وی را در آب می پرستند هنوز این خاطر

تمام نه شده بود که آب بشگافت و مردی ظاهر شد گفت آری یا ابا السعود خدا تعالی را مردان هستند که وی را در آب می پرستند و من از ایشانم من مردی بودم از تکریت از آنجا بیرون آمدم بعد از پانزده روز آنجا فلان حادثه واقع خواهد شد چون پانزده روز گذشت آن حادثه بعینها چنانکه گفته بود واقع شد در فصوص مذکور است که شیخ ابو السعود با مریدان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در مملکت خود تصرف داده است اما من تصرف نکرده ام ابن قاید روزی از وی پرسید که چرا تصرف نمی کنی گفت من تصرف را بحضرت حق سبحانه تعالی بازگذاشته ام که چنانکه خواهد تصرف کند شیخ رکن الدین علاء الدوله رحمه الله تعالی گفته است که در گورستان امام احمد حنبل رحمه الله توجه کرده بودم بخاک بزرگی که خاک او معین است بنزدیک بعض مردم و من یقین میدانم که وی آنجا نیست اما بسر آن خاک می رفتم در راه گنبد خرابی بود که من هرگز نه شنیده بودم آنجا خاکیست چون از آن گنبد می گذرم می بینم که از آن گنبد اشارتی می رسد که کجا می روی بیا و ما را نیز زیارتی بکن من بازگشتم و به آن گنبد در آمدم و آنجا وقت من خوش شد می بینم که روح او با من می گوید که همچنان زندگانی کن که من کرده ام گفتم تو چون زندگانی کرده گفت از هر چه از حق بتو رسد قبول کن گفتم اگر قبول کردنی باشد قبول کنم گفت باری امروز بتو چیزی خواهد رسید قبول کن گفتم چنین کنم چون بشهر آمدم این قصه را با شیخ نور الدین عبد الرحمن بگفتم فرمود که هیچ می دانی که در آن گنبد کیست گفتم نه گفت او را ابا السعود می گویند و وی عجب طریقه داشته است هر چه از حق بوی رسیدی رد نکردی و از کسی چیزی نخواستی و لباس متکلف بپوشیدی و طعام متکلف بخوردی روزی یکی پیش وی در آمد دستاری دید بر سر وی که بدویست دینار می ارزید با خود گفت این چه اسراف است دستاری که از آن دویست درویش را جامه و سفره توان ساخت یک درویش چادر بر سر بندد ابا السعود باشراف خاطر دریافت گفت ای فلان ما این دستار را بخود بر سر نه بسته ایم اگر تو خواهی ببر و بفروش و از برای درویشان سفره بیار آن کس برفت و آن دستار را بفروخت و سفره متکلف راست کرد و نماز دیگر بیامد چون در آمد همان دستار را بر سر شیخ دید متعجب شد شیخ ابو السعود گفت چه تعجب می کنی از فلان خواجه بپرس که این دستار را از کجا آورده است بپرسید آن خواجه گفت که پار سال در کشتی بودم و باد مخالف برخاست

نذر کردم که اگر بسلامت بیرون روم دستاری خوب بجهت شیخ هدیه برم و اکنون شش ماه است که در بغداد می طلبم دستاری چنانکه دل من می خواست نمی یافتم که بسلام شیخ بیایم تا امروز این دستار را بر فلان دکان دیدم گفتم این دستار لائق شیخ است بخریدم و بیاوردم بعد از آن شیخ گفت دیدی که این دستار دیگری بر سر ما می بندد و از این نوع از این شیخ روایتها بسیار است والله اعلم شیخ ابو مدین المغربی قدس الله تعالی سره نام وی شعیب بن الحسین ابو الحسن است از اکابر این طائفه بوده است و بسیاری از مشایخ در صحبت و خدمت وی تربیت یافته اند و یکی از آنجمله شیخ محی الدین العربی است و در مصنفات خود ذکر وی بسیار کرده است و از سخنان وی و معارف وی آورده امام یافعی گوید که اکثر شیوخ یمن بشیخ عبد القادر نسبت دارند و بعضی هستند که نسبت بشیخ ابو مدین دارند این یکی شیخ مغرب است و آن یکی شیخ مشرق یعنی شیخ عبد القادر رضی الله عنهما و نفعنا بهما و در کتاب فصوص مذکور است که بعضی ابدال با یکی از مشایخ گفتند که با ابو مدین سلام ما بگو بعد از آن که سلام ما بوی برسانی بگو که سبب چیست که بر ما هیچ چیز دشوار نمی گردد و مشکل نمی شود و بر تو مشکل می شود و مع هذا ما بآن مقام که تو داری رغبت داریم و تو بآن مقام که ما در آنیم رغبت نداری و در فتوحات مذکور است که یکی از اولیاء الله گفت شنیدم که گفت یکی از این طائفه گفت که ابلیس را بخواب دیدم از وی پرسیدم که حال تو با شیخ ابو مدین که امام است در توحید و توکل چون است گفت مثل من با وی چون چیزی در خاطر وی اندازم مثل آن کس است که بول در بحر محیط کند و از وی پرسند که چرا بول کردی گوید تا بحر محیط ناپاک شود و طهارت بوی نتوان کرد از این شخص هیچ نادان تر باشد مثل من با دل ابو مدین همچنین است و هم در فتوحات مذکور است خلق بجهت تبرک و تیمن دست شیخ ابو مدین فرود می آوردند و می بوسیدند از وی پرسیدند که تو در نفس خویش از آن هیچ اثری باز می یابی گفت حجر الاسود در خود هیچ اثر باز می یابد که وی را از حجریت وی بیرون برد با آنکه وی را انبیا و رسل و اولیاء می بوسند گفتند نی گفت من همان حجر الاسودم و حکم آن دارم روزی شیخ ابو مدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود دراز کرد و گفت اللهم انی اشهدک واشهد ملائکتک انی سمعت واطعت اصحاب وی پرسیدند که سبب این چه بود گفت شیخ عبد القادر امروز در بغداد گفت قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله بعد از آن بعضی از اصحاب

شیخ ابو القادر از بغداد آمده خبر آوردند که شیخ عبد القادر در همان وقت آن را گفت هر گاه که شیخ ابو مدین این آیه بشنیدی که وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا گفتی این اندکے که خدای تعالی ما را داده است از علم نه از آن ماست بلکه عاریت است نزدیک ما و بسیاری از آن نرسیده ایم پس ما جاهلانیم علی الدوام و هم وی در فتوحات گفته کَانَ شَيْخُنَا أَبُو مَدْيَنَ بِالْمَغْرِبِ قَدْ تَرَكَ الْحِرْفَةَ وَجَلَسَ مَعَ اللهِ تَعَالَى عَلَى مَا يَفْتَحُ اللهُ لَهُ وَكَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ عَجِيبَةٍ مَعَ اللهِ فِي ذٰلِكَ الْجُلُوسِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ يَرُدُّ شَيْئًا يُؤْتَى إِلَيْهِ بِهِ مِثْلَ الْإِمَامِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ سَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْقَادِرِ كَانَ أَتَمَّ فِي الظَّاهِرِ لِمَا يُعْطِيهِ الشَّرَفُ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا مَدْيَنَ لِمَ لَا تَحْتَرِفُ أَوْ لِمَ لَا تَقُولُ بِالْحِرْفَةِ فَقَالَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ وَعَزَمَ عَلَى الْإِقَامَةِ كَمْ تَوْقِيتُ زَمَانِ وُجُوبِ ضِيَافَتِهِ عَلَيْهِمْ قَالُوا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ وَبَعْدَ ثَلَاثَةِ الْأَيَّامِ قَالُوا يَحْتَرِفُ وَلَا يَقْعُدُ عِنْدَهُمْ

[illegible]

حَتَّى يُحْوِجَهُمْ قَالَ الشَّيْخُ اللهُ أَكْبَرُ أَنْصِفُونَا نَحْنُ أَضْيَافُ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَزَلْنَا عَلَيْهِ فِي حَضْرَتِهِ عَلَى وَجْهِ الْإِقَامَةِ عِنْدَهُ إِلَى الْأَبَدِ فَتَعَيَّنَتِ الضِّيَافَةُ فَإِنَّهُ تَعَالَى مَا دَلَّ عَلَى كَرِيمِ خُلُقٍ بِعَبْدِهِ إِلَّا كَانَ هُوَ أَوْلَى بِالْاِتِّصَافِ بِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَيَّامُ رَبِّنَا كَمَا قَالَ كُلُّ يَوْمٍ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ نَضَيَّفَتُهُ بِحَسَبِ أَيَّامِهِ فَإِذَا أَقَمْنَا عِنْدَهُ فِي ثَلَاثَةِ آلَافِ سَنَةٍ وَانْقَضَتْ وَلَا نَحْتَرِفُ يَتَوَجَّهُ اعْتِرَاضُكُمْ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَمُوتُ وَيَنْقَضِي الدُّنْيَا وَيَبْقَى لَنَا فَضْلَةٌ عِنْدَهُ تَعَالَى مِنْ أَيَّامِ ضِيَافَتِنَا فَاسْتَحْسَنَ ذٰلِكَ مِنْهُ الْمُعْتَرِضُ فَانْظُرْ فِي هٰذَا النَّفَسِ إِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ وَكَانَ أَبُو مَدْيَنَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِإِظْهَارِ الطَّاعَاتِ وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَاعِلٌ إِلَّا اللهُ روزی شیخ ابو مدین بر کنار دریای گذشت جماعتے از کافران فرنگ وے را اسیر کردند و به کشتی خود بردند دید که آنجا جمعی مسلمانان را اسیر کرده اند چون شیخ در کشتی قرار گرفت کافران بادبان بر کشیدند تا روانه شوند هر چند جهد کردند کشتی از جای خود نجنبید با وجود آنکه بادهای قوی می جست ایشان را یقین شد که کشتی نخواهد رفت با یکدیگر گفتند غالبا این بواسطه این مسلمان است که حالی گرفته ایم می شاید که وے از ارباب باطن باشد شیخ را اجازت دادند تا از کشتی بیرون رود گفت بیرون نمی روم تا همه مسلمانان را نگذارید چون چاره ندیدند همه را گذاشتند فی الحال کشتی ایشان روان شد و وی گفته إِذَا ظَهَرَ الْحَقُّ لَمْ يَبْقَ مَعَهُ غَيْرُهُ و هم وے گفته لَيْسَ لِلْقَلْبِ سِوَى وِجْهَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِلَى أَيِّ وِجْهَةٍ تَوَجَّهَتْ حُجِبَتْ عَنْ غَيْرِهَا و هم وے گفته مَا وَصَلَ إِلَى صَرِيحِ الْحُرِّيَّةِ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ بَقِيَّةٌ و هم وے گفته مَنْ رَأَيْتَهُ يَدَّعِي مَعَ اللهِ حَالًا لَا يَكُونُ عَلَى ظَاهِرِهِ مِنْهُ شَاهِدٌ فَاحْذَرُوهُ وَمَنْ كَانَ الْأَخْذُ مِنْهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَطَاءِ فَمَا شَمَّ رَائِحَةَ الْفَقْرِ وَمِنْ أَشْعَارِهِ شِعْرٌ لَا تُنْكِرِ الْبَاطِلَ فِي طَوْرِهِ فَإِنَّهُ مِنْ بَعْضِ ظُهُورَاتِهِ وَأَعْطِهِ مِنْكَ بِمِقْدَارِهِ حَتَّى

[illegible]

تُوُفِّيَ حَتّٰى اِنْتَبَاتِہٖ توفی رضی اللہ عنہ سنۃ تسعین وخمسمایۃ **ابو العباس بن العریف** الصنهاجی الاندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نام وی احمد بن محمد است عالم بود بعلوم ومعارف بوجوه قرات وتنا هی بود در جمیع روایات مریدان وطالبان بسیار پیش وے جمع شدند بادشاه وقت را از وے خوفی در دل پدید آمد وے را طلب داشت در راه فوت شد بعضی گفته اند پیش از رسیدن بپادشاه وبعضی گفته اند که بعد از رسیدن وکان ذلک سنۃ ست وثلاثین وخمسمایۃ صاحب فتوحات از شیخ خود ابو عبد اللہ الغزالی نقل کرده است کہ وے گفته که روزی از پیش شیخ خود ابن عریف بیرون آمدم ودر صحرا اسیری کردم بهر درخت وگیاهے که می رسیدم مے گفت مرا بگیر که من فلان علت را نفع می سانم وفلان ضرر را دفع می کنم ومرا از ان حال حیرتے روی نمود بپیش شیخ خود باز گشتم وقضیه را با وی بگفتم شیخ گفت ما نه از برای این تربیت تو کرده بودیم اَيْنَ كَانَ مِنْكَ الضَّارُّ وَالنَّافِعُ حِيْنَ قَالَتْ لَكَ الْاَشْجَارُ اِنَّهَا نَافِعَةٌ ضَارَّةٌ فَقَالَ يَا سَيِّدِي التَّوْبَةَ شیخ گفت خدای تعالیٰ ترا امتحان وآزمایش کرده ست واگر نه من ترا بخدای تعالیٰ رهنمونی کردم نه بغیر او وعلامت صدق توبه تو آن است که بآن موضع باز گردی وآن درختان وگیاهها با تو هیچ سخن نگویند ابو عبد اللہ بآن موضع باز گشت از ان سخنان هیچ نه شنید خداوند را سبحانه سجدهٔ شکر بجاے آورد وبسوی شیخ باز گشت وآن را با وی بگفت شیخ گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اخْتَارَكَ لِنَفْسِهٖ وَلَمْ يَدَعْكَ اِلٰى كَوْنٍ مِثْلِكَ مِنْ اَكْوَانِهٖ وهم صاحب فتوحات گفته كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ شَيْخِنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْعَرِيْفِيِّ بِاَشْبِيْلِيَّةَ جَالِسًا وَاَرَدْنَا اَوْ اَرَادَ اَحَدٌ اِعْطَاءَ

مَعْرُوْفٍ فَقَالَ شَخْصٌ مِّنَ الْجَمَاعَةِ لِلَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ اَلْاَقْرَبُوْنَ اَوْلٰى بِالْمَعْرُوْفِ فَقَالَ الشَّيْخُ مِنْ فَوْرِهٖ مُتَّصِلًا بِكَلَامِ الْقَائِلِ اِلَى اللّٰهِ فَيَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُهَا فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ اِلَّا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى قِيْلَ لِيْ اِنَّهَا كَذَا اُنْزِلَتْ فِي الْقُرْاٰنِ مِمَّا تَحَقَّقْتُ بِهَا وَاُشْرِبَهَا قَلْبِيْ وَكَذَا اَجْمِيْعُ مَنْ حَضَرَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ نِعَمَ اللّٰهِ اِلَّا اَهْلُ اللّٰهِ وَلَهُمْ خُلِقَتْ وَيَاْكُلُهَا غَيْرُهُمْ بِحُكْمِ التَّبَعِيَّةِ فَهُمُ الْمَقْصُوْدُوْنَ بِالنِّعَمِ توفی رحمہ اللہ سنۃ ست وثلاثین وخمسمایۃ **ابو الربیع الکفیف المالقی** رحمہ اللہ تعالیٰ وے از مریدان ابو العباس بن عریف است روزے باصحاب خود گفت اگر فی المثل دو مرد باشند وهر یکے را ده دینار باشد یکی از ایشان یک دینار صدقه کند ونه دینار نگاه دارد ودیگرے نه دینار صدقه کند ویک دینار نگاه دارد کدام از ایشان فاضلتر است گفتند آنکه نه دینار صدقه کند شیخ گفت چرا وے فاضلتر است گفتند از ان سبب که وے بیشتر تصدق کرده است شیخ گفت آنچه گفتید خوب است اما روح مسئله را ندانستید وبر شما پوشیده بماند گفتند آن کدام است گفت آنکه ما هر دو را در مال برابر فرض کردیم آنکه بیشتر داد در آمدن وے در مقام فقر بیش از آنکس است که کمتر داد پس نسبت وے بفقر زیادت باشد پس وے افضل باشد حدیث نبوی وارد است بآن معنی که هفتاد هزار بار کلمه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گفتن را در نجات گوینده یا نجات آن کس که آن را بنیت وے گویند اثر تمام است شیخ ابو الربیع مالقی گفته است که من این ذکر را هفتاد هزار بار گفته بودم ولیکن بنام کسے معین نساخته بودم تا روزے که بر مائده طعام کسے حاضر شدم با جماعتے وبا ایشان کودکی صاحب کشف بود در ان وقت که آن کودک دست بطعام برد تا بخورد ناگاه بگریست گفتندش چرا بگریستی گفت اینک دوزخ را مشاهده می کنم ومادر خود را در وی در عذاب

می بینم شیخ ابو الربیع گفت در باطن با خود گفتم خداوندا تو می دانی که هفتاد هزار بار کلمهٔ لا اله الا
الله گفته ام آن را بجهت آزادی مادر این کودک از آتش دوزخ تعیین گردانیدم گفت
چون من این نیت در باطن خود تمام کردم آن کودک بخندید و بشاشت نمود و گفت مادر خود را
می بینم که از آتش دوزخ خلاص یافت الحمد لله پس بطعام خوردن مشغول شد با آن جماعت
شیخ ابو الربیع می گوید که مرا صحت این خبر نبوی درین باب بکشف آن کودک معلوم شد
و صحت کشف آن کودک بخبر نبوی هم شیخ ابو الربیع گفته است که در بعضی سیاحات
تنها می رفتم چون شب می رسید مرغی می آمد و نزدیک من شب می گذرانید
و با من حکایت می کرد و شبی شنیدم که همه شب می گفت یا قدوس یا قدوس چون بامداد شد
پر ها بر هم زد و گفت سبحان الله الرزاق و پرواز کرد **عدی بن مسافر الشامی**
ثم الهکاری رحمه الله تعالی با شیخ عقیل منبجی و شیخ حماد دباس صحبت داشته بود و بر وی
خلق بسیار جمع شدند و جبل هکاریه که از توابع موصل است از خلق منقطع گشت و آنجا زاویه بنا کرد
و مردم آن دیار همه مرید و معتقد وی شدند در سنهٔ سبع و خمسین و خمسمائه از دنیا برفت
و قبر وی در آن دیار از مزارات متبرکه است و وی را کرامات و آیات ظاهره است
در تاریخ امام یافعی مذکور است که یکی از مریدان وی را در یکی از صحراها داعیهٔ انقطاع
از خلق پیدا شد با شیخ عدی گفت ای شیخ می خواهم که درین صحرا از خلق منقطع باشم چه
بودی که اینجا آبی بودی که بیاشامیدمی و چیزی که قوت من شدی شیخ برخاست آنجا
دو سنگ بزرگ بود پای بر یکی زد چشمهٔ آب شیرین روان شد و پای بر دیگری زد و درخت
اناری برست درخت را گفت ای درخت یک روز باذن الله تعالی یک انار شیرین میده
و یک روز یک انار ترش آن از بهترین اناری بود که در دنیا می باشد **سیدی احمد بن**
ابی الحسن الرفاعی قدس الله تعالی روحه ذو المقامات العلیة و الاحوال السنیة

خرق الله سبحانه علی یدیه العوائد و قلب له الاعیان و اظهر العجائب
ولکن اصحابه فیهم الجید والردی یدخل بعضهم النیران و یلعب
بالحیات وهذا ما عرفه الشیخ ولا صلحاء اصحابه نعوذ بالله من الشیطان
وی از اولاد بزرگوار امام موسی کاظم است رضی الله تعالی عنه و نسبت خرقهٔ وی به پنج واسطه به شبلی
می رسد ساکن ام عبیده بود و از بطائح ابو الحسن علی کنداهرزاده وی است گفته است که یک روز بر در خلوت
وی نشسته بودم پیش وی آواز کسی شنیدم چون نظر کردم پیش وی کسی نشسته دیدم که هرگزش ندیده
بودم ساعتی دراز با هم سخن گفتند پس آن شخص از روزنی که در دیوار خلوت شیخ بود بیرون آمد و چون
برق خاطف در هوا بگذشت پس پیش شیخ در آمدم و پرسیدم که این مرد که بود گفت تو وی را
دیدی گفتم آری گفت او کسی است که خدای تعالی بحر محیط را بوی محافظت می کند و یکی از رجال
اربعه است سه روزه است که وی مهجور شده اما نمی داند گفتم یا سیدی سبب مهجوری وی چیست گفت
وی در یکی از جزایر بحر محیط مقیم است آنجا سه شبانه روز متصل باران بارید بخاطر وی گذشت که کاشکی
این باران در عمرانات بودی بعد از آن استغفار کرد و بسبب این اعتراض مهجور شده است پس من
گفتم یا سیدی وی را بمهجوری وی اعلام کردی گفت نی شرم داشتم گفتم اگر می فرمائی من وی را اعلام کنم
گفت می کنی گفتم آری گفت سر بگریبان خود در کش در کشیدم آوازی بگوشم رسید که یا علی
سر برآر سر برآوردم خود را در یکی از جزائر بحر محیط دیدم در کار خود حیران شدم برخاستم و اندکی برفتم
آن مرد را دیدم بروی سلام کردم و آن قصه را با وی بگفتم سوگند بر من داد که هر چه ترا گویم چنان کن
گفتم چنان کنم گفت خرقهٔ مرا در گردن من کن و مرا بر روی در زمین می کش و منادی می کن که این سزای آن کس است
که بر خدای تعالی اعتراض کند خرقه را در گردن وی کردم و خواستم که وی را بکشم هاتفی آواز داد که ای
علی وی را بگذار که ملائکه آسمان بروی بزاری در آمدند و گریان شدند و خدای تعالی از وی خوشنود گشت
چون آواز شنیدم بیخود شدم چون بخود باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم والله که ندانستم که چون
رفتم و چون آمدم چون وقتی کسی از سیدی احمد تعویذی طلبیدی و کاغذ بیاوردی که بنویسد
اگر سیاهی نبودی کاغذ را بگرفتی و بی سیاهی بنوشتی وقتی برای شخصی بی سیاهی بنوشت
مدتی مدید غائب شد و بعد از آن آن کاغذ را باز آورد بر سبیل امتحان و گفت ای شیخ برای من دعائی بنویس

چون دران کاغذ نگریست گفت ای فرزند این کاغذ نوشته است وبوی داد روزی دو تن از اصحاب وی بصحرا رفتند و باهم نشستند وحکایات می کردند یکی ازان دیگری را پرسید که ترا درین مدت از ملازمت سیدی احمد چه حاصل شده گفت تو هر تمنایی که می خواهی بکن گفت ای سیدی می خواهم که نامهٔ آزادی ما از دوزخ همین ساعت از آسمان فرود آید آن دیگری گفت کرم خدای تعالی بسیار است وفضل وی بیحد است درین حالت که ایشان درین مقال بودند ناگاه ورقی سپید از آسمان فرود افتاد آن را برگرفتند دران هیچ نوشته ندیدند پیش سیدی احمد آمدند واز احوال خویش هیچ ناگفته آن ورق بوی دادند چون سیدی در آن ورق نگریست خدای را سجده کرده وچون سر از سجده برداشت گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرَانِیْ عِتْقَ اَصْحَابِیْ مِنَ النَّارِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ وگفتند ای سیدی این ورق سفید ست گفت ید قدرت بسیاهی نمی نویسد این بنور نوشته شده است وگفته که وی را با کمال اشتغال بعبادات اشعار لطیف بوده است فمنها شعر اِذَا جَنَّ لَیْلِیْ هَامَ قَلْبِیْ بِذِکْرِکُمْ اَنُوْحُ کَمَا نَاحَ الْحَمَامُ الْمُطَوَّقُ ﴿ وَفَوْقِیْ سَحَابٌ یَمْطُرُ الْهَمَّ وَالْاَسٰی ﴿ وَتَحْتِیْ بِحَارٌ لِلْهَوٰی تَتَدَفَّقُ ﴿ سَلُوْا اُمَّ عَمْرٍو کَیْفَ بَاتَ اَسِیْرُهَا ﴿ تُفَکُّ الْاُسَارٰی دُوْنَهٗ وَهُوَ مُوْثَقُ ﴿ فَلَا هُوَ مَقْتُوْلٌ فَفِی الْقَتْلِ رَاحَةٌ ﴿ وَلَا هُوَ مَمْنُوْنٌ عَلَیْهِ فَیُطْلَقُ ﴿ وبعضی گفته اند که این ابیات را از قوال شنیده است وبران رفته از دنیا وتوفی رضی الله عنه یوم الخمیس الثانی والعشرین من جمادی الاولی سنة ثمان وسبعین وخمسمایة

حیات بن قیس الحرانی قدس الله تعالی روحه

صاحب الکرامات الخارقة والانفاس الصادقة والاحوال الفاخرة والانوار الباهرة والمقامات العالیة والمناقب السامیة وی یکی ازان چهار کس ست که شیخ ابوالحسن قریشی گفته است که چهار کس می دانم از مشایخ که در قبور خود تصرف می کنند چنانکه احیا می کنند معروف کرخی وشیخ عبدالقادر گیلانی وشیخ عقیل منبجی وشیخ حیات حرانی قدس الله تعالی اسرارهم یکی از صلحا گفته است که از یمن در دریا نشستم چون بمیان دریای هند رسیدم باد مخالف برخاست وموج عظیم شد وکشتی بشکست من بر تخته پاره ماندم موج مرا بجزیره انداخت بسی بگشتم هیچکس ندیدم خرابهٔ بسیار بود در انجا ناگاه بمسجدی رسیدم که در وی چهار کس نشسته بودند سلام گفتم جواب من دادند وحال من پرسیدند حال خود با ایشان بگفتم وباقی روز پیش ایشان نشستم واز حسن توجه وکمال اقبال ایشان بر حضرت حق سبحانه امر عظیم مشاهده کردم چون شب رسید شیخ حیات حرانی در آمد آن جماعت پیش وی دویدند وسلام کردند وی پیش رفت ونماز خفتن بجماعت بگذاردند وتا طلوع فجر در نماز ایستادند وشنیدم که شیخ حیات بمناجات در آمد ودر آخر گفت یَا حَبِیْبَ التَّائِبِیْنَ وَیَا سُرُوْرَ الْعَارِفِیْنَ وَیَا قُرَّةَ عَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَیَا اَنِیْسَ الْمُنْفَرِدِیْنَ وَیَا حِرْزَ اللَّاجِئِیْنَ وَیَا ظَهْرَ الْمُنْقَطِعِیْنَ وَیَا مَنْ حَنَّتْ اِلَیْهِ قُلُوْبُ الصِّدِّیْقِیْنَ وَیَا مَنْ اَنِسَتْ بِهٖ اَفْئِدَةُ الْمُحِبِّیْنَ وَعَلَیْهِ عَکَفَتْ هِمَّةُ الْخَاشِعِیْنَ بعد از ان بگریست گریستنی سخت دیدم که انوار ظاهر شدن گرفت چنانکه آن مکان روشن شد چون روشن شدن ماه شب چهارده وبعد از ان شیخ حیات از مسجد بیرون آمد آن جماعت مرا گفتند که در عقب وی برو برفتم دیدم که زمین وبیابان ودریا وکوه وهامون در زیر پای وی درنوردیده می شود وهر گامی که برمی داشت می شنیدم که میگفت یا رب حیات کن حیات در اندک

زمانی بحران رسیدیم مردم هنوز در نماز بامداد بودند و شیخ حیات ساکن حران بوده است تا از دنیا رفته است در تاریخ سنه احدی وثمانین وخمسمایة **شیخ جاگیر قدس الله تعالی روحه** شیخ ابوالوفا بروی ثنا گفته است وطاقیه خود را بدست شیخ علی هیتی برای وی فرستاده است و وے را تکلیف حضور نکرده است وگفته است که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جملهٔ مریدان من گرداند خدای تعالی وی را بمن بخشید و شیخ جاگیر در اصل از کردان بود در صحرای از صحراهای عراق یک روزه سامره متوطن شد و آنجا می بود تا در سنه تسعین وخمسمایة از دنیا برفت وقبر وی هم آنجاست وی گفته مَنْ شَاهَدَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي سِرِّهِ سَقَطَ الْكَوْنُ مِنْ قَلْبِهِ وهم وے گفته مَا اَخَذْتُ الْعَهْدَ عَلٰی اَحَدٍ حَتّٰی رَاَیْتُ اِسْمَهٗ مَرْقُوْمًا فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ مِنْ جُمْلَةِ مُرِیْدِیْ وَقَالَ اَیْضًا اُوْتِیْتُ سَیْفًا مَاضِیَ الْحَدِّ اَحَدُ طَرَفَیْهِ بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ لَوْ اَشَرْتُ بِهٖ اِلَی الْجِبَالِ الشَّوَامِخِ لَهَوَتْ یکی از اصحاب وی گوید که روزی با وے بودم گله گاوان از پیش وی می گذشتند اشارت بیک گاو کرد و گفت این حامله است بگوساله نر چنین وچنین وآن فلان روز خواهد زاد وندر ما خواهد بود و فلان فلان ازان خواهند خورد و اشارت بگاو دیگر کرد و گفت این حامله است بگوساله ماده و فلان وقت خواهد زاد و فلان و فلان ازوی خواهند خورد و سگی سرخ را ازوے نصیب ست والله که این همه چه شیخ گفته بود واقع شد سگی سرخ بزاویه در آمد وازان گوساله یکپاره ببرد توفی رحمه الله سنه تسعین وخمسمایة **شیخ ابو عبد الله محمد بن ابراهیم القرشی الهاشمی قدس الله سره** امام العارفین ودلیل السالکین صاحب الاحوال الفاخره والکرامات الباهره وے گفته اَلْعَالِمُ مَنْ نَطَقَ عَنْ سِرِّكَ وَاَطْلَعَ عَلٰی عَوَاقِبِ اَمْرِكَ وهم وے گفته که روزی در منا بودم تشنه شدم هیچ جا آب نیافتم وبا من هیچ نبود که بآن آب خورم ومی رفتم تا چاهی پیدا کنم که ازانجا آب کشم چاهی یافتم که اعاجم بران گرد آمده بودند

۴ قوله وی گفته من شاهد الحق یعنی کسی که مشاهده کرد حق را از راه نهانی افتاد حوادث از نظر اعتبار وی ساقط گشت ۱۲
۵ قوله امام العارفین یعنی پیشوای عارفان ودلیل السالکین یعنی راه نمای سالکان صاحب الاحوال الفاخره یعنی صاحب احوال بزرگ وکرامات ظاهره ۱۲
۶ قوله گفته العالم من نطق عن سرک یعنی عالم کسی است که از زبان تو سخن گوید از سر تو واطلع علی عواقب امرک یعنی مطلع باشد بر عواقب کار تو ۱۲

وآب می کشیدند یکی از ایشان را گفتم که قدری آب درین رکوه کن مرا بزد ورکوه را از دست من گرفت وبینداخت من برفتم تا رکوه را بگیرم وبسیار خاطر شکسته بودم دیدم که در برکهٔ آب شیرین افتاده است آب برداشتم وبخوردم ورکوه را پر آب کرده پیش اصحاب آوردم ازان آب بخوردند قصه را با ایشان بگفتم آنجا رفتند تا آب برگیرند نه آب یافتند ونه اثر آن دانستم که آیتی بود از آیات الٰہی وعَنِ الشَّیْخِ بْنِ کَسَارٍ قَالَ هَمَّ الشَّیْخُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَدَّسَ سِرَّهٗ فِیْ بَعْضِ قُرٰی مِصْرَ وَمَعَهٗ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَوَجَدُ وَالْقَرْیَةَ عَامِرَةً بِالْبُیُوْتِ وَالْبَسَاتِیْنِ وَلَمْ یَرَوْا بِهَا اَحَدًا فَسَاَلَ الشَّیْخُ عَنْ سَبَبِ خُلُوِّهَا فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا مَشْهُوْرَةٌ یَسْکُنُ الْجِنُّ وَمَنْ سَکَنَهَا مِنَ النَّاسِ اٰذَوْهُ اَذًی فَظِیْعًا وَقَدْ تَفَرَّقَ اَهْلُهَا فِی الْقُرٰی فَقَالَ الشَّیْخُ لِبَعْضِ الْفُقَرَاءِ نَادِیًا عَلٰی صَوْتِكَ فِیْ اَرْجَاءِ الْقَرْیَةِ مَعَاشِرَ الْجَانِّ قَدْ اَمَرَکُمُ الْقُرَشِیُّ اَنْ تَرْحَلُوْا عَنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ثُمَّ لَا تَعُوْدُوْا اِلَیْهَا وَلَا تُؤْذُوْا وَاحِدًا مِنْ اَهْلِهَا اَیْنَ مَا کَانُوْا وَمَنْ خَالَفَ مِنْکُمْ هَلَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُنَادِیْ وَالْفُقَرَاءُ یَسْمَعُوْنَ مِنَ الْقَرْیَةِ جَلَبَةً وَمَرْحَبًا فَقَالَ الشَّیْخُ ارْحَلُوا الْجَلَبَةَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ فِیْهَا اَحَدٌ فَتَسَامَعَ اَهْلُ الْقَرْیَةِ وَجَاءُوْهَا وَعَمَرَتْ بِالنَّاسِ وَلَمْ یَتَاَذَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ مِنَ الْجَانِّ بَعْدَ ذٰلِكَ وَمِنْ کَلَامِهٖ مَا فِی الْوُجُوْدِ اَعَزُّ مِنَ الْاَخِ فِی اللّٰهِ فَاِذَا ظَفِرْتَ بِهٖ فَاشْدُدْ یَدَكَ عَلَیْهِ مَنْ لَمْ یَحْفَظِ الْاَدَبَ اَدْرَکَهُ الْقُطْبُ وَمَنْ لَمْ یَصْحَبِ الْفُقَرَاءَ بِالْاَدَبِ حُرِمَ بَرَکَتَهُمْ وَمِنْ اَعْظَمِ النِّقَمِ وُرُوْدُ النَّقْصِ عَلَی الْعَبْدِ وَهُوَ لَا یَشْعُرُ مَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ قَلْبِهٖ شَاهِدٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْهُ فِیْ حَرَکَاتِهٖ لَمْ یَتِمَّ لَهٗ اَمْرًا توفی رحمه الله سنه تسع وتسعین وخمسمایة **ابو الحسن علی بن حمید الصعیدی المعروف بابن الصباغ رحمه الله تعالی** صاحب احوال بلند ومقامات ارجمند بود وکرامات بسیار وخوارق عادات بیشمار از وی ظاهر شده است پدر وی صباغ بود ومی خواست که پسرش هم صباغ باشد بروی گران می آمد کروی بصحبت صوفیه می رفت وطریقهٔ ایشان می ورزید واز صباغی بازمی ماند روزی پدرش آمد دید که جامهٔ مردم را رنگ نکرده است ووقت گذشته است درغضب شد ودر دکان تغارها ے

بسیار بود در هر یک رنگی دیگر چون غضب پدر را دید همه جامها را گرفت و در یک تغاره نهاد غضب پدر زیاده شد و گفت دیدی که چه کردی و جامهای مردم را ضایع کردی هر یکی رنگی خواسته بودند تو همه را یک رنگ کردی ابو الحسن دست در ان تغاره کرد و همه را یکبار بیرون آورد و هر یکی آن رنگ شده که صاحبش خواسته بود چون پدرش آن بدید حیران بماند و وی را بسلوک راه صوفیه باز گذاشت و از صنعت صباغی معذور داشت عادت وی آن بود که مادام که نام کسی را در لوح محفوظ از مریدان خود ندیدی در صحبت خود راه ندادی روزی شخصی از وی طلب صحبت کرد شیخ ساعتی سر در پیش افگند و گفت که نزدیک ما هیچ وظیفهٔ خدمتی نمانده است که با آن قیام نمائی آن شخص مبالغه کرد که از ان چاره نیست گفت هر روز میروی و یک پشتهٔ حلفا می آور و بعد از مدتی که آن کار کرد دست وی بدرد آمد آنچه حلفا را بآن می درویدند انخت (نام گیا ہے) و ترک صحبت فقر کرد شبی در خواب دید که قیامت قائم شده است و مردم بسر صراط می گذرند بعضی بسلامت می گذرند و بعضی در آتش می افتند پس چیزی طلبید که دست دران زند نیافت متحیر بماند ناگاه دید که یک پشته از ان پشتهای حلفا بر روی آتش می رود خود را بر بالای آن انداخت وی را از آتش بیرون برد و نجات یافت ترسناک و هولزده از خواب در آمد پیش شیخ رفت چون چشم شیخ بر وی افتاد گفت نگفتم که ترا خدمتی بیش ازین نمانده است از شیخ استغفار کرد و بسر کار خود رفت توفی رحمه الله تعالی سنة اثنی عشرة وستمائة

ابو اسحق بن طریف رحمه الله تعالی

وی از مشایخ شیخ محی الدین ابن العربی ست در فتوحات می گوید که وی از بزرگترین مشایخی ست که من دیده ام و از وی می آرد که گفته که کسانی که مرا می شناسند همه اولیای الله اند گفتند چون چنین ست یا ابا اسحق گفت زیرا که هر یک از ایشان از دو حال بیرون نیستند یا آن ست که در حق من خیر و نیکوئی میگویند یا غیر آن اگر چنانچه در حق من خیر می گوید مرا صفت نمی کند مگر بآنچه صفت وی شده است اگر چنانچه وی محل آن صفت نبودی و موصوف بآن نه گشتی مرا بآن صفت نه کردی پس این شخص نزدیک من از اولیاء الله ست و اگر چنانچه در حق من بدی گوید وی صاحب فراست و کشف ست که خدای تعالی وی را بر حال من اطلاع داده است پس این کس هم

از اولیاء الله است و هم در فتوحات می گوید سَمِعْتُ شَیْخَنَا اَبَا عِمْرَانَ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ الشُّومِي بِمَنْزِلِهٖ بِمَسْجِدِ الرِّضَا بِاَشْبِیْلِیَه وَهُوَ یَقُوْلُ لِلْخَطِیْبِ اَبِی الْقَاسِمِ ابْنِ غَفِیْرٍ وَقَدْ اَنْكَرَ اَبُو الْقَاسِمِ مَا یَذْكُرُ اَهْلُ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةِ یَا اَبَا الْقَاسِمِ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ هٰذَا جَمَعْنَا بَیْنَ حِرْمَانَیْنِ لِمَنْ لَا یَرٰی ذٰلِكَ مِنْ نُفُوْسِنَا وَلَا تُؤْمِنُ بِهٖ مِنْ غَیْرِنَا وَمَا ثَمَّ دَلِیْلٌ یَرُدُّهٗ وَلَا قَادِحٌ یَقْدَحُ فِیْهِ شَرْعًا وَعَقْلًا ثُمَّ اَشْهَدَ لِیْ عَلٰی مَا ذَكَرَهٗ وَكَانَ اَبُو الْقَاسِمِ یَعْتَقِدُ فِیْنَا فَعَزَّزْتُ عِنْدَهٗ مَا قَالَهٗ بِدَلِیْلٍ یُسَلِّمُهٗ مِنْ مَذْهَبِهٖ فَاِنَّهٗ كَانَ مُحَدِّثًا فَشَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْقَبُوْلِ وَشَكَرَنِی الشَّیْخُ وَدَعَا لِیْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ یَا اِخْوَانَنَا حَیْثُ جَعَلَكُمُ اللّٰهُ مِمَّنْ قَرَعَ سَمْعَهٗ اَسْرَارُ اللّٰهِ الْمَخْبُوْءَةُ فِیْ خَلْقِهِ الَّتِیْ اخْتَصَّ اللّٰهُ بِهٰذَا مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ فَكُوْنُوْا لَهَا قَائِلِیْنَ مُؤْمِنِیْنَ وَلَا تَحْرِمُوا التَّصْدِیْقَ بِهَا فَتُحْرَمُوْا خَیْرَهَا قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِیُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ لَقِیْتُ مِنَ الْمَشَایِخِ قَرِیْبًا مِنْ سِتِّمِائَةِ شَیْخٍ وَاقْتَدَیْتُ بِاَرْبَعَةٍ اَبِیْ زَیْدٍ الْقُرْطُبِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِی الرَّبِیْعِ الْخَالِقِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِی الْعَبَّاسِ الْجَوْزِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ اِسْحٰقَ بْنِ طَرِیْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ

ابن الفارض الحموی المصری قدس الله تعالی سره

کنیت وی ابو حفص ست و نام وی عمر از قبیلهٔ بنی سعد ست قبیلهٔ حلیمه مرضعهٔ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم حموی الاصل بود و مصری المولد والمدفن و پدر وی از اکابر علمای مصر بود فرزند وی سیدی کمال الدین محمد گفته است که وی گفته که در اول تجرید و سیاحت از پدر خود اجازت می خواستم و در وادیها و کوهها که نزدیک بمصر بود می گشتم و بعد از شبانروزی کم یا بیش از جهت مراعات خاطر وی باز می گشتم و پیش وی می آمدم و چون پدر وفات یافت بتجرید و سیاحت و سلوک طریق حقیقت بالکلیه باز گشتم اما بر من هیچ چیز ازین طریق فتح نمی شد تا آن زمانکه روزی خواستم که بیکی از مدارس مصر در آیم دیدم که بر در مدرسه پیری ست بقال وضو می سازد و وضوئی نه بر ترتیب مشروع اول دستهای خود بشست بعد از ان پایها را بعد از ان مسح سر کشید بعد از ان روی بشست با خود گفتم که عجب این پیر درین سن در دیار اسلام بر در مدرسه در میان فقهای مسلمانان وضوئی می سازد نه بر ترتیب مشروع آن پیر در من نگریست و گفت ای عمر بر تو در مصر هیچ فتح نمیشود فتحی که ترا دست دهد در زمین

حجاز و مکه خواهد بود قصد آنجا کن که وقت فتح تو رسیده است دانستم که وی از اولیاء الله است و مراد
وی از آن وضوی غیر مرتب اظهار جهل و تلبیس ستر حال بوده است پیش وی به نشستم و گفتم
یا سیدی من کجا و مکه کجا غیر وقت موسم حج ست و هیچ رفیق و همراه یافت نیست بدست خود اشارت
کرد و گفت اینک مکه پیش روی تست نظر کردم مکه را دیدم وی را بگذاشتم و روی بمکه نهادم مکه
از نظر من غائب نشد تا آنجا در آمدم و ابواب فتح بر من کشاده شد و آثار آن مترادف گشت
در کوهها و وادیهای مکه سیاحت میکردم تا آنکه بوادی مقیم شدم که از آنجا تا بمکه ده شبانروز راه بود و
صلوات خمس را در حرم شریف بجماعت حاضر می شدم و با من در شدن و آمدن سبعی عظیم الخلقه
همراهی می کرد و چون فقیر بزانو در می آمد و می گفت یا سیدی ارکب و من هرگز سوار نشدم پانزده سال
بر من گذشت ناگاه آواز آن شیخ بقال بگوش من آمد که یَا عُمَرُ[۵۱] تَعَالَ اِلَی الْقَاهِرَةِ اُحْضُرْ
وَفَاتِیْ به تعجیل تمام بوی آمدم دیدم که محتضر ست بروی سلام گفتم و وی نیز بر من سلام گفت و دیناری چند
بمن داد که باین تکفین و تجهیز من کن و حمالان تابوت مرا بهر یک دیناری بده و بفلان موضع ببر از قرافه
و میگویند که آن همان موضع است که اکنون قبر شیخ ابن الفارض آنجاست پس گفت تابوت مرا در آن موضع
بنه و منتظر باش که مردی از کوه فرود می آید باوی بر من نماز گزار آنگاه منتظر باش تا خدای تعالی چه کند چون وی
وفات یافت بوصیت وی عمل کردم و تابوت وی را در آن محل که گفته بود بنهادم دیدم که مردی از
کوه فرود آمد چون مرغ شتابان و ندیدم که پای وی بر زمین آمده باشد وی را بشناختم شخصی
بود که پیاده در بازارها می گشت و مردم با وی مسخرگی می کردند و بر قفای وی سیلی می زدند
پس گفت ای عمر پیش رو تا بر وی نماز کنیم پیش رفتم دیدم که میان زمین و آسمان مرغان
سبز و سفید با ما نماز می گذارند چون از نماز فارغ شدیم یک مرغی سبز عظیم الخلقت از میان
ایشان فرود آمد و زیر تابوت وی بنشست و تابوت وی را فرو برد و با دیگر مرغان بپیوست
و همه تسبیح گویان می پریدند تا از نظر غائب شدند من از آن حال تعجب کردم آن مرد گفت
یَا عُمَرُ[۵۲] اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَتْ هُمْ شُهَدَاءُ السُّیُوْفِ وَاَمَّا شُهَدَاءُ الْمَحَبَّةِ فَکُلُّهُمْ
اَجْسَادُهُمْ وَاَرْوَاحُهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ وَهٰذَا الرَّجُلُ مِنْهُمْ یَا عُمَرُ

۵۱ قوله یا عمر تعال الی القاهرة احضر وفاتی یعنی اے عمر بیا بلدهٔ قاہره که مصر است وفات مرا حاضر شو ۱۲

۵۲ قوله گفت یا عمر اما سمعت یعنی آیا نه شنیدی که ارواح شہدا در درون مرغان سبز اند سیر کنند در جنت ہر جا که خواہند و آن شہدای که ارواح ایشان چنین است کشتگان شمشیر اند و اما کشتگان محبت اجساد و ارواح ایشان جمله در درون مرغان سبز اند و این مرد از آن جمله است ۱۲

و من نیز از ایشان بودم از من زلتی در وجود آمد مرا از میان ایشان براندند و اکنون در بازارها
مرا قفا می زنند و بر آن زلت تادیب می کنند دیوانیست مشتمل بر عیون معارف و فنون
لطائف که یکی از قصائد آن قصیدهٔ تائیه است که هفتصد و پنجاه بیت ست کما بیش
وَقَدِ[۵۳] اشْتَهَرَتْ هٰذِهِ الْقَصِیْدَةُ بَیْنَ مَشَایِخِ الصُّوْفِیَّةِ وَغَیْرِهِمْ مِنَ
الْفُضَلَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الْحَقِیْقَةِ آنچه بعد از سیر و سلوک تمام درین قصیده حقایق علوم
دینیه و معارف یقینیه از ذوق خود و اذواق کاملان اولیا و اکابر محققان مشایخ
روح الله تعالی ارواحهم اجمعین جمع کرده است در چنین نظمی رائق فائق گفته اند که کسی دیگر را
میسر نشده است و میسور هیچکس از اهل فضل و هنر بلکه مقدور اکثر نوع بشر نتواند بود شعر
عَنْ[۵۴] کُلِّ لُطْفٍ فِیْهِ لَفْظٌ کَاشِفٌ ٭ فِیْ کُلِّ مَعْنًی مِنْهُ حُسْنٌ بَاهِرٌ ٭ بَحْرٌ[۵۵] وَلٰکِنَّ
اللِّطَافَةَ عَنْبَرٌ ٭ مُزْنٌ وَلٰکِنَّ الْغُیُوْثَ جَوَاهِرٌ ٭ شیخ رحمه الله تعالی فرموده است
که چون قصیدهٔ تائیه گفته شد رسول را صلی الله علیه و آله و سلم بخواب دیدم فرمودند که
یَا عُمَرُ[۵۶] مَا سَمَّیْتَ قَصِیْدَتَکَ گفتم یا رسول الله آن را لوایح الجنان و روایح الجنان
نام کرده ام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ سَمِّهَا نَظْمَ السُّلُوْکِ فَسَمَّیْتُهَا
بِذٰلِکَ و حکایت کرده اند از اصحاب که گفتن وی این قصیده را نه بر قاعدهٔ شعرا بود
بلکه گاهی وی را جذبه می رسید و روزها هفته یا ده روز کما بیش از حواس خود غائب
می شد چون بخود حاضر می شد املای کردی سی بیت یا چهل بیت یا پنجاه بیت آنچه خداوند سبحانه
بر وی در آن غیبت فتح کرده بود بعد از آن ترک آن می کرد تا آن وقت که مثل آن حالت
معاودت کردی شیخ شمس الدین ایکی رحمه الله که از اصحاب شیخ صدر الدین قونیوی است

۵۳ قوله وقد اشتهرت هذه القصیدة یعنی بتحقیق شهرت کرده این قصیده تائیه میان مشائخ صوفیه و غیر ایشان از فضلا و علما ۱۲ ع

۵۴ قوله عن کل لطف الخ یعنی از هر لطفی که درین قصیده است لفظی است کاشف و در هر معنی حسنی است ظاهر ۱۲ ع

۵۵ قوله بحر ولکن الخ یعنی این نظم بحر است ولیکن لطافت وی عنبر است و ابر است ولیکن باران وی جواهر است ۱۲ ع

۵۶ قوله یا عمر ما سمیت قصیدتک الخ یعنی ای عمر چه نام کردهٔ قصیده خود را پس فرمود رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم که نام آن را نظم السلوک نام کن پس نام کردم آن را نظم السلوک ۱۲

قدس الله تعالی سره و شیخ الشیوخ وقت خود بوده است گفته است که در مجلس شیخ ما یعنی
شیخ صدرالدین علما و طلبهٔ علم حاضر می شدند در انواع علوم سخن می گذشت و ختم مجلس بر بیتی
از قصیدهٔ نظم السلوک می شد و حضرت شیخ بران بزبان عجمی سخنان غریب و معانی لدنی
می فرمود که فهم آن هیچکس نتوانستی کرد مگر کسی که از اصحاب ذوق بودے و گاه بودے که در
روز دیگر گفتی که دران بیت معنی دیگر بر من ظاهر شده است و معنی غریب تر و دقیق تر از
پیش بگفتی و بسیار می فرمود که صوفی می باید که این قصیدهٔ را یاد گیرد و با کسی که فهم آن بکند
معانی آن را شرح کند و هم شیخ شمس الدین گفته است که شیخ سعید فرغانی تمامی همت خود را
بر فهم انچه حضرت شیخ می فرموده آورده بود و آن را تعلیق می کرد اولا آن را بفارسی شرح کرد
و ثانیا بعربی و آن همه از برکة انفاس حضرت شیخ ماست شیخ صدرالدین قدس الله
تعالی سره قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ أَحْسَنَ یعنی الشیخ ابن الفارض فِي
وَصْفِ رَاحِ الْمَحَبَّةِ فِي دِيْوَانِهِ الْمُشْتَمِلِ عَلٰى لَطَائِفِ الْمَعَارِفِ وَالسُّلُوْكِ
وَالْمَحَبَّةِ وَالشَّوْقِ وَالْوَصْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاِصْطِلَاحَاتِ وَالْعُلُوْمِ
الْحَقِيْقِيَّةِ الْمَعْرُوْفَةِ فِي كُتُبِ مَشَايِخِ الصُّوْفِيَّةِ وَمِنْ ذٰلِكَ وَصْفُهُ لَهَا
فِي هٰذَا الْبَيْتِ الْمَشْهُوْرِ ؎ هَنِيْئًا لِاَهْلِ الدَّيْرِ كَمْ سَكِرُوْا بِهَا ٭ وَمَا شَرِبُوْا
مِنْهَا وَلٰكِنَّهُمْ هَمُّوْا ٭ عَلٰى نَفْسِهِ فَلْيَبْكِ مَنْ ضَاعَ عُمْرُهُ ٭ وَلَيْسَ لَهُ فِيْهَا
نَصِيْبٌ وَلَا سَهْمٌ ٭ وَقَالَ اَيْضًا مِنَ الْمَشْهُوْرِ اَنَّهُ وَقَعَ لِلشَّيْخِ شِهَابِ الدِّيْنِ
سُهْرَوَرْدِي رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ قَبْضٌ فِي بَعْضِ حِجَابِهٖ فَاَتٰى اِلَيْهِ الشَّيْخُ
النَّاظِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاسْتَشْهَدَهُ الشَّيْخُ شِهَابُ الدِّيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ قَرِيْظِهٖ
فَانْشَدَهُ الشَّيْخُ النَّاظِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَصِيْدَةً وَاسْتَمَرَّ فِي اِنْشَادِهَا اِلٰى اَنْ

قَالَ ؎ اَهْلًا بِمَا لَمْ اَكُنْ اَهْلًا لِمَوْقِعِهٖ ٭ قَوْلُ الْمُبَشِّرِ بَعْدَ الْيَاْسِ بِالْفَرَجِ
لَكَ الْبِشَارَةُ فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ فَقَدْ ٭ ذُكِرْتَ ثَمَّ عَلٰى مَا فِيْكَ مِنْ عِوَجٍ فَقَامَ الشَّيْخُ
شهاب الدين سهروردی رحمه الله فَتَوَاجَدُوْا مَنْ عِنْدَهُ مِنْ شُيُوْخِ الْوَقْتِ
الْحَاضِرِيْنَ وَكَانَ الْمَجْلِسُ عَامِرَ الشُّيُوْخِ اَجِلَّاءَ وَسَادَةً مِنَ الْاَوْلِيَاءِ فَخَلَعَ
عَلَيْهِ هُوَ وَالْحَاضِرُوْنَ قِيْلَ اَرْبَعَمِائَةَ خِلْعَةٍ وقتی از شیخ ابن الفارض هفوه صادر
شد وے را بآن مواخذه کردند و قبضے عظیم که نزدیک بود که روح وے مفارقت کند
واقع شد این بیت حریرے بخواند ؎ مَنْ ذَا الَّذِيْ مَا سَاءَ قَطُّ ٭ وَمَنْ لَهُ
الْحُسْنٰى فَقَطْ شنیدی که درمیان زمین و آسمان کسی می گوید اما شخص وی را نمی دید مُحَمَّدُ
الْهَادِي الَّذِيْ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ هَبَطَ شیخ برهان الدین ابراهیم جعبری رحمه الله تعالی
گفته است که در نواحی جعبر در سیاحت بودم و با خود حدیث التذاذ بفناء محبت می کردم ناگاه
مردی چون برق خاطف گذشت و این بیت می خواند ؎ فَلَمْ تَهْوَنِيْ مَا لَمْ تَكُنْ
فِيَّ فَانِيًا ٭ وَلَمْ تَفْنَ مَا لَمْ تَجْتَلِيْ فِيْكَ صُوْرَتِيْ دانستم که آن نفس محبی است
در پی وے بجستم و وے را بگرفتم و گفتم که این نفس از کجا بتو رسیده است گفت این از انفاس
برادرم شرف الدین ابن الفارض ست گفتم اکنون وی کجاست گفت پیش از این نفس وے
از حجاز می شنیدم و اکنون از جانب مصر می آید و اکنون وے محتضر ست و مامور شده ام
با آنکه در وقت انتقال وے حاضر باشم و بروے نماز گزارم و حالا بسوے وی می روم
و بسوی مصر متوجه شد و من نیز متوجه شدم و بوے آن مردے یافتم و در عقب بوتے سے رفتم

تا بر شیخ ابن الفارض در آمدم و وی محتضر بود گفتم سلام علیک و رحمة الله و برکاته گفت و علیک السلام یا ابراهیم بنشین بشارت باد ترا که تو از زمرهٔ اولیاء خدای سبحانه و تعالی هستی گفتم یا سیدی می دانم که این بشارت از حضرت حق ست سبحانه که بر زبان تو می گذرد اما می خواهم که جهت آن را بدانم تا دل من از آن اطمینان یابد که نام من ابراهیم ست و مرا از سر مقام ابراهیمی که گفت وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي نصیبی ست گفت از خدای تعالی درخواستم که در وقت انتقال من جماعتی از اولیاء الله حاضر شوند و تو حاضر شدی پس لابد تو از ایشان باشی بعد از ان دیدم که بهشت بروی متمثل شد چون بآن نظر کرد گفت آه و گریهٔ عظیم بر گرفت و رنگ وی تغیر پذیرفت و این بیتها خواندن گرفت شعر كَانَ مَنْزِلَتِي فِي الْحُبِّ عِنْدَكُمْ مَا قَدْ رَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ أَيَّامِي * أُمْنِيَّةٌ ظَفِرَتْ رُوحِي بِهَا زَمَنًا اَلْيَوْمَ أَحْسَبُهَا أَضْغَاثَ أَحْلَامِ * من گفتم ای سیدی این مقام بزرگ است گفت ای ابراهیم رابعه عدویه که زنی بود گفته است وَعِزَّتِكَ مَا عَبَدْتُكَ خَوْفًا مِنْ نَارِكَ وَلَا رَغْبَةً فِي جَنَّتِكَ بَلْ كَرَامَةً لِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَمَحَبَّةً فِيكَ و این مقام نه آن مقام ست که من آن را طلب کرده ام و عمر در حبت وجوی آن بسر برده ام بعد از ان آرام گرفت و خندان شد و بر من سلام گفت و داع کرد و گفت در تجهیز من با جماعت حاضر باش و بر من نماز کن و سه روز بر سر قبر من حاضر باش بعد از ان ببلاد خود رو بعد از ان بمخاطبه و مناجات مشغول شد شنیدم که قایلی می گفت که آواز وی می شنیدم اما شخص وی را نمی دیدم یَا عُمَرُ فَمَا تَرُومُ وی گفت شعر أَرُومُ وَقَدْ طَالَ الْمَدَى مِنْكَ نَظْرَةً * وَكَمْ مِنْ دِمَاءٍ دُونَ مَرْمَايَ طُلَّتْ * بعد از ان خندان و گشاده روی بحق پیوست دانستم که مقصود وی بدادند و مراد وی در کنارش نهادند و هم شیخ برهان الدین ابراهیم جعبری گفته است که در وقت انتقال وی جمعی کثیر از

اولیاء الله حاضر بودند بعضی را می شناختم و بعضی را نمی شناختم و از الجمله بود عزیزی که سبب معرفت من بوی شده بود و من در عمر خود جنازه از ان بزرگوار تر ندیده بودم و مرغان سپید و سبز بر سر آن پرواز می کردند و مردم بسیار بر محل آن گرد آمده بودند و روح مقدس حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم حاضر آمده بود و بروی نماز می کرد و ارواح مقدس حضرات انبیا و اولیا انس و جن طائفه بعد از طائفه اقتدا بآن حضرت کرده بودند و بروی نماز می کردند و من با هر طائفه نماز می گزاردم بدین سبب دفن وی تاخیر یافت و تا آخر روز کشید و هر کسی در ان سخنی می گفتند بعضی میگفتند این در حق وی تادیبی ست که در محبت دعوی بلند مقامی میکرد و بعضی غیر آن میگفتند و همه از سر کار محجوب بودند إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ چون آخر روز وی را دفن کردند بمقتضای وصیت وی سه روز آنجا اقامت کردم و بی احوال عجیب و غریب مشاهده افتاد که عقول را طاقت ادراک آن نیست وقتی شیخ برهان الدین مذکور با جمعی از کبار بزیارت وی رفته بودند دیدند که خاک بسیار گرد قبر وی در آمده و گرد بر ان نشسته و این بیت بخواند شعر مَسَاكِينُ أَهْلِ الْعِشْقِ حَتَّى قُبُورُهُمْ * عَلَيْهَا تُرَابُ الذُّلِّ بَيْنَ الْمَقَابِرِ * بعد از ان آن خاکها و گرد ها را برو فتند و بدامن مبارک خود می بردند تا حوالی قبر وی را پاک ساختند توفی رحمة الله علیه فی الثانی من جمادی الاولی سنة اثنین و ثلاثین و ستمائة

ابراهیم بن معضاد الجعبری رحمه الله تعالی

کنیت وی ابو اسحق ست صاحب آیات ظاهره و مقامات فاخره بوده است مذهب وی محو کلی و نفی وجود و افلاس و نا داشت بوده است شیخ عبد القادر گیلانی قدس الله تعالی روحه گفته است شعر أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا * طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ * و شیخ ابراهیم در مقابلهٔ آن چنین گفته است شعر أَنَا صُرَدُ الْمِرْحَاضِ أَمْلَأُ بِئْرَهُ * نَتَنًا وَفِي الْبَيْدَاءِ كَلْبٌ أَجْرَبُ * روزی یکی از شاگردان وی در آمد و گفت که دو بیت شنیده ام که مرا بسیار خوش آمده است گفت کدام ست آن برخواند که شعر

وَقَائِلَةٍ اَنْفَقْتَ عُمْرَكَ مُسْرِفًا ؛ عَلٰى مُسْرِفٍ فِيْ تِيْهِهٖ وَدَلَالِهٖ ؛ فَقُلْتُ لَهَا كُفِّيْ عَنِ اللَّوْمِ اِنَّنِيْ ؛ شُغِلْتُ بِهٖ عَنْ هَجْرِهٖ وَوِصَالِهٖ شیخ ابراهیم گفت این نه مقام تست و نه مقام شیخ تو چنین گویند که چون اجل وی نزدیک رسید بموضع قبر خود آمد و گفت یَا قَبْرُ قَدْ جَاءَكَ زُبَيْرٌ و آنجا مقیم شد بی آنکه وی را علتی و مرضی باشد و عنقریب بجوار رحمت حق پیوست فی سنة سبع وثمانین وستمایة **شیخ محی الدین محمد بن علی بن العربی قدس الله تعالی سره** وے قدوهٔ قائلان بوحدت وجود ست و بسیاری از فقها و علماء ظاهر در وے طعن کرده اند و اندکی از فقها و جماعتی از صوفیه وی را بزرگ داشته اند فَخَّمُوْهُ تَفْخِيْمًا عَظِيْمًا وَمَدَحُوْا كَلَامَهٗ مَدْحًا كَرِيْمًا وَوَصَفُوْهُ بِعُلُوِّ الْمَقَامَاتِ وَاَخْبَرُوْا عَنْهُ بِمَا يَطُوْلُ عَنْهُ ذِكْرُهٗ مِنَ الْكَرَامَاتِ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ تَارِيْخِهٖ وی را اشعار لطیف و غریب ست و اخبار نادر عجیب مصنفات بسیار دارد کی

[illegible]

[illegible]

کبار مشایخ بغداد در مناقب وی کتابی جمع کرده است و در انجا آورده است که مصنفات حضرت شیخ از پانصد زیاده است و حضرت شیخ بالتماس بعضی از اصحاب رساله در فهرست مصنفات خود نوشته است و در انجا زیادت از دویست و پنجاه کتاب را نام برده بیشتر در تصوف و بعضی در غیر آن و در خطبهٔ آن رساله فرموده که قصد من در تصنیف این کتب نه چون سائر مصنفات تصنیف و تالیف بود بلکه سبب بعضی تصنیفات آن بود که بر من از حق سبحانه امری وارد می شد که نزدیک بود که مرا بسوزد خود را به بیان بعضی از ان مشغول می ساختم و سبب بعضی دیگر آنکه در خواب یا در مکاشفه از جانب حق سبحانه و تعالی بآن مامور میشدم در تاریخ امام یافعی رحمه الله تعالی مذکور است که گفته اند که وی را با شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی روحهما اتفاق ملاقات و اجتماع افتاده است و هر یک از ایشان در دیگرے نظر کرده اند و آنگاه از یکدیگر مفارقت نموده اند بی آنکه در میان ایشان کلامی واقع شود بعد از ان وی را از حال شیخ شهاب الدین سهروردی پرسیده اند گفته است هو رَجُلٌ مَملُوٌّ مِن قَرنِهِ اِلَى قَدَمِهِ مِنَ السُّنَّةِ و شیخ شهاب الدین را از حال وی پرسیدند گفته است که هو بحر الحقایق و نسبت خرقهٔ وی در تصوف بیک واسطه بشیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس الله تعالی سره میرسد و نسبت دیگر وی در خرقه بخضر علیه السلام می رسد بیک واسطه قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لَبِستُ هٰذِهِ الخِرقَةَ المَعرُوفَةَ مِن يَدِ اَبِي الحَسَنِ عَلِيِّ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ جَامِعٍ بِبُستَانِهِ بِالمُقلِي خَارِجَ المُوصِلِ سَنَةَ اِحدٰى وَسِتِّمِائَةٍ وَلَبِسَهَا ابنُ الجَامِعِ مِن يَدِ الخَضِرِ عَلَيهِ السَّلَامُ وَفِي المَوضِعِ الَّذِي اَلبَسَهُ اِيَّاهَا البسنيها ابن جامع وَعَلٰى تِلكَ الصُّورَةِ مِن غَيرِ زِيَادَةٍ وَنُقصَانٍ و نسبت دیگر وے بخضر علیه السلام می رسد بے واسطه قال رحمه الله علیه صَحِبتُ اَنَا وَالخَضِرُ عَلَيهِ السَّلَامُ وَتَاَدَّبتُ بِهِ وَاَخَذتُ عَنهُ فِي وَصِيَّةٍ اَوصَانِيهَا شِفَاهًا اَلتَّسلِيمَ بِمَقَالَاتِ الشُّيُوخِ وَغَيرَ ذٰلِكَ وَرَاَيتُ مِنهُ ثَلٰثَةَ اَشيَاءَ مِن خَرقِ العَوَائِدِ رَاَيتُهُ يَمشِي عَلَى البَحرِ وَطَيَّ الاَرضِ وَرَاَيتُهُ يُصَلِّي فِي الهَوَاءِ و اعظم اسباب طعن طاعنان در وے کتاب فصوص الحکم ست و همانا که منشاء طعن طاعنان یا تقلید و تعصب ست یا عدم اطلاع

بر اصطلاحات وی یا غموض معانی و حقایقی که در مصنفات خود درج کرده است و آن مقدار حقایق و معارف که در مصنفات وی بتخصیص در فصوص و فتوحات اندراج یافته است در هیچ کتاب یافت نمی شود و از هیچ کس ازین طایفه ظاهر نه شده است و این فقیر از خدمت خواجه برهان الدین ابو نصر پارسا قدس سره چنین استماع دارد که می گفت که والد ما می فرمود که فصوص جان است فتوحات دل و هر جا که والد بزرگوار ایشان در کتاب فصل الخطاب قال بعض کبراء العارفین گفته است مراد بآن حضرت شیخ است قدس سره رَوَى الشَّيخُ مُؤَيَّدُ الدِّينِ الجُندِيُّ فِي شَرحِهِ لِفُصُوصِ الحِكَمِ عَن شَيخِهِ الشَّيخِ صَدرِ الدِّينِ القُونَوِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ اَنَّهُ رُوِيَ عَنِ الشَّيخِ رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا وَصَلتُ اِلٰى بَحرِ الرُّومِ مِن بِلَادِ اَندُلُسَ عَزَمتُ عَلٰى نَفسِي اَن لَا اَركَبَ البَحرَ اِلَّا بَعدَ اَن اَشهَدَ تَفَاصِيلَ اَحوَالِي الظَّاهِرَةِ وَالبَاطِنَةِ الوُجُودِيَّةِ مِمَّا قَدَّرَ اللّٰهُ سُبحَانَهُ عَلَيَّ وَلِي وَمِنِّي اِلٰى آخِرِ عُمرِي فَتَوَجَّهتُ اِلَى اللّٰهِ سُبحَانَهُ بِحُضُورٍ تَامٍّ وَشُهُودٍ عَامٍّ وَمُرَاقَبَةٍ كَامِلَةٍ فَاَشهَدَنِي اللّٰهُ سُبحَانَهُ جَمِيعَ اَحوَالِي مِمَّا يَجرِي ظَاهِرًا وَبَاطِنًا اِلٰى آخِرِ عُمرِي حَتّٰى صُحبَتُ اَبِيكَ اِسحٰقَ بنِ مُحَمَّدٍ وَصُحبَتُكَ وَاَحوَالُكَ وَعُلُومُكَ وَاَذوَاقُكَ وَمَقَامَاتُكَ وَتَجَلِّيَاتُكَ وَمُكَاشَفَاتُكَ وَجَمِيعُ حُظُوظِكَ مِنَ اللّٰهِ سُبحَانَهُ ثُمَّ رَكِبتُ البَحرَ عَلٰى بَصِيرَةٍ وَيَقِينٍ وَكَانَ مَا كَانَ وَيَكُونُ مِن غَيرِ اِخلَالٍ وَاختِلَالٍ و هم وی در فتوحات آورده است حکایت از حال خود رحمه الله وَلَقَد آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَمَا جَاءَ بِهِ مُجمَلًا وَمُفَصَّلًا مِمَّا وَصَلَ اِلَينَا مِن تَفصِيلِهِ وَمَا لَم يَصِل اِلَينَا وَلَم يَثبُت عِندَنَا فَنَحنُ مُؤمِنُونَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ فِي نَفسِ الاَمرِ اَخَذتُ ذٰلِكَ عَن اَبَوَيَّ اَخذَ تَقلِيدٍ وَلَم يَخطُر لِي مَا حَكَمَ النَّظَرُ العَقلِيُّ فِيهِ مِن جَوَازٍ وَاِحَالَةٍ وَوُجُوبٍ فَعَمِلتُ عَلٰى اِيمَانِي بِذٰلِكَ حَتّٰى عَلِمتُ مِن اَينَ آمَنتُ وَبِمَاذَا آمَنتُ وَكَشَفَ اللّٰهُ عَن بَصَرِي وَبَصِيرَتِي وَخَيَالِي فَرَاَيتُ بِعَينِ البَصَرِ مَا لَا يُدرَكُ اِلَّا بِهِ وَرَاَيتُ بِعَينِ البَصِيرَةِ مَا لَا يُدرَكُ اِلَّا بِهِ وَرَاَيتُ بِعَينِ الخَيَالِ مَا لَا يُدرَكُ اِلَّا بِهِ فَصَارَ الاَمرُ لِي مَشهُودًا وَالحُكمُ المُتَخَيَّلُ المُتَوَهَّمُ

بالتقليد موجودًا فعلمت قدر من اتبعته وهو الرسول المبعوث الى محمد صلى الله
عليه وسلم وشهدت جميع الانبياء كلهم من آدم الى محمد عليه الصلوٰة
والسلام واشهدني الله تعالى المؤمنين كلهم حتى ما بقي من احد
ممن كان و يكون الى يوم القيمة خاصتهم وعامتهم ورأيت مراتب
الجماعة كلها فعلمت اقدارهم واطلعت على جميع ما آمنت به مجملًا
مما هو في العالم العلوي وشهدت ذلك كله فما زحزحني علم ما رأيته
وعاينته عن ايماني فلم ازل اقول واعمل ما اقوله واعمله بقول النبي صلى الله
عليه وسلم لا لعلمي ولا لعيني ولا لشهودي فواخيت بين الايمان والعيان
وهذا عزيز الوجود في الاتباع فان مزلة اقدام الاكابر انما يكون هنا
اذا وقعت المعاينة لما وقع به الايمان فتعمل على عين لا على ايمان
فلم يجمع بينهما ففاته من الكمال ان يعرف قدره ومنزلته فهو وان كان
من اهل الكشف فما كشف الله له عن قدره ومنزلته فجعل نفسه فعمل
على المشاهدة والكامل من عمل على الايمان مع ذوق العيان وما انتقل ولا
اثر فيه العيان وما رأيت لهذا المقام ذائقًا بالحال وان كنت اعلم ان له
رجالًا في العالم لكن ما جمع الله بيني وبينهم في رؤية اعيانهم واسمائهم
فقد يمكن ان اكون رأيت منهم وما جمعت بين عينه واسمه وكان
سبب ذلك اني ما علقت نفسي قط الى جانب الحق ان يطلعني على كون
من الاكوان ولا حادثة من الحوادث وانما علقت نفسي مع الله ان
يستعملني فيما يرضيه ولا يستعملني فيما يباعدني عنه وان يخصني بمقام
لا يكون لمتبع اعلى منه ولو اشركني فيه جميع من في العالم لم نتاثر لذلك
فاني عبد محض لا اطلب التفوق على عباده بل جعل الله في نفسي من
الفرح اني اتمنى ان يكون العالم كله على قدم واحدة في اعلى المراتب
فخصني الله بخاتمة امر لم يخطر لي ببالي فشكرت الله تعالى بالعجز عن

شكره مع توفيقي في الشكر حقه وما ذكرت ما ذكرته من حالي للفخر لا والله
انما ذكرته لامرين الامر الواحد لقوله تعالى واما بنعمة ربك فحدث واية
نعمة اعظم من هذه والامر الآخر ليسمع صاحب همة فتحدث فيه همة
لاستعمال نفسه فيما استعملها فينال مثل هذا فيكون معي وفي درجتي فانه
لا ضيق ولا حرج الا في المحسوس و شيخ صدر الدين قدس سره در کتاب فکوک می فرماید
که شیخ ما را نظره بود مخصوص که چون خواستی که بر حال کسی اطلاع یافتی نظرے بوے کردے و
از احوال اُخروی و دنیوی وی خبر کردی در باب چهل و چهارم از فتوحات مذکورست که شیخ
می گوید که وقتی که مرا از من بستدند روزگاری بر من گذرانیدند که نماز می گذاردم بجماعت و امام بودم
و جمیع اعمال نماز چنانچه می بایست بجای می آوردم و مرا با آن هیچ شعوری نه نه بجماعت و نه
بمحل آن و نه بهیچ چیز از عالم محسوس و بآنکه می گویم مرا بعد از افاقت خبر کردند نه من بخود می دانستم
هر چه از من واقع شده بود چون حرکات نایم بود که از وی صادر میشود و وی از ان آگاه نیستم
که حق سبحانه وقت مرا بر من محفوظ داشته بود و با من چنان کرده بود که با شبلی کرده بود که وے را
در اوقات نماز بوی باز می دادند الا نمی دانم که وے را با آن شعور می بود یا نه آن را با جنید
قدس الله سره گفتند گفت الحمد لله الذي لم يجر عليه لسان ذنب و هم
در فتوحات مذکورست که حضرت شیخ این بیت فرموده بود ؎ يا من يراني ولا اراه
كم ذا اراه ولا يراني ٭ یکی از اصحاب شیخ گفت چون گفته ولا یرانی و می دانی که او ترا
می بیند او بر سبیل بدیهه گفت ؎ يا من يراني مجرمًا ولا اراه آخذا ٭ كم ذا اراه منعمًا
ولا يراني لائذا ٭ و هم در فتوحات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف میکردم شخصے را دیدم
که طواف می کند که وے کسی را مزاحمت نمی کرد و نه کسے دیگر میان دو کس در می آید که ایشان را
از هم جدائی کرد دانستم که روحی ست متجسد شده سر راه وی نگاه داشتم و بر وے سلام کردم
و جواب من باز داد و با وے همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شد دانستم که سبتی است
از وی پرسیدم که چرا از روزهای هفته روز شنبه را بکسب تخصیص کردی گفت از ان جهت که
خدای تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و در روز جمعه فارغ شد پس در این شش روز که

در کار ما بود من در کار وی بودم و برای حظ نفس خود کاری نکردم چون شنبه آمد آن را برای
خود گردانیدم و در وی بکسب مشغول بودم از برای قوت آن شش روز دیگر از وی
سوال کردم که در وقت تو قطب زمان که بود گفت من بودم پس مرا وداع کرد و برفت چون
بآن جای که می نشستم باز آمدم یکی از اصحاب من گفت که امروز مردی غریب دیدم که در مکه وی را
ندیده بودم با تو در طواف سخن می گفت که بود و آن از کجا آمده بود قصه را باز گفتم حاضران
تعجب کردند وهم در فتوحات می آرد که یکی از مشایخ ما را گفتند که دختر فلان پادشاه که خلق را
از وی منفعت بسیارست و نسبت بشما اخلاص و اعتقاد تمام دارد بیمارست و آنجا میباید رفت
شیخ بآنجا رفت شوهر وی استقبال کرد و شیخ را ببالین وی آورد دید که در حالت نزع است گفت
درود تو دی را دریا بید پیش از آنکه برود شوهرش گفت چون دریابم وی را گفت وی را باز خرید
کامل وی را آورد دختر در نزع و پیچ جان کندن در توقف افتاد دختر چشم خود بگشاد و بر شیخ سلام کرد
شیخ وی را گفت ترا هیچ باکی نیست ولیکن اینجا دقیقه ایست که بعد از آن که ملک الموت نازل شد
خالی باز نمی گردد و چاره نیست از بدلی ما ترا از وی خلاص کردیم این زمان از ناحق خود می طلبد
باز نخواهد گشت مگر آنکه جانی دیگر قبض کند تو اگر زنده باشی خلق را از تو آسایش بسیارست و تو
عظیم القدری و فدای تو نمی شاید جز عظیم القدری مراد ختریست که دوست ترین
دختران منست نزدیک من وی را فدای تو میسازم بعد از آن روی بملک الموت کرد و گفت
بی آنکه جانی نه بری بنزدیک پروردگار خود نمی روی جان دختر مرا بگیر بدل وی که وی را
از خدای تعالی باز خریده ام و بعد از آن شیخ پیش دختر خود رفت و وی را هیچ بیماری نه گفت ای
فرزند روح خود را بمن بخش زیرا که تو قایم مقام دختر پادشاه نمی توانی شد در منفعت گفت ای
پدر جان من در حکم تست ملک الموت را گفت جان وی بگیر در حال دختر شیخ بیفتاد و بمرد پس
شیخ ابن العربی رحمة الله علیه می گوید که نزدیک ما آنست که از آنکه چیزی بدهند و جان مریض را
باز خریده باشند لازم نیست که در عوض جان دیگر بدهند زیرا که ما از خود این مشاهده کرده ایم
که جان کسی را باز خریده ایم و هیچ جان در عوض نداده ایم وهم در فتوحات می آرد که در سنه ست و ثمانین
و خمسمایه در مجلس ما حاضر شد یکی از علما که بر مذهب فلاسفه رفتی و اثبات نبوت چنانکه مسلمانان کنند

نکردی و انکار خوارق عادات و معجزات انبیا علیهم السلام کردی و اتفاقا فصل زمستان بود و در مجلس
منقل آتش افروخته بودند آن فلاسفی گفت که عامه می گویند که ابراهیم را در آتش افروخته انداختند و نسوخت
و این محال ست زیرا که آتش بالطبع محرق ست مر اجسام قابله را پس بنیاد تاویل کرد و گفت مراد
بآتش مذکور که در قرآن واقع است آتش غضب نمرودست و مراد بانداختن ابراهیم در آن آتش آن ست که آن
غضب بر وی واقع شد و مراد بآنکه آن آتش وی را نسوخت آنکه غضب را بر وی نراند بجهت غلبه
ابراهیم بر وی بدلیل و حجت چون آن فلسفی از کلام خود فارغ شد بعضی از حاضران مجلس و ظاهر
آن ست که شیخ بآن خود را می خواهد گفت چه می گویی که ترا صدق آنچه که خدای تعالی گفته است که
آتش بر ابراهیم علیه السلام برد و سلام گردانیدم بنمایم و مقصود من از این رفع انکار معجزه ابراهیم
است علیه السلام نه اظهار کرامت خویش آن منکر گفت که این نمی تواند بود گفت این آتش که
درین منقل ست همان آتش هست که تو می گویی بالطبع محرق ست گفت آری هست منقل را
برداشت و آتشها را در دامن منکر ریخت و مدتی بگذاشت و بدست خود بهر طرف می گردانید و جامه
وی نسوخت باز آن آتش را در منقل ریخت و منکر را گفت دست خود بیار چون دست وی
نزدیک آتش رسید بسوخت پس گفت روشن شد که سوختن و ناسوختن آتش بفرمان خداوند سبحانه و تعالی
نه بمجرد طبع منکر اعتراف نمود و ایمان آورد وهم در فتوحات می آورد که شیخ ابوالعباس حریری
در سنه ثلاث و ستمایه در مصر با من گفت که با شیخ ابوعبدالله قربانی در بازار می رفتیم و وی برای فرزند
صغیر خود قصریه گرفته بود و قصریه ظرفی را گویند از شیشه که کودکان در آنجا بول کنند جماعتی مردم صالح
با ما پیوستند جایی بنشستیم که چیزی خوریم خاطر بر آن قرار گرفت که بجهت نانخورش قدری شیره
شکر بستانیم ظرفی حاضر نبود گفتند آن قصریه نوست و هیچ ناپاکی در آنجا نرسیده آن شیره را در آنجا
کردند چون بخوردیم و مردمان پراگنده شدند با ابوعبدالله می رفتیم و قصریه در دست وی و اتفاقا که
من و ابوعبدالله قربانی هر دو شنیدیم که از آن قصریه آواز آمد که بعد از آنکه اولیاء خدای تعالی
در من چیزی خورده باشند من جایگاه بول و ناپاکی نشوم سوگند بخدای تعالی که همچنین نخواهد بود
از دست وی بجست و بر زمین افتاد و خرد بشکست و از آن صورت حالی عجب ما را تصرف کرد
شیخ گفته است رحمة الله علیه که با شیخ ابوالعباس گفتم که شما از موعظه آن قصریه فایده گرفتید

نه آنست که شما توهم کرده اید بسیار نظر فرما است که در آنجا کسانی بهتر از شما چیزی خورده اند وجایگاه ناپاکی شده بلکه مقصود ازان تنبیه شما بوده است که بعد ازانکه دلهای شما موضع معرفت خدایتعالی شده است میباید که آن را موضع اغیار نگردانید ودر انجا چیزهای را که حق سبحانه وتعالی ازان نهی کرده جای ندهید وآنکه بشکست اشارت بر آنست که می باید که پیش حق سبحانه همچنین شکسته باشید شیخ ابوالعباس انصاف داد که ما ازانچه تو فرمودی غافل بودیم وهم در فتوحات می آرد که یکی از اخوال من پادشاه تلمسان بوده است نام وی یحیی بن یغان ودر زمان وی شیخی بوده که وی را ابوعبدالله تونسی می گفته اند از خلق منقطع گشته بوده ودر بیرون تلمسان در موضعی بعبادت مشغول بوده روزی ازان موضع به تلمسان می رفته یحیی بن یغان در خیل وحشم خود در راه بوی رسیده وی را گفته اند که این ابوعبدالله تونسی ست سر اسپ باز کشیده وبروی سلام کرده وجامهای فاخره در بر داشته پرسیده است که یا ایها الشیخ باین جامها که من پوشیده ام نماز رواست شیخ بخندیده است یحیی گفته است چرا می خندی گفت از نادانی وکم عقلی تو حال تو بحال سگی می ماند که در مرداری افتاده باشد وازان سیر خورده باشد وسر تا پای وی از خون ونجاست آلوده باشد چون وی را بول آید پای خود را بردارد که ناگاه ازان بول رشاشه بوی نرسد شکم تو از حرام پر آمده ومظالم عباد در گردن تو بسیار است وتو ازان می پرسی که نماز تو درین جامها رواست یا نی یحیی بگریست واز اسپ خود فرود آمد در پای شیخ افتاد وترک سلطنت کرده ملازم شیخ شد چون سه روز پیش شیخ بود شیخ ریسمانی آورد وگفت ایام مهمانی تمام شد برخیز هیزم می کش ومی فروش ریسمانی بستد وهیزم بر سر خود می نهاد وببازار می آورد ومردم وی را بعد از سلطنت بآن حال می دیدند ومیگریستند هیزم را میفروخت ومقدار قوت خود می گرفت وباقی را صدقه میکرد وهمیشه در شهر خود بود تا در گذشت وقتیکه کسی از شیخ التماس دعا کردی گفتی التماس دعا از یحیی بن یغان کنید که وی از پادشاهی بزهد آمد وشاید که اگر بآن مبتلا بودمی بزهد نیامدمی شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس الله تعالی روحه ببزرگی وکمال حضرت شیخ رضی الله عنه در بسیاری از حواشی فتوحات اعتراف نموده است چنانکه در خطاب بوی نوشته که اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ وَاَیُّهَا الْمُقَرَّبُ وَاَیُّهَا الْوَلِیُّ وَاَیُّهَا الْعَارِفُ الْحَقَّانِیُّ واین حواشی حالا بخط وی بر کنار فتوحات موجودست اما وی را در آن معنی که حضرت حق را وجود مطلق گفته است تخطیه بلکه تکفیر کرده است وبعضی از اهالی عصر که سخنان هر دو شیخ را

تتبع بسیار کرده بود وبهره واخلاص واعتقاد تمام داشت در بعضی از رسائل خود نوشته است که در حقیقت توحید میان ایشان خلاف نیست وتخطیه وتکفیر شیخ رکن الدین علاء الدوله مر شیخ را رضی الله عنه راجع بآن معنی است که وی از کلام شیخ فهم کرده است نه بآن معنی که مراد شیخ است زیرا که وجود را سه اعتبار ست یکی از اعتبار وی بشرط شئی که وجود مقید است ودوم بشرط لا شئی که وجود عام ست وسوم لا بشرط شئی که وجود مطلق ست آنکه شیخ رضی الله عنه ذات حق را سبحانه وجود مطلق گفته بمعنی اخیر ست وشیخ رکن الدین علاء الدوله آنرا بر وجود عام حمل کرده ودر نفی وانکار آن مبالغه نموده با وجود آنکه خود باطلاق وجود ذات بمعنی اخیر اشارت کرده است چنانکه در بعضی رسائل فرموده است که اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی الْاِیْمَانِ بِوُجُوْبِ وُجُوْدِهٖ وَنَزَاهَتِهٖ عَنْ اَنْ یَّکُوْنَ مُقَیَّدًا مَحْدُوْدًا اَوْ مُطْلَقًا لَا یَکُوْنُ لَهٗ بِلَا مُقَیَّدَاتِهٖ وجود مقید محدود نباشد که وجود وی موقوف باشد بر مقیدات ناچار مطلق خواهد بود لا بشرط شئی که هیچ یک از تقید وعموم شرط نباشد وقیود وتعینات شرط ظهور وی باشد در مراتب نه شرط وجود او فی حد ذاته ونزاعی که میان شیخ رکن الدین علاء الدوله وشیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی رحمهما الله تعالی پیش ازین مذکور شد آن نیز از ین قبیل تواند بود والله تعالی اعلم بالسرائر ودر رساله اقبالیه مذکور است که درویشی در مجلس شیخ رکن الدین علاء الدوله پرسید که شیخ محی الدین اعرابی که حق را وجود مطلق گفته است در قیامت بآن معاقب باشد یا نه فرمود که من این نوع سخنان را نطعا نمی خواهم که بر زبان رانم کاشکی ایشان نیز نگفتندی چه سخن مشکل گفتن روا نیست ما چون گفته شد ناکام تاویل می باید کرد تا درویشان را شبهه در باطن نیفتد ونیز در حق بزرگان بے اعتقاد نه شوند من می دانم که محی الدین اعرابی ازین سخن آن خواسته که وحدت را در کثرت ثابت کند وجود مطلق گفته است تا معراج دوم را بیان تواند کرد که معراج دو است یکی آنکه کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهٗ شَیْءٌ ودریافتن این آسان ست دوم آنکه والان کما کان وشرح این مشکل ترست او خواسته که ثابت کند که کثرت مخلوقات در وحدت حق هیچ زیادت نکند وجود مطلق در خاطر او فتاده است چون یک شق او برین معنی راست بوده است وی را خوش آمده واز شق دیگر که نقصان لازم می آید غافل مانده پس چون قصد وی اثبات وحدانیت بوده باشد حق تعالی از وی عفو کرده باشد

له بهانا که مقصود از تکفیر مبالغه در تنفر قاصران سر گوشت فهم سخنان بعد اشته باشند از مطالعه این سخنان خواهد بود و شیخ ... ... است که جمع میان کفر و ولایت و قرب و طریقت سخت تواند بود والله سبحانه تعالی اعلم تحف ۱۲ عربی

چه هرکه از اهل قبله اجتهادی کرده است در کمال حق اگر خطا کرده است بنزدیک من چون
طالب کمال حق بوده است از اهل نجات خواهد بود و مصیب از اهل درجات وُلِدَ الشَّیخُ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ بِمُرسِیَةَ مِنْ بِلَادِ اَنْدَلُس لَیلَةَ الْاِثْنَیْنِ السَّابِعَ عَشَرَ مِنْ رَمَضَانَ
سَنَةَ سِتِّیْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ وَتُوُفِّیَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ الثَّانِیَةَ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ شَهْرِ
رَبِیْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِیْنَ وَسِتِّمِائَةٍ بِدِمَشْقَ وَدُفِنَ بِظَاهِرِهَا
فِیْ سَفْحِ جَبَلِ قَاسِیُوْنَ وَحَالِیًا عَنْ مَوْضِعٍ بِصَالِحِیَّتِهٖ مشهور ست **شیخ**
صدر الدین محمد بن اسحٰق القونوی قدس الله تعالیٰ روحه کنیت ابو المعالی
است جامع بوده است میان جمیع علوم چه ظاهری و چه باطنی و چه نقلی و چه عقلی میان وے
و خواجه نصیر الدین طوسی اسوله و اجوبه واقع است و مولانا قطب الدین علامهٔ شیرازی
در حدیث شاگرد وی ست کتاب جامع الاصول را بخط خود نوشته است و بر وی خوانده
و بآن افتخار مے کرده و ازین طائفه شیخ مؤید الدین جندی و مولانا شمس الدین ایکی و
شیخ فخر الدین عراقی و شیخ سعد الدین فرغانی قدس الله تعالیٰ ارواحهم و غیر ایشان از اکابر
در حجر تربیت وی بوده اند در صحبت وی پرورش یافته اند با شیخ سعد الدین حموی
بسیار صحبت داشته است و از وی سوالات کرده شیخ بزرگ رحمه الله علیه در ان وقت
که از بلاد مغرب متوجه روم بوده در بعض مشاهدات خود بوقت ولادت وی و استعداد و علوم و
تجلیات و احوال و مقامات وی و هرچه در مدت عمر و بعد از مفارقت در برزخ و بعد از
برزخ بر وی گذشت و خواهد گذشت مکاشف شد بِکُلِّ شَیْءٍ شَهِدَ اَحْوَالَ اَوْلَادِهِ الْاِلٰهِیِّیْنَ
وَمَشَاهِدَهُمْ وَمَقَامَاتِهِمْ وَعُلُوْمَهُمْ وَتَجَلِّیَاتِهِمْ وَاَسْمَائَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

وَحِلْیَةَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَاَحْوَالَهُمْ وَاَخْلَاقَهُمْ وَکُلَّ مَا یَجْرِیْ لَهُمْ وَعَلَیْهِمْ
اِلٰی اٰخِرِ اَعْمَارِهِمْ وَبَعْدَ الْمُفَارَقَةِ فِیْ بَرَازِخِهِمْ وَمَا بَعْدَهَا و چون بر قونیه
رسید بعد از ولادت وی و وفات پدرش مادرش بعقد نکاح شیخ در آمد و وی در خدمت و صحبت
شیخ تربیت یافت وی نقاد کلام شیخ ست مقصود شیخ در مسئلهٔ وحدت وجود بر وجهی که
مطابق عقل و شرع باشد جز به تتبع تحقیقات وی و فهم آن کما ینبغی میسر نمی شود و وے را
مصنفات بسیار ست چون تفسیر فاتحه و مفتاح الغیب و نصوص و فکوک و شرح حدیث و کتاب
نفحات الٰهیه که بسیاری از واردات قدسیه خود را در انجا ذکر کرده است و هرکس که می خواهد که
بر کمال وی درین طریق فی الجمله اطلاعی یابد گو آن را مطالعه کند که نسبی از احوال و اذواق و مکاشفات
و منازلات خود را در انجا نوشته است در انجا می گوید که در سابع عشر شوال سنه ثلاث و خمسین و
ستمائه در واقعهٔ طویله حضرت شیخ را دیدم و میان من و وی سخنان بسیار گذشت در آثار و احکام
اسماء الٰهی سخنی چند گفتم بیان من وی را بسیار خوش آمد چنانکه روی وی از بشاشت آن
درخشیدن گرفت سر مبارک خود را از ذوق می جنبانید و بعضی از ان سخنان را اعاده می کرد و می گفت
ملیح ملیح من گفتم یا سیدی ملیح توئی که ترا قدرت آن هست که آدمی را تربیت کنی و بجای رسانی
که چنین چیزها را دریابد و بعمری اگر قوا انسانی ماسوای تو همه لاشی اند بعد از ان بوی نزدیک شدم و
دست وی را بوسیدم و گفتم مرا تو یک حاجت دیگر مانده است گفت طلب کن گفتم می خواهم که متحقق
شوم بکیفیت شهود دائم ابدی تو مر تجلی ذاتی را و کُنْتُ اَعْنِیْ بِذٰلِکَ حُلُوْلَ مَا کَانَ حَاصِلًا
لَهٗ مِنْ شُهُوْدِ التَّجَلِّیِ الذَّاتِیِّ الَّذِیْ لَا حِجَابَ بَعْدَهٗ وَلَا مُسْتَقَرَّ لِلْکُمَّلِ دُوْنَهٗ گفت
آری و سوال مرا اجابت کرد و گفت آنچه خواستی مبذول است با آنکه تو خود میدانی که مرا اولاد و اصحاب بودند
و بسیاری از ایشان را گشتم و زنده گردانیدم و مردانکه مرد و کشته شد انکه کشته شد و هیچ کدام را این معنی میسر نشد گفتم
یا سیدی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِخْتِصَاصِیْ بِهٰذِهِ الْفَضِیْلَةِ اَعْلَمُ اَنَّکَ تُحْیِیْ وَتُمِیْتُ و سخنان دیگر گفتم
که افشای آن نمی شاید آنگاه از ان واقعه در آمدم وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ میان وی و مولانا جلال الدین
رومی قدس سرهما اختصاص و محبت و صحبت بسیار بوده است روزی مجلس عظیم بود و اکابر قونیه
جمع شده بودند و شیخ صدر الدین بر صدر صفه بالای سجاده نشسته بود و خدمت مولوی در آمد

شیخ سجادهٔ خویش را بوی گذاشت مولانا نشست و گفت بقیامت چه جواب گویم که بر سجادهٔ شیخ
چرا نشستم شیخ فرمود که بر یک گوشه تو بنشین و بر یک گوشه من نشینم حضرت مولانا نشست شیخ فرمود که
سجاده که نشستنی ترا نشاید ما را نیز نشاید سجاده برداشت و دور انداخت حضرت مولانا پیش از وی
وفات کرده است و وصیت نماز خود بوی کرده گویند که شیخ شرف الدین قونیوی از شیخ صدر الدین
قدس سرهما پرسید که مِنْ اَیْنَ اِلیٰ اَیْنَ وَمَا الْحَاصِلُ فِی الْبَیْنِ شیخ جواب داد مِنَ الْعِلْمِ
اِلَی الْعَیْنِ وَالْحَاصِلُ فِی الْبَیْنِ تَجَدُّدُ نِسْبَةٍ جَامِعَةٍ بَیْنَ الطَّرَفَیْنِ ظَاهِرَةٍ نَاظِرَةٍ
بِالْحُکْمَیْنِ

شیخ مؤید الدین جندی رحمه الله تعالی

وی از شاگردان و مریدان
شیخ صدر الدین ست جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی بعض مصنفات شیخ
بزرگ را چون فصوص الحکم و مواقع النجوم شرح کرده است و ماخذ سائر شروح فصوص
شرح وی ست و درانجا تحقیقات بسیارست که در سائر کتب نیست و کمال وی ازان معلوم
میشود وی گفته است که خدمت شیخ صدر الدین قدس سره خطبهٔ فصوص را نه برای من شرح کرد و در
اثنای آن واردی غیبی بروی ظاهر شد و اثر آن ظاهر و باطن مرا فرو گرفت آنگاه در من تصرفی
کرد عجیب و مضمون کتاب را به تمام در شرح خطبه مفهوم من گردانید و چون این معنی را از من دریافت
گفت که من نیز از حضرت شیخ درخواستم که کتاب فصوص را بر من شرح کند خطبه را شرح کرد و در
اثنای آن در من تصرفی کرد که مضمون تمام کتاب مرا معلوم شد پس باین حکایت مسرور
شدم و دانستم که مرا بهرهٔ تمام خواهد بود بعد ازان مرا فرموده که آن را شرحی بنویس پس در حضور
وے اِجْلَالًا لِقَدْرِهٖ وَاِمْتِثَالًا لِاَمْرِهٖ خطبه را در شرح کردم و هم در ے گفته در محل
بیان این معنی که کمل را قوت ظهور در جمیع مواطن هست بعد از مفارقت ازین نشاة که
در بغداد بودم و شخصی در منزل من فرود آمده بود و دعوی وے آن بود که مهدی ست و
از من برای این دعوی گواهی طلبید من گفتم که پیش خداے تعالیٰ گواهی میدهم که تو مهدی
نیستی و دروغ می گوئی با من بمعادات و دشمنی برخاست و جماعتی را از ملاحده و نصیریه جمع کرد

و ایشان را بایذای من دلالت کرد پناه بروحانیت شیخ بزرگ شیخ محی الدین العربی بردم و بجمعیت
همت متوجه وی شدم دیدم که شخصی ظاهر شد و بیک دست خود هر دو دست آن مدعی را
بگرفت و بیک دست دیگر هر دو پای او را و گفت بر زمینش زنم گفتم یا سیدی حکم و فرمان تراست پس
بازگشت و برفت و من برخاستم و بمسجد رفتم و آن مدعی با اتباع خود بقصد ایذای من اجتماع کرده بودند
من با ایشان التفات نه کردم و بپیش محراب رفتم و نماز خود بگذاردم و ایشان بر من هیچ دست
نیافتند و شر ایشان را خدای تعالیٰ از من بگردانید بعد ازان آن مدعی بر دست من توبه کرد
و مسافر شد و هم وی گفته که از شیخ خود شیخ صدر الدین شنیدم که شیخ بزرگ را با خضر علیه السلام
اتفاق ملاقات افتاد و گفت که از برای موسیٰ ابن عمران صلوات الرحمن علیه هزار مسئله
از اول ولادت وی تا زمان اجتماع بروی گذشته بود مهیا ساخته بودم وی بر سه مسئله ازان صبر
نتوانست کرد و اشارت باین معنی است آنکه حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم
فرموده است که لَیْتَ اَخِیْ مُوْسٰی سَکَتَ حَتّٰی یَقُصَّ عَلَیْنَا مِنْ اَنْبَائِهِمَا و وی را
بر طریق ابن الفارض رحمه الله در بیان حقایق و معارف اشعار عربی لطیف است و ازان جمله
است این دو بیت که شیخ فخر الدین عراقی در کتاب لمعات آورده اند ؎ اَلْبَحْرُ بَحْرٌ عَلٰی
مَا کَانَ فِیْ قِدَمٍ + اِنَّ الْحَوَادِثَ اَمْوَاجٌ وَاَنْهَارُ + لَا تَحْجُبَنَّکَ اَشْکَالٌ
تُشَاکِلُهَا عَمَّنْ تَشَکَّلَ فِیْهَا وَهِیَ اَسْتَارُ + بیت دیگر ؎ هُوَ الْوَاحِدُ الْمَوْجُوْدُ
فِی الْکُلِّ وَحْدَهٗ + سِوٰی اَنَّهٗ فِی الْوَهْمِ سُمِّیَ بِالسِّوٰی و همانا که وے قصیدهٔ تائیهٔ فارضیه را
جوابی گفته است و ازان قصیده است این دو بیت ؎ فَمَا اَنْفَکَّ یُرْضَانِیْ بِکُلِّ
مَحَبَّةٍ + وَمَا زِلْتُ اَهْوَاهُ بِکُلِّ مَوَدَّةٍ + فَمُمْتَنِعٌ عَنْهُ اِنْفِصَالِیْ وَوَاجِبٌ +
وِصَالِیْ بِلَا اِمْکَانِ بُعْدٍ وَقُرْبَةٍ +

شیخ سعید الدین الفرغانی رحمه الله تعالی

وی از کمل ارباب عرفان و اکابر اصحاب ذوق و وجدان بوده است هیچکس مسائل علم حقیقت را چنان مضبوط و مربوط بیان نکرده است که وی در دیباچهٔ شرح قصیده تائیه فارضیه بیان کرده اولاً آن را بعبارت فارسی شرح کرده بوده است و بر شیخ خود شیخ صدرالدین قونوی قدس سره عرض فرموده و شیخ آن را استحسان بسیار کرده و دران باب چیزی نوشته و شیخ سعید الدین ان نوشته را بعینه بر سبیل تبرک و تیمن در دیباچه شرح فارسی خود درج کرده است و ثانیاً از برای تعمیم و تتمیم فائده آن را بعبارت عربی نقل کرده و فوائد دیگران مزید ساخته جزاه الله عن الطالبین خیر الجزاء و وی را تصانیف دیگر است مسمی بمناهج العباد الی المعاد در بیان مذاهب ائمه اربعه رضوان الله علیهم اجمعین در مسائل عبادات و بعض از معاملات که سالکان این طریق را از ان چاره نیست و در بیان آداب طریقت که بعد از تصحیح احکام شریعت سلوک راه حقیقت بی آن میسر نیست و الحق آن کتابی است بس مفید که مالابد هر طالب و مرید است و در انجا آورده است که انتساب مریدان به مشائخ بسه طریق است یکی بخرقه دوم بتلقین ذکر و سوم بصحبت و خدمت و تادب بآن و خرقه دو است خرقهٔ ارادت و آن را جز از یک شیخ ستدن روا نباشد و دوم خرقهٔ تبرک و آن از مشائخ بسیار بجهت تبرک ستدن روا باشد و در میان خرقهٔ ارادت خود گفته است که وی خرقه پوشید از شیخ نجیب الدین علی بن بزغش الشیرازی قدس الله تعالی روحه و وے از شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی رح و وے از عم خود قاضی وجیه الدین و وی از پدر خود ابو محمد عمویه[15] و اخی فرج زنجانی[16] دست هر یک در پوشانیدن خرقه مشارک دست آن دیگر اما ابو محمد از احمد اسود دینوری خرقه پوشید و وے از ممشاد دینوری و وے از ابو القاسم جنید و اما اخی فرج از ابو العباس نهاوندی و وی از ابو عبد الله خفیف الشیرازی و وی از ابو محمد رویم بغدادی و وی از جنید رحمه الله علیهم و شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی رحمة الله علیه نسبت خرقه را تا با بو القاسم جنید بیش اثبات نکرده است و از جنید تا مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بصحبت نسبت داده است نه بخرقه و اما شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله تعالی سره در کتاب تحفة البررة آورده است که نسبت خرقها متصل است به پیغامبر صلی الله علیه و آله و سلم بحدیث درست متصل معنعن و فرموده است که مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم خرقه پوشانید مر امیر المومنین علی را رضی الله عنه و وی مر حسن بصری را و وے مر کمیل بن زیاد را و کمیل مر عبد الواحد بن زید را و وے مر ابو یعقوب نهرجوری را و وے

۱۵ عمویه بفتح عین مهمله و ضم میم مشدده و سکون واو و تشدید یای مثناة تحتانیه ۱۲

۱۶ اخی شیخ زنجانی بفتح زای معجمه و سکون نون و جیم و نون مکسوره و یای نسبت ۱۲

مر عمرو بن عثمان مکی را و وی مر ابو یعقوب طبری را و وی مر ابو القاسم رمضان را و وی مر ابو العباس بن ادریس را و وی مر داود[13] خادم را و وی مر محمد بن مانکیل را و وی مر اسمعیل قصری را و وی مر شیخ نجم الدین الکبری را و وی مر این فقیر یعنی مجد الدین البغدادی افعلی هذا نسبت خرقها بمصطفی صلی الله علیه و آله و سلم متصل شود والله تعالی اعلم و اما نسبت تلقین ذکر این فقیر یعنی شیخ سعید رحمه الله از شیخ خرقه خود شیخ نجیب الدین علی تلقین گرفت و وی از شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی و وی از عم خود شیخ ابو النجیب سهروردی و وی از شیخ الشیوخ احمد غزالی و وی از ابو بکر نساج و وی از شیخ ابو القاسم گرگانی و وی از ابو عثمان مغربی و وے از ابو علی کاتب و وے از ابو علی رودباری و وے از سید الطائفه جنید قدس الله تعالی ارواحهم بعد ازان می گوید که در نسبت خرقه ارادت و نسبت تلقین ذکر از دو شیخ گرفتن مذموم است اما در نسبت صحبت محمود است لیکن بشرط اجازت یا فوت صحبت شیخ اول چنانکه این فقیر ضعیف بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین قدس الله تعالی سره از خدمت مولانا و سیدنا و شیخنا صدر الحق والدین وارث علوم سید المرسلین علیه الصلوة والسلام سلطان المحققین محمد بن اسحق القونوی رضی الله تعالی عنه و از شرف صحبت وے ارشاد و هدایت و اقتباس فضائل و آداب ظاهر و باطن و علوم شریعت و طریقت و حقیقت تربیت یافت و منتفع شد غایت الانتفاع و همچنین از خدمت شیخ ربانی محی الدین محمد بن السکران البغدادی نور الله نفسه و از صحبت غیر ایشان از اکابر تربیت پذیرفت و منتفع گشت هر چند از عهدهٔ رعایت حقوق و شرائط خدمت و صحبت شان نتوانست بیرون آمدن لیکن ایشان از کرم بحسن قبول و ارشاد این بیچاره را تلقین فرمودند فجزاهم الله عنی احسن الجزاء[14] و هم وے آورده است که از شیخ نجیب الدین رحمه الله شنیدم که شمس الدین صفی امام جامع شیراز از اکابر صالحان و پاکان بود و همه اوقاتش بذکر و تلاوت و انواع عبادات مستغرق و معمور لکن از کسے تلقین ذکر نداشت روزی در واقعه ذکر خود را بصورت نورے مصور شده مشاهده کرد که از دهان وے منفصل می شد و بر زمین فرو می رفت با خود گفت که این علامت خیر نیست چه نص الیه یصعد الکلم الطیب[15] بخلاف این نشان می دهد این نقصان مگر بسبب عدم تلقین ذکر است

۱۵ یصعد الکلم الطیب یعنی بسوی حق تعالی می رود سخنان پاکیزه ... ۱۲

از مشایخ پس یکی از مریدان شیخ روزبهان بقلی قدس الله تعالی روحه رجوع کرد و از وی تلقین ذکر گرفت
وهمان شب در واقعه ذکر خود را بصورت نوری مشاهده نمود که بالا می رفت و آسمانها را خرق می کرد
و بعد از ان بخدمت شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی رضی الله عنه پیوست و رسید به آنجا که رسید

سدرانی

شیخ موسی سدرانی رحمه الله تعالی روحه وی از اکابر اصحاب شیخ ابومدین مغربی قدس الله تعالی
روحه بوده است و شیخ سعید الدین فرغانی در شرح قصیده تائیه فارضیه آورده است که از شیخ معتبر طلحة بن عبد الله
بن طلحة التستری العراقی رحمه الله در سنه خمس وستین وستمائة شنیدم که وی روایت کرد از شیخ
عماد الدین محمد بن شیخ الشیوخ شهاب الدین السهروردی قدس الله تعالی روحه که گفت که در یکی
از حجات با والد خود بودم در میان آنکه طواف خانه می کردم ناگاه دیدم که شیخ مغربی طواف می کرد و خلق
بوی تبرک می جستند و وی را زیارت می کردند مرا پیش وی تعریف کردند که این فرزند شیخ شهاب الدین
است مرا مرحبا گفت و سر مرا بوسید و مرا دعاء خیر کرد و ایما برکت دعای وی را در خود می یابم و
امید می دارم که در آخرت برکت آن نیز همراه من باشد پس من پرسیدم که این کیست گفتند
که این را شیخ موسی می گویند چون از طواف فارغ شدم و پیش والد خود رفتم وی را خبر کردم که
من زیارت موسی را دریافتم و مرا دعای خیر کرد والد من بآن بسیار مسرور شد بعد از ان حاضران
در ذکر مناقب شیخ موسی شروع کردند و از ان جمله گفتند که وی را در هر شبان روزی در دست
که هفتاد هزار ختم قرآن می کند و والد من خاموش بود ناگاه یکی از کبار اصحاب والد من سوگند
یاد کرد و گفت راست است آنچه از وی می گویند من پیش ازین این سخن را شنیده بودم
و در خاطر من فی الجمله انکاری بود تا آن وقت که شبی شیخ موسی را در طواف یافتم در پی وی
ایستادم دیدم که تقبیل حجر الاسود کرد و از اول فاتحه آغاز تلاوت کرد و می رفت و همچنان که
معهود است که مردم در طواف می روند و تلاوت می کرد چنان تلاوتی که حرف حرف را فهم می کردم
چون هم در ان طواف اول از برابر در خانه که از حجر الاسود تا آنجا مقدار چهار گام باشد کما بیش
در گذشت یک ختم تمام کرد چنانکه من تمام آن ختم را حرف بحرف شنیدم خدمت والد من
با همه اصحاب تصدیق وی کردند و آنچه گفت قبول کردند بعد از ان والد مرا ازین معنی سوال
کردند گفت این از قبیل بسط زمان است که نسبت به بعضی از اولیاء الله واقع می شود

پس از برای صدق آن قضیه گفت که شیخ الشیوخ ابن سکینه را رضی الله عنه مریدی بود صایغ و
وظیفه وی آن بود که سجادهای صوفیان را روز جمعه بمسجد جامع می بردی می انداخت و بعد
از ادای نماز جمعه جمع می کرد و بخانقاه می آورد و در یکی از جمعها سجادها را بر یکدیگر بست تا بمسجد برد و بکنار
دجله رفت تا غسل جمعه بجای آورد جامها بیرون کرد و بر کنار دجله نهاد و بآب فرو رفت چون
سر بیرون کرد دید که آن دجله نیست جای دیگر است پرسید که این کجاست گفتند که این نیل
مصر است تعجب کرد و از آب بیرون آمد و بشهر درون رفت ناگاه بدکان صایغی رسید آنجا بایستاد
و بر وی جز میزری که ستر عورت وی کرده بود جامهٔ دیگر نبود صاحب دکان بفراست دانست که وی
صایغ است وی را ازمایش کرد دید که آن صنعت را نیک می داند وی را گرامی داشت و بخانه
برد و دختر خود را نکاح کرد با وی و از وی سه فرزند آمد و هفت سال بران گذشت روزی بکنار نیل آمد
و در آب غوطه خورد چون سر برآورد دید که در دجلهٔ بغداد است همان موضع که پیش ازین بهفت سال
بآب درآمده بود و جامهای وی همچنانکه نهاده بود بر کنار دجله است جامها را پوشید و بخانقاه آمد
دید که سجادهای صوفیان همچنانکه برهم بسته بود برهم بسته است بعضی از اصحاب با وی گفتند که زود تر باش
که بعضی از جماعت پگاه بمسجد رفته اند سجادها را بمسجد برد و پس از ادای نماز بخانقاه آورد و بتعجیل تمام تعجب
کنان بخانهٔ خود رفت اهل بیت وی گفتند که مهمانانیکه فرموده بودی که برای ایشان ماهی بریان
کنیم کجا نید که ماهی بریان شده است مهمانان را آورد و ماهی خوردند بعد از ان پیش شیخ خود ابن
سکینه آمد و آنچه بروی گذشته بود وی را اخبار کرد و قصه اولاد خود را بمصر با وی گفت فرمود که فرزندان
را از مصر ببغداد حاضر کن چون فرزندان را حاضر کرد آنچه گفته بود راست بیرون آمد شیخ
ابن سکینه از وی پرسید که آن روز در چه اندیشه بودی و در خاطر توجه بود گفت از اول
روز در خاطر من ازین آیت که کَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ دغدغه و نزاعی بود شیخ
گفت این واقعه رحمتی است از خدای تعالی بر تو در رفع اشکال و تصحیح ایمان
و اعتقاد تست بآنکه خدای تعالی قادر است بر آنکه نسبت به بعضی بندگان خود زمان را
بسط کند و دراز فرا نماید با آنکه او کوتاه باشد نسبت به بعض دیگر و همچنین است حال در
قبض زمان که زمان دراز را کوتاه فرا نماید وَاللّٰهُ الْقَادِرُ عَلٰى مَا يَشَاءُ و نزدیک باین

قصه است آنکه صاحب فتوحات رحمة الله علیه ذکر کرده است که شخصی جوهری از خود حکایت کرد که
مقداری خمیر از خانه خود بفرن برد تا نان بپزند و وی را جنابت رسیده بود بکنار نیل رفت و در آب درآمد که غسل کند
از خود غائب شد و دید همچنانکه کسی خواب بیند که وی در بغداد است آنجا کدخدا شد و مدت شش سال با خاتون
خود بسر برد و از وی فرزندان آمد بعد از ان باخود آمد خود را در میان آب دید غسل تمام کرد و جامه پوشید
و بفرن رفت و نان گرفت و بخانه آمد و با اهل خانه آن واقعه را باز گفت چون ماهی چند برآمد آن خاتون
از بغداد آمد و فرزندان را همراه آورد و خانه جوهری را می پرسید چون باهم ملاقات کردند جوهری
خاتون و فرزندان را بشناخت از ان زن پرسیدند که چند گاه است که ترا زن کرده است گفت شش سال
است شیخ عیسی ابن هتا الیمنی رحمه الله تعالی امام یافعی گوید که وی روزی بر فاحشه بگذشت
وی را گفت بعد از نماز خفتن پیش تو می آیم زن خرم شد و خود را بیاراست بعد از خفتن پیش وی آمد دو
رکعت نماز بگذارد و بیرون آمد آن زن را حال بگشت و توبه کرد و هرچه داشت بیرون آمد و شیخ
وی را بزنی بیکی از درویشان داد و گفت که طعام ولیمه را عصیده بسازید و روغن مخرید امیری را که رفیق
آن زن بود از ان خبر رسید تعجب کرد گفتند وی را بیکی از درویشان داد و طعام ولیمه عصیده ساختند و روغن
ندارند امیر بطریق استهزا دو شیشه خمر فرستاد که این را پیش شیخ برید و گوئید که شاد شدیم و شنیدیم که
روغن عصیده نیست این را با عصیده بخورید چون فرستاده امیر آمد گفت دیر آمدی یکی از ان دو شیشه
را بستد و دست بران کرد و بر عصیده ریخت و آن دیگری را همچنان کرد و آن فرستاده را گفت بنشین
و بخور چون بخورد روغنی دید که هرگز از ان خوشتر نخورده بود پیش امیر رفت و قصه را باز گفت امیر نیز پیش
شیخ آمد و بر دست وی توبه کرد **شیخ ابوالغیث جمیل الیمنی قدس الله تعالی سره** ذو المقامات
العلیة والاحوال السنیة والانفاس الصادقة والکرامات الخارقة در اول حال از قطاع طریق بود
روزی در کمین قافله نشسته بود شنید که هاتفی می گوید یا صَاحِبَ العَیْنِ عَلَیْكَ عَیْنِي یعنی
ای آنکه چشم بر قافله داری دیگری را چشم بر تست در وی اثر عظیم کرد و از انچه دران بود باز
ایستاد و بخدای تعالی اقبال نمود و توبه و انابت کرد و بصحبت شیخ ابن الافلح الیمنی پیوست
نفس وی پاکیزه شد و دل وی منور گشت و صدق ارادت و سیمای سعادت
بروی پیدا آمد و خوارق عادات ازوی بظهور انجامید گویند روزی

بقصد آنکه از صحرا هیزم آرد بیرون رفت و دراز گوشی با خود ببرد و در میان آنکه در بعضی از وادیها
هیزم جمع میکرد دراز گوش وی را شیر بدرید چون هیزم آورد که بار کند دید که دراز گوش وی را شیر
بدریده است روی با شیر کرد و گفت دراز گوش مرا کشتی هیزم خود را چه بار کنم سوگند بعزت
معبود که آنرا بار نخواهم کرد مگر بر پشت تو پس هیزم را جمع کرد و بر پشت شیر نهاد و وی را براند تا به
نزدیک شهر رسید هیزم را از وی فرو گرفت و گفت برو جاکه خواهی روزی اهل بیت وی از وی
قدری عطر طلبیدند ببازار رفت تا آنجا [illegible] از عطاران رفت و با وی دران باب سخن گفت
عطار گفت در دکان من هیچ عطر نیست ابوالغیث گفت در دکان تو هیچ عطر نخواهد بود فی الحال هر عطر
که در دکان وی بود منعدم گشت عطار پیش شیخ وی شیخ ابن الافلح آمد و از وی شکایت کرد شیخ وی را بخواند بسبب آنکه
اظهار کرامت کرده بود وی را سیاست بسیار کرد و گفت دو شمشیر در یک غلاف نمی گنجد از صحبت من دور باش
هرچند ابوالغیث مدارا کرد و تضرع نمود قبول نکرد [illegible] ابوالغیث [illegible] طلب
شیخ دیگری کرد [illegible] منقطع گرد [illegible] شیخ [illegible] گفت [illegible] شیخ
[illegible] تا آن [illegible] شیخ [illegible] والتماس [illegible] کرد شیخ وی را قبول [illegible] ابوالغیث گفته
است که [illegible] صحبت [illegible] الفتاح [illegible]
[illegible] قَالَ [illegible] أَنَا [illegible]
[illegible] پادشاه [illegible] گوشت [illegible] گفت فلان [illegible]
[illegible] گوشت [illegible] آن [illegible] قطاع طریق قافله را غارت کردند [illegible]
[illegible] قطاع طریق آمد [illegible] شیخ [illegible] گفت [illegible]
[illegible] آمد [illegible] گفت [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] فقرا [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] گفت [illegible] فقرا [illegible] شیخ [illegible]
[illegible] گفت [illegible] الشیخ [illegible] کرده [illegible] شیخ گفت [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] گفت [illegible]
[illegible] الشیخ [illegible] شیخ کرده بود [illegible] میان [illegible]

ندر فقرا بفقر ارسید چون فقها آن را مشاهده کردند از ترک موافقت فقرا پشیمان شدند توفی رحمه الله علیه سنة احدی وخمسین وستمایة **شیخ ابو الحسن المغربی الشاذلی رحمه الله تعالی** نام وی علی بن عبد الله است شریف است حسینی ساکن اسکندریه بوده است وجمعی کثیر آنجا بصحبت وی پیوسته اند از کبار اولیاء الله وعظما مشایخ است وی گفته است که در سیاحت بودم شبی در بیشه خفتم وسباع گرد من می گردیدند تا صبح وهرگز انسی همچون انس آن شب نیافتم چون بامداد شد در خاطر من گذشت که مرا از مقام انس با خدای تعالی چیزی حاصل شد بر وادی فرود آمدم کبک بسیار دیدم که مثل آن ندیده بودم چون آواز پای من شنیدند همه یکبارگی بپریدند چنانکه از ترس مرا خفقان پیدا شد شنیدم که مرا می گویند ای آنکه دوش با سباع انس گرفته بودی ترا چیست که از پریدن این کبکان ترسانی ولیکن تو دوش با ما بودی واکنون بالنفس خودی وهم وی گفته که یکبار هشتاد روز گرسنه بودم در خاطر آمد که ترا ازین کار نصیبی حاصل شد ناگاه زنی دیدم که از مغاره بیرون آمد لقایی خوب گویا روی او نور آفتاب بود وی گفت منحوسی هشتاد روز گرسنه بود در ایستاد و ناز بر خدای تعالی می کند بعمل خود شش ماه بر من گذشته است که طعامی نچشیده ام وهم وی گفته است که روزی در مغاره بودم گفتم الهی کی ترا بنده شاکر باشم شنیدم که مرا می گویند هرگاه که منعم علیه غیر خود را نبینی گفتم الهی چون منعم علیه غیر خود نبینم وحال آنکه بر انبیا انعام کرده وبر علما انعام کرده وبر ملوک انعام کرده شنیدم که گفتند اگر انبیا نبودندی تو راه راست نیافتی واگر نه علما بودندی تو اقتدا کی می کردی واگر نه ملوک بودندی تو ایمن نمی بودی واین همه نعمت است از من بر تو وهم وی گفته که رفیقی داشتم با وی در مغاره جای گرفتیم طلب وصول بخدای تعالی می کردیم ومی گفتیم فردا ما را فتح شود ناگاه مردی در آمد با هیبت گفتیم تو کیستی گفت عبد الملک دانستیم که وی از اولیاء الله است گفتیم حال تو چیست گفت حال تو چیست حال تو چیست گفت وحال باشد حال کسی که گوید فردا مرا فتح شود وپس فردا مرا گشاد شود ونه ولایت است ونه فلاح ای نفس چرا پرستش خدای خاص از برای خدا نمی کنی ما دانستیم که وی را چرا بر ما در آوردند توبه کردیم واستغفار نمودیم وما را فتح پدید آمد وهم وی گفته است که رسول را صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم گفت یَا عَلِيُّ طَهِّرْ ثِيَابَكَ مِنَ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللهِ فِي كُلِّ نَفَسٍ یعنی پاکیزه گردان جامهای خود را از چرک تا بهره مند گردی بمدد وتایید الله تعالی در هر نفسی گفتم یا رسول الله ثیاب من کدام است

گفت خدای تعالی بر تو پنج خلعت پوشانیده است خلعت محبت وخلعت معرفت وخلعت توحید وخلعت ایمان وخلعت اسلام هرکه خدای تعالی را دوست دارد بر وی آسان شود هر چیزی وهرکه خدای را بشناسد در نظر وی خرد نماید هر چیزی وهرکه خدای را بیگانگی بداند بوی شریک نیارد هیچ چیزی را وهرکه بخدای ایمان آرد ایمن گردد از هر چیزی وهرکه باسلام متصف گردد بر خدای عاصی نشود واگر عاصی شود اعتذار کند وچون اعتذار کند قبول افتد شیخ ابو الحسن گوید ازینجا فهم کردم معنی قوله تعالی وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ شاگرد وی شیخ ابو العباس مرسی گفته است که از مدینه شریفه قصد زیارت امیر المؤمنین حمزه رضی الله تعالی عنه کردم در راه کسی دیگر رفیق من شد چون بآنجا رسیدیم در قبه مزار وی بسته بود به برکت روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم کشاده شد در آمدیم دیدیم که نزدیک روضه مردی دعا می کند با رفیق خود گفتیم که این مرد از ابدال است ودعا درین ساعت مستجاب است وی دعا کرد که خدای تعالی وی را یک دینار روزی کند ومن دعا کردم واز خدای تعالی عافیت از بلای دنیا وعذاب آخرت خواستم چون در مراجعت نزدیک مدینه رسیدیم شخصی پیش آمد ورفیق مرا یک دینار بداد وچون بمدینه در آمدیم نظر شیخ ابو الحسن بر ما افتاد رفیق مرا گفت یا خسیس الهمة ساعتی یافتی که در آن ساعت دعا مستجاب شود وآن را با یک دینار صرف کردی چرا چون ابو العباس نبودی که از خدای تعالی عافیت از بلای دنیا وآخرت خواست وخدای تعالی دعای وی اجابت کرد وی گفته است که در بدایت حال مرا تردد افتاد میان انقطاع وبودن در بیابان ومیان بازگشتن با آبادانی وشهر وصحبت علما واخیار ومرا وصف کردند که در سر کوهی ولی هست قصد زیارت وی کردم شب هنگامی بآنجا رسیدم با خود گفتم در شب پیش وی نروم بر در آن غار خفتم شنیدم که از اندرون می گوید بار خدایا بدرستی که مردمی چند هستند از بندگان تو که از تو می خواهند که خلق خود را مسخر ایشان گردانی وخلق خود را مسخر ایشان گردانیدی واز تو با آن راضی شدند وبدرستی که من از تو میخواهم که خلق خود را بدخوی گردانی با من تا مرا هیچ ملجائی نباشد الا جناب تو من با خود گفتم ای نفس بشنو که این شیخ از کدام بحر اغتراف می کند چون بامداد کردم پیش وی در آمدم وسلام کردم واز هیبت وخوف وی بر آمدم گفتم یا سیدی حال چون است گفت شکایت می کنم بخدای تعالی از برد تسلیم یعنی خوشی ورضا همچنانکه تو شکایت میکنی از حر تدبیر واختیار گفتم من حر تدبیر واختیار میدانم واین زمان در آنم

بر تسلیم و رضا چیست و چرا از آن شکایت می کنی گفت می ترسم که حلاوت آن مرا مشغول گرداند از خدای تعالی گفتم ای سیدی شنیدم که شب می گفتی بار خدایا بدرستی که مردمی چند از بزرگان تو استند که از تو می خواهند که خلق خود را مسخر ایشان گردانی و مسخر گردانیدی و از تو بآن راضی شدند شیخ تبسم کرد و گفت ای فرزند عوض آنکه میگوئی اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِي بگوی اَللّٰهُمَّ كُنْ لِي تو گمان می بری که هر که خدای تعالی ویرا باشد بچیزے محتاج شود این بدولی چیست امام یافعی میگوید که از بعضی مشایخ شنیده ام که چون کسی از وی طلب دعا کردی میگفت كَانَ اللّٰهُ لَكَ و این کلمه با وجود کوتاهی جامع همه مطلوبات ست زیرا که چون خدای تعالی کسی را باشد همه مطلوبات وی را بدهد اما خدای تعالی کسی را باشد که وی خدای تعالی را باشد کما قال صلی الله علیه وسلم مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ شیخ ابو الحسن گفته اَنَا لَا اَرٰى لِي مَعَ الْحَقِّ مِنَ الْخَلْقِ اَحَدًا اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَكَالْهَبَاءِ فِي الْهَوَاءِ اِنْ تَفْتِشْهُ لَمْ تَجِدْ شَيْئًا هم وے گفته لَا يَكُنْ حَظُّكَ مِنْ دُعَائِكَ الْفَرَحُ بِقَضَاءِ حَاجَتِكَ دُوْنَ فَرَحِكَ بِمُنَاجَاتِكَ لِمَحْبُوْبِكَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمَحْجُوْبِيْنَ و هم وی گفته كُلُّ فَقِيْرٍ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَرْبَعَةُ اٰدَابٍ فَاجْعَلْهُ وَالتُّرَابَ سَوَاءً الرَّحْمَةُ لِلْاَصَاغِرِ وَالْحُرْمَةُ لِلْاَكَابِرِ وَالْاِنْصَافُ مِنَ النَّفْسِ وَتَرْكُ الْاِنْتِصَافِ لَهَا و وی در سنه اربع و خمسین و ستمایه برفته از دنیا در وقت توجه بکه

در صحرائی که آب شور داشت چون وی را آنجا دفن کردند به برکت وجود وی آب آن صحرا شیرین شد

شیخ عفیف الدین التلمسانی رحمه الله تعالیٰ نام وی سلیمان بن علی ست بعضی از متقشفه فقهاء وی را بزندقه و الحاد منسوب داشته اند و در بیان آن ذکر کرده که وی را گفتند یکبار که اَنْتَ نُصَيْرِيٌّ وی گفت اَلنُّصَيْرِيُّ بَعْضٌ مِّنِّي و بر واقف بر اصطلاحات این طائفه پوشیده نباشد که یکی از مقامات ایشان مقام جمع است که صاحب آن مقام همه اجزاے وجود را ابعاض و تفاصیل خود می بیند و همه را در خود مشاهده می کند چنانکه گفته اند ع جسم درویش ست جان نیک و بد + وَمِنْ اَشْعَارِهِ الْمُشْعِرَةِ بِذٰلِكَ شِعْرٌ فِيْ طَوْرِ كُلِّ حَقِيْقَةٍ لِيْ مَسْلَكٌ وَلِكُلِّ مَرْتَبَةٍ وَذَوْقٌ اَسْلُكُ ثُمَّ اِنْ دَارَتِ الْاَفْلَاكُ مِنْ حَوْلِيْ فَبِيْ وَعَلٰى دَوْرِ مُحِيْطِهَا يَتَحَرَّكُ می شاید که آنچه گفته است النصیری بعض منی بنا بر این معنی باشد خواه بر سبیل تحقیق خواه بر سبیل تقلید و وی کتاب منازل السائرین را که از مصنفات شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبد الله الانصاری الهروی است شرح نیکو کرده است هر کرا اندک چاشنی از مشرب این طایفه باشد داند که سخنان وی که در آنجا مذکور است اکثر مبنی بر قواعد علم و عرفان و منبی از خصائص ذوق و وجدان ست و همچنین وی را دیوان شعریست در کمال لطافت و عذوبت هر که آنرا مطالعه کند داند که از سر چشمه کدر هرگز چنان زلال صافی بجوشد و از شجرهٔ خبیث اصلاً چنان میوهٔ طیب لطیف نیاید در شرح منازل السائرین در درجهٔ ثالثه از مقام رضا میگوید وَقَدْ ذُقْتُ هٰذَا الْمَقَامَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَتَحَقَّقْتُ صُحْبَتَهٗ لِيْ فِيْ ثَلٰثِ مَوَاطِنَ اَوَّلُهَا اَنِّيْ اَشْرَفْتُ عَلَى الْقَتْلِ بِسُيُوْفِ الْفِرَنْجِ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَنَظَرْتُ فِيْ قَلْبِيْ فَلَمْ اَجِدْ عِنْدَهٗ تَفَاوُتًا بَيْنَ الْحَيٰوةِ وَالْمَوْتِ رِضًى بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِغَلَبَةِ سُلْطَانِ الْمَحَبَّةِ وَالْمَوْطِنُ الثَّانِيْ اَنِّيْ اَشْرَفْتُ عَلَى الْغَرَقِ فَنَظَرْتُ اِلٰى قَلْبِيْ فَمَا رَاَيْتُ تَفَاوُتًا بَيْنَ الْحَيٰوةِ وَالْمَوْتِ رِضًى بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى

والموطن الثالث قیل لی احذر من طریق الشهوة ... لات فیها امورا تزل القدم فیها
فنظرت الی قلبي ... مع ربي وقلت اعرض بعد الاقبال واخاف
مع صحبة ... تعالی من الضلال ففاضت عیناي بالدموع وسهرت في وجودي
... واخذتني حالة وجد کدت فیها ان افارق نفسي بعد غیبة
حتی ... ربما لاشعر انا في عنان ارادة المحبوب اجري لا محالة
... واما للضلالة ... احبتنا ... في کل حالة
... کثیرة ذات اوصاف
... عینا ها احمد المرئي والرائي :: وتوفی
شیخ عفیف الدین سنة تسعین وستمائة **یاسین المغربی الحجام الاسود** رحمه الله وی
از ارباب ولایت واصحاب کرامت بود اما در صورت حجامی آن را پوشیده می داشت امام نووی
رحمة الله علیه از جمله مریدان ومعتقدان وی بوده است وبزیارت وی می رفته است وبصحبت
وخدمت وی تبرک می جسته ونسبت بوی در مقام ارادت بوده بهرچه اشارت کردی بران موجب
برفتی روزی وی را گفت که کتابهایی که پیش تو مستعارست بخداوندانش بازده وبدیار خود مراجعت نمای

واهل خود را زیارت کن سخن وی را قبول کرد چون بدیار خود رسید واهل ویار خود را دید بیمار شد ووفات کرد
توفی الشیخ یاسین في شهر ربیع الاول سنة سبع وثمانین وستمائة وکان عمره ثمانین سنة رحمه الله تعالی
والامام محیی الدین النووي رحمه الله في الرابع والعشرین من رجب سنة ست وسبعین وستمائة **شیخ ابو العباس
المرسی** رحمه الله تعالی وی شاگرد شیخ ابو الحسن شاذلی است صاحب مقامات عالیه وکرامات
ظاهره است روزی شخصی وی را بضیافت برد وخواست که امتحان کند طعامی که در آن شبهه بود پیش شیخ نهاد
شیخ وی را گفت که حارث محاسبی را رگی بود در انگشت که چون دست بطعام شبهه بردی
حرکت کردی من شصت رگ در دست دارم که مثل آن حرکت می کنند صاحب طعام استغفار نمود وعذر خواست
امام یافعی گوید که چنین بمن رسیده است که یکی از سلاطین امتحان یکی از مشایخ کرد وطعامی پیش وی آورد که بعضی گوشت
کشته بود وبعضی مرده شیخ میان ... گفت ای درویشان من امروز خادم شما ام درین طعام ... ایستاد هر طعامیکه
دران گوشت کشته بود پیش درویشان می نهاد وهرچه دران گوشت مرده بود درمی گذرانید ... برای ...
پادشاه است ومیگفت الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین سلطان حاضر بود از ان امتحان استغفار کرد گویند یعقوب
که امیر المومنین ولایت مغرب بود برادر خود را انگشت از برای غیرت بر ملک ... پشیمان شد وتوبه کرد توبه
وی اثر تمام کرد ودر باطن وی حالهای نیکو ظاهر شد ووقتهای ارباب ارادت ... طالب
شیخی گشت که خود را تسلیم وی کند وی را الشیخ ابو مدین رحمة الله علیه نشان دادند شیخ را
استدعا نمود اجابت کرد وگفت فرمان ... الامر باید برد اما من بوی نمی رسم مرا فرمودند که
بتلمسان روم وآن شهریست از شهرهای مغرب ... وشیخ در تجا بود چون بتلمسان رسید رسول یعقوب
را گفت سلام من بصاحب خود برسانید وبگویید که شفای تو در دست شیخ ابو العباس مرسی است
وشیخ ابو مدین در تلمسان وفات کرد رسول یعقوب پیش وی آمد ووصیت شیخ ... یعقوب
استدعای شیخ ابو العباس کرد ووی نیز از حضرت حق باجتماع با یعقوب مامور شد در روز اجتماع
یعقوب فرمود تا یک خروس بچه بکشتند ودیگری را گلو بفشردند وهر یک را جدا بپختند وپیش
شیخ آوردند شیخ بخادم اشارت کرد که این یکی را بردار که مردارست وآن دیگری را خوردن
گرفت پس یعقوب ملک را به پسر داد وخود را بالکلیه تسلیم شیخ کرد وببرکت نفس شیخ ابو مدین
وحسن تربیت شیخ ابو العباس گشایش یافت ودر مرتبه ولایت ... قدم نهاد ... سالی

کرد و با یاران مجتمع شد و شیخ ابوالعباس با یعقوب به صحرا بیرون رفت شیخ یعقوب را گفت نماز بگذار و طلب
باران کن [illegible] گفت یا سیدی تو [illegible] شیخ گفت [illegible] یعقوب
[illegible] یاران آن شیخ سعید [illegible] مرید
شیخ [illegible] بنده [illegible] فروخت
[illegible] اعتقاد و اخلاص تمام داشت ایشان [illegible] وقت
[illegible] شیخ سعید [illegible] رسید [illegible] شیخ [illegible]
[illegible] آن کس که در روز سوم بعد از وفات من در محلی که فقرا جمع می باشند مرغی سبز بیاید و بر سری
[illegible] ناگاه دیدند
[illegible] ایشان بنشست [illegible] فقرا [illegible] گفتند که آن مرغ
[illegible]
[illegible] شیخ وی
[illegible] و گفت [illegible]
[illegible] ایشان [illegible] مقامات است
[illegible]
[illegible] باشد گفت مرا چندان مهلت ده [illegible]
[illegible] شیخ [illegible]
[illegible] الفضائل والکمالات ما [illegible]
ذکره فسبحان الله الکریم المنان ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله
ذو الفضل العظیم شیخ احمد الجعد و شیخ سعید که کنیت وی ابوعیسی است
[illegible] یافعی [illegible] رحمه الله تعالی [illegible] شیخ [illegible] کبیر [illegible]
شیخ احمد بن الجعد و شیخ کبیر [illegible] شیخ سعید [illegible] اصحاب و تلامذه بود [illegible] اندر روزی
شیخ احمد با اصحاب [illegible] شیخ سعید [illegible] شیخ سعید
نیز موافقت کرد چون مقداری راه برفتند شیخ سعید پشیمان شد از موافقت ایشان

بازگشت و شیخ احمد بر عزیمت خود برفت و زیارت کرد و باز آمد و بعد از چند روز دیگر شیخ سعید بیرون آمد
با اصحاب خود و عزیمت همان زیارت کرد شیخ احمد وی را در راه پیش آمد و با هم ملاقات کردند شیخ احمد
شیخ سعید را گفت فقرا بر تو حقی متوجه شده است که آن روز از موافقت ایشان برگشتی شیخ سعید
گفت بر من هیچ حق متوجه نشده است شیخ احمد گفت برخیز و انصاف ده شیخ سعید گفت هر که ما را
برخیزاند وی را بنشانیم شیخ احمد گفت هر که ما را بنشاند وی را مبتلا گردانیم پس بیک از آن دو بزرگ آنچه
بر یکدیگر گفته بود رسید شیخ احمد مقعد شد و بر جای بماند تا آن وقت که بجوار حق تعالی پیوست و شیخ
سعید مبتلا شد بآنکه تن خود را می کند و می برید تا بجوار حق پیوست امام یافعی رحمه الله می گوید
که احوال فقرا از شمشیرهای برنده تیزتر است چون اصحاب در احوال با یکدیگر برابر باشند احوال
ایشان در یکدیگر سرایت می کند و اگر برابر نباشند حال قوی در ضعیف سرایت می کند و گاه می باشد
که حال سابق تاثیر کند دون المسبوق وهذا هو الظاهر والله اعلم بحقیقة الحال

شیخ نجم الدین عبدالله بن محمد الاصفهانی رحمه الله تعالی وی شاگرد شیخ ابوالعباس المرسی
است سالهای بسیار مجاور مکه بوده و مناقب وی بسیار است و کرامات وی بیشمار یکی از علمای
یمن گفته است که پدر خود را بیمار گذاشتم و به حج رفتم چون بمکه رسیدم و حج گزاردم خاطر من بجهت پدر
پریشان بود با شیخ نجم الدین گفتم چه شود که خاطر بران داری که در بعضی مکاشفات خود بر احوال
وی مطلع شوی و با من بگوئی در حال بنگریست و گفت اینک از بیماری صحت یافته است
و بر بالای سریر خود مسواک می کند و کتابهای خود را گرد خود نهاده و صفت و حلیه وی چنین
و چنین است و نشانهای راست باز داد و وی را هرگز ندیده بود و وقتی همراه جنازه یکی
از اولیاء الله بیرون آمده بود چون ملقن که یکی از کبار فقها بود بر سر قبر نشست که تلقین کند
شیخ نجم الدین بخندید یکی از شاگردان سبب خنده را پرسید وی را زجر کرد که بعد
از آن گفت که چون ملقن آغاز تلقین کرد صاحب قبر گفت هیچ تعجب نمی کنید از مرده که تلقین زنده
می کند وی را گفتند که هرگز زن خواسته گفت هرگز زن نخواسته ام و طعامی هم نخورده ام
که آن از سفره باشد شیخ وی در بلاد عجم وی را گفته بود که زود باشد که در دیار مصر با قطب
ملاقات کنی بطلب قطب بیرون آمد در راه جمعی از حرامیان وی را بگرفتند و گفتند

جاسوس است وی را نگاه داشتند و وی را ببستند می گوید ناگاه دیدم که پیری برمن فرود آمد
همچنانکه باز بر شکاری فرود می آید و مرا بگشاد و گفت برخیز ای عبد الله که مطلوب تو منم پس برفتم تا بدیار
مصر رسیدم هیچ مطلوب خود را نشناختم و ندانستم که کجاست تا آنکه روزی گفتند که شیخ ابو العباس
مرسی آمده است جمعی فقرا گفتند بیائید تا برویم و بر وی سلام کنیم چون چشم من بروی افتاد بشناختم
که وی همان پیر است که مرا بگشاد و وی نیز نشانی گفت که حاضران ندانستند خدمت و صحبت
وی را لازم گرفتم تا آن وقت که از دنیا برفت چون شیخ وفات کرد متوجه مکه شدم در راه بقبر شیخ
خود شیخ ابو الحسن شاذلی رحمه الله رسیدم از قبر خود با من سخن گفت و گفت بمکه رو و آنجا بنشین
چون بطرف حرم شریف رسیدم شنیدم که هاتفی گفت که قَدِمتَ اِلیٰ خَیرِ بَلَدٍ وَشَرِّ اَهلٍ پس
بجلو بمکه می بود تا در سنه احدی و عشرین و سبعمائة از دنیا برفت و وی را نزدیک بقبر فضیل عیاض دفن کردند
وی بالظاهر در اوقات مجاورت بیرون مکه در مقام و در ترا زعرفات ندیده اند و اما بحسب باطن دانستن
آن راجع بعلماء باطن است بعضی از اولیاء الله گفته اند که از زیارت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم برگشته
بودم و روی بمکه داشتم در فکر شیخ نجم الدین افتادم که هرگز بمدینه شریفه نرفت و زیارت نکرد و بحسب باطن
بروی اعتراض می کردم ناگاه سر بالا کردم دیدم که شیخ نجم الدین در هوا بجانب مدینه می رود مرا آواز داد
که یا محمد و بمن سخنان گفت وزی بعضی از اصحاب وی باوی گفتند که مردم بر شما انکار بسیار دارند که بزیارت
رسول صلی الله علیه و آله وسلم نرفته اید و نمی روید گفت که منکر از دو بیرون نیست متشرع است یا محقق اگر
متشرع است باوی بگوی که بنده را روا هست که بی اذن خواجه خود بسفر رود و اگر محقق است بگوی که کسی
که همیشه با تست و پیش تو حاضر است هرگز در طلب وی سفر میکنی بخط یکی از اکابر خراسان یافته اند که
در تاریخ سنه ثلاث و سبعمائة بسعادت زیارت حرم شریف مکه زادها الله تعالی شرفا مشرف شدم و در آن
وقت شیخ حرم شیخ نجم الدین اصفهانی بود بخدمت وی می رسیدم روزی از من پرسید که این حدیث بتو رسیده
است که لَا یَزَالُ اُمّتِی یَبعَثُونَ اِثنَا عَشَرَ فِی العِرَاقِ وَثَمَانِیَةٌ وَعِشرُونَ فِی الشَّامِ گفتم رسیده است اما
مرا مشکل می شود که چون این طائفه همین در شام و عراق می باشند شیخ فرمود که حضرت رسالت صلی الله علیه
و آله وسلم جمیع عالم را دو قسم کرده است نصف شرقی و نصف غربی از عراق نصف شرقی خواسته است
و از شام نصف غربی پس عراق و غیر آن چون خراسان و هندوستان و ترکستان و سائر

بلاد شرقی در عراق داخل است و شام و غیر آن چون بلاد مصر و مغرب همه در بلاد شام داخل است ناقل
نوشته است که درین وقت در خاطر من افتاد که از حال خواجه قطب الدین یحیی جامی نیشاپوری سؤال
کنم بی آنکه من سؤال کنم فرمود که خواجه قطب الدین یحیی یکی از آن دوازده تن است که در عراق اند و الله
اعلم بالصواب **خواجه قطب الدین یحیی جامی نیشاپوری** رحمه الله تعالی کنیت وی
ابو الفضل است جامی الاصل است و نیشاپوری المولد بعلوم ظاهری و احوال باطنی موصوف و معروف
بوده است و بصحبت شیخ رکن الدین علاء الدوله و شیخ صفی الدین اردبیلی و شیخ صدر الدین اردبیلی و شیخ شرف الدین
درگزینی رسیده است و هفت بار حج گذارده است روزی بجانب صحرا البسر رمه و گله خود رفته بود از آنجا وی
را داعیه زیارت بیت الله قوی شد و هم از آنجا روانه گشت و این رقعه باصحاب نوشت وی روز با طاقت
بهیئت ارتیاح و ابتهاج بطرف صحرا و تاج گذری افتاد رباعی یاد دست بوستان شدم رهگذری
بر گل نظری فگندم از بی خبری + دلدار بطعنه گفت شرمت بادا + رخسار من اینجا و تو بر گل نگری
ناگاه غیرت الهی از کمین گاه - لَا تَدعُ مَعَ اللهِ اِلٰهًا آخَرَ برون تاخت و کمند جذبة من جذبات الحق در
گردن ممتحن انداخت مصراع گر بنهایه بخوشی موی کشانش آرید + بوطن نارفته و ندیده و
تنها بگذاشته حرم از طرف صحرا بر اشارت وَاَذِّن فِی النَّاسِ بِالحَجِّ یَاتُوکَ رِجَالًا بر صوب خانه
معظم سر را روان گشته بیت چون ترود از پی صاحب کمند + آهوی بیچاره بگردن اسیر
وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الهُدیٰ توفی رحمه الله لیلة الخمیس الحادی و العشرین من
جمادی الآخرة سنة اربعین و سبعمائة و قبر وی در بیرون درب فیروزآباد است در هرات **ابو محمد
عبد الله المرجانی** المغربی رحمه الله تعالی از بزرگان مشایخ و اکابر صوفیه بود ابواب علوم
الهی و معارف ربانی بروی گشاده شده بود و وی را گفتند که فلان گفت که در وقتی که شیخ سخن می گفت
از آسمان تا دهان وی عمودی دیدم از نور چون شیخ خاموش گشت آن عمود منقطع شد شیخ بخندید

دگفت وی ندانسته بلکه چون عمود منقطع شد من خاموش گشتم یعنی آن عمود نور از آسمان صورت امداد الٰهی بود
چون آن امداد منقطع شد وی خاموش گشت توفی رح بتونس سنة تسع وسبعین وستمائة **ابو عبدالله المعروف بابن المطرف الاندلسی رحمه الله تعالی** وی مجاور مکه بوده و در هر شبانروزی وردوا شتی از هفتاد
اسبوع طواف کردی در سنه سبع وسبعمائة از دنیا برفته و بادشاه مکه از غایت اعتقاد واخلاص که نسبت
بوی داشته تابوت وی را بر دوش خود گرفته امام یافعی گوید که بعضی اصحاب شیخ ابو محمد بکری مغربی رحمه الله
تعالی که چون شیخ ابو عبدالله رح از دنیا برفت شیخ نجم الدین اصفهانی گفت که مَاتَ الْفَقِیْرُ مِنَ الْحِجَازِ
با من گفت که شیخ ابو محمد را عزیمت زیارت نبی صلی الله علیه وآله وسلم شد بوداع شیخ ابو عبدالله بن المطرف
آمد شیخ ابو عبدالله گفت که من شنیده ام که در فلان منزل آب نیست سختی بشما بسیار خواهد رسید اما عاقبت
باران خواهد بارید و آب خواهید یافت ما چهار کس بودیم چون بآن منزل رسیدیم همچنانکه گفته بود آب
نبود در راه در آمدیم هوا سخت گرم شد و تشنگی غلبه کرد با ما اندک آبی بود یکی خواست که آن آب را بخورد شیخ
ابو محمد گفت مخور که اگر می خوری میمیری همین گلوی خود بآن ترکن بعد ازان چون سختی بسیار کشیدیم از
تشنگی دیگر ما هیچ سایه نیافتیم که ساعتی بنشینیم شیخ ابو محمد پرسید که شیخ ابو عبدالله بن المطرف چه گفته بود
گفتیم گفته بود که سختی بشما بسیار خواهد رسید گفت سختی ازین بیشتر نمی باشد که ما درانیم پرسید که دیگر چه گفته بود
گفتیم گفته بود آخر باران خواهد آمد و سیراب خواهید شد گفت بشارت باد شما را بباران ناگاه دیدیم که
پارهٔ ابر از یکطرف پیدا آمد و بلند می شد تا ببالای سر ما رسید و ببارید چندانکه گرد اگرد ما سیل روان
شد آب خوردیم و وضو ساختیم و غسل کردیم و آب برگرفتیم و روان شدیم چون گامی چند برفتیم از
باران هیچ اثر نیافتیم **شیخ سلیمان ترکمان مُوَلَّه رحمه الله تعالی** وی در دمشق می بوده کهنه
عبائی چرکین در بر از جای خود کم برخاستی و سخن کم بگفتی بعضی از علمای ظاهر با جلالت و بزرگی خود
پیش وی نیازمندی می کرده اند و می نشسته اند می گویند که در رمضان چیزی می خورده است و نماز
نمی گذارده اما وی را کشف و اطلاع بر مغیبات می بوده و اخبار ازان می کرده امام یافعی می گوید می تواند بود
که آن از قبیل ستر حال و تلبیس بوده باشد و در اوقاتی نماز کرده باشد که کسی ندیده باشد و چیزی که در دهان
نهاده باشد و خائیده بگلوی وی در نیامده باشد و مثل این بسیار ازین طائفه مشاهده کرده اند چنانکه از
قضیب البان موصلی و شیخ ریحان و غیر ایشان منقول است توفی الشیخ سلیمان سنة اربع وعشر وسبعمائة ٢٦٠

شیخ علی کردی رحمه الله تعالی وی از عقلای مجانین بوده است و از وی انواع کرامات و
خوارق عادات ظاهر می شده است اهل دمشق همه مرید و معتقد وی بوده اند و بر ایشان حکم می کرده
است چنانکه مالک بر مملوک کند و انقیاد حکم وے می کرده اند روزی یکی از بزرگان دمشق را فرمود که
برای درویشان شکر دعوتی و سماعی بکن آن شخص ترتیب دعوتی کرد و قوالان طلبید و درویشان مشهور
را بخواند چون ایشان جمع شدند شیخ علی کردی بآن خانه در آمد و آنجا قالبهای شکر دید که نهاده است
صاحب خانه را گفت این همه را در حوض انداز همه را در حوض انداخت و درویشان شربت می خوردند
و سماع می کردند تا آخر روز بعد ازانکه چیزی بخوردند و باز گشتند شیخ علی کردی با صاحب خانه گفت
که این قالبها را از حوض بیرون آر همه را بیرون آورد همچنان درست که اول بود و هیچ ازان نگداخته
بود بعد ازان صاحب خانه را گفت تو بیرون رو و در خانه را بر من قفل کن و پیش من میا الا بعد از سه روز
چنان کرد روز دوم در راهی بشیخ علی رسید و بروی سلام کرد بعد ازان بخانه رفت و خانه را همچنان
در بسته دید قفل بگشاد و در آمد دید که رخامهای فرش خانهٔ وی را کنده است پیش وی آمد و گفت که ای
سیدی چرا فرش خانهٔ مرا کندی گفت روا باشد که تو مرد نیکو باشی و بر رخام حرام ضیافت درویشان
و دوستان می کنی گفت ای سیدی این میراث پدر من است شیخ بخشم شد و وی را رها کرد و برفت
آن شخص مکاشفات شیخ را می دانست تامل بسیار کرد و بخاطرش آمد که یکبار رخامها کنده بودند
و اصلاح کرده استادی را که آن کار کرده بود طلب کرد و بمبالغه تمام ازان استفسار نمود
آخر اعتراف کرد که رخام ترا فروخته بودیم و رخام مسجد بجاے آن بکار برده ایم دران وقت
که شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی روحه برسالت بدمشق آمده بوده است
با صحاب گفته است که بزیارت شیخ علی کردی می رویم گفته اند که وے مردیست که
نماز نمی گزارد و اکثر اوقات مکشوف العورت می باشد شیخ گفته است البته وی را می بینم
شیخ سوار شده است و چون بنزدیک منزل وے رسیده فرود آمد چون شیخ
علی دیده است که وے نزدیک رسیده است عورت خود را کشف کرده است
شیخ فرموده است ما را از تو این باز نمی دارد امروز ما مهمان توایم پس نزدیک شد
و سلام کرد و بنشست ناگاه دو حمال بیامدند با ایشان طعام بسیار شیخ علی گفت

که پیش شیخ نهید که مهمان ماست و شیخ را گفت بسم الله که این ضیافت تست شیخ بخورد و شیخ علی کردی
بزرگ داشت شیخ علی کردی در اوائل در مسجد جامع می بوده است ناگاه مجذوبی دیگر که ابو یاقوت
می گفته اند بشهر دمشق در آمده است و در آن وقت که وی در آمد شیخ علی از دمشق بیرون
رفت و ساکن صحرا شد و بعد از آن بشهر در نیامد تا آنگاه که وفات کرد و یاقوت در شهر حاکم بود

شیخ مفرج رحمه الله تعالی وی از اهل صعید مصر است بسیار جلیل القدر و کبیر الشان بوده
است بندهٔ بود حبشی وی را جذبه رسید قوی که شش ماه طعام و شراب نخورد بنداشتند که دیوانه
شده است هر چند که بزدند هیچ سود نداشت وی را قید نهادند چون آمدند قید جائی بود و وی
بجای وی را در زندان کردند چون آمدند در بیرون زندانش یافتند چون این کرامتها از وی دیدند
چند مرغ بریان کرده پیش وی آوردند آنها را گفت بپرید همه زنده شدند و بپریدن گرفتند باذن الله تعالی یکی
از اصحاب وی روز عرفه در عرفات دید یکی دیگر همان روز در خانه خود پیش دید و تمام روز با وی بود چون آن دو شخص باهم
رسیدند و هر یک آنچه دیده بودند با هم گفتند میان ایشان نزاع شد یکی گفت وی روز عرفه در عرفات بود بر صدق آن سوگند بطلاق
خورد و یکی گفت تمام روز در خانه خود بود وی نیز سوگند بطلاق خورد پس خصومت کنان پیش شیخ مفرج آمدند و آنچه
میان ایشان گذشته بود باز گفتند شیخ گفت هر دو راست گفته اید و زن هیچکدام طلاق نشده است
یکی از اکابر می گوید که من از شیخ مفرج پرسیدم که بصدق هر یک موجب حنث دیگر نیست چون سوگند
هیچ یک حانث نشده است و در آن مجلس که من این پرسیدم جماعتی از علمای حاضر بودند شیخ
اشارت بهمه کرد که درین مسئله سخن گوئید هر کس چیزی گفت اما هیچکس جوابی شافی کافی نگفت
در آن اثنا جواب آن بر من ظاهر شد شیخ اشارت بمن کرد که جواب آن بگوی من گفتم که چون ولی بولایت
متحقق گردد و در آن معنی که روحانیت وی مصور بصورتی تواند شد متمکن شود
می تواند بود که در وقت واحد در جهات مختلفه خود را بصورتهای متعدد بنماید چنانکه خواهد پس آنکس که
وی را در بعضی از آن صور بعرفات دیده باشد راست دیده باشد و آنکه در بعضی دیگر از آن صور در خانه خود پیش دیده
باشد هم راست دیده باشد و بسوگند هیچ یک حانث نشود شیخ مفرج فرمود که جواب صحیح اینست که تو گفتی
رضی الله تعالی عنه و نفعنا **شیخ ابو العباس المنهوری رحمه الله تعالی** و منهور موضعی است
بمصر یکی از تاجران گفته است که در سفر بودم و با من چارپائی بود که قماش من همه بر وی بود چون بمصر

در آمدم و با مردم در آمیختم آن چارپای از من گم شد هر چند طلب کردم هیچ خبر نیافتم بعضی از یاران گفتند
که پیش شیخ ابو العباس منهوری رو شاید که دعای کند و من نیز پیش از آن وی را می شناختم پیش وی
رفتم و بروی سلام کردم و حال خود با وی بگفتم گوش بسخن من نکرد و لیکن گفت ما را مهمانان رسیده اند و
چیزی بیار تا آدمی ببرد و ایشان را گوشت و چیزهای دیگر بخرد و فکر کرد از پیش وی بیرون آمدم و با خود گفتم که والله دیگر
هرگز پیش وی نیایم این درویشان غیر از حوائج خود چیزی نمی دانند پس برین نیت برفتم و ناگاه مرا شخصی
پیش آمد و چیزی داشتم پیش وی رسید وی را بگرفتم و گفتم ترا نمی گذارم تا آنچه پیش تو دارم بمن ندهی شصت درم
بمن داد گفتم با این درمها معامله می کنم تا آنچه رفته است بیاید یا این هم برود در راه خدای تعالی هر چه شیخ گفته
بود بخریدم و چند درهم زیادت آمد بآن قدری حلوا خریدم و همه را بحمالی دادم و قصد شیخ کردم چون بنزدیک
شیخ رسیدم دیدم که چارپای من بر در زاویه شیخ ایستاده است باز گفتم که این چارپای من نخواهد بود بلکه مانند
آن است چون نزدیک رسیدم دیدم که چارپای من است و قماشها همچنان بر پشت وی گفتم آن را بکسی
بسپارم یا با خود در زاویه برم تا باز گم نشود و باز گفتم آنکس که بسلامت رسانیده برای من خواهد نگاهداشت پیش
شیخ در آمدم و آنچه آورده بودم بر وی عرض می کردم چون بحلوا رسید گفت این چیست گفتم چیزی زیادت آمده
بود بآن این را دادم گفت این در شرط داخل نبود که من نیز چیزی زیادت کنم برخیز و قماشهای خود را ببازار بر و بفروش
و تعجیل مکن و هر چه می فروشی فی الحال بهای آن بستان و مترس از آنکه بعضی تجار بیایند و بازار تو بشکنند که دریاد
دست راست نشست و بیایان در دست چپ من نشیند ببازار رفتم و قماشها به بهای تمام زیادت بر معهود فروختم
و بهای تمام بستدم چون فارغ شدم تاجران از بحر و بر در ریختند چنانکه گوئی در بند بوده اند که ایشان را آزاد کرده اند

شیخ ریحان رحمه الله تعالی وی در عدن می بوده است یکی از اخیار گفته است که شخصی بر ساحل دریا بود
نزدیک بعدن نتوانست که بعدن در آید که شب آمده بود و دروازه بسته بودند شب در ساحل بحر بماند و هیچ چیز نداشت
که شام بخورد ناگاه دید که شیخ ریحان بر ساحل است پیش وی آمد و گفت ای سیدی در دروازه به بستند و هیچ
چیز ندارم که شام بخورم می خواهم که مرا هریسه دهی گفت این را ببینید از من شام می خواهد و این ببینید
نمی خواهد مگر هریسه گوئیا که من هریسه پزی ام گفتم ای سیدی ازین چاره نیست ناگاه دیدم که کاسه
هریسه گرم حاضر شد اما روغن نداشت گفتم ای سیدی این را روغن می باید گفت این را ببینید هریسه نمی خواهد اندر
خورد بی روغن مگر من روغن فروشی ام گفتم ای سیدی این را بی روغن نخواهم خورد گفت این کوه را بکنار

دریا برو آب بیار تا وضو سازم رفتم و آب آوردم رکوه را از من بستد و از انجا روغن بر سر بریخت پس از ان بخوردم که هرگز بمثل آن روغن نچشیده بودم دیگری گفته است که در ماه رمضان بین العشائین به بازار رفتم تا برای اهل خود چیزی خرم ناگاه شیخ ریحان مرا دید و پیش خود کشید و بهوا بالا برد بسیاری من بگریستم و گفتم می خواهم که مرا بر زمین باز گردانی مرا بر زمین باز گردانید و گفت می خواهم که تفرجی کنی اما تو نخواستی امام یافعی گوید که همانا که وی باین تفرج مطالعهٔ عجائب ملکوت سماوات خواسته است بعضی از صالحان گفته اند که روزی شیخ ریحان را گفتم که خاطری با من می دار گفت مادام که این سر درست است ترس و اشارت بسر خود کرد من پنداشتم که مراد وی آن ست که مادام که زنده ام و مراد وی را ندانستم مگر روزی که بمرد بآن سبب که بپای کوهی می گذشت بیفتاد و سر وی بشکست و بران بمرد رضی الله تعالی عنه **شیخ علاء الدین الخوارزمی رحمه الله تعالی** وی بزرگ بوده است امام یافعی گوید رحمه الله تعالی که وی دوازده روز بیک وضو نماز می گزارد و پانزده سال پهلو بر زمین ننهاد و چند روزی گذشت که طعام نمی خورد و چون طعام خوردی چیز اندک خشن خوردی و با من در منی قدری گوشت بود نمی خورد اما بعد از سختی بسیار بجهت موافقت و گفتند چند سال ست که بجهت منکراتی که می بیند بی اختیار خود هیچ میگذارد که وی را به آن فرموده اند هم امام یافعی میگوید که شیخ علاء الدین گفت که در بعضی از ساحلهای روم گوشه گرفته بودم چون روز عید فطر رسید بدیهای ز دیههای مسلمانان بجهت نماز عید رفتم چون باز آمدم ... که در خلوت من نماز می گزارد و بر ریگی که بر در خلوت سرای من بود هیچ اثر پای نبود تعجب کردم که از کجا در آمده است بعد از ان بگریست گریستنی زار من در فکر شدم که از برای وی چه آرم که روز عید ست التفات بمن کرد و گفت ای فلان فکر مکن که در غیب ست انچه تو نمی دانی ولیکن اگر نزد تو آب هست پیش آر برخواستم که ابریق بیاورم پیش ابریق دو گرده نان دیدم نهاده بزرگ گرم و مغز بادام بسیار آن را بر داشتم و پیش وی بردم نان بشکست و مغز بادام پیش من ریخت گفت بخور و در ایستاد و از ان مغز بادام بمن می داد و من می خوردم و وی نخورد مگر یک مغز بادام یا دو مغز بادام من حضور آن طعام را غریب می دیدم گفت این را غریب مدار که خدای را بندگان هستند که هر جا که باشند هر چه خواهند دریابند تعجب من زیادت شد با خود گفتم که از وی طلب مواخات کنم گفت تعجیل مکن که من باز بتو خواهم آمد ان شاء الله تعالی و از من غائب شد در حال ندانستم که کجا رفت شب هفتم از شوال آمد و با من عقد

مواخات ببست رضی الله عنه **امام عبد الله الیافعی الیمنی رحمه الله تعالی** هو ابو السعادات عفیف الدین عبد الله بن اسعد الیافعی الیمنی نزیل الحرمین الشریفین شرفهما الله تعالی و رضی عنه از کبار مشایخ وقت خود بوده است عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی و وی را تصنیفات ست از انجمله است تاریخ مرآة الجنان و عبرة الیقظان فی معرفة حوادث الزمان و کتاب روض الریاحین فی حکایات الصالحین و کتاب در النظیم فی فضائل القرآن العظیم و ورای آن تصانیف دیگر دارد و اشعار نیکو نیز گفته است وی گفته است که شیخ علاء الدین خوارزمی گفته است رحمه الله تعالی که شبی در بعضی از بلاد شام در خلوت خود بعد از نماز خفتن بیدار نشسته بودم و در خلوت خانه از اندرون بسته بودم دو مرد دیدم با خود در خلوت ندانستم که از کجا در آمدند و ساعتی با من سخن گفتند و با یکدیگر یاد احوال فقرا کردیم ذکر مردی از شام کردند و بر وی ثنا گفتند و گفتند نیک مردیست اگر بدانستی که از کجا می خورد بعد از ان گفتند سلام ما بصاحب خود عبد الله یافعی برسان گفتم او را از کجا می شناسید و وی در حجاز ست گفتند بر ما پوشیده نیست و برخاستند و پیش رفتند سوی محراب پنداشتم که نماز خواهند گزارد و از دیوار بیرون رفتند و هم وی گفته است که شیخ مذکور گفت که در بعضی از ساحلهای شام در ماه رجب سنه اثنین و اربعین و سبعمائه دو پیر بخلوت من در آمدند بعد از نماز خفتن و ندانستم که از کجا در آمدند و از کدام بلده آمدند چون بر من سلام کردند و مصافحه نمودند با ایشان انس گرفتم گفتم از کجا آمدید گفتند سبحان الله هیچ توئی از این حال سوال میکند بعد از ان خشک پارهٔ نان جو داشتم پیش ایشان نهادم گفتند نه از بهر این آمده ایم گفتم پس از بهر چه آمده اید گفتند آمده ایم و ترا وصیت می کنیم برسانیدن سلام بعبد الله یافعی و گفتند بگو که بشارت باد ترا گفتم وی را از کجا می شناسید گفتند ما بوی رسیده ایم و وی بما رسیده است گفتم شما را درین بشارت رسانیدن اذنی هست گفتند آری و چنان ذکر کردند که از پیش برادرانی می آیند که ایشان را هست در شرق و فی الحال غائب شدند و هم وی گفته که در اوائل حال متردد بودم که بطلب علم مشغول باشم که موجب فضیلت و کمال ست یا بعبادت که مثمر حلاوت و سلامت از آفت قیل و قال ست و درین کشاکش و اضطراب مرا نه قرار ماند و نه خواب کتابی داشتم که روز و شب بمطالعه آن می گذرانیدم درین بیقراری آن را بگشادم و در وی ورقی دیدم که هرگز ندیده بودم و در وی بیتی چند نوشته که

از کسی نه شنیده بودم و آن ابیات این بود شعر کُنْ عَنْ هُمُومِكَ مُعْرِضًا ﴿ وَكِلِ الْأُمُورَ إِلَى الْقَضَاءِ ﴿ فَلَرُبَّمَا اتَّسَعَ الْمَضِيقُ وَلَرُبَّمَا ضَاقَ الْفَضَاءُ ﴿ وَلَرُبَّ أَمْرٍ مُتْعِبٍ ﴿ لَكَ فِي عَوَاقِبِهِ رِضًا ﴿ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿ فَلَا تَكُنْ مُتَعَرِّضًا ﴿ چون این ابیات را خواندم گویا آبی بر آتش من زدند و شدت حرارت و اضطراب قلق مرا نشاندند و وی بنای کتاب مراة الجنان را که در تاریخ نوشته بر سال نهاده است و تا سنه خمسین و سبعمائه بیان حوادث کرده است و معلوم نیست که بعد از آن چندگاه دیگر بوده رضی الله تعالی عنه ونفعنا به

شیخ شهاب الدین السهروردی المقتول رحمة الله تعالی

نام وی یحیی بن حبش است و در حکمت مشائیان و اشراقیان متبحر بوده است و در هر یک از آن تصنیفات لائقه و تالیفات رائقه دارد و بعضی وی را منسوب بسیمیا داشته است حکایت کنند که روزی با جماعتی از دمشق بیرون آمدند برمه گوسفندان رسیدند آن جماعت گفتند ما را یکسر گوسفند می باید یکسر گوسفند گرفتند و ده درم بترکمانی که صاحب گوسفند بود داوند وی مضایقه می کرد که گوسفندی خرد تر از آن بگیرید شیخ اصحاب را گفت شما بروید و گوسفند ببرید که من وی را خوشنود گردانم ایشان برفتند و با وی سخن می گفت و دل وی را خوش می کرد تا ایشان دور رفتند وی هم در پی ایشان برفت ترکمان در پی وی می رفت و فریاد می کرد چون بوی رسید دست چپ وی را گرفت و بکشید که کجا می روی دست وی از شانه جدا شد و در دست ترکمان بماند و خون می رفت ترکمان متحیر شد دست وی بینداخت و بگریخت آن را برداشت و بیاران رسید و در دست وی مندیلی بود و بس امام یافعی می گوید امثال این کارها که اینها راست و بد اکسانی که این کارها کنند و بدا علمی که مقتضی چنین کارها گردد از

سخنان وی است حَرَامٌ عَلَى الْأَجْسَادِ الْمُظْلِمَةِ أَنْ يَلِجَ فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوَاتِ فَوَحِّدِ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَأَنْتَ بِتَعْظِيمِهِ مَلَآنُ وَاذْكُرْهُ وَأَنْتَ مِنْ مَلَابِسِ الْأَكْوَانِ عُرْيَانٌ و از اشعار وی است خَلَعَتْ هَيَاكِلُهَا بِجَرْعَاءِ الْحِمٰى ﴿ وَصَبَتْ لِمَغْنَاهَا الْقَدِيمِ تَشَوُّقًا ﴿ وَتَلَفَّتَتْ نَحْوَ الدِّيَارِ فَشَاقَهَا ﴿ رَبْعٌ عَفَتْ أَطْلَالُهُ فَتَمَزَّقَا ﴿ وَقَفَتْ تُسَائِلُهُ فَرَدَّ جَوَابَهَا ﴿ رَجْعُ الصَّدٰى أَنْ لَا سَبِيلَ إِلَى اللِّقَا ﴿ وَكَأَنَّهَا بَرْقٌ تَأَلَّقَ بِالْحِمٰى ﴿ ثُمَّ انْطَوٰى وَكَأَنَّهُ مَا أَبْرَقَا ﴿ در تاریخ امام یافعی مذکور است که وی را بخلل در عقیدت و باعتقاد حکمای متقدمین متهم می داشته اند چون بحلب رسید علما بقتل وی فتوی دادند بعضی گویند که وی را حبس کردند و بخناق وی را کشتند و بعضی گویند قتل و صلب کردند و بعضی گویند که وی را مخیر ساختند میان انواع قتل و چون بریاضت معتاد بود آن را اختیار کرد که وی را

بگرسنگی بکشند طعام از وی باز گرفتند تا بمرد و عمر وی سی و شش یا سی و هشت رسیده بود و کان
ذلک فی سنة سبع و ثمانین و خمسمایة و اهل حلب در شان وی مختلف بودند بعضی ویرا بالحاد و زندقه نسبت
می کردند و بعضی بکرامات و مقامات وی باعتقاد داشتند و می گفتند که بعد از قتل شواهد بسیار بر کرامت وی
ظاهر شد و این موافق می نماید بآنکه شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که در شهر دمشق شیخ
شهاب الدین مقتول را آشکارا کافر می گفتند گفتم حاشا و کلا که کافر باشد چون بصدق تمام در آمد در خدمت شیخ
شمس بدر کامل گشت گفت من سخت متواضع باشم بر نیازمندان صادق اما سخت با نخوت باشم با متکبران آن
شیخ شهاب الدین علمش بر عقلش غالب بود عقل می باید که بر علم غالب باشد و حاکم دماغ که محل عقل ست
ضعیف گشته بود در عالم ارواح طائفه ذوق یافتند فرود آمدند و مقیم شدند و از عالم ربانی سخن می گویند
اما همان عالم ارواح است که ربانی پندارند مگر فضل الهی در آید یا جذبهٔ از جذبات یا مردی که او را
در بغل گیرد و از عالم ارواح بعالم ربانی کشد **شیخ اوحد الدین حامد الکرمانی قدس الله
تعالی** سره وی مرید شیخ رکن الدین سنجاسی ست و وی مرید شیخ قطب الدین ابهری و وی مرید شیخ
ابو النجیب سهروردی قدس الله تعالی ارواحهم بسیار بزرگ بوده است و بصحبت شیخ محی الدین بن العربی
رسیده و شیخ در کتاب فتوحات و در بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده است در باب ثامن از فتوحات
می گوید که شیخ اوحد الدین الکرمانی رحمه الله گفت که در جوانی خدمت شیخ خود می کردم در سفر بودیم و وی
در عماری نشسته بود و زحمت شکم داشت چون بجای رسیدیم که آنجا بیمارستانی بود درخواست کردم که
اجازت ده که داروی بستانم که نافع باشد چون اضطراب من بدید اجازت داد برفتم دیدم که شخصی در خیمه نشسته
و ملازمان وی بپا ایستاده و پیش وی شمع افروخته اند وی مرا نمی شناخت و من وی را نمی شناختم
چون مرا در میان ملازمان خود دید برخاست و پیش من آمد و دست مرا بگرفت و گفت حاجت تو
چیست حال شیخ را با وی بگفتم فی الحال داروی حاضر کرد بمن داد و با من بیرون آمد و خادم شمع را همراه
می آورد تا رسیدم که شیخ آن را ببیند و بیرون آید سوگند بر وی دادم که باز گردد باز گشت پیش شیخ آمدم
و دارو آوردم و از آن اکرام و احترام که آن شخص کرده بود با شیخ بگفتم شیخ تبسم کرد و گفت ای فرزند چون
اضطراب ترا دیدم مرا بر تو شفقت آمد لاجرم ترا اجازت دادم چون آنجا رسیدی تر سیدم که آن شخص
که امیر آن موضع است ترا التفات ننماید و شرمنده شوی از هیکل خود مجرد شدم و بصورت وی بر آمدم

و در موضع وی بنشستم چون تو آمدی ترا گرامی داشتم و کردم آنچه دیدی در رسالهٔ اقبالیه مذکور است که شیخ
رکن الدین علاء الدوله رحمه الله تعالی گفته است که آن روز که قافله در منی بود یکی از مریدان شیخ
شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی روحه آنجا بود و بزیارت وی رفتیم الحق پس مردی عزیز بود ساعتی
بنشستیم و از هر نوع سخنان می رفت از وی پرسیدیم که ما شنیده ایم که شیخ شهاب الدین قدس سره
شیخ اوحد الدین کرمانی را مبتدع خوانده و پیش خود نگذاشته است راست ست آن پیر گفت
بلی و من دران مجمع در خدمت شیخ حاضر بودم که کسی ذکر شیخ اوحد الدین می کرد فرمود که پیش من
نام وی مبرید که او مبتدع است اما روزی دیگر هم در خدمت شیخ حاضر بودم که با شیخ گفتند که این
سخن را شیخ اوحد الدین شنیده و گفته که هر چند شیخ مرا مبتدع گفت اما مرا این مفاخرت بس که نام من
بر زبان شیخ رفت و درین معنی بیتی عربی گفته است و آن بیت اینست شعر ما سائنی
ذکراک لی بمسبة ٭ بل سرنی انی خطرت ببالکا شیخ شهاب الدین قدس سره
خلق وی را تحسین کردند می تواند بود که مراد شیخ شهاب الدین قدس سره بابتداع وی آن
بوده باشد که می گویند وی در شهود حقیقت توسل بمظاهر صوری می کرده و جمال مطلق را در صور
مقیدات مشاهده می نموده و چنانکه گذشت که شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره از وی
پرسید ند که در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینیم پس شیخ شمس الدین گفت که اگر بر قفا دنبل نداری چرا بر آسمانش نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی قدس سره گفتند که
وی شاهد باز بود اما پاکباز بود خدمت مولوی فرمود که کاش کردی و گذشتی و این رباعی
وی هم برین معنی دلالت می کند رباعی زان می نگرم بچشم سر در صورت ٭ زیرا که ز معنی است اثر در صورت ٭
این عالم صورت است ما در صوریم ٭ معنی نتوان دید مگر در صورت ٭ و در بعضی تواریخ مذکور است که
چون وی در سماع گرم شدی پیراهن امردان چاک کردی و سینه بسینهٔ ایشان باز نهادی چون ببغداد
رسید خلیفه پسری صاحب جمال داشت این سخن بشنید گفت او مبتدع است و کافر اگر در صحبت من ازین
گونه حرکتی کند وی را بکشم چون سماع گرم شد شیخ بکرامت دریافت گفت رباعی سهل است
مرا بر سر خنجر بودن ٭ در پای مراد دوست بی سر بودن ٭ تو آمده که کافری را بکشی ٭
غازی چه توئی روا ست کافر بودن ٭ پسر خلیفه سر بر پای

قوله ما سائنی ذکراک الخ یعنی [illegible] بنا بر [illegible] بلکه شاد گردانید مرا اینکه بر دل تو گذشتم ۱۲

شیخ نهاد و مرید شد قال بعض الکبراء العارفین قدس الله تعالی اسرارهم نزد اهل توحید و تحقیق
اینست که کامل آن کس بود که جمال مطلق حق سبحانه در مظاهر کونی حسی مشاهده کند ببصر همچنانکه
مشاهده می کند در مظاهر روحانی ببصیرت یُشَاهِدُونَ بِالْبَصِیرَةِ الْجَمَالَ الْمُطْلَقَ الْمَعْنَوِیَّ
بِمَا یُعَایِنُونَ بِالْبَصَرِ الْحُسْنَ الْمُقَیَّدَ الصُّورِیَّ و جمال باکمال حق سبحانه دو اعتبار
دارد یکی اطلاق که آن حقیقت جمال ذاتی ست من حیث هی هی و عارف این جمال مطلق را
در فنای فی الله سبحانه مشاهده تواند کرد و یکی دیگر مقید و آن از حکم تنزل حاصل آید در مظاهر
حسیه یا روحانیه پس عارف اگر حسن مقید چنین بیند و آن جمال را جمال حق داند متنزل شده
بمراتب کونیه و غیر عارف را که چنین نظر نباشد باید که بخوبان ننگرد تا بهاویهٔ حیرت در نماند
و قال ایضاً و از اهل طریق کسانی اند که در عشق بمظاهر و صور زیبا مقید اند و چون سالک
در حد و عدم ترقی باشد در معرض احتجاب بود چنانچه بعضی از بزرگان قدس الله ارواحهم ازان
استعاذه کرده اند و فرموده اند نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ التَّنَکُّرِ بَعْدَ التَّعَرُّفِ وَمِنَ الْحِجَابِ
بَعْدَ التَّجَلِّیْ و تعلق این حرکت حسی نسبت باین سالک از صورتی ظاهر حسی که بصفت حسن
موصوف بود تجاوز نکند هر چند شهود و کشف مقیدش دست داده بود و اگر آن تعلق و میل حسی
از صورتی منقطع شود بصورتی دیگر که بحسن آراسته باشد پیوند گیرد و دوام در کشاکش باشد تعلق
و میل بصورت فتح باب حرمان و فتنه و آفت و خذلان او شود اعاذنا الله عز و جل
و سائر الصالحین من شر ذلک حسن ظن بلکه صدق اعتقاد نسبت بجماعتی از اکابر چون شیخ
احمد غزالی و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ فخر الدین عراقی قدس الله تعالی اسرارهم که بمطالعه
جمال مظاهر صوری حسی اشتغال می نموده اند آن است که ایشان دران صور مشاهده جمال مطلق حق سبحانه
می کرده اند و بصورت حسی مقید نبوده اند و اگر از بعض کبرا نسبت بایشان انکاری واقع شده است
مقصود ازان آن بوده باشد که محجوبان آن را دستوری نسازند و قیاس حال خود بر حال
ایشان نکنند و جاویدان در حضیض خذلان و اسفل السافلین طبیعت نمانند والله تعالی
اعلم باسرارهم خدمت شیخ اوحد الدین را نظمهای لطیف است از مثنوی و غیره
در آخر کتاب مصباح الارواح می گوید نظم تا جنبش دست هست مادام + سایه

متحرک است ناکام + چون سایه ز دست یافت مایه + پس نیست خود اندر اصل سایه + چیزی که وجود
او بخود نیست + هستیش نهادن از خرد نیست + هست است و لیک هست مطلق + نزدیک حکیم نیست جز حق +
هستی که بحق قوام دارد + او نیست و لیک نام دارد + بر نقش خود است فتنه نقاش + کس نیست درین میان
تو خوش باش + خود گفت حقیقت و خود شنید + و آن روی که خود نمود خود دید + بس با دیقین که نیست والله +
موجود حقیقی سوی الله + و من رباعیاته قدس الله تعالی روحه رباعیات اوحد در دل منی تو آخر دل کو + عمرست
که راه می روی منزل کو + در دیده درون بو فانی گردی + تنها دو جهان داشتی حاصل کو الاخری جز نیستی تو نیست هستی
بخدای + ای هوشیاران خوش سمت مستی بخدای + گر زانکه بحق پرستی روزی + حقا که زبت پرستی بخدای
الاخری اسرار حقیقت نشود حل بسوال + نی نیز بدر باختن حشمت و مال + تا خون نکنی دیده و دل پنجه سال + هرگز ندهند
راهت از قال بحال الاخری ذاتم هوای حرف بیرون ز حد ست + در چشمهٔ لطف آب حیاتم مدد ست + علت اوحد
با وحد آمد حرفی علت بگذار کانیک اوحد احد است + امیر سید قاسم تبریز قدس الله تعالی سره
در اوایل ارادت بشیخ صدر الدین اردبیلی رحمه الله داشته بعد ازان بصحبت شیخ صدر الدین علی یمنی که
وی از اصحاب شیخ اوحد الدین کرمانی است قدس الله روحه رسیده و نسبت ارادت وی
را بخط بعضی معتقدان وی دیده ام در انجا شیخ صدر الدین علی یمنی مذکور بود نه شیخ صدر الدین
اردبیلی و چنین استماع افتاده که خدمت سید قدس سره شیخ صدر الدین علی یمنی را
بسیاری پسندیده اند و اظهار ارادت می کرده اند و بالجمله اهل روزگار در قبول
و انکار وی دو فرقه اند و از وی دو اثر مانده است یکی دیوان اشعار مشتمل بر حقایق و اسرار که
که انوار کشف و عرفان و آثار ذوق و وجدان ازان ظاهر است و دیگر جماعتی که خود را
منسوب بوی می دارند و مرید وی می شمارند این فقیر بعضی از ایشان را دیده و احوال
بعضی را شنیده اکثر ایشان از ربقهٔ دین اسلام خارج بودند و در دائرهٔ اباحت
و تهاون بشرع و سنت داخل و می شاید که منشاء این آن بوده باشد که مشرب
توحید بر خدمت سید قدس سره غالب بوده و نظر در جمیع امور بر مبدای داشته
و بساط اعراض و اعتراض را بالکلیه طی کرده بوده و بمقتضای کرم ذاتی که داشته است
فتوحات و نذورات که می رسیده همه صرف لنگری بوده اصحاب نفس و هوا را مقصود

آنجا حاصل بوده ومانعی نه جماعتی از اهل طبع مجتمع شده بوده اند واز معارف وی سخنان می شنیده اند واز سر نفس وهوا دران تصرف می کرده اند وآن را مقدمه اشتغال بمشتهیات نفس واعراض از مخالفت هوای ساخته ودر وادی اباحت وتهاون بشریعت وسنت می افتاده ووی ازین همه پاک یکی از درویشان وی را دیدم پیری بود روشن وظایف طاعات را بجای می آورد ودوام ذکر و آگاهی داشت حال وی از وی پرسیدم گفت من دو بار بخدمت وی رسیده ام یکبار در هرات ویکبار در بلخ هر بار چون چند روز در خدمت وی بودم گفت بولایت خود باز رو درمیان اینان مباش که صحبت اینان ترا ضرر دهد بعضی از عزیزان می فرموده اند که دران وقت که خدمت سید در سمرقند بود با وی ملاقات کردم در اثنای معارفی که می گفت از صدیق اکبر رض نقل بسیار میکرد وهر بار که صدیق اکبر می گفت رقت بسیاری کرد وقطرات اشک بزرگ سفید از چشم وی می ریخت مریدان ومعتقدان میگفتند که وی اکنون در مقام ابوبکر یست وبعضی دیگر از عزیزان که بصحبت وی رسیده بودند می گفتند که ما کرم ذاتی وی کسی نه دیده ام وبعضی از مردم خرجرد وجام که در قبول وانکار غالبا از تعصب خالی بود از وی بعضی کراماتها که این طایفه را می باشد نقل می کرد وعزیزی که بر سخن وی همه را اعتماد هست از بعضی مسافران معتمد نقل کرد که از تربت مقدسه جام بعزیمت مشهد مقدس طوسی علی ساکنیه السلام شبگیر بیگاه کرده بودند در راه که می رفته اند در جانب خرجرد روشنائی در نظر ایشان درآمده بوده است که از زمین مرتفع شده وبه آسمان رسیده در تعجب مانده اند که این چه روشنائی است هم شب بخرجرد رسیده اند دیده اند که آن روشنائی درجانب لنگر خدمت سید است قدس سره چون بلنگر آمده اند وقصد زیارت وی کرده اند چنان مشاهده افتاده است که آن نوریست که ازان خانه که مرقد منور وی درانجاست می تابد واز بعضی درویشان چنان استماع افتاده ونیز دریافته ام که توجه بمرقد منور وی موجب جمعیت تمام است والله تعالی اعلم وخدمت مخدومی خواجه ناصر الدین عبید الله مد الله تعالی ظلال ارشاده فرمودند که خدمت سید قاسم حضرت خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین را قدس الله سره در نواحی ابیورد دیده بود وصحبت داشته وطریقه ایشان را معتقد بود واز وی فهم می شد که خود را بران طریقه می داشته ودیگر فرمودند که خدمت سید قدس سره می گفت که هر جا که می رسیدم از مجذوبان می پرسیدم وخود را بصحبت ایشان

می رسانیدم چون بردم رسیدم گفتند اینجا مجذوبی هست مولانا جانی نام گفتند چون پیش وی رفتم وی را اشناختم که در آوان تحصیل در شهر یزد دیده بودم با وی گفتم ترا چه شد بزبان وی گفت هر صباح که بر می خواستم مردی بودم در تفرقه افتاده مرا یکی این طرف می کشید ویکی آن طرف بامدادی برخاستم مرا چیزی فروگرفت که از همه خلاص شدم فرمودند که این سخن را چند بار از خدمت سید شنیدم وهر بار که می شنیدم متغیر می شد وقطرات اشک از چشم وی می ریخت معلوم می شد که آن سخن وران وقت که آن عزیز فرموده بود در وی تاثیر بسیار کرده بوده است در بعضی از رسائل خود آورده که در تاریخ سنه تسع وسبعین وسبعمایه بود که در شهر هرات در خانقاه جدیدی در جوار مولانا ظهیر الدین خلوتی رحمه الله ساکن بودیم ناگاه سحرگاهی خدمت مولانا از خلوت خود گریان بیرون آمد وروی بخلوت من نهاد وفریاد برآورد که از برای خدای تعالی بگوی که می گوید وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وشصت سال ست که می دوانند وهنوز نرسیده ام از ارباب فقر عزیزی حاضر بود گفت این همان حکایت مجنون ماوراء النهر یست که بجاهای مردم رفتی وهر چند چیزی خوردی چون بیرون آمدی دانندی پرسیدندی که هیچ خوردی تشنیع کردی که چیزی از کجا بوده وهیچ نخوردم روزی امیرزاده وی را بخانه برد ونعمت فراوان از هر جنس پیش وی نهاد وبعد ازان که دیوانه چندانکه خواست بخورد امیرزاده شمشیر کشید که دیگر بخور دیوانه از ترس شمشیر آن مقدار دیگر که امکان داشت بخورد وگفت اگر می کشی بکش که گنجائی خوردن ندارم چون دیوانه بیرون رفت از وی پرسیدند که هیچ خوردی گفت نعمت فراوان بود اما از ترس شمشیر که چیزی می توانست خورد ودر تاریخ سنه ثلثین وثمان مایه پادشاه وقت را در جامع هرات شخصی زخمی زد چنان معلوم شد که وی را در لنگر خدمت سید خانه مقفل بوده بتوهم آنکه مگر آن بوقوف وی بوده از شهر هرات اخراج کرده عذر خواستند بجانب بلخ وسمرقند رفت واز انجا مراجعت کرد در خرجرد جام متوطن شد ودر سنه سبع وثلاثین وثمانمایه از دنیا برفت وقبر وی از انجاست رحمه الله **حکیم سنائی غزنوی قدس الله تعالی روحه** کنیت ونام وی ابو المجد مجدود بن آدم ست وی با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابناء عم بوده اند از کبرای شعرای طائفه صوفیه ست وسخنان وی را باستشهاد در مصنفات خود آورده اند وکتاب

حدیقة الحقیقت بر کمال وی در شعر و بیان اذواق و مواجید ارباب معرفت و توحید دلیلی قاطع و برهانی ساطع است از مریدان خواجه یوسف همدانی ست و سبب توبه وی آن بود که سلطان محمود سبکتگین در فصل زمستان بعزیمت گرفتن بعضی از دیار کفار از غزنین بیرون آمده بود و سنائی در مدح وی قصیده گفته بود می رفت تا بعرض رساند بدر گلخنی رسید که یکی از مجذوبان و محبوبان که از حد تکلیف بیرون رفته که مشهور بود بلای خوار زیرا که پیوسته لای شراب خوردی در انجا بود آوازی شنید که با ساقی خود می گفت که پر کن قدحی بگور ی محمودک سبکتگین تا بخورم ساقی گفت محمود مرد غازی ست و پادشاه اسلام گفت بس مردکی ناخشنود ست انچه در تحت حکم وے در آمده است در حیز ضبط ندر آورده می رود تا مملکت دیگر بگیرد یک قدح گرفت و بخورد و بازگفت پر کن قدحی دیگر بگوری سنائیک شاعر ساقی گفت سنائی مردی فاضل و لطیف طبع است گفت اگر وے لطیف طبع بودی بکاری مشغول بودی که وی را بکار آمدی گزافی چند در کاغذی نوشته که بهیچ کار وی نمی آید و نمی داند که وی را برای چه کار آفریده اند سنائی چون آن را بشنید حال بر وی متغیر گشت و به تنبیه آن لای خوار از مستی غفلت هشیار شد و پای در راه نهاد و بسلوک مشغول شد و در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور ست که خواجه حکیم سنائی در وقتی که محتضر بود در زیر زبان چیزی میگفت حاضران گوش به پیش دهانش بردند این بیت می خواند **بیت** بازگشتم زانچه گفتم زانکه نیست + در سخن معنی و در معنی سخن + عزیزی این را شنید گفت عجب حالی ست که در وقت بازگشتن از سخن نیز بسخن مشغول بوده است وے همواره منزوی و منقطع می بوده و از مخالطت اهل دنیا معرض یکی از ارباب جاه و جلال اعزیمت آن بوده که بملازمت و زیارت وی رود و شیخ مکتوبی بوی نوشته مشتمل بر بسی لطائف از انجمله آنکه این داعی را عقل و روح مدد پیش خدمت ست و لیکن بنیه ضعیف دارم که طاقت تفقد و قوت تعهد ندارد اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا کلاته مندرس چه طاقت بارگاه جباران دارد و شیر زده ناقه هجران چه تاب پنجه شیران آرد باری عزاسمه داند که هر بار که سرا پرده حشمت ایشان درین خطه مختصر زدند صاحب خانه آمده است این ضعیف منزوی را رخت عافیت بغریب خانه غولان بردند و بضاعت قناعت را بهمراهان خضر و الیاس سپردند به بزرگی که ذو الفضل الکبیر

با آن بزرگ دین و دنیا کرده است که گوشه دل این گوشه گرفته را به تفقد سائس خود خراب نکند که جسم حقیر این بنده نه سزای چشم زخم خداوندی ست و من مقولاته قدس الله تعالی سره بس که شنیدی صفت روم و چین + خیز و بیا ملک سنائی ببین + تا همه دل بینی بی حرص و بخل + تا همه جان بینی بی کبر و کین + پای نه و چرخ بزیر قدم + دست نه و ملک بزیر نگین + زر نه و کان ملکے زیر دست + جو نه و اسپ فلکی زیر زین + **ایضاً منها** این جهان بر مثال مردار یست + کرکسان اندرو هزار هزار + این مر آن را همی زند مخلب + وان مر این را همی زند منقار + آخر الامر بگذرند همه + وز همه باز ماند این مردار + **نظم** با همه خلق جهان گرچه ازان + بیشتر گمره و کمتر برهند + تو چنان زی که بمیری برهی + نه چنان چون تو بمیری برهند + **رباعیات** دلها همه آب گشت و جانها همه خون + تا چیست حقیقت از پس پرده درون + ای با علمت خرد دو گردون دون + از تو دو جهان پر و تو از هر دو برون + تا ظن نبری بخودی ازان غنب و روز مقیم + بیمت ز سمو ست و امیدت به نسیم + با مانه از آب و آتشت باشد بیم + چون سایه شدی تراچه جیحون چه جحیم + بر تسین سر بر سر سیاه آمد عشق + بر سیم ملوک ملک ماه آمد عشق + بر کاف کمال کل کلاه آمد عشق + با این همه یک قدم ز راه آمد عشق + مردے که براه عشق جان فرساید + باید که بدون یار خود نگراید + عاشق بره عشق چنان می باید + کز دوزخ واز بهشت یادش ناید + های نیست شده ذات تو در پرده هست + وی صومعه ویران کن و زنار پرست + مردانه کنون چو عاشقان می در دست + گرد در کفر گرد و گرد و سر مست + ای من بتو زنده همچو مردم به نفس + در کار تو کرده دین و دنیا بهوس + گر مت بینم چو بنگرم با همه کس + سر دی همه از برای من داری و بس + در ما هجر تو گرد لم گراید یکبی + لله بر بگذار مش که ساز د هوسی + ور دیده نگه کند بدیدار کسے + در سر نگذارمش که ماند نفسے + چون چهرهٔ تو ز کوے ما شد پر گرد + زنهار بهیچ آبے آلوده مگرد + اندر ره عاشقی چنان باید مرد + کز دریا خشک آید واز دوزخ سرد + ای عقل اگرچند شریفی دون شو + وی دل ز دلی بگرد و چون خون شو + در پرده آن نگار دیگر گون شو + بی چشم در آئی و بے زبان بیرون شو + اے عشق ترا روح مقدس منزل + سودائے تراعقل مجرد محمل + سیاح جهان معرفت یعنی دل + از دست غمت دست بسر پاے بگل + وی را قصیدهٔ رائیه است زیادت از صد و هشتاد بیت که

آن را رموز الانبیا وکنوز الاولیا نام نهاده وبسی معارف وحقایق ولطائف ودقایق درانجا
درج کرده است واولش این ست ۰ ـــہ طلب ای عاشقان خوش رفتار + طرب ای نیکوان
شیرین کار + تاکی از خانه هین ره صحرا + تاکه از کعبه هین در خمار + در جهان شاهدے وما فارغ +
در قدح جرعه وما هشیار + زین سپس دست ما ودامن دوست + زین سپس گوش ما وحلقهٔ یار +
ووی را ورای این حدیقة الحقیقت سه کتاب مثنوی دیگر ست هم بر وزن حدیقه اما مختصر
وانا نهاست این ابیات + ـــہ ای بپرواز بر پریده بلند + خویشتن را رها شمرده ز بند +
باز پر سوے لا یجوز + رشته در دست صور تست هنوز + تا ز تو در بند حبس وتا لیفے +
تحفهٔ نقش وکلک تکلیفے ٭ تاریخ تمامی حدیقه چنانچه خود به نظم آورده است سنة خمس وعشرین
وخمسمایة بوده است وبعضے تاریخ وفات وی را همین نوشته اند والله اعلم **شیخ فرید الدین عطار**
نیشاپوری قدس الله تعالیٰ روحه وی مرید شیخ مجد الدین بغدادی ست در
دیباچهٔ کتاب تذکرة الاولیا که بوے منسوب ست می گوید که یک روز پیش امام مجد الدین
بغدادی در آمدم وی را دیدم که می گریست گفتم خیر ست گفت زهی سپهسالاران که درین امت
بوده اند بمثابهٔ انبیا علیهم السلام که عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ پس گفت از ان می گریم
که دوش گفته بودم خداوندا کار تو بعلت نیست مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم
گردان که قسم دیگر را طاقت ندارم می گریم بوکه مستجاب باشد وبعضی گفته اند که وی اویسی بوده
است در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور ست که نور منصور بعد از صد وپنجاه
سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کرد ومربی او شد گویند سبب توبهٔ وے آن بود که روزے
در دکان عطاری مشغول ومشغوف به معامله بود درویشی بآنجا رسید وچند بار شیئاً لله گفت وی
بدرویش نپرداخت درویش گفت ای خواجه تو چگونه خواهی مرد عطار گفت چنانکه تو خواهی مرد
درویش گفت تو همچون من می توانی مرد عطار گفت بلی درویش کاسهٔ چوبین داشت زیر
سر نهاد وگفت الله وجان بداد عطار را حال متغیر شد ودکان برهم زد وباین طریقه در آمد
گفته اند که مولانا جلال الدین رومی در وقت رفتن از بلخ ورسیدن به نیشاپور بصحبت وی
در حال کبر سن رسیده است وکتاب اسرار نامه را بوی داده ووی واین آن را با خود می داشته

ودر بیان حقایق ومعارف اقتدا بوے وارد چنانکه میگوید **نظم** گر د عطار گشت مولانا + شربت
از دست شمس بود ش دوش ٭ ودر موضعی دیگر فرموده ـــہ عطار روح بود وسنائی دو چشم او +
ما از پے سنائی وعطار آمدیم ٭ وآن قدر اسرار توحید وحقائق اذواق ومواجید که در مثنویات و
غزلیات وی اندراج یافته در سخنان هیچ یک ازین طائفه یافت نمی شود جزاه الله سبحانه
عَنِ الطَّالِبِينَ الْمُشْتَاقِينَ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَمِنْ أَنْفَاسِهِ الشَّرِيفَةِ ـــہ ای روے
درکشیده ببازار آمده + خلقی باین طلسم گرفتار آمده + واین قصیده بست بیت زیادت ست
وبعضی از اهالی آن را شرحی نیکو نوشته اند ودر شرح این بیت چنین مذکور شده که یعنی ای آنکه
روی خود را که نور ظاهر وجود ست بر روے پوش تعینات وصور درکشیده وپوشیده ببازار
ظهور در آمده خلقی برین طلسم صور که بر روی این گنج مخفی کشیده بواسطهٔ کثرت تعینات مختلفه
وآثار متباینه گرفتار بعد وهجران وغفلت ودیدار غیریت گشته اند یا خود بواسطهٔ سرایت پرتو
جمال آن روی در روی پوش مظاهر وصور جمیله گرفتار بلای عشق ومحنت ومحبت گشته بعضے
عاشق معنی وبعضی عاشق صورت **بیت** تو ئی معنی وبیرون تو اسم ست + تو ئی گنج وهمه
عالم طلسم ست + وعشاق صورت بوهم خود از معشوق دور افتاده اند ونمی دانند که عاشق
کیستند ودلربای ایشان چیست ـــہ میل خلق جمله عالم تا ابد + گر شناسند وگر نه سوی تست +
وبرین دستور تمام این قصیده را شرح کرده است واز جهت اختصار برین اقتصار افتاد وحضرت
شیخ در تاریخ سنة سبع وعشرین وستمائة بر دست کفار تتار شهادت یافته وسن مبارک وی
دران وقت می گویند که صد وچهارده سال بود وقبر وی در نیشاپور است رحمه الله تعالیٰ
شیخ شرف الدین مصلح بن عبد الله السعدی شیرازی رحمه الله
از افاضل صوفیه بود واز مجاوران بقعه شریف شیخ ابو عبد الله خفیف قدس الله تعالیٰ سره بوده از
علوم بهره تمام داشته واز آداب نصیبی کامل سفر بسیار کرده است واقالیم را گشته وبارها بسفر حج
پیاده رفته وبه بتخانهٔ سومنات در آمده وبتی بزرگ ایشان را شکسته واز مشایخ کبار بسیاری را
دریافته وبصحبت شیخ شهاب الدین سهروردی رسیده وباوی در یک کشتی سفر دریا کرده وگفته اند که
وی در بیت المقدس وبلاد شام مدتی مدید سقائی میکرد وآب بمردم می داد تا بخضر علیه السلام رسید

ووی را از زلال انعام وافضال خود سیراب گردانیده وقتی وی را با یکی از اکابر سادات و اشراف فی الجمله گفت وگوی واقع شد آن شریف حضرت رسالت را صلی الله علیه وآله وسلم بخواب دید که وی را عتاب می کرد چون بیدار شد بپیش شیخ آمد وعذر خواهی نمود واسترضای وی کرد یکی از مشایخ منکر وی بود شبی در واقعه چنان دید که درهای آسمان کشاده شد وملائکه با طبقهای نور نازل شدند پرسید که این چیست گفتند برای سعدی شیرازی ست که بیتی گفته که قبول حق سبحانه افتاده است وآن بیت اینست

بیت برگ درختان سبز در نظر هوشیار ✣ هر ورقی دفتریست معرفت کردگار ✣ آن عزیز چون از واقعه در آمد هم در شب بدر زاویهٔ شیخ سعدی رفت که وی را بشارت دهد دید که چراغی افروخته وباخود زمزمه می کند چون گوش کشید همین بیت می خواند وی در شب جمعه ماه شوال سنة احدی وتسعین وستمایه برفته از دنیا رحمه الله تعالی

شیخ فخر الدین ابراهیم المشتهر بالعراقی قدس الله تعالی روحه

وی صاحب کتاب لمعات است ودیوان شعر وے مشهور است از نواحی همدان است ودر صغر سن حفظ قرآن کرده بود وبغایت خوش می خوانده چنانکه همه اهل همدان شیفتهٔ آواز وی بودند وبعد از ان بتحصیل علوم اشتغال نموده چنانکه گویند در سن هفده سالگی در بعضی مدارس مشهورهٔ همدان بافاده مشغول بوده روزی جمعی قلندران بهمدان رسیدند وبا ایشان پسری صاحب جمال بوده وبروی مشرب عشق غالب بود چون آن پسر را دید گرفتار شد مادام که در همدان بودند با ایشان بود چون از همدان سفر کردند وچند روز بر آمد بے طاقت شد در عقب ایشان برفت چون بر ایشان رسید برنگ ایشان بر آمد وهمراه ایشان بهندوستان افتاد ودر شهر مولتان بصحبت شیخ بهاء الدین زکریا رسید گویند که چون شیخ وے را در خلوت نشاند واز چله وی یک ده گذشت وی را وجدی رسید وحالی بروی مستولی شد واین غزل را گفت **سه** نخستین باده کاندر جام کردند ✣ ز چشم مست ساقی دام کردند ✣ وآن را بآواز بلند می خواند ومی گریست چون اهل خانقاه آن را دیدند وآن را خلاف طریقهٔ شیخ دانستند چه طریقهٔ ایشان در خلوت جز اشتغال بذکر یا مراقبه امری دیگر نمی باشد آن را بر سبیل انکار بسمع شیخ رسانیدند شیخ فرمود که شما را از ینها منع است واو را منع نیست چون روزی چند بر آمد یکی از مقربان شیخ را گذر بر خرابات افتاد شنید که آن بیت را خراباتیان با چنگ وچغانه می گفتند پیش شیخ آمد وصورت حال را باز نمود وگفت باقی شیخ حاکم است شیخ سوال کرد که

چه شنیدی باز گو چون بدین بیت رسید که **بیت** چو خود کردند راز خویشتن فاش ✣ عراقی را چرا بدنام کردند ✣ شیخ گفت که کار وے تمام شد برخاست وبدر خلوت عراقی آمد وگفت عراقی اکنون مناجات در خرابات می کنی بر خیز بیرون آی بیرون آمد وسر در قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود سر او را از خاک بر داشت ودیگر وی را در خلوت نگذاشت وخرقه از تن مبارک خود کشید ودر وی پوشانید وبعد از ان فرزند خود را بعقد نکاح وے در آورد ووی را از فرزند شیخ پسری آمد وی را کبیر الدین لقب کردند وبیست وپنج سال در خدمت شیخ بود چون شیخ را وفات نزدیک رسید وی را بخواند وخلیفهٔ خود ساخت وبجوار رحمت حق پیوست چون دیگران التفات شیخ را نسبت بوے مشاهده کردند عرق حسد در ایشان بجنبید بپادشاه وقت رسانیدند که اکثر اوقات وی بشعر گذرد وصحبت وے همه بجوانان صاحب جمال است وی را استحقاق خلافت شیخ نیست چون شیخ عراقی آن را دانست عزیمت زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا کرد وبعد از زیارت بجانب روم رفت بصحبت شیخ صدر الدین قونیوی قدس الله سره رسید واز وی تربیت یافته وجماعتی فصوص می خواندند استماع کرد ودر اثنای استماع آن لمعات را نوشت چون تمام کرد بنظر شیخ آورد شیخ آن را پسندید وتحسین کرد ومعین الدین پروانه از امرا روم مرید ومعتقد شیخ عراقی بود بجهت شیخ در توقات خانقاهی ساخت وهر روز بملازمت شیخ می آمد روزے بخدمت شیخ آمد ومبلغی زر همراه آورد ونیاز مندی تمام گفت که شیخ ما را هیچ کار نمی فرماید والتفاتی نمی نماید شیخ بخندید وگفت ای امیر ما را ابزر نتوان فریفتن کسی بفرست وحسن قوال را بما رسان واین حسن قوال در جمال دلپذیر بود ودر حسن صوت بے نظیر وجمعے گرفتار وے بودند ودر حضور وغیبت هوادار وے چون امیر تعلق خاطر شیخ را بوی دریافت فی الحال کسی بطلب وے فرستاد بعد از غوغای عاشقان در دفع مزاحمت ایشان وی را آوردند شیخ با امیر وسائر اکابر استقبال وی کردند چون نزدیک رسیدند شیخ پیش رفت وبروی سلام کرد وکنار گرفت انگه شربت خواست ووی را با یاران وی بدست خود شربت داد واز انجا بخانقاه شیخ رفتند وصحبتها داشتند وسماعها کردند وخدمت شیخ دران وقت غزلها گفت واز انجمله این غزل است **بیت** ساز طرب عشق که داند که چه ساز است ✣ کز زخمهٔ او نه فلک اندر تگ وتاز است ✣

وبعد از مدتی حسن قوال اجازت خواست وبمقام خود مراجعت کرد گویند روزے امیر معین الدین
بطرف میدان می گذشت دید که شیخ چوگان در دست میان کو دکان ایستاده امیر باشیخ گفت
ما از کدام طرف باغیم شیخ گفت از ان طرف واشارت براه کرد امیر روان شد و برفت چون امیر
معین الدین وفات یافت شیخ از روم متوجه مصر شد وی را با سلطان مصر ملاقات
افتاد سلطان مرید ومعتقد وے شد ووے را شیخ الشیوخ مصر گردانید اما وے همچنان بے تکلف
در بازارها گردیدی وگرد هنگامها طواف کردے روزے گرد بازار کفشگران مے گذشت نظر
بر کفشگر پسری افتاد شیفتهٔ او شد پیش وی رفت وسلام کرد واز کفشگر سوال کرد که این پسر کیست گفت
پسر من است شیخ بلبهاے پسر اشارت کرد وگفت ظلم نباشد که این چنین لب ودندانی باچرم
خر مصاحب باشد کفشگر گفت ما مردم فقیریم وحرفهٔ ما انیست اگر چرم خر بدندان نگیرد نان نیابد که بدندان
بگیرد شیخ سوال کرد که هر روز چه مقدار کار می کند گفت هر روز چهار درم شیخ گفت هر روز هشت
درم بهیم گواواین کار دیگر نکند شیخ هر روز برفتی وبا اصحاب بر در دکان کفشگر بنشستے وفارغ البال
در روے او نظر کردی واشعار خواندی وگریستی مدعیان این خبر بسلطان رسانیدند از ایشان
سوال کرد که این پسر را شب یا بروز با خود مے بردیا نه گفتند نه گفت باوے در دکان
خلوتی می سازد گفتند نه دوات وقلم خواست ونبوشت که هر روز پنج دینار دیگر بر وظیفهٔ خادمان
شیخ فخر الدین عراقی بیفزایند روز دیگر که شیخ را با سلطان ملاقات افتاد سلطان گفت چنین
استماع افتاد که شیخ را در دکان کفشگری با پسرے نظری افتاده است محقری بجهت خرجی
شیخ تعیین یافت اگر شیخ خواهد آن پسر را بخانقاه برد شیخ گفت ما را منقاد اومی باید بود بر وی حکم
نتوانیم کرد بعد از ان شیخ را از مصر عزیمت بشام شد سلطان مصر بملک الامراء شام نوشت که باجمله علما ومشایخ
واکابر استقبال کنند چون استقبال کردند ملک الامراے را پسرے بود بس صاحب جمال چون
شیخ را نظرے بر وے افتاد بے اختیار سر در قدم وے نهاد پسر نیز سر در قدم شیخ نهاد ملک الامراء
نیز با پسر موافقت کرد اهل دمشق را از ان انکارے در دل پیدا شد اما مجال نطق
نداشتند چون شیخ در دمشق مقام ساخت ومدت ششماه گذشت فرزند او کبیر الدین از
مولتان بیامد ومدتی در خدمت پدر بسر برد وبعد از ان شیخ را عارضه پیدا شد در روز

وفات

وفات پسر را با اصحاب بخواند ووصیتها فرمود وداع کرد واین رباعی بگفت **رباعی** در سابقه چون
قرار عالم دادند + مانا که نه بر مراد آدم دادند + زان قاعده وقرار کان روز افتاد + نه بیش بکس قسمت
ونه کم دادند + در هشتم ذیقعده سنه ثمان وثمانین وستمایه از دنیا برفت وقبر وی در قفای مرقد شیخ محی الدین
بن العربی است قدس الله تعالی روحهما در صالحیه دمشق وقبر فرزندوی کبیر الدین در پهلوی قبر وی رحمه الله
امیر حسینی رحمه الله تعالی نام وے حسین بن عالم بن ابی الحسین است در اصل از گزیو است که
دیهی است در نواحی غور عالم بوده بعلوم ظاهری وباطنی واز کتاب وی کنز الرموز چنان متبادر می شود
که وی مرید شیخ بهاء الدین زکریاست بے واسطه ومشهور میان مردم نیز چنین است اما در بعضی کتب
نوشته چنین یافتم که وی مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح است ووی مرید پدر خود شیخ صدر الدین ووی
مرید پدر خود شیخ بهاء الدین زکریا مولتانی قدس الله تعالی ارواحهم ووی را مصنفات بسیار است
بعضی منظوم چون کتاب کنز الرموز وزاد المسافرین وبعضی منثور چون کتاب نزهة الارواح
وروح الارواح وصراط مستقیم ومر او را دیوان اشعار است بغایت لطیف وسوالات منظوم
که شیخ محمود شبستری از ان جواب گفته است وبنای کتاب گلشن راز بران است نیز از ان ویست گویند سبب
توبه وی آن بود که روزی بشکار بیرون رفته بود آهوی پیش وی رسید خواست تا تیری بر وی افکند
آهو بوی نگریست وگفت حسینی تیر بر ما می زنی خدای تعالی ترا برای معرفت وبندگی خود آفریده است
نه از برای این وغائب شد آتش طلب از نهاد وے شعله بر آورد از هر چه داشت بیرون آمد
وبا جماعتے جوالقیان همراه شد وبمولتان رفت شیخ رکن الدین آن جماعت را
ضیافت کرد وچون شب شد حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم را بخواب دید که گفت که
فرزند مرا از میان این جماعت بیرون آور وبه کار مشغول کن روز دیگر شیخ رکن الدین
با ایشان گفت که درمیان شما سید کیست اشارت بامیر حسینی کردند وی را از میان ایشان
بیرون آورد وتربیت کرد تا بمقامات علیه رسید پس اجازت مراجعت بخراسان داد بهرات
آمد همه اهل هرات مرید ومعتقد وی بودند در سادس عشر شوال سنه ثمان عشر وسبعمایه
از دنیا برفته وقبر وی در مضرع هرات است بیرون گنبد عبد الله بن جعفر طیار رضی الله
تعالی عنهم اجمعین **شیخ اوحد الدین اصفهانی قدس الله تعالی روحه** چنین استماع

وبعده

افتاده که وی از جملهٔ اصحاب شیخ اوحد الدین کرمانی است قدس سره چنانکه این نسبت مبنی از آن است و وی را دیوان شعر است در غایت لطافت و عذوبت و ترجیعات مشتمل بر حقایق و معارف و مثنوی بر وزن و اسلوب حدیقهٔ شیخ سنائی جام جم نام در انجا بسی لطائف درج کرده است و از آن مثنوی است این ابیات نظم اوحدی شصت سال سختی دید + تا شبی روی نیک بختی دید + سر گفتار ما مجازی نیست + باز کن دیده کین ببازی نیست + سالها چون فلک بسر گشتم + تا فلک وار دیده ور گشتم + بر سر پای چله داشته ام + چون نه از بهر زله داشته ام + از برون در میان بازارم + وز درون خلوتیست با یارم + کس نه بیند جمال سلوت من + ره ندارد کسی بخلوت من + تا دل من بدوست پیوست است + سورها گرد سر من بست است + و وی قصیدهٔ رائیهٔ حکیم سنائی را جوابی نیکو گفته است و عدد ابیات آن صد و شصت خواهد بود و مفتتح آن این ابیات است بیت سر پیوند ماندار دیار + چون توان شد ز بخت برخوردار + کار ما با یکی است در همه شهر + و آن یکی تن نمی دهد در کار + همدمی نیست با که گویم راز + محرمی نیست تا بنالم زار + در خرد شم ز صیت آن معشوق + در سماعم ز صوت آن مزمار + و در تاریخ اتمام جام جم گفته است ؎ چون ز تاریخ بر گرفتم فال + هفت صد رفته بود و سی و سه سال کرم این نامهٔ همایون فر + عقد کردم بنام این سرور + چون بسالی تمام شد بدرش + ختم کردم بلیلة القدرش + قبر وی در مراغهٔ تبریز است و تاریخ وی بر آنجا سنه ثمان و ثلاثین و سبعمایة نوشته اند

فضل الدین بدیل الحقایقی الخاقانی رحمه الله تعالی هر چند وی شاگرد فلکی شاعر است و در شعر شهرت تمام یافته چنین گویند که وی را طور شعر طوری دیگر بوده است که شعر در جنب آن کم بوده چنانکه حضرت مولوی قدس سره گفته است ؎ شعر چه باشد بر من تا که ز تم لاف از او + هست مرا فن دگر غیر فنون شعرا + و سخنان وی برین معنی شاهد است چنانکه میگوید ؎ صورت من همه او شد صفت من همه او + لاجرم کس من و من نشنود اندر سخنم + نز تم هیچ دری تام نگویند آن کیست + چونکه بگویند مرا باید گفتن که منم + حلقهٔ یافتم دو عالم را + دل در آن حلقه چون نگین دیدم + و در محلی دیگر می گوید ؎ عشق بیفشرد پای بر نمط کبریا + برد بدست نخست هستی ما را ز ما + ما و شما را بنقد بیخودی اندر خورست زانکه نگنجد درو زحمت ما و شما + و از این قبیل در سخنان وی بسیار است و از اینها بوی آن می آید که وی را از مشرب صافی صوفیان قدس الله تعالی اسرارهم شربی

تمام بوده است وی در زمان خلافت المستضیئ بنور الله بوده است و در قصیدهٔ عربی که در مدح بغداد گفته ذکر وی کرده و توفی المستضی فی سنة خمس وتسعین و خمسمایة و وی نیز قصیدهٔ رائیهٔ حکیم سنائی را جواب گفته است و عدد ابیات آن از صد و هشتاد گذشته و آن را سه مطلع نهاده و مطلع اولش این است ؎ الصبوح الصبوح کآمد کار + الغار الغار کآمد یار + کار زر و غنی چو آب خزان + یار از خوشدلی چو باد بهار + چرخ بر کار ما بوقت صبوح + می کند لعبتان دیده نثار + و در آخر قصیده میگوید ؎ این قصیده ز جمع سبعیات + ثانی نیست از غرائب اشعار + از در کعبه گر در آویزند + کعبه بر من فشاندی استار + زد قفا نبک را قفائی نیست + وامرء القیس را فگند از کار +

شیخ نظامی رحمه الله تعالی وی را از علوم ظاهری و مصطلحات رسمی بهره تمام بوده است اما از همه دست باز داشته بوده است و روی بحضرت حق سبحانه آورده چنانکه می گوید ؎ هر چه هست از دقیقهای نجوم + یا یکایک نهفته های علوم + خواندم و سر هر ورق جستم + چون ترا یافتم ورق بشستم + همه را روی در خدا دیدم + و آن خدا بر همه ترا دیدم + و عمر گرانمایه را از اول تا آخر بقناعت و تقوی و تعزی و عزلت و انزوا گذرانیده است هرگز چون سائر شعرا از غلبهٔ حرص و هوا ملازمت اهل امارت نکرده بلکه سلاطین روزگار بوی تبرک می جسته اند چنانکه می گوید ؎ چون بعهد جوانی از در تو + بدر کس نرفتم از در تو + همه را بر درم فرستادی + من نمی خواستم تو می دادی + چونکه بر گه تو گشتم پیر + زانچه ترسیدنی است دستم گیر + مثنویات پنج گانهٔ وی که به پنج گنج مشهور است اکثر آنها باستدعای سلاطین روزگار واقع شده است امیدواری آن را که نام ایشان بواسطهٔ نظم وی بر صفحهٔ روزگار بماند استدعای نموده اند و اکثر آنها اگرچه بحسب صورت افسانه است اما از روی حقیقت کشف حقایق و بیان معارف را بهانه است یکجا در بیان آن معنی که صوفیه گفته اند که طالبان وصال و مشتاقان جمال حضرت حق را دلیل وجود او هم وجود اوست و برهان شهود او هم شهود او می گوید ؎ پژوهنده را یاده زان شد کلید + کز اندازهٔ خویشتن در تو دید + کسی کز تو در تو نظاره کند + ورقهای بیهوده پاره کند + نشاید ترا جز بتو یافتن + عنان باید از هر دری تافتن + و جای دیگر در همین معنی می گوید ؎ عقل آبله پای و کوی تاریک + و آنگاه رهی چو موی باریک + توفیق تو گر نه ره نماید + این عقده بعقل کی گشاید + عقل از در تو بصر فروزد + گر پای

درون نهد بهند + ویکجا در ترغیب وتحریض بر اعراض از ماسوای حق سبحانه وتعالی واقبال بر توجه بجناب کبریائی می گوید ؎ بر پر ازین دام که خونخواره ایست + زیرکی از بهر چنین چاره ایست + گرگ زروباه بدندان تراست + روبه از ان رست که پردان تراست + جهد در ان کن که وفا راشوی + خود نپرستی وخدا راشوی + تاریخ تمام اسکندر نامه که آخرین کتابهای ویست سنه اثنین وتسعین وخمسمایه بوده است عمر وی دران وقت از شصت گذشته بوده رحمة الله تعالی وسبحانه **خسرو دهلوی رحمه الله تعالی** لقب وی یمین الدین است پدر وی از امرای قبیله لاچین بوده است که از اتراک نواحی بلخ اند وی بعد از وفات سلطان مبارک شاه خلجی بخدمت وملازمت شیخ نظام الدین اولیا پیوست وریاضات ومجاهدات پیش گرفت که چهل سال صوم دهر داشت وگویند که بهمراهی شیخ خود شیخ نظام الدین بطریق طی ارض حج گزارده است وپنج بار حضرت رسالتمآب را صلی الله علیه وآله وسلم در خواب دیده است وباشارت شیخ نظام الدین صحبت خضر علیه السلام را دریافته است وازوی التماس آن نموده که آب دهن مبارک خود در دهان وی کند خضر علیه السلام فرموده است که این دولت را سعدی برد خسرو با خاطر شکسته بخدمت شیخ نظام الدین آمده است وصورت حال بازنموده شیخ نظام الدین آب دهان خود در دهان وی انداخته است وبرکات آن ظاهر شده چنانکه نود ونه کتاب تصنیف کرده است ومی گویند که در بعضی مصنفات خود نوشته است که اشعار من از پانصد هزار کمتر ست واز چهار صد هزار بیشتر ومی گویند که شیخ سعدی را در ایام جوانی دریافته بوده است وبآن معنی افتخار می کرده ویرا از مشرب عشق ومحبت چاشنی تمام بوده است چنانکه در سخنان وی ظاهرست وصاحب سماع ووجد وحال بوده است شیخ نظام الدین می گفته که در قیامت هرکس بچیزی فخر کند فخر من بسوز سینه این ترک ست یعنی خسرو خواهر بودوی گفته که وقتی در خاطر من افتاد که خسرو نام امراست چه بودی که اگر نام من نام فقرا بودی که در حشر مرا بآن نام خواندندی واین معنی را بحضرت شیخ عرضه داشت کردم فرمود که بوقت صالح برای تو نامی خواسته شود خسرو مراقب این معنی می بود تا آنکه روزی شیخ گفت که بر من چنین مکشوف شد که ترا در قیامت محمد کاسه لیس خوانند وی در شب جمعه فوت شده است در سنه خمس وعشرین وسبعمایه ومدت عمر وی

هفتاد وچهار سال بوده است ودر پایان شیخ خودش دفن کرده اند **حسن دهلوی رحمه الله تعالی** لقب ونسبت وی نجم الدین حسن بن علاء السجزی است وی کاتب ومرید شیخ نظام الدین اولیا بوده باوصاف واخلاق مرضیه متصف بوده است صاحب تاریخ هند می گوید که در مکارم اخلاق ولطافت وظرافت مجالس واستقامت عقل در روش صوفیه ولزوم قناعت واعتقاد پاکیزه ودر تجرد وتفرد از علائق دنیوی وخوش بودن وخوش گذرانیدن بی اسباب صوری هیچ اولی کمتر دیده ام وچنان شیرین مجلس ومودب ومهذب بود که راحتی که از مجالست وی می یافتم از مجالست هیچکس نمی یافتم وهم صاحب تاریخ هند گوید که سالها مرا با امیر خسرو وامیر حسن تودد ویگانگی بود نه ایشان بی صحبت من توانستندی بود ونه من بی صحبت ایشان وبواسطه من میانه هر دو استاد چنان رابطه محبت ووداد استحکام یافته بود که بخانهای یکدیگر آمد وشد کردندی وهم وی گوید که از کمال اعتقادی که امیر حسن را بشیخ نظام الدین بود انفاس متبرکه مبارکه شیخ را که در مجالس صحبت شنیده بود در چند جلد جمع کرده بوده است وآن را فوائد الفواد نام کرده است ودرین روزگار درین دیار دستور ارباب ارادت شده ووی را ورای آن دواوین متعدده وصحائف نثر ومنظومات مثنویات بسیار است فمن رباعیاته رباعی دارم دلکی غمین بیامرز ومپرس + صد واقعه دل کمین بیامرز ومپرس + شرمنده شوم اگر بپرسی عملم + ای اکرم اکرمین بیامرز ومپرس + یکحرف تو جمل صباح عالم را نور + یکحرف تو شست خلق را مایه جور + حرف سیمین چهل ولی را دستور + زان چار چهار رکن عالم معمور + **شیخ کمال خجندی قدس الله تعالی سره** وی بسیار بزرگ بوده است واشتغال وی بشعر وتکلف دران ستر حال وتلبیس را بوده باشد بلکه می شاید که برای آن بوده باشد که ظاهر مغلوب باطن نشود واز رعایت صورت عبودیت باز نماند چنانکه خود می گوید ؎ این تکلفهای من در شعر من + کلمینی یا حمیرای منست + علی الدوام بریاضات ومجاهدات مشغول می بوده خدمت خواجه عبید الله ادام الله تعالی بقاءه می فرمودند که وی چند گاه در شاش می بوده است والد من می گفت که وی دران مدت که آنجا بود حیوانی نمی خورده یکبار از وی التماس کردیم که چه شود که طعامی که دران گوشت باشد خورده شود مرا گاوی بود بغایت خوب وفربه خدمت شیخ فرمودند بوجه طیبت که هرگاه که تو

گاو خود را بکشی ما گوشت بخوریم من بی آنکه او را وقوف باشد گاو را بکشتم و ازان طعامی مهیا ساختم بجهت خاطر من ازان گوشت بخورد و در زاویهٔ که در تبریز داشته خلوتی بوده است که شب در انجا بسر می برده است و کسی دیگر کم آنجا می رسیده چون بعد از وفات وی آن را دیده اند غیر از بوریایی که بر آنجا می نشسته یا می خفته و سنگی که زیر سر می نهاده چیزی دیگر نیافتند خدمت شیخ زین الدین خوافی رحمه الله می گفته است که در وقت تحصیل علوم در تبریز بصحبت وی رسیدم مرا باین طریق دلالت می کرد و می گفت که نسبت ارادت ما در رای من گفتم که مرا نسبت بشما دغدغها در خاطر می کرد و گفت بگوی تا ازان جواب گویم من هیچ نگفتم اما در اواخر که باین طریق در آمدم و مراد ر آن کشادی شد دانستم که وی را در مرتبهٔ ارشاد که پیش وی کار توان کرد بوده است گویند در ان وقت که در سرای می بوده است موضعی بوده است که در ان وقت که آب طغیان می کرده دران موضع خرابی بسیار می کرده چون وقت طغیان آب نزدیک رسیده آن قصه را با وی گفته اند فرموده است که خیمهٔ مرا دران موضع بزنید خیمهٔ وی را آنجا زده اند در انجا می بوده است چندانکه وقت طغیان آب گذشته است دران موضع هیچ خرابی واقع نشده وفات وی در سنهٔ ثلاث و ثمان مائة بوده است و قبر وی در تبریز است و بر لوح قبر وی این بیت نوشته اند

بیت کمال از کعبه رفتی بر در یار + هزارت آفرین مردانه رفتی + مولانا محمد شیرین مشهور بمغربی رحمه الله تعالی وی مرید شیخ اسمعیل سیسی است که وی از اصحاب شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی است قدس سره می گویند که در بعضی سیاحات بدیار مغرب رسیده است و از انجا از دست یکی از مشایخ که نسبت وی بشیخ بزرگوار شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روحه می رسیده است خرقه پوشیده با شیخ کمال خجندی رحمه الله معاصر بوده و صحبت می داشته است گویند که در ان وقت که شیخ این مطلع گفته بوده است ع چشم اگر اینست و ابرو این و ناز و عشوه این + الوداع ای زهد و تقوی الفراق ای عقل و دین + چون بمولانا مغربی رسیده گفته است که شیخ بسیار بزرگ است چرا شعری باید گفت که جز معنی مجازی محملی دیگر نداشته باشد شیخ آن را شنیده است از وی استدعای صحبت کرده و خود بطبخ قیام نموده و مولانا نیز دران خدمت موافقت کرده دران اثنا شیخ این مطلع را خوانده است و فرموده است که چشم عین است پس می شاید که بلسان اشارت از عین قدیم که ذاتست بآن تعبیر کنند و ابرو حاجب

است پس می تواند بود که آن را اشارت بصفات که حجاب ذات است دارند خدمت مولانا تواضع نموده است و انصاف داده وقتی شیخ اسمعیل سیسی رحمه الله درویشان را در اربعین می نشانده خدمت مولانا را نیز طلب داشته است مولانا این غزل گفته است و بعرض رسانیده غزل

تا مهر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم + وز جملهٔ صفات ازپی آن ذات گذشتیم + در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم + در واقعه از سبع سموات گذشتیم + دیدیم که اینها همه خواب است و خیال است + مردانه ازین خواب و خیالات گذشتیم + با ما سخن از کشف و کرامات چه گویی + چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم + ای شیخ اگر جملهٔ کرامات توانیست + خوش باش کزین جملهٔ کمالات گذشتیم + اینها بحقیقت همه آفات طریق اند + ما در طلب از جملهٔ آفات گذشتیم + ما از پی نوری که بود مشرق انوار + از مغربی و کوکب و مشکوت گذشتیم چون شیخ این غزل را شنید وقت وی خوش شد و استحسان نمود خدمت مولانا در سن شصت سالگی وفات کرد و سنهٔ تسع و ثمانمائة رحمه الله تعالی شمس الدین محمد الحافظ الشیرازی رحمه الله تعالی وی لسان الغیب و ترجمان الاسرار است بسا اسرار غیبیه و معانی حقیقیه که در کسوت صورت و لباس مجاز باز نموده هر چند معلوم نیست که وی دست ارادت بپیری گرفته و در تصوف بیکی ازان طائفه نسبت درست کرده اما سخنان وی چنان بر مشرب این طائفه واقع شده است که هیچ کس را آن اتفاق نیفتاده یکی از عزیزان سلسلهٔ خواجگان قدس الله تعالی اسرارهم فرموده است که هیچ دیوان به از دیوان حافظ نیست اگر مرد صوفی باشد و چون اشعار وی ازان مشهورتر است که بایراد احتیاج داشته باشد لاجرم عنان قلم ازان مصروف می گردد و وفات وی در سنهٔ اثنین و تسعین و سبعمائة بوده است رحمه الله تعالی فی ذکر النساء العارفات الواصلات الی مراتب الرجال صاحب فتوحات رحمه الله تعالی در باب هفتاد و سوم از فتوحات بعد ازانکه ذکر بعضی از طبقات رجال الله کرده است می گوید كُلُّ مَا نَذْكُرُهُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالِ بِاسْمِ الرِّجَالِ فَقَدْ يَكُونُ مِنْهُمُ النِّسَاءُ وَلٰكِنْ يُغَلَّبُ ذِكْرُ الرِّجَالِ قِيْلَ لِبَعْضِهِمْ كَمِ الْاَبْدَالُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ نَفْسًا فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ لَا تَقُوْلُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا فَقَالَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهِمُ النِّسَاءُ و شیخ ابو عبد الرحمن السلمی صاحب طبقات المشایخ رحمه الله تعالی

در ذکر احوال نسوهٔ عابدات ونساء عارفات علیحده کتابی جمع کرده است وشرح احوال بسیاری از ایشان دربیان آورده قال بعضهم شعر ولو کان النساء کمن ذکرنا ؛ لفضلت النساء علی الرجال ؛ فلا التانیث لاسم الشمس عیب ؛ ولا التذکیر فخر للهلال ؛ رابعه عدویه رحمها الله تعالیٰ وی از اهل بصره بود سفیان ثوری رضی الله عنه ازو مسائل می پرسید وبوی می رفت وبموعظت ودعای وی رغبت می نمود روزی سفیان بروی در آمد دست برآورد وگفت اللهم انی اسئلک السلامة رابعه بگریست سفیان ازو پرسید که چه می گریاند ترا گفت مرا تو بمعرض گریه آوردی سفیان گفت چون گفت ندانسته که سلامت از دنیا در ترک وست وتو بآن آلوده رابعه گفته است که هر چیز را ثمره ایست وثمرهٔ معرفت روی بخدا آوردن است وهم وی گفته است استغفر الله من قلة صدقی فی استغفر الله سفیان ازوی پرسید که بهترین چیزی که بنده بآن بخدای تعالیٰ تقریب جوید کدام است گفت آنکه بداند که بنده از دنیا وآخرت غیر وی را دوست نمی دارد روزی سفیان پیش وی گفت واحزناه گفت دروغ مگوی اگر تو محزون بودی ترا زندگانی خوشگوار نبودی وهم وی گفته اند من از آن نیست که اندوهگنیم اندوه من از آن است که اندوهگین نیستم لبابة المتعبدة رحمها الله تعالیٰ وی از اهل بیت المقدس است وی گفته است که من از خدای تعالیٰ شرم می دارم که مرا بغیر مشغول بیند شخصی وی را گفت که حج می روم چون بآنجا برسم چه دعا کنم گفت از خدای تعالیٰ آن طلب که از تو خوشنود شود وترا بمقام خوشنودان از خود برساند وترا در میان دوستان خود گمنام گرداند مریم البصریه رحمها الله تعالیٰ وی از اهل بصره است در روزگار رابعه بوده وبا وی صحبت داشته

[illegible]

وخدمت

وخدمت وی کرده وبعد از رابعه نیز چندگاه زیسته بوده ودر محبت سخن گفتی وچون سخنان محبت شنیدی بیخود گشتی وگویند که وی در مجلسی که از محبت سخن می گفتند حاضر شد زهره وی بدرید وهم در مجلس جان بداد وی گفته است که هرگز غم روزی نخورده ام ودر طلب آن رنج نکشیده ام تا این آیت شنیده ام که وفی السماء رزقکم وما توعدون ریحانه والهه رحمها الله تعالیٰ از متعبدات بصره بوده است در ایام صالح مری رحمه الله تعالیٰ این ابیات را در پیش گریبان خود نوشته بوده است شعر انت انسی وهمتی وسروری ؛ وقد ابی القلب ان یحب سواکا ؛ یا عزیزی وهمتی ومرادی ؛ طال شوقی متی یکون لقاکا ؛ لیس سؤلی من الجنان نعیم ؛ غیر انی ارید ان القاکا ؛ معاذة العدویه رحمها الله تعالیٰ از اقران رابعه عدویه است وبا وی صحبت داشته چهل سال روی خود بر آسمان بالا نکرد وهرگز در روز چیزی نخورد ودر شب خواب نکرد وی را گفتند که ضرر بسیار می رسانی بر نفس خود گفت هیچ ضرر نمی رسانم خواب شب را بروز انداخته ام وخوردن روز را بشب عفیرة العابده رحمها الله تعالیٰ وی از اهل بصره است وبا معاذهٔ عدویه صحبت داشته چندان بگریست که چشم وی نابینا شد کسی گفت که سخت است نابینائی وی گفت محجوب بودن از خدای تعالیٰ سخت تر است وکوری دل از فهم مراد خدای تعالیٰ در امرهای وی سخت تر وسخت تر شعوانه رحمها الله تعالیٰ وی از عجم بوده ودر ابله می نشست آواز خوب داشت ونغمات خوش وعظ می گفت وچیزی می خواند زاهدان وعابدان

[illegible]

[illegible]

وارباب قلوب در مجلس وے حاضر می شدند کانتْ مِنَ الْمُجْتَهِدَاتِ الْخَائِفَاتِ الْبَاكِيَاتِ الْمُبْكِيَاتِ وے را گفتند می ترسیم که از بس گریه چشم تو نابینا شود گفت در دنیا کور شدن از گریه بسیار مرا دوست تر است از کور شدن از عذاب النار وی گفته است که چشمے که از لقاے محبوب خود باز ماند و بدیدار وے مشتاق باشد بے گریه نیک نمی نماید گویند چندان اندوه بروی غلبه کرد که از نماز و طاعات باز ماند در خواب کسی بوی آمد و گفت

اِذْرِي دُمُوعَكِ اِمَّا كُنْتِ شَاجِيَةً ❊ اِنَّ النِّيَاحَةَ تَشْفِي لِلْحَزِينِينَا ❊
جِدِّي وَقُومِي وَصُومِي الدَّهْرَ دَائِبَةً ❊ فَاِنَّمَا الدَّأْبُ مِنْ فِعْلِ الْمُطِيعِينَا ❊

به طاعت بازگشت و با این ابیات ترنم می نمود و می گریست و زنان با وے می گریستند گویند که چون پیر شد فضیل عیاض بوے آمد و از وے طلب دعا کرد و گفت اے فضیل میان تو و خداے تعالیٰ هیچ چیزے هست که اگر دعا کنم سبب اجابت شود فضیل شهقه بزد و بیخود بیفتاد

ذکر ردیه حفصه رحمها الله تعالیٰ

از بصره یا از اهواز بود خدمت شعوانه می کرده است وی گفته که شبی پیش شعوانه بودم در خواب شدم پای خود بر من زد و گفت بر خیز اے کردیه که اینجا جاے خواب نیست جای خواب گورست وی را گفتند که از برکات صحبت شعوانه چه رسید تر گفت از آن وقت باز که بخدمت وی رسیدم دنیا را دوست نداشتم و غم روزی نخوردم و هیچکس از اهل دنیا در چشم من بزرگ ننمود و از جهت طمع و هیچ یک از مسلمانان را خرد نشمردم والله اعلم

رابعه شامیه رحمها الله تعالیٰ

وی زوجهٔ احمد بن ابی الحواری بود احمد بن ابی الحواری گوید که احوال وی مختلف بود گاهی بروی عشق و محبت غلبه می کرد و گاهی انس

و گاهی خوف در حال غلبهٔ محبت می گفت شعر

حَبِيبٌ لَيْسَ يَعْدِلُهُ حَبِيبٌ ❊ وَمَا لِسِوَاهُ فِي قَلْبِي نَصِيبٌ ❊
حَبِيبٌ غَابَ عَنْ بَصَرِي وَشَخْصِي ❊ وَلٰكِنْ عَنْ فُؤَادِي لَا يَغِيبُ ❊

در حال انس می گفت

وَلَقَدْ جَعَلْتُكَ فِي الْفُؤَادِ مُحَدِّثِي ❊ وَاَبَحْتُ جِسْمِي مَنْ اَرَادَ جُلُوسِي ❊
فَالْجِسْمُ مِنِّي لِلْجَلِيسِ مُؤَانِسٌ ❊ وَحَبِيبُ قَلْبِي فِي الْفُؤَادِ اَنِيسِي ❊

و شنیدم که در حال خوف می گفت

وَزَادِي قَلِيلٌ لَا اَرَاهُ مُبَلِّغِي ❊ اَلِلزَّادِ اَبْكِي اَمْ بِطُولِ مَسَافَتِي ❊
اَتُحْرِقُنِي بِالنَّارِ يَا غَايَةَ الْمُنٰى ❊ فَاَيْنَ رَجَائِي مِنْكَ اَيْنَ مَخَافَتِي ❊

و احمد بن ابی الحواری را می گفته

لَسْتُ اُحِبُّكَ حُبَّ الْاَزْوَاجِ ❊ اِنَّمَا اُحِبُّكَ حُبَّ الْاِخْوَانِ ❊

و وقتی که طعامی پختی گفتی ای سیدی بخور که این طعام پخته نشده است مگر به تسبیح احمد بن ابی الحواری گفته است که روزی پیش وی طشتی بود گفت این طشت را بردار که بر آنجا نوشته می بینم که امیر المومنین هارون الرشید بمرد تفحص کردند همان روز مرده بود

حلیمهٔ دمشقیه رحمها الله تعالیٰ

از سادات نساء شام بوده است و استاد رابعه شامیه است احمد بن ابی الحواری گفته است که رابعه گفت که بر حلیمهٔ دمشقیه در آمدم وی بر مصحف قرآن می خواند گفت ای رابعه شنیده ام شوهر تو یعنی احمد بن ابی الحواری بر سر تو زنی دیگر می خواهد گفتم آری گفت وی چون می پسندد با آن عقلی که دارد که دل

خودرا بدوزن از خداے تعالیٰ مشغول گرداند مگر تو بہ نرسیدہ است تفسیر این آیہ کہ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ گفتم نے گفت تفسیر این آیہ کریمہ آنست کہ بخدای تعالیٰ برسی و در دل تو ہیچ چیز نباشد غیر از وی رابعہ گوید از پیش وے بیرون آمدم و از اثر آن سخن تمائل کنان می رفتم و از مردمانکہ دران راہ پیش آمدند شرم می داشتم کہ گمان نبرند کہ من مستم حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ تعالیٰ خواہر محمد سیرین بود و در زہد و ورع چون برادر خود بودہ و وی را آیات و کرامات بودہ است گویند کہ وی شب در خانہ خود چراغ روشن می کرد و بر میخاست و نماز می گزارد و وقت بودی کہ چراغ وی بمردے و خانہ وی روشن بودی تا صباح رحمہا اللہ تعالیٰ ام حسان رحمہا اللہ تعالیٰ از زہاد اہل کوفہ است سفیان ثوری بزیارت وی میرفتہ است و بعضی گفتہ اند کہ وی را بزنی بخواست سفیان گفتہ است کہ وقتی بروی در آمدم در خانہ وی بجز یک پارہ حصیر کہنہ ہیچ ندیدم گفتم اگر رقعہ بہ پسران عم تو نوشتہ شود رعایت حال تو می کنند وی گفت ای سفیان در چشم و دل من پیش ازین بزرگتر بودی ازین کہ اکنون شدی و من ہرگز دنیا را سوال نمیکنم از کسی کہ مالک آنست و قادرست بران و متصرف ست چون سوال کنم از کسی کہ قادر نیست بران ای سفیان واللہ کہ من دوست نمیدارم کہ برمن وقتی گذرد کہ دران وقت از خدای تعالیٰ بغیر وے مشغول باشم سفیان ازان سخن بگریست فاطمہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ تعالیٰ از قدماء نساء خراسان بودہ است و از کبار عارفات ابویزید بسطامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ بروی ثنا گفتہ است و ذوالنون مصری از وی سوالہا کردہ در مکہ مجاور بودہ و گاہی بہ بیت المقدس می رفت و باز بمکہ مراجعت میکرد و در راہ عمرہ در سنہ ثلاث و عشرین و مائتین برفتہ از دنیا روزی برای ذوالنون چیزی فرستاد ذوالنون قبول نکرد و گفت در قبول کردن چیزی از نسوان مذلت ست و نقصان فاطمہ گفت در دنیا ہیچ صوفی ازان بہتر و بزرگتر نیست کہ سبب در میان نہ بیند ابویزید گفتہ است کہ در عمر خود یک مرد و یک زن دیدم آن زن فاطمہ نیشاپوریہ بود از ہیچ مقام وے را خبر نکردم کہ آن چیز وی را عیان نبودہ یکی از مشایخ ذوالنون را پرسید کہ از بزرگتر دیدی ازین طایفہ گفت زنی بود در مکہ کہ وی را فاطمہ نیشاپوریہ می گفتند در فہم معانی قرآن سخنان می گفت کہ مرا عجب می آمد وہم وی گفتہ مَنْ لَمْ یَكُنِ اللّٰہُ مِنْہُ عَلٰی بَالٍ فَاِنَّہٗ یَتَخَطّٰی فِیْ كُلِّ مَیْدَانٍ وَیَتَكَلَّمُ بِكُلِّ لِسَانٍ وَمَنْ كَانَ اللّٰہُ

مِنْہُ عَلٰی بَالٍ اَخْرَسَہٗ اِلَّا عَلَی الصِّدْقِ وَاَلْزَمَہُ الْحَیَاءَ مِنْہُ وَالْاِخْلَاصَ وہم وے گفتہ اَلصَّادِقُ وَالْمُتَّقِیُّ الْیَوْمَ فِیْ بَحْرٍ تَضْطَرِبُ عَلَیْہِ اَمْوَاجُہٗ یَدْعُوْ رَبَّہٗ دُعَاءَ الْغَرِیْقِ یَسْاَلُ رَبَّہُ الْخَلَاصَ وَالنَّجَاۃَ وہم وے گفتہ مَنْ عَمِلَ لِلّٰہِ عَلَی الْمُشَاہَدَۃِ فَہُوَ عَارِفٌ وَمَنْ عَمِلَ عَلٰی مُشَاہَدَۃِ اللّٰہِ اِیَّاہُ فَہُوَ الْمُخْلِصُ زیتونہ رحمہا اللہ تعالیٰ نام وے فاطمہ است خدمت ابوحمزہ و جنید و نوری قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم کردہ بود وی گفتہ است کہ روزی سرمای سخت بود بر نوری در آمدم و گفتم کہ ہیچ می خوری گفت آری گفتم چہ چیز بیارم گفت نان و شیر در آوردم و پیش وی آتش کردہ بودند دست وی از خاکستر سیاہ شدہ بود و ہرجا کہ از دست وے کہ شیر می رسید سیاہی شستہ می شد چون آن را بدیدم با خود گفتم یَا رَبِّ مَا اَقْذَرَ اَوْلِیَائَكَ مَا فِیْہِمْ اَحَدٌ نَظِیْفٌ پس از پیش وی بیرون آمدم بجائی رسیدم کہ زنی در من آویخت کہ اینجا یک رزمہ جامہ بود تو بردہ و مرا پیش امیر برد نوری آن را شنید در عقب من پیش امیر حاضر شد و گفت وی را مرنجان کہ وی از اولیاء خدا وندست سبحانہ امیر گفت من چہ حیلہ کنم کہ خصم وے آن را از وی می طلبد ناگاہ کنیزکی سیاہ پیدا شد و آن رزمہ بیاورد و گفت او را بگذارید کہ این رزمہ را یافتم پس نوری دست مرا بگرفت و از پیش امیر بیرون آورد و گفت چرا گفتی مَا اَوْسَخَ اَوْلِیَائَكَ وَاَقْذَرَہُمْ گفتم توبہ کردم از انچہ گفتہ بودم فاطمۃ البردعیہ رحمہا اللہ تعالیٰ در اردبیل می بودہ قیل کانت من العارفات المتکلمات بالشطح

بعضی از مشائخ وی را از قول رسول صلی الله علیه وسلم که از حضرت حق سبحانه حکایت کرده است که اَنَا
جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ سوال کرد ساعتی با آن سائل سخنان گفت پس بگفت اِنَّ الَّذِیْ کُرآن
تَشْهَدَ ذِکْرَ الْمَذْکُوْرِ لَكَ مَعَ دَوَامِ ذِکْرِكَ لَهٗ فَیُفْنِیْ ذِکْرُكَ فِیْ ذِکْرِهٖ لَكَ وَیَبْقٰی ذِکْرُهٗ
لَكَ حِیْنَ لَامَکَانَ وَلَا زَمَانَ **ام علی زوجه احمد بن خضرویه رحمها الله
تعالی** وی از اولاد اکابر بود و مال بسیار داشت همه را بر فقرا انفقه کرد و با احمد در انچه بود
موافقت نمود بایزید را و ابو حفص را قدس الله تعالی روحها دیده بود و از بایزید سوالات کرده بود
ابو حفص گفته است که همیشه حدیث زنان را مکروه میداشتم تا آن وقت که ام علی زوجه احمد
خضرویه را دیدم پس دانستم که حق سبحانه معرفت و شناخت خود را آنجا که می خواهد می نهد بایزید
قدس سره گفته است هر که تصوف ورزد باید که بهمتی ورزد چون همت ام علی زوجه احمد خضرویه
یا با حالی همچون حال او ام علی گفته است که خدای تعالی خلق را بجود خواند بانواع لطائف و نکوئی
اجابت نکردند پس بر ایشان ریخت بلاهای گوناگون تا ایشان را بلا بسوی خود باز گرداند
زیرا که ایشان را دوست میدارد و هم وی گفته است فوت حاجت آسان ترست از خواری
کشیدن از برای آن زنی از اهل بلخ بوی آمد که آمده ام که بخدای تعالی تقرب جویم بوسیله خدمت تو
مرا در اگفت چرا بواسطهٔ خدمت خدای تعالی بمن تقرب نمی جوئی **ام محمد والده شیخ ابو عبد الله
بن خفیف رحمها الله تعالی** کانت من العابدات القانتات همراه پسر خود ابو عبد الله بن
خفیف از راه بحر بسفر حجاز رفت و مادر را مکاشفات و مجاهدات بسیارست گویند که شیخ در عشر
اخیر رمضان احیاء شب میکرد تا شب قدر دریابد بر بام برآمده بود و نماز مے گذارد و
والدهٔ وے ام محمد در درون خانه متوجه حق سبحانه نشسته بود ناگاه انوار شب قدر بر وے
ظاهر شدن گرفت آواز داد که ای محمد ای فرزند انچه تو آنجا می طلبی اینجاست شیخ فرود آمد و آن

ابی

مشاهدات

انوار را بدید و در قدم والده خود افتاد و بعد از ان شیخ می گفت که از ان وقت باز قدر والدهٔ خود دانستم
فاطمه بنت ابی بکر الکتانی رحمها الله تعالی وی در مجلس سمنون محب وقتی که او نه
محبت سخن می گفت جان بداد و با وی سه نفر دیگر از مردان جان بدادند **فضه رحمها الله تعالی**
شیخ ابو الربیع مالقی رحمه الله گفته است که شنیدم حال زنی از صالحات در بعضی از دیهها مرا داعیه
زیارت وی شد از برای اطلاع بر کرامتی که از وی شهرت گرفته بود و آن زن را فضه می خواندند چون
بآن دیه که آن زن آنجا بود رسیدیم حکایت کردند که گوسفندی دارد که از وی شیر و عسل می دوشد
ما قدحی نو خریدیم و بیامدیم پیش آن زن و بر وی سلام کردیم پس گفتیم که می خواهیم ببینیم انچه
می گویند از گوسفند شما گوسفند را حاضر آوردند بدوشیدیم دران قدح و بیاشامیدیم شیر بود و عسل
از قصهٔ وی پرسیدیم گفت ما را گوسفندی بود و ما قومی فقیریم روز عید شوهر من گفت و وی مردے
صالح بود که ما امروز این گوسفند را قربان می کنیم گفتم نه زیرا که ما را رخصت هست در ترک قربان و
خداے تعالی احتیاج ما می داند این گوسفند اتفاقا دران روز مهمانی رسید شوهر را گفتم باکرام
ضیف ماموریم برخیز و آن را بکش اما جائیکه طفلگان ما نه بینند که بر کشتن آن گریه کنند آن را
بیرون برد که در پس دیوار قربان کند ناگاه دیدم که گوسفندی از دیوار خانه برجست و بخانه
فرود آمد من گفتم مگر آن گوسفند از شوهر من گریخته است بیرون رفتم دیدم که آن را پوست
می کند در تعجب ماندم و قصه را با شوهر گفتم گفت شاید که خدای تعالی عوض داده باشد بهتر از ان که
مهمان را گرامی داشتیم بعد از ان گفت ای فرزند بدرستیکه این گوسفند در دلهاے مریدان چرا
می کند چون دلهای ایشان خوشست شیر او خوشست واگر متغیرست شیر او نیز متغیر است
پس شما دلها خوش گردانید امام یافعی رحمه الله می گوید که مراد بمریدان که آن زن گفت وے شوهر
ویست ولیکن عام ذکر کرد از برای ستر و تلبیس و از براے تحریص مریدان بر طیب قلوب و معنی
آنست که چون خوش ست دلهای ما خوش ست آنچه نزد ماست پس شما نیز خوش گردانید
دلهای خود تا خوش شود آنچه نزد شماست **تلمیذهٔ سری سقطی رحمها الله تعالی**
زنی بود شاگرد سری سقطی و آن زن را پسرے بود پیش معلم معلم آن پسر را بآسیا فرستاده و
در آب افتاد و غرق شد معلم شیخ سری را از ان خبر داد سری گفت برخیزید و با من بیائید

تا پیش مادر وی رویم برفتند شیخ سری قدس سره با مادر کودک بنیاد سخن کرد در صبر بعد ازان در رضا زن گفت ای استاد مراد تو ازین تقریر چیست گفت پسر تو غرق شده است گفت پسر من گفت بلی گفت بدرستی که خدای تعالی این نکرده است شیخ سری باز در صبر و رضا سخن آغاز کرد زن گفت برخیزید و با من بیائید برخاستند و با وی برفتند تا بجوی آب رسیدند پرسید که کجا غرق شده است گفتند اینجا آنجا رفت و بانگ زد که فرزند محمد گفت لبیک ای مادر و آن زن بآب فرو رفت و دست پسر بگرفت و بخانه برد شیخ سری التفات به شیخ جنید کرد و گفت این چیست جنید گفت این زن رعایت کننده است هر چیزی را که خدای تعالی بر وی واجب کرده است و حکم هر که چنین باشد آن ست که هیچ حادثه حادث نشود بوی مگر که وی را بآن اعلام کنند چون وی را بفوت پسر اعلام نکردند دانست که آن حادث نشده است لاجرم انکار کرد و گفت این خدای تعالی نکرده است تحفه رحمها الله تعالی سری سقطی گوید رحمه الله تعالی که شبی خوابم نیامد و قلق و اضطرابی عجب داشتم چنانکه از تهجد محروم ماندم چون نماز بامداد کردم بیرون رفتم و بهر جا که گمان می بردم که شاید ازان اضطراب تسکینی شود گذر کردم هیچ سودی نداشت آخر گفتم به بیمارستان بگذرم و اهل ابتلا را ببینم شاید که تبرسم و منزجر شوم چون به بیمارستان در آمدم دل من بگشاد و سینه من منشرح شد ناگاه کنیزکی دیدم بسیار تازه و پاکیزه جامهای فاخر پوشیده و بوی خوش ازو بمشام من رسید منظری زیبا و جمالی نیکو داشت و بهر دو پای وی و بهر دو دست در بند بود چون مرا دید چشمها پر آب کرد و شعری چند بخواند صاحب بیمارستان را گفتم این کیست گفت کنیزکی ست دیوانه شده است خواجه وی وی را بند کرده مگر باصلاح آید چون سخن صاحب بیمارستان شنید گریه در گلوی وی گره شد بعد ازان این ابیات خواندن گرفت شعر مَعْشَرَ النَّاسِ مَا جُنِنْتُ وَلٰكِنْ ❊ أَنَا سَكْرَانَةٌ وَقَلْبِي صَاحِي ❊ أَغْلَلْتُمْ يَدِي وَلَمْ آتِ ذَنْبًا ❊ غَيْرُ جَهْدِي فِي حُبِّهِ وَافْتِضَاحِي ❊ أَنَا مَفْتُونَةٌ بِحُبِّ حَبِيبٍ ❊ لَسْتُ أَبْغِي عَنْ بَابِهِ مِنْ بَرَاحِ ❊ فَصَلَاحِي الَّذِي زَعَمْتُمْ فَسَادِي ❊

وَفَسَادِي الَّذِي زَعَمْتُمْ صَلَاحِي ❊ مَا عَلَى مَنْ أَحَبَّ مَوْلَى الْمَوَالِي ❊ وَارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ مِنْ جُنَاحِ ❊ سخن وی مرا بسوخت و اندوه و گریه در آورد چون آب چشم من بدید گفت ای سری این گریه است بر صفت او چون باشد اگر او را بشناسی چنانکه حق معرفت است بعد ازان ساعتی بیخود شد چون باخود آمد گفتم ای جاریه گفت لبیک ای سری گفتم مرا از کجا می شناسی گفت جاهل نه شده ام ازان زمان که وی را بشناختم گفتم می شنوم که با وی محبت می کنی کرا دوست می داری گفت آن کس را که شناسا گردانید ما را به نعمتهای خود و منت نهاد بر ما بعطای خود و بدلها قریب است و سایلان را مجیب گفتم ترا اینجا که محبوس کرده است گفت ای سری حاسدان با هم یاری کردند بعد ازان شهقه بزد که من گمان بردم که مگر حیات از وی مفارقت کرد بعد ازان باخود آمد و بیتی چند مناسب حال خود بخواند صاحب بیمارستان را گفتم که او را رها کن رها کرد گفتم برو بهر جا که خواهی گفت ای سری بکجا روم و مرا جای رفتن نیست آنکه حبیب دل من است مرا مملوک بعضی ممالیک خود گردانیده است اگر مالک من راضی شود بروم و الا صبر کنم گفتم والله که وی از من عاقل تر است ناگاه خواجه وی به بیمارستان در آمد و صاحب بیمارستان را گفت که تحفه کو گفت در اندرون است و شیخ سری پیش اوست خرم شد و در آمد و بمن سلام کرد و مرا تعظیم بسیار کرد گفتم این کنیزک اولی تر ست از من به تعظیم سبب چیست که وی را محبوس کرده گفت از چیزهای بسیار که می گوید عقل وی رفته است و نمی خورد و نمی آشامد و خواب نمی کند و مرا نمی گذارد که خواب کنم بسیار فکر و بسیار گریه است و حال آنکه تمام بضاعت من و بیست دیرا خریده ام بهمه مال خود به بیست هزار درم و امید زر بسته بودم که مثل بهای وی بر وی سود کنم از جهت کمالی که در صنعت خود دارد گفتم صنعت او چیست گفت مطربه است گفتم چند گاه است که این زحمت بوی رسیده است گفت یکسال گفتم ابتدای آن چه بود گفت عود در کنار داشت و تغنی باین ابیات می کرد شعر وَحَقِّكَ لَا نَقَضْتُ الدَّهْرَ عَهْدًا ❊ وَلَا كَدَّرْتُ بَعْدَ الصَّفْوِ وُدًّا ❊

مَلَأْتَ جَوَانِحِیْ وَالْقَلْبَ وَجْدًا ÷ فَکَیْفَ اَلَذُّ اَسْلُوْ وَاَهْدَا ÷ فَیَا مَنْ لَیْسَ
لِیْ مَوْلَی سِوَاهُ ÷ اَرَاکَ تَرَکْتَنِیْ فِی النَّاسِ عَبْدًا ÷ بعد ازان برخاست
دعوی شکست دیگر به در آبرهٔ وی را بمحبت کسی متهم داشتیم در روشن شد که ازان اثری
نبود از وی پرسیدم که حال چنین است با دل خسته و زبان شکسته گفت ؎ خَاطَبَنِی
الْحَقُّ مِنْ جَنَانِیْ ÷ فَکَانَ وَعْظِیْ عَلٰی لِسَانِیْ ÷ قَرَّبَنِیْ مِنْهُ بَعْدَ بُعْدٍ ÷ وَخَصَّنِیْ
اللّٰهُ وَاصْطَفَانِیْ ÷ اَجَبْتُ اِذْ دُعِیْتُ طَوْعًا ÷ مُلَبِّیًا لِلَّذِیْ دَعَانِیْ
وَخِفْتُ مِمَّا جَنَیْتُ قِدْمًا ÷ فَوَقَعَ الْحُبُّ بِالْاَمَانِیْ بعد ازان
صاحب کنیزک را گفتم بهای او بر من است و زیاده نیز می دهم آواز برداشت و
گفت وافقراه ترا کجاست بهای او تو مرد درویشی وی را گفتم تو تعجیل مکن تو هم اینجا
باش تا من بهای وی را بیاورم بعد ازان گریان برفتم و بخدای سوگند که از بهای
وی یک درم و یک دینار نزد من نبود و شب دران متحیر و تنها مانده تضرع می کردم
و نمی توانستم که چشم بر هم زنم و می گفتم ای پروردگار من تو می دانی پنهان و آشکار من
و من اعتماد بر فضل تو کردم مرا رسوا مگردان ناگاه یکی در بزد گفتم کیست گفت یکی
از احباب در بگشادم مردی دیدم با چهار غلام و شمعی با او گفت ای استاد اذن درآمدن میدهی
گفتم درآی چون درآمد گفتم تو کیستی گفت احمد بن مثنی ام امشب بخواب دیدم که هاتفی مرا
آواز داد که پنج بدره بردار و پیش سری بر و دل نفس او را بآن خوش کن تا تحفه را بخرد
که ما را با تحفه عنایتی است چون این شنیدم سجدهٔ شکر کردم بدانچه خدای تعالی مرا داد
از نعمت خود سری گوید بنشستم و انتظار صبح می بردم چون نماز صبح بگذاردم بیرون آمدم
و دست وی گرفتم و به بیمارستان درآوردم صاحب بیمارستان چپ و راست

می نگریست چون مرا دید گفت مرحبا درآی بدرستی که تحفه را نزد خدای تعالی قربی بزرگ
هست که دوش هاتفی بمن آواز داد و گفت ؎ اِنَّهَا مِنَّا بِبَالٍ لَیْسَ تَخْلُوْ مِنْ نَوَالٍ
قُرِّبَتْ ثُمَّ تَرَقَّتْ وَعَلَتْ فِیْ کُلِّ حَالٍ ÷ چون تحفه مرا دید چشم پر آب کرد و با خدای
تعالی در مناجات می گفت مرا در میان خلق مشهور گردانیدی درین وقت که نشسته بودیم
صاحب تحفه بیامد گریان گفتم گریه مکن که آنچه تو گفتی آورده ام به پنج هزار سود گفت لا
والله گفتم بده هزار گفت لا والله گفتم مثل بها و سود گفت لا اگر همه دنیا بمن دهی قبول نمی کنم
و وی آزاد است خالصًا لله سبحانه گفتم قصه چیست گفت ای استاد دوش مرا توبیخ کردند
ترا گواه می گیرم که از همه مال خود بیرون آمدم و در خدای تعالی گریختم اَللّٰهُمَّ کُنْ لِیْ بِالسَّعَةِ
کَفِیْلًا وَبِالرِّزْقِ جَمِیْلًا و روی با ابن مثنی کردم وی نیز می گریست
گفتم چرا می گریی گفت گوییا خدای تعالی بآنچه مرا بآن خواند از من راضی نیست ترا گواه
می گیرم که صدقه کردم همه مال خود را خالصًا لله سبحانه گفتم آیا چه بزرگ است برکات تحفه
بر همه بعد ازان تحفه برخاست و جامهای که در بر داشت بیرون کرد و پلاس پاره پوشید
و بیرون رفت و می گریست گفتم خدای تعالی ترا رهائی داد گریه چیست گفت ؎
هَرَبْتُ مِنْهُ اِلَیْهِ وَبَکَیْتُ مِنْهُ عَلَیْهِ ÷ وَحَقِّهِ وَهُوَ سُؤْلِیْ لَا زِلْتُ بَیْنَ
یَدَیْهِ ÷ حَتّٰی اَنَالَ وَاَحْظٰی بِمَا رَجَوْتُ لَدَیْهِ بعد ازان بیرون آمدیم و چند انکه
تحفه را طلبیدیم نیافتیم عزیمت کعبه کردیم و ابن مثنی در راه بمرد و من و خواجه تحفه بمکه درآمدیم
دران وقت که طواف می کردیم آواز مجروحی شنیدیم که از جگر ریش می گفت ؎
مُحِبُّ اللّٰهِ فِی الدُّنْیَا سَقِیْمٌ ÷ تَطَاوَلَ سُقْمُهُ فَدَوَاهُ دَاهُ ÷ فَهَامَ بِحُبِّهِ وَسَمَا اِلَیْهِ
فَلَیْسَ یُرِیْدُ مَحْبُوْبًا سِوَاهُ ÷ سَقَاهُ مِنْ مَحَبَّتِهِ بِکَاسٍ ÷ فَاَرْوَاهُ الْمُهَیْمِنُ اِذْ سَقَاهُ

كَذَاكَ مَنْ اَدَّعَى شَوْقًا اِلَيْهِ ٭ يَهِيْمُ بِحُبِّهٖ حَتّٰى يَرَاهُ
پیش او رفتم چون مرا دید گفت ای سری گفتم لبیک تو کیستی که خدای بر تو رحمت کناد گفت لا اله
الا الله بعد از شناختن ناشناختن واقع شد من تحفه ام وی همچون خیالی شده بود گفتم
ای تحفه چه فائده دیدی بعد از ان که تنهائی اختیار کردی از خلق گفت خدای تعالی مرا بقرب
خود خواند و انس بخشید و از غیر خود وحشت داد گفتم ابن مثنی مرد گفت رحمه الله خدای تعالی وی را
از کرامتها چندان بخشید که هیچ چشم نه دیده است و همسایهٔ من است در بهشت گفتم خواجه تو که
ترا آزاد کرد با من آمده است دعائی پنهان کرد و در برابر کعبه بیفتاد و بمرد چون خواجه وی بیامد
وی را مرده دید بر وی درافتاد برفتم وی را بجنبانیدم مرده بود تجهیز و تکفین ایشان کردیم
بخاک سپردیم رحمهما الله تعالی ام محمد رحمها الله تعالی وی عمه شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی
است رضی الله تعالی عنهما از نساء صالحات بوده است گویند یکبار در گیلان خشک سال شد
مردم باستسقا بیرون رفتند باران نیامد همه مردم بدر خانه ام محمد آمدند و دعای باران خواستند
ام محمد پیش خانه خود را برفت و گفت خداوندا من جاروب کردم تو آب بپاش چندان در
نیامد که باران درایستاد چنانکه گوئی دهنهای مشکها گشاده اند باران بسیار بیامد بی بی یک
مرویه رحمها الله تعالی شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گوید که بمرو بودیم پیرزنی بود
که او را بی بی یک مرویه گفتندی بنزدیک ما آمد و گفت ای ابو سعید بتظلم آمده ام ما گفتیم بگوی گفت
مردمان دعا می کنند که ما را یک نفس با باز مگذار سی سال است که می گویم که مرا یک طرفة العین
بمن باز گذار تا ببینم که من کیم یا من خود هستم هنوز اتفاق نیفتاده است دختر کعب رحمها الله
تعالی شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گفته است که دختر کعب عاشق بود بر غلامی
اما پیران همه اتفاق کردند که این سخن که وی گوید نه آن سخن باشد که بر مخلوق توان گفت او را
جای دیگر کار افتاده بود روزی آن غلام آن دختر را ناگاه دریافت سر آستین وی گرفت
دختر بانگ بر غلام زد و گفت ترا این بس نیست که من با خداوندم و آنجا مبتلایم به تو بیرون
دادم که طمع می کنی شیخ ابو سعید گفت سخنی که او گفته است نه چنان است که کسی را در مخلوق افتاده
باشد وی گفته است شعر عشق را باز اندر آوردم به بند ٭ کوشش بسیار نامد سودمند ٭

عشق دریائی کرانه ناپدید ٭ کی توان کردن شنا ای هوشمند ٭ عشق را خواهی که تا پایان
بری ٭ بس که بپسندید باید ناپسند ٭ زشت باید دید و انگارید خوب ٭ زهر باید خورد
و انگارید قند ٭ توسنی کردم ندانستم همی ٭ کز کشیدن تنگ تر گردد کمند فاطمه بنت
المثنی رحمها الله تعالی شیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه در فتوحات می گوید که من
سالها بنفس خود خدمت وی کرده ام و سن وی آن وقت بر نود و پنج سال زیاده بود و من شرم
می داشتم که بر روی وی نگرم از تازگی و نازکی رخسارهٔ وی هر که وی را بدیدی پنداشتی که چهارده ساله
است و وی را با حضرت حق سبحانه حالی عجیب بود و مرا بر همه کسانی که از ابنای جنس من بخدمت وی
می رسیدند اختیار کرده بود و می گفت مثل فلان کسی ندیده ام وقتی که پیش من می آید بهمگی خود می آید
و در بیرون هیچ نمی گذارد و وقتی که بیرون می رود بهمگی خود بیرون می رود و پیش من هیچ باقی
نمی گذارد و هم شیخ می گوید که از وی شنیدم که می گفت مرا عجب می آید از کسی که می گوید که حق را
سبحانه دوست می دارم و بوی شادمانی نمی کند و حال آنکه حق سبحانه مشهود ویست و چشم وی ناظر
با وست در هر چیزی بیک طرفة العین غائب نمی شود این مردمان چون دعوی محبت وی می کنند
و می گریند آیا شرم نمی دارند قرب محب از همه مقربان زیادت است پس برای چه می گریند
پس گفت ای فرزند چه می گوئی در انچه من می گویم گفتم سخن آن است که تو می گوئی بعد از ان گفت
والله مرا که تعجب می آید حبیب من فاتحة الکتاب را خدمت من فرموده است والله که هرگز مرا فاتحه
از وی مشغول نساخته است و حجاب من نشده و هم شیخ می گوید در میان آنکه ما پیش وی نشسته
بودیم ضعیفه در آمد و شهری را نام برد که شوهر من آنجا رفته است و داعیه داشته است که زنی دیگر بکند
گفتم می خواهی که باز آید گفت آری روی بفاطمه کردم گفتم ای مادر می شنوی که چه می گوید گفت
تو چه می خواهی گفتم قضای حاجت وی و حاجت وی آن است که شوهر وی بیاید گفت سمعا و طاعة
حالی فاتحة الکتاب را می فرستم و وی را وصیت می کنم که شوهر این زن را بیاورد و فاتحه را خواندن
گرفت و من هم با وی خواندم دانستم که از قرائت فاتحه صورتی جسدانی انشا کرد و وی را فرستاد و در
وقت فرستادن گفت ای فاتحة الکتاب می روی بفلان شهر و شوهر این زن را می بینی و وی را نمی گذاری
تا نمی آری شیخ می گوید که از فرستادن فاتحه تا آمدن شوهر وی بیش از ان فرصت نشد

[illegible] جاریه سوداء رحمها الله تعالی ذو النون گوید که کنیزکی
بود سیاه دیدم که کودکان وی را بسنگ می زدند وی گفتند این زندیقه می گوید که من الله را می بینم
ومن در پی او برفتم مرا آواز داد و گفت ای ذو النون گفتم تو مرا چه شناختی گفت جانهای
دوستان او سپاه اویند بایکدیگر آشنا گفتم این چیست که این کودکان می گویند گفت چه
می گویند گفتم که می گویند تو می گوئی که من الله را می بینم گفت راست می گویند تا او را بشناختم هیچ
محجوب نبوده ام امرأة مجهولة رحمها الله تعالی وهم ذو النون می گوید قدس سره در میان
آنکه در طواف بودم دیدم که نوری بدرخشید که برق آن بعنان آسمان رسید در عجب ماندم
طواف خود را تمام کردم و پشت بر دیوار کعبه باز نهادم و در آن نور فکر می کردم ناگاه
آوازی اندوهگینی بگوش من آمد در پی آواز برفتم دیدم که جاریه باستار کعبه در آویخته است
و می گوید شعر أَنتَ تَدرِي يَا حَبِيبِي مَنْ حَبِيبِي أَنتَ تَدرِي ✽ وَنُحُولُ
الجِسمِ وَالدَّمعُ يَبُوحَانِ بِسِرِّي ✽ قَدْ كَتَمْتُ الحُبَّ حَتّى ضَاقَ بِالكِتمَانِ
صَدرِي ✽ بیکجانب شدم و از درد وی گریان شدم پس گفت إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَولَائِي
بِحُبِّكَ لِي إِلَّا غَفَرتَ لِي گفتم ای جاریه ترا این بس نیست که گوئی بِحُبِّي لَكَ که میگوئی
بِحُبِّكَ لِي چه می دانی که او ترا دوست می دارد گفت مر خدای را بندگان هستند که ایشان
را دوست می دارد پس ایشان وی را دوست می دارند نشنیده قول الله تعالی را که گفت
فَسَوفَ يَأتِي اللهُ بِقَومٍ يُحِبُّهُم وَيُحِبُّونَهُ محبت وی مر ایشان را سابق است بر محبت
ایشان مر وی را گفتم ترا بس ضعیف و نحیف می بینم مگر بیماری گفت **بیت**

مُحِبُّ اللهِ فِي الدُّنيَا عَلِيلُ ✽ تَطَاوَلَ سُقمُهُ فَدَوَاهُ دَاؤُهُ ✽ كَذَا مَن
كَانَ لِلبَارِي مُحِبًّا ✽ يَهِيمُ بِذِكرِهِ حَتّى يَرَاهُ ✽ پس مرا گفت باز پس نگر بنگریستم هیچ
کس ندیدم روی بوی کردم وی را نیز ندیدم ندانستم که کجا رفت جاریه مجهوله رحمها الله تعالی
وهم ذو النون گوید قدس سره که مرا کنیزکی صفت کردند متعبده از حال وی خبر پرسیدم گفتند در
دیر خراب است بآن دیر آمدم کنیزکی دیدم ضعیف جسم گریانی خوابی شب و روز در وی اثر کرده بود
بروی سلام کردم جواب داد وی را گفتم ای جاریه در مسکن نصاری می باشی گفت سر بر آور بجز
خدای تعالی در هر دو سرای می بینی گفتم هیچ نی گفتم وحشت تنهائی نمی یابی گفت از من دور شو
دل مرا از لطائف حکمت خود و محبت خود چنان پر کرده است و شوق دیدار خود بر من گماشته که
در دل خود هیچ موضعی از برای غیر او نمی یابم گفتم ترا حکیمه می بینم مرا بسیر ندان آر از این تنگی مرا راه راست
بر من بگشای گفت ای جوانمرد تقوی زاد خود ساز و زهد طریق خود و ورع بارگیر خود و سلوک
کن در طریق خائفان تا برسی بدری که نه حجاب بینی آنجا و نه بواب خازنان خود را بفرماید که در هیچ
کار با تو مزاحمت نکنند امرأة مصریه رحمها الله تعالی در تاریخ امام یافعی از یکی از
مشایخ روایت کرده است که زنی در نواحی مصر سی سال بریکجای اقامت کرد که در سرما و گرما
از آنجا نرفت و در این سی سال هیچ نخورد و هیچ نیاشامید امرأة مصریه أخری رحمها الله
تعالی وهم امام یافعی در کتاب روض الریاحین آورده است که یکی از این طائفه گفت که در بوم
مصر زنی دیدم واله و حیران سی سال بر دو پای ایستاده بود در زمستان و تابستان نه شب نشستی
نه روز و از آفتاب و باران وی را پناهی نبود و مارها و ثعبانها گرد وی در می آمدند امرأة
خوارزمیه رحمها الله تعالی وهم امام یافعی در تاریخ خود از یکی از علما نقل
کرده که گفت در خوارزم زنی دیدم که زیادت از بیست سال هیچ نخورده بود و هیچ
نیاشامیده جاریه حبشیه رحمها الله تعالی شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی قدس
سره فرموده است که اول بار که از بغداد عزیمت حج کردم بر قدم تجرید و هنوز جوان بودم
تنها می رفتم شیخ عدی بن مسافر مرا پیش آمد و وی نیز جوان بود پرسید که کجا میروی
گفتم بمکه گفت میل صحبت داری گفتم من بر قدم تجریدم گفت من نیز بر قدم تجریدم

باهم روان شدیم در بعضی از روزها دیدیم که جاریهٔ حبشیه پیدا شد برقع بسته پیش من بایستاد وتیز تیز در روی من می نگریست پس گفت از کجائی ای جوان گفتم از عجم گفت امروز مرا در رنج افگندی گفتم چرا گفت درین ساعت در بلاد حبشه بودم مرا مشاهده افتاد که خدای تعالی بر دل تو تجلی کرد وترا عطا فرمود آنچه مثل آن عطا نه فرموده غیر ترا از انان که من می دانم خواستم که ترا ببینم و بشناسم پس گفت من امروز در صحبت شمایم وامشب باشما افطار می کنم در وان شدی و در یک طرف وادی می رفت وما در یک طرف چون شب شد طبقی از هوا فرود آمد بران شش رغیف با سرکه وسبزی آن جاریه گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ وَاَكْرَمَ ضَيْفِيْ هر شب برای من دو رغیف فرود می آمد امشب برای هریک دو رغیف فرود آمد بعد ازان سه ابریق آب فرود آمد بیاشامیدیم در لذت وحلاوت بآبی که بر روی زمین می باشد نمی مانست پس دران شب از ما جدا شد وبرفت چون بمکه رسیدیم شیخ عدی را در طواف تجلی واقع شد که بیخود بیفتاد چنانکه بعضی می گفتند که وی بمرد ناگاه دیدم که آن جاریه بر بالای سر او ایستاده است ومی گوید که زنده گردانا وترا آن کس که میراننده است سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَقُوْمُ الْحَادِثَاتُ لِتَجَلِّيْ نُوْرِ جَلَالِهٖ اِلَّا بِتَثْبِيْتِهٖ وَلَا يَسْتَقِرُّ الْكَائِنَاتُ لِظُهُوْرِ صِفَاتِهٖ اِلَّا بِتَائِيْدِهٖ بَلْ اِخْتَطَفَتْ سُبُحَاتُ قُدْسِهٖ اَبْصَارَ الْعُقُوْلِ وَاَخَذَتْ نَفَحَاتُ بَهَائِهٖ اَلْبَابَ الْفُحُوْلِ بعد ازان مرا در طواف تجلی واقع شد

[illegible]

و از باطن خود خطابی شنیدم و در آخر آن بامن گفتند ای عبدالقادر تجرید ظاهر را بگذار و تفرید توحید را لازم دار و از برای نفع مردان بنشین که ما را بندگان خاص هستند که میخواهیم که ایشان را بر دست تو بشرف قرب خود برسانیم ناگاه آن جاریه گفت که ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که بر سر تو از نور خیمه زده اند و تا عنان آسمان ملائکه گرد تو در آمده اند وچشم همه اولیا از مقامهای خود در تو خیره مانده است وهمه بمثل آنچه ترا داده اند امیدوار شده اند بعد ازان آن جاریه برفت و دیگر هرگز وی را ندیدم امرأة اصفهانیه رحمها الله تعالی یکی از اصحاب شیخ عبدالقادر رحمة الله علیه گفته است که روزی شیخ را بر بالای منبر استغراقی واقع شد و یک گرد از عمامهٔ وی باز شد و وی نمی دانست حاضران همه بموافقت وی دستارها وطاقیها در پای منبر انداختند چون شیخ بحال خود باز آمد وسخن آخر کرد عمامهٔ خود را راست کرد ومرا گفت دستارها وطاقیها را باصحاب آنها باز گردان چنان کردم یک عصابه باقی ماند که صاحب آن پیدا نبود شیخ گفت آن را بمن ده بوی دادم بر دوش خود انداخت وفی الحال ناپیدا شد من حیران ماندم چون شیخ از منبر فرود آمد بامن گفت چون اهل مجلس عمامها بنهادند ما را خواهریست باصفهان وی هم عصابهٔ خود را بنهاد چون من آن را بر دوش خود انداختم وی از اصفهان دست خود دراز کرد و آن را برداشت امرأة فارسیه رحمها الله تعالی شیخ نجیب الدین علی بزغش رحمه الله گفته است وقتی زنی از کلبایکان بشیراز آمده بود وقتها بخانهٔ ما می آمد وزنی باخبر بود وقتی چند روز در خانهٔ ما می بود ومرا دست تنگی روی نموده بود ووی می دانست آن حال را وظرفی چند در خانه بود که اگر وقتی حق تعالی از جهات مثل گندم وجو چیزی بفرستادی دران ظروف کردمی وآن ظرفها تهی بود وسرهای آنها را پوشیده بودم تا پاک بماند تا وقت حاجت آن زن پنداشت که مگر چیزی دران ظرفهاست مرا گفت چون دست تنگی روی نموده است چرا از آنچه درین ظروف است قوت نسازی گفتم آنها تهی است گفت چون تهی است چرا سرهای آن پوشیده است گفتم تا پاک بماند آن زن برخاست وسرهای آنها را برگرفت وکشاده گذاشت وگفت از ان تهی است که دهن برهم نهاده است چون سر آن کشاده باشد همچون دهنی باشد که باز کرده

باشد وگرسنه باشد حق تعالی آن را قوت فرستد وقوت هر چیزے مناسب آن چیز برساند در وقت حاجت پس قوت این ظروف غله است چون تهی شکمی وی ظاهر گردد پر غله وحبوب گردانند پس چون آن زن این تصرف بکرد درحال حق تعالی چندان گندم فرستاد که آن ظروف پر کرده شد وآن زن از اولیاے خداے تعالےٰ بود باتمام رسید باختتام انجامید کتاب نفحات الانس من حضرات القدس که مقصود ازان شرح اخلاق وافعال وبیان مقامات واحوال گرم روانی بود که بقدم صدق راه بادیهٔ طلب را سپرده اند دبدو گام خُطُوَتَیْنِ وَقَدْ وَصَلْتَ پی بکعبهٔ مطلوب برده مورد اخلاق الٰهی گشته اند ومظهر اسماے نامتناهی شده اند حکمت درایجاد عالم وجود ایشان است ومقصود از اظهار بنین ونبات آدم مقام کشف وشهود ایشان

غزل

حَبَّذا قومی که دید حق بود دیدار شان — محو باشد در شهود سر غیب اسرار شان
جمله در کهف فنا از هستی خود خفته اند — لیک پندارند خواب آلودگان بیدار شان
گرچه اندایند خورشید جمال خود بگل — مشرق ومغرب گرفته پرتو انوار شان
یا آبی اند فقر یکدینار شان گرچه ندید — کس چو ابراهیم ادهم مالک دینار شان
ریخته باران عرفان از سحاب مکرمت — شُسته نقش حرف غیر از صفحهٔ پندار شان
از خدا خواهند ستر ذات خود در ذات او — این بود ساعت بساعت سر استغفار شان
هر یکی را باز خود از سودای دل بازار ها — ز آتش شوق محبت گرمیٔ بازار شان
یکدم از طوف در و دیوار شان منشین که هست — صد کشایش از در وصد بهشتی از دیوار شان
کار شان جز نفی ذات وصفت وفعل خویش نیست — ای خدا چه بود که جامی را کنی در کار شان

رباعیه فی تاریخ اتمامه

این نسخهٔ مقتبس ز انفاس کرام — کز وے نفحات الانس آید بمشام
از هجرت خیر البشر و فخر انام — در هشت صد وهشتاد وسوم گشت تمام

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

الحمد ستایش بدرگاه خالق جل وعلا وصنوف نیایش نثار مرقد مطهر محمد مصطفےٰ صلی الله علیه وآله وسلم که درین زمان برکت اقتران از لمعات انظار توفیقات یزدانی وتجلیات انوار تائیدات ربانی آفتاب عالمتاب حقیقت از افق اقبال طالع شد وماه شب افروز طریقت از اوج اجلال طالع. اعنی مفتاح کنوز اسرار الٰهی منشور لامع النور فیوض نامتناهی معدن عرفان وجذبات مخزن معارف وکرامات کتاب مستطاب هر دل عزیز وکمیاب معروف به **نفحات الانس** از ارشادات حضرت باعظمت رهنمای منازل تصدیق خضر طرایق تحقیق شاهباز عرش آشیان عنقای قاف لامکان قطب الولایة والارشاد غوث العارفین والاوتاد وحید عصره فی المعقول والمنقول فرید دهره فی الفروع والاصول المعروف بمناقب السامی حضرت مولانا **عبد الرحمٰن جامی** قدس سره اگرچه محامد ومعارف حضرت مصنف ممدوح از غایت اشتهار معروف دیار وامصار است فاما تیمنا وتبرکا نبذی ازان بطور مشتی از خروار ویکی از هزار برای تفریح طبائع ناظرین نگاشته می آید۔ اصل وی از اصفهان ومولدش بلدهٔ جام از توابع ولایت خراسان است چنانکه خود فرموده اند

ع مولدم جام ورشحهٔ قلمم۔ جرعهٔ جام شیخ الاسلامی است ؛ زان سبب در جریدهٔ اشعار ؛ بدو معنی تخلصم جامی است. نام والد ماجدش نظام الدین احمد دشتی بود. صاحب تصانیف کثیره مثل تحفة الاحرار وسبحة الابرار ویوسف زلیخا. وبهارستان وانشلے جامی وسلسلة الذهب ونفحات الانس وعقائد نامه وفوائد ضیائیه معروف به شرح ملا وغیرهم ؛ تصانیف عالیهٔ ش در اکثر علوم که فی زماننا بر صفحهٔ روزگار مشهور ویادگار است عددش پنجاه وچهار است موافق عدد اسم سامی وی که جامی است۔ مولانا از بدو فطرت تا زمان رحلت عارف بالله ودر عهد خویش مرجع خاص وعام بود وشمار مریدان با اخلاصش از صد درگذشته حتی که بادشاه وقت سلطان حسین هم درخدمت مولانا کمال حسن عقیدت می داشت ونظام الدین میر علی شیر وزیر بادشاه از ارشد تلامذه اوست واز زمرهٔ عقیدتمندان راسخ الاعتقاد. با اینهمه مولانا دین را بدنیا نفروخت واز مال فانی چیزے نیندوخت طبع والایش به فقر وتصوف مائل بود ودر مجاهدهٔ نفس هر دم شاغل ودر ادراک سخن وغواصی بحر هر فن گوے سبقت از همه در ربوده که از همعصران کسے همتایش

به عون صانع بیچون مکان فضل خلاق زمین و آسمان

در مطبع نامی منشی نولکشور بطبع رنگین لباس جهان شد

نبوده - در فصاحت و بلاغت و موشگافی و ایراد سخن هم ید طولی میداشت و گویند که رجحان خاطرش بر مذهب همه اوست بود چنانچه روزے مولانا در عین وجد شعرے میخواندند بسکه در جان فگار و چشم بیدارم توئی ٭ هرکه پیدا مے شود از دور پندارم توئی ٭ منکرے که حاضر وقت بود گفت اگر خر پیدا شود - مولانا فرمودند پندارم توئی و روزی کسے از ارادتمندان بخدمت ایشان خایه غلامان فرستاد و تلمیذی نشسته بود گفت که در باغ ما ریش بابا بسیار خوب می شود مولانا فرمودند که از ریش بابای شما خایه غلامان ما بهتر است و هر دو قسمے است از انگور - در فن معما هم دخلی تمام داشت از وست به اسم علی که تا حال مثلش نشده چشم بکشا زلف بشکن جان من ٭ بهر تسکین دل بریان من شرح معما از چشم باعتبار ترادف عین مسمی مراد است - و از بکشا بعمل ترادف امر کرده بفتحه دادن عین - و از زلف باعتبار تشبیه لام مستفاد است - و بشکن بعمل ترادف امر به کسره دادن لام است - و تسکین دل بریان عبارت از سکون تحتانی است که در وسط لفظ بریان واقع شده - و معنی ظاهری شعر ظاهر است - تاریخ وفاتش میر علی شیر چنین گفته کاشف سر الٰهی بود بیشک زان سبب ٭ گفت تاریخ وفاتش کاشف سر اله ٭ بالجمله این کتاب مستطاب مخزنی است در حالات سنیه و واقعات بهیه بزرگان دین مع نام نامی و اسم گرامی و مقامات سکونت آنها و هم آنچه از ایشان در حین حیات از خرق عادات و حاجت برآری اہل مرادات و کشف و کرامات بظهور پیوسته بطرز مفصل و مجمل حواله قلم صداقت رقم مولانا شده چنانچه تعداد اسمای مبارک اولیاء الله که درین کتاب ذکر شده اند از روی شمار ششصد و هیجده است - لله در القائل لیس الحمد لله علی احسانه که این گوهر شاهوار از صدف مطبع عالی وقار نامی و گرامی مشهور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ بعالی همتی آقای نامدار جناب معلی القاب رای بهادر منشی پراگ نرائن صاحب دام اقباله و عم نواله مالک مطبع موصوف بماه مارچ سنه ۱۹۱۵ء مطابق ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۳۳ھ بار هفتم به تصحیح و تحشیه از نسخه قدیمه مولانا سید فرید الدین مطبوعه کلکته برآمده زیب گوشوارهٔ سرتاسر قدردانان عالم گردیده حق سبحانه و تعالی مقبول دلهای خاص و عام کناد بحق محمد و آله و اصحابه الامجاد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بی حد مر خدای پاک را / آنکه ایمان داد مشتی خاک را
آنکه فرمان کرد قهرش باد را / تا سزائی کرد قوم عاد را
آن خداوندی که هنگام سحر / کرد قوم لوط را زیر و زبر
آنکه اعدا را ببشه در کشید / ناقه را از سنگ خارا بر کشید
با سلیمان داد ملک سروری / شد مطیع خاتمش دیو و پری
آن یکی را اره بر سر میکشد / دیگری را تاج بر سر مینهد
هست سلطانی مسلم مر ورا / نیست کس را زهره چون و چرا
آن یکی را زر دهد همیان دهد / دیگری را حسرت نان جان دهد
آن یکی پوشیده سنجاب و سمور / دیگری خفته نهد در تنور
[illegible] / کس نمی آرد که آنجا دم زند
[illegible] / طفل را در مهد گویا او کند
[illegible] / نجم را رجم شیاطین میکند

آنکه در آدم دمید او روح را / داد از طوفان نجات او نوح را
آنکه لطف خویش را اظهار کرد / با خلیلش نار را گلزار کرد
سوی ابرهه که تیر انداخته / پشه کارش را کفایت ساخته
چون عنایت داد قوم کرد / در کف داود آهن موم کرد
از تن ... بر کبریان قوت داد / هم ... ایوب را صحت داد
او بسلطانی آنچه خواهد آن کند / عالمی را در دمی ویران کند
آن یکی را گنج و نعمت میدهد / دیگری را رنج و زحمت میدهد
آن یکی بر تخت با صد عز و ناز / دیگری کرده دهان از فاقه باز
آن یکی بر بستر کمخواب و نخ / دیگری بر خاک خواری بسته یخ
آنکه با مرغ هوا ماهی دهد / بنده را از دولت شاهی دهد
[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

در نعت سید المرسلین صلی الله علیه و سلم

بعد ازین گوییم نعت مصطفی / آنکه عالم یافت از نورش صفا
سید الکونین ختم المرسلین / آخر آمد بود فخر الاولین
شاه و چون رحمة للعالمین / مسجد او شد همه روی زمین
آنکه آمد نه فلک معراج او / انبیا و اولیا محتاج او
صد هزاران ... / بر روی ... اطلس ...

آنکه شد یارش ابوبکر و عمر / از سر اخلاص و شوق شد عمر
صاحبش بود هم عثمان و علی / بهر آن گشتند در عالم ولی
آن رسول حق که خیر الناس بود / عم پاکش حمزه و عباس بود
آن یکی او را رفیق غار بود / وان دگر لشکر کش ابرار بود
آن یکی کان حیا و حلم بود / وان دگر باب مدینه علم بود
هر دم از ما صد درود و صد سلام / بر رسول و آل و اصحابش تمام

در فضیلت ائمه دین مجتهدین

آن امامانی که کردند اجتهاد / رحمت حق بر روان جمله باد
بو حنیفه بود امام با صفا / آن سراج امتان مصطفی
صاحبش بو یوسف قاضی شده / وز محمد ذو المنن راضی شده
احمد حنبل که بود او مرد حق / در همه چیز از همه برده سبق
باد فضل حق قرین جان او / شاد باد ارواح شاگردان او
شافعی ادریس و مالک با فر / یافته ایشان ز دین احمدی فر
روح شان در قصر جنت شاد باد / قصر دین از علم شان آباد باد

مناجات بجناب مجیب الدعوات

پادشاها جرم ما را در گذار / ما گنهکاریم و تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کرده ایم / جرم بی اندازه بی حد کرده ایم
سالها در بند عصیان گشته ایم / آخر از کرده پشیمان گشته ایم
دائما در فسق و عصیان مانده ایم / همقرین نفس و شیطان مانده ایم
روز و شب اندر معاصی بوده ایم / غافل از امر و نواهی بوده ایم
بی گنه نگذشت بر ما ساعتی / با حضور دل نکردم طاعتی
بر در آمد بنده بگریخته / آبروی خود بعصیان ریخته
مغفرت دارد امید از لطف تو / زانکه خود فرموده لا تقنطوا
بحر الطاف تو بی پایان بود / نا امید از رحمتت شیطان بود
نفس و شیطان زد کریما راه من / رحمتت باشد شفاعت خواه من
چشم دارم از گناهم پاک کنی / پیش از آن کاندر لحد خاکم کنی
اندر آن دم کز بدن جانم برد / از جهان با نور ایمانم برد

در بیان مخالفت نفس اماره

عاقل آن باشد که او شاکر بود / وانکه بر نفس خود قادر بود
هر که خشم خود فرو خورد ای جوان / باشد او از بندگان رحمان
آن بود ابله ترین مردمان / کز پی نفس و هوا باشد دوان
وانکه پندارد آن تاریک رای / خواهد آمرزیدنش آخر خدای
گرچه درویشی بود دولت امیر / هم ز درویشی نباشد خوبتر
هر که او نفس لئیم را رام شد / از خردمندان نکونام شد
بر مراد نفس تا گردی اسیر / صبر بگزین و قناعت پیشه گیر
در ریاضت نفس را ده گوشمال / تا نیفتد از تو اندر وبال
هر که خواهد تا سلامت ماند او / از جمیع خلق رو گرداند او
مرد مانرا سر بسر در خواب دان / گشت بیدار آنکه او فرمان بدان
آنکه رنجاند ترا عذرش پذیر / تا بیابی مغفرت بر وی مگیر
حق ندارد دوست خلق آزار را / نیست این خصلت نکو دیندار را
از ستم هر کو دلی را ریش کرد / آن جراحت بر وجود خویش کرد
آنکه در بند دل آزاری بود / در عقوبت کار او زاری بود
ای پسر قصد دل آزار مکن / در ز خدای خویش بیزار مکن
خاطر کس را مرنجان ای اسیر / ورنه خوردی زخم بر جان و جگر
نام مردم جز به نیکوئی مبر / گر همی خواهی که گردی معتبر
قوت نیکی نداری بد مکن / بر وجود خود ستم بیجا مکن
روز و شب از غیبت مردم ... / تا نه بینی دست و پا خود به بند
هر که از غیبت نباشد رسته / آنچنان کس از عقوبت ...

ای برادر گر تو هستی حق طلب
گر خبر داری ز حی لایموت
هرکرا گفتار بسیارش بود
خامشی از کذب و غیبت واجب است
هرکه در بند عمارت می شود
آنکه سعی اندر فصاحت میکند

هرکه باشد اهل ایمان ای عزیز
از حسد او تیغ دل را پاک دار
پاک گرداری عمل را از ریا
هرکه دارد این صفت باشد [illegible]
چون نباشد پاک اعمال از ریا

چار خصلت ای برادر در جهان
بادشه چون بر ملا خندان بود
با زنان بسیار اگر خلوت کند
عدل باید پادشاه را زو داد
با زنان شاهی که در خلوت نشست

چار چیز آمد بزرگی را دلیل
علم را اعزاز کردن ای جناب
دیگران باشد که جوید وصل دوست
هرکه باشد تلخ گوئی ترس رو
در میان دوستان بهر در باش
با نجیبان باش دائم همنشین

در بیان فوائد خاموشی

بر زبان خود بنه مهر سکوت
دل درون سینه بیمارش بود
ابلهست آنکو بگفتن غره است
هر چه دارد جمله غارت میشود
چهرهٔ دل را جراحت میکند
هرکه او عیب خود بینا شود

ای پسر پند و نصیحت گوش کن
عاقلان را پیشه خاموشی بود
ای برادر جز ثنای حق مگو
دل ز گرمی عشق جمله در بدن
روز با زاد دهان محبوس کن
روح او را قوتی پیدا شود

در بیان عمل خالص

خویشتن را بعد از آن مومن شمار
شمع ایمان ترا باشد ضیا
ورنه دارد دار ایمان ضعیف
هست بی حاصل چو نقش بوریا
هرکه کارش از برای حق بود

پاک دار از کذب و از غیبت زبان
چون شکم را پاک داری از حرام
هرکه باطن از حرامش پاک نیست
هرکرا اندر عمل اخلاص نیست
کار او پیوسته با رونق بود

در سیرت ملوک

بیگمان در هیبتش نقصان بود
خویشتن را شاه بی هیبت کند
تا ز عدلش عالمی گردد آباد
دور نبود گر [illegible] ملکش [illegible]
چون کند سلطان کرم با لشکری

باز صحبت داشتن با هر حقیر
هرکرا با فر جهانداری بود
گر کند آهنگ ظلمی پادشاه
چونکه عادل باشد و نیکو لقا
بهر او بازند صد جان هر صفی

در بیان حسن خلق

خلق را او زحمت [illegible]
زانکه از دشمن حذر کردن نکوست
دوستان آزرده گردانند رو
گر خبر داری ز دشمن دور باش
تا توانی رو مده اعدا امین

هرکه دارد دانش و عقل و تمیز
ای برادر گر خرد داری تمام
هرکه از دشمن نباشد بر حذر
در جوار خود عدو را ره مده
ای پسر تدبیر ره را توشه کن

جز بفرمان خدا مگشای لب
گر نجاتی بایدت خاموش کن
پیشهٔ جاهل فراموشی بود
قول خود را از برای حق بگو
گرچه گفتارش بود در [illegible]
وز خلائق خویش را مأیوس دار

پاک دار دو چار چیز از چار چیز
تا که ایمانت نیفتد در زیان
مرد ایماندار باشی و السلام
روح او در راه هوا افلاک نیست
در جهان از زندگان خاص نیست

بادشاهان را همی دار [illegible]
بادشاه از راه همی سازد حقیر
میل [illegible] کم آزاری بود
سود نکند هر در گنج و سپاه
باشد اندر مملکت شه را بقا

هرکه این دارد بود مرد جلیل
اهل علم و حلم را دار عزیز
نرم و شیرین گوی با مردم کلام
عاقبت بیند از رنج و ضرر
از برای آنکه دشمن دور به
پس [illegible] این [illegible] یک گوشه کن

چار چیز است ای برادر با [illegible]
قربت سلطان و الفت با بدان
زهر دارد در درون دنیا چو مار
[illegible] این مار نقش [illegible]
زال دنیا چون عروس آراسته

شد دلیل نیکبختی چار چیز
اصل پاک آمد دلیل نیکبختی
هرکه ایمن از عذاب حق بود
ترک لذات جهان باید گرفت
نیست حاصل رنج دنیا [illegible]

عاقبت گر بخواهی ای عزیز
ایمنی و نعمت اندر خاندان
با دل فارغ چو باشی تندرست
[illegible] هوای نفس را
نفس را اسیر کرده [illegible]
خلق خود را دور دار از [illegible]
روز کم خور گر [illegible]
خواب و خور جز بهیمه انعام نیست
دل ز دین و دنیا [illegible]
ظاهر خود را [illegible]
از هوا [illegible]
ایکه در [illegible]
[illegible] باش و آسایش [illegible]

در بیان مهلکات

رغبت دنیا و صحبت با زنان
گرچه بینی [illegible]
باشد از [illegible]
[illegible]
[illegible]

قرب سلطان آتش سوزان بود
[illegible]
همچو طفلان [illegible]
[illegible]
[illegible]

در بیان اهل سعادت

نیست جز اصل [illegible]
نیست مومن کافر [illegible]
دامن صاحبدلان باید گرفت
عاقبت [illegible]
[illegible]

نیکبختان را بود [illegible]
عمر دنیا چند روزی بیش نیست
[illegible] لذات نفس [illegible]
از [illegible]
رهزنت جز نفس [illegible]

در بیان سبب عافیت

[illegible]

تا توانی باش ز [illegible] پرحذر
با بدان الفت [illegible] هلاک جان بود
[illegible] از زهرش بود [illegible]
چون زنان [illegible]
پشت [illegible]

هرکه این چارش بود [illegible]
آنکه [illegible]
غافلست آنکس [illegible]
دوست [illegible]
خاک اندر استخوان [illegible]

[illegible] چار چیز
عافیت از [illegible] باشد
تا [illegible] ای پسر [illegible]
[illegible] اندر [illegible]
در گنه کردن [illegible]
چون حیوان [illegible]
بهر [illegible] برفروز
گر خبر داری ز خود [illegible]
چون نئی جاوید [illegible]
در [illegible] اطلس و دیبا مباش
شرم [illegible]
رو بدر کن جامهای فاخرت
زیر پهلو [illegible] مباش

همچو صوفی در لباس صوف باش

گلیم ۱۲

وعدهٔ عقبی ز خدا موعود باش

هر دو ره را بود دنیا سود نیست

هر دو ره را بود بریا قالین بود

هرگز این اندیشه نابود نیست

زانکه خشتش عاقبت بالین بود

در گور ۱۲

گر ترا عقل است با درویش قرین

همنشینی جز به درویشان مکن

پوشش و خورش ز غیر از وی نیست

هر دو ره در بند قصر و باغ نیست

گر چو رستم زور و شوکت بود

در بیان تواضع و صحبت درویشان

تا توانی غیبت ایشان مکن

در پی کام و هوا غلطی مباش

در زوال دهر و در دو داغ نیست

جای چون هم در گور تنگ

در بلیات جهان صبار باش

حب درویشان کلید جنت است

هر دو تا بهر لقی نفس پاک

گر حرارت را بری بر آسمان

ای پسر از آخرت غافل مباش

گاه نعمت شاکر جبار باش

باش در تشویش بد درویشان

دشمن ایشان سزای لعنت است

ره کجا یابد به درگاه خدای

عاقبت زیر زمین گردی نهان

با متاع این جهان خوش دل مباش

چار چیز آثار بدبختی بود

بیکسی و ناکسی هر چار شد

بر هوای خود قدم هر کو نهد

ره بگردان از مراد و آرزو

امر و نهی حق چو داری لید

در بیان دلایل شقاوت

بخت بد را نیز آثار شد

کی تو امر کرد با او یک جا

پس بدرگاه خدا حاجت آرزو

پس هر دو دنباله نفس پلید

امر و نهی حق با قرآن گوش دار

آنکه در بند عبادت می‌شود

هر که سازد در جهان با خوی

کامرانی سر بنا کامی کشد

هر که ترک کامرانی می‌کند

جای شادی نیست دنیا هوش دار

جاهلی و کاهلی سخت بود

بیشک از اهل سعادت می‌شود

در قیامت باشدش ز آتش گذر

هر دو ره خشاد و نکونامی کشد

بر خلافش زندگانی می‌کند

گر همی خواهی که گردی سر بلند

هر که ز ریست او در جنت تمام

ای برادر ترک عز و جاه کن

خوار گردد هر که باشد جاه جو

چون دولت از یاد حق ایمن بود

در بیان ریاضت

یار شد بر دمی و ردای اسلام

خویش را شایسته درگاه کن

ای برادر قرب آن درگاه جو

نفس کی اماره گی ساکن بود

التفات بر روزه هر روزه کن

غیر حق را هر که خواند ای پسر

عز و جاهت سر به پستی میکشد

نفس در ترک هوا مسکین بود

هر که او را تکیه بر صانع بود

گر نداری از خدا در یوزه کن

ای پسر بر خود در جنت ببند

کیست در عالم از و گمراه تر

هر ترا بر تن پرستی میکشد

گوشمال نفس نادان این بود

در جهان با لقمه قانع بود

نفس تو آن گشت الا با سه چیز

خنجر خاموشی و شمشیر گرسنگی

چونکه دل بی یاد دولت بود

هر که او در بند سیم و زر بود

مال دنیا خاکسار از او بند

در بیان مجاهدت نفس

نیزهٔ تنهائی و ترک هوس

دیو ملعون یار هم راهت بود

در عقوبت عاقبت مضطر شود

آخرت به بر نگار از او نهان

هر کرا بود در تب این صلاح

اهل دنیا را چو زر سیم آمدش

آنکه بهر آخرت کارش بود

هست شیطان ایزد رحمت

چون بگویم با دگر شرای عزیز

نفس را هرگز نیاید با صلاح

لقمه‌های چرب و شیرین بایدش

از خدا تشریف بسیارش بود

نفس آتش خواهد اندر گردنت

مدبری کو روی بر دنیا آورد

فقر خود در پیش کس پیدا مکن

هر ترا آنکس که فردا جان دهد

بر توکل گر نبود فیروزیت

غم مشو پیش توانگر چو طاق

هر که راه ذوق نکو نامی بود

برای نمایش ۱۲

بهره کی از عالم عقبی برد

ای پسر با یاد حق مشغول باش

در بیان فقر

غم مخور آخر که آنچه نان دهد

حق دهد با تو خرج و نان دهد

تا نگردی جفت با اهل نفاق

خانه‌ات هیچ باریش که جا و بود

روی دل چون از ره یافتی

تا بکی چون مور باشی دانه کش

از خدا شاکر بود مرد فقیر

هر دو ره را نام و ننگ آنجا نیست

گر ترا ز فاقه آن زینت بود

بعد از آن میدان که حق را یافتی

ور ز خلایق دو هیچون غول آنها

محنت امروز را فردا مکن

گر تو مردی فاقه را مردانه کش

گر دهد قوتش لب نان فطیر

نفرت از جاه و جاهت نیست

کی بود آن قرب زینت بود

ز مین ۱۲

در بیان دریافتن حقیقت نفس اماره

چون شتر مرغی شناس این نفس را

گر بپرگوئیش گوید اشترم

گر بگاه خواهش سستی کند

کام نفس بد بر آور دن خطاست

چون شتر در ره مدار و بار کش

هر که گردن میکشد زین بارها

هر که بارش را تحمل میکند

روز اول خر فضولی کرده

هر که اندر طاعتش کسلان بود

راه پر خوف است و ره دانان

هر که در راه از گران باران بود

ور نهی بارش بگوید طائرم

لیک اندر معصیت چستی کند

زانکه دشمن را به پرور دن خطاست

بار طاعت بر و بر جبار کش

باشد از نفرین پروانه‌ها

در جهان جانش تحمل میکند

وان فضولی از پی او کرده

چاهی او گر نمی خذلان بود

بر همه بر تا بمانی برزمین

هر که پیش از دیده چون باران بود

چیست بار سینه دنیا دون

چون گیا هر که هر کش گرگ

نفس را آن به که در زندان کنی

نیست پیدا نیست هیچ خوش باش

بار آن را بر جهان بار نه

چون شتر مرغ هر که از بارش رست

کرده بار امانت را قبول

پیش شه کن که شیر عاشق مباش

وقت طاعت تیز رو چون باد باش

منزلت دور است و بارش بس گران

لاشه را آر سبک کن بار خویش

کز پی آن گشته خوار و زبون

نی کشد بار و نه پرد در هوا

لیک طبع تیز و در دنیا نوش

هر چه فرمایند خلاف آن کند

تا کی سازی رام اندر طاعتش

ورنه هیچ سگ بان باید کشید

از گلستان جهان بر بخت

از کشیدن پس نباید شد ملول

چون بلی گفتی به تن تنبل مباش

در همه کار جهان آزاد باش

کوششی کن پس بمان از دیگران

ورنه و در زمت بینی کار خویش

در بیان ترک خودآرائی و خودستائی

هر چه آرائی به دستار ای پسر

تا نگیری ترک عز و مال و جاه

هر که او در بند آرایش بود

خودستائی پیشهٔ شیطان بود

از تواضع خاک مردم میشود

شد عزیز آدم چو استغفار کرد

از همه بر سر نیائی چون کلاه

در جهان فرزند آسایش بود

آنکه خود را کم زند مردان بود

نور نار از سرکشی گم میشود

خوار شد شیطان

نیست هرگز خویشتن آراستن

عاقبت جز نامرادی نبود ترا

گفت شیطان من ز آدم بهترم

رانده شد ابلیس از تکبری

دانه لیتها

تا توانی دل بدست آر ای پسر

قصد جان کرد هر که او آراست تن

بهره از عیش و شادی نبود ترا

تا قیامت گشت ملعون لاجرم

گفت مقبول آدم از استغفری

چار چیز آمد نشان ابلهی
عیب خود را بد نه بیند در جهان
هر که خلق از خلق او ناخشنود است
خوی بد در تن بلای جان بود
روی جنت کی ببیند بخیل
از بلا تا رسته گردی ای عزیز
دور تو دست از نفس [illegible]
[illegible]
در بلا یاری مخواه از هیچ کس

هر کرا عقل است و دانش ای عزیز
کار خود با ناسزا نگذار ها
هر کرا از علم دل روشن بود
تا تو باشی در زمانه داوگر
هر که از گفتار خود باشد ملول

هست بابیک ستمگاری [illegible] چیز
زان یکی ترسیدن از ذو الجلال
گر تو اصلح پیش گیری ای جوان
هر که او را حرص دنیا دار شد
هر دو گانند اغنیای روزگار
باش و الهم ای پسر در یاد حق
زنده دار از ذکر صبح و شام را

در بیان آثار ابلهان

باشد اندر حق هر کس بدگمان	تخم بخل اندر دل خود کاشتن
ریچ قدرش بر در معبود نیست	هر که او را پیشه بدخوئی بود
هر دم بدخویی نه از انسان بود	بخل شاخی باشد از درخت دوزخ
پشه افتاده زیر پای پیل	باش ای بخیل بخیلان بر کران

در بیان عافیت

تا بلاها را نباشد با تو کار	گر بحرص و آز گردی مبتلا
[illegible]	نفس و دنیا را رها کن ای پسر
[illegible]	از برای نفس مرغ نامراد
[illegible]	از عذاب قهر حق [illegible]
زانکه خود در [illegible]	هر کرا رنجانده ای عذرش بخواه
گر نخواهی [illegible]	در قناعت کوش و [illegible]

در بیان عقل عاقلان

مرد می تا نشد بجای ناسزا	عقل و آزم بیل بدکاری مکن
در زمانه با صلاح تن بود	تا شوی پیش از همه در کار
زیر دستان را نکو دار ای پسر	هر که بر بنیاد خود آمد استوار
قول او را دیگری نا کند قبول	هر چه باشد در شریعت ناپسند
ناصواب کار بینی سر بسر	بر مراد خود مکن کار ای پسر

در بیان ستمگاری

دوم آمد جستن قوت حلال	سوم رفتن بود بر راه راست
دوست دارند همه خلق جهان	سر مکن پیش [illegible]
بیگمان از روی خدا بیزار شد	بهره هستای دنیا دار را
ای پسر با هر دو کار [illegible]	مالی از [illegible]

در بیان فضیلت ذکر

در تغافل بگذران ایام را	یاد حق آمد غذای این روح

با تو گویم تا بیابی آگهی
آنکه امید سخاوت داشتن
کار او [illegible] بد روی بود
وان [illegible]
تا نباشی از شمار ابلهان
باز باید داشتن دست از سه چیز
با تو ر و آرزو هر سو صد بلا
تا رهی از هر بلا و هر خطر
آمده در دام صیاد [illegible]
[illegible]
[illegible]

ده ره باید [illegible]
زینهار [illegible]
دست یاران [illegible]
پند او را دیگران بشنود کار
دور باش از [illegible]

با تو گویم یا دگر شرای عزیز
ستمگار است آنکه این [illegible]
در کنی [illegible]
تا چه خواهی کردن [illegible]
بعد از آن در گور حسرت دیده [illegible]
گر خبر داری ز عدل [illegible]
مرهم آمد این دل مجروح را

یا حق گر تو [illegible]
مومنا [illegible]
ذکر [illegible] باشد [illegible]
ذکر خاص [illegible]
هست [illegible]
یاوری هر [illegible] آمد ذکر [illegible]
[illegible] یا حق بود ذکر [illegible]
خواندن قرآن بود ذکر لسان
حمد خالق بر زبان دار ای پسر
بر همه کس نیک باشد چار چیز
اول آن باشد که باشی دادگر
چار چیز دیگر ای نیکو سرشت
زان چهار اول حسد کینی بود
ای پسر کم گرد گرد این خصال
حرص بگذار و قناعت پیشه کن
بر سعادت چار چیز آمد دلیل
از سعادت هر کرا باشد نشان
هر کرا بخت سعادت گشت یار
گر بود با دوستان تدبیر تو
دشمن خود را نباید روی تر
چون ترا آمد مقامی سازگار
[illegible]
هر که او آمیزد با سلطان کند
چار چیز آمد نشان مدبری
مدبری باشد [illegible]

[illegible]	اگر بمانی غافل از رحمان [illegible]
[illegible]	ذکر [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	شکر نعمتهای حق میکن مدام
[illegible]	لب مجنبان جز بذکر کردگار

در بیان عمل چهار چیز

هم بعقل خویش باشی با خبر	با شکیبائی تقرب کرده است

در بیان خصلت ذمیمه

زان [illegible] عجب [illegible]	خشم را دیگر فرو خوردن است
[illegible]	[illegible]
[illegible]	با محبان [illegible]

در بیان سعادت و نصیحت

باشدش تدبیر با دوستان	هر کرا باشد سعادت رهنما
در جهان باشد [illegible]	[illegible]
یار باشد دولت [illegible]	از سر [illegible]
گر توانی [illegible]	تا توانی [illegible]
[illegible]	در نصیحت آنکه پذیرد سخن
[illegible]	بنده [illegible]
[illegible]	هر که او [illegible]

در بیان علامات مدبران

پس [illegible]	هر که [illegible] دوستان [illegible]

اندر ان [illegible] شیطان [illegible]
ذکر بی اخلاص [illegible]
[illegible]
[illegible]
باز آیات [illegible]
[illegible]
کی حلاوت یابد از ذکر اله
تا کند حق بر تو نعمتها تمام
زانکه با کار این [illegible]
با تو گویم یادگیر [illegible] ای عزیز
حرمت مردم بجا آوردن است
هست از جمله خلائق نیک بخت
خصلت چارم بخیلی کردن است
پیش از آنکه خاک گردی [illegible]
تا توانی روی اعدا مبین
شرح این هر چهار بشنو ای خلیل
صبر وار [illegible]
دان که از اهل سعادت گشته
بخت و دولت [illegible]
گر همی خواهی که یابی [illegible]
با چنان کس [illegible]
کی تواند باز گرداند [illegible]
[illegible]
در حقیقت [illegible]

هر که از دنیا نگیرد عبرتی
آنکه مال و زر دهد با جاهلان
بشنو از دوست مدبر پند را

چار چیز آمد بزرگی معتبر
زان یکی فهم است دیگر [illegible]
هر که در چشمش عدو باشد حقیر
علم اگر اندک بود [illegible]
دردسر را گر نجوید کس علاج

ای پسر هر کس که دارد چار چیز
عاقبت رسوائی آید از نجاح
چون لجوجی در میان پیدا شود
هر که گشت از کبر بالا گردنش
خشم خود را گر فرو خوردی کسی
چار چیز ای خواجه کم دارد بقا
جور سلطان را بقا کمتر بود
با رعیت چون کند سلطان ستم
گر چه باشد زن زمانی مهربان
زاغ چون فالیز زبوی گل بود

چار چیز از چار دیگر شد تمام
دانش مرد از خرد گیر و کمال
هست دانش را کمالات از خرد
شکر ناکردن زوال نعمت است

هست از آن هر چهار [illegible] — مشورت هر کس که با ابله کند
آنچنان کس کو بود از مقبلان — زر چو جاهل را بهی آید بکف
از جهالت بگسلد پیوند را — عبرتی گیر از زمانه ای جوان
هر کرا از عقل آگاهی بود — [illegible] با رنگ راهی بود

در بیان آنکه چهار چیز را حقیر نباید شمرد

باز بیماری که زود ای هوشمند — بیچاره دشمن [illegible] ترا
از بلائی او کند روزی نفیر — ذره آتش چو شد افروخته
زانکه دارد علم قدری بی‌شمار — رنج اندک را مکن غمخوارگی
خوف آن باشد که گردد [illegible] — باش از قول مخالف [illegible]
آتش اندک توان کشتن [illegible] — وای از ساعت [illegible]

در مذمت خشم و غضب

خشم را نکند پشیمانی علاج — بیگمان از کبر خیزد دشمنی
بنده از شومی او رسوا شود — خشم خود را [illegible] جاهلی
دوستان گردند آخر دشمنش — کاهلی را هر که سازد پیشه
عاقبت بیند پشیمانی بسی — هر که او افتاده و تن پرور است

در بیان بی ثباتی چهار چیز و پرهیز از آن

پس عتاب [illegible] کمتر بود — دیگران مهری که بینی از زنان
مرد را باشد بقا [illegible] کم — گر ترا از دوستان آید عتاب
چون [illegible] بشاید زبان — چون نباجنسان نشیند آدمی
نفرتش از صحبت بلبل بود — صحبت ناجنس جانکاهی بود
چون ترا ناجنس آید در نظر — ای پسر چون باد از او بگذر

در بیان آنکه چهار چیز از چهار چیز کمال می‌یابد

از عمل [illegible] بی عمل — دولت از پرهیز کامل میشود
بی عمل را [illegible] — شکر نعمت را کمالی میسد
بهره شاکر کمال نعمت است — علم را [illegible]

دل [illegible] گمره کند
[illegible] تلف
تا نباشی از شمار مدبران

می نماید خرد لیکن در نظر
این همه تا خرد بنماید ترا
بینی از وی [illegible] سوخته
ورنه بینی عجز در بیچارگی
پیش از آن کز پا درآئی ای پسر

چار [illegible] شود موجود نیز
حاصل آید [illegible]
جز پشیمانی نبود حاصلی
آید از بی‌خواری [illegible]
نیست آدم کمتر از گاو و خر است
گوش دار ای مؤمن [illegible]
بی بقا چون صحبت ناجنس دان
کم بقا باشد [illegible]
کمترک بیند از ایشان [illegible]
جمله از [illegible] آگاهی بود

چون شنید [illegible]
نعمت از شکر شامل میشود
غافلان را گوشمالی میسد
بیش [illegible] نعمت

بی خرد دانش [illegible] ای پسر
چار چیز است آنکه [illegible]
چون حدیثی رفت [illegible] زبان
باز کی گردد چو تیر انداخته

عمر را میدان غنیمت ای پسر
هیچکس از خود قضا [illegible]

حاصل آید چار چیز از چار چیز
خاموشی را [illegible]
از سخاوت هر [illegible] سروری
گر همی خواهی که باشی در امان
هر که کاری نیک یا بدی کنی

چار چیز است بر [illegible] از چار چیز
هر که [illegible]
هر که در پایان کاری ننگرد

آدمی را چار چیز آرد شکست
دشمن بسیار و وام بیشمار
هر کرا بسیار باشد دشمنش

چار چیز است از خطاهای پسر
اول از زن [illegible]
امید ۱۲

چار چیز است از عطاهای کریم

علم [illegible] الست ای پسر — هر که علمی دارد و [illegible]

در بیان آنکه باز گردانیدن آن محال است

تا که تیری جست بیرون از کمان — باز چون آرد حدیث گفته را
همچنین [illegible] — هر که می اندیشه گفتار [illegible]
تا نگفتی [illegible] — چون بگفتی [illegible]

در بیان غنیمت دانستن عمر

هر که [illegible] — هر که [illegible]
[illegible] — چون [illegible]

در بیان خاموشی و سخاوت

[illegible] — [illegible]
شکر نعمت را [illegible] — هر که او [illegible]
رو نکوئی کن تو با خلق جهان — هر کرا [illegible]
آنهمه [illegible] — ای برادر [illegible]
باش [illegible] — تا نسوزد [illegible]

در بیان چیزی که خواری آرد

بیند او چار دگر بی اختیار — چون سؤال آرد گردد خوار [illegible]
عاقبت [illegible] پشیمانی خورد — هر که نکند احتیاط کارها
هر که [illegible] — دوستان [illegible]

در بیان آنچه آدمی را شکست آرد

جرم بیحد و عیال بی قطار — وای مسکینی که غرق وام [illegible]
تیره گردد هر دو چشم روشنش — هر کرا اطفال بسیارش بود

در بیان صفت زنان و صبیان

ساده دل [illegible] — ایمنی نابله خطای دیگر است
چار می [illegible] — کی کند دشمن [illegible]

در بیان عطاهای حق

از طریق عقل باشد بر کران
از محالات است باز آوردنش
کس نگرداند [illegible]
پس [illegible] بسیارش بود

چون رود دیگر نیاید باز پس
مهر می باید نهادن بر زبان

[illegible]
[illegible]
[illegible]
در میان خلق گردد محترم
تا توانی با سخاوت جود باش

بشنو این نکته ز اهل تمیز
راند تنها هر که [illegible]
بر دلش آخر نشیند بارها

با تو گویم گوش دار ای حق پرست
هر دلش از غصه خون آشام شد
در زمانه زاری کارش بود
گوش دار این با تو گویم سر بسر
صحبت صبیان [illegible]
طفلان ۱۲

با تو گویم یاد گیرش ای حلیم

فرض حق اول بجا آوردن است
می‌فزاید عمر مرد از چار چیز
اول آوردن بگوش آواز خوش

عمر مردم را بکاهد پنج چیز
شد یکی زان پنج در پیری نیاز
پنجم آید ترس هم از دشمنان

چار چیز آمد فساد پادشاه
اول اندر مملکت جور امیر
چون کند در مملکت میری ستم
گر قلمش در کاتب دیوان بود
چون صلاحت رد جو شد [illegible]

دور باش از پنج خصلت ای پسر
اول آنکه گوئی با مردم دروغ
پیش مردم هر که را نبود ادب
ای پسر با مهتران کمتر ستیز
هر که آهنگ سبکساری کند
از خلاف و از خیانت باش دور

می‌فزاید آبرو از پنج چیز
در سخاوت کوش گر داری تمیز
هر که او بر خلق بخشاید همی
از سخاوت آبرو افزون شود

والدین از خدمتش راضی کند
حکم چون گیرد تقویت باشد [illegible] جان و

در بیان آنکه عمر زیاده کنند

وانگهی دیدن جمال ماه وش
آنکه کارش [illegible]
سوم آمد ایمنی بر مال و جان
[illegible]

در بیان آنکه عمر را بکاهد

پنجمین [illegible]
عمر را کم میکند [illegible]
از خدا ترس و مترس از دشمنان
هر که او بر مرد و زن دارد نظر
هر که او از دشمنان ترسان بود
[illegible]

در بیان باعث زوال سلطنت

دیگر آن غفلت که باشد در [illegible]
بادشه را زین سبب باشد الم
عاقبت رنج دل سلطان [illegible]
[illegible] از ستم [illegible]
[illegible]
رنجه باشد [illegible]
چون بود غافل وزیر [illegible]
گر سپاهی [illegible] شود [illegible]
[illegible]
[illegible]

در بیان آنکه آبرو نریزد

زانکه گردی از غیبت بیقدر و خوار
گر بریزد آبرو نبود عجب
در حماقت آبروی خود مریز
آبروی خویش [illegible]
تا بود [illegible]
تا نباشی در جهان اندر [illegible]
هر که پرهیز کند با مهتران
از سبکساران بباشی [illegible]
گر بعالم آبرو میبایدت
[illegible] با مردم مگوی
گر همی خواهی که گویندت نکو
[illegible]

در بیان آنکه آبرو بیفزاید

تا فزاید آبرویت از سخا
بیشک آب رو فزاید همی
وز بخیلی بی خرد ملعون شود
بردباری و وفاداری [illegible]
چون [illegible]
هر که او بر خلق بخشایش بود

چار [illegible] بخشد [illegible]
[illegible]
می‌فزاید عمر مردم را از آن

یاد دار این چون بخشیدی ای عزیز
عمر را بیشک بکاهد ای پسر
کار او هر لحظه دیگرسان بود

با تو میگویم ولی دارش نگاه
بد بود گر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رنج کثیر

تا نریزد آبرویت در نظر
آبروی خود بریز [illegible]
کز سبکساری بریزد آبرو
دائما خلق نکو میبایدت
تا نگردد آبرویت آب جوی
ای برادر هیچکس را بد مگو

با تو گویم بشنو ای اهل تمیز
زانکه آب رو همی افزاید این
آبروی خویش را افزود [illegible]
آبروی او [illegible]

باش دائم بردبار و باوفا
تا نگردی پیش مردم شرمسار
با هوای دل مکن زنهار کار
قدر مردم را شناس ای محترم
از قناعت هر کرا نبود نشان
دائما میباش از حق ترسکار
بردبار و همچو بی آزار باش
همچو تریاق اند [illegible]
فخر جمله عاقلان دادن است
شد ز خصلت [illegible]
تا خوشی در زندگانی [illegible]
آنکه نبود مرد را فعل نکو
مر ترا هر کس که باشد رهنمای
حال خود را از دو کس پنهان مدار
تا توانی با بدان صحبت مجوی
هر چه را کردست حق بر تو حرام
تازه رو و خوش سخن باش ای اخی
دل ز غل و غش همیشه پاک دار
بهترین چیزها خلق نکوست
آنکه باشد در [illegible] شهوت اسیر
بر در ناکس مرو هرگز [illegible]
از دو کس پرهیز کن ای هوشیار
دل ز دشمن [illegible]
ای پسر کم گوی با مردم درشت
[illegible] گوی با فقیر

تا بپوشی عیب [illegible]
آنچه خود ننهاده باشی بر مدار
تا نیاری پس پشیمانیت بار
تا شناسد دیگری قدر تو هم
کی توانگر سازد [illegible] جهان
نیز باش از [illegible] امیدوار
تا که گردد [illegible] نام تو فاش
[illegible]
در بر دوستان بگشاده است

تا نباشد راز تو از دشمن نهان
ای برادر پرده مردم مدر
تا زبانت باشد [illegible]
هر کرا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گرچه دانائی و اهل هنر

سر خود با دوستان کمتر رسان
تا ندرد پرده‌ات شخصی دگر
دست کوته دار [illegible] جانب [illegible]
[illegible] که هست [illegible]
[illegible] درگذر
صحبت [illegible] طلب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صحبت صبیان و غیبت [illegible]
مرد را از خوی بد گردد پدید

در بیان علامت نادان

در بیان صفت زندگانی

مرده میدانش که نبود زنده او
شکر او میباید آوردن بجای
از طبیب حاذق از بیمار [illegible]
راز خود را نیز با ایشان مگوی
دور دار از خود که باشی نیکنام
تا بود نام تو در عالم سخی
تا توانی کینه در سینه مدار
خلق خلق نیک [illegible] دوست
گرچه آزادست او را بنده گیر
در [illegible]

هر که گوید عیب تو اندر حضور
مر خردمندان عالم را شناس
تا صواب کار بینی سر بسر
آنچه اندر شرع باشد ناپسند
چونکه روزی بر تو بگشاید خدا
بر مخور اندوه مرگ ای عمو
تکیه کم کن خواجه بر کردار خویش
ره فروتر باش دائم ای خلف
گر تو بینی ناکسی را دستگاه
تا توانی کار را [illegible]

[illegible] راحت از ظلمت [illegible]
خلق نیکو شرم نیکوتر لباس
بر مراد خود مکن کاری پسر
گرد او هرگز نگردد ای هوشمند
دل گشاده دار و تنگی کم نمای
چونکه وقت آید نگردد پیش و پس
دل بنه بر رحمت جبار خویش
کین بود آرایش اهل سلف
حاجت خود را ز هر کس مخواه
کار فرمائی [illegible] کمتر نواز
تا نه بینی نکبتی از روزگار
یار نادان راز خود مهجور دار
آنکه داد [illegible] انصافش بخواست
تلخ باشد و ز شکر شیرین‌تر است

در بیان احتراز از دشمنان

وانگهی از صحبت نادان دو دست
ور بگوئی از تو گردانند پشت
به بود [illegible]
خویش را از نزد دشمن دور دار
بهترین خصلت اگر دانی کراست
خشم خوردن پیشهٔ هر سرورست

هر که با مردم نسازد در جهان

هشت خصلت آورد خواری بر او
اول آن باشد که مانند کس
دیگر آن باشد که نادانی رود
هر که بنشیند زبر دست صدور
حاجت خود را بگو با دشمنان

در جهان شش چیز می آید بکار
خوش بود دنیا موافق در جهان
آنچه از زبان ست عالم را مباش
عیب کس با او نمی باید نمود
بندگان را نیست ناصر جز اله

کس نیابد پنج چیز از پنج کس
نیست اول دوستی اندر ملوک
هر که بر آل کسان دارد حسد
هر کرا سنت کار عادت باشدش
او اگر بیند او عیب کسان

گر همی خواهی که باشی رستگار
اول آدیدن بود حکم قضا
هر که دارد دانش و عقل و تمیز
گر عمل خالص نباشد همچو زر
چار چیز است از کرامات حق

زندگانی تلخ دارد بیگمان — آنکه شوخ است و ندارد شرم [illegible]
از نادانی است تا جانی در ایمان — باش دائم [illegible] پیرکان

در بیان آنکه خواری آورد

مرد نا خوانده شود مهمان کس — هر که او مهمان کس ناخوانده شد
[illegible] خانه مردم [illegible] — کار کردن [illegible]
گر رسد [illegible] — نیست [illegible] گوش
زیر دستان [illegible] — از فرزند [illegible] خود [illegible]
بازن [illegible] — تا نگردی خوار [illegible] مبتلا

در بیان زندگانی خوش

با جهان [illegible] مهربان — هر سخن کان راست گوید [illegible]
عقل [illegible] دل [illegible] — دشمن حق را نباید دوست داشت
زانکه [illegible] — از خدا خواه آنچه خواهی ای پسر
یاری از حق خواه [illegible] — آنکه از [illegible]
از بدی گفتن [illegible] — [illegible]

در بیان آنکه اعتماد را نشاید

این سخن باور کند اهل سلوک — سفله را با مروت ننگرے
بوی رحمت بر دماغش کی رسد — آنکه کذاب است و گوید دروغ

در بیان نصیحت و خیر اندیشی

در ملامت هیچ نگشاید زبان — هر کرا بینی براه ناصواب
رحمت حق را ز مردم دور دار — یا ز خود بر کس مینگن زینهار

در بیان تسلیم

بعد از آن [illegible] — چیست [illegible] بودن [illegible]
جز براه حق نبخشد هیچ چیز — صدقه [illegible]
قلب [illegible] — تا توانگر باشی اندر روزگار

در بیان کرامت حق

دو که او ناپاک است ای عزیز

با تو گویم [illegible]
نزد مردم خوار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] آنکه [illegible]
باز گشت [illegible]
[illegible]
بیگمان [illegible]

یاد گیر از ناصح [illegible]
هیچ بد خوی نیابد [illegible]
نیست او را از وفا [illegible]
در جهان بخت سعادت باشدش
سر براه [illegible] ثواب

رخ بگردان [illegible]
هر که این دارد بود اهل صفا
که بود آن خیر مقبول خدا
نفس از آز و هوا دور دار
یاد دار [illegible]

اول صدق زبان است سخن
تا توانی دور باش از سوء خوار
پیش مردم [illegible]
ادب [illegible]
[illegible]
[illegible]

در جهان [illegible] معتبر
[illegible]
[illegible]

معرفت حاصل کن ای جان [illegible]
هر که عارف شد خدای خویش را
هر که او را معرفت حاصل نشد
عارف آن باشد [illegible]
هر که او را معرفت [illegible]
معرفت [illegible]

باز چه ماند این جهان گویم جواب
چون [illegible] بیدار از خواب [illegible]
هر که او دوست کرد [illegible]
مرد را می پرور اندر کنار

در ورع [illegible]
خانه دین گرد آباد از ورع

وانگهی حفظ امانت [illegible] — پس عبادت [illegible] فضل اله
زانکه هست از دشمنان [illegible] — هر کرا حق داد [illegible]
همدم آن ابله باطل [illegible] — هر که باشد [illegible]

در بیان فرو خوردن خشم

گر نخوری [illegible] — [illegible] تکیه [illegible]
هر چه آید [illegible] — زانچه [illegible]
هر که با دوستان یکدل بود — جمله مقصود دلش حاصل بود

در بیان جهان فانی

هر که دارد [illegible] — آنکه [illegible]
روز محنت باشد [illegible] — چون [illegible] دولت [illegible]
هر [illegible] کس [illegible] — چون [illegible] جهان [illegible]

در بیان معرفت الله

در دنیا [illegible] بقای خویش را — هر که او عارف نباشد زنده نیست
[illegible] مقصود [illegible] — نفس [illegible] چون [illegible]
هر که عارف نیست گردد [illegible] — هست [illegible]
غیر حق را در دل [illegible] — نزد عارف [illegible]
هر که فانی نیست عارف کی بود — عارف از دنیا [illegible]
همت عارف لقای حق بود — زانکه در حق فانی مطلق بود

در بیان مذمت دنیا

حاصلی نبود ز خواب هیچ چیز — همچنین [illegible]
در ره [illegible] بود [illegible] — این جهان [illegible]
[illegible] می نماید بی شمار — چون [illegible]
بر تو باید ای عزیز پرهیز — گر چنین [illegible]

در بیان ورع

لیک [illegible] از طمع — هر که [illegible]

فضل حق دان گر نظر داری نگاه
باشد آنکس مومن و پرهیزگار
وانکه غافل [illegible]
باش دائم [illegible] از خشم و قهر
یاد دار [illegible] این سخن
گوش [illegible]

آنکه او را باک نبود از خطر
روز [illegible]
اندر ان دولت [illegible]

تا نیابی از خدای خود خبر
قرب حق را لایق [illegible] نیست
حق تعالی را بدانی با عطا
کار عارف جمله باشد با صفا
بلکه [illegible] هرگز نظر
زانچه باشد غیر مولی [illegible]

آنکه بیند آدمی چیزی بخواب
[illegible] از جهان [illegible]
خویش را [illegible] چشم [illegible]
بیگمان [illegible] آن زمان

گر همی خواهی که گردی معتبر
دور [illegible] غیر حق

ترسکاری از ورع پیدا شود

هر که باشد بی ورع رسوا شود / با ورع هر کس که خود آگه ورا است

آنکه از حق دوستی دارد طمع / در محبت کاذبش دان بی ورع

جنبش و آرامش از بهر خداست

سکون ۱۲

در بیان تقوی

چیست تقوی ترک شبهات و حرام
هرچه افزونست گر باشد حلال
ناگهان ای بنده گر کردی گناه

نزد صاحب ورع باشد وبال / چون ورع شد یار با علم و عمل

توبه کن در حال و عذر آن بخواه / چون گناه نقد آمد در وجود

در امانت کاهلی کردن خطاست / بر امید زندگی کان بیوفاست

از لباس و از شراب و از طعام
پوشیدنی ۱۲
حسن اخلاق ترا باید خلل
توبهٔ نسیه ندارد هیچ سود

در بیان فوائد خدمت

تا توانی ای پسر خدمت گزین
بنده چون خدمت مردان کند
هر که پیش صالحان خدمت کند
خادمان باشند او را شفیع
میدهد هر خادمی را مستعان

خدمت او گنبد گردان کند / بهر خدمت هر که بر بندد میان

ایزدش با دولت و حرمت کند / خادمان را هست جنت مآب

جای ایشان در جهان باشد رفیع / گرچه خادم عاصی و مفلس بود

اجر و مزد همچنان قائمان / بهر خدمت هر که بر بندد کمر

هر که خادم شد جنابش میدهند / هم صواب غازیانش میدهند

تا شود اسپ مرادت زیر زین
باشد از آفات و بیداد امان
روز محشر بی حساب و بی عقاب
بهتر از صد عابد ممسک شود
از درخت معرفت یابد ثمر

در بیان صدقه

تا امان باشی ز قهر کردگار
صدقه ده هر بامداد و هر پگاه
آنکه نیکی میکند در حق ناس
دین ندارد هر که نبود در سر کار
هر کرا نبود حیا احسانش نیست

تا بلاها از تو گردانند آله / هر که او را خیر عادت میشود

بهترین مردمان او را شناس / آنکه از وی هست مردم را ضرر

نیست عقل آنرا که باشد ناسپاس / با ورع باش ای پسر گر مومنی

هر کرا نبود ورع ایمانش نیست / تو بگو هر کرا توفیق نیست

صدقه می ده در نهان و آشکار
بیگمان عمرش زیادت میشود
در میان خلق زو نبود بتر
کافری از قهر حق گر امینے
حق نه بیند هر کرا تحقیق نیست

در بیان تعظیم مهمان

ای برادر میهمان را نیک دار
میهمان روزی بخود می آورد
ای برادر دار مهمان را عزیز
هر کرا شد طبع از مهمان ملول
هر که مهمان را بروی تازه دید
میهمان را ای پسر اعزاز کن
معرفت داری گره بر زر مبند
هر که مهمان را گرامی میکند

پس گناه میزبان را می برد / هر کرا اجبار دارد دشمنش

تا بیابی عزت از رحمان تو نیز / مومنی کو داشت مهمان را نکو

از وی آزرده خدا و هم رسول / بنده کو خدمت مهمان کند

از خدا الطاف بی اندازه دید / از تکلف دور باش ای میزبان

گر بود کافر بروی در باز کن / هست مهمان از عطای کریم

چون رسد مهمان بروی در مبند / خیز و بر خوان کسی مهمان مشو

کوششی در نیکنامی میکند / هر که مهمان شود از خاص و عام

هست مهمان از عطای کردگار
باز دار و میهمان از سگ نفس
حق گشاید باب جنت از آبرو
خویش را شایستهٔ رحمان کند
تا گرانی نبود از میهمان
هر که در مهمان شود باشد لئیم
چون رسد مهمان از و مهمان منع
پیش او بیاید آوردن طعام

زانچه داری ده که تا باشی امیر
باتن خود آنکه بخشد جامه
گر برآری حاجت محتاج را
ای پسر گر مخوری نان بخیل
تا نخواند مارت بخوان کس مرو
تا دعوت نکند ترا ۱۲

بر در ... / نان بده بر جائعان بهر خدای

حق دهد او را ز رحمت جامه / هر که تو بی باتن حوری بد
گرسنگان ۱۲

بر سر از اقبال یابی تاج را / هر کرا باشد بدولت بخت یار

کم نشین در عمر بر خوان بخیل / نان ممسک جان را رنج است و بلا

در پس هر دار ... گرس مرو / چشم نیکی از خسیسی دون مدار

گر کنی خیری توان خود مبین / هرچه بینی نیک بین و بد مبین

تا دهندت در بهشت عدن جای
در دو عالم ایزدش نوری دهد
خیر و زر در دو جهان تو مگار
میشود نان سخی نور و صفا
سقف ... تو بر ستون ...

در بیان علامت احمق

سه علامت دان که در احمق بود
گفتن بسیار عادت باشدش
هر که او از یاد حق غافل بود
باطلی را ای پسر گردن منه
دست خود را سوی نامحرم مبر

کاهلی اندر عبادت باشدش / ای پسر چون احمق و جاهل مباش

از حماقت در ره باطل بود / هیچ از فرمان حق گردن متاب

نقد مردان ... کو دین مبند / در قضای آسمانی دم مزن

جانب آل تهیان هم مباز / تا توانی راز با همدم مگوی

تا شوی آزاد مقبول ای عزیز / بی طمع میباش گر داری تمیز

اول غافل ز یاد حق بود
یکدم از یاد خدا غافل مباش
تا نمانی روز محشر در عذاب
بار رضای حق سپاری جان و تن
گر تو باشی نیز با خود هم مگوی

در بیان علامات فاسق

هست فاسق را سه خصلت در نهاد

خصلتش آزردن خلق خدا / دور دارد خویش از راه ...

باشد اول در دلش حب فساد

در بیان علامات شقی

هست ظاهر سه علامت در شقی
بی طهارت باشد و بیگانه خیز
تا توانی هیچکس را بد مگوی

هم ز اهل علم باشد در گریز / ای پسر مگریز از اهل علوم

پیش مردم عیب کس ... / با طهارت باش و پاکی پیشه کن

میخورد دائم حرام از راه حیله
تا نسوزد مر ترا نار سموم
وز عذاب گور نیز اندیشه کن

در بیان علامت بخیل

سه علامت ظاهر آید در بخیل
اول آنکه از سائلان ترسان بود

در بلاهای جوع هم لرزان بود / چون رسد در ره بخویش آشنا

نیست از مالش کسی را فائده / کم رسد با کس خوانش مائده

با تو گویم یاد گیر ای خلیل
بگذرد از ما و گوید مرحبا

در بیان قساوت قلب

سخت دل را سه علامت ...
با ضعیفان باشدش جور و ستم

هم قناعت نبودش با بیش و کم / موعظت هرچند گوئی بیشتر

اهل دنیا را ببینی مرده دل / تا نباشی همنشین با مردگان

چون بدیدم روا زو بر ستم
در دل سختش نباشد کارگر

در بیان حاجت خواستن

حاجت خود را مجو از زشت رو
مؤمنی را بر تو چون افتاده کار

تا توانی حاجت او را برآر / حاجت خود را ز سلطان عطا

آنکه دارد روی خوب از وی بجوی
چون بخواهی حاجت از درگاه بجو

از وفات دشمنان شادی مکن | از کسی پیش کس آزادی مکن

در بیان قناعت

فرصتی اکنون که داری کار کن | همنشین خویش را غیبت مکن
از گناهان توبه می باید گزید | هر کرا [illegible] نباشد از خدا
تا برآرد حاجت آن کردگار | هست [illegible] کف عاریت
هیچکس دیدی که زر با خود برد | حاصل از دنیا چه باشد [illegible] این
آنچه ماند از تو بلای جان تست | هر که با اندک ز حق راضی شود
بگذر از وی گر تو داری [illegible] | هر که سازد بر سر [illegible] خانه
هست مومن را [illegible] | فقر درویشی شفای مومن است
گرچه نزدیک تو چشم [illegible] | انما اولاد کم را یاد گیر
هر که از [illegible] اندیشه [illegible] | هر که از زهد [illegible]
دور از اهل سعادت می شود | بندگان حق [illegible]
تا نبازد در ره حق هرچه هست | آنچه می باید کی آید [illegible]

با قناعت ساز دائم ای پسر
هر سحر برخیز و استغفار کن
چون شود هر روز در عالم جدید
تا توانی حاجت مسکین برآر
عاریت را باز می باید سپرد
هر چه داری در ره حق آن تست
هست دنیا بر مثال قنطره
از خدا نبود روا جستن غنا
مال و اولاد [illegible] دشمن اند
[illegible] دنیا [illegible]
هر که در بند زیادت می شود

گرچه هیچ از فقر نبود تلخ تر
غیر شیطان بر کسی لعنت مکن
حق تبرسان [illegible] هر چیزی ورا
گر بماند از تو باشد زاریت
[illegible]
حاجت ور اندر [illegible] شود
نیست عاقل [illegible] دیوانه
زانکه [illegible] صفای [illegible]
مال و ملک این جهان [illegible] باد گیر
[illegible] لقمه کافی بود
اسپ همت تا ثریا تاختند

در بیان نتایج سخا گوید

زانکه نبود دوزخی مرد سخی | در رخ مرد سخی نور و صفات
اینکه جای اسخیا باشد بهشت | [illegible] را با جهنم کار نیست
در جهنم [illegible] ابلیس [illegible] | هیچ ممسک نگذرد سوی بهشت
اهل کبر و بخل را باشد سقر | ای پسر در مردمی مشهور باش
با سخا باش و تو نفع [illegible] گیر | تا شوی در دولت [illegible]

در سخا کوش ای برادر در سخا
باش همیشه جوانمرد ای اخی
حق تعالی بر در جنت نوشت
کار اهل بخل تلبیس [illegible]
آنکه میخوانند [illegible] سقر

تا بیابی [illegible]
زانکه در جنت [illegible]
جای ممسک [illegible]
بلکه با وی [illegible] بوی بهشت
از بخیلی وز تکبر دور باش

در بیان کارهای شیطانی

باشد آن [illegible] فعل شیطان [illegible] | [illegible]
[illegible] فعل شیطانی [illegible] | [illegible]

چار خصلت فعل شیطانی بود
عطسه [illegible]

دانا [illegible]
آنکه ظاهر دشمن انسان بود

در بیان علامات منافق

زان سبب [illegible] | [illegible]
هم امانت را خیانت میکند | نیست [illegible] منافق [illegible]

دور باش ای خواجه از اهل نفاق
هست [illegible] در منافق ظاهر است
مومنان [illegible] اعانت میکند

در جهنم دان منافق [illegible]
قول او نبود بغیر از کذب [illegible]
[illegible]

نیست [illegible] روی [illegible] | از منافق ای پسر پرهیز کن
با منافق هر که همره می شود | منزل او در [illegible] می شود

تا نبیند [illegible] منافق را [illegible]

تیغ را از مهر [illegible] تیز کن

در بیان علامات متقی

تا نبیند [illegible] | کم رود ذکر [illegible]
از حلال پاک هم [illegible] | تا [illegible] اهل تقوی در حرام

سه علامت باشد اندر متقی
[illegible]

کی بود نسبت تقی را با شقی
از طریق کذب باشد بر کران

در بیان علامات اهل جنت

سینه را آئینه دل را جلا | هر که مستغفر بود اندر گناه
خواهد او عذر گناه خویشتن | معصیت [illegible]
[illegible] | گر کسی [illegible] خویش کن
[illegible] | گرچه بخشی خود یکی خرمای تر
[illegible] | این بدان [illegible] شخصی [illegible]
[illegible] | ای پسر شادی ز مال و زر مجو

[illegible] شکر در نعما و صبر اندر بلا
[illegible] خویشتن
[illegible]

باشد آنکس [illegible] از اهل بهشت
حق ز نار دوزخش دارد نگاه
[illegible] اهل جنت می کند
خیر خود را وقف هر درویش کن
بهتر از بعد تو صد مثقال زر
باز میل خوردن آن میکند
آنچه کس را داده دیگر مجو

در بیان آنکه در دنیا از آن خوش نباید بود

جای شادی [illegible] | شاد [illegible] اندر دوست حق
[illegible] دل را جانب [illegible] کن | گر فرح داری ز فضل حق رواست
غم شود [illegible] جویندگان | [illegible] ای پسر
از برای آنکه باشی حق پرست | تا تو باشی بنده معبود باش

شادی دنیا [illegible] غم بود
نهی لا تفرح [illegible] دنیا گوش دار
ای پسر [illegible]
[illegible] جویندگان
[illegible]

سود او را در عقب ماتم بود
این سخن دارم ز استادان حق
لیک اندر دنیا فرح جستن خطاست
هر کسی دارد غم خویش ای پسر
با حیا و با سخا و جود باش

در بیان نصایح و نتایج دینی و دنیوی

بیشتر از شام خواب [illegible] | اهل حکمت [illegible] صواب
باشدت [illegible] تنها خطر | دست [illegible] شوم
روز اگر بینی تو [illegible] | خانه گر تنها و تاریک بود
نزد اهل علم [illegible] | جامه را [illegible] در قطار
روز و شب [illegible] دائم در دعا | تا شود عمرت زیاده در جهان
معصیت کم کن [illegible] | هر که رو در فسق و در عصیان کند
در سخن کذاب نبود فروغ | فاقه آرد خواب بسیار ای پسر

خواب کم کن اول روز ای پسر
آخر [illegible]
ای پسر هرگز مرو تنها سفر
شب در آئینه نظر کردن خطاست
دست [illegible]
تا فزاید [illegible]
[illegible] روزگار
کم شود [illegible]

نفس [illegible]
در میان آفتاب و سایه خواب
استماع علم کز اهل علوم
[illegible]
در میان [illegible]
[illegible]
[illegible] رزق [illegible] نقصان کند
خواب کم کن [illegible] ای پسر

هر که شب خواب پریشان میکند
در جنابت گر بود خوردن طعام
شب مزن جاروب هرگز خانه در
گر بهر چوبی کنی دندان خلال
ای پسر بر آستان در منشین
در خلا جا گر طهارت میکنی
گر بدامن پاک سازی روی خویش
نیک نبود گر کشی از دم چراغ
از گدایان پاره نان مخر
خرج را بیرون ز اندازه مکن
تا شوی در روزگار از صابران
گر ترش سازی تو روی اندر بلا
بی شکایت صبر تو باشد جمیل
گر همه جنبش بفرمان باشدت
حرمتت در خدمت آرام [illegible]

در نصیب خویش نقصان میکند
نا پسند است این بخاص و عام
خاک ره بر هم منه در زیر در
بی نوا گردی امتی در وبال
کم شود روزی گر آری این چنین
وقت خور دادن که نماز میکنی
روز بیت کم گردد و آرد [illegible]
ره نمانده در چراغ اندر دماغ
زانکه می آرد فقیری ای پسر
خشک ریش خویش را تازه مکن

بول عریان هم فقیری آورد
ریزه نان را مفگن زیر پای
گر بخوانی باب و مادر را بنام
دست اگر از خاک و گل شسته شوی
تکیه کم کن بر سر پهلوی در
جامه را بر تن نشاید دوختن
دیر و باز آرد رفتن از درو
کم زن اندر ریش شانه مشترک
دور کن از خانه تار عنکبوت
دست بسته گر باشد تنگی مکن

انده بسیار پیری آورد
گر همیخواهی تو نعمت از خدای
نعمت حق بر تو میگردد حرام
از برای دست شستن آب جوی
باش دایم از چنین خصلت بدر
باید از مردان ادب آموختن
زانکه فتن را نیابی هیچ سود
زانکه آن خاص تو باشد خوشترک
باشد اندر خانه ات نقصان قوت
چونکه بر هوا بره لنگی مکن
کم مکن از دیدن تختی گران
نزد اهل صدق شاکر نیستی
کی با اهل فقر باشد خویشیت
لیکن از حرمت بمولی میرسد
انگهی زیبد ترا از صبر لاف

در بیان فوائد صبر

خویش را از صابران کن در بلا
با کسی کم کن شکایت ای خلیل
حرمت از خدمت فزاید بایدت
هر که خدمت کرد مرد مقبلست
گر همی بایدت فرح را انتظار

در بلا چندانکه صابر نیستی
گر نباشد فخر از درویشیت
بنده از خدمت بعقبی میرسد
گر نگردی ای پسر گرد خلاف
در بلا جز صبر نبود هیچ کار

در بیان تجرید و تفرید

گر صفا میبایدت تجرید شو
ترک دعوی هست تجرید ای پسر
گر دهی یکبار شهوت را طلاق
اعتقادت چون همه بر حق بود
گر بیابی از سعادت این مقام
مجرد باش و هم مرد باش
هر که گرد کوی [illegible] گشت
همنشین صالحان باش ای پسر
دور از اهل ظلم بگریز ای فقیر

فهم کن معنی تفرید ای پسر
آن زمان گردی تو در تفرید طاق
آن زمان تفرید جان مطلق بود
صاحب تجرید باشی والسلام
تا بهر فرقی نشینی گرد باش
جامه از دوش سیاه گشت
دور باش از زنده قلاش ای پسر
تا نسوزی ز آتش تیز ای فقیر

اصل تجرید است دفع شهوت
گر تو برداری ز غیر او امید
ترک دنیا کن برای آخرت
گر ز دنیا دست شوئی بهر حق
گرد کبر و عجب و خود رائی مگرد
وانکه با عطار گردد در طلب
جانب ظالم مکن میل ای عزیز
صحبت ظالم بسان آتش است

در خبر داری که اهل [illegible] شو
بلکه کلی انقطاع شهوتست
آنکه از تجرید گردی ناامید
وز بدن برکش لباس عاریت
وانکه از تفرید گشتند سبق
قدر خود بشناس و هر جایی مرو
او همی یابد ز بوی خوش نصیب
ور کنی گردی ز اهل عیال عزیز
زانکه خلق آزار و تند و سرکش است

از حضور صالحان صالح شوی
ای پسر مگذار راه شرع را
هر که در راه ضلالت میرود
هر که نگزیند صراط مستقیم
هر کسی در راه حقیقت سالک است
چار چیز است از کرامتهای حق
اول آن باشد که [illegible]

ور نشینی با بدان طالح شوی
اصل یابی گر بگیری فرع را
از جهالت با بطالت میرود
در عذاب آخرت ماند مقیم
روز و شب خائف ز قهر مالک است

هر که او با صالحان همدم شود
از شریعت گر نهی بیرون قدم
حق طلب کار باطل در ربا
در ره شیطان منه گام ای اخی
بر خلاف نفس کن کار ای پسر

در حریم خاص حق محرم شود
در ضلالت افتی و در رنج و الم
در سخا و مردمی مشهور باش
تا نگردی خود بدنام ای اخی
تا نیفتی زار در قعر سقر
متقیل است آنکه گیرد این سبق
هم نظر با [illegible] باشد

در بیان کرامات است چهار

با سخاوت باشد و هم زهد و تقوی
هر کرا حق داده باشد این چهار
بعد از آن [illegible]
باشد او هم مومن پرهیزگار

در بیان آنکه دوستی را بشناسد

دوست [illegible] باشد زینهار
هر که یکدم در جدائی تو باشد
نشنوی گر هیچکس ترک زکات
ای پسر از سود خواران کن حذر
بر سر بالین بیماران گذر
تا توانی تشنه را سیراب کن
بر [illegible] شود گریان یتیمی ناگهان
آنکه خندانند یتیم خسته را
در جوانی دار پیران را عزیز
بر سر سیری مخور هرگز طعام
راحتی نبود حسود شوم را
توبه بد خو کجا محکم بود

دوست هشیار باش و همدم تا ابد
دور از او باش تا داری حیا
خصم ایشان شد خدا داور گر

دوستی هرگز مکن [illegible]
دوستی [illegible] که خواهد از تو [illegible]
آنکه از هر دم همی گیرد ربا

تو طمع از دوست بردار ای پسر
از چنان کس خویشتن را دور دار
گر بسر خود ز قدم پای تو سود
زینهار او را مگو تو مرحبا
زانکه هست این نشانه [illegible] شر
تا ترا پیوسته حق دارد عزیز
مالک اندر دوزخش بگذارد
از چنان کس دور میباش ای پسر
کین ز سیر تنهای خواب آورد
خوردن پر تخم بیماری بود
از وی [illegible]
باش دایم طالب قوت حلال

در بیان غمخواری مردم

در مجالس خدمت اصحاب کن
عرش حق در جنبش آید زان فغان
باز باید جنبت در بسته را
تا عزیزه دیگران باشی تو نیز
تا نمیرد در بدن قلب ای غلام
کاذب بدبخت را نبود وفا
مرد بخیلان را مروت کم بود
آنکه باشد در پی قوت حرام

[illegible]
بر [illegible] راکسی گریان کند
هر کرا سر راست کن خاک ای پسر
بر ضعیفان گر ببخشایی رواست
علت مردم ز پر خواری بود
هر منافق [illegible] دشمن از [illegible]
تا شود در تو معانی چون زلال
در تن او دل همی میرد تمام

در بیان صلهٔ رحم

رو بهر میان خویشان خویش
هر که گرد اندر خویشاوند [illegible]
گرچه خویشان تو باشند از بدان
چیست مردی ای پسر نیکو بدان

بیگمان نقصان پذیرد عمر او
بدتر از قطع رحم چیزی مدان

هر کلاو ترک اقارب میکند
هر که او از خویش خود بیگانه شد

تاگه گردد مدت عمر تو بیش
جسم خود قوت عقارب میکند
نامش از روی بدی [illegible]
او لا ترسید از حق و ز نهان

در بیان فتوت

عذر خواهد هر سحر از معصیت
هرکه او باشد ز مردان خدا
هرکه او زین دان حق دار و نشان
می بجو پیوسته نفع او از کسی

باشد او طاعت پیش از معصیت
باشد اندر تنگدستی با سخا
بگذراند عیب دشمن بر زبان
گر رسد ظلم و جفا با او بسی
ای پسر ترک مراد خویش گیر

آنکه کار نیک مردان میکند
ای پسر صحبت مردان آن آیه
خود بخواه از هر وجه خصمان را
هرکه پا اندر ره مردان نهاد
...

با ضعیفان لطف و احسان میکند
تا نظر یابی از فضل خدا
از غم ایشان شود اندوهناک
کی رود هرگز بدنبال مراد

در بیان فقر

فقر سیدانی چه باشد ای پسر
گرچه باشد بینوا و زیر دلق
گرچه با عزا شد و زار و ضعیف
ای پسر خود را بدرویشان سپار
در بلا یار بخواه از بیکسی
از خدا خواه شفقت غافل مباش

خویش را انعام باید پیش خلق
وقت طاعت کم نباشد از خدا
تا نگهدارد ترا پروردگار

گرسنه باشد ز سیری دم زند
خون دل پردازد و دستش تهی
با فقیران هرکه همدم میشود

با تو گویم گر نداری زان خبر
دوستی با دشمنان خود کند
بینماید در نزاری فربه
در سرای خلد محرم میشود
زانکه نبود جز خدا فریادرس
چشم عبرت برگشا و لب ببند
کار با شیطان با بنیاد مکن
راه حق را هیچ تا بینا مرو
خویشتن را سخرهٔ شیطان مساز
نفس بد را از لگد پامال کن
جای شادی نیست با چندین خطر
بگذرت بار بسی و گران
زود تر ترک هوای خویش گیر
تا نمانی روز محشر در عذاب
با فقیران روز و شب بیدار علم
در دو عالم از حقش بخشد عطا
نیست یاری غیر تو دیگر کسی
کین نصایح را بخوان اندر بسی
برروان پاک آن صاحب کمال
هیچ پندی را فرو مگذاشته

در بیان انتباه از غفلت

غافلانه در ره باطل مباش
پند ناصح را بگوش جان شنو
عمر برباد از تبه کاری مده
زیر سقف نیستون ساکن مباش
عمر خود را ای پسر برباد گیر
از عذاب قهر حق اندیشه گیر
هیچ خوفت نیست از نار سقر
از خدا یت نیست امکان گریز
تا بیابی جنت و رضوان حق
...
عفو کن جمله گناه ما همه
هرچه حکم تست از ان خرسندیم

جای گریه است اینجهان دروی مخند
ای پسر کودک نه بازی مکن
هر کجا تهمت بود آنجا مرو
در ره فسق و هوا مرکب متاز
ای پسر اندیشه از اعمال کن
جمله را یکجا است بر دوزخ گذر
عقبه در راه و بارت بس گران
ای پسر راه شریعت پیش گیر
گردن از حکم خدایت بر متاب
تا ز هندت جای در دار السلام
هرکه آرد این نصیحت را بجای
عاجزیم و جرم ما کرده بسی
رحمت حق باد بر جان کسی

همچو مور از حرص هر سوی مرو
نفس بد را در گنه یاری مده
دشمنی و آز و این بیهش
چون سفر در پیش داری زاد گیر
تا نسوزی ساز کاری پیشه گیر
آتشی در پیش داری ای فقیر
وای اندر پیش روز رستخیز
ای برادر باش در فرمان حق
تا بیابی در بهشت عالی مکان
شاد گرداری درون خسته را
یا الهی رحم کن ما را همه
گر بخوانی در برانی بنده ایم
رحمتی با ما بسی از ذو الجلال
کین همه در با نظم آورده است

خاتمه

غوطه ها در بحر معنی خورده است
یادگاری در جهان بگذاشته

اهل دین را اینقدر کافی بود
در جوار انبیا دار السلام
شربت شیرین شهادت نوشیم
مراد از شهادت شهدان لا اله الا الله

اهل دنیا را همین وافی بود
همنشین اولیا باشد مدام
خلعت راه سعادت پوشیم

هرکه اینها را بداند عاقل است
یارب آن ساعت که جان بر لب رسد
چون تمام و دو عالم جز تو کس

وانکه اینها کار بندد کامل است
جسم فرسوده و دل بیتاب و تب دار
هم تو می باشی مرا فریادرس

تمت

صد پند لقمان حکیم بصاحبزادهٔ خود الاحترام و المنت کریم

اول آنکه ای جان پدر خدای عز و جل را بشناس و هرچه از پند و نصیحت گوئی نخست بر آن کار کن سخن باندازهٔ خویش گوی قدر مردم بدان حق همه کس را بشناس راز خود را نگاهدار یار را وقت سختی بیازمای دوست را بسود و زیان امتحان کن از مردم ابله و نادان بگریز دوست زیرک و دانا گزین در کار خیر جد و جهد نمای بر زنان اعتماد مکن تدبیر با مردم مصلح و دانا کن سخن بحجت گوی تا اثر یابی غنیمت دان هنگام جوانی کار دو جهانی راست کن یاران و دوستان را عزیز دار با دوست و دشمن ابرو گشاده دار مادر و پدر را غنیمت دان استاد را بهترین پدر شمر خرج باندازهٔ دخل کن و همه کار بمیانه رو باش جوانمردی پیشه کن خدمت مهمان بواجبی ادا کن در خانه که درآئی چشم و زبان را نگاهدار جامه و تن پاک دار جاهلان یار مباش فرزند را علم و ادب بیاموز و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز از کفش و موزه که پوشی ابتدا از پای راست کن بدر آوردن از چپ پای گیر با هر کس کار باندازه او کن شبها چون سخن گوی آهسته و نرم گوی و بروز چون گوئی بهر سو نگاه کن کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز هرچه بخود نه پسندی بدیگران مپسند کار با دانش و تدبیر کن نا آموخته استادی مکن با زن و کودک راز مگوی بر خیر کسان دل منه از بد اهلان چشم وفا مدار بی اندیشه در کار مشو نا کرده کار امروز بفردا میفکن با بزرگتر از خود مزاح مکن با مردم بزرگ سخن دراز مگوی عوام الناس را گستاخ مساز حاجتمند را نا امید مکن از جنگ گذشته یاد مکن خیر کسان بخیر خود بیامیز تا آل خود را بد و دوست و دشمن خود بنمای خویشان و قدیمی از خویشاوندان بسر کسان را که نیک باشد بغیبت یاد مکن بخود مشغول جماعت که ایستاده باشد تو نیز موافقت همه کن انگشتان بهم مگذران و پیش مردم خلال دندان مکن آب دهن بینی آواز بلند مینداز و در فاژه دست بر دهن بروی مردم کاهلی مکش انگشت در بینی مکن سخن هزل آمیخته مگوی مردم را پیش مردم خجل مکن غمازی بچشم و ابرو مکن سخن گفته دیگر بار مخواه از سخنیکه خنده آید حذر کن ستائی خود و اهل خود پیش کس مگوی خود را چون زنان میارا هرگز بمراد فرزندان بساعت زبان نگهدار در وقت سخن دست مجنبان حرمت همه کس را پاس دار

به بد آمد کسان همداستان مشو مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد تا توانی جنگ و خصومت مساز قوت آزمای
مباش آزموده کس را جز بصلاح گمان مبر نان خود را بر سفره دیگران مخور در کارها تعجیل مکن برای دنیا خود را
در رنج میفگن هر که خود را بشناسد او را بشناس در حالت غضب سخن فهمیده گوی آستین آب بینی پاک
مکن بوقت برآمدن آفتاب مخسب پیش مردم مخور از بزرگان براه پیش مرو در میان سخن مردم میا پیش کسی
سر بزانو منه چپ و راست منگر با کاه نظر بسوی زمین بدار اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو پیش مهمان کسی خشم مکن
مهمان را بکار مفرمای با دیوانه دوستی مکن سخن مگوی با نامحرمان دامن خود را بر سر محلها منشین بهر شهر دو زبان
آبروی خود مریز فضول و متکبر مباش خصومت مردم بخویش مگیر از جنگ و فتنه برکران باش بی کار
دو انگشتری و درم مباش مراعات آن چندانکه خود را خوار نسازی فروتن باش زندگانی کن بخدای تعالی
بصدق بنفس بقهر با خلق بانصاف با بزرگان بخدمت بخوردان بشفقت بدرویشان بسخاوت بدوستان
و یاران بنصیحت بدشمنان بحلم بجاهلان بخاموشی بعالمان و بتواضع باین طریق بسر بر تا از کسی طمع
مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن چون بیش آید جمع مکن و گفت سه هزار کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه
از ان برگزیده ام دو از ان یاد دار و یک را فراموش گردان یعنی خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی
کرده فراموش کن و نیز فرموده اند که خاموشی هفت خاصیت دارد زینت است بی پیرایه هیبت
بی سلطنت عبادت بی محنت حصاری بی دیوار بی نیازی بعذر فراغ از کرام کاتبین پوشیدن عیبها
بیت بطبع هیچ مضمون به ز لب بستن نمی آید ❊ خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید ❊ فرد
سینه ها را خامشی گنجینه گوهر کند ❊ یاد دارم از صدف این نکته سربسته را ❊ نقل است که از و پرسیدند
معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکه از مرد منی بیرون آید دوم آنکه مرد از منی بیرون آید

تمام شد صد پند سودمند

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد و آله الطاهرین و اصحابه الراشدین اما بعد
بدانکه این رساله ایست مشتمل آنکه حکما از کتب قدما اختیار کرده اند و فوائد بسیار در ضمن هر حرفی مرقوم می شود
از هر رمزی کنزی و از هر اشارتی بشارتی مستفاد است و این رساله موسوم است به تحفة الملوک منسوب
بچهل باب و هر باب چهار نصیحت باب اول در آنکه چهار چیز پادشاهی را نگهدارد رعایت و محافظت دین و وزیر
امین با تمکین و نگاهداشتن خزینه و نگذاشتن خزینه باب دوم در آنکه چهار چیز نتوان کرد الا بچهار چیز پادشاهی
نتوان کرد الا بعدالت محبت نتوان کرد الا بتواضع دشمن هلاک نتوان کرد الا بدوستی بمراد نتوان رسید الا بصبر باب

باب سوم در آنکه چهار چیز را از چهار چیز چاره نیست پادشاهی را از سیاست و وزیر را از امانت رعیت را از رعایت
لشکر را از تربیت باب چهارم در آنکه چهار چیز را با چهار چیز احتیاج است سلطان را بوزیر دانا و تیر ان را بسلاح
حلم را بعمل و عهد را بوفا باب پنجم در آنکه چهار چیز را ور دباید ساخت دوست دانا را بدست آوردن برادران
نکوئی کردن و در آبادانی کوشیدن و بر خلق خدا بخشیدن باب ششم در آنکه چهار چیز نباید کرد تا حسرت نباشد عجز
کارها نباسزایان نکوئی با ناکسان بدی با نیکان شتاب در فسق و عصیان باب هفتم در آنکه چهار چیز از همه
خلق نیکوست عدالت و راستی عقل و خرد صبر بسکون شرم و حیا باب هشتم در آنکه چهار چیز از همه خلق بدست
بغض و حسد عجب و نخوت خشم و غضب کسالت و بی نمازی باب نهم در آنکه چهار چیز آفت سلطانست غفلت
امیران خیانت دبیران گستاخی حقیران حسد نظیران باب دهم در آنکه چهار کس را مدارا باید کرد با سلطان ستمگار
با طائفه هشیار با مردم بیمار با یار نکوکار باب یازدهم در آنکه چهار چیز موجب ثبات سلطنت است عدالت و
شجاعت مروت و فتوت سخاوت و عطیت مرحمت و شفقت باب دوازدهم در آنکه چهار چیز موجب نیکبختی است
اصل پاک دست پاک آل پاک رای مستقیم باب سیزدهم در آنکه چهار چیز موجب جمعیت است امنیت نعمت عزت حمیت
استقامت باب چهاردهم در آنکه چهار چیز باعث دولت است فرزند دانی تایید جهانی احکام پسندیده امام
برگزیده باب پانزدهم در آنکه چهار چیز موجب بدبختی است کاهلی جاهلی ناکسی [illegible] باب شانزدهم
در آنکه چهار چیز بهمه کس شرط است اطاعت نصیحت شفقت امانت باب هفدهم در آنکه چهار چیز موجب
شادمانی است نواخت سلطان دعای زاهدان بیان بزرگان دیدن دوستان باب هیجدهم در آنکه بر چهار چیز
مغرور نباشد قرب سلطان بدشنام داران پند حاسدان دوستی زنان باب نوزدهم در آنکه چهار چیز
کارها تمام کند پیوستن با بزرگان شنیدن پند دوستان تفکر در داستان پیروی راستان باب بستم
در آنکه چهار چیز نشان ابلهی است عجب و تکبر عیب جستن بخیلی کردن از سفله امید بهی داشتن باب بست و یکم
در آنکه چهار چیز نشان سعادت است قول راست عهد درست تواضع در همه حال سعی در کسب کمال باب
بست و دوم در آنکه چهار چیز نشان شقاوت است صحبت با جاهلان داشتن نکوئی با بدان کردن نصیحت
از جاهلان و فضولان شنیدن عمل بقول زنان کردن باب بست و سوم در آنکه چهار چیز احتراز باید کرد عجب
و تکبر خشم و غضب بخل و امساک شتاب و تعجیل باب بست و چهارم در آنکه چهار چیز موجب هلاک است
خبث و غیبت تکبر و نخوت حسد و حماقت طمع و شهوت باب بست و پنجم در انکه چهار چیز موجب [illegible]
باشد و هم آسایش ترک هوس و هوا اختیار لطف و مدارا تحمل در قضا شکر بر عطا باب بست و ششم
در انکه چهار چیز را تغیر ممکن نیست گردانیدن قضا را باطل کردن حق را نیکو کردن بدخو را خوشنود کردن

خلق را باب بستم و هفتم در آنکه چهار چیز را خرد نباید دانست دشمن و آتش و بیل و بیماری باب بستم و هشتم در آنکه چهار چیز محل بهت ظلم امیر خیانت دبیر غفلت وزیر ستم بر حقیر باب بست نهم در آنکه چهار چیز را بقا نبود حاکم ظالم و ... بال ... گردش ایام باب سی ام در آنکه چهار چیز چهار چیز تمام شود آتش بعقل ... و ... حق ... نعمت بشکر باب سی و یکم در آنکه چهار چیز را ... چهار چیز ست عاقبت خشم پشیمانی ... عاقبت ... عاقبت کاهلی خواری باب سی و دوم در آنکه چهار چیز شخص ضعیف میکنند دشمن بیشمار قرض بسیار کثرت عیال خیال محال باب سی و سوم در آنکه چهار چیز چهار چیز آورد خاموشی راحت فضولی ملامت سخاوت مهتری شکر افزونی باب سی و چهارم در آنکه چهار چیز چهار چیز برد شهوت قوت بسالت دولت ناسپاسی نعمت تکبر مروت باب سی و پنجم در آنکه چهار چیز را نتوان یافت سخن گفته را تیر انداخته را قضای رفته را عمر گذشته را باب سی و ششم در آنکه چهار چیز را چهار چیز لازم ست سوال کردن را خواری عاقبت نشنیدن را پشیمانی بزرگ گفتن را سبکساری با پادشاه دلیری کردن را هلاکی باب سی و هفتم در آنکه چهار چیز دلیل نادانی ست با نا آزموده دلیری کردن از زن چشم وفا داشتن با کودک صحبت گذاشتن بر ابله اعتماد کردن باب سی و هشتم در آنکه چهار چیز نقصان عمر ست به پیری مجامعت بسیار کردن بگرمابه رفتن میوه خوردن با زن صحبت داشتن باب سی و نهم در آنکه چهار چیز چهار کس را نباشد دروغ گو را مروت بخیل را سعادت حسود را راحت بدخوار مهتری باب چهلم در آنکه چهار چیز اصل سعادت است فرمان بردن حق تعالی متابعت رسول الله صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم خوشنودی مادر و پدر راضی داشتن علما و صلحا و فقرا و شفقت بر خلق خدای تعالی جل جلاله و عم نواله ؛ تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم

بسمک القدوس قد سنی منی الٰهی این چه فضل ست که با دوستان خود کردی که هر که ترا شناخت ایشان را یافت و هر که ایشان را شناخت ترا یافت الٰهی اگر بدعا فرمانست قلم رفته بایه درمانست الٰهی نه ظالمی که گویم زنهار و نه مرا بر تو حقی که گویم بیار چون با دل بر داشتی با خبر فرو نگذار یا غفار الٰهی پنداشتم که ترا شناختم اکنون آن پنداشت را در آب انداختم الٰهی اگر کار بگفتار ست بر سر همه تاجم و اگر بکردار ست بپشه و مور محتاجم الٰهی بیزارم از طاعت که مرا بعجب آرد مبارک معصیتی که مرا بعذر آرد الٰهی عاجز و سرگردانم نه آنچه دارم دانم و آنچه دانم دارم الٰهی گناه در جنب کرم تو زبونست زیرا که تو قدیم گناه اکنونست الٰهی اگر عبدالله را بخواهی سوخت

دوزخی نباید آلایش او را و اگر بخواهی نواخت بهشتی دیگر باید آسایش او را الٰهی کشتی این چراغ افروخته را و بسوز این دل سوخته را و ... و قرآن این بنده آموخته را الٰهی ... هیچ در کار هیچ الٰهی اگر کیا را گوئی بندهٔ من از عرش بگذرد و خنده من الٰهی همه از تو ترسند و عبدالله از خود زیرا که از تو همه نیک آید و از عبدالله همه بد الٰهی گفتی کرم امید بر بسته چون کرم تو در میانست نومیدی حرام ست الٰهی طاعت فرمودی و توفیق باز داشتی از معصیت منع کردی و بران داشتی ای دیر خشم زود داشتی آخر مراد فراق بگذاشتی الٰهی اگر امانت را نهم آن روز که می نهادی میدانستی که چنینم الٰهی همچو بید می لرزم که مبادا به هیچ نیرزم الٰهی تا از مهر تو اثر آمد دیگر مهرها ببهر آمد الٰهی من کیم که ترا خواهم چون من از قیمت خویش آگاهم بلا از دوست عطاست از بلا نالیدن خطاست درویش آب در چاه دارد و نان در غیب قه هندار در سر ... در جیب گفت نوشیست همه زهر خاموشی زهریست همه نوش هر چه بزبان آید بزبان آید فریاد از معرفت رسمی و عبارت عاریتی و عبادت عادتی و حکمت تجربتی و حقیقت حکایتی نفس بت ست و قبول خلق زنار جمله حقیقت را گفتم بیکبار محبت با محنت قرین ست عاشق را یک بلا در پیش و دیگری در کمین ست محبت و ریک وقت محنت جواب وادای من خدای آنکه خویش را فدا آب داد چنان نمای که باشی دست و پای عبدالله بحکام بسته به کپا خام نشسته اگر شریعت خواهی اتباع اگر حقیقت خواهی انقطاع باقی همه صداع درویشی چیست خاکی بیخته و آبی بر و ریخته نه کف پا را ازو دردی و نه پشت پا را ازو گردی کار عنایت دارد و نه طاعت ابراهیم را از آن چه که پدرش آزر ست آنجا که شناخت ست نه عرش ست و نه کرسی سخن جمله گفتم و گرچه پرسی دی رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید وقت را غنیمت دان که نیز بر نیاید کسی را از ما یاد نیاید در مذهب دوستی دعا لجاج ست زیرا که حق داند که بنده بچه محتاج ست فقیر دوستی دانی چرا و را دست از آن که دوست بی نیاز ست بچه منصور گفت من گفتم او آشکار ا گفت من نهفتم اگر یک کس از دوستان او قبول کردی ... اگر یک کس از دوستان او ترا قبول کرد بهو پیوستی هر که دانست که خالق در حق خلق بد نکرد از غیبت ... و هر که دانست که قسام قسمت بد نکرد از حسد برست طومار قسمت بیک خطا است گفتار ... سقط ست می پندارند که دارند باش تا پرده بر دارند اگر حاضری باتکی و اگر غافلی ... سخن بدا ... گزین که هیچ ملول نشود سلطانی گزین که هرگز معزول نشود کاشکی عبدالله خاک شدی ... از دفتر وجود پاک شدی این کار نه بنده بست و بزرگی این کار بخدمت ست و بزرگی صحبه نیکو بود زیرا در میان بلا او بود هر که در رو سجود نیست ... البته هر دست که در وجود نیست کفچه ایست

دوست را از و ربیرون کنند از دل بیرون نکنند این کار بدل آگاه است نه بدستار و کلاه است سگ
گزنده و رمزبانگنده به که صوفی پراگنده از عارف نشان در جهان نیست زبان که از معرفت نشان دبد
در و جان نیست سبحان الله روزی بدین روشنی و بیننده نه و کاری بدین نیکوئی و پذیرنده نه عارف را
از انکار منکر چه پاک نه دریا بدهان سگ پلید و نه شد بهفت دریا پاک اگر داری بگوی و اگر نداری
دروغ نگوی و اگر داری مفروش و اگر نداری مخروش الٰهی اگر همه عالم باد گیرد چراغ مقبل کشته نشود و اگر
همه عالم آب گیرد داغ مدبر شسته نشود آدبهال زکعبه می آید و ابراهیم از بت خانه کار رعنایت دوست دارد
آن دیگر همه بهانه انکار مکن که انکار شوم است انکار کننده ازین کار محروم است ظالم اگر چه بسیار بود
بسر آید ظالم اگر چه جبار بود بسر در آید اگر بر روی آب روی خسی باشی و اگر بر هوا پری مگسی باشی دل بدست
آر تا کسی باشی بگو دکی پستی بجوانی مستی به پیری سستی خدای را کی پرستی حقیقت در ریاست شریعت
کشتی از دریا بی کشتی چون گذشتی نماز بسیار گزاردن کار پیرزنان است روزه بسیار داشتن صرفه نان است
حج گزاردن تماشا کردن جهان است دل بدست آوردن کار جوانمردان است جوانمرد چون دریاست بخیل
چون جوی آبی پس در از دریا جوی نه از جوی تصرف در تصوف کافریست خرسندی بی همتی ست خوشخوئی
ابلهی ست نیاز نوحه گریست ناز مشاطه گریست شاهد بازی با غیر حق انبازیست این همه که گفتم نشان
هستیست و دلیل خود پرستیست اصل توحید از این همه بریست تمامی این کار بے انشا نیست بنای کار
اعمال عبد الله بر سه چیز است اثبات حقیقت بی افراط و نفی تشبیه بی تعطیل و بظاهر رفتن بے تخلیط دل
در خلق مبند که خسته شوی و دل در حق بند که رسته شوی اگر طالبی راه پاک کن و پشت بر آب و خاک کن چون
اغیار بگذاشتی و مسافت از میان برداشتی از خود رسیدی با دوست آرمیدی دیدے انچه دیدی

خاتمة الطبع

الحمد لله که این مختصر مجموعه جامع شریعت و حکمت که گلبن موعظت را ثمر لیست بیخار اعنی پند نامه
حضرت شیخ فرید الدین عطار با صد پند سود مند لقمان و تحفة الملوک و رساله نافعه حضرت خواجه
عبد الله انصاری که در نظر معرفت شناسان با خبر نعم الاذکار است به کمال حسن و لطافت بمطبع منبع
جناب عالی القاب منشی نول کشور واقع کانپور بماه جولائی ۱۸۸۵ع موافق شهر شوال ۱۳۰۲ھ
بطبع فرحت منبع مطبوع جهان گردید

RAMA & CO.
PRINTERS
BOOK-BINDERS
AND
DIE-STAMPERS
SIMLA.
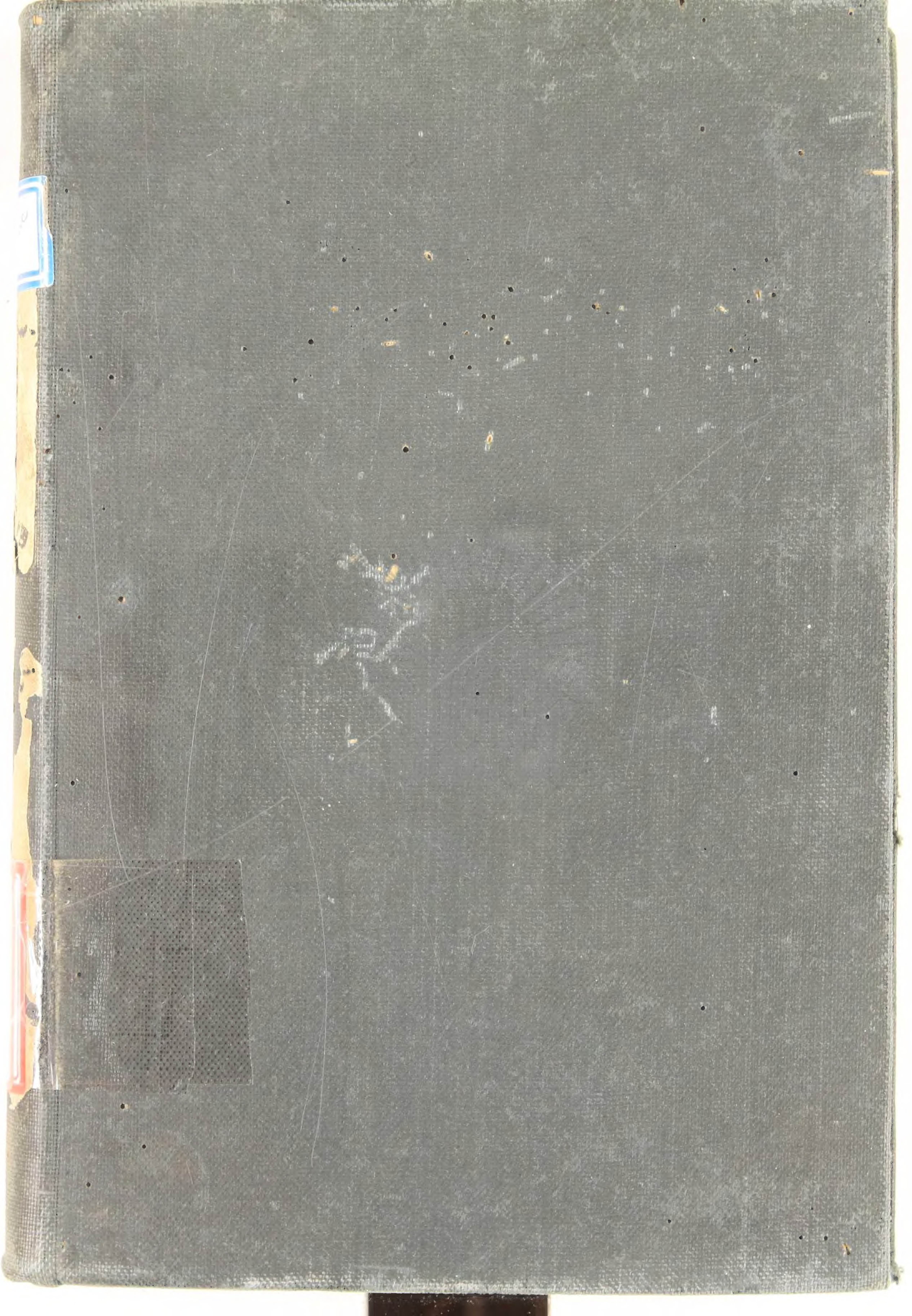
١٢٦١